اِنجیلِ مقدّس

اصل یونانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

اردو جیو ورژن

The New Testament in Modern Urdu
Translated from the Original Greek
Urdu Geo Version (Persian script)

انجیلِ مقدّس

متی

مرقس

لوقا

یوحنا

اعمال

رومیوں

۱۔کرِنتھیوں

۲۔کرِنتھیوں

گلتیوں

اِفسیوں

فلپّیوں

کُلسیّوں

۱۔تھِسّلُنیکیوں

۲۔تھِسّلُنیکیوں

۱۔تیمُتھیُس

۲۔تیمُتھیُس

طِطُس

فلیمون

عبرانیوں

یعقوب

۱۔پطرس

۲۔پطرس

۱۔یوحنا

۲۔یوحنا

۳۔یوحنا

یہوداہ

مکاشفہ

حرفِ آغاز

عزیز قاری! آپ کے ہاتھ میں کتابِ مقدّس کا نیا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ الٰہی کتاب انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اِس میں انسان کے ساتھ اللہ کی محبت اور اُس کے لئے اُس کی مرضی اور منشا کا اظہار ہے۔

کتابِ مقدّس پرانے اور نئے عہد نامے کا مجموعہ ہے۔ پرانا عہد نامہ توریت، تاریخی صحائف، حکمت اور زبور کے صحائف، اور انبیا کے صحائف پر مشتمل ہے۔ نیا عہد نامہ انجیلِ مقدّس کا پاک کلام ہے۔

پرانے عہد نامے کی اصل زبان عبرانی اور ارامی اور نئے عہد نامے کی یونانی ہے۔ زیرِ نظر متن اِن زبانوں کا براہِ راست ترجمہ ہے۔ مترجم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اصل زبانوں کا صحیح صحیح مفہوم ادا کرے۔

پاک کلام کے تمام مترجمین کو دو سوالوں کا سامنا ہے: پہلا یہ کہ اصل متن کا صحیح صحیح ترجمہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ جس زبان میں ترجمہ کرنا مقصود ہو اُس کی خوب صورتی اور چاشنی بھی برقرار رہے اور پاک متن کے ساتھ وفاداری بھی متاثر نہ ہو۔ چنانچہ ہر مترجم کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کہاں تک وہ لفظ بلفظ ترجمہ کرے اور کہاں تک اُردو زبان کی صحت، خوب صورتی اور چاشنی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قدرے آزادانہ ترجمہ کرے۔ مختلف ترجموں میں جو بعض اوقات تھوڑا بہت فرق نظر آتا ہے اُس کا یہی سبب ہے کہ ایک مترجم اصل الفاظ کا زیادہ پابند رہا ہے جبکہ دوسرے نے مفہوم کو ادا کرنے میں اُردو زبان کی رعایت کر کے قدرے آزاد طریقے سے مطلب کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس ترجمے میں جہاں تک ہو سکا اصل زبان کے قریب رہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ سرخیاں اور عنوانات متن کا حصہ نہیں ہیں۔ اُن کو محض قاری کی سہولت کی خاطر دیا گیا ہے۔

چونکہ اصل زبانوں میں انبیا کے لئے عزت کے وہ القاب استعمال نہیں کئے گئے جن کا آج کل رواج ہے، اِس لئے الہامی متن کے احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترجمے میں القاب کا اضافہ کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

کتابِ مقدّس میں مذکور جواہرات کا ترجمہ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق کیا گیا ہے۔

چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ ناپ تول کی مقداریں قدرے بدل گئیں اِس لئے ترجمے میں اُن کی ادائیگی میں خاص مشکل پیش آئی۔

جہاں روح کا لفظ صیغہ مذکر میں ادا کیا گیا ہے وہاں اُس سے مراد روح القدس یعنی خدا کا روح ہے۔ جب وہ اَور معنوں میں مستعمل ہے تب معمول کے مطابق صیغہ مؤنث استعمال ہوا ہے۔

انجیلِ مقدّس میں بپتسمہ دینے کا لغوی مطلب غوطہ دینا ہے۔ جس شخص کو بپتسمہ دیا جاتا ہے اُسے پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے۔

باری تعالیٰ کے فضل سے کتابِ مقدّس کے کئی اُردو ترجمے دست یاب ہیں۔ اِن سب کا مقصد یہی ہے کہ اصل زبان کا مفہوم ادا کیا جائے۔ اِن کا آپس میں مقابلہ نہیں ہے بلکہ مختلف ترجموں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے سے اصلی زبان کے مفہوم کی گہرائی اور وسعت سامنے آتی ہے اور یوں مختلف ترجمے مل کر کلامِ مقدّس کی پوری تفہیم میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ ترجمہ بھی اُس کے زندہ کلام کا مطلب اور مقصد اور اُس کی وسعت اور گہرائی کو زیادہ صفائی سے سمجھنے میں مدد کا باعث بنے۔

ناشرین

متی کی معرفت اِنجیل

عیسیٰ مسیح کا نسب نامہ

1 عیسیٰ مسیح بن داؤد بن ابراہیم کا نسب نامہ:
2 ابراہیم اسحاق کا باپ تھا، اسحاق یعقوب کا باپ
اور یعقوب یہوداہ اور اُس کے بھائیوں کا باپ۔ 3 یہوداہ
کے دو بیٹے فارص اور زارح تھے (اُن کی ماں تمر تھی)۔
فارص حصرون کا باپ اور حصرون رام کا باپ تھا۔ 4 رام
عمی نداب کا باپ، عمی نداب نحسون کا باپ اور نحسون
سلمون کا باپ تھا۔ 5 سلمون بوعز کا باپ تھا (بوعز کی
ماں راحب تھی)۔ بوعز عوبید کا باپ تھا (عوبید کی ماں
روت تھی)۔ عوبید یسّی کا باپ اور 6 یسّی داؤد بادشاہ کا
باپ تھا۔

داؤد سلیمان کا باپ تھا (سلیمان کی ماں پہلے اُوریاہ
کی بیوی تھی)۔ 7 سلیمان رحبعام کا باپ، رحبعام ابیاہ کا
باپ اور ابیاہ آسا کا باپ تھا۔ 8 آسا یہوسفط کا باپ،
یہوسفط یورام کا باپ اور یورام عُزّیاہ کا باپ تھا۔ 9 عُزّیاہ
یوتام کا باپ، یوتام آخز کا باپ اور آخز حِزقیاہ کا باپ تھا۔
10 حِزقیاہ منسّی کا باپ، منسّی امون کا باپ اور امون یوسیاہ
کا باپ تھا۔ 11 یوسیاہ یہویاکین[a] اور اُس کے بھائیوں کا
باپ تھا (یہ بابل کی جلاوطنی کے دوران پیدا ہوئے)۔
12 بابل کی جلاوطنی کے بعد یہویاکین سیالتی ایل کا
باپ اور سیالتی ایل زرُبابل کا باپ تھا۔ 13 زرُبابل ابیہود
کا باپ، ابیہود اِلیاقیم کا باپ اور اِلیاقیم عازور کا باپ تھا۔
14 عازور صدوق کا باپ، صدوق اخیم کا باپ اور اخیم
اِلیہود کا باپ تھا۔ 15 اِلیہود اِلی عزر کا باپ، اِلی عزر
متان کا باپ اور متان یعقوب کا باپ تھا۔ 16 یعقوب
مریم کے شوہر یوسف کا باپ تھا۔ اِس مریم سے عیسیٰ
پیدا ہوا، جو مسیح کہلاتا ہے۔
17 یوں ابراہیم سے داؤد تک 14 نسلیں ہیں، داؤد
سے بابل کی جلاوطنی تک 14 نسلیں ہیں اور جلاوطنی
سے مسیح تک 14 نسلیں ہیں۔

عیسیٰ مسیح کی پیدائش

18 عیسیٰ مسیح کی پیدائش یوں ہوئی: اُس وقت اُس
کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو چکی تھی کہ

[a] یونانی میں یہویاکین کا مترادف یکونیاہ مستعمل ہے۔

وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ ابھی اُن کی شادی
نہیں ہوئی تھی۔ 19 اُس کا منگیتر یوسف راست باز تھا،
وہ علانیہ مریم کو بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس
نے خاموشی سے یہ رشتہ توڑنے کا ارادہ کر لیا۔ 20 وہ اِس
بات پر ابھی غور و فکر کر ہی رہا تھا کہ رب کا فرشتہ خواب
میں اُس پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ”یوسف بن داؤد، مریم سے
شادی کر کے اُسے اپنے گھر لے آنے سے مت ڈر،
کیونکہ پیدا ہونے والا بچہ روح القدس سے ہے۔ 21 اُس
کے بیٹا ہو گا اور اُس کا نام عیسیٰ رکھنا، کیونکہ وہ اپنی قوم
کو اُس کے گناہوں سے رِہائی دے گا۔“

22 یہ سب کچھ اِس لئے ہوا تاکہ رب کی وہ بات
پوری ہو جائے جو اُس نے اپنے نبی کی معرفت فرمائی تھی،
23 ”دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی۔ اُس سے بیٹا پیدا ہو
گا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔“ (عمانوایل
کا مطلب ’خدا ہمارے ساتھ‘ ہے۔)

24 جب یوسف جاگ اُٹھا تو اُس نے رب کے فرشتے
کے فرمان کے مطابق مریم سے شادی کر لی اور اُسے
اپنے گھر لے گیا۔ 25 لیکن جب تک اُس کے بیٹا پیدا
نہ ہوا وہ مریم سے ہم بستر نہ ہوا۔ اور یوسف نے بچے کا
نام عیسیٰ رکھا۔

مشرق سے مجوسی عالِم

2 عیسیٰ ہیرودیس بادشاہ کے زمانے میں صوبہ
یہودیہ کے شہر بیت لحم میں پیدا ہوا۔ اُن دنوں
میں کچھ مجوسی عالِم مشرق سے آ کر یروشلم پہنچ گئے۔
2 اُنہوں نے پوچھا، ”یہودیوں کا وہ بادشاہ کہاں ہے جو
حال ہی میں پیدا ہوا ہے؟ کیونکہ ہم نے مشرق میں اُس
کا ستارہ دیکھا ہے اور ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔“
3 یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ پورے یروشلم سمیت گھبرا
گیا۔ 4 تمام راہنما اماموں اور شریعت کے علما کو جمع کر
کے اُس نے اُن سے دریافت کیا کہ مسیح کہاں پیدا
ہو گا۔

5 اُنہوں نے جواب دیا، ”یہودیہ کے شہر بیت لحم
میں، کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا ہے، 6 ’اے ملکِ
یہودیہ میں واقع بیت لحم، تُو یہودیہ کے حکمرانوں میں ہرگز
سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک حکمران
نکلے گا جو میری قوم اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔‘“

7 اِس پر ہیرودیس نے خفیہ طور پر مجوسی عالِموں کو
بُلا کر تفصیل سے پوچھا کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا
تھا۔ 8 پھر اُس نے اُنہیں بتایا، ”بیت لحم جائیں اور تفصیل
سے بچے کا پتا لگائیں۔ جب آپ اُسے پا لیں تو مجھے
اطلاع دیں تاکہ مَیں بھی جا کر اُسے سجدہ کروں۔“

9 بادشاہ کے اِن الفاظ کے بعد وہ چلے گئے۔ اور
دیکھو جو ستارہ اُنہوں نے مشرق میں دیکھا تھا وہ اُن کے
آگے آگے چلتا گیا اور چلتے چلتے اُس مقام کے اوپر ٹھہر
گیا جہاں بچہ تھا۔ 10 ستارے کو دیکھ کر وہ بہت خوش
ہوئے۔ 11 وہ گھر میں داخل ہوئے اور بچے کو ماں کے
ساتھ دیکھ کر اُنہوں نے اوندھے منہ گر کر اُسے سجدہ
کیا۔ پھر اپنے ڈبے کھول کر اُسے سونے، لُبان اور مُر
کے تحفے پیش کئے۔

12 جب روانگی کا وقت آیا تو وہ یروشلم سے ہو کر نہ
گئے بلکہ ایک اَور راستے سے اپنے ملک چلے گئے، کیونکہ
اُنہیں خواب میں آگاہ کیا گیا تھا کہ ہیرودیس کے پاس
واپس نہ جاؤ۔

مصر کی جانب ہجرت

13اُن کے چلے جانے کے بعد رب کا فرشتہ خواب
میں یوسف پر ظاہر ہوا اور کہا، ”اُٹھ، بچے کو اُس کی ماں
سمیت لے کر مصر کو ہجرت کر جا۔ جب تک مَیں تجھے
اطلاع نہ دوں وہیں ٹھہرا رہ، کیونکہ ہیرودیس بچے کو تلاش
کرے گا تاکہ اُسے قتل کرے۔“
14یوسف اُٹھا اور اُسی رات بچے کو اُس کی ماں سمیت
لے کر مصر کے لئے روانہ ہوا۔ 15وہاں وہ ہیرودیس
کے انتقال تک رہا۔ یوں وہ بات پوری ہوئی جو رب نے
نبی کی معرفت فرمائی تھی، ”مَیں نے اپنے فرزند کو مصر
سے بُلایا۔“

بچوں کا قتل

16جب ہیرودیس کو معلوم ہوا کہ مجوسی عالِموں نے
مجھے فریب دیا ہے تو اُسے بڑا طیش آیا۔ اُس نے اپنے
فوجیوں کو بیت لحم بھیج کر اُنہیں حکم دیا کہ بیت لحم اور
اردگرد کے علاقے کے اُن تمام لڑکوں کو قتل کریں جن
کی عمر دو سال تک ہو۔ کیونکہ اُس نے مجوسیوں سے بچے
کی عمر کے بارے میں یہ معلوم کر لیا تھا۔
17یوں یرمیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی، 18”رامہ
میں شور مچ گیا ہے، رونے پیٹنے اور شدید ماتم کی
آوازیں۔ راخل اپنے بچوں کے لئے رو رہی ہے اور تسلی
قبول نہیں کر رہی، کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں۔“

مصر سے واپسی

19جب ہیرودیس انتقال کر گیا تو رب کا فرشتہ خواب
میں یوسف پر ظاہر ہوا جو ابھی مصر ہی میں تھا۔ 20فرشتے
نے اُسے بتایا، ”اُٹھ، بچے کو اُس کی ماں سمیت لے
کر ملکِ اسرائیل واپس چلا جا، کیونکہ جو بچے کو جان
سے مارنے کے درپے تھے وہ مر گئے ہیں۔“ 21چنانچہ
یوسف اُٹھا اور بچے اور اُس کی ماں کو لے کر ملکِ
اسرائیل میں لوٹ آیا۔
22لیکن جب اُس نے سنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ
ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں تخت نشین ہو گیا ہے تو وہ
وہاں جانے سے ڈر گیا۔ پھر خواب میں ہدایت پا کر وہ
گلیل کے علاقے کے لئے روانہ ہوا۔ 23وہاں وہ ایک
شہر میں جا بسا جس کا نام ناصرت تھا۔ یوں نبیوں کی
بات پوری ہوئی کہ 'وہ ناصری کہلائے گا۔'

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

3 اُن دنوں میں یحییٰ بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ
کے ریگستان میں اعلان کرنے لگا، 2”توبہ کرو،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔“ 3یحییٰ وہی
ہے جس کے بارے میں یسعیاہ نبی نے فرمایا، 'ریگستان
میں ایک آواز پکار رہی ہے، رب کی راہ تیار کرو! اُس
کے راستے سیدھے بناؤ۔'
4یحییٰ اونٹوں کے بالوں کا لباس پہنے اور کمر پر
چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا۔ خوراک کے طور پر وہ
ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ 5لوگ یروشلم، پورے
یہودیہ اور دریائے یردن کے پورے علاقے سے نکل کر
اُس کے پاس آئے۔ 6اور اپنے گناہوں کو تسلیم کر کے
اُنہوں نے دریائے یردن میں یحییٰ سے بپتسمہ لیا۔
7بہت سے فریسی اور صدوقی بھی وہاں آئے جہاں وہ
بپتسمہ دے رہا تھا۔ اُنہیں دیکھ کر اُس نے کہا، ”اے
زہریلے سانپ کے بچو! کس نے تمہیں آنے والے
غضب سے بچنے کی ہدایت کی؟ 8اپنی زندگی سے ظاہر

کرو کہ تم نے واقعی توبہ کی ہے۔ 9یہ خیال مت کرو
کہ ہم تو بچ جائیں گے کیونکہ ابراہیم ہمارا باپ ہے۔
مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اللہ اِن پتھروں سے بھی ابراہیم
کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ 10اب تو عدالت کی
کلہاڑی درختوں کی جڑوں پر رکھی ہوئی ہے۔ ہر درخت
جو اچھا پھل نہ لائے کاٹا اور آگ میں جھونکا جائے گا۔
11مَیں تو تم توبہ کرنے والوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا
ہوں، لیکن ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔
مَیں اُس کے جوتوں کو اُٹھانے کے بھی لائق نہیں۔ وہ
تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ 12وہ
ہاتھ میں چھاج پکڑے ہوئے اناج کو بھوسے سے الگ
کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ وہ گاہنے کی جگہ بالکل
صاف کر کے اناج کو اپنے گودام میں جمع کرے گا۔
لیکن بھوسے کو وہ ایسی آگ میں جھونکے گا جو بجھنے
کی نہیں۔"

عیسیٰ کا بپتسمہ

13پھر عیسیٰ گلیل سے دریائے یردن کے کنارے
آیا تاکہ یحییٰ سے بپتسمہ لے۔ 14لیکن یحییٰ نے اُسے
روکنے کی کوشش کر کے کہا، "مجھے تو آپ سے بپتسمہ
لینے کی ضرورت ہے، تو پھر آپ میرے پاس کیوں
آئے ہیں؟"

15عیسیٰ نے جواب دیا، "اب ہونے ہی دے،
کیونکہ مناسب ہے کہ ہم یہ کرتے ہوئے اللہ کی راست
مرضی پوری کریں۔"[a] اِس پر یحییٰ مان گیا۔

16بپتسمہ لینے پر عیسیٰ فوراً پانی سے نکلا۔ اُسی لمحے
آسمان کھل گیا اور اُس نے اللہ کے روح کو دیکھا جو کبوتر
کی طرح اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ 17ساتھ ساتھ آسمان
سے ایک آواز سنائی دی، "یہ میرا پیارا فرزند ہے، اِس
سے مَیں خوش ہوں۔"

عیسیٰ کو آزمایا جاتا ہے

4 پھر روح القدس عیسیٰ کو ریگستان میں لے
گیا تاکہ اُسے ابلیس سے آزمایا جائے۔ 2چالیس
دن اور چالیس رات روزہ رکھنے کے بعد اُسے آخرکار
بھوک لگی۔ 3پھر آزمانے والا اُس کے پاس آ کر کہنے لگا،
"اگر تُو اللہ کا فرزند ہے تو اِن پتھروں کو حکم دے کہ
روٹی بن جائیں۔"

4لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، "ہرگز نہیں، کیونکہ
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف
روٹی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ ہر اُس بات پر جو رب کے
منہ سے نکلتی ہے۔"

5اِس پر ابلیس نے اُسے مقدّس شہر یروشلم لے جا
کر بیت المقدّس کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور
کہا، 6"اگر تُو اللہ کا فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ
لگا دے۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، 'وہ تیری
خاطر اپنے فرشتوں کو حکم دے گا، اور وہ تجھے اپنے
ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے
ٹھیس نہ لگے'۔"

7لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، "کلامِ مقدّس یہ بھی
فرماتا ہے، 'رب اپنے خدا کو نہ آزمانا'۔"

8پھر ابلیس نے اُسے ایک نہایت اونچے پہاڑ پر لے
جا کر اُسے دنیا کے تمام ممالک اور اُن کی شان و شوکت
دکھائی۔ 9وہ بولا، "یہ سب کچھ مَیں تجھے دے دوں گا،

[a] لفظی ترجمہ: ہم تمام راست بازی پوری کریں۔

شرط یہ ہے کہ تُو گر کر مجھے سجدہ کرے۔“
10 لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا، ”ابلیس،
دفع ہو جا! کیونکہ کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’رب
اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر‘۔“
11 اِس پر ابلیس اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آ کر
اُس کی خدمت کرنے لگے۔

گلیل میں عیسیٰ کی خدمت کا آغاز

12 جب عیسیٰ کو خبر ملی کہ یحییٰ کو جیل میں ڈال
دیا گیا ہے تو وہ وہاں سے چلا گیا اور گلیل میں آیا۔
13 ناصرت کو چھوڑ کر وہ جھیل کے کنارے پر واقع شہر
کفرنحوم میں رہنے لگا، یعنی زبولون اور نفتالی کے علاقے
میں۔ 14 یوں یسعیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی،
15 ”زبولون کا علاقہ، نفتالی کا علاقہ،
جھیل کے ساتھ کا راستہ،
دریائے یردن کے پار،
غیریہودیوں کا گلیل:
16 اندھیرے میں بیٹھی قوم نے
ایک تیز روشنی دیکھی،
موت کے سائے میں ڈوبے ہوئے ملک
کے باشندوں پر روشنی چمکی۔“
17 اُس وقت سے عیسیٰ اِس پیغام کی منادی کرنے
لگا، ”توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ
گئی ہے۔“

عیسیٰ چار مچھیروں کو بُلاتا ہے

18 ایک دن جب عیسیٰ گلیل کی جھیل کے کنارے
کنارے چل رہا تھا تو اُس نے دو بھائیوں کو دیکھا
— شمعون جو پطرس بھی کہلاتا تھا اور اندریاس کو۔ وہ
پانی میں جال ڈال رہے تھے، کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔
19 اُس نے کہا، ”آؤ، میرے پیچھے ہو لو، مَیں تم کو آدم
گیر بناؤں گا۔“ 20 یہ سنتے ہی وہ اپنے جالوں کو چھوڑ کر
اُس کے پیچھے ہو لئے۔
21 آگے جا کر عیسیٰ نے دو اَور بھائیوں کو دیکھا،
یعقوب بن زبدی اور اُس کے بھائی یوحنا کو۔ وہ کشتی میں
بیٹھے اپنے باپ زبدی کے ساتھ اپنے جالوں کی مرمت
کر رہے تھے۔ عیسیٰ نے اُنہیں بُلایا 22 تو وہ فوراً کشتی
اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

عیسیٰ تعلیم دیتا، منادی کرتا اور شفا دیتا ہے

23 اور عیسیٰ گلیل کے پورے علاقے میں پھرتا رہا۔
جہاں بھی وہ جاتا وہ یہودی عبادت خانوں میں تعلیم دیتا،
بادشاہی کی خوش خبری سناتا اور ہر قسم کی بیماری اور علالت
سے شفا دیتا تھا۔ 24 اُس کی خبر ملکِ شام کے کونے
کونے تک پہنچ گئی، اور لوگ اپنے تمام مریضوں کو اُس
کے پاس لانے لگے۔ قسم قسم کی بیماریوں تلے دبے لوگ،
ایسے جو شدید درد کا شکار تھے، بدروحوں کی گرفت میں
مبتلا، مرگی والے اور فالج زدہ، غرض جو بھی آیا عیسیٰ نے
اُسے شفا بخشی۔ 25 گلیل، دکپلس، یروشلم، یہودیہ اور
دریائے یردن کے پار کے علاقے سے بڑے بڑے ہجوم
اُس کے پیچھے چلتے رہے۔

پہاڑی وعظ

5 بھیڑ کو دیکھ کر عیسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اُس
کے شاگرد اُس کے پاس آئے 2 اور وہ اُنہیں یہ
تعلیم دینے لگا:

حقیقی خوشی

3 ”مبارک ہیں وہ جن کی روح ضرورت مند ہے،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔
4 مبارک ہیں وہ جو ماتم کرتے ہیں، کیونکہ اُنہیں تسلی
دی جائے گی۔
5 مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں، کیونکہ وہ زمین ورثے
میں پائیں گے۔
6 مبارک ہیں وہ جنہیں راست بازی کی بھوک اور
پیاس ہے، کیونکہ وہ سیر ہو جائیں گے۔
7 مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں، کیونکہ اُن پر رحم کیا
جائے گا۔
8 مبارک ہیں وہ جو خالص دل ہیں، کیونکہ وہ اللہ کو
دیکھیں گے۔
9 مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ کے
فرزند کہلائیں گے۔
10 مبارک ہیں وہ جن کو راست باز ہونے کے سبب
سے ستایا جاتا ہے، کیونکہ اُنہیں آسمان کی بادشاہی ورثے
میں ملے گی۔
11 مبارک ہو تم جب لوگ میری وجہ سے تمہیں
لعن طعن کرتے، تمہیں ستاتے اور تمہارے بارے میں
ہر قسم کی بُری اور جھوٹی بات کرتے ہیں۔ 12 خوشی
مناؤ اور باغ باغ ہو جاؤ، تم کو آسمان پر بڑا اجر ملے گا۔
کیونکہ اِسی طرح اُنہوں نے تم سے پہلے نبیوں کو بھی ایذا
پہنچائی تھی۔

تم نمک اور روشنی ہو

13 تم دنیا کا نمک ہو۔ لیکن اگر نمک کا ذائقہ جاتا
رہے تو پھر اُسے کیوں کر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟
وہ کسی بھی کام کا نہیں رہا بلکہ باہر پھینکا جائے گا جہاں وہ
لوگوں کے پاؤں تلے روندا جائے گا۔
14 تم دنیا کی روشنی ہو۔ پہاڑ پر واقع شہر کی طرح تم
کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ 15 جب کوئی چراغ جلاتا ہے تو وہ
اُسے برتن کے نیچے نہیں رکھتا بلکہ شمع دان پر رکھ دیتا ہے
جہاں سے وہ گھر کے تمام افراد کو روشنی دیتا ہے۔ 16 اِسی
طرح تمہاری روشنی بھی لوگوں کے سامنے چمکے تاکہ
وہ تمہارے نیک کام دیکھ کر تمہارے آسمانی باپ کو
جلال دیں۔

شریعت

17 یہ نہ سمجھو کہ مَیں موسوی شریعت اور نبیوں کی
باتوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں
بلکہ اُن کی تکمیل کرنے آیا ہوں۔ 18 مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں، جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے تب تک
شریعت بھی قائم رہے گی — نہ اُس کا کوئی حرف، نہ
اُس کا کوئی زیر یا زبر منسوخ ہو گا جب تک سب کچھ
پورا نہ ہو جائے۔ 19 جو اِن سب سے چھوٹے احکام
میں سے ایک کو بھی منسوخ کرے اور لوگوں کو ایسا کرنا
سکھائے اُسے آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا قرار
دیا جائے گا۔ اِس کے مقابلے میں جو اِن احکام پر عمل
کر کے اِنہیں سکھاتا ہے اُسے آسمان کی بادشاہی میں بڑا
قرار دیا جائے گا۔ 20 کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ
اگر تمہاری راست بازی شریعت کے علما اور فریسیوں کی
راست بازی سے زیادہ نہیں تو تم آسمان کی بادشاہی میں
داخل ہونے کے لائق نہیں۔

غصہ

21 تم نے سنا ہے کہ باپ دادا کو فرمایا گیا، 'قتل نہ
کرنا۔ اور جو قتل کرے اُسے عدالت میں جواب دینا
ہو گا۔' 22 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جو بھی اپنے
بھائی پر غصہ کرے اُسے عدالت میں جواب دینا ہو
گا۔ اِسی طرح جو اپنے بھائی کو 'احمق' کہے اُسے یہودی
عدالتِ عالیہ میں جواب دینا ہو گا۔ اور جو اُس کو
'بےوقوف!' کہے وہ جہنم کی آگ میں پھینکے جانے کے
لائق ٹھہرے گا۔ 23 لہٰذا اگر تجھے بیت المقدّس میں قربانی
پیش کرتے وقت یاد آئے کہ تیرے بھائی کو تجھ سے
کوئی شکایت ہے 24 تو اپنی قربانی کو وہیں قربان گاہ کے
سامنے ہی چھوڑ کر اپنے بھائی کے پاس چلا جا۔ پہلے اُس
سے صلح کر اور پھر واپس آ کر اللہ کو اپنی قربانی پیش کر۔
25 فرض کرو کہ کسی نے تجھ پر مقدمہ چلایا ہے۔ اگر
ایسا ہو تو کچہری میں داخل ہونے سے پہلے پہلے جلدی
سے جھگڑا ختم کر۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے جج کے حوالے
کرے، جج تجھے پولیس افسر کے حوالے کرے اور نتیجے
میں تجھ کو جیل میں ڈالا جائے۔ 26 مَیں تجھے سچ بتاتا
ہوں، وہاں سے تُو اُس وقت تک نہیں نکل پائے گا
جب تک جرمانے کی پوری پوری رقم ادا نہ کر دے۔

زناکاری

27 تم نے یہ حکم سن لیا ہے کہ 'زنا نہ کرنا۔' 28 لیکن
مَیں تمہیں بتاتا ہوں، جو کسی عورت کو بُری خواہش سے
دیکھتا ہے وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا
ہے۔ 29 اگر تیری دائیں آنکھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے
تو اُسے نکال کر پھینک دے۔ اِس سے پہلے کہ تیرے
پورے جسم کو جہنم میں ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ تیرا
ایک ہی عضو جاتا رہے۔ 30 اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے
گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ کر پھینک دے۔
اِس سے پہلے کہ تیرا پورا جسم جہنم میں جائے بہتر یہ ہے
کہ تیرا ایک ہی عضو جاتا رہے۔

طلاق

31 یہ بھی فرمایا گیا ہے، 'جو بھی اپنی بیوی کو طلاق
دے وہ اُسے طلاق نامہ لکھ دے۔' 32 لیکن مَیں تم کو
بتاتا ہوں کہ اگر کسی کی بیوی نے زنا نہ کیا ہو تو بھی شوہر
اُسے طلاق دے تو وہ اُس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو طلاق
شدہ عورت سے شادی کرے وہ زنا کرتا ہے۔

قسم مت کھانا

33 تم نے یہ بھی سنا ہے کہ باپ دادا کو فرمایا گیا،
'جھوٹی قسم مت کھانا بلکہ جو وعدے تُو نے رب سے
قسم کھا کر کئے ہوں اُنہیں پورا کرنا۔' 34 لیکن مَیں
تمہیں بتاتا ہوں، قسم بالکل نہ کھانا۔ نہ 'آسمان کی قسم'
کیونکہ آسمان اللہ کا تخت ہے، 35 نہ 'زمین کی' کیونکہ
زمین اُس کے پاؤں کی چوکی ہے۔ 'یروشلم کی قسم' بھی
نہ کھانا کیونکہ یروشلم عظیم بادشاہ کا شہر ہے۔ 36 یہاں
تک کہ اپنے سر کی قسم بھی نہ کھانا، کیونکہ تُو اپنا ایک
بال بھی کالا یا سفید نہیں کر سکتا۔ 37 صرف اِتنا ہی کہنا،
'جی ہاں' یا 'جی نہیں۔' اگر اِس سے زیادہ کہو تو یہ
ابلیس کی طرف سے ہے۔

بدلہ لینا

38 تم نے سنا ہے کہ یہ فرمایا گیا ہے، 'آنکھ کے بدلے
آنکھ، دانت کے بدلے دانت۔' 39 لیکن مَیں تم کو بتاتا

ہوں کہ بدکار کا مقابلہ مت کرنا۔ اگر کوئی تیرے دہنے
گال پر تھپڑ مارے تو اُسے دوسرا گال بھی پیش کر دے۔
40 اگر کوئی تیری قمیص لینے کے لئے تجھ پر مقدمہ کرنا
چاہے تو اُسے اپنی چادر بھی دے دینا۔ 41 اگر کوئی تجھ کو
اُس کا سامان اُٹھا کر ایک کلو میٹر جانے پر مجبور کرے
تو اُس کے ساتھ دو کلو میٹر چلا جانا۔ 42 جو تجھ سے کچھ
مانگے اُسے دے دینا اور جو تجھ سے قرض لینا چاہے اُس
سے انکار نہ کرنا۔

دشمن سے محبت

43 تم نے سنا ہے کہ فرمایا گیا ہے، 'اپنے پڑوسی سے
محبت رکھنا اور اپنے دشمن سے نفرت کرنا۔' 44 لیکن
مَیں تم کو بتاتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور
اُن کے لئے دعا کرو جو تم کو ستاتے ہیں۔ 45 پھر
تم اپنے آسمانی باپ کے فرزند ٹھہرو گے، کیونکہ وہ اپنا
سورج سب پر طلوع ہونے دیتا ہے، خواہ وہ اچھے ہوں
یا بُرے۔ اور وہ سب پر بارش برسنے دیتا ہے، خواہ وہ
راست باز ہوں یا ناراست۔ 46 اگر تم صرف اُن ہی سے
محبت کرو جو تم سے کرتے ہیں تو تم کو کیا اجر ملے گا؟
ٹیکس لینے والے بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ 47 اور اگر
تم صرف اپنے بھائیوں کے لئے سلامتی کی دعا کرو تو کون
سی خاص بات کرتے ہو؟ غیریہودی بھی تو ایسا ہی کرتے
ہیں۔ 48 چنانچہ ویسے ہی کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ
کامل ہے۔

خیرات

6 خبردار! اپنے نیک کام لوگوں کے سامنے
دکھاوے کے لئے نہ کرو، ورنہ تم کو اپنے
آسمانی باپ سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔
2 چنانچہ خیرات دیتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کر
جو عبادت خانوں اور گلیوں میں بِگل بجا کر اِس کا اعلان
کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی عزت کریں۔ مَیں تم کو سچ
بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔
3 اِس کے بجائے جب تُو خیرات دے تو تیرے دائیں
ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ بایاں ہاتھ کیا کر رہا ہے۔ 4 تیری
خیرات یوں پوشیدگی میں دی جائے تو تیرا باپ جو پوشیدہ
باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔

دعا

5 دعا کرتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کرنا جو عبادت
خانوں اور چوکوں میں جا کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں،
جہاں سب اُنہیں دیکھ سکیں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ 6 اِس کے
بجائے جب تُو دعا کرتا ہے تو اندر کے کمرے میں
جا کر دروازہ بند کر اور پھر اپنے باپ سے دعا کر جو
پوشیدگی میں ہے۔ پھر تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے
تجھے اِس کا معاوضہ دے گا۔
7 دعا کرتے وقت غیریہودیوں کی طرح طویل اور
بےمعنی باتیں نہ دہراتے رہو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری
بہت سی باتوں کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔
8 اُن کی مانند نہ بنو، کیونکہ تمہارا باپ پہلے سے تمہاری
ضروریات سے واقف ہے، 9 بلکہ یوں دعا کیا کرو،

اے ہمارے آسمانی باپ،
تیرا نام مقدّس مانا جائے۔
10 تیری بادشاہی آئے۔
تیری مرضی جس طرح آسمان میں پوری ہوتی ہے

زمین پر بھی پوری ہو۔
11 ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔
12 ہمارے گناہوں کو معاف کر
جس طرح ہم نے اُنہیں معاف کیا[a]
جنہوں نے ہمارا گناہ کیا ہے۔
13 اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے
بلکہ ہمیں ابلیس سے بچائے رکھ۔
[کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال ابد تک
تیرے ہی ہیں۔]
14 کیونکہ جب تم لوگوں کے گناہ معاف کرو گے تو
تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ 15 لیکن اگر
تم اُنہیں معاف نہ کرو تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ
معاف نہیں کرے گا۔

روزہ

16 روزہ رکھتے وقت ریاکاروں کی طرح منہ لٹکائے نہ
پھرو، کیونکہ وہ ایسا روپ بھرتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم
ہو جائے کہ وہ روزہ سے ہیں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔ 17 ایسا مت کرنا
بلکہ روزہ کے وقت اپنے بالوں میں تیل ڈال اور اپنا منہ
دھو۔ 18 پھر لوگوں کو معلوم نہیں ہو گا کہ تُو روزہ سے
ہے بلکہ صرف تیرے باپ کو جو پوشیدگی میں ہے۔ اور
تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اِس کا معاوضہ
دے گا۔

آسمان پر خزانہ

19 اِس دنیا میں اپنے لئے خزانے جمع نہ کرو، جہاں
کیڑا اور زنگ اُنہیں کھا جاتے اور چور نقب لگا کر چُرا لیتے
ہیں۔ 20 اِس کے بجائے اپنے خزانے آسمان پر جمع کرو
جہاں کیڑا اور زنگ اُنہیں تباہ نہیں کر سکتے، نہ چور نقب
لگا کر چُرا سکتے ہیں۔ 21 کیونکہ جہاں تیرا خزانہ ہے وہیں
تیرا دل بھی لگا رہے گا۔

جسم کی روشنی

22 بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ اگر تیری آنکھ ٹھیک ہو
تو پھر تیرا پورا بدن روشن ہو گا۔ 23 لیکن اگر تیری آنکھ
خراب ہو تو تیرا پورا بدن اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ اور
اگر تیرے اندر کی روشنی تاریکی ہو تو یہ تاریکی کتنی شدید
ہو گی!

بے فکر ہونا

24 کوئی بھی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یا تو وہ
ایک سے نفرت کر کے دوسرے سے محبت رکھے گا یا
ایک سے لپٹ کر دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تم ایک ہی
وقت میں اللہ اور دولت کی خدمت نہیں کر سکتے۔
25 اِس لئے مَیں تمہیں بتاتا ہوں، اپنی زندگی کی
ضروریات پوری کرنے کے لئے پریشان نہ رہو کہ ہائے،
مَیں کیا کھاؤں اور کیا پیوں۔ اور جسم کے لئے فکرمند نہ
رہو کہ ہائے، مَیں کیا پہنوں۔ کیا زندگی کھانے پینے سے
اہم نہیں ہے؟ اور کیا جسم پوشاک سے زیادہ اہمیت نہیں
رکھتا؟ 26 پرندوں پر غور کرو۔ نہ وہ بیج بوتے، نہ فصلیں
کاٹ کر اُنہیں گودام میں جمع کرتے ہیں۔ تمہارا آسمانی
باپ خود اُنہیں کھانا کھلاتا ہے۔ کیا تمہاری اُن کی نسبت
زیادہ قدر و قیمت نہیں ہے؟ 27 کیا تم میں سے کوئی فکر

[a] لفظی ترجمہ: ہمارے قرض ہمیں معاف کر جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کیا۔

کرتے کرتے اپنی زندگی میں ایک لمحے کا بھی اضافہ کر
سکتا ہے؟
28 اور تم اپنے کپڑوں کے لئے کیوں فکرمند ہوتے
ہو؟ غور کرو کہ سوسن کے پھول کس طرح اُگتے ہیں۔
نہ وہ محنت کرتے، نہ کاتتے ہیں۔ 29 لیکن مَیں تمہیں
بتاتا ہوں کہ سلیمان بادشاہ اپنی پوری شان و شوکت کے
باوجود ایسے شاندار کپڑوں سے ملبّس نہیں تھا جیسے اُن
میں سے ایک۔ 30 اگر اللہ اُس گھاس کو جو آج میدان
میں ہے اور کل آگ میں جھونکی جائے گی ایسا شاندار
لباس پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو، وہ تم کو پہنانے کے
لئے کیا کچھ نہیں کرے گا؟
31 چنانچہ پریشانی کے عالم میں فکر کرتے کرتے یہ نہ
کہتے رہو، 'ہم کیا کھائیں؟ ہم کیا پئیں؟ ہم کیا پہنیں؟'
32 کیونکہ جو ایمان نہیں رکھتے وہی اِن تمام چیزوں کے
پیچھے بھاگتے رہتے ہیں جبکہ تمہارے آسمانی باپ کو پہلے
سے معلوم ہے کہ تم کو اِن تمام چیزوں کی ضرورت
ہے۔ 33 پہلے اللہ کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی
تلاش میں رہو۔ پھر یہ تمام چیزیں بھی تم کو مل جائیں
گی۔ 34 اِس لئے کل کے بارے میں فکر کرتے کرتے
پریشان نہ ہو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کر لے
گا۔ ہر دن کی اپنی مصیبتیں کافی ہیں۔

اَوروں کا منصف بننا

7 دوسروں کی عدالت مت کرنا، ورنہ تمہاری
عدالت بھی کی جائے گی۔ 2 کیونکہ جتنی سختی
سے تم دوسروں کا فیصلہ کرتے ہو اُتنی سختی سے تمہارا
بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ اور جس پیمانے سے
تم ناپتے ہو اُسی پیمانے سے تم بھی ناپے جاؤ گے۔
3 تُو کیوں غور سے اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے
تنکے پر نظر کرتا ہے جبکہ تجھے وہ شہتیر نظر نہیں آتا
جو تیری اپنی آنکھ میں ہے؟ 4 تُو کیوں کر اپنے بھائی
سے کہہ سکتا ہے، 'ٹھہرو، مجھے تمہاری آنکھ میں پڑا تنکا
نکالنے دو،' جبکہ تیری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے۔ 5 ریاکار!
پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر کو نکال۔ تب ہی تجھے بھائی کا
تنکا صاف نظر آئے گا اور تُو اُسے اچھی طرح سے دیکھ
کر نکال سکے گا۔
6 کُتوں کو مقدّس خوراک مت کھلانا اور سؤروں کے
آگے اپنے موتی نہ پھینکنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اُنہیں پاؤں
تلے روندیں اور مُڑ کر تم کو پھاڑ ڈالیں۔

مانگتے رہنا

7 مانگتے رہو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈتے رہو تو تم
کو مل جائے گا۔ کھٹکھٹاتے رہو تو تمہارے لئے دروازہ
کھول دیا جائے گا۔ 8 کیونکہ جو بھی مانگتا ہے وہ پاتا ہے،
جو ڈھونڈتا ہے اُسے ملتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے
لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ 9 تم میں سے کون اپنے
بیٹے کو پتھر دے گا اگر وہ روٹی مانگے؟ 10 یا کون اُسے
سانپ دے گا اگر وہ مچھلی مانگے؟ کوئی نہیں! 11 جب تم
بُرے ہونے کے باوجود اِتنے سمجھ دار ہو کہ اپنے بچوں کو
اچھی چیزیں دے سکتے ہو تو پھر کتنی زیادہ یقینی بات ہے
کہ تمہارا آسمانی باپ مانگنے والوں کو اچھی چیزیں دے گا۔
12 ہر بات میں دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرو
جو تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔ کیونکہ یہی
شریعت اور نبیوں کی تعلیمات کا لُبِ لباب ہے۔

تنگ دروازہ

13 تنگ دروازے سے داخل ہو، کیونکہ ہلاکت کی
طرف لے جانے والا راستہ کشادہ اور اُس کا دروازہ چوڑا
ہے۔ بہت سے لوگ اُس میں داخل ہو جاتے ہیں۔
14 لیکن زندگی کی طرف لے جانے والا راستہ تنگ ہے
اور اُس کا دروازہ چھوٹا۔ کم ہی لوگ اُسے پاتے ہیں۔

ہر درخت کا اپنا پھل ہوتا ہے

15 جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو! گو وہ بھیڑوں
کا بھیس بدل کر تمہارے پاس آتے ہیں، لیکن اندر
سے وہ غارت گر بھیڑیئے ہوتے ہیں۔ 16 اُن کا پھل
دیکھ کر تم اُنہیں پہچان لو گے۔ کیا خاردار جھاڑیوں سے
انگور توڑے جاتے ہیں یا اونٹ کٹاروں سے انجیر؟ ہرگز
نہیں۔ 17 اِسی طرح اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور
خراب درخت خراب پھل۔ 18 نہ اچھا درخت خراب
پھل لا سکتا ہے، نہ خراب درخت اچھا پھل۔ 19 جو بھی
درخت اچھا پھل نہیں لاتا اُسے کاٹ کر آگ میں جھونکا
جاتا ہے۔ 20 یوں تم اُن کا پھل دیکھ کر اُنہیں پہچان
لو گے۔

صرف اصل پیروکار داخل ہوں گے

21 جو مجھے 'خداوند، خداوند' کہتے ہیں اُن میں سے
سب آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوں گے بلکہ
صرف وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر عمل کرتے
ہیں۔ 22 عدالت کے دن بہت سے لوگ مجھ سے کہیں
گے، 'اے خداوند، خداوند! کیا ہم نے تیرے ہی نام
میں نبوّت نہیں کی، تیرے ہی نام سے بدروحیں نہیں
نکالیں، تیرے ہی نام سے معجزے نہیں کئے؟' 23 اُس
وقت مَیں اُن سے صاف صاف کہہ دوں گا، 'میری کبھی
تم سے جان پہچان نہ تھی۔ اے بدکارو! میرے سامنے
سے چلے جاؤ۔'

دو قسم کے مکان

24 لٰہذا جو بھی میری یہ باتیں سن کر اُن پر عمل کرتا ہے
وہ اُس سمجھ دار آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے مکان
کی بنیاد چٹان پر رکھی۔ 25 بارش ہونے لگی، سیلاب آیا اور
آندھی مکان کو جھنجھوڑنے لگی۔ لیکن وہ نہ گرا، کیونکہ
اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔
26 لیکن جو بھی میری یہ باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں
کرتا وہ اُس احمق کی مانند ہے جس نے اپنا مکان صحیح بنیاد
ڈالے بغیر ریت پر تعمیر کیا۔ 27 جب بارش ہونے لگی،
سیلاب آیا اور آندھی مکان کو جھنجھوڑنے لگی تو یہ مکان
دھڑام سے گر گیا۔"

عیسیٰ کا اختیار

28 جب عیسیٰ نے یہ باتیں ختم کر لیں تو لوگ اُس کی
تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے، 29 کیونکہ وہ اُن کے علما کی
طرح نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ سکھاتا تھا۔

کوڑھ سے شفا

8 عیسیٰ پہاڑ سے اُترا تو بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے
چلنے لگی۔ 2 پھر ایک آدمی اُس کے پاس آیا
جو کوڑھ کا مریض تھا۔ منہ کے بل گر کر اُس نے
کہا، "خداوند، اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر
سکتے ہیں۔"
3 عیسیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا،

"مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔" اِس پر وہ فوراً
اُس بیماری سے پاک صاف ہو گیا۔ 4 عیسیٰ نے اُس سے
کہا، "خبردار! یہ بات کسی کو نہ بتانا بلکہ بیت المقدّس
میں امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے
ساتھ وہ قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت
اُن سے کرتی ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملی ہے۔ یوں
علانیہ تصدیق ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو
گیا ہے۔"

رومی افسر کے غلام کی شفا

5 جب عیسیٰ کفرنحوم میں داخل ہوا تو سَو فوجیوں پر
مقرر ایک افسر اُس کے پاس آ کر اُس کی منت کرنے
لگا، 6 "خداوند، میرا غلام مفلوج حالت میں گھر میں پڑا
ہے، اور اُسے شدید درد ہو رہا ہے۔"
7 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "مَیں آ کر اُسے شفا
دوں گا۔"
8 افسر نے جواب دیا، "نہیں خداوند، مَیں اِس لائق
نہیں کہ آپ میرے گھر جائیں۔ بس یہیں سے حکم
کریں تو میرا غلام شفا پا جائے گا۔ 9 کیونکہ مجھے خود اعلیٰ
افسروں کے حکم پر چلنا پڑتا ہے اور میرے ماتحت بھی فوجی
ہیں۔ ایک کو کہتا ہوں، 'جا!' تو وہ جاتا ہے اور دوسرے
کو 'آ!' تو وہ آتا ہے۔ اِسی طرح مَیں اپنے نوکر کو حکم
دیتا ہوں، 'یہ کر' تو وہ کرتا ہے۔"
10 یہ سن کر عیسیٰ نہایت حیران ہوا۔ اُس نے مُڑ
کر اپنے پیچھے آنے والوں سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں، مَیں نے اسرائیل میں بھی اِس قسم کا ایمان نہیں
پایا۔ 11 مَیں تمہیں بتاتا ہوں، بہت سے لوگ مشرق
اور مغرب سے آ کر ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ
آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔
12 لیکن بادشاہی کے اصل وارثوں کو نکال کر اندھیرے
میں ڈال دیا جائے گا، اُس جگہ جہاں لوگ روتے
اور دانت پیستے رہیں گے۔" 13 پھر عیسیٰ افسر سے
مخاطب ہوا، "جا، تیرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا تیرا
ایمان ہے۔"
اور افسر کے غلام کو اُسی گھڑی شفا مل گئی۔

بہت سے مریضوں کی شفا

14 عیسیٰ پطرس کے گھر میں آیا۔ وہاں اُس نے پطرس
کی ساس کو بستر پر پڑے دیکھا۔ اُسے بخار تھا۔ 15 اُس
نے اُس کا ہاتھ چھو لیا تو بخار اُتر گیا اور وہ اُٹھ کر اُس کی
خدمت کرنے لگی۔
16 شام ہوئی تو بدروحوں کی گرفت میں پڑے بہت
سے لوگوں کو عیسیٰ کے پاس لایا گیا۔ اُس نے بدروحوں
کو حکم دے کر نکال دیا اور تمام مریضوں کو شفا دی۔
17 یوں یسعیاہ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی کہ
"اُس نے ہماری کمزوریاں لے لیں اور ہماری بیماریاں
اُٹھا لیں۔"

پیروی کی سنجیدگی

18 جب عیسیٰ نے اپنے گرد بڑا ہجوم دیکھا تو اُس نے
شاگردوں کو جھیل پار کرنے کا حکم دیا۔ 19 روانہ ہونے
سے پہلے شریعت کا ایک عالِم اُس کے پاس آ کر کہنے لگا،
"اُستاد، جہاں بھی آپ جائیں گے مَیں آپ کے پیچھے چلتا
رہوں گا۔"
20 عیسیٰ نے جواب دیا، "لومڑیاں اپنے بھٹوں
میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں آرام کر سکتے ہیں،

لیکن ابنِ آدم کے پاس سر رکھ کر آرام کرنے کی کوئی
جگہ نہیں۔“
21کسی اَور شاگرد نے اُس سے کہا، ”خداوند، مجھے
پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت دیں۔“
22لیکن عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”میرے پیچھے ہو لے
اور مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے۔“

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

23پھر وہ کشتی پر سوار ہوا اور اُس کے پیچھے اُس کے
شاگرد بھی۔ 24اچانک جھیل پر سخت آندھی چلنے لگی
اور کشتی لہروں میں ڈوبنے لگی۔ لیکن عیسیٰ سو رہا تھا۔
25شاگرد اُس کے پاس گئے اور اُسے جگا کر کہنے لگے،
”خداوند، ہمیں بچا، ہم تباہ ہو رہے ہیں!“
26اُس نے جواب دیا، ”اے کم اعتقادو! گھبراتے
کیوں ہو؟“ کھڑے ہو کر اُس نے آندھی اور موجوں کو
ڈانٹا تو لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ 27شاگرد حیران ہو
کر کہنے لگے، ”یہ کس قسم کا شخص ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی
اُس کا حکم مانتی ہیں۔“

دو بدروح گرفتہ آدمیوں کی شفا

28وہ جھیل کے پار گدرینیوں کے علاقے میں پہنچے
تو بدروح گرفتہ دو آدمی قبروں میں سے نکل کر عیسیٰ
کو ملے۔ وہ اِتنے خطرناک تھے کہ وہاں سے کوئی گزر
نہیں سکتا تھا۔ 29چیخیں مار مار کر اُنہوں نے کہا، ”اللہ
کے فرزند، ہمارا آپ کے ساتھ کیا واسطہ؟ کیا آپ ہمیں
مقررہ وقت سے پہلے عذاب میں ڈالنے آئے ہیں؟“
30کچھ فاصلے پر سؤروں کا بڑا غول چر رہا تھا۔
31بدروحوں نے عیسیٰ سے التجا کی، ”اگر آپ ہمیں
نکالتے ہیں تو سؤروں کے اُس غول میں بھیج دیں۔“
32عیسیٰ نے اُنہیں حکم دیا، ”جاؤ۔“ بدروحیں نکل
کر سؤروں میں جا گھُسیں۔ اِس پر پورے کا پورا غول
بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترا اور جھیل
میں جھپٹ کر ڈوب مرا۔ 33یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ
بان بھاگ گئے۔ شہر میں جا کر اُنہوں نے لوگوں کو سب
کچھ سنایا اور وہ بھی جو بدروح گرفتہ آدمیوں کے ساتھ
ہوا تھا۔ 34پھر پورا شہر نکل کر عیسیٰ کو ملنے آیا۔ اُسے دیکھ
کر اُنہوں نے اُس کی منت کی کہ ہمارے علاقے سے
چلے جائیں۔

مفلوج آدمی کی شفا

9 کشتی میں بیٹھ کر عیسیٰ نے جھیل کو پار کیا اور
اپنے شہر پہنچ گیا۔ 2وہاں ایک مفلوج آدمی کو
چارپائی پر ڈال کر اُس کے پاس لایا گیا۔ اُن کا ایمان دیکھ
کر عیسیٰ نے کہا، ”بیٹا، حوصلہ رکھ۔ تیرے گناہ معاف
کر دیئے گئے ہیں۔“
3یہ سن کر شریعت کے کچھ علما دل میں کہنے لگے،
”یہ کفر بک رہا ہے!“
4عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس
لئے اُس نے اُن سے پوچھا، 5”تم دل میں بُری باتیں
کیوں سوچ رہے ہو؟ کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ آسان
ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں‘ یا یہ کہ
’اُٹھ اور چل پھر‘؟ 6لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ
آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔“
یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، ”اُٹھ، اپنی چارپائی
اُٹھا کر گھر چلا جا۔“
7وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنے گھر چلا گیا۔ 8یہ دیکھ کر

ہجوم پر اللہ کا خوف طاری ہو گیا اور وہ اللہ کی تمجید کرنے
لگے کہ اُس نے انسان کو اِس قسم کا اختیار دیا ہے۔

متی کی بُلاہٹ

9 آگے جا کر عیسیٰ نے ایک آدمی کو دیکھا جو ٹیکس
لینے والوں کی چوکی پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام متی تھا۔ عیسیٰ
نے اُس سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ اور متی اُٹھ
کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔

10 بعد میں عیسیٰ متی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔
بہت سے ٹیکس لینے والے اور گناہ گار بھی آ کر عیسیٰ
اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے میں شریک
ہوئے۔ 11 یہ دیکھ کر فریسیوں نے اُس کے شاگردوں
سے پوچھا، ”آپ کا اُستاد ٹیکس لینے والوں اور گناہ
گاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟“

12 یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، ”صحت مندوں کو ڈاکٹر کی
ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ 13 پہلے جاؤ اور کلامِ
مقدّس کی اِس بات کا مطلب جان لو کہ ’مَیں قربانی
نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔‘ کیونکہ مَیں راست بازوں
کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بُلانے آیا ہوں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

14 پھر یحییٰ کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور پوچھا،
”آپ کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے جبکہ ہم اور
فریسی روزہ رکھتے ہیں؟“

15 عیسیٰ نے جواب دیا، ”شادی کے مہمان کس
طرح ماتم کر سکتے ہیں جب تک دُولھا اُن کے درمیان
ہے؟ لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے لے لیا
جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔

16 کوئی بھی نئے کپڑے کا ٹکڑا کسی پرانے لباس میں
نہیں لگاتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو نیا ٹکڑا بعد میں سکڑ کر
پرانے لباس سے الگ ہو جائے گا۔ یوں پرانے لباس کی
پھٹی ہوئی جگہ پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہو جائے گی۔
17 اِسی طرح انگور کا تازہ رس پرانی اور بے لچک مشکوں
میں نہیں ڈالا جاتا۔ اگر ایسا کیا جائے تو پرانی مشکیں پیدا
ہونے والی گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں
مَے اور مشکیں دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ اِس لئے انگور
کا تازہ رس نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی
ہیں۔ یوں رس اور مشکیں دونوں ہی محفوظ رہتے ہیں۔“

یائیر کی بیٹی اور بیمار عورت

18 عیسیٰ ابھی یہ بیان کر رہا تھا کہ ایک یہودی راہنما
نے گر کر اُسے سجدہ کیا اور کہا، ”میری بیٹی ابھی ابھی
مری ہے۔ لیکن آ کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھیں تو وہ دوبارہ زندہ
ہو جائے گی۔“

19 عیسیٰ اُٹھ کر اپنے شاگردوں سمیت اُس کے ساتھ
ہو لیا۔

20 چلتے چلتے ایک عورت نے پیچھے سے آ کر عیسیٰ
کے لباس کا کنارہ چھوا۔ یہ عورت بارہ سال سے خون
بہنے کی مریضہ تھی 21 اور وہ سوچ رہی تھی، ”اگر
مَیں صرف اُس کے لباس کو ہی چھو لوں تو شفا پا
لوں گی۔“

22 عیسیٰ نے مُڑ کر اُسے دیکھا اور کہا، ”بیٹی، حوصلہ
رکھ! تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔“ اور عورت کو
اُسی وقت شفا مل گئی۔

23 پھر عیسیٰ راہنما کے گھر میں داخل ہوا۔ بانسری
بجانے والے اور بہت سے لوگ پہنچ چکے تھے اور بہت

شور شرابہ تھا۔ یہ دیکھ کر 24 عیسیٰ نے کہا، ”نکل جاؤ!
لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سو رہی ہے۔“ لوگ ہنس کر اُس
کا مذاق اُڑانے لگے۔ 25 لیکن جب سب کو نکال دیا گیا
تو وہ اندر گیا۔ اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا تو وہ اُٹھ کھڑی
ہوئی۔ 26 اِس معجزے کی خبر اُس پورے علاقے میں
پھیل گئی۔

دو اندھوں کی شفا

27 جب عیسیٰ وہاں سے روانہ ہوا تو دو اندھے اُس
کے پیچھے چل کر چلّانے لگے، ”ابنِ داؤد، ہم پر رحم
کریں۔“

28 جب عیسیٰ کسی کے گھر میں داخل ہوا تو وہ اُس کے
پاس آئے۔ عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”کیا تمہارا ایمان
ہے کہ مَیں یہ کر سکتا ہوں؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”جی، خداوند۔“

29 پھر اُس نے اُن کی آنکھیں چھو کر کہا، ”تمہارے
ساتھ تمہارے ایمان کے مطابق ہو جائے۔“ 30 اُن کی
آنکھیں بحال ہو گئیں اور عیسیٰ نے سختی سے اُنہیں کہا،
”خبردار، کسی کو بھی اِس کا پتا نہ چلے!“

31 لیکن وہ نکل کر پورے علاقے میں اُس کی خبر
پھیلانے لگے۔

گونگے آدمی کی شفا

32 جب وہ نکل رہے تھے تو ایک گونگا آدمی عیسیٰ کے
پاس لایا گیا جو کسی بدروح کے قبضے میں تھا۔ 33 جب
بدروح کو نکالا گیا تو گونگا بولنے لگا۔ ہجوم حیران رہ
گیا۔ اُنہوں نے کہا، ”ایسا کام اسرائیل میں کبھی نہیں
دیکھا گیا۔“

34 لیکن فریسیوں نے کہا، ”وہ بدروحوں کے سردار
ہی کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔“

عیسیٰ کو لوگوں پر ترس آتا ہے

35 اور عیسیٰ سفر کرتے کرتے تمام شہروں اور گاؤں
میں سے گزرا۔ جہاں بھی وہ پہنچا وہاں اُس نے اُن
کے عبادت خانوں میں تعلیم دی، بادشاہی کی خوش خبری
سنائی اور ہر قسم کے مرض اور علالت سے شفا دی۔
36 ہجوم کو دیکھ کر اُسے اُن پر بڑا ترس آیا، کیونکہ وہ پِسے
ہوئے اور بےبس تھے، ایسی بھیڑوں کی طرح جن کا
چرواہا نہ ہو۔ 37 اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”فصل
بہت ہے، لیکن مزدور کم۔ 38 اِس لئے فصل کے مالک
سے گزارش کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزید مزدور
بھیج دے۔“

بارہ رسولوں کو اختیار دیا جاتا ہے

10 پھر عیسیٰ نے اپنے بارہ رسولوں کو بُلا کر
اُنہیں ناپاک روحیں نکالنے اور ہر قسم کے
مرض اور علالت سے شفا دینے کا اختیار دیا۔ 2 بارہ
رسولوں کے نام یہ ہیں: پہلا شمعون جو پطرس بھی کہلاتا
ہے، پھر اُس کا بھائی اندریاس، یعقوب بن زبدی اور اُس
کا بھائی یوحنا، 3 فلپّس، برتلمائی، توما، متی (جو ٹیکس
لینے والا تھا)، یعقوب بن حلفئی، تدّی، 4 شمعون مجاہد
اور یہوداہ اِسکریوتی جس نے بعد میں اُسے دشمنوں کے
حوالے کر دیا۔

رسولوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے

5 اِن بارہ مردوں کو عیسیٰ نے بھیج دیا۔ ساتھ ساتھ

اُس نے اُنہیں ہدایت دی، ”غیر یہودی آبادیوں میں نہ
جانا، نہ کسی سامری شہر میں، 6 بلکہ صرف اسرائیل کی
کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس۔ 7 اور چلتے چلتے منادی
کرتے جاؤ کہ 'آسمان کی بادشاہی قریب آ چکی ہے۔'
8 بیماروں کو شفا دو، مُردوں کو زندہ کرو، کوڑھیوں کو پاک
صاف کرو، بدروحوں کو نکالو۔ تم کو مفت میں ملا ہے،
مفت میں ہی بانٹنا۔ 9 اپنے کمربند میں پیسے نہ رکھنا —
نہ سونے، نہ چاندی اور نہ تانبے کے سِکے۔ 10 نہ سفر
کے لئے بیگ ہو، نہ ایک سے زیادہ سوٹ، نہ جوتے،
نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی روزی کا حق دار ہے۔

11 جس شہر یا گاؤں میں داخل ہوتے ہو اُس میں کسی
لائق شخص کا پتا کرو اور روانہ ہوتے وقت تک اُسی
کے گھر میں ٹھہرو۔ 12 گھر میں داخل ہوتے وقت اُسے
دعائے خیر دو۔ 13 اگر وہ گھر اِس لائق ہو گا تو جو سلامتی
تم نے اُس کے لئے مانگی ہے وہ اُس پر آ کر ٹھہری رہے
گی۔ اگر نہیں تو یہ سلامتی تمہارے پاس لوٹ آئے گی۔
14 اگر کوئی گھرانا یا شہر تم کو قبول نہ کرے، نہ تمہاری
سنے تو روانہ ہوتے وقت اُس جگہ کی گرد اپنے پاؤں سے
جھاڑ دینا۔ 15 مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، عدالت کے دن
اُس شہر کی نسبت سدوم اور عمورہ کے علاقے کا حال
زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔

آنے والی ایذا رسانیاں

16 دیکھو، مَیں تم بھیڑوں کو بھیڑیوں میں بھیج رہا
ہوں۔ اِس لئے سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی
طرح معصوم بنو۔ 17 لوگوں سے خبردار رہو، کیونکہ وہ
تم کو مقامی عدالتوں کے حوالے کر کے اپنے عبادت
خانوں میں کوڑے لگوائیں گے۔ 18 میری خاطر تمہیں
حکمرانوں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا اور
یوں تم کو اُنہیں اور غیر یہودیوں کو گواہی دینے کا موقع
ملے گا۔ 19 جب وہ تمہیں گرفتار کریں گے تو یہ سوچتے
سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کیا کہوں یا کس طرح
بات کروں۔ اُس وقت تم کو بتایا جائے گا کہ کیا کہنا ہے،
20 کیونکہ تم خود بات نہیں کرو گے بلکہ تمہارے باپ کا
روح تمہاری معرفت بولے گا۔

21 بھائی اپنے بھائی کو اور باپ اپنے بچے کو موت کے
حوالے کرے گا۔ بچے اپنے والدین کے خلاف کھڑے
ہو کر اُنہیں قتل کروائیں گے۔ 22 سب تم سے نفرت
کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ لیکن جو
آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے گی۔ 23 جب وہ
ایک شہر میں تمہیں ستائیں گے تو کسی دوسرے شہر کو
ہجرت کر جانا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ابنِ آدم کی آمد
تک تم اسرائیل کے تمام شہروں تک نہیں پہنچ پاؤ گے۔

24 شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا، نہ غلام اپنے
مالک سے۔ 25 شاگرد کو اِس پر اکتفا کرنا ہے کہ وہ اپنے
اُستاد کی مانند ہو، اور اِسی طرح غلام کو کہ وہ اپنے مالک کی
مانند ہو۔ گھرانے کے سرپرست کو اگر بدروحوں کا سردار
بعل زبول قرار دیا گیا ہے تو اُس کے گھر والوں کو کیا کچھ
نہ کہا جائے گا۔

کس سے ڈرنا ہے؟

26 اُن سے مت ڈرنا، کیونکہ جو کچھ ابھی چھپا ہوا ہے
اُسے آخر میں ظاہر کیا جائے گا، اور جو کچھ بھی اِس وقت
پوشیدہ ہے اُس کا راز آخر میں کھل جائے گا۔ 27 جو
کچھ مَیں تمہیں اندھیرے میں سنا رہا ہوں اُسے روزِ
روشن میں سنا دینا۔ اور جو کچھ آہستہ آہستہ تمہارے کان

میں بتایا گیا ہے اُس کا چھتوں سے اعلان کرو۔ 28 اُن
سے خوف مت کھانا جو تمہاری روح کو نہیں بلکہ صرف
تمہارے جسم کو قتل کر سکتے ہیں۔ اللہ سے ڈرو جو روح
اور جسم دونوں کو جہنم میں ڈال کر ہلاک کر سکتا ہے۔
29 کیا چڑیوں کا جوڑا کم پیسوں میں نہیں بِکتا؟ تاہم اُن
میں سے ایک بھی تمہارے باپ کی اجازت کے بغیر
زمین پر نہیں گر سکتی۔ 30 نہ صرف یہ بلکہ تمہارے
سر کے سب بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ 31 لہٰذا مت
ڈرو۔ تمہاری قدر و قیمت بہت سی چڑیوں سے کہیں
زیادہ ہے۔

مسیح کا اقرار یا انکار کرنے کا نتیجہ

32 جو بھی لوگوں کے سامنے میرا اقرار کرے اُس کا
اقرار مَیں خود بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے کروں گا۔
33 لیکن جو بھی لوگوں کے سامنے میرا انکار کرے اُس کا
مَیں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے انکار کروں گا۔

عیسیٰ صلح سلامتی کا باعث نہیں

34 یہ مت سمجھو کہ مَیں دنیا میں صلح سلامتی قائم
کرنے آیا ہوں۔ مَیں صلح سلامتی نہیں بلکہ تلوار چلوانے
آیا ہوں۔ 35 مَیں بیٹے کو اُس کے باپ کے خلاف کھڑا
کرنے آیا ہوں، بیٹی کو اُس کی ماں کے خلاف اور بہو کو
اُس کی ساس کے خلاف۔ 36 انسان کے دشمن اُس کے
اپنے گھر والے ہوں گے۔

37 جو اپنے باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ پیار کرے
وہ میرے لائق نہیں۔ جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے
زیادہ پیار کرے وہ میرے لائق نہیں۔ 38 جو اپنی صلیب
اُٹھا کر میرے پیچھے نہ ہو لے وہ میرے لائق نہیں۔
39 جو بھی اپنی جان کو بچائے وہ اُسے کھو دے گا، لیکن
جو اپنی جان کو میری خاطر کھو دے وہ اُسے پائے گا۔

پیروکار کو قبول کرنے کا اجر

40 جو تمہیں قبول کرے وہ مجھے قبول کرتا ہے، اور
جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُس کو قبول کرتا ہے جس نے
مجھے بھیجا ہے۔ 41 جو کسی نبی کو قبول کرے اُسے نبی
کا سا اجر ملے گا۔ اور جو کسی راست باز شخص کو اُس کی
راست بازی کے سبب سے قبول کرے اُسے راست
باز شخص کا سا اجر ملے گا۔ 42 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں
کہ جو اِن چھوٹوں میں سے کسی ایک کو میرا شاگرد ہونے
کے باعث ٹھنڈے پانی کا گلاس بھی پلائے اُس کا اجر
قائم رہے گا۔"

یحییٰ کا عیسیٰ سے سوال

11 اپنے شاگردوں کو یہ ہدایات دینے کے بعد
عیسیٰ اُن کے شہروں میں تعلیم دینے اور
منادی کرنے کے لئے روانہ ہوا۔
2 یحییٰ نے جو اُس وقت جیل میں تھا سنا کہ عیسیٰ کیا
کیا کر رہا ہے۔ اِس پر اُس نے اپنے شاگردوں کو اُس کے
پاس بھیج دیا 3 تاکہ وہ اُس سے پوچھیں، "کیا آپ وہی
ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کے انتظار میں رہیں؟"
4 عیسیٰ نے جواب دیا، "یحییٰ کے پاس واپس جا
کر اُسے سب کچھ بتا دینا جو تم نے دیکھا اور سنا ہے۔
5 'اندھے دیکھتے، لنگڑے چلتے پھرتے ہیں، کوڑھیوں کو
پاک صاف کیا جاتا ہے، بہرے سنتے ہیں، مُردوں کو زندہ
کیا جاتا ہے اور غریبوں کو اللہ کی خوش خبری سنائی جاتی
ہے۔' 6 مبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر کھا

کر برگشتہ نہیں ہوتا۔“
7 یحییٰ کے یہ شاگرد چلے گئے تو عیسیٰ ہجوم سے یحییٰ
کے بارے میں بات کرنے لگا، ”تم ریگستان میں کیا
دیکھنے گئے تھے؟ ایک سرکنڈا جو ہَوا کے ہر جھونکے سے
ہلتا ہے؟ بےشک نہیں۔ 8 یا کیا وہاں جا کر ایسے آدمی
کی توقع کر رہے تھے جو نفیس اور ملائم لباس پہنے ہوئے
ہے؟ نہیں، جو شاندار کپڑے پہنتے ہیں وہ شاہی محلوں
میں پائے جاتے ہیں۔ 9 تو پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟
ایک نبی کو؟ بالکل صحیح، بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ نبی
سے بھی بڑا ہے۔ 10 اُسی کے بارے میں کلامِ مقدّس
میں لکھا ہے، ’دیکھ، مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے
بھیج دیتا ہوں جو تیرے سامنے راستہ تیار کرے گا۔‘
11 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس دنیا میں پیدا ہونے والا
کوئی بھی شخص یحییٰ سے بڑا نہیں ہے۔ تو بھی آسمان کی
بادشاہی میں داخل ہونے والا سب سے چھوٹا شخص اُس
سے بڑا ہے۔ 12 یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت سے
لے کر آج تک آسمان کی بادشاہی پر زبردستی کی جا رہی
ہے، اور زبردست اُسے چھین رہے ہیں۔ 13 کیونکہ تمام
نبی اور توریت نے یحییٰ کے دور تک اِس کے بارے
میں پیش گوئی کی ہے۔ 14 اور اگر تم یہ ماننے کے لئے
تیار ہو تو مانو کہ وہ الیاس نبی ہے جسے آنا تھا۔ 15 جو سن
سکتا ہے وہ سن لے!
16 مَیں اِس نسل کو کس سے تشبیہ دوں؟ وہ اُن بچوں
کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے کھیل رہے ہیں۔ اُن میں
سے کچھ اونچی آواز سے دوسرے بچوں سے شکایت کر
رہے ہیں، 17 ’ہم نے بانسری بجائی تو تم نہ ناچے۔ پھر
ہم نے نوحہ کے گیت گائے، لیکن تم نے چھاتی پیٹ
کر ماتم نہ کیا۔‘ 18 دیکھو، یحییٰ آیا اور نہ کھایا، نہ پیا۔ یہ
دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ اُس میں بدروح ہے۔ 19 پھر
ابنِ آدم کھاتا اور پیتا ہوا آیا۔ اب کہتے ہیں، ’دیکھو یہ
کیسا پیٹو اور شرابی ہے۔ اور وہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ
گاروں کا دوست بھی ہے۔‘ لیکن حکمت اپنے اعمال سے
ہی صحیح ثابت ہوئی ہے۔“

توبہ نہ کرنے والے شہروں پر افسوس

20 پھر عیسیٰ اُن شہروں کو ڈانٹنے لگا جن میں اُس
نے زیادہ معجزے کئے تھے، کیونکہ اُنہوں نے توبہ نہیں
کی تھی۔ 21 ”اے خرازین، تجھ پر افسوس! بیت صیدا،
تجھ پر افسوس! اگر صور اور صیدا میں وہ معجزے کئے گئے
ہوتے جو تم میں ہوئے تو وہاں کے لوگ کب کے ٹاٹ
اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر توبہ کر چکے ہوتے۔ 22 جی
ہاں، عدالت کے دن تمہاری نسبت صور اور صیدا کا
حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔ 23 اور اے کفرنحوم،
کیا تجھے آسمان تک سرفراز کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، بلکہ
تُو اُترتا اُترتا پاتال تک پہنچے گا۔ اگر سدوم میں وہ معجزے
کئے گئے ہوتے جو تجھ میں ہوئے ہیں تو وہ آج تک قائم
رہتا۔ 24 ہاں، عدالت کے دن تیری نسبت سدوم کا حال
زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔“

باپ کی تمجید

25 اُس وقت عیسیٰ نے کہا، ”اے باپ، آسمان و
زمین کے مالک! مَیں تیری تمجید کرتا ہوں کہ تُو نے
یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چھپا کر چھوٹے
بچوں پر ظاہر کر دی ہیں۔ 26 ہاں میرے باپ، یہی تجھے
پسند آیا۔
27 میرے باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا

ہے۔ کوئی بھی فرزند کو نہیں جانتا سوائے باپ کے۔ اور
کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے فرزند کے اور اُن لوگوں
کے جن پر فرزند باپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔
28 اے تھکے ماندے اور بوجھ تلے دبے ہوئے لوگو،
سب میرے پاس آؤ! مَیں تم کو آرام دوں گا۔ 29 میرا
جوا اپنے اوپر اُٹھا کر مجھ سے سیکھو، کیونکہ مَیں حلیم اور
نرم دل ہوں۔ یوں کرنے سے تمہاری جانیں آرام پائیں
گی، 30 کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔"

سبت کے بارے میں سوال

12 اُن دنوں میں عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں
سے گزر رہا تھا۔ سبت کا دن تھا۔ چلتے چلتے
اُس کے شاگردوں کو بھوک لگی اور وہ اناج کی بالیں توڑ
توڑ کر کھانے لگے۔ 2 یہ دیکھ کر فریسیوں نے عیسیٰ سے
شکایت کی، "دیکھو، آپ کے شاگرد ایسا کام کر رہے ہیں
جو سبت کے دن منع ہے۔"
3 عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا تم نے نہیں پڑھا کہ داؤد
نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک
لگی؟ 4 وہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور اپنے ساتھیوں
سمیت رب کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں کھائیں، اگرچہ
اُنہیں اِس کی اجازت نہیں تھی بلکہ صرف اماموں کو؟
5 یا کیا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ گو امام سبت
کے دن بیت المقدّس میں خدمت کرتے ہوئے آرام
کرنے کا حکم توڑتے ہیں تو بھی وہ بےالزام ٹھہرتے
ہیں؟ 6 مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہاں وہ ہے جو بیت
المقدّس سے افضل ہے۔ 7 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،
'مَیں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔' اگر تم اِس
کا مطلب سمجھتے تو بےقصوروں کو مجرم نہ ٹھہراتے۔
8 کیونکہ ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔"

سوکھے ہاتھ والے آدمی کی شفا

9 وہاں سے چلتے چلتے وہ اُن کے عبادت خانے میں
داخل ہوا۔ 10 اُس میں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا
ہوا تھا۔ لوگ عیسیٰ پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ تلاش کر
رہے تھے، اِس لئے اُنہوں نے اُس سے پوچھا، "کیا
شریعت سبت کے دن شفا دینے کی اجازت دیتی ہے؟"
11 عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر تم میں سے کسی کی بھیڑ
سبت کے دن گڑھے میں گر جائے تو کیا اُسے نہیں نکالو
گے؟ 12 اور بھیڑ کی نسبت انسان کی کتنی زیادہ قدر و
قیمت ہے! غرض شریعت نیک کام کرنے کی اجازت دیتی
ہے۔" 13 پھر اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا
ہوا تھا کہا، "اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔"
اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ دوسرے ہاتھ کی مانند
تندرست ہو گیا۔ 14 اِس پر فریسی نکل کر آپس میں عیسیٰ
کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

اللہ کا چنا ہوا خادم

15 جب عیسیٰ نے یہ جان لیا تو وہ وہاں سے چلا گیا۔
بہت سے لوگ اُس کے پیچھے چل رہے تھے۔ اُس نے
اُن کے تمام مریضوں کو شفا دے کر 16 اُنہیں تاکید کی،
"کسی کو میرے بارے میں نہ بتاؤ۔" 17 یوں یسعیاہ
نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی،
18 'دیکھو، میرا خادم جسے مَیں نے چن لیا ہے،
میرا پیارا جو مجھے پسند ہے۔
مَیں اپنے روح کو اُس پر ڈالوں گا،
اور وہ اقوام میں انصاف کا اعلان کرے گا۔

19 وہ نہ تو جھگڑے گا، نہ چلّائے گا۔
گلیوں میں اُس کی آواز سنائی نہیں دے گی۔
20 نہ وہ کچلے ہوئے سرکنڈے کو توڑے گا،
نہ بجھتی ہوئی بتی کو بجھائے گا
جب تک وہ انصاف کو غلبہ نہ بخشے۔
21 اُسی کے نام سے قومیں اُمید رکھیں گی۔‘

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

22 پھر ایک آدمی کو عیسیٰ کے پاس لایا گیا جو بدروح
کی گرفت میں تھا۔ وہ اندھا اور گونگا تھا۔ عیسیٰ نے
اُسے شفا دی تو گونگا بولنے اور دیکھنے لگا۔ 23 ہجوم کے
تمام لوگ ہکا بکا رہ گئے اور پوچھنے لگے، ”کیا یہ ابنِ
داؤد نہیں؟“
24 لیکن جب فریسیوں نے یہ سنا تو اُنہوں نے کہا،
”یہ صرف بدروحوں کے سردار بعل زبول کی معرفت
بدروحوں کو نکالتا ہے۔“
25 اُن کے یہ خیالات جان کر عیسیٰ نے اُن سے کہا،
”جس بادشاہی میں پھوٹ پڑ جائے وہ تباہ ہو جائے
گی۔ اور جس شہر یا گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی
قائم نہیں رہ سکتا۔ 26 اِسی طرح اگر ابلیس اپنے آپ کو
نکالے تو پھر اُس میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اِس صورت
میں اُس کی بادشاہی کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ 27 اور
اگر مَیں بدروحوں کو بعل زبول کی مدد سے نکالتا ہوں
تو تمہارے بیٹے اُنہیں کس کے ذریعے نکالتے ہیں؟
چنانچہ وہی اِس بات میں تمہارے منصف ہوں گے۔
28 لیکن اگر مَیں اللہ کے روح کی معرفت بدروحوں کو
نکال دیتا ہوں تو پھر اللہ کی بادشاہی تمہارے پاس پہنچ
چکی ہے۔
29 کسی زور آور آدمی کے گھر میں گھُس کر اُس کا مال
و اسباب لُوٹنا کس طرح ممکن ہے جب تک کہ اُسے
باندھا نہ جائے؟ پھر ہی اُسے لُوٹا جا سکتا ہے۔
30 جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور
جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔ 31 غرض
مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ انسان کا ہر گناہ اور کفر معاف کیا
جا سکے گا سوائے روح القدس کے خلاف کفر بکنے کے۔
اِسے معاف نہیں کیا جائے گا۔ 32 جو ابنِ آدم کے
خلاف بات کرے اُسے معاف کیا جا سکے گا، لیکن جو
روح القدس کے خلاف بات کرے اُسے نہ اِس جہان
میں اور نہ آنے والے جہان میں معاف کیا جائے گا۔

درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے

33 اچھے پھل کے لئے اچھے درخت کی ضرورت ہوتی
ہے۔ خراب درخت سے خراب پھل ملتا ہے۔ درخت
اُس کے پھل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ 34 اے سانپ
کے بچو! تم جو بُرے ہو کس طرح اچھی باتیں کر سکتے
ہو؟ کیونکہ جس چیز سے دل لبریز ہوتا ہے وہ چھلک کر
زبان پر آ جاتی ہے۔ 35 اچھا شخص اپنے دل کے اچھے
خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے جبکہ بُرا شخص اپنے
بُرے خزانے سے بُری چیزیں۔
36 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن لوگوں
کو بےپروائی سے کی گئی ہر بات کا حساب دینا پڑے گا۔
37 تمہاری اپنی باتوں کی بنا پر تم کو راست یا ناراست
ٹھہرایا جائے گا۔“

الٰہی نشان کا تقاضا

38 پھر شریعت کے کچھ علما اور فریسیوں نے عیسیٰ سے

بات کی، ''اُستاد، ہم آپ کی طرف سے الٰہی نشان دیکھنا
چاہتے ہیں۔''
39 اُس نے جواب دیا، ''صرف شریر اور زناکار نسل
الٰہی نشان کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اُسے کوئی بھی الٰہی
نشان پیش نہیں کیا جائے گا سوائے یونس نبی کے نشان
کے۔ 40 کیونکہ جس طرح یونس تین دن اور تین
رات مچھلی کے پیٹ میں رہا اُسی طرح ابنِ آدم بھی
تین دن اور تین رات زمین کی گود میں پڑا رہے گا۔
41 قیامت کے دن نینوہ کے باشندے اِس نسل کے
ساتھ کھڑے ہو کر اِسے مجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ
یونس کے اعلان پر اُنہوں نے توبہ کی تھی جبکہ یہاں وہ
ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے۔ 42 اُس دن جنوبی ملک
سبا کی ملکہ بھی اِس نسل کے ساتھ کھڑی ہو کر اِسے
مجرم قرار دے گی۔ کیونکہ وہ دُور دراز ملک سے سلیمان
کی حکمت سننے کے لئے آئی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو
سلیمان سے بھی بڑا ہے۔

بدروح کی واپسی

43 جب کوئی بدروح کسی شخص سے نکلتی ہے تو وہ
ویران علاقوں میں سے گزرتی ہوئی آرام کی جگہ تلاش
کرتی ہے۔ لیکن جب اُسے کوئی ایسا مقام نہیں ملتا 44 تو
وہ کہتی ہے، 'مَیں اپنے اُس گھر میں واپس چلی جاؤں
گی جس میں سے نکلی تھی۔' وہ واپس آ کر دیکھتی ہے
کہ گھر خالی ہے اور کسی نے جھاڑو دے کر سب کچھ
سلیقے سے رکھ دیا ہے۔ 45 پھر وہ جا کر سات اَور
بدروحیں ڈھونڈ لاتی ہے جو اُس سے بدتر ہوتی ہیں، اور
وہ سب اُس شخص میں گھس کر رہنے لگتی ہیں۔ چنانچہ
اب اُس آدمی کی حالت پہلے کی نسبت زیادہ بُری ہو جاتی
ہے۔ اِس شریر نسل کا بھی یہی حال ہو گا۔''

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

46 عیسیٰ ابھی ہجوم سے بات کر ہی رہا تھا کہ اُس
کی ماں اور بھائی باہر کھڑے اُس سے بات کرنے کی
کوشش کرنے لگے۔ 47 کسی نے عیسیٰ سے کہا، ''آپ
کی ماں اور بھائی باہر کھڑے ہیں اور آپ سے بات کرنا
چاہتے ہیں۔''
48 عیسیٰ نے پوچھا، ''کون ہے میری ماں اور کون
ہیں میرے بھائی؟'' 49 پھر اپنے ہاتھ سے شاگردوں کی
طرف اشارہ کر کے اُس نے کہا، ''دیکھو، یہ میری ماں
اور میرے بھائی ہیں۔ 50 کیونکہ جو بھی میرے آسمانی باپ
کی مرضی پوری کرتا ہے وہ میرا بھائی، میری بہن اور میری
ماں ہے۔''

بیج بونے والے کی تمثیل

13 اُسی دن عیسیٰ گھر سے نکل کر جھیل کے
کنارے بیٹھ گیا۔ 2 اِتنا بڑا ہجوم اُس کے
گرد جمع ہو گیا کہ آخرکار وہ ایک کشتی میں بیٹھ گیا جبکہ
لوگ کنارے پر کھڑے رہے۔ 3 پھر اُس نے اُنہیں
بہت سی باتیں تمثیلوں میں سنائیں۔
''ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ 4 جب بیج اِدھر
اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے اور پرندوں
نے آ کر اُنہیں چُگ لیا۔ 5 کچھ پتھریلی زمین پر گرے
جہاں مٹی کی کمی تھی۔ وہ جلد اُگ آئے کیونکہ مٹی گہری
نہیں تھی۔ 6 لیکن جب سورج نکلا تو پودے جھُلس گئے
اور چونکہ وہ جڑ نہ پکڑ سکے اِس لئے سوکھ گئے۔ 7 کچھ
خودرَو کانٹےدار پودوں کے درمیان بھی گرے۔ وہاں وہ

اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر
اُنہیں پھلنے پھولنے نہ دیا۔ چنانچہ وہ بھی ختم ہو گئے۔
8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو زرخیز زمین میں گرے اور
بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ سَو گُنا تک زیادہ
پھل لائے۔ 9 جو سن سکتا ہے وہ سن لے!“

تمثیلوں کا مقصد

10 شاگرد اُس کے پاس آ کر پوچھنے لگے، ”آپ لوگوں
سے تمثیلوں میں بات کیوں کرتے ہیں؟“
11 اُس نے جواب دیا، ”تم کو تو آسمان کی بادشاہی
کے بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے، لیکن اُنہیں یہ
لیاقت نہیں دی گئی۔ 12 جس کے پاس کچھ ہے اُسے
اَور دیا جائے گا اور اُس کے پاس کثرت کی چیزیں ہوں
گی۔ لیکن جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی
چھین لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ 13 اِس لئے
مَیں تمثیلوں میں اُن سے بات کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ
دیکھتے ہوئے کچھ نہیں دیکھتے، وہ سنتے ہوئے کچھ نہیں
سنتے اور کچھ نہیں سمجھتے۔ 14 اُن میں یسعیاہ نبی کی یہ
پیش گوئی پوری ہو رہی ہے:

’تم اپنے کانوں سے سنو گے
مگر کچھ نہیں سمجھو گے،
تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے
مگر کچھ نہیں جانو گے۔
15 کیونکہ اِس قوم کا دل بے حس ہو گیا ہے۔
وہ مشکل سے اپنے کانوں سے سنتے ہیں،
اُنہوں نے اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے،
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
اپنے کانوں سے سنیں،
اپنے دل سے سمجھیں،
میری طرف رجوع کریں
اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔‘

16 لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھ
سکتی ہیں اور تمہارے کان مبارک ہیں کیونکہ وہ سن سکتے
ہیں۔ 17 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم دیکھ رہے
ہو بہت سے نبی اور راست باز اِسے دیکھ نہ پائے اگرچہ
وہ اِس کے آرزومند تھے۔ اور جو کچھ تم سن رہے
ہو اِسے وہ سننے نہ پائے، اگرچہ وہ اِس کے خواہش
مند تھے۔

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

18 اب سنو کہ بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب
کیا ہے۔ 19 راستے پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو
بادشاہی کا کلام سنتے تو ہیں، لیکن اُسے سمجھتے نہیں۔ پھر
ابلیس آ کر وہ کلام چھین لیتا ہے جو اُن کے دلوں میں
بویا گیا ہے۔ 20 پتھریلی زمین پر گرے ہوئے دانے وہ
لوگ ہیں جو کلام سنتے ہی اُسے خوشی سے قبول تو کر لیتے
ہیں، 21 لیکن وہ جڑ نہیں پکڑتے اور اِس لئے زیادہ دیر
تک قائم نہیں رہتے۔ جوں ہی وہ کلام پر ایمان لانے
کے باعث کسی مصیبت یا ایذا رسانی سے دوچار ہو جائیں
تو وہ برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 22 خود رَو کانٹےدار پودوں کے
درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے تو
ہیں، لیکن پھر روزمرہ کی پریشانیاں اور دولت کا فریب
کلام کو پھلنے پھولنے نہیں دیتا۔ نتیجے میں وہ پھل لانے
تک نہیں پہنچتا۔ 23 اِس کے مقابلے میں زرخیز زمین
میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام کو سن کر
اُسے سمجھ لیتے اور بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ

سَو گُنا تک پھل لاتے ہیں۔“

خود رَو پودوں کی تمثیل

24 عیسیٰ نے اُنہیں ایک اَور تمثیل سنائی۔ ”آسمان
کی بادشاہی اُس کسان سے مطابقت رکھتی ہے جس نے
اپنے کھیت میں اچھا بیج بو دیا۔ 25 لیکن جب لوگ سو
رہے تھے تو اُس کے دشمن نے آ کر اناج کے پودوں
کے درمیان خود رَو پودوں کا بیج بو دیا۔ پھر وہ چلا گیا۔
26 جب اناج پھوٹ نکلا اور فصل پکنے لگی تو خود رَو
پودے بھی نظر آئے۔ 27 نوکر مالک کے پاس آئے اور
کہنے لگے، ’جناب، کیا آپ نے اپنے کھیت میں اچھا
بیج نہیں بویا تھا؟ تو پھر یہ خود رَو پودے کہاں سے آ
گئے ہیں؟‘
28 اُس نے جواب دیا، ’کسی دشمن نے یہ کر دیا ہے۔‘
نوکروں نے پوچھا، ’کیا ہم جا کر اُنہیں اُکھاڑیں؟‘
29 ’نہیں،‘ اُس نے کہا۔ ’ایسا نہ ہو کہ خود رَو
پودوں کے ساتھ ساتھ تم اناج کے پودے بھی اُکھاڑ
ڈالو۔ 30 اُنہیں فصل کی کٹائی تک مل کر بڑھنے دو۔ اُس
وقت مَیں فصل کی کٹائی کرنے والوں سے کہوں گا کہ
پہلے خود رَو پودوں کو چن لو اور اُنہیں جلانے کے لئے
گٹھوں میں باندھ لو۔ پھر ہی اناج کو جمع کر کے گودام
میں لاؤ‘۔“

رائی کے دانے کی تمثیل

31 عیسیٰ نے اُنہیں ایک اَور تمثیل سنائی۔ ”آسمان کی
بادشاہی رائی کے دانے کی مانند ہے جو کسی نے لے کر
اپنے کھیت میں بو دیا۔ 32 گو یہ بیجوں میں سب سے
چھوٹا دانہ ہے، لیکن بڑھتے بڑھتے یہ سبزیوں میں سب
سے بڑا ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ درخت سا بن جاتا ہے اور
پرندے آ کر اُس کی شاخوں میں گھونسلے بنا لیتے ہیں۔“

خمیر کی تمثیل

33 اُس نے اُنہیں ایک اَور تمثیل بھی سنائی۔ ”آسمان
کی بادشاہی خمیر کی مانند ہے جو کسی عورت نے لے کر
تقریباً 27 کلو گرام آٹے میں ملا دیا۔ گو وہ اُس میں
چھپ گیا تو بھی ہوتے ہوتے پورے گُندھے ہوئے
آٹے کو خمیر بنا دیا۔“

تمثیلوں میں بات کرنے کا سبب

34 عیسیٰ نے یہ تمام باتیں ہجوم کے سامنے تمثیلوں
کی صورت میں کیں۔ تمثیل کے بغیر اُس نے اُن سے
بات ہی نہیں کی۔ 35 یوں نبی کی یہ پیش گوئی پوری
ہوئی کہ ”مَیں تمثیلوں میں بات کروں گا، مَیں دنیا
کی تخلیق سے لے کر آج تک چھپی ہوئی باتیں بیان
کروں گا۔“

خود رَو پودوں کی تمثیل کا مطلب

36 پھر عیسیٰ ہجوم کو رُخصت کر کے گھر کے اندر
چلا گیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے
لگے، ”کھیت میں خود رَو پودوں کی تمثیل کا مطلب
ہمیں سمجھائیں۔“
37 اُس نے جواب دیا، ”اچھا بیج بونے والا ابنِ آدم
ہے۔ 38 کھیت دنیا ہے جبکہ اچھے بیج سے مراد بادشاہی
کے فرزند ہیں۔ خود رَو پودے ابلیس کے فرزند ہیں
39 اور اُنہیں بونے والا دشمن ابلیس ہے۔ فصل کی کٹائی
کا مطلب دنیا کا اختتام ہے جبکہ فصل کی کٹائی کرنے

والے فرشتے ہیں۔ 40 جس طرح تمثیل میں خود رَو
پودے اُکھاڑے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ہیں
اُسی طرح دنیا کے اختتام پر بھی کیا جائے گا۔ 41 ابنِ
آدم اپنے فرشتوں کو بھیج دے گا، اور وہ اُس کی بادشاہی
سے برگشتگی کا ہر سبب اور شریعت کی خلاف ورزی کرنے
والے ہر شخص کو نکالتے جائیں گے۔ 42 وہ اُنہیں بھڑکتی
بھٹی میں پھینک دیں گے جہاں لوگ روتے اور دانت
پیستے رہیں گے۔ 43 پھر راست باز اپنے باپ کی بادشاہی
میں سورج کی طرح چمکیں گے۔ جو سن سکتا ہے وہ
سن لے!

چھپے ہوئے خزانے کی تمثیل

44 آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانے کی مانند
ہے۔ جب کسی آدمی کو اُس کے بارے میں معلوم ہوا
تو اُس نے اُسے دوبارہ چھپا دیا۔ پھر وہ خوشی کے مارے
چلا گیا، اپنی تمام ملکیت فروخت کر دی اور اُس کھیت کو
خرید لیا۔

موتی کی تمثیل

45 نیز، آسمان کی بادشاہی ایسے سوداگر کی مانند ہے
جو اچھے موتیوں کی تلاش میں تھا۔ 46 جب اُسے ایک
نہایت قیمتی موتی کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ چلا گیا،
اپنی تمام ملکیت فروخت کر دی اور اُس موتی کو خرید لیا۔

جال کی تمثیل

47 آسمان کی بادشاہی جال کی مانند بھی ہے۔ اُسے
جھیل میں ڈالا گیا تو ہر قسم کی مچھلیاں پکڑی گئیں۔
48 جب وہ بھر گیا تو مچھیروں نے اُسے کنارے پر کھینچ
لیا۔ پھر اُنہوں نے بیٹھ کر قابلِ استعمال مچھلیاں چن کر
ٹوکریوں میں ڈال دیں اور ناقابلِ استعمال مچھلیاں پھینک
دیں۔ 49 دنیا کے اختتام پر ایسا ہی ہو گا۔ فرشتے آئیں
گے اور بُرے لوگوں کو راست بازوں سے الگ کر کے
50 اُنہیں بھڑکتی بھٹی میں پھینک دیں گے جہاں لوگ
روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔"

نئی اور پرانی سچائیاں

51 عیسیٰ نے پوچھا، "کیا تم کو اِن تمام باتوں کی سمجھ
آ گئی ہے؟"

"جی،" شاگردوں نے جواب دیا۔

52 اُس نے اُن سے کہا، "اِس لئے شریعت کا ہر عالِم
جو آسمان کی بادشاہی میں شاگرد بن گیا ہے ایسے مالکِ
مکان کی مانند ہے جو اپنے خزانے سے نئے اور پرانے
جواہر نکالتا ہے۔"

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

53 یہ تمثیلیں سنانے کے بعد عیسیٰ وہاں سے چلا
گیا۔ 54 اپنے وطنی شہر ناصرت پہنچ کر وہ عبادت خانے
میں لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اُس کی باتیں سن کر وہ
حیرت زدہ ہوئے۔ اُنہوں نے پوچھا، "اُسے یہ حکمت
اور معجزے کرنے کی یہ قدرت کہاں سے حاصل ہوئی
ہے؟ 55 کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں ہے؟ کیا اُس کی ماں
کا نام مریم نہیں ہے، اور کیا اُس کے بھائی یعقوب،
یوسف، شمعون اور یہوداہ نہیں ہیں؟ 56 کیا اُس کی بہنیں
ہمارے ساتھ نہیں رہتیں؟ تو پھر اُسے یہ سب کچھ کہاں
سے مل گیا؟" 57 یوں وہ اُس سے ٹھوکر کھا کر اُسے
قبول کرنے سے قاصر رہے۔

عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”نبی کی عزت ہر جگہ کی جاتی
ہے سوائے اُس کے وطنی شہر اور اُس کے اپنے خاندان
کے۔“ 58 اور اُن کے ایمان کی کمی کے باعث اُس نے
وہاں زیادہ معجزے نہ کئے۔

یحییٰ کا قتل

14 اُس وقت گلیل کے حکمران ہیرودیس
انتپاس کو عیسیٰ کے بارے میں اطلاع
ملی۔ 2 اِس پر اُس نے اپنے درباریوں سے کہا، ”یہ یحییٰ
بپتسمہ دینے والا ہے جو مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، اِس
لئے اُس کی معجزانہ طاقتیں اِس میں نظر آتی ہیں۔“
3 وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے یحییٰ کو گرفتار کر کے
جیل میں ڈالا تھا۔ یہ ہیرودیاس کی خاطر ہوا تھا جو پہلے
ہیرودیس کے بھائی فلپّس کی بیوی تھی۔ 4 یحییٰ نے
ہیرودیس کو بتایا تھا، ”ہیرودیاس سے تیری شادی ناجائز
ہے۔“ 5 ہیرودیس یحییٰ کو قتل کرنا چاہتا تھا، لیکن عوام
سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اُسے نبی سمجھتے تھے۔
6 ہیرودیس کی سال گرہ کے موقع پر ہیرودیاس کی
بیٹی اُن کے سامنے ناچی۔ ہیرودیس کو اُس کا ناچنا اِتنا
پسند آیا 7 کہ اُس نے قسم کھا کر اُس سے وعدہ کیا،
”جو بھی تُو مانگے گی مَیں تجھے دوں گا۔“
8 اپنی ماں کے سکھانے پر بیٹی نے کہا، ”مجھے یحییٰ
بپتسمہ دینے والے کا سر ٹرے میں منگوا دیں۔“
9 یہ سن کر بادشاہ کو دُکھ ہوا۔ لیکن اپنی قسموں اور
مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے اُس نے اُسے دینے
کا حکم دے دیا۔ 10 چنانچہ یحییٰ کا سر قلم کر دیا گیا۔
11 پھر ٹرے میں رکھ کر اندر لایا گیا اور لڑکی کو دے دیا
گیا۔ لڑکی اُسے اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ 12 بعد میں
یحییٰ کے شاگرد آئے اور اُس کی لاش لے کر اُسے دفنایا۔
پھر وہ عیسیٰ کے پاس گئے اور اُسے اطلاع دی۔

عیسیٰ 5000 مردوں کو کھانا کھلاتا ہے

13 یہ خبر سن کر عیسیٰ لوگوں سے الگ ہو کر کشتی پر
سوار ہوا اور کسی ویران جگہ چلا گیا۔ لیکن ہجوم کو اُس
کی خبر ملی۔ لوگ پیدل چل کر شہروں سے نکل آئے اور
اُس کے پیچھے لگ گئے۔ 14 جب عیسیٰ نے کشتی پر سے
اُتر کر بڑے ہجوم کو دیکھا تو اُسے لوگوں پر بڑا ترس آیا۔
وہیں اُس نے اُن کے مریضوں کو شفا دی۔
15 جب دن ڈھلنے لگا تو اُس کے شاگرد اُس کے
پاس آئے اور کہا، ”یہ جگہ ویران ہے اور دن ڈھلنے لگا
ہے۔ اِن کو رُخصت کر دیں تاکہ یہ اردگرد کے دیہاتوں
میں جا کر کھانے کے لئے کچھ خرید لیں۔“
16 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِنہیں جانے کی ضرورت
نہیں، تم خود اِنہیں کھانے کو دو۔“
17 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہمارے پاس صرف پانچ
روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔“
18 اُس نے کہا، ”اُنہیں یہاں میرے پاس لے
آؤ۔“ 19 اور لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ عیسیٰ
نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان
کی طرف دیکھا اور شکر گزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے
روٹیوں کو توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا، اور شاگردوں نے
یہ روٹیاں لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ 20 سب نے جی بھر
کر کھایا۔ جب شاگردوں نے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے
تو بارہ ٹوکرے بھر گئے۔ 21 خواتین اور بچوں کے علاوہ
کھانے والے تقریباً 5,000 مرد تھے۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

22 اِس کے عین بعد عیسیٰ نے شاگردوں کو مجبور
کیا کہ وہ کشتی پر سوار ہو کر آگے نکلیں اور جھیل کے
پار چلے جائیں۔ اِتنے میں وہ ہجوم کو رُخصت کرنا چاہتا
تھا۔ 23 اُنہیں خیرباد کہنے کے بعد وہ دعا کرنے کے
لئے اکیلا پہاڑ پر چڑھ گیا۔ شام کے وقت وہ وہاں اکیلا تھا
24 جبکہ کشتی کنارے سے کافی دُور ہو گئی تھی۔ لہریں کشتی
کو بہت تنگ کر رہی تھیں کیونکہ ہَوا اُس کے خلاف چل
رہی تھی۔

25 تقریباً تین بجے رات کے وقت عیسیٰ پانی پر چلتے
ہوئے اُن کے پاس آیا۔ 26 جب شاگردوں نے اُسے
جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دہشت
کھائی۔ ”یہ کوئی بھوت ہے،“ اُنہوں نے کہا اور ڈر
کے مارے چیخیں مارنے لگے۔

27 لیکن عیسیٰ فوراً اُن سے مخاطب ہو کر بولا،
”حوصلہ رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔“

28 اِس پر پطرس بول اُٹھا، ”خداوند، اگر آپ ہی ہیں
تو مجھے پانی پر اپنے پاس آنے کا حکم دیں۔“

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”آ۔“ پطرس کشتی پر سے اُتر
کر پانی پر چلتے چلتے عیسیٰ کی طرف بڑھنے لگا۔ 30 لیکن
جب اُس نے تیز ہَوا پر غور کیا تو وہ گھبرا گیا اور ڈوبنے
لگا۔ وہ چلّا اُٹھا، ”خداوند، مجھے بچائیں!“

31 عیسیٰ نے فوراً اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لیا۔
اُس نے کہا، ”اے کم اعتقاد! تُو شک میں کیوں پڑ
گیا تھا؟“

32 دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ہَوا تھم گئی۔ 33 پھر
کشتی میں موجود شاگردوں نے اُسے سجدہ کر کے کہا،
”یقیناً آپ اللہ کے فرزند ہیں!“

گنیسرت میں مریضوں کی شفا

34 جھیل کو پار کر کے وہ گنیسرت شہر کے پاس پہنچ
گئے۔ 35 جب اُس جگہ کے لوگوں نے عیسیٰ کو پہچان لیا
تو اُنہوں نے اردگرد کے پورے علاقے میں اِس کی خبر
پھیلائی۔ اُنہوں نے اپنے تمام مریضوں کو اُس کے پاس
لا کر 36 اُس سے منت کی کہ وہ اُنہیں صرف اپنے لباس
کے دامن کو چھونے دے۔ اور جس نے بھی اُسے چھوا
اُسے شفا ملی۔

باپ دادا کی تعلیم

15 پھر کچھ فریسی اور شریعت کے عالمِ یروشلم
سے آ کر عیسیٰ سے پوچھنے لگے، 2 ”آپ
کے شاگرد باپ دادا کی روایت کیوں توڑتے ہیں؟ کیونکہ
وہ ہاتھ دھوئے بغیر روٹی کھاتے ہیں۔“

3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اور تم اپنی روایات کی خاطر
اللہ کا حکم کیوں توڑتے ہو؟ 4 کیونکہ اللہ نے فرمایا، ’اپنے
باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا‘ اور ’جو اپنے باپ یا
ماں پر لعنت کرے اُسے سزائے موت دی جائے۔‘
5 لیکن جب کوئی اپنے والدین سے کہے، ’مَیں آپ کی
مدد نہیں کر سکتا، کیونکہ مَیں نے مَنت مانی ہے کہ جو
کچھ مجھے آپ کو دینا تھا وہ اللہ کے لئے وقف ہے‘ تو تم
اِسے جائز قرار دیتے ہو۔ 6 یوں تم کہتے ہو کہ اُسے اپنے
ماں باپ کی عزت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اِسی
طرح تم اللہ کے کلام کو اپنی روایت کی خاطر منسوخ کر
لیتے ہو۔ 7 ریاکارو! یسعیاہ نبی نے تمہارے بارے میں
کیا خوب نبوّت کی ہے،

8 ’یہ قوم اپنے ہونٹوں سے تو میرا احترام کرتی ہے
لیکن اُس کا دل مجھ سے دُور ہے۔

9 وہ میری پرستش کرتے تو ہیں، لیکن بے فائدہ۔
کیونکہ وہ صرف انسان ہی کے احکام
سکھاتے ہیں‘۔“

انسان کو کیا کچھ ناپاک کر دیتا ہے؟

10 پھر عیسیٰ نے ہجوم کو اپنے پاس بُلا کر کہا، ”سب
میری بات سنو اور اِسے سمجھنے کی کوشش کرو۔ 11 کوئی
ایسی چیز ہے نہیں جو انسان کے منہ میں داخل ہو کر
اُسے ناپاک کر سکے، بلکہ جو کچھ انسان کے منہ سے نکلتا
ہے وہی اُسے ناپاک کر دیتا ہے۔“
12 اِس پر شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر پوچھا،
”کیا آپ کو معلوم ہے کہ فریسی یہ بات سن کر ناراض
ہوئے ہیں؟“
13 اُس نے جواب دیا، ”جو بھی پودا میرے آسمانی
باپ نے نہیں لگایا اُسے جڑ سے اُکھاڑا جائے گا۔
14 اُنہیں چھوڑ دو، وہ اندھے راہ دکھانے والے ہیں۔ اگر
ایک اندھا دوسرے اندھے کی راہنمائی کرے تو دونوں
گڑھے میں گر جائیں گے۔“
15 پطرس بول اُٹھا، ”اِس تمثیل کا مطلب ہمیں
بتائیں۔“
16 عیسیٰ نے کہا، ”کیا تم ابھی تک اِتنے ناسمجھ ہو؟
17 کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ جو کچھ انسان کے منہ میں
داخل ہو جاتا ہے وہ اُس کے معدے میں جاتا ہے اور
وہاں سے نکل کر جائے ضرورت میں؟ 18 لیکن جو کچھ
انسان کے منہ سے نکلتا ہے وہ دل سے آتا ہے۔ وہی
انسان کو ناپاک کرتا ہے۔ 19 دل ہی سے بُرے خیالات،
قتل و غارت، زناکاری، حرام کاری، چوری، جھوٹی گواہی
اور بہتان نکلتے ہیں۔ 20 یہی کچھ انسان کو ناپاک کر دیتا
ہے، لیکن ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھانے سے وہ ناپاک
نہیں ہوتا۔“

غیریہودی عورت کا ایمان

21 پھر عیسیٰ گلیل سے روانہ ہو کر شمال میں صور
اور صیدا کے علاقے میں آیا۔ 22 اِس علاقے کی ایک
کنعانی خاتون اُس کے پاس آ کر چلّانے لگی، ”خداوند،
ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں۔ ایک بدروح میری بیٹی کو
بہت ستاتی ہے۔“
23 لیکن عیسیٰ نے جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔
اِس پر اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر اُس سے گزارش
کرنے لگے، ”اُسے فارغ کر دیں، کیونکہ وہ ہمارے پیچھے
پیچھے چیختی چلّاتی ہے۔“
24 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مجھے صرف اسرائیل کی
کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔“
25 عورت اُس کے پاس آ کر منہ کے بل جھک گئی
اور کہا، ”خداوند، میری مدد کریں!“
26 اُس نے اُسے بتایا، ”یہ مناسب نہیں کہ بچوں
سے کھانا لے کر کُتوں کے سامنے پھینک دیا جائے۔“
27 اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، لیکن کُتے بھی
وہ ٹکڑے کھاتے ہیں جو اُن کے مالک کی میز پر سے
فرش پر گر جاتے ہیں۔“
28 عیسیٰ نے کہا، ”اے عورت، تیرا ایمان بڑا
ہے۔ تیری درخواست پوری ہو جائے۔“ اُسی لمحے عورت
کی بیٹی کو شفا مل گئی۔

عیسیٰ بہت سے مریضوں کو شفا دیتا ہے

29 پھر عیسیٰ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کی جھیل

کے کنارے پہنچ گیا۔ وہاں وہ پہاڑ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔
30 لوگوں کی بڑی تعداد اُس کے پاس آئی۔ وہ اپنے
لنگڑے، اندھے، مفلوج، گونگے اور کئی اَور قسم کے
مریض بھی ساتھ لے آئے۔ اُنہوں نے اُنہیں عیسیٰ کے
سامنے رکھا تو اُس نے اُنہیں شفا دی۔ 31 ہجوم حیرت
زدہ ہو گیا۔ کیونکہ گونگے بول رہے تھے، اپاہجوں کے
اعضا بحال ہو گئے، لنگڑے چلنے اور اندھے دیکھنے لگے
تھے۔ یہ دیکھ کر بھیڑ نے اسرائیل کے خدا کی تمجید کی۔

عیسیٰ 4000 مردوں کو کھانا کھلاتا ہے

32 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو بُلا کر اُن سے کہا،
”مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے۔ اِنہیں میرے ساتھ
ٹھہرے تین دن ہو چکے ہیں اور اِن کے پاس کھانے
کی کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن مَیں اِنہیں اِس بھوکی حالت
میں رُخصت نہیں کرنا چاہتا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ راستے میں
تھک کر چُور ہو جائیں۔“
33 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”اِس ویران
علاقے میں کہاں سے اِتنا کھانا مل سکے گا کہ یہ لوگ کھا
کر سیر ہو جائیں؟“
34 عیسیٰ نے پوچھا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں
ہیں؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”سات، اور چند ایک چھوٹی
مچھلیاں۔“
35 عیسیٰ نے ہجوم کو زمین پر بیٹھنے کو کہا۔ 36 پھر
سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لے کر اُس نے شکرگزاری
کی دعا کی اور اُنہیں توڑ توڑ کر اپنے شاگردوں کو تقسیم
کرنے کے لئے دے دیا۔ 37 سب نے جی بھر کر
کھایا۔ بعد میں جب کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع
کئے گئے تو سات بڑے ٹوکرے بھر گئے۔ 38 خواتین
اور بچوں کے علاوہ کھانے والے 4,000 مرد تھے۔
39 پھر عیسیٰ لوگوں کو رُخصت کر کے کشتی پر سوار ہوا
اور مگدن کے علاقے میں چلا گیا۔

فریسی الٰہی نشان کا تقاضا کرتے ہیں

16 ایک دن فریسی اور صدوقی عیسیٰ کے پاس
آئے۔ اُسے پرکھنے کے لئے اُنہوں نے
مطالبہ کیا کہ وہ اُنہیں آسمان کی طرف سے کوئی الٰہی
نشان دکھائے تاکہ اُس کا اختیار ثابت ہو جائے۔ 2 لیکن
اُس نے جواب دیا، ”شام کو تم کہتے ہو، ’کل موسم
صاف ہو گا کیونکہ آسمان سرخ نظر آتا ہے۔‘ 3 اور
صبح کے وقت کہتے ہو، ’آج طوفان ہو گا کیونکہ آسمان
سرخ ہے اور بادل چھائے ہوئے ہیں۔‘ غرض تم آسمان
کی حالت پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکال لیتے ہو، لیکن
زمانوں کی علامتوں پر غور کر کے صحیح نتیجے تک پہنچنا
تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ 4 صرف شریر اور
زناکار نسل الٰہی نشان کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اُسے
کوئی بھی الٰہی نشان پیش نہیں کیا جائے گا سوائے یونس نبی
کے نشان کے۔“
یہ کہہ کر عیسیٰ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

فریسیوں اور صدوقیوں کا خمیر

5 جھیل کو پار کرتے وقت شاگرد اپنے ساتھ کھانا لانا
بھول گئے تھے۔ 6 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”خبردار،
فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔“
7 شاگرد آپس میں بحث کرنے لگے، ”وہ اِس لئے
کہہ رہے ہوں گے کہ ہم کھانا ساتھ نہیں لائے۔“

8 عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔
اُس نے کہا، ”تم آپس میں کیوں بحث کر رہے ہو
کہ ہمارے پاس روٹی نہیں ہے؟ 9 کیا تم ابھی تک
نہیں سمجھتے؟ کیا تمہیں یاد نہیں کہ مَیں نے پانچ روٹیاں
لے کر 5,000 آدمیوں کو کھانا کھلا دیا اور کہ تم
نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟
10 یا کیا تم بھول گئے ہو کہ مَیں نے سات روٹیاں
لے کر 4,000 آدمیوں کو کھانا کھلایا اور کہ تم نے بچے
ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟ 11 تم کیوں
نہیں سمجھتے کہ مَیں تم سے کھانے کی بات نہیں کر رہا؟
سنو میری بات! فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے
ہوشیار رہو!“
12 پھر اُنہیں سمجھ آئی کہ عیسیٰ اُنہیں روٹی کے خمیر
سے آگاہ نہیں کر رہا تھا بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی
تعلیم سے۔

پطرس کا اقرار

13 جب عیسیٰ قیصریہ فلپی کے علاقے میں پہنچا تو
اُس نے شاگردوں سے پوچھا، ”ابنِ آدم لوگوں کے
نزدیک کون ہے؟“
14 اُنہوں نے جواب دیا، ”کچھ کہتے ہیں یحییٰ
بپتسمہ دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ
یہ بھی کہتے ہیں کہ یرمیاہ یا نبیوں میں سے ایک۔“
15 اُس نے پوچھا، ”لیکن تمہارے نزدیک مَیں کون
ہوں؟“
16 پطرس نے جواب دیا، ”آپ زندہ خدا کے فرزند
مسیح ہیں۔“
17 عیسیٰ نے کہا، ”شمعون بن یونس، تُو مبارک
ہے، کیونکہ کسی انسان نے تجھ پر یہ ظاہر نہیں کیا بلکہ
میرے آسمانی باپ نے۔ 18 مَیں تجھے یہ بھی بتاتا ہوں
کہ تُو پطرس یعنی پتھر ہے، اور اِسی پتھر پر مَیں اپنی
جماعت کو تعمیر کروں گا، ایسی جماعت جس پر پاتال
کے دروازے بھی غالب نہیں آئیں گے۔ 19 مَیں تجھے
آسمان کی بادشاہی کی کُنجیاں دے دوں گا۔ جو کچھ تُو
زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بھی بندھے گا۔ اور جو کچھ
تُو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر بھی کھلے گا۔“
20 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا، ”کسی
کو بھی نہ بتاؤ کہ مَیں مسیح ہوں۔“

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

21 اُس وقت سے عیسیٰ اپنے شاگردوں پر واضح کرنے
لگا، ”لازم ہے کہ مَیں یروشلم جا کر قوم کے بزرگوں،
راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے ہاتھوں بہت دُکھ
اُٹھاؤں۔ مجھے قتل کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن مَیں جی
اُٹھوں گا۔“
22 اِس پر پطرس اُسے ایک طرف لے جا کر سمجھانے
لگا۔ ”اے خداوند، اللہ نہ کرے کہ یہ کبھی بھی آپ کے
ساتھ ہو۔“
23 عیسیٰ نے مُڑ کر پطرس سے کہا، ”شیطان، میرے
سامنے سے ہٹ جا! تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے،
کیونکہ تُو اللہ کی سوچ نہیں رکھتا بلکہ انسان کی۔“
24 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”جو میرے
پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب
اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ 25 کیونکہ جو اپنی جان کو
بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری
خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے پا لے گا۔ 26 کیا فائدہ

ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے، لیکن وہ اپنی
جان سے محروم ہو جائے؟ انسان اپنی جان کے بدلے کیا
دے سکتا ہے؟ 27 کیونکہ ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال
میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا، اور اُس وقت وہ ہر
ایک کو اُس کے کام کا بدلہ دے گا۔ 28 مَیں تمہیں سچ
بتاتا ہوں، یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے
سے پہلے ہی ابنِ آدم کو اُس کی بادشاہی میں آتے ہوئے
دیکھیں گے۔"

پہاڑ پر عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

17 چھ دن کے بعد عیسیٰ صرف پطرس،
یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر
اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 2 وہاں اُس کی شکل و صورت
اُن کے سامنے بدل گئی۔ اُس کا چہرہ سورج کی طرح
چمکنے لگا، اور اُس کے کپڑے نور کی مانند سفید ہو گئے۔
3 اچانک الیاس اور موسیٰ ظاہر ہوئے اور عیسیٰ سے باتیں
کرنے لگے۔ 4 پطرس بول اُٹھا، "خداوند، کتنی اچھی
بات ہے کہ ہم یہاں ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو مَیں تین
جھونپڑیاں بناؤں گا، ایک آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے
لئے اور ایک الیاس کے لئے۔"
5 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ایک چمک دار بادل آ
کر اُن پر چھا گیا اور بادل میں سے ایک آواز سنائی دی،
"یہ میرا پیارا فرزند ہے، جس سے مَیں خوش ہوں۔ اِس
کی سنو۔"
6 یہ سن کر شاگرد دہشت کھا کر اوندھے منہ گر
گئے۔ 7 لیکن عیسیٰ نے آ کر اُنہیں چھوا۔ اُس نے کہا،
"اُٹھو، مت ڈرو۔" 8 جب اُنہوں نے نظر اُٹھائی تو عیسیٰ
کے سوا کسی کو نہ دیکھا۔
9 وہ پہاڑ سے اُترنے لگے تو عیسیٰ نے اُنہیں حکم
دیا، "جو کچھ تم نے دیکھا ہے اُسے اُس وقت تک کسی
کو نہ بتانا جب تک کہ ابنِ آدم مُردوں میں سے جی
نہ اُٹھے۔"
10 شاگردوں نے اُس سے پوچھا، "شریعت کے علما
کیوں کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد سے پہلے الیاس کا آنا
ضروری ہے؟"
11 عیسیٰ نے جواب دیا، "الیاس تو ضرور سب کچھ
بحال کرنے کے لئے آئے گا۔ 12 لیکن مَیں تم کو
بتاتا ہوں کہ الیاس تو آ چکا ہے اور اُنہوں نے اُسے
نہیں پہچانا بلکہ اُس کے ساتھ جو چاہا کیا۔ اِسی طرح
ابنِ آدم بھی اُن کے ہاتھوں دُکھ اُٹھائے گا۔"
13 پھر شاگردوں کو سمجھ آئی کہ وہ اُن کے ساتھ یحییٰ
بپتسمہ دینے والے کی بات کر رہا تھا۔

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

14 جب وہ نیچے ہجوم کے پاس پہنچے تو ایک آدمی نے
عیسیٰ کے سامنے آ کر گھٹنے ٹیکے 15 اور کہا، "خداوند،
میرے بیٹے پر رحم کریں، اُسے مرگی کے دورے پڑتے
ہیں اور اُسے شدید تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ کئی بار
وہ آگ یا پانی میں گر جاتا ہے۔ 16 مَیں اُسے آپ
کے شاگردوں کے پاس لایا تھا، لیکن وہ اُسے شفا نہ
دے سکے۔"
17 عیسیٰ نے جواب دیا، "ایمان سے خالی اور ٹیڑھی
نسل! مَیں کب تک تمہارے ساتھ رہوں، کب
تک تمہیں برداشت کروں؟ لڑکے کو میرے پاس لے
آؤ۔" 18 عیسیٰ نے بدروح کو ڈانٹا، تو وہ لڑکے میں سے
نکل گئی۔ اُسی لمحے اُسے شفا مل گئی۔

19 بعد میں شاگردوں نے علیٰحدگی میں عیسیٰ کے پاس
آ کر پوچھا، ”ہم بدروح کو کیوں نہ نکال سکے؟“
20 اُس نے جواب دیا، ”اپنے ایمان کی کمی کے سبب
سے۔ مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، اگر تمہارا ایمان رائی کے
دانے کے برابر بھی ہو تو پھر تم اِس پہاڑ کو کہہ سکو گے،
’اِدھر سے اُدھر کھسک جا،‘ تو وہ کھسک جائے گا۔ اور
تمہارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہو گا۔ 21 [لیکن اِس
قسم کی بدروح دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکلتی۔]“

عیسیٰ دوسری بار اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

22 جب وہ گلیل میں جمع ہوئے تو عیسیٰ نے اُنہیں
بتایا، ”ابنِ آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔
23 وہ اُسے قتل کریں گے، لیکن تین دن کے بعد وہ جی
اُٹھے گا۔“
یہ سن کر شاگرد نہایت غم گین ہوئے۔

بیت المقدس کا ٹیکس

24 وہ کفرنحوم پہنچے تو بیت المقدس کا ٹیکس جمع کرنے
والے پطرس کے پاس آ کر پوچھنے لگے، ”کیا آپ کا اُستاد
بیت المقدس کا ٹیکس ادا نہیں کرتا؟“
25 ”جی، وہ کرتا ہے،“ پطرس نے جواب دیا۔ وہ
گھر میں آیا تو عیسیٰ پہلے ہی بولنے لگا، ”کیا خیال ہے
شمعون، دنیا کے بادشاہ کن سے ڈیوٹی اور ٹیکس لیتے
ہیں، اپنے فرزندوں سے یا اجنبیوں سے؟“
26 پطرس نے جواب دیا، ”اجنبیوں سے۔“
عیسیٰ بولا ”تو پھر اُن کے فرزند ٹیکس دینے سے بَری
ہوئے۔ 27 لیکن ہم اُنہیں ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ اِس
لئے جھیل پر جا کر اُس میں ڈوری ڈال دینا۔ جو مچھلی تُو
پہلے پکڑے گا اُس کا منہ کھولنا تو اُس میں سے چاندی کا
سِکہ نکلے گا۔ اُسے لے کر اُنہیں میرے اور اپنے لئے ادا
کر دے۔“

کون سب سے بڑا ہے؟

18 اُس وقت شاگرد عیسیٰ کے پاس آ کر
پوچھنے لگے، ”آسمان کی بادشاہی میں کون
سب سے بڑا ہے؟“
2 جواب میں عیسیٰ نے ایک چھوٹے بچے کو بُلا کر
اُن کے درمیان کھڑا کیا 3 اور کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں اگر تم بدل کر چھوٹے بچوں کی مانند نہ بنو تو تم کبھی
آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو گے۔ 4 اِس لئے
جو بھی اپنے آپ کو اِس بچے کی طرح چھوٹا بنائے گا وہ
آسمان میں سب سے بڑا ہو گا۔ 5 اور جو بھی میرے نام
میں اِس جیسے چھوٹے بچے کو قبول کرے وہ مجھے قبول
کرتا ہے۔

آزمائشیں

6 لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے کسی کو گناہ
کرنے پر اُکسائے اُس کے لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے
میں بڑی چکّی کا پاٹ باندھ کر اُسے سمندر کی گہرائیوں
میں ڈبو دیا جائے۔ 7 دنیا پر اُن چیزوں کی وجہ سے
افسوس جو گناہ کرنے پر اُکساتی ہیں۔ لازم ہے کہ ایسی
آزمائشیں آئیں، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کی معرفت
وہ آئیں۔
8 اگر تیرا ہاتھ یا پاؤں تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو
اُسے کاٹ کر پھینک دینا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے دو
ہاتھوں یا دو پاؤں سمیت جہنم کی ابدی آگ میں پھینکا

جائے، بہتر یہ ہے کہ ایک ہاتھ یا پاؤں سے محروم ہو کر
ابدی زندگی میں داخل ہو۔ 9 اور اگر تیری آنکھ تجھے گناہ
کرنے پر اُکسائے تو اُسے نکال کر پھینک دینا۔ اِس سے
پہلے کہ تجھے دو آنکھوں سمیت جہنم کی آگ میں پھینکا
جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آنکھ سے محروم ہو کر ابدی
زندگی میں داخل ہو۔

کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل

10 خبردار ! تم اِن چھوٹوں میں سے کسی کو بھی حقیر
نہ جاننا۔ کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ آسمان پر اِن کے
فرشتے ہر وقت میرے باپ کے چہرے کو دیکھتے رہتے
ہیں۔ 11 [کیونکہ ابنِ آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور
نجات دینے آیا ہے۔]
12 تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کسی آدمی کی 100
بھیڑیں ہوں اور ایک بھٹک کر گم ہو جائے تو وہ کیا
کرے گا؟ کیا وہ باقی 99 بھیڑیں پہاڑی علاقے میں
چھوڑ کر بھٹکی ہوئی بھیڑ کو ڈھونڈنے نہیں جائے گا؟
13 اور مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ بھٹکی ہوئی بھیڑ کے
ملنے پر وہ اُس کے بارے میں اُن باقی 99 بھیڑوں
کی نسبت کہیں زیادہ خوشی منائے گا جو بھٹکی نہیں۔
14 بالکل اِسی طرح آسمان پر تمہارا باپ نہیں چاہتا کہ اِن
چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو جائے۔

گناہ میں پڑے بھائی سے سلوک

15 اگر تیرے بھائی نے تیرا گناہ کیا ہو تو اکیلے اُس
کے پاس جا کر اُس پر اُس کا گناہ ظاہر کر۔ اگر وہ تیری
بات مانے تو تُو نے اپنے بھائی کو جیت لیا۔ 16 لیکن
اگر وہ نہ مانے تو ایک یا دو اَور لوگوں کو اپنے ساتھ لے
جا تاکہ تمہاری ہر بات کی دو یا تین گواہوں سے تصدیق
ہو جائے۔ 17 اگر وہ اُن کی بات بھی نہ مانے تو جماعت
کو بتا دینا۔ اور اگر وہ جماعت کی بھی نہ مانے تو اُس کے
ساتھ غیرایمان دار یا ٹیکس لینے والے کا سا سلوک کر۔

باندھنے اور کھولنے کا اختیار

18 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ بھی تم زمین پر
باندھو گے آسمان پر بھی بندھے گا، اور جو کچھ زمین پر کھولو
گے آسمان پر بھی کھلے گا۔
19 مَیں تم کو یہ بھی بتاتا ہوں کہ اگر تم میں سے
دو شخص کسی بات کو مانگنے پر متفق ہو جائیں تو میرا آسمانی
باپ تم کو بخشے گا۔ 20 کیونکہ جہاں بھی دو یا تین افراد
میرے نام میں جمع ہو جائیں وہاں مَیں اُن کے درمیان
ہوں گا۔“

معاف نہ کرنے والے نوکر کی تمثیل

21 پھر پطرس نے عیسیٰ کے پاس آ کر پوچھا،
”خداوند، جب میرا بھائی میرا گناہ کرے تو مَیں کتنی بار
اُسے معاف کروں؟ سات بار تک؟“
22 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے بتاتا ہوں، سات
بار نہیں بلکہ 77 بار۔ 23 اِس لئے آسمان کی بادشاہی
ایک بادشاہ کی مانند ہے جو اپنے نوکروں کے قرضوں کا
حساب کتاب کرنا چاہتا تھا۔ 24 حساب کتاب شروع
کرتے وقت ایک آدمی اُس کے سامنے پیش کیا گیا جو
اربوں کے حساب سے اُس کا قرض دار تھا۔ 25 وہ یہ رقم
ادا نہ کر سکا، اِس لئے اُس کے مالک نے یہ قرض وصول
کرنے کے لئے حکم دیا کہ اُسے بال بچوں اور تمام
ملکیت سمیت فروخت کر دیا جائے۔ 26 یہ سن کر نوکر

منہ کے بل گرا اور منت کرنے لگا، 'مجھے مہلت دیں،
مَیں پوری رقم ادا کر دوں گا۔' 27 بادشاہ کو اُس پر ترس آیا۔
اُس نے اُس کا قرض معاف کر کے اُسے جانے دیا۔
28 لیکن جب یہی نوکر باہر نکلا تو ایک ہم خدمت ملا
جو اُس کا چند ہزار روپوں کا قرض دار تھا۔ اُسے پکڑ کر
وہ اُس کا گلا دبا کر کہنے لگا، 'اپنا قرض ادا کر!' 29 دوسرا
نوکر گر کر منت کرنے لگا، 'مجھے مہلت دیں، مَیں آپ
کو ساری رقم ادا کر دوں گا۔' 30 لیکن وہ اِس کے لئے
تیار نہ ہوا، بلکہ جا کر اُسے اُس وقت تک جیل میں ڈلوایا
جب تک وہ پوری رقم ادا نہ کر دے۔ 31 جب باقی
نوکروں نے یہ دیکھا تو اُنہیں شدید دُکھ ہوا اور اُنہوں نے
اپنے مالک کے پاس جا کر سب کچھ بتا دیا جو ہوا تھا۔
32 اِس پر مالک نے اُس نوکر کو اپنے پاس بُلا لیا اور کہا،
'شریر نوکر! جب تُو نے میری منت کی تو مَیں نے تیرا
پورا قرض معاف کر دیا۔ 33 کیا لازم نہ تھا کہ تُو بھی اپنے
ساتھی نوکر پر اُتنا رحم کرتا جتنا مَیں نے تجھ پر کیا تھا؟'
34 غصے میں مالک نے اُسے جیل کے افسروں کے حوالے
کر دیا تاکہ اُس پر اُس وقت تک تشدد کیا جائے جب
تک وہ قرض کی پوری رقم ادا نہ کر دے۔
35 میرا آسمانی باپ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ بھی
ایسا ہی کرے گا اگر تم نے اپنے بھائی کو پورے دل سے
معاف نہ کیا۔"

طلاق کے بارے میں تعلیم

19 یہ کہنے کے بعد عیسیٰ گلیل کو چھوڑ کر
یہودیہ میں دریائے یردن کے پار چلا گیا۔
2 بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا اور اُس نے اُنہیں وہاں
شفا دی۔
3 کچھ فریسی آئے اور اُسے پھنسانے کی غرض سے
سوال کیا، "کیا جائز ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کسی بھی وجہ
سے طلاق دے؟"
4 عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا تم نے کلامِ مقدّس میں
نہیں پڑھا کہ ابتدا میں خالق نے اُنہیں مرد اور عورت
بنایا؟ 5 اور اُس نے فرمایا، 'اِس لئے مرد اپنے ماں باپ
کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ وہ
دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔' 6 یوں وہ کلامِ مقدّس کے
مطابق دو نہیں رہتے بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ جسے اللہ
نے جوڑا ہے اُسے انسان جدا نہ کرے۔"
7 اُنہوں نے اعتراض کیا، "تو پھر موسیٰ نے یہ
کیوں فرمایا کہ آدمی طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو رُخصت
کر دے؟"
8 عیسیٰ نے جواب دیا، "موسیٰ نے تمہاری سخت دلی
کی وجہ سے تم کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کی اجازت
دی۔ لیکن ابتدا میں ایسا نہ تھا۔ 9 مَیں تمہیں بتاتا ہوں،
جو اپنی بیوی کو جس نے زنا نہ کیا ہو طلاق دے اور کسی
اَور سے شادی کرے، وہ زنا کرتا ہے۔"
10 شاگردوں نے اُس سے کہا، "اگر شوہر اور بیوی کا
آپس کا تعلق ایسا ہے تو شادی نہ کرنا بہتر ہے۔"
11 عیسیٰ نے جواب دیا، "ہر کوئی یہ بات سمجھ
نہیں سکتا بلکہ صرف وہ جسے اِس قابل بنا دیا گیا ہو۔
12 کیونکہ کچھ پیدائش ہی سے شادی کرنے کے قابل
نہیں ہوتے، بعض کو دوسروں نے یوں بنایا ہے اور
بعض نے آسمان کی بادشاہی کی خاطر شادی کرنے سے
انکار کیا ہے۔ لہٰذا جو یہ سمجھ سکے وہ سمجھ لے۔"

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے

13 ایک دن چھوٹے بچوں کو عیسیٰ کے پاس لایا گیا
تاکہ وہ اُن پر اپنے ہاتھ رکھ کر دعا کرے۔ لیکن شاگردوں
نے لانے والوں کو ملامت کی۔ 14 یہ دیکھ کر عیسیٰ
نے کہا، ”بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں
نہ روکو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو
حاصل ہے۔“
15 اُس نے اُن پر اپنے ہاتھ رکھے اور پھر وہاں سے
چلا گیا۔

امیر مشکل سے بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

16 پھر ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا۔ اُس نے کہا،
”اُستاد، مَیں کون سا نیک کام کروں تاکہ ابدی زندگی
مل جائے؟“
17 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو مجھے نیکی کے بارے
میں کیوں پوچھ رہا ہے؟ صرف ایک ہی نیک ہے۔ لیکن
اگر تُو ابدی زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو احکام کے
مطابق زندگی گزار۔“
18 آدمی نے پوچھا، ”کون سے احکام؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری
نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، 19 اپنے باپ اور اپنی ماں
کی عزت کرنا اور اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی
تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔“
20 جوان آدمی نے جواب دیا، ”مَیں نے اِن تمام
احکام کی پیروی کی ہے، اب کیا رہ گیا ہے؟“
21 عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو
جا اور اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں میں
تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو
جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔“
22 یہ سن کر نوجوان مایوس ہو کر چلا گیا، کیونکہ وہ
نہایت دولت مند تھا۔
23 اِس پر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”مَیں تم
کو سچ بتاتا ہوں کہ دولت مند کے لئے آسمان کی بادشاہی
میں داخل ہونا مشکل ہے۔ 24 مَیں یہ دوبارہ کہتا ہوں،
امیر کے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت
زیادہ آسان یہ ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے
گزر جائے۔“
25 یہ سن کر شاگرد نہایت حیرت زدہ ہوئے اور پوچھنے
لگے، ”پھر کس کو نجات حاصل ہو سکتی ہے؟“
26 عیسیٰ نے غور سے اُن کی طرف دیکھ کر جواب
دیا، ”یہ انسان کے لئے تو ناممکن ہے، لیکن اللہ کے
لئے سب کچھ ممکن ہے۔“
27 پھر پطرس بول اُٹھا، ”ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر
آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ ہمیں کیا ملے گا؟“
28 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں، دنیا کی نئی تخلیق پر جب ابنِ آدم اپنے جلالی
تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جنہوں نے میری پیروی کی ہے
بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی عدالت
کرو گے۔ 29 اور جس نے بھی میری خاطر اپنے گھروں،
بھائیوں، بہنوں، باپ، ماں، بچوں یا کھیتوں کو چھوڑ دیا
ہے اُسے سَو گُنا زیادہ مل جائے گا اور میراث میں ابدی
زندگی پائے گا۔ 30 لیکن بہت سے لوگ جو اب اوّل
ہیں اُس وقت آخر ہوں گے اور جو اب آخر ہیں وہ اوّل
ہوں گے۔

انگور کے باغ میں مزدور

20 کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس زمین دار
سے مطابقت رکھتی ہے جو ایک دن صبح
سویرے نکلا تاکہ اپنے انگور کے باغ کے لئے مزدور
ڈھونڈے۔ 2 وہ اُن سے دِہاڑی کے لئے چاندی کا ایک
سِکہ دینے پر متفق ہوا اور اُنہیں اپنے انگور کے باغ میں
بھیج دیا۔ 3 نو بجے وہ دوبارہ نکلا تو دیکھا کہ کچھ لوگ
ابھی تک منڈی میں فارغ بیٹھے ہیں۔ 4 اُس نے اُن سے
کہا، 'تم بھی جا کر میرے انگور کے باغ میں کام کرو۔
مَیں تمہیں مناسب اُجرت دوں گا۔' 5 چنانچہ وہ کام
کرنے کے لئے چلے گئے۔ بارہ بجے اور تین بجے دوپہر
کے وقت بھی وہ نکلا اور اِس طرح کے فارغ مزدوروں کو
کام پر لگایا۔ 6 پھر شام کے پانچ بج گئے۔ وہ نکلا تو دیکھا
کہ ابھی تک کچھ لوگ فارغ بیٹھے ہیں۔ اُس نے اُن سے
پوچھا، 'تم کیوں پورا دن فارغ بیٹھے رہے ہو؟' 7 اُنہوں
نے جواب دیا، 'اِس لئے کہ کسی نے ہمیں کام پر نہیں
لگایا۔' اُس نے اُن سے کہا، 'تم بھی جا کر میرے انگور
کے باغ میں کام کرو۔'

8 دن ڈھل گیا تو زمین دار نے اپنے افسر کو بتایا،
'مزدوروں کو بُلا کر اُنہیں مزدوری دے دے، آخر میں
آنے والوں سے شروع کر کے پہلے آنے والوں تک۔'
9 جو مزدور پانچ بجے آئے تھے اُنہیں چاندی کا ایک
ایک سِکہ مل گیا۔ 10 اِس لئے جب وہ آئے جو پہلے
کام پر لگائے گئے تھے تو اُنہوں نے زیادہ ملنے کی
توقع کی۔ لیکن اُنہیں بھی چاندی کا ایک ایک سِکہ ملا۔
11 اِس پر وہ زمین دار کے خلاف بڑبڑانے لگے، 12 'یہ
آدمی جنہیں آخر میں لگایا گیا اُنہوں نے صرف ایک گھنٹا
کام کیا۔ تو بھی آپ نے اُنہیں ہمارے برابر کی مزدوری
دی حالانکہ ہمیں دن کا پورا بوجھ اور دھوپ کی شدت
برداشت کرنی پڑی۔'

13 لیکن زمین دار نے اُن میں سے ایک سے بات
کی، 'یار، مَیں نے غلط کام نہیں کیا۔ کیا تُو چاندی کے
ایک سِکے کے لئے مزدوری کرنے پر متفق نہ ہوا تھا؟
14 اپنے پیسے لے کر چلا جا۔ مَیں آخر میں کام پر لگنے
والوں کو اُتنا ہی دینا چاہتا ہوں جتنا تجھے۔ 15 کیا میرا حق
نہیں کہ مَیں جیسا چاہوں اپنے پیسے خرچ کروں؟ یا کیا
تُو اِس لئے حسد کرتا ہے کہ مَیں فیاض دل ہوں؟'

16 یوں اوّل آخر میں آئیں گے اور جو آخری ہیں وہ
اوّل ہو جائیں گے۔"

عیسیٰ تیسری مرتبہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

17 اب جب عیسیٰ یروشلم کی طرف بڑھ رہا تھا تو بارہ
شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر اُس نے اُن سے
کہا، 18 "ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہاں ابنِ
آدم کو راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے حوالے کر
دیا جائے گا۔ وہ اُس پر سزائے موت کا فتویٰ دے کر
19 اُسے غیریہودیوں کے حوالے کر دیں گے تاکہ وہ اُس
کا مذاق اُڑائیں، اُس کو کوڑے ماریں اور اُسے مصلوب
کریں۔ لیکن تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔"

یعقوب اور یوحنا کی ماں کی گزارش

20 پھر زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا کی ماں اپنے
بیٹوں کو ساتھ لے کر عیسیٰ کے پاس آئی اور سجدہ کر
کے کہا، "آپ سے ایک گزارش ہے۔"

21 عیسیٰ نے پوچھا، "تُو کیا چاہتی ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "اپنی بادشاہی میں میرے اِن

بیٹوں میں سے ایک کو اپنے دائیں ہاتھ بیٹھنے دیں اور
دوسرے کو بائیں ہاتھ۔“
22 عیسیٰ نے کہا، ”تم کو نہیں معلوم کہ کیا مانگ
رہے ہو۔ کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو مَیں پینے
کو ہوں؟“

”جی، ہم پی سکتے ہیں،“ اُنہوں نے جواب دیا۔
23 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”تم میرا پیالہ تو ضرور
پیو گے، لیکن یہ فیصلہ کرنا میرا کام نہیں کہ کون میرے
دائیں ہاتھ بیٹھے گا اور کون بائیں ہاتھ۔ میرے باپ نے
یہ مقام اُن ہی کے لئے تیار کیا ہے جن کو اُس نے خود
مقرر کیا ہے۔“
24 جب باقی دس شاگردوں نے یہ سنا تو اُنہیں
یعقوب اور یوحنا پر غصہ آیا۔ 25 اِس پر عیسیٰ نے اُن
سب کو بُلا کر کہا، ”تم جانتے ہو کہ قوموں کے حکمران
اپنی رعایا پر رُعب ڈالتے ہیں اور اُن کے بڑے افسر
اُن پر اپنے اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ 26 لیکن
تمہارے درمیان ایسا نہیں ہے۔ جو تم میں بڑا ہونا
چاہے وہ تمہارا خادم بنے 27 اور جو تم میں اوّل ہونا
چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ 28 کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس
لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت
کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر دے کر بہتوں
کو چھڑائے۔“

دو اندھوں کی شفا

29 جب وہ یریحو شہر سے نکلنے لگے تو ایک بڑا ہجوم
اُن کے پیچھے چل رہا تھا۔ 30 دو اندھے راستے کے
کنارے بیٹھے تھے۔ جب اُنہوں نے سنا کہ عیسیٰ
گزر رہا ہے تو وہ چلّانے لگے، ”خداوند، ابنِ داؤد،
ہم پر رحم کریں۔“
31 ہجوم نے اُنہیں ڈانٹ کر کہا، ”خاموش!“ لیکن
وہ اَور بھی اونچی آواز سے پکارتے رہے، ”خداوند، ابنِ
داؤد، ہم پر رحم کریں۔“
32 عیسیٰ رُک گیا۔ اُس نے اُنہیں اپنے پاس بُلایا اور
پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو کہ مَیں تمہارے لئے کروں؟“
33 اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند، یہ کہ ہم دیکھ
سکیں۔“
34 عیسیٰ کو اُن پر ترس آیا۔ اُس نے اُن کی آنکھوں
کو چھوا تو وہ فوراً بحال ہو گئیں۔ پھر وہ اُس کے پیچھے
چلنے لگے۔

یروشلم میں پُرجوش استقبال

21 وہ یروشلم کے قریب بیت فگے پہنچے۔ یہ
گاؤں زیتون کے پہاڑ پر واقع تھا۔ عیسیٰ
نے دو شاگردوں کو بھیجا 2 اور کہا، ”سامنے والے گاؤں
میں جاؤ۔ وہاں تم کو فوراً ایک گدھی نظر آئے گی جو
اپنے بچے کے ساتھ بندھی ہوئی ہو گی۔ اُنہیں کھول کر
یہاں لے آؤ۔ 3 اگر کوئی یہ دیکھ کر تم سے کچھ کہے تو
اُسے بتا دینا، ’خداوند کو اِن کی ضرورت ہے۔‘ یہ سن کر
وہ فوراً اِنہیں بھیج دے گا۔“
4 یوں نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی،
5 ’صیون بیٹی کو بتا دینا،
دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آ رہا ہے۔
وہ حلیم ہے اور گدھے پر،
ہاں گدھی کے بچے پر سوار ہے۔‘
6 دونوں شاگرد چلے گئے۔ اُنہوں نے ویسا ہی کیا
جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ 7 وہ گدھی کو بچے سمیت

لے آئے اور اپنے کپڑے اُن پر رکھ دیئے۔ پھر عیسیٰ
اُن پر بیٹھ گیا۔ 8 جب وہ چل پڑا تو بہت زیادہ لوگوں نے
اُس کے آگے آگے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔
بعض نے شاخیں بھی اُس کے آگے آگے راستے میں بچھا
دیں جو اُنہوں نے درختوں سے کاٹ لی تھیں۔ 9 لوگ
عیسیٰ کے آگے اور پیچھے چل رہے تھے اور چلّا کر یہ
نعرے لگا رہے تھے،

”ابنِ داؤد کو ہوشعنا![a]
مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔
آسمان کی بلندیوں پر ہوشعنا۔“

10 جب عیسیٰ یروشلم میں داخل ہوا تو پورا شہر ہل گیا۔
سب نے پوچھا، ”یہ کون ہے؟“
11 ہجوم نے جواب دیا، ”یہ عیسیٰ ہے، وہ نبی جو
گلیل کے ناصرت سے ہے۔“

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

12 اور عیسیٰ بیت المقدس میں جا کر اُن سب کو
نکالنے لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزوں کی خرید
و فروخت کر رہے تھے۔ اُس نے سِکوں کا تبادلہ کرنے
والوں کی میزیں اور کبوتر بیچنے والوں کی کرسیاں اُلٹ دیں
13 اور اُن سے کہا، ”کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’میرا
گھر دعا کا گھر کہلائے گا۔‘ لیکن تم نے اُسے ڈاکوؤں کے
اڈّے میں بدل دیا ہے۔“
14 اندھے اور لنگڑے بیت المقدس میں اُس کے پاس
آئے اور اُس نے اُنہیں شفا دی۔ 15 لیکن راہنما امام اور
شریعت کے علما ناراض ہوئے جب اُنہوں نے اُس کے
حیرت انگیز کام دیکھے اور یہ کہ بچے بیت المقدس میں
”ابنِ داؤد کو ہوشعنا“ چلّا رہے ہیں۔ 16 اُنہوں نے اُس
سے پوچھا، ”کیا آپ سن رہے ہیں کہ یہ بچے کیا کہہ
رہے ہیں؟“
”جی،“ عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کلامِ
مقدّس میں کبھی نہیں پڑھا کہ ’تُو نے چھوٹے بچوں
اور شیرخواروں کی زبان کو تیار کیا ہے تاکہ وہ تیری
تمجید کریں‘؟“
17 پھر وہ اُنہیں چھوڑ کر شہر سے نکلا اور بیت عنیاہ
پہنچا جہاں اُس نے رات گزاری۔

انجیر کے درخت پر لعنت

18 اگلے دن صبح سویرے جب وہ یروشلم لوٹ رہا
تھا تو عیسیٰ کو بھوک لگی۔ 19 راستے کے قریب انجیر کا
ایک درخت دیکھ کر وہ اُس کے پاس گیا۔ لیکن جب
وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ پھل نہیں لگا بلکہ صرف پتے
ہی پتے ہیں۔ اِس پر اُس نے درخت سے کہا، ”اب
سے کبھی بھی تجھ میں پھل نہ لگے!“ درخت فوراً
سوکھ گیا۔
20 یہ دیکھ کر شاگرد حیران ہوئے اور کہا، ”انجیر کا
درخت اِتنی جلدی سے کس طرح سوکھ گیا؟“
21 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
اگر تم شک نہ کرو بلکہ ایمان رکھو تو پھر تم نہ صرف ایسا
کام کر سکو گے بلکہ اِس سے بھی بڑا۔ تم اِس پہاڑ سے
کہو گے، ’اُٹھ، اپنے آپ کو سمندر میں گرا دے‘ تو
یہ ہو جائے گا۔ 22 اگر تم ایمان رکھو تو جو کچھ بھی تم دعا
میں مانگو گے وہ تم کو مل جائے گا۔“

[a] ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اِس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کس نے عیسیٰ کو اختیار دیا؟

23 عیسیٰ بیت المقدس میں داخل ہو کر تعلیم دینے
لگا۔ اِتنے میں راہنما امام اور قوم کے بزرگ اُس کے
پاس آئے اور پوچھا، ”آپ یہ سب کچھ کس اختیار سے
کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے؟“
24 عیسیٰ نے جواب دیا، ”میرا بھی تم سے ایک سوال
ہے۔ اِس کا جواب دو تو پھر تم کو بتا دوں گا کہ مَیں یہ
کس اختیار سے کر رہا ہوں۔ 25 مجھے بتاؤ کہ یحییٰ کا
بپتسمہ کہاں سے تھا — کیا وہ آسمانی تھا یا انسانی؟“
وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ”اگر ہم کہیں ’آسمانی‘
تو وہ پوچھے گا، ’تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟‘
26 لیکن ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسانی تھا؟ ہم تو
عام لوگوں سے ڈرتے ہیں، کیونکہ وہ سب مانتے ہیں کہ
یحییٰ نبی تھا۔“ 27 چنانچہ اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم
نہیں جانتے۔“
عیسیٰ نے کہا، ”پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ مَیں یہ
سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔

دو بیٹوں کی تمثیل

28 تمہارا کیا خیال ہے؟ ایک آدمی کے دو بیٹے تھے۔
باپ بڑے بیٹے کے پاس گیا اور کہا، ’بیٹا، آج انگور کے
باغ میں جا کر کام کر۔‘ 29 بیٹے نے جواب دیا، ’مَیں جانا
نہیں چاہتا،‘ لیکن بعد میں اُس نے اپنا خیال بدل لیا اور
باغ میں چلا گیا۔ 30 اِتنے میں باپ چھوٹے بیٹے کے
پاس بھی گیا اور اُسے باغ میں جانے کو کہا۔ ’جی جناب،
مَیں جاؤں گا،‘ چھوٹے بیٹے نے کہا۔ لیکن وہ نہ گیا۔
31 اب مجھے بتاؤ کہ کس بیٹے نے اپنے باپ کی مرضی
پوری کی؟“
”پہلے بیٹے نے،“ اُنہوں نے جواب دیا۔
عیسیٰ نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ٹیکس
لینے والے اور کسبیاں تم سے پہلے اللہ کی بادشاہی میں
داخل ہو رہے ہیں۔ 32 کیونکہ یحییٰ تم کو راست بازی کی
راہ دکھانے آیا اور تم اُس پر ایمان نہ لائے۔ لیکن ٹیکس
لینے والے اور کسبیاں اُس پر ایمان لائے۔ اور یہ دیکھ
کر بھی تم نے اپنا خیال نہ بدلا اور اُس پر ایمان نہ لائے۔

انگور کے باغ میں مزارعوں کی بغاوت

33 ایک اَور تمثیل سنو۔ ایک زمین دار تھا جس نے
انگور کا باغ لگایا۔ اُس نے اُس کی چاردیواری بنائی،
انگوروں کا رس نکالنے کے لئے ایک گڑھے کی کھدائی کی
اور پہرے داروں کے لئے بُرج تعمیر کیا۔ پھر وہ اُسے
مزارعوں کے سپرد کر کے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 34 جب
انگور کو توڑنے کا وقت قریب آ گیا تو اُس نے اپنے
نوکروں کو مزارعوں کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن سے
مالک کا حصہ وصول کریں۔ 35 لیکن مزارعوں نے اُس کے
نوکروں کو پکڑ لیا۔ اُنہوں نے ایک کی پٹائی کی، دوسرے
کو قتل کیا اور تیسرے کو سنگسار کیا۔ 36 پھر مالک نے
مزید نوکروں کو اُن کے پاس بھیج دیا جو پہلے کی نسبت
زیادہ تھے۔ لیکن مزارعوں نے اُن کے ساتھ بھی وہی
سلوک کیا۔ 37 آخرکار زمین دار نے اپنے بیٹے کو اُن کے
پاس بھیجا۔ اُس نے کہا، ’آخر میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں
گے۔‘ 38 لیکن بیٹے کو دیکھ کر مزارع ایک دوسرے سے
کہنے لگے، ’یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ، ہم اِسے قتل کر
کے اُس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔‘ 39 اُنہوں نے اُسے
پکڑ کر باغ سے باہر پھینک دیا اور قتل کیا۔“
40 عیسیٰ نے پوچھا، ”اب بتاؤ، باغ کا مالک جب آئے

گا تو اُن مزارعوں کے ساتھ کیا کرے گا؟“
41 اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ اُنہیں بُری طرح تباہ
کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر دے گا، ایسے
مزارعوں کے سپرد جو وقت پر اُسے فصل کا اُس کا حصہ
دیں گے۔“
42 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”کیا تم نے کبھی کلام کا یہ
حوالہ نہیں پڑھا،

’جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا،
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
یہ رب نے کیا
اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے‘؟

43 اِس لئے مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ کی بادشاہی
تم سے لے لی جائے گی اور ایک ایسی قوم کو دی جائے
گی جو اِس کے مطابق پھل لائے گی۔ 44 جو اِس پتھر پر
گرے گا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، جبکہ جس پر وہ
خود گرے گا اُسے وہ پیس ڈالے گا۔“
45 عیسیٰ کی تمثیلیں سن کر راہنما امام اور فریسی سمجھ
گئے کہ وہ ہمارے بارے میں بات کر رہا ہے۔
46 اُنہوں نے عیسیٰ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، لیکن
وہ عوام سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ عیسیٰ
نبی ہے۔

بڑی ضیافت کی تمثیل

22 عیسیٰ نے ایک بار پھر تمثیلوں میں اُن
سے بات کی۔ 2 ”آسمان کی بادشاہی ایک
بادشاہ سے مطابقت رکھتی ہے جس نے اپنے بیٹے کی
شادی کی ضیافت کی تیاریاں کروائیں۔ 3 جب ضیافت کا
وقت آ گیا تو اُس نے اپنے نوکروں کو مہمانوں کے پاس
یہ اطلاع دینے کے لئے بھیجا کہ وہ آئیں، لیکن وہ آنا
نہیں چاہتے تھے۔ 4 پھر اُس نے مزید کچھ نوکروں کو
بھیج کر کہا، ’مہمانوں کو بتانا کہ مَیں نے اپنا کھانا تیار کر
رکھا ہے۔ بَیلوں اور موٹے تازے بچھڑوں کو ذبح کیا گیا
ہے، 5 سب کچھ تیار ہے۔ آئیں، ضیافت میں شریک ہو
جائیں۔‘ لیکن مہمانوں نے پروا نہ کی بلکہ اپنے مختلف
کاموں میں لگ گئے۔ ایک اپنے کھیت کو چلا گیا، دوسرا
اپنے کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ 6 باقیوں نے بادشاہ کے
نوکروں کو پکڑ لیا اور اُن سے بُرا سلوک کر کے اُنہیں
قتل کیا۔ 7 بادشاہ بڑے طیش میں آ گیا۔ اُس نے اپنی
فوج کو بھیج کر قاتلوں کو تباہ کر دیا اور اُن کا شہر جلا دیا۔
8 پھر اُس نے اپنے نوکروں سے کہا، ’شادی کی ضیافت تو
تیار ہے، لیکن جن مہمانوں کو مَیں نے دعوت دی تھی
وہ آنے کے لائق نہیں تھے۔ 9 اب وہاں جاؤ جہاں
سڑکیں شہر سے نکلتی ہیں اور جس سے بھی ملاقات ہو
جائے اُسے ضیافت کے لئے دعوت دے دینا۔‘ 10 چنانچہ
نوکر سڑکوں پر نکلے اور جس سے بھی ملاقات ہوئی اُسے
لائے، خواہ وہ اچھا تھا یا بُرا۔ یوں شادی ہال مہمانوں
سے بھر گیا۔
11 لیکن جب بادشاہ مہمانوں سے ملنے کے لئے اندر
آیا تو اُسے ایک آدمی نظر آیا جس نے شادی کے لئے
مناسب کپڑے نہیں پہنے تھے۔ 12 بادشاہ نے پوچھا،
’دوست، تم شادی کا لباس پہنے بغیر اندر کس طرح
آئے؟‘ وہ آدمی کوئی جواب نہ دے سکا۔ 13 پھر بادشاہ
نے اپنے درباریوں کو حکم دیا، ’اِس کے ہاتھ اور پاؤں
باندھ کر اِسے باہر تاریکی میں پھینک دو، وہاں جہاں لوگ
روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔‘
14 کیونکہ بُلائے ہوئے تو بہت ہیں، لیکن چنے

ہوئے کم۔"

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

15 پھر فریسیوں نے جا کر آپس میں مشورہ کیا کہ
ہم عیسیٰ کو کس طرح ایسی بات کرنے کے لئے اُبھاریں
جس سے اُسے پکڑا جا سکے۔ 16 اِس مقصد کے تحت
اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیس کے پیروکاروں
سمیت عیسیٰ کے پاس بھیجا۔ اُنہوں نے کہا، "اُستاد،
ہم جانتے ہیں کہ آپ سچے ہیں اور دیانت داری سے
اللہ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کسی کی پروا نہیں
کرتے کیونکہ آپ غیر جانب دار ہیں۔ 17 اب ہمیں اپنی
رائے بتائیں۔ کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس دینا جائز ہے
یا ناجائز؟"

18 لیکن عیسیٰ نے اُن کی بُری نیت پہچان لی۔
اُس نے کہا، "ریاکارو، تم مجھے کیوں پھنسانا چاہتے ہو؟
19 مجھے وہ سِکہ دکھاؤ جو ٹیکس ادا کرنے کے لئے
استعمال ہوتا ہے۔"

وہ اُس کے پاس چاندی کا ایک رومی سِکہ لے
آئے 20 تو اُس نے پوچھا، "کس کی صورت اور نام
اِس پر کندہ ہے؟"

21 اُنہوں نے جواب دیا، "شہنشاہ کا۔"

اُس نے کہا، "تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور جو
اللہ کا ہے اللہ کو۔"

22 اُس کا یہ جواب سن کر وہ ہکا بکا رہ گئے اور اُسے
چھوڑ کر چلے گئے۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

23 اُس دن صدوقی عیسیٰ کے پاس آئے۔ صدوقی
نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔
اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا۔ 24 "اُستاد، موسیٰ
نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بےاولاد
مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ
سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔
25 اب فرض کریں کہ ہمارے درمیان سات بھائی تھے۔
پہلے نے شادی کی، لیکن بےاولاد فوت ہوا۔ اِس لئے
دوسرے بھائی نے بیوہ سے شادی کی۔ 26 لیکن وہ بھی
بےاولاد مر گیا۔ پھر تیسرے بھائی نے اُس سے شادی
کی۔ یہ سلسلہ ساتویں بھائی تک جاری رہا۔ یکے بعد
دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی کرنے کے بعد مر گیا۔
27 آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ 28 اب بتائیں کہ
قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سات کے
سات بھائیوں نے اُس سے شادی کی تھی۔"

29 عیسیٰ نے جواب دیا، "تم اِس لئے غلطی پر ہو کہ
نہ تم کلامِ مقدّس سے واقف ہو، نہ اللہ کی قدرت
سے۔ 30 کیونکہ قیامت کے دن لوگ نہ شادی کریں گے
نہ اُن کی شادی کرائی جائے گی بلکہ وہ آسمان پر فرشتوں
کی مانند ہوں گے۔ 31 رہی یہ بات کہ مُردے جی اُٹھیں
گے، کیا تم نے وہ بات نہیں پڑھی جو اللہ نے تم سے
کہی؟ 32 اُس نے فرمایا، 'مَیں ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا
اور یعقوب کا خدا ہوں،' حالانکہ اُس وقت تینوں کافی
عرصے سے مر چکے تھے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ
حقیقت میں زندہ ہیں۔ کیونکہ اللہ مُردوں کا نہیں بلکہ
زندوں کا خدا ہے۔"

33 یہ سن کر ہجوم اُس کی تعلیم کے باعث حیران
رہ گیا۔

اوّل حکم

34 جب فریسیوں نے سنا کہ عیسیٰ نے صدوقیوں کو
لاجواب کر دیا ہے تو وہ جمع ہوئے۔ 35 اُن میں سے
ایک نے جو شریعت کا عالِم تھا اُسے پھنسانے کے لئے
سوال کیا، 36 ”اُستاد، شریعت میں سب سے بڑا حکم کون
سا ہے؟“
37 عیسیٰ نے جواب دیا، ”’رب اپنے خدا سے اپنے
پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے
پیار کرنا۔‘ 38 یہ اوّل اور سب سے بڑا حکم ہے۔ 39 اور
دوسرا حکم اِس کے برابر یہ ہے، ’اپنے پڑوسی سے ویسی
محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘ 40 تمام
شریعت اور نبیوں کی تعلیمات اِن دو احکام پر مبنی ہیں۔“

مسیح کے بارے میں سوال

41 جب فریسی اکٹھے تھے تو عیسیٰ نے اُن سے پوچھا،
42 ”تمہارا مسیح کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ کس کا
فرزند ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ داؤد کا فرزند ہے۔“

43 عیسیٰ نے کہا، ”تو پھر داؤد روح القدس کی معرفت
اُسے کس طرح ’رب‘ کہتا ہے؟ کیونکہ وہ فرماتا ہے،

44 ’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں۔‘

45 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس
طرح اُس کا فرزند ہو سکتا ہے؟“

46 کوئی بھی جواب نہ دے سکا، اور اُس دن سے کسی
نے بھی اُس سے مزید کچھ پوچھنے کی جرأت نہ کی۔

علما اور فریسیوں سے خبردار

23 پھر عیسیٰ ہجوم اور اپنے شاگردوں سے
مخاطب ہوا، 2 ”شریعت کے علما اور فریسی
موسیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ 3 چنانچہ جو کچھ وہ تم کو بتاتے
ہیں وہ کرو اور اُس کے مطابق زندگی گزارو۔ لیکن جو
کچھ وہ کرتے ہیں وہ نہ کرو، کیونکہ وہ خود اپنی تعلیم کے
مطابق زندگی نہیں گزارتے۔ 4 وہ بھاری گٹھڑیاں باندھ
باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھ دیتے ہیں، لیکن خود
اُنہیں اُٹھانے کے لئے ایک اُنگلی تک ہلانے کو تیار نہیں
ہوتے۔ 5 جو بھی کرتے ہیں دکھاوے کے لئے کرتے
ہیں۔ جو تعویذ[a] وہ اپنے بازوؤں اور پیشانیوں پر باندھتے
اور جو پُھندنے اپنے لباس سے لگاتے ہیں وہ خاص
بڑے ہوتے ہیں۔ 6 اُن کی بس ایک ہی خواہش
ہوتی ہے کہ ضیافتوں اور عبادت خانوں میں عزت کی
کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 7 جب لوگ بازاروں میں سلام کر
کے اُن کی عزت کرتے اور ’اُستاد‘ کہہ کر اُن سے بات
کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ 8 لیکن تم کو
اُستاد نہیں کہلانا چاہئے، کیونکہ تمہارا صرف ایک ہی اُستاد
ہے جبکہ تم سب بھائی ہو۔ 9 اور دنیا میں کسی کو ’باپ‘
کہہ کر اُس سے بات نہ کرو، کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ
ہے اور وہ آسمان پر ہے۔ 10 ہادی نہ کہلانا کیونکہ تمہارا
صرف ایک ہی ہادی ہے یعنی المسیح۔ 11 تم میں سے
سب سے بڑا شخص تمہارا خادم ہو گا۔ 12 کیونکہ جو بھی

[a] تعویذوں میں توریت کے حوالہ جات لکھ کر رکھے جاتے تھے۔

اپنے آپ کو سرفراز کرے گا اُسے پست کیا جائے گا اور
جو اپنے آپ کو پست کرے گا اُسے سرفراز کیا جائے گا۔

اُن کی ریاکاری پر افسوس

13 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو!
تم لوگوں کے سامنے آسمان کی بادشاہی پر تالا لگاتے ہو۔
نہ تم خود داخل ہوتے ہو، نہ اُنہیں داخل ہونے دیتے ہو
جو اندر جانا چاہتے ہیں۔
14 [شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس!
ریاکارو! تم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے اور
دکھاوے کے لئے لمبی لمبی نماز پڑھتے ہو۔ اِس لئے
تمہیں زیادہ سزا ملے گی۔]
15 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو!
تم ایک نومرید بنانے کی خاطر خشکی اور تری کے لمبے سفر
کرتے ہو۔ اور جب اِس میں کامیاب ہو جاتے ہو تو تم
اُس شخص کو اپنی نسبت جہنم کا دُگنا شریر فرزند بنا دیتے
ہو۔ 16 اندھے راہنماؤ، تم پر افسوس! تم کہتے ہو، 'اگر
کوئی بیت المقدّس کی قسم کھائے تو ضروری نہیں کہ وہ
اُسے پورا کرے۔ لیکن اگر وہ بیت المقدّس کے سونے کی
قسم کھائے تو لازم ہے کہ اُسے پورا کرے۔' 17 اندھے
احمقو! زیادہ اہم کیا ہے، سونا یا بیت المقدّس جو سونے
کو مخصوص و مقدّس بناتا ہے؟ 18 تم یہ بھی کہتے ہو،
'اگر کوئی قربان گاہ کی قسم کھائے تو ضروری نہیں کہ وہ
اُسے پورا کرے۔ لیکن اگر وہ قربان گاہ پر پڑے ہدیئے
کی قسم کھائے تو لازم ہے کہ وہ اُسے پورا کرے۔'
19 اندھو! زیادہ اہم کیا ہے، ہدیہ یا قربان گاہ جو ہدیئے
کو مخصوص و مقدّس بناتی ہے؟ 20 غرض، جو قربان گاہ کی
قسم کھاتا ہے وہ اُن تمام چیزوں کی قسم بھی کھاتا ہے
جو اُس پر پڑی ہیں۔ 21 اور جو بیت المقدّس کی قسم کھاتا
ہے وہ اُس کی بھی قسم کھاتا ہے جو اُس میں سکونت کرتا
ہے۔ 22 اور جو آسمان کی قسم کھاتا ہے وہ اللہ کے تخت
کی اور اُس پر بیٹھنے والے کی قسم بھی کھاتا ہے۔
23 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو!
گو تم بڑی احتیاط سے پودینے، اجوائن اور زیرے کا
دسواں حصہ ہدیئے کے لئے مخصوص کرتے ہو، لیکن تم
نے شریعت کی زیادہ اہم باتوں کو نظرانداز کر دیا ہے یعنی
انصاف، رحم اور وفاداری کو۔ لازم ہے کہ تم یہ کام بھی
کرو اور پہلا بھی نہ چھوڑو۔ 24 اندھے راہنماؤ! تم اپنے
مشروب چھانتے ہو تاکہ غلطی سے مچھر نہ پی لیا جائے،
لیکن ساتھ ساتھ اونٹ کو نگل لیتے ہو۔
25 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو!
تم باہر سے ہر پیالے اور برتن کی صفائی کرتے ہو، لیکن
اندر سے وہ لُوٹ مار اور عیش پرستی سے بھرے ہوتے
ہیں۔ 26 اندھے فریسیو، پہلے اندر سے پیالے اور برتن
کی صفائی کرو، اور پھر وہ باہر سے بھی پاک صاف ہو
جائیں گے۔
27 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو!
تم ایسی قبروں سے مطابقت رکھتے ہو جن پر سفیدی کی گئی
ہو۔ گو وہ باہر سے دل کش نظر آتی ہیں، لیکن اندر سے
وہ مُردوں کی ہڈیوں اور ہر قسم کی ناپاکی سے بھری ہوتی
ہیں۔ 28 تم بھی باہر سے راست باز دکھائی دیتے ہو جبکہ
اندر سے تم ریاکاری اور بے دینی سے معمور ہوتے ہو۔
29 شریعت کے عالِمو اور فریسیو، تم پر افسوس! ریاکارو!
تم نبیوں کے لئے قبریں تعمیر کرتے اور راست بازوں

کے مزار سجاتے ہو۔ 30اور تم کہتے ہو، 'اگر ہم اپنے
باپ دادا کے زمانے میں زندہ ہوتے تو نبیوں کو قتل
کرنے میں شریک نہ ہوتے۔' 31لیکن یہ کہنے سے تم
اپنے خلاف گواہی دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کی
اولاد ہو۔ 32اب جاؤ، وہ کام مکمل کرو جو تمہارے باپ
دادا نے ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ 33سانپو، زہریلے سانپوں
کے بچو! تم کس طرح جہنم کی سزا سے بچ پاؤ گے؟
34اِس لئے مَیں نبیوں، دانش مندوں اور شریعت کے
عالِموں کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ اُن میں سے
بعض کو تم قتل اور مصلوب کرو گے اور بعض کو اپنے
عبادت خانوں میں لے جا کر کوڑے لگواؤ گے اور شہر بہ
شہر اُن کا تعاقب کرو گے۔ 35نتیجے میں تم تمام راست
بازوں کے قتل کے ذمہ دار ٹھہرو گے ــــ راست باز
ہابیل کے قتل سے لے کر زکریاہ بن برکیاہ کے قتل تک
جسے تم نے بیت المقدس کے دروازے اور اُس کے صحن
میں موجود قربان گاہ کے درمیان مار ڈالا۔ 36مَیں تم کو
سچ بتاتا ہوں کہ یہ سب کچھ اِسی نسل پر آئے گا۔

یروشلم پر افسوس

37ہائے یروشلم، یروشلم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی
اور اپنے پاس بھیجے ہوئے پیغمبروں کو سنگسار کرتی ہے۔
مَیں نے کتنی ہی بار تیری اولاد کو جمع کرنا چاہا، بالکل
اُسی طرح جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پَروں تلے
جمع کر کے محفوظ کر لیتی ہے۔ لیکن تم نے نہ چاہا۔
38اب تمہارے گھر کو ویران و سنسان چھوڑا جائے گا۔
39کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں، تم مجھے اُس وقت تک
دوبارہ نہیں دیکھو گے جب تک تم نہ کہو کہ مبارک ہے
وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔"

بیت المقدس پر آنے والی تباہی

24 عیسیٰ بیت المقدس کو چھوڑ کر نکل رہا تھا
کہ اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے
اور بیت المقدس کی مختلف عمارتوں کی طرف اُس کی توجہ
دلانے لگے۔ 2لیکن عیسیٰ نے جواب میں کہا، "کیا تم
کو یہ سب کچھ نظر آتا ہے؟ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ
یہاں پتھر پر پتھر نہیں رہے گا بلکہ سب کچھ ڈھا دیا
جائے گا۔"

مصیبتوں اور ایذا رسانیوں کی پیش گوئی

3بعد میں عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھ گیا۔ شاگرد
اکیلے اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، "ہمیں ذرا
بتائیں، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر آئے گا جس سے پتا
چلے گا کہ آپ آنے والے ہیں اور یہ دنیا ختم ہونے
والی ہے؟"
4عیسیٰ نے جواب دیا، "خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گم
راہ نہ کر دے۔ 5کیونکہ بہت سے لوگ میرا نام لے
کر آئیں گے اور کہیں گے، 'مَیں ہی مسیح ہوں۔' یوں
وہ بہتوں کو گم راہ کر دیں گے۔ 6جنگوں کی خبریں اور
افواہیں تم تک پہنچیں گی، لیکن محتاط رہو تاکہ تم گھبرا نہ
جاؤ۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ سب کچھ پیش آئے۔ تو بھی
ابھی آخرت نہیں ہو گی۔ 7ایک قوم دوسری کے خلاف
اُٹھ کھڑی ہو گی، اور ایک بادشاہی دوسری کے خلاف۔
کال پڑیں گے اور جگہ جگہ زلزلے آئیں گے۔ 8لیکن یہ
صرف دردِ زہ کی ابتدا ہی ہو گی۔
9پھر وہ تم کو بڑی مصیبت میں ڈال دیں گے اور تم
کو قتل کریں گے۔ تمام قومیں تم سے اِس لئے نفرت
کریں گی کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 10اُس وقت بہت

سے لوگ ایمان سے برگشتہ ہو کر ایک دوسرے کو دشمن
کے حوالے کریں گے اور ایک دوسرے سے نفرت کریں
گے۔ 11 بہت سے جھوٹے نبی کھڑے ہو کر بہت
سے لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔ 12 بے دینی کے بڑھ
جانے کی وجہ سے بیشتر لوگوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے
گی۔ 13 لیکن جو آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے
گی۔ 14 اور بادشاہی کی اِس خوش خبری کے پیغام کا
اعلان پوری دنیا میں کیا جائے گا تاکہ تمام قوموں
کے سامنے اِس کی گواہی دی جائے۔ پھر ہی آخرت
آئے گی۔

بیت المقدس کی بے حرمتی

15 ایک دن آئے گا جب تم مقدّس مقام میں وہ کچھ
کھڑا دیکھو گے جس کا ذکر دانیال نبی نے کیا اور جو
بے حرمتی اور تباہی کا باعث ہے۔“ (قاری اِس پر
دھیان دے!) 16 ”اُس وقت یہودیہ کے رہنے والے
بھاگ کر پہاڑی علاقے میں پناہ لیں۔ 17 جو اپنے گھر
کی چھت پر ہو وہ گھر میں سے کچھ ساتھ لے جانے
کے لئے نہ اُترے۔ 18 جو کھیت میں ہو وہ اپنی چادر
ساتھ لے جانے کے لئے واپس نہ جائے۔ 19 اُن
خواتین پر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے
بچوں کو دودھ پلاتی ہوں۔ 20 دعا کرو کہ تم کو سردیوں
کے موسم میں یا سبت کے دن ہجرت نہ کرنی پڑے۔
21 کیونکہ اُس وقت ایسی شدید مصیبت ہو گی کہ دنیا
کی تخلیق سے آج تک دیکھنے میں نہ آئی ہو گی۔ اِس
قسم کی مصیبت بعد میں بھی کبھی نہیں آئے گی۔ 22 اور
اگر اِس مصیبت کا دورانیہ مختصر نہ کیا جاتا تو کوئی نہ
بچتا۔ لیکن اللہ کے چنے ہوؤں کی خاطر اِس کا دورانیہ
مختصر کر دیا جائے گا۔
23 اُس وقت اگر کوئی تم کو بتائے، ’دیکھو، مسیح یہاں
ہے‘ یا ’وہ وہاں ہے‘ تو اُس کی بات نہ ماننا۔ 24 کیونکہ
جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو
بڑے عجیب و غریب نشان اور معجزے دکھائیں گے تاکہ
اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کو بھی غلط راستے پر ڈال دیں
— اگر یہ ممکن ہوتا۔ 25 دیکھو، مَیں نے تمہیں پہلے
سے اِس سے آگاہ کر دیا ہے۔
26 چنانچہ اگر کوئی تم کو بتائے، ’دیکھو، وہ ریگستان میں
ہے‘ تو وہاں جانے کے لئے نہ نکلنا۔ اور اگر کوئی کہے،
’دیکھو، وہ اندرونی کمروں میں ہے‘ تو اُس کا یقین نہ کرنا۔
27 کیونکہ جس طرح بادل کی بجلی مشرق میں کڑک کر
مغرب تک چمکتی ہے اُسی طرح ابنِ آدم کی آمد بھی
ہو گی۔
28 جہاں بھی لاش پڑی ہو وہاں گِدھ جمع ہو
جائیں گے۔

ابنِ آدم کی آمد

29 مصیبت کے اُن دنوں کے عین بعد سورج تاریک
ہو جائے گا اور چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ ستارے
آسمان پر سے گر پڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں
گی۔ 30 اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر نظر آئے گا۔
تب دنیا کی تمام قومیں ماتم کریں گی۔ وہ ابنِ آدم کو بڑی
قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے
ہوئے دیکھیں گی۔ 31 اور وہ اپنے فرشتوں کو بِگل کی
اونچی آواز کے ساتھ بھیج دے گا تاکہ اُس کے چنے ہوؤں
کو چاروں طرف سے جمع کریں، آسمان کے ایک سرے
سے دوسرے سرے تک اکٹھا کریں۔

انجیر کے درخت سے سبق

32 انجیر کے درخت سے سبق سیکھو۔ جوں ہی اُس کی
شاخیں نرم اور لچک دار ہو جاتی ہیں اور اُن سے کونپلیں
پھوٹ نکلتی ہیں تو تم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گرمیوں کا
موسم قریب آ گیا ہے۔ 33 اِسی طرح جب تم یہ واقعات
دیکھو گے تو جان لو گے کہ ابنِ آدم کی آمد قریب بلکہ
دروازے پر ہے۔ 34 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس نسل
کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔
35 آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں
ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

کسی کو بھی اُس کی آمد کا وقت معلوم نہیں

36 لیکن کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ کس دن یا کون
سی گھڑی رونما ہو گا۔ آسمان کے فرشتوں اور فرزند کو بھی
علم نہیں بلکہ صرف باپ کو۔ 37 جب ابنِ آدم آئے گا تو
حالات نوح کے دنوں جیسے ہوں گے۔ 38 کیونکہ سیلاب
سے پہلے کے دنوں میں لوگ اُس وقت تک کھاتے پیتے
اور شادیاں کرتے کراتے رہے جب تک نوح کشتی میں
داخل نہ ہو گیا۔ 39 وہ اُس وقت تک آنے والی مصیبت
کے بارے میں لاعلم رہے جب تک سیلاب آ کر اُن
سب کو بہا نہ لے گیا۔ جب ابنِ آدم آئے گا تو اِسی قسم
کے حالات ہوں گے۔ 40 اُس وقت دو افراد کھیت میں
ہوں گے، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو
پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ 41 دو خواتین چکّی پر گندم پیس
رہی ہوں گی، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسری
کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔

42 اِس لئے چوکس رہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ
تمہارا خداوند کس دن آ جائے گا۔ 43 یقین جانو، اگر کسی
گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور کب آئے گا تو وہ
ضرور چوکس رہتا اور اُسے اپنے گھر میں نقب لگانے نہ
دیتا۔ 44 تم بھی تیار رہو، کیونکہ ابنِ آدم ایسے وقت آئے
گا جب تم اِس کی توقع نہیں کرو گے۔

وفادار نوکر

45 چنانچہ کون سا نوکر وفادار اور سمجھ دار ہے؟ فرض
کرو کہ گھر کے مالک نے کسی نوکر کو باقی نوکروں پر مقرر
کیا ہو۔ اُس کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اُنہیں
وقت پر کھانا کھلائے۔ 46 وہ نوکر مبارک ہو گا جو مالک کی
واپسی پر یہ سب کچھ کر رہا ہو گا۔ 47 مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اُسے اپنی پوری جائیداد پر مقرر
کرے گا۔ 48 لیکن فرض کرو کہ نوکر اپنے دل میں
سوچے، 'مالک کی واپسی میں ابھی دیر ہے۔' 49 وہ اپنے
ساتھی نوکروں کو پیٹنے اور شرابیوں کے ساتھ کھانے پینے
لگے۔ 50 اگر وہ ایسا کرے تو مالک ایسے دن اور وقت
آئے گا جس کی توقع نوکر کو نہیں ہو گی۔ 51 اِن حالات
کو دیکھ کر وہ نوکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُسے
ریاکاروں میں شامل کرے گا، وہاں جہاں لوگ روتے اور
دانت پیستے رہیں گے۔

دس کنواریوں کی تمثیل

25 اُس وقت آسمان کی بادشاہی دس کنواریوں
سے مطابقت رکھے گی جو اپنے چراغ لے
کر دُولھے کو ملنے کے لئے نکلیں۔ 2 اُن میں سے پانچ
ناسمجھ تھیں اور پانچ سمجھ دار۔ 3 ناسمجھ کنواریوں نے اپنے
پاس چراغوں کے لئے فالتو تیل نہ رکھا۔ 4 لیکن سمجھ دار
کنواریوں نے کُپّیوں میں تیل ڈال کر اپنے ساتھ لے لیا۔

5 دُولھے کو آنے میں بڑی دیر لگی، اِس لئے وہ سب اونگھ
اونگھ کر سو گئیں۔
6 آدھی رات کو شور مچ گیا، 'دیکھو، دُولھا پہنچ رہا ہے،
اُسے ملنے کے لئے نکلو!' 7 اِس پر تمام کنواریاں جاگ
اُٹھیں اور اپنے چراغوں کو درست کرنے لگیں۔ 8 ناسمجھ
کنواریوں نے سمجھ دار کنواریوں سے کہا، 'اپنے تیل میں
سے ہمیں بھی کچھ دے دو۔ ہمارے چراغ بُجھنے والے
ہیں۔' 9 دوسری کنواریوں نے جواب دیا، 'نہیں، ایسا نہ
ہو کہ نہ صرف تمہارے لئے بلکہ ہمارے لئے بھی تیل
کافی نہ ہو۔ دکان پر جا کر اپنے لئے خرید لو۔' 10 چنانچہ
ناسمجھ کنواریاں چلی گئیں۔ لیکن اِس دوران دُولھا پہنچ
گیا۔ جو کنواریاں تیار تھیں وہ اُس کے ساتھ شادی ہال
میں داخل ہوئیں۔ پھر دروازے کو بند کر دیا گیا۔
11 کچھ دیر کے بعد باقی کنواریاں آئیں اور چلّانے
لگیں، 'جناب! ہمارے لئے دروازہ کھول دیں۔'
12 لیکن اُس نے جواب دیا، 'یقین جانو، مَیں تم کو
نہیں جانتا۔'
13 اِس لئے چوکس رہو، کیونکہ تم ابنِ آدم کے آنے
کا دن یا وقت نہیں جانتے۔

تین نوکروں کی تمثیل

14 اُس وقت آسمان کی بادشاہی یوں ہو گی: ایک
آدمی کو بیرونِ ملک جانا تھا۔ اُس نے اپنے نوکروں کو
بُلا کر اپنی ملکیت اُن کے سپرد کر دی۔ 15 پہلے کو
اُس نے سونے کے 5,000 سِکے دیئے، دوسرے کو
2,000 اور تیسرے کو 1,000۔ ہر ایک کو اُس نے
اُس کی قابلیت کے مطابق پیسے دیئے۔ پھر وہ روانہ ہوا۔
16 جس نوکر کو 5,000 سِکے ملے تھے اُس نے سیدھا
جا کر اُنہیں کسی کاروبار میں لگایا۔ اِس سے اُسے مزید
5,000 سِکے حاصل ہوئے۔ 17 اِسی طرح دوسرے
کو بھی جسے 2,000 سِکے ملے تھے مزید 2,000
سِکے حاصل ہوئے۔ 18 لیکن جس آدمی کو 1,000
سِکے ملے تھے وہ چلا گیا اور کہیں زمین میں گڑھا کھود کر
اپنے مالک کے پیسے اُس میں چھپا دیئے۔
19 بڑی دیر کے بعد اُن کا مالک لوٹ آیا۔ جب اُس
نے اُن کے ساتھ حساب کتاب کیا 20 تو پہلا نوکر
جسے 5,000 سِکے ملے تھے مزید 5,000 سِکے
لے کر آیا۔ اُس نے کہا، 'جناب، آپ نے 5,000
سِکے میرے سپرد کئے تھے۔ یہ دیکھیں، مَیں نے مزید
5,000 سِکے حاصل کئے ہیں۔' 21 اُس کے مالک
نے جواب دیا، 'شاباش، میرے اچھے اور وفادار نوکر۔
تم تھوڑے میں وفادار رہے، اِس لئے مَیں تمہیں بہت
کچھ پر مقرر کروں گا۔ اندر آؤ اور اپنے مالک کی خوشی میں
شریک ہو جاؤ۔'
22 پھر دوسرا نوکر آیا جسے 2,000 سِکے ملے تھے۔
اُس نے کہا، 'جناب، آپ نے 2,000 سِکے میرے
سپرد کئے تھے۔ یہ دیکھیں، مَیں نے مزید 2,000 سِکے
حاصل کئے ہیں۔' 23 اُس کے مالک نے جواب دیا،
'شاباش، میرے اچھے اور وفادار نوکر۔ تم تھوڑے میں
وفادار رہے، اِس لئے مَیں تمہیں بہت کچھ پر مقرر کروں
گا۔ اندر آؤ اور اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو جاؤ۔'
24 پھر تیسرا نوکر آیا جسے 1,000 سِکے ملے تھے۔
اُس نے کہا، 'جناب، مَیں جانتا تھا کہ آپ سخت آدمی
ہیں۔ جو بیج آپ نے نہیں بویا اُس کی فصل آپ کاٹتے
ہیں اور جو کچھ آپ نے نہیں لگایا اُس کی پیداوار جمع
کرتے ہیں۔ 25 اِس لئے مَیں ڈر گیا اور جا کر آپ کے

پیسے زمین میں چھپا دیئے۔ اب آپ اپنے پیسے واپس لے
سکتے ہیں۔'
26 اُس کے مالک نے جواب دیا، 'شریر اور سُست
نوکر! کیا تُو جانتا تھا کہ جو بیج مَیں نے نہیں بویا اُس
کی فصل کاٹتا ہوں اور جو کچھ مَیں نے نہیں لگایا اُس کی
پیداوار جمع کرتا ہوں؟ 27 تو پھر تُو نے میرے پیسے بینک
میں کیوں نہ جمع کرا دیئے؟ اگر ایسا کرتا تو واپسی پر مجھے کم
از کم وہ پیسے سود سمیت مل جاتے۔' 28 یہ کہہ کر مالک
دوسروں سے مخاطب ہوا، 'یہ پیسے اِس سے لے کر اُس
نوکر کو دے دو جس کے پاس 10,000 سِکے ہیں۔
29 کیونکہ جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا
اور اُس کے پاس کثرت کی چیزیں ہوں گی۔ لیکن جس
کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا
جو اُس کے پاس ہے۔ 30 اب اِس بےکار نوکر کو نکال
کر باہر کی تاریکی میں پھینک دو، وہاں جہاں لوگ روتے
اور دانت پیستے رہیں گے۔'

آخری عدالت

31 جب ابنِ آدم اپنے جلال کے ساتھ آئے گا اور
تمام فرشتے اُس کے ساتھ ہوں گے تو وہ اپنے جلالی
تخت پر بیٹھ جائے گا۔ 32 تب تمام قومیں اُس کے
سامنے جمع کی جائیں گی۔ اور جس طرح چرواہا بھیڑوں
کو بکریوں سے الگ کرتا ہے اُسی طرح وہ لوگوں کو ایک
دوسرے سے الگ کرے گا۔ 33 وہ بھیڑوں کو اپنے دہنے
ہاتھ کھڑا کرے گا اور بکریوں کو اپنے بائیں ہاتھ۔ 34 پھر
بادشاہ دہنے ہاتھ والوں سے کہے گا، 'آؤ، میرے باپ
کے مبارک لوگو! جو بادشاہی دنیا کی تخلیق سے تمہارے
لئے تیار ہے اُسے میراث میں لے لو۔ 35 کیونکہ مَیں
بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانا کھلایا، مَیں پیاسا تھا اور تم
نے مجھے پانی پلایا، مَیں اجنبی تھا اور تم نے میری مہمان
نوازی کی، 36 مَیں ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑے پہنائے،
مَیں بیمار تھا اور تم نے میری دیکھ بھال کی، مَیں جیل میں
تھا اور تم مجھ سے ملنے آئے۔'
37 پھر یہ راست باز لوگ جواب میں کہیں گے،
'خداوند، ہم نے آپ کو کب بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا، آپ
کو کب پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ 38 ہم نے آپ کو کب
اجنبی کی حیثیت سے دیکھ کر آپ کی مہمان نوازی کی،
آپ کو کب ننگا دیکھ کر کپڑے پہنائے؟ 39 ہم آپ کو
کب بیمار حالت میں یا جیل میں پڑا دیکھ کر آپ سے
ملنے گئے؟' 40 بادشاہ جواب دے گا، 'مَیں تمہیں سچ
بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے
بھائیوں میں سے ایک کے لئے کیا وہ تم نے میرے ہی
لئے کیا۔'
41 پھر وہ بائیں ہاتھ والوں سے کہے گا، 'لعنتی لوگو،
مجھ سے دُور ہو جاؤ اور اُس ابدی آگ میں چلے جاؤ جو
ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار ہے۔ 42 کیونکہ
مَیں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کچھ نہ کھلایا، مَیں پیاسا تھا
اور تم نے مجھے پانی نہ پلایا، 43 مَیں اجنبی تھا اور تم نے
میری مہمان نوازی نہ کی، مَیں ننگا تھا اور تم نے مجھے
کپڑے نہ پہنائے، مَیں بیمار اور جیل میں تھا اور تم مجھ
سے ملنے نہ آئے۔'
44 پھر وہ جواب میں پوچھیں گے، 'خداوند، ہم نے
آپ کو کب بھوکا، پیاسا، اجنبی، ننگا، بیمار یا جیل میں پڑا
دیکھا اور آپ کی خدمت نہ کی؟' 45 وہ جواب دے گا،
'مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جب کبھی تم نے اِن سب
سے چھوٹوں میں سے ایک کی مدد کرنے سے انکار کیا

تو تم نے میری خدمت کرنے سے انکار کیا۔‘ 46 پھر
یہ ابدی سزا بھگتنے کے لئے جائیں گے جبکہ راست باز
ابدی زندگی میں داخل ہوں گے۔“

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

26 یہ باتیں ختم کرنے پر عیسیٰ شاگردوں سے
مخاطب ہوا، 2 ”تم جانتے ہو کہ دو دن
کے بعد فسح کی عید شروع ہو گی۔ اُس وقت ابنِ آدم
کو دشمن کے حوالے کیا جائے گا تاکہ اُسے مصلوب
کیا جائے۔“

3 پھر راہنما امام اور قوم کے بزرگ کائفا نامی امامِ
اعظم کے محل میں جمع ہوئے 4 اور عیسیٰ کو کسی چالاکی
سے گرفتار کر کے قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔
5 اُنہوں نے کہا، ”لیکن یہ عید کے دوران نہیں ہونا
چاہئے، ایسا نہ ہو کہ عوام میں ہل چل مچ جائے۔“

خاتون عیسیٰ پر خوشبو اُنڈیلتی ہے

6 اِتنے میں عیسیٰ بیت عنیاہ آ کر ایک آدمی کے گھر
میں داخل ہوا جو کسی وقت کوڑھ کا مریض تھا۔ اُس کا نام
شمعون تھا۔ 7 عیسیٰ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا تو ایک
عورت آئی جس کے پاس نہایت قیمتی عطر کا عطردان
تھا۔ اُس نے اُسے عیسیٰ کے سر پر اُنڈیل دیا۔ 8 شاگرد
یہ دیکھ کر ناراض ہوئے۔ اُنہوں نے کہا، ”اِتنا قیمتی عطر
ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ 9 یہ بہت مہنگی چیز
ہے۔ اگر اِسے بیچا جاتا تو اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے
جا سکتے تھے۔“
10 لیکن اُن کے خیال پہچان کر عیسیٰ نے اُن سے
کہا، ”تم اِسے کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اِس نے تو میرے
لئے ایک نیک کام کیا ہے۔ 11 غریب تو ہمیشہ تمہارے
پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تک تمہارے پاس نہیں
رہوں گا۔ 12 مجھ پر عطر اُنڈیلنے سے اُس نے میرے
بدن کو دفن ہونے کے لئے تیار کیا ہے۔ 13 مَیں تم کو
سچ بتاتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں بھی اللہ کی خوش خبری
کا اعلان کیا جائے گا وہاں لوگ اِس خاتون کو یاد کر کے
وہ کچھ سنائیں گے جو اِس نے کیا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

14 پھر یہوداہ اِسکریوتی جو بارہ شاگردوں میں سے
ایک تھا راہنما اماموں کے پاس گیا۔ 15 اُس نے پوچھا،
”آپ مجھے عیسیٰ کو آپ کے حوالے کرنے کے عوض
کتنے پیسے دینے کے لئے تیار ہیں؟“ اُنہوں نے اُس
کے لئے چاندی کے 30 سِکے متعین کئے۔ 16 اُس
وقت سے یہوداہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کا موقع
ڈھونڈنے لگا۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

17 بےخمیری روٹی کی عید آئی۔ پہلے دن عیسیٰ کے
شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر پوچھا، ”ہم کہاں آپ
کے لئے فسح کا کھانا تیار کریں؟“
18 اُس نے جواب دیا، ”یروشلم شہر میں فلاں آدمی
کے پاس جاؤ اور اُسے بتاؤ، ’اُستاد نے کہا ہے کہ میرا
مقررہ وقت قریب آ گیا ہے۔ مَیں اپنے شاگردوں کے
ساتھ فسح کی عید کا کھانا آپ کے گھر میں کھاؤں گا۔‘“
19 شاگردوں نے وہ کچھ کیا جو عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا
اور فسح کی عید کا کھانا تیار کیا۔

کون غدار ہے؟

20 شام کے وقت عیسیٰ بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا
کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 21 جب وہ کھانا کھا رہے تھے
تو اُس نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم میں سے
ایک مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔“
22 شاگرد یہ سن کر نہایت غم گین ہوئے۔ باری
باری وہ اُس سے پوچھنے لگے، ”خداوند، مَیں تو نہیں
ہوں؟“
23 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جس نے میرے ساتھ
اپنا ہاتھ سالن کے برتن میں ڈالا ہے وہی مجھے دشمن
کے حوالے کرے گا۔ 24 ابنِ آدم تو کوچ کر جائے گا
جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، لیکن اُس شخص
پر افسوس جس کے وسیلے سے اُسے دشمن کے حوالے کر
دیا جائے گا۔ اُس کے لئے بہتر یہ ہوتا کہ وہ کبھی پیدا ہی
نہ ہوتا۔“
25 پھر یہوداہ نے جو اُسے دشمن کے حوالے کرنے کو
تھا پوچھا، ”اُستاد، مَیں تو نہیں ہوں؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، تم نے خود کہا ہے۔“

فسح کا آخری کھانا

26 کھانے کے دوران عیسیٰ نے روٹی لے کر شکر
گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے شاگردوں
کو دے دیا۔ اُس نے کہا، ”یہ لو اور کھاؤ۔ یہ میرا
بدن ہے۔“
27 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکر گزاری کی
دعا کی اور اُسے اُنہیں دے کر کہا، ”تم سب اِس میں
سے پیو۔ 28 یہ میرا خون ہے، نئے عہد کا وہ خون جو
بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے تاکہ اُن کے گناہوں کو
معاف کر دیا جائے۔ 29 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ
اب سے مَیں انگور کا یہ رس نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی
دفعہ اِسے تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں ہی
پیوں گا۔“
30 پھر ایک زبور گا کر وہ نکلے اور زیتون کے پہاڑ کے
پاس پہنچے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

31 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”آج رات تم سب میری
بابت برگشتہ ہو جاؤ گے، کیونکہ کلامِ مقدّس میں اللہ
فرماتا ہے، ’مَیں چرواہے کو مار ڈالوں گا اور ریوڑ کی بھیڑیں
تتر بتر ہو جائیں گی۔‘ 32 لیکن اپنے جی اُٹھنے کے بعد
مَیں تمہارے آگے آگے گلیل پہنچوں گا۔“
33 پطرس نے اعتراض کیا، ”دوسرے بے شک سب
آپ کی بابت برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں
ہوں گا۔“
34 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں،
اِسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار
مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“
35 پطرس نے کہا، ”ہرگز نہیں! مَیں آپ کو جاننے
سے کبھی انکار نہیں کروں گا، چاہے مجھے آپ کے ساتھ
مرنا بھی پڑے۔“
دوسروں نے بھی یہی کچھ کہا۔

گتسمنی باغ میں عیسیٰ کی دعا

36 عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک باغ میں
پہنچا جس کا نام گتسمنی تھا۔ اُس نے اُن سے کہا،
”یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔ مَیں دعا کرنے کے لئے

آگے جاتا ہوں۔" 37اُس نے پطرس اور زبدی کے دو
بیٹوں یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لیا۔ وہاں وہ غم گین اور
بےقرار ہونے لگا۔ 38اُس نے اُن سے کہا، "مَیں دُکھ
سے اِتنا دبا ہوا ہوں کہ مرنے کو ہوں۔ یہاں ٹھہر کر
میرے ساتھ جاگتے رہو۔"

39کچھ آگے جا کر وہ اوندھے منہ زمین پر گر کر یوں
دعا کرنے لگا، "اے میرے باپ، اگر ممکن ہو تو دُکھ کا
یہ پیالہ مجھ سے ہٹ جائے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری
مرضی پوری ہو۔"

40وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ
سو رہے ہیں۔ اُس نے پطرس سے پوچھا، "کیا تم لوگ
ایک گھنٹا بھی میرے ساتھ نہیں جاگ سکے؟ 41جاگتے
اور دعا کرتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ کیونکہ روح تو
تیار ہے لیکن جسم کمزور۔"

42ایک بار پھر اُس نے جا کر دعا کی، "میرے باپ،
اگر یہ پیالہ میرے پیئے بغیر ہٹ نہیں سکتا تو پھر تیری
مرضی پوری ہو۔" 43جب وہ واپس آیا تو دوبارہ دیکھا کہ
وہ سو رہے ہیں، کیونکہ نیند کی بدولت اُن کی آنکھیں
بوجھل تھیں۔

44چنانچہ وہ اُنہیں دوبارہ چھوڑ کر چلا گیا اور تیسری
بار یہی دعا کرنے لگا۔ 45پھر عیسیٰ شاگردوں کے پاس
واپس آیا اور اُن سے کہا، "ابھی تک سو اور آرام کر رہے
ہو؟ دیکھو، وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم گناہ گاروں کے
حوالے کیا جائے۔ 46اُٹھو! آؤ، چلیں۔ دیکھو، مجھے دشمن
کے حوالے کرنے والا قریب آ چکا ہے۔"

عیسیٰ کی گرفتاری

47وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ یہوداہ پہنچ گیا، جو
بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اُس کے ساتھ تلواروں
اور لاٹھیوں سے لیس آدمیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ اُنہیں راہنما
اماموں اور قوم کے بزرگوں نے بھیجا تھا۔ 48اِس غدار
یہوداہ نے اُنہیں ایک امتیازی نشان دیا تھا کہ جس کو
مَیں بوسہ دوں وہی عیسیٰ ہے۔ اُسے گرفتار کر لینا۔

49جوں ہی وہ پہنچے یہوداہ عیسیٰ کے پاس گیا اور
"اُستاد، السلام علیکم!" کہہ کر اُسے بوسہ دیا۔

50عیسیٰ نے کہا، "دوست، کیا تُو اِسی مقصد سے
آیا ہے؟"

پھر اُنہوں نے اُسے پکڑ کر گرفتار کر لیا۔ 51اِس پر
عیسیٰ کے ایک ساتھی نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور
امامِ اعظم کے غلام کو مار کر اُس کا کان اُڑا دیا۔ 52لیکن
عیسیٰ نے کہا، "اپنی تلوار کو میان میں رکھ، کیونکہ جو بھی
تلوار چلاتا ہے اُسے تلوار سے مارا جائے گا۔ 53یا کیا تُو
نہیں سمجھتا کہ میرا باپ مجھے ہزاروں فرشتے فوراً بھیج دے
گا اگر مَیں اُنہیں طلب کروں؟ 54لیکن اگر مَیں ایسا کرتا
تو پھر کلامِ مقدّس کی پیش گوئیاں کس طرح پوری ہوتیں
جن کے مطابق یہ ایسا ہی ہونا ہے؟"

55اُس وقت عیسیٰ نے ہجوم سے کہا، "کیا مَیں ڈاکو
ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے مجھے گرفتار کرنے
نکلے ہو؟ مَیں تو روزانہ بیت المقدّس میں بیٹھ کر تعلیم دیتا
رہا، مگر تم نے مجھے گرفتار نہیں کیا۔ 56لیکن یہ سب
کچھ اِس لئے ہو رہا ہے تاکہ نبیوں کے صحیفوں میں درج
پیش گوئیاں پوری ہو جائیں۔"

پھر تمام شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

عیسیٰ یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

57جنہوں نے عیسیٰ کو گرفتار کیا تھا وہ اُسے کائفا

امامِ اعظم کے گھر لے گئے جہاں شریعت کے تمام علما
اور قوم کے بزرگ جمع تھے۔ 58 اِتنے میں پطرس کچھ
فاصلے پر عیسیٰ کے پیچھے پیچھے امامِ اعظم کے صحن تک
پہنچ گیا۔ اُس میں داخل ہو کر وہ ملازموں کے ساتھ
آگ کے پاس بیٹھ گیا تاکہ اِس سلسلے کا انجام دیکھ سکے۔
59 مکان کے اندر راہنما امام اور یہودی عدالتِ عالیہ کے
تمام افراد عیسیٰ کے خلاف جھوٹی گواہیاں ڈھونڈ رہے
تھے تاکہ اُسے سزائے موت دلوا سکیں۔ 60 بہت سے
جھوٹے گواہ سامنے آئے، لیکن کوئی ایسی گواہی نہ ملی۔
آخرکار دو آدمیوں نے سامنے آ کر 61 یہ بات پیش کی،
”اِس نے کہا ہے کہ مَیں اللہ کے بیت المقدّس کو ڈھا کر
اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر سکتا ہوں۔“
62 پھر امامِ اعظم نے کھڑے ہو کر عیسیٰ سے کہا،
”کیا تُو کوئی جواب نہیں دے گا؟ یہ کیا گواہیاں ہیں
جو یہ لوگ تیرے خلاف دے رہے ہیں؟“
63 لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ امامِ اعظم نے اُس سے
ایک اَور سوال کیا، ”مَیں تجھے زندہ خدا کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کہ کیا تُو اللہ کا فرزند مسیح ہے؟“
64 عیسیٰ نے کہا، ”جی، تُو نے خود کہہ دیا ہے۔
اور مَیں تم سب کو بتاتا ہوں کہ آئندہ تم ابنِ آدم
کو قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے
بادلوں پر آتے ہوئے دیکھو گے۔“
65 امامِ اعظم نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑے
پھاڑ لئے اور کہا، ”اِس نے کفر بکا ہے! ہمیں مزید
گواہوں کی کیا ضرورت رہی! آپ نے خود سن لیا ہے
کہ اِس نے کفر بکا ہے۔ 66 آپ کا کیا فیصلہ ہے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”یہ سزائے موت کے
لائق ہے۔“
67 پھر وہ اُس پر تھوکنے اور اُس کے مُکے مارنے
لگے۔ بعض نے اُس کے تھپڑ مار مار کر 68 کہا، ”اے
مسیح، نبوّت کر کے ہمیں بتا کہ تجھے کس نے مارا۔“

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

69 اِس دوران پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا۔ ایک
نوکرانی اُس کے پاس آئی۔ اُس نے کہا، ”تم بھی گلیل
کے اُس آدمی عیسیٰ کے ساتھ تھے۔“
70 لیکن پطرس نے اُن سب کے سامنے انکار کیا،
”مَیں نہیں جانتا کہ تُو کیا بات کر رہی ہے۔“ یہ کہہ کر
71 وہ باہر گیٹ تک گیا۔ وہاں ایک اَور نوکرانی نے اُسے
دیکھا اور پاس کھڑے لوگوں سے کہا، ”یہ آدمی عیسیٰ
ناصری کے ساتھ تھا۔“
72 دوبارہ پطرس نے انکار کیا۔ اِس دفعہ اُس نے قسم
کھا کر کہا، ”مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا۔“
73 تھوڑی دیر کے بعد وہاں کھڑے کچھ لوگوں نے
پطرس کے پاس آ کر کہا، ”تم ضرور اُن میں سے ہو
کیونکہ تمہاری بولی سے صاف پتا چلتا ہے۔“
74 اِس پر پطرس نے قسم کھا کر کہا، ”مجھ پر لعنت
اگر مَیں جھوٹ بول رہا ہوں۔ مَیں اِس آدمی کو نہیں
جانتا!“ فوراً مرغ کی بانگ سنائی دی۔ 75 پھر پطرس کو
وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے کہی تھی، ”مرغ کے بانگ
دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار
کر چکا ہو گا۔“ اِس پر وہ باہر نکلا اور ٹوٹے دل سے
خوب رویا۔

عیسیٰ کو پیلاطس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

27 صبح سویرے تمام راہنما امام اور قوم کے
تمام بزرگ اِس فیصلے تک پہنچ گئے کہ
عیسیٰ کو سزائے موت دی جائے۔ 2 وہ اُسے باندھ کر
وہاں سے لے گئے اور رومی گورنر پیلاطس کے حوالے
کر دیا۔

یہوداہ کی خودکشی

3 جب یہوداہ نے جس نے اُسے دشمن کے حوالے
کر دیا تھا دیکھا کہ اُس پر سزائے موت کا فتویٰ دے دیا
گیا ہے تو اُس نے پچھتا کر چاندی کے 30 سِکے راہنما
اماموں اور قوم کے بزرگوں کو واپس کر دیئے۔ 4 اُس
نے کہا، ”مَیں نے گناہ کیا ہے، کیونکہ ایک بےقصور
آدمی کو سزائے موت دی گئی ہے اور مَیں ہی نے اُسے
آپ کے حوالے کیا ہے۔“
اُنہوں نے جواب دیا، ”ہمیں کیا! یہ تیرا مسئلہ
ہے۔“ 5 یہوداہ چاندی کے سِکے بیت المقدس میں
پھینک کر چلا گیا۔ پھر اُس نے جا کر پھانسی لے لی۔
6 راہنما اماموں نے سِکوں کو جمع کر کے کہا، ”شریعت
یہ پیسے بیت المقدس کے خزانے میں ڈالنے کی اجازت
نہیں دیتی، کیونکہ یہ خوں ریزی کا معاوضہ ہے۔“ 7 آپس
میں مشورہ کرنے کے بعد اُنہوں نے کمہار کا کھیت
خریدنے کا فیصلہ کیا تاکہ پردیسیوں کو دفنانے کے لئے
جگہ ہو۔ 8 اِس لئے یہ کھیت آج تک خون کا کھیت
کہلاتا ہے۔
9 یوں یرمیاہ نبی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی کہ
”اُنہوں نے چاندی کے 30 سِکے لئے یعنی وہ رقم جو
اسرائیلیوں نے اُس کے لئے لگائی تھی۔ 10 اِن سے
اُنہوں نے کمہار کا کھیت خرید لیا، بالکل ایسا جس طرح
رب نے مجھے حکم دیا تھا۔“

پیلاطس عیسیٰ کی پوچھ گچھ کرتا ہے

11 اِتنے میں عیسیٰ کو رومی گورنر پیلاطس کے سامنے
پیش کیا گیا۔ اُس نے اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں
کے بادشاہ ہو؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، آپ خود کہتے ہیں۔“
12 لیکن جب راہنما اماموں اور قوم کے بزرگوں نے اُس
پر الزام لگائے تو عیسیٰ خاموش رہا۔
13 چنانچہ پیلاطس نے دوبارہ اُس سے سوال کیا، ”کیا
تم یہ تمام الزامات نہیں سن رہے جو تم پر لگائے جا
رہے ہیں؟“
14 لیکن عیسیٰ نے ایک الزام کا بھی جواب نہ دیا،
اِس لئے گورنر نہایت حیران ہوا۔

سزائے موت کا فیصلہ

15 اُن دنوں یہ رواج تھا کہ گورنر ہر سال فسح کی عید
پر ایک قیدی کو آزاد کر دیتا تھا۔ یہ قیدی ہجوم سے منتخب
کیا جاتا تھا۔ 16 اُس وقت جیل میں ایک بدنام قیدی تھا۔
اُس کا نام برابا تھا۔ 17 چنانچہ جب ہجوم جمع ہوا تو پیلاطس
نے اُس سے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو؟ مَیں برابا کو آزاد
کروں یا عیسیٰ کو جو مسیح کہلاتا ہے؟“ 18 وہ تو جانتا تھا کہ
اُنہوں نے عیسیٰ کو صرف حسد کی بنا پر اُس کے حوالے
کیا ہے۔
19 جب پیلاطس یوں عدالت کے تخت پر بیٹھا تھا تو
اُس کی بیوی نے اُسے پیغام بھیجا، ”اِس بےقصور آدمی
کو ہاتھ نہ لگائیں، کیونکہ مجھے پچھلی رات اِس کے باعث

خواب میں شدید تکلیف ہوئی۔“
20 لیکن راہنما اماموں اور قوم کے بزرگوں نے ہجوم
کو اُکسایا کہ وہ برابا کو مانگیں اور عیسیٰ کی موت طلب
کریں۔ گورنر نے دوبارہ پوچھا، 21 ”مَیں اِن دونوں میں
سے کس کو تمہارے لئے آزاد کروں؟“
وہ چلّائے۔ ”برابا کو۔“
22 پیلاطس نے پوچھا، ”پھر مَیں عیسیٰ کے ساتھ کیا
کروں جو مسیح کہلاتا ہے؟“
وہ چیخے، ”اُسے مصلوب کریں۔“
23 پیلاطس نے پوچھا، ”کیوں؟ اُس نے کیا جرم کیا
ہے؟“
لیکن لوگ مزید شور مچا کر چیختے رہے، ”اُسے
مصلوب کریں!“
24 پیلاطس نے دیکھا کہ وہ کسی نتیجے تک نہیں پہنچ
رہا بلکہ ہنگامہ برپا ہو رہا ہے۔ اِس لئے اُس نے پانی
لے کر ہجوم کے سامنے اپنے ہاتھ دھوئے۔ اُس نے کہا،
”اگر اِس آدمی کو قتل کیا جائے تو مَیں بے قصور ہوں، تم
ہی اُس کے لئے جواب دہ ٹھہرو۔“
25 تمام لوگوں نے جواب دیا، ”ہم اور ہماری اولاد
اُس کے خون کے جواب دہ ہیں۔“
26 پھر اُس نے برابا کو آزاد کر کے اُنہیں دے دیا۔
لیکن عیسیٰ کو اُس نے کوڑے لگانے کا حکم دیا، پھر اُسے
مصلوب کرنے کے لئے فوجیوں کے حوالے کر دیا۔

فوجی عیسیٰ کا مذاق اُڑاتے ہیں

27 گورنر کے فوجی عیسیٰ کو محل بنام پریٹوریُم کے صحن
میں لے گئے اور پوری پلٹن کو اُس کے اردگرد اکٹھا کیا۔
28 اُس کے کپڑے اُتار کر اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ
کا لباس پہنایا، 29 پھر کانٹےدار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر
اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُس کے دہنے ہاتھ میں چھڑی
پکڑا کر اُنہوں نے اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اُس کا
مذاق اُڑایا، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“ 30 وہ
اُس پر تھوکتے رہے، چھڑی لے کر بار بار اُس کے سر
کو مارا۔ 31 پھر اُس کا مذاق اُڑانے سے تھک کر اُنہوں
نے ارغوانی لباس اُتار کر اُسے دوبارہ اُس کے اپنے کپڑے
پہنائے اور اُسے مصلوب کرنے کے لئے لے گئے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

32 شہر سے نکلتے وقت اُنہوں نے ایک آدمی کو دیکھا
جو لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا تھا۔ اُس کا نام شمعون
تھا۔ اُسے اُنہوں نے صلیب اُٹھا کر لے جانے پر مجبور
کیا۔ 33 یوں چلتے چلتے وہ ایک مقام تک پہنچ گئے جس کا
نام گلگتا (یعنی کھوپڑی کا مقام) تھا۔ 34 وہاں اُنہوں نے
اُسے مَے پیش کی جس میں کوئی کڑوی چیز ملائی گئی تھی۔
لیکن چکھ کر عیسیٰ نے اُسے پینے سے انکار کر دیا۔
35 پھر فوجیوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے
کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔ یہ فیصلہ کرنے کے
لئے کہ کس کو کیا کیا ملے اُنہوں نے قرعہ ڈالا۔
36 یوں وہ وہاں بیٹھ کر اُس کی پہرا داری کرتے رہے۔
37 صلیب پر عیسیٰ کے سر کے اوپر ایک تختی لگا دی
گئی جس پر یہ الزام لکھا تھا، ”یہ یہودیوں کا بادشاہ عیسیٰ
ہے۔“ 38 دو ڈاکوؤں کو بھی عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کیا
گیا، ایک کو اُس کے دہنے ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے
بائیں ہاتھ۔
39 جو وہاں سے گزرے اُنہوں نے کفر بک کر اُس
کی تذلیل کی اور سر ہلا ہلا کر اپنی حقارت کا اظہار کیا۔

40 اُنہوں نے کہا، "تُو نے تو کہا تھا کہ مَیں بیت المقدّس
کو ڈھا کر اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر دوں
گا۔ اب اپنے آپ کو بچا! اگر تُو واقعی اللہ کا فرزند ہے تو
صلیب پر سے اُتر آ۔"
41 راہنما اماموں، شریعت کے علما اور قوم کے بزرگوں
نے بھی عیسیٰ کا مذاق اُڑایا، 42 "اِس نے اَوروں کو بچایا،
لیکن اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔ یہ اسرائیل کا بادشاہ
ہے! ابھی یہ صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اِس پر ایمان
لے آئیں گے۔ 43 اِس نے اللہ پر بھروسا رکھا ہے۔ اب
اللہ اِسے بچائے اگر وہ اِسے چاہتا ہے، کیونکہ اِس نے کہا،
'مَیں اللہ کا فرزند ہوں'۔"
44 اور جن ڈاکوؤں کو اُس کے ساتھ مصلوب کیا گیا
تھا اُنہوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔

عیسیٰ کی موت

45 دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔
یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔ 46 پھر تین بجے عیسیٰ
اونچی آواز سے پکار اُٹھا، "ایلی، ایلی، لما شبقتنی" جس
کا مطلب ہے، "اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو
نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟"
47 یہ سن کر پاس کھڑے کچھ لوگ کہنے لگے، "وہ
الیاس نبی کو بُلا رہا ہے۔" 48 اُن میں سے ایک نے فوراً
دوڑ کر ایک اسفنج کو مَے کے سرکے میں ڈبویا اور اُسے
ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ کو چُسانے کی کوشش کی۔
49 دوسروں نے کہا، "آؤ، ہم دیکھیں، شاید الیاس آ
کر اُسے بچائے۔"
50 لیکن عیسیٰ نے دوبارہ بڑے زور سے چلّا کر دم
چھوڑ دیا۔
51 اُسی وقت بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے
کے سامنے لٹکا ہوا پردہ اوپر سے لے کر نیچے تک
دو حصوں میں پھٹ گیا۔ زلزلہ آیا، چٹانیں پھٹ گئیں
52 اور قبریں کھل گئیں۔ کئی مرحوم مقدّسین کے جسموں
کو زندہ کر دیا گیا۔ 53 وہ عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے بعد
قبروں میں سے نکل کر مقدّس شہر میں داخل ہوئے اور
بہتوں کو نظر آئے۔
54 جب پاس کھڑے رومی افسر[a] اور عیسیٰ کی پہرا
داری کرنے والے فوجیوں نے زلزلہ اور یہ تمام واقعات
دیکھے تو وہ نہایت دہشت زدہ ہو گئے۔ اُنہوں نے کہا،
"یہ واقعی اللہ کا فرزند تھا۔"
55 بہت سی خواتین بھی وہاں تھیں جو کچھ فاصلے پر اِس
کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ وہ گلیل میں عیسیٰ کے پیچھے چل
کر یہاں تک اُس کی خدمت کرتی آئی تھیں۔ 56 اُن میں
مریم مگدلینی، یعقوب اور یوسف کی ماں مریم اور زبدی کے
بیٹوں یعقوب اور یوحنا کی ماں بھی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

57 جب شام ہونے کو تھی تو ارمتیہ کا ایک دولت
مند آدمی بنام یوسف آیا۔ وہ بھی عیسیٰ کا شاگرد تھا۔
58 اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر عیسیٰ کی لاش مانگی،
اور پیلاطس نے حکم دیا کہ وہ اُسے دے دی جائے۔
59 یوسف نے لاش کو لے کر اُسے کتان کے ایک
صاف کفن میں لپیٹا 60 اور اپنی ذاتی غیر استعمال شدہ قبر
میں رکھ دیا جو چٹان میں تراشی گئی تھی۔ آخر میں اُس
نے ایک بڑا پتھر لُڑھکا کر قبر کا منہ بند کر دیا اور چلا

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

گیا۔ 61 اُس وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کے
مقابل بیٹھی تھیں۔

قبر کی پہرا داری

62 اگلے دن، جو سبت کا دن تھا، راہنما امام اور فریسی
پیلاطس کے پاس آئے۔ 63 ”جناب،“ اُنہوں نے کہا،
”ہمیں یاد آیا کہ جب وہ دھوکے باز ابھی زندہ تھا تو
اُس نے کہا تھا، ’تین دن کے بعد مَیں جی اُٹھوں گا۔‘
64 اِس لئے حکم دیں کہ قبر کو تیسرے دن تک محفوظ
رکھا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر اُس کی
لاش کو چُرا لے جائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ وہ مُردوں
میں سے جی اُٹھا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ آخری دھوکا پہلے
دھوکے سے بھی زیادہ بڑا ہو گا۔“
65 پیلاطس نے جواب دیا، ”پہرے داروں کو لے کر
قبر کو اِتنا محفوظ کر دو جتنا تم کر سکتے ہو۔“
66 چنانچہ اُنہوں نے جا کر قبر کو محفوظ کر لیا۔ قبر کے
منہ پر پڑے پتھر پر مُہر لگا کر اُنہوں نے اُس پر پہرے
دار مقرر کر دیئے۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

28 اتوار کو صبح سویرے ہی مریم مگدلینی اور
دوسری مریم قبر کو دیکھنے کے لئے نکلیں۔
سورج طلوع ہو رہا تھا۔ 2 اچانک ایک شدید زلزلہ آیا،
کیونکہ رب کا ایک فرشتہ آسمان سے اُتر آیا اور قبر کے
پاس جا کر اُس پر پڑے پتھر کو ایک طرف لُڑھکا دیا۔
پھر وہ اُس پر بیٹھ گیا۔ 3 اُس کی شکل و صورت بجلی کی
طرح چمک رہی تھی اور اُس کا لباس برف کی مانند سفید
تھا۔ 4 پہرے دار اِتنے ڈر گئے کہ وہ لرزتے لرزتے
مُردہ سے ہو گئے۔
5 فرشتے نے خواتین سے کہا، ”مت ڈرو۔ مجھے معلوم
ہے کہ تم عیسیٰ کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ 6 وہ
یہاں نہیں ہے۔ وہ جی اُٹھا ہے، جس طرح اُس نے
فرمایا تھا۔ آؤ، اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں وہ پڑا تھا۔ 7 اور
اب جلدی سے جا کر اُس کے شاگردوں کو بتا دو کہ وہ
جی اُٹھا ہے اور تمہارے آگے آگے گلیل پہنچ جائے گا۔
وہیں تم اُسے دیکھو گے۔ اب مَیں نے تم کو اِس سے
آگاہ کیا ہے۔“
8 خواتین جلدی سے قبر سے چلی گئیں۔ وہ سہمی
ہوئی لیکن بڑی خوش تھیں اور دوڑی دوڑی اُس کے
شاگردوں کو یہ خبر سنانے گئیں۔
9 اچانک عیسیٰ اُن سے ملا۔ اُس نے کہا، ”سلام۔“
وہ اُس کے پاس آئیں، اُس کے پاؤں پکڑے اور اُسے
سجدہ کیا۔ 10 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”مت ڈرو۔ جاؤ،
میرے بھائیوں کو بتا دو کہ وہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں
وہ مجھے دیکھیں گے۔“

پہرے داروں کی رپورٹ

11 خواتین ابھی راستے میں تھیں کہ پہرے داروں
میں سے کچھ شہر میں گئے اور راہنما اماموں کو سب کچھ
بتا دیا۔ 12 راہنما اماموں نے قوم کے بزرگوں کے ساتھ
ایک میٹنگ منعقد کی اور پہرے داروں کو رشوت کی بڑی
رقم دینے کا فیصلہ کیا۔ 13 اُنہوں نے اُنہیں بتایا، ”تم کو
کہنا ہے، ’جب ہم رات کے وقت سو رہے تھے تو اُس
کے شاگرد آئے اور اُسے چُرا لے گئے۔‘ 14 اگر یہ خبر
گورنر تک پہنچے تو ہم اُسے سمجھا لیں گے۔ تم کو فکر کرنے
کی ضرورت نہیں۔“

15 چنانچہ پہرے داروں نے رشوت لے کر وہ کچھ
کیا جو اُنہیں سکھایا گیا تھا۔ اُن کی یہ کہانی یہودیوں
کے درمیان بہت پھیلائی گئی اور آج تک اُن میں
رائج ہے۔

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

16 پھر گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ کے پاس
پہنچے جہاں عیسیٰ نے اُنہیں جانے کو کہا تھا۔ 17 وہاں
اُسے دیکھ کر اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا۔ لیکن کچھ شک
میں پڑ گئے۔ 18 پھر عیسیٰ نے اُن کے پاس آ کر کہا،
''آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دے دیا گیا ہے۔
19 اِس لئے جاؤ، تمام قوموں کو شاگرد بنا کر اُنہیں
باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔
20 اور اُنہیں یہ سکھاؤ کہ وہ اُن تمام احکام کے مطابق
زندگی گزاریں جو مَیں نے تمہیں دیئے ہیں۔ اور دیکھو،
مَیں دنیا کے اختتام تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔''

مرقس کی معرفت اِنجیل

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

1 یہ اللہ کے فرزند عیسیٰ مسیح کے بارے میں خوش
خبری ہے، 2 جو یسعیاہ نبی کی پیش گوئی کے
مطابق یوں شروع ہوئی:
’دیکھ، مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے
بھیج دیتا ہوں
جو تیرے لئے راستہ تیار کرے گا۔
3 ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے،
رب کی راہ تیار کرو!
اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔‘
4 یہ پیغمبر یحییٰ بپتسمہ دینے والا تھا۔ ریگستان میں
رہ کر اُس نے اعلان کیا کہ لوگ توبہ کر کے بپتسمہ
لیں تاکہ اُنہیں اپنے گناہوں کی معافی مل جائے۔
5 یہودیہ کے پورے علاقے کے لوگ یروشلم کے تمام
باشندوں سمیت نکل کر اُس کے پاس آئے۔ اور اپنے
گناہوں کو تسلیم کر کے اُنھوں نے دریائے یردن میں
یحییٰ سے بپتسمہ لیا۔
6 یحییٰ اونٹوں کے بالوں کا لباس پہنے اور کمر پر
چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا۔ خوراک کے طور پر وہ
ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ 7 اُس نے اعلان کیا،
”میرے بعد ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔
مَیں جھک کر اُس کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی
لائق نہیں۔ 8 مَیں تم کو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن
وہ تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔“

عیسیٰ کا بپتسمہ اور آزمائش

9 اُن دنوں میں عیسیٰ ناصرت سے آیا اور یحییٰ نے
اُسے دریائے یردن میں بپتسمہ دیا۔ 10 پانی سے نکلتے ہی
عیسیٰ نے دیکھا کہ آسمان پھٹ رہا ہے اور روح القدس
کبوتر کی طرح مجھ پر اُتر رہا ہے۔ 11 ساتھ ساتھ آسمان
سے ایک آواز سنائی دی، ”تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ
سے مَیں خوش ہوں۔“
12 اِس کے فوراً بعد روح القدس نے اُسے ریگستان
میں بھیج دیا۔ 13 وہاں وہ چالیس دن رہا جس کے دوران
ابلیس اُس کی آزمائش کرتا رہا۔ وہ جنگلی جانوروں کے
درمیان رہتا اور فرشتے اُس کی خدمت کرتے تھے۔

عیسیٰ چار مچھیروں کو بُلاتا ہے

14 جب یحییٰ کو جیل میں ڈال دیا گیا تو عیسیٰ گلیل
کے علاقے میں آیا اور اللہ کی خوش خبری کا اعلان کرنے
لگا۔ 15 وہ بولا، ”مقررہ وقت آ گیا ہے، اللہ کی بادشاہی
قریب آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور اللہ کی خوش خبری پر
ایمان لاؤ۔“

16 ایک دن جب عیسیٰ گلیل کی جھیل کے کنارے
کنارے چل رہا تھا تو اُس نے شمعون اور اُس کے بھائی
اندریاس کو دیکھا۔ وہ جھیل میں جال ڈال رہے تھے
کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ 17 اُس نے کہا، ”آؤ، میرے
پیچھے ہو لو، مَیں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔“ 18 یہ سنتے ہی
وہ اپنے جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

19 تھوڑا سا آگے جا کر عیسیٰ نے زبدی کے بیٹوں
یعقوب اور یوحنا کو دیکھا۔ وہ کشتی میں بیٹھے اپنے جالوں
کی مرمت کر رہے تھے۔ 20 اُس نے اُنہیں فوراً بُلایا تو
وہ اپنے باپ کو مزدوروں سمیت کشتی میں چھوڑ کر اُس
کے پیچھے ہو لئے۔

آدمی کی بدروح کے قبضے سے رِہائی

21 وہ کفرنحوم شہر میں داخل ہوئے۔ اور سبت کے
دن عیسیٰ عبادت خانے میں جا کر لوگوں کو سکھانے لگا۔
22 وہ اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے کیونکہ وہ اُنہیں
شریعت کے عالِموں کی طرح نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ
سکھاتا تھا۔

23 اُن کے عبادت خانے میں ایک آدمی تھا جو کسی
ناپاک روح کے قبضے میں تھا۔ عیسیٰ کو دیکھتے ہی وہ چیخ
چیخ کر بولنے لگا، 24 ”اے ناصرت کے عیسیٰ، ہمارا آپ
کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے
آئے ہیں؟ مَیں تو جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں، آپ اللہ
کے قدوس ہیں۔“

25 عیسیٰ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش! آدمی سے
نکل جا!“ 26 اِس پر بدروح آدمی کو جھنجھوڑ کر اور چیخیں
مار مار کر اُس میں سے نکل گئی۔

27 تمام لوگ گھبرا گئے اور ایک دوسرے سے کہنے
لگے، ”یہ کیا ہے؟ ایک نئی تعلیم جو اختیار کے ساتھ
دی جا رہی ہے۔ اور وہ بدروحوں کو حکم دیتا ہے تو وہ
اُس کی مانتی ہیں۔“

28 اور عیسیٰ کے بارے میں چرچا جلدی سے گلیل
کے پورے علاقے میں پھیل گیا۔

بہت سے مریضوں کی شفا

29 عبادت خانے سے نکلنے کے عین بعد وہ یعقوب
اور یوحنا کے ساتھ شمعون اور اندریاس کے گھر گئے۔
30 وہاں شمعون کی ساس بستر پر پڑی تھی، کیونکہ اُسے بخار
تھا۔ اُنہوں نے عیسیٰ کو بتا دیا 31 تو وہ اُس کے نزدیک
گیا۔ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس نے اُٹھنے میں اُس کی مدد
کی۔ اِس پر بخار اُتر گیا اور وہ اُن کی خدمت کرنے لگی۔

32 جب شام ہوئی اور سورج غروب ہوا تو لوگ تمام
مریضوں اور بدروح گرفتہ اشخاص کو عیسیٰ کے پاس
لائے۔ 33 پورا شہر دروازے پر جمع ہو گیا 34 اور عیسیٰ
نے بہت سے مریضوں کو مختلف قسم کی بیماریوں سے
شفا دی۔ اُس نے بہت سی بدروحیں بھی نکال دیں، لیکن
اُس نے اُنہیں بولنے نہ دیا، کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ
کون ہے۔

گلیل میں منادی

35 اگلے دن صبح سویرے جب ابھی اندھیرا ہی تھا تو
عیسیٰ اُٹھ کر دعا کرنے کے لئے کسی ویران جگہ چلا گیا۔
36 بعد میں شمعون اور اُس کے ساتھی اُسے ڈھونڈنے
نکلے۔ 37 جب معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے تو اُنہوں نے
اُس سے کہا، ”تمام لوگ آپ کو تلاش کر رہے ہیں!“
38 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”آؤ، ہم ساتھ والی
آبادیوں میں جائیں تاکہ مَیں وہاں بھی منادی کروں۔
کیونکہ مَیں اِسی مقصد سے نکل آیا ہوں۔“
39 چنانچہ وہ پورے گلیل میں سے گزرتا ہوا عبادت
خانوں میں منادی کرتا اور بدروحوں کو نکالتا رہا۔

کوڑھ سے شفا

40 ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جو کوڑھ کا مریض تھا۔
گھٹنوں کے بل جھک کر اُس نے منت کی، ”اگر آپ
چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔“
41 عیسیٰ کو ترس آیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے
چھوا اور کہا، ”مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔“
42 اِس پر بیماری فوراً دُور ہو گئی اور وہ پاک صاف ہو
گیا۔ 43 عیسیٰ نے اُسے فوراً رُخصت کر کے سختی سے
سمجھایا، 44 ”خبردار! یہ بات کسی کو نہ بتانا بلکہ بیت
المقدس میں امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔
اپنے ساتھ وہ قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت
اُن سے کرتی ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملی ہو۔ یوں
علانیہ تصدیق ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو
گیا ہے۔“
45 آدمی چلا گیا، لیکن وہ ہر جگہ اپنی کہانی سنانے لگا۔
اُس نے یہ خبر اِتنی پھیلائی کہ عیسیٰ کھلے طور پر کسی بھی
شہر میں داخل نہ ہو سکا بلکہ اُسے ویران جگہوں میں
رہنا پڑا۔ لیکن وہاں بھی لوگ ہر جگہ سے اُس کے پاس
پہنچ گئے۔

مفلوج کے لئے چھت کھولی جاتی ہے

2 کچھ دنوں کے بعد عیسیٰ کفرنحوم میں واپس آیا۔
جلد ہی خبر پھیل گئی کہ وہ گھر میں ہے۔
2 اِس پر اِتنے لوگ جمع ہو گئے کہ پورا گھر بھر گیا بلکہ
دروازے کے سامنے بھی جگہ نہ رہی۔ وہ اُنہیں کلامِ
مقدس سنانے لگا۔ 3 اِتنے میں کچھ لوگ پہنچے۔ اُن میں
سے چار آدمی ایک مفلوج کو اُٹھائے عیسیٰ کے پاس لانا
چاہتے تھے۔ 4 مگر وہ اُسے ہجوم کی وجہ سے عیسیٰ تک
نہ پہنچا سکے، اِس لئے اُنہوں نے چھت کھول دی۔
عیسیٰ کے اوپر کا حصہ اُدھیڑ کر اُنہوں نے چارپائی کو
جس پر مفلوج لیٹا تھا اُتار دیا۔ 5 جب عیسیٰ نے اُن کا
ایمان دیکھا تو اُس نے مفلوج سے کہا، ”بیٹا، تیرے گناہ
معاف کر دیئے گئے ہیں۔“
6 شریعت کے کچھ عالِم وہاں بیٹھے تھے۔ وہ یہ سن کر
سوچ بچار میں پڑ گئے۔ 7 ”یہ کس طرح ایسی باتیں کر
سکتا ہے؟ کفر بک رہا ہے۔ صرف اللہ ہی گناہ معاف کر
سکتا ہے۔“
8 عیسیٰ نے اپنی روح میں فوراً جان لیا کہ وہ کیا
سوچ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے اُن سے پوچھا، ”تم
دل میں اِس طرح کی باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ 9 کیا
مفلوج سے یہ کہنا آسان ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر
دیئے گئے ہیں‘ یا یہ کہ ’اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر چل
پھر‘؟ 10 لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی
دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔“ یہ کہہ کر وہ

مفلوج سے مخاطب ہوا، 11 ”مَیں تجھ سے کہتا ہوں کہ
اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر گھر چلا جا۔“
12 وہ آدمی کھڑا ہوا اور فوراً اپنی چارپائی اُٹھا کر اُن
کے دیکھتے دیکھتے چلا گیا۔ سب سخت حیرت زدہ ہوئے
اور اللہ کی تمجید کر کے کہنے لگے، ”ایسا کام ہم نے کبھی
نہیں دیکھا!“

عیسیٰ متی کو بُلاتا ہے

13 پھر عیسیٰ نکل کر دوبارہ جھیل کے کنارے گیا۔
ایک بڑی بھیڑ اُس کے پاس آئی تو وہ اُنہیں سکھانے
لگا۔ 14 چلتے چلتے اُس نے حلفئی کے بیٹے لاوی کو دیکھا
جو ٹیکس لینے کے لئے اپنی چوکی پر بیٹھا تھا۔ عیسیٰ نے
اُس سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ اور لاوی اُٹھ کر
اُس کے پیچھے ہو لیا۔
15 بعد میں عیسیٰ لاوی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔
اُس کے ساتھ نہ صرف اُس کے شاگرد بلکہ بہت سے
ٹیکس لینے والے اور گناہ گار بھی تھے، کیونکہ اُن میں
سے بہتیرے اُس کے پیروکار بن چکے تھے۔ 16 شریعت
کے کچھ فریسی عالِموں نے اُسے یوں ٹیکس لینے والوں
اور گناہ گاروں کے ساتھ کھاتے دیکھا تو اُس کے
شاگردوں سے پوچھا، ”یہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ
گاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟“
17 یہ سن کر عیسیٰ نے جواب دیا، ”صحت مندوں کو
ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ مَیں راست
بازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بُلانے آیا ہوں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

18 یحییٰ کے شاگرد اور فریسی روزہ رکھا کرتے تھے۔
ایک موقع پر کچھ لوگ عیسیٰ کے پاس آئے اور پوچھا،
”آپ کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے جبکہ یحییٰ اور
فریسیوں کے شاگرد روزہ رکھتے ہیں؟“
19 عیسیٰ نے جواب دیا، ”شادی کے مہمان کس
طرح روزہ رکھ سکتے ہیں جب دُولھا اُن کے درمیان
ہے؟ جب تک دُولھا اُن کے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں
رکھ سکتے۔ 20 لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے
لے لیا جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔
21 کوئی بھی نئے کپڑے کا ٹکڑا کسی پرانے لباس میں
نہیں لگاتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو نیا ٹکڑا بعد میں سکڑ کر
پرانے لباس سے الگ ہو جائے گا۔ یوں پرانے لباس کی
پھٹی ہوئی جگہ پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہو جائے گی۔
22 اِسی طرح کوئی بھی انگور کا تازہ رس پرانی اور بے لچک
مشکوں میں نہیں ڈالتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو پرانی مشکیں
پیدا ہونے والی گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے
میں مَے اور مشکیں دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ اِس لئے
انگور کا تازہ رس نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار
ہوتی ہیں۔“

سبت کے بارے میں سوال

23 ایک دن عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر رہا
تھا۔ چلتے چلتے اُس کے شاگرد کھانے کے لئے اناج
کی بالیں توڑنے لگے۔ سبت کا دن تھا۔ 24 یہ دیکھ کر
فریسیوں نے عیسیٰ سے پوچھا، ”دیکھو، یہ کیوں ایسا کر
رہے ہیں؟ سبت کے دن ایسا کرنا منع ہے۔“
25 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا
کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو
بھوک لگی اور اُن کے پاس خوراک نہیں تھی؟ 26 اُس

وقت ابیاتر امامِ اعظم تھا۔ داؤد اللہ کے گھر میں داخل
ہوا اور رب کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں لے کر
کھائیں، اگرچہ صرف اماموں کو اِنہیں کھانے کی اجازت
ہے۔ اور اُس نے اپنے ساتھیوں کو بھی یہ روٹیاں
کھلائیں۔“
27 پھر اُس نے کہا، ”انسان کو سبت کے دن کے
لئے نہیں بنایا گیا بلکہ سبت کا دن انسان کے لئے۔
28 چنانچہ ابنِ آدم سبت کا بھی مالک ہے۔“

سوکھے ہوئے ہاتھ کی شفا

3 کسی اَور وقت جب عیسیٰ عبادت خانے میں گیا
تو وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔
2 سبت کا دن تھا اور لوگ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے
کہ کیا عیسیٰ اِس آدمی کو آج بھی شفا دے گا۔ کیونکہ
وہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ تلاش کر رہے تھے۔
3 عیسیٰ نے سوکھے ہاتھ والے آدمی سے کہا، ”اُٹھ،
درمیان میں کھڑا ہو۔“ 4 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا،
”مجھے بتاؤ، شریعت ہمیں سبت کے دن کیا کرنے کی
اجازت دیتی ہے، نیک کام کرنے کی یا غلط کام کرنے
کی، کسی کی جان بچانے کی یا اُسے تباہ کرنے کی؟“
سب خاموش رہے۔ 5 وہ غصے سے اپنے اردگرد کے
لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اُن کی سخت دلی اُس کے لئے
بڑے دُکھ کا باعث بن رہی تھی۔ پھر اُس نے آدمی سے
کہا، ”اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔“ اُس نے ایسا کیا تو اُس کا
ہاتھ بحال ہو گیا۔ 6 اِس پر فریسی باہر نکل کر سیدھے
ہیرودیس کی پارٹی کے افراد کے ساتھ مل کر عیسیٰ کو قتل
کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

جھیل کے کنارے پر ہجوم

7 لیکن عیسیٰ وہاں سے ہٹ کر اپنے شاگردوں
کے ساتھ جھیل کے پاس گیا۔ ایک بڑا ہجوم اُس کے
پیچھے ہو لیا۔ لوگ نہ صرف گلیل کے علاقے سے آئے
بلکہ بہت سی اَور جگہوں یعنی یہودیہ، 8 یروشلم، ادومیہ،
دریائے یردن کے پار اور صور اور صیدا کے علاقے
سے بھی۔ وجہ یہ تھی کہ عیسیٰ کے کام کی خبر اُن علاقوں
تک بھی پہنچ چکی تھی اور نتیجے میں بہت سے لوگ وہاں
سے بھی آئے۔ 9 عیسیٰ نے شاگردوں سے کہا، ”احتیاطاً
ایک کشتی اُس وقت کے لئے تیار کر رکھو جب ہجوم
مجھے حد سے زیادہ دبانے لگے گا۔“ 10 کیونکہ اُس دن
اُس نے بہتوں کو شفا دی تھی، اِس لئے جسے بھی کوئی
تکلیف تھی وہ دھکے دے دے کر اُس کے پاس آیا تاکہ
اُسے چھو سکے۔ 11 اور جب بھی ناپاک روحوں نے عیسیٰ
کو دیکھا تو وہ اُس کے سامنے گر کر چیخیں مارنے لگیں،
”آپ اللہ کے فرزند ہیں۔“
12 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں سختی سے ڈانٹ کر کہا کہ وہ
اُسے ظاہر نہ کریں۔

عیسیٰ بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہے

13 اِس کے بعد عیسیٰ نے پہاڑ پر چڑھ کر جنہیں وہ
چاہتا تھا اُنہیں اپنے پاس بُلا لیا۔ اور وہ اُس کے پاس
آئے۔ 14 اُس نے اُن میں سے بارہ کو چن لیا۔ اُنہیں
اُس نے اپنے رسول مقرر کر لیا تاکہ وہ اُس کے ساتھ
چلیں اور وہ اُنہیں منادی کرنے کے لئے بھیج سکے۔
15 اُس نے اُنہیں بدروحیں نکالنے کا اختیار بھی دیا۔
16 جن بارہ کو اُس نے مقرر کیا اُن کے نام یہ ہیں:
شمعون جس کا لقب اُس نے پطرس رکھا، 17 زبدی کے

بیٹے یعقوب اور یوحنا جن کا لقب عیسیٰ نے 'بادل کی
گرج کے بیٹے' رکھا، 18 اندریاس، فلپّس، برتلمائی، متی،
توما، یعقوب بن حلفئی، تدّی، شمعون مجاہد 19 اور یہوداہ
اِسکریوتی جس نے بعد میں اُسے دشمن کے حوالے
کر دیا۔

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

20 پھر عیسیٰ کسی گھر میں داخل ہوا۔ اِس بار بھی اِتنا
ہجوم جمع ہو گیا کہ عیسیٰ کو اپنے شاگردوں سمیت کھانا
کھانے کا موقع بھی نہ ملا۔ 21 جب اُس کے خاندان کے
افراد نے یہ سنا تو وہ اُسے پکڑ کر لے جانے کے لئے
آئے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ''وہ ہوش میں نہیں ہے۔''
22 لیکن شریعت کے جو عالِم یروشلم سے آئے تھے
اُنہوں نے کہا، ''یہ بدروحوں کے سردار بعل زبول
کے قبضے میں ہے۔ اُسی کی مدد سے بدروحوں کو نکال
رہا ہے۔''
23 پھر عیسیٰ نے اُنہیں اپنے پاس بُلا کر تمثیلوں میں
جواب دیا۔ ''ابلیس کس طرح ابلیس کو نکال سکتا ہے؟
24 جس بادشاہی میں پھوٹ پڑ جائے وہ قائم نہیں رہ
سکتی۔ 25 اور جس گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی قائم
نہیں رہ سکتا۔ 26 اِسی طرح اگر ابلیس اپنے آپ کی
مخالفت کرے اور یوں اُس میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ قائم
نہیں رہ سکتا بلکہ ختم ہو چکا ہے۔
27 کسی زور آور آدمی کے گھر میں گھُس کر اُس کا مال و
اسباب لُوٹنا اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اُس
آدمی کو باندھا نہ جائے۔ پھر ہی اُسے لُوٹا جا سکتا ہے۔
28 مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگوں کے تمام گناہ
اور کفر کی باتیں معاف کی جا سکیں گی، خواہ وہ کتنا ہی کفر
کیوں نہ بکیں۔ 29 لیکن جو روح القدس کے خلاف کفر
بکے اُسے ابد تک معافی نہیں ملے گی۔ وہ ایک ابدی گناہ
کا قصور وار ٹھہرے گا۔'' 30 عیسیٰ نے یہ اِس لئے کہا
کیونکہ عالِم کہہ رہے تھے کہ وہ کسی بدروح کی گرفت
میں ہے۔

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

31 پھر عیسیٰ کی ماں اور بھائی پہنچ گئے۔ باہر کھڑے
ہو کر اُنہوں نے کسی کو اُسے بُلانے کو بھیج دیا۔ 32 اُس
کے اردگرد ہجوم بیٹھا تھا۔ اُنہوں نے کہا، ''آپ کی ماں
اور بھائی باہر آپ کو بُلا رہے ہیں۔''
33 عیسیٰ نے پوچھا، ''کون میری ماں اور کون میرے
بھائی ہیں؟'' 34 اور اپنے گرد بیٹھے لوگوں پر نظر ڈال کر
اُس نے کہا، ''دیکھو، یہ میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔
35 جو بھی اللہ کی مرضی پوری کرتا ہے وہ میرا بھائی، میری
بہن اور میری ماں ہے۔''

بیج بونے والے کی تمثیل

4 پھر عیسیٰ دوبارہ جھیل کے کنارے تعلیم دینے
لگا۔ اور اِتنی بڑی بھیڑ اُس کے پاس جمع ہوئی کہ
وہ جھیل میں کھڑی ایک کشتی میں بیٹھ گیا۔ باقی لوگ
جھیل کے کنارے پر کھڑے رہے۔ 2 اُس نے اُنہیں
بہت سی باتیں تمثیلوں میں سکھائیں۔ اُن میں سے ایک
یہ تھی:
3 ''سنو! ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ 4 جب
بیج اِدھر اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے
اور پرندوں نے آ کر اُنہیں چُگ لیا۔ 5 کچھ پتھریلی
زمین پر گرے جہاں مٹی کی کمی تھی۔ وہ جلد اُگ آئے

کیونکہ مٹی گہری نہیں تھی۔ 6 لیکن جب سورج نکلا تو
پودے جھُلس گئے اور چونکہ وہ جڑ نہ پکڑ سکے اِس لئے
سوکھ گئے۔ 7 کچھ دانے خود رَو کانٹےدار پودوں کے
درمیان بھی گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو
پودوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے کی
جگہ نہ دی۔ چنانچہ وہ بھی ختم ہو گئے اور پھل نہ لا سکے۔
8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو زرخیز زمین میں گرے۔
وہاں وہ پھوٹ نکلے اور بڑھتے بڑھتے تیس گُنا، ساٹھ گُنا
بلکہ سَو گُنا تک پھل لائے۔“
9 پھر اُس نے کہا، ”جو سن سکتا ہے وہ سن لے!“

تمثیلوں کا مقصد

10 جب وہ اکیلا تھا تو جو لوگ اُس کے اردگرد جمع تھے
اُنہوں نے بارہ شاگردوں سمیت اُس سے پوچھا کہ اِس
تمثیل کا کیا مطلب ہے؟ 11 اُس نے جواب دیا، ”تم
کو تو اللہ کی بادشاہی کا بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے۔
لیکن مَیں اِس دائرے سے باہر کے لوگوں کو ہر بات
سمجھانے کے لئے تمثیلیں استعمال کرتا ہوں 12 تاکہ
پاک کلام پورا ہو جائے کہ
’وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے
مگر کچھ نہیں جانیں گے،
وہ اپنے کانوں سے سنیں گے
مگر کچھ نہیں سمجھیں گے،
ایسا نہ ہو کہ وہ میری طرف رجوع کریں
اور اُنہیں معاف کر دیا جائے‘۔“

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

13 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”کیا تم یہ تمثیل نہیں
سمجھتے؟ تو پھر باقی تمام تمثیلیں کس طرح سمجھ پاؤ گے؟
14 بیج بونے والا اللہ کا کلام بو دیتا ہے۔ 15 راستے پر
گرنے والے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام کو سنتے تو ہیں،
لیکن پھر ابلیس فوراً آ کر وہ کلام چھین لیتا ہے جو اُن
میں بویا گیا ہے۔ 16 پتھریلی زمین پر گرنے والے دانے
وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے ہی اُسے خوشی سے قبول تو کر
لیتے ہیں، 17 لیکن وہ جڑ نہیں پکڑتے اور اِس لئے زیادہ
دیر تک قائم نہیں رہتے۔ جوں ہی وہ کلام پر ایمان لانے
کے باعث کسی مصیبت یا ایذا رسانی سے دوچار ہو جائیں،
تو وہ برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 18 خود رَو کانٹےدار پودوں کے
درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے تو
ہیں، 19 لیکن پھر روزمرہ کی پریشانیاں، دولت کا فریب
اور دیگر چیزوں کا لالچ کلام کو پھلنے پھولنے نہیں دیتے۔
نتیجے میں وہ پھل لانے تک نہیں پہنچتا۔ 20 اِس کے
مقابلے میں زرخیز زمین میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ
ہیں جو کلام سن کر اُسے قبول کرتے اور بڑھتے بڑھتے
تیس گُنا، ساٹھ گُنا بلکہ سَو گُنا تک پھل لاتے ہیں۔“

کوئی چراغ کو برتن کے نیچے نہیں چھپاتا

21 عیسیٰ نے بات جاری رکھی اور کہا، ”کیا چراغ
کو اِس لئے جلا کر لایا جاتا ہے کہ وہ کسی برتن یا چارپائی
کے نیچے رکھا جائے؟ ہرگز نہیں! اُسے شمع دان پر رکھا
جاتا ہے۔ 22 کیونکہ جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے اُسے
آخرکار ظاہر ہو جانا ہے اور تمام بھیدوں کو ایک دن کھل
جانا ہے۔ 23 اگر کوئی سن سکے تو سن لے۔“
24 اُس نے اُن سے یہ بھی کہا، ”اِس پر دھیان دو کہ
تم کیا سنتے ہو۔ جس حساب سے تم دوسروں کو دیتے ہو
اُسی حساب سے تم کو بھی دیا جائے گا بلکہ تم کو اُس سے

بڑھ کر ملے گا۔ 25 کیونکہ جسے کچھ حاصل ہوا ہے اُسے
اَور بھی دیا جائے گا، جبکہ جسے کچھ حاصل نہیں ہوا
اُس سے وہ تھوڑا بہت بھی چھین لیا جائے گا جو اُسے
حاصل ہے۔"

خود بخود اُگنے والے بیج کی تمثیل

26 پھر عیسیٰ نے کہا، "اللہ کی بادشاہی یوں سمجھ لو:
ایک کسان زمین میں بیج بکھیر دیتا ہے۔ 27 یہ بیج پھوٹ
کر دن رات اُگتا رہتا ہے، خواہ کسان سو رہا یا جاگ رہا
ہو۔ اُسے معلوم نہیں کہ یہ کیوں کر ہوتا ہے۔ 28 زمین
خود بخود اناج کی فصل پیدا کرتی ہے۔ پہلے پتے نکلتے ہیں،
پھر بالیں نظر آنے لگتی ہیں اور آخر میں دانے پیدا ہو
جاتے ہیں۔ 29 اور جوں ہی اناج کی فصل پک جاتی ہے
کسان آ کر درانتی سے اُسے کاٹ لیتا ہے، کیونکہ فصل کی
کٹائی کا وقت آ چکا ہوتا ہے۔"

رائی کے دانے کی تمثیل

30 پھر عیسیٰ نے کہا، "ہم اللہ کی بادشاہی کا موازنہ
کس چیز سے کریں؟ یا ہم کون سی تمثیل سے اِسے بیان
کریں؟ 31 وہ رائی کے دانے کی مانند ہے جو زمین میں ڈالا
گیا ہو۔ رائی بیجوں میں سب سے چھوٹا دانہ ہے 32 لیکن
بڑھتے بڑھتے سبزیوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے۔
اُس کی شاخیں اِتنی لمبی ہو جاتی ہیں کہ پرندے اُس کے
سائے میں اپنے گھونسلے بنا سکتے ہیں۔"

33 عیسیٰ اِسی قسم کی بہت سی تمثیلوں کی مدد سے
اُنہیں کلام یوں سناتا تھا کہ وہ اِسے سمجھ سکتے تھے۔
34 ہاں، عوام کو وہ صرف تمثیلوں کے ذریعے سکھاتا تھا۔
لیکن جب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ اکیلا ہوتا تو
وہ ہر بات کی تشریح کرتا تھا۔

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

35 اُس دن جب شام ہوئی تو عیسیٰ نے اپنے شاگردوں
سے کہا، "آؤ، ہم جھیل کے پار چلیں۔" 36 چنانچہ وہ
بھیڑ کو رُخصت کر کے اُسے لے کر چل پڑے۔ بعض
اَور کشتیاں بھی ساتھ گئیں۔ 37 اچانک سخت آندھی آئی۔
لہریں کشتی سے ٹکرا کر اُسے پانی سے بھرنے لگیں،
38 لیکن عیسیٰ ابھی تک کشتی کے پچھلے حصے میں اپنا سر
گدی پر رکھے سو رہا تھا۔ شاگردوں نے اُسے جگا کر کہا،
"اُستاد، کیا آپ کو پروا نہیں کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں؟"
39 وہ جاگ اُٹھا، آندھی کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا،
"خاموش! چپ کر!" اِس پر آندھی تھم گئی اور لہریں
بالکل ساکت ہو گئیں۔ 40 پھر عیسیٰ نے شاگردوں سے
پوچھا، "تم کیوں گھبراتے ہو؟ کیا تم ابھی تک ایمان
نہیں رکھتے؟"

41 اُن پر سخت خوف طاری ہو گیا اور وہ ایک دوسرے
سے کہنے لگے، "آخر یہ کون ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس
کا حکم مانتی ہیں۔"

عیسیٰ گراسینی آدمی سے بدروحیں نکال دیتا ہے

5 پھر وہ جھیل کے پار گراسا کے علاقے میں
پہنچے۔ 2 جب عیسیٰ کشتی سے اُترا تو ایک آدمی جو
ناپاک روح کی گرفت میں تھا قبروں میں سے نکل کر
عیسیٰ کو ملا۔ 3 یہ آدمی قبروں میں رہتا اور اِس نوبت تک
پہنچ گیا تھا کہ کوئی بھی اُسے باندھ نہ سکتا تھا، چاہے اُسے
زنجیروں سے بھی باندھا جاتا۔ 4 اُسے بہت دفعہ بیڑیوں اور
زنجیروں سے باندھا گیا تھا، لیکن جب بھی ایسا ہوا تو اُس

نے زنجیروں کو توڑ کر بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
تھا۔ کوئی بھی اُسے کنٹرول نہیں کر سکتا تھا۔ 5 دن رات
وہ چیخیں مار مار کر قبروں اور پہاڑی علاقے میں گھومتا
پھرتا اور اپنے آپ کو پتھروں سے زخمی کر لیتا تھا۔

6 عیسیٰ کو دُور سے دیکھ کر وہ دوڑا اور اُس کے سامنے
منہ کے بل گرا۔ 7 وہ زور سے چیخا، ”اے عیسیٰ اللہ
تعالیٰ کے فرزند، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اللہ
کے نام میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے عذاب میں
نہ ڈالیں۔“ 8 کیونکہ عیسیٰ نے اُسے کہا تھا، ”اے ناپاک
روح، آدمی میں سے نکل جا!“

9 پھر عیسیٰ نے پوچھا، ”تیرا نام کیا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”لشکر، کیونکہ ہم بہت سے
ہیں۔“ 10 اور وہ بار بار منت کرتا رہا کہ عیسیٰ اُنہیں اِس
علاقے سے نہ نکالے۔

11 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول
چر رہا تھا۔ 12 بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، ”ہمیں
سؤروں میں بھیج دیں، ہمیں اُن میں داخل ہونے دیں۔“
13 اُس نے اُنہیں اجازت دی تو بدروحیں اُس آدمی میں
سے نکل کر سؤروں میں جا گھسیں۔ اِس پر پورے
غول کے تقریباً 2,000 سؤر بھاگ بھاگ کر پہاڑی
کی ڈھلان پر سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر
ڈوب مرے۔

14 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ اُنہوں
نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا تو لوگ
یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں
سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ 15 اُس کے پاس
پہنچے تو وہ آدمی ملا جس میں پہلے بدروحوں کا لشکر تھا۔
اب وہ کپڑے پہنے وہاں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت
ٹھیک تھی۔ یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے۔ 16 جنہوں نے سب
کچھ دیکھا تھا اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ بدروح گرفتہ
آدمی اور سؤروں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

17 پھر لوگ عیسیٰ کی منت کرنے لگے کہ وہ اُن کے
علاقے سے چلا جائے۔

18 عیسیٰ کشتی پر سوار ہونے لگا تو بدروحوں سے آزاد
کئے گئے آدمی نے اُس سے التماس کی، ”مجھے بھی اپنے
ساتھ جانے دیں۔“

19 لیکن عیسیٰ نے اُسے ساتھ جانے نہ دیا بلکہ کہا،
”اپنے گھر واپس چلا جا اور اپنے عزیزوں کو سب کچھ بتا
جو رب نے تیرے لئے کیا ہے، کہ اُس نے تجھ پر کتنا
رحم کیا ہے۔“

20 چنانچہ آدمی چلا گیا اور دکپلس کے علاقے میں
لوگوں کو بتانے لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا
ہے۔ اور سب حیرت زدہ ہوئے۔

یائیر کی بیٹی اور بیمار عورت

21 عیسیٰ نے کشتی میں بیٹھے جھیل کو دوبارہ پار کیا۔
جب دوسرے کنارے پہنچا تو ایک ہجوم اُس کے گرد
جمع ہو گیا۔ وہ ابھی جھیل کے پاس ہی تھا 22 کہ مقامی
عبادت خانے کا ایک راہنما اُس کے پاس آیا۔ اُس کا نام
یائیر تھا۔ عیسیٰ کو دیکھ کر وہ اُس کے پاؤں میں گر گیا
23 اور بہت منت کرنے لگا، ”میری چھوٹی بیٹی مرنے والی
ہے، براہِ کرم آ کر اُس پر اپنے ہاتھ رکھیں تاکہ وہ شفا پا
کر زندہ رہے۔“

24 چنانچہ عیسیٰ اُس کے ساتھ چل پڑا۔ ایک بڑی
بھیڑ اُس کے پیچھے لگ گئی اور لوگ اُسے گھیر کر ہر
طرف سے دبانے لگے۔

25 ہجوم میں ایک عورت تھی جو بارہ سال سے خون
بہنے کے مرض سے رِہائی نہ پا سکی تھی۔ 26 بہت ڈاکٹروں
سے اپنا علاج کروا کروا کر اُسے کئی طرح کی مصیبت
جھیلنی پڑی تھی اور اِتنے میں اُس کے تمام پیسے بھی خرچ
ہو گئے تھے۔ تو بھی کوئی فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ اُس کی
حالت مزید خراب ہوتی گئی۔ 27 عیسیٰ کے بارے میں
سن کر وہ بھیڑ میں شامل ہو گئی تھی۔ اب پیچھے سے آ کر
اُس نے اُس کے لباس کو چھوا، 28 کیونکہ اُس نے سوچا،
”اگر مَیں صرف اُس کے لباس کو ہی چھو لوں تو مَیں شفا
پا لوں گی۔“
29 خون بہنا فوراً بند ہو گیا اور اُس نے اپنے جسم
میں محسوس کیا کہ مجھے اِس اذیت ناک حالت سے رِہائی
مل گئی ہے۔ 30 لیکن اُسی لمحے عیسیٰ کو خود محسوس ہوا
کہ مجھ میں سے توانائی نکلی ہے۔ اُس نے مُڑ کر پوچھا،
”کس نے میرے کپڑوں کو چھوا ہے؟“
31 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”آپ خود دیکھ
رہے ہیں کہ ہجوم آپ کو گھیر کر دبا رہا ہے۔ تو پھر آپ
کس طرح پوچھ سکتے ہیں کہ کس نے مجھے چھوا؟“
32 لیکن عیسیٰ اپنے چاروں طرف دیکھتا رہا کہ کس نے
یہ کیا ہے۔ 33 اِس پر وہ عورت یہ جان کر کہ میرے
ساتھ کیا ہوا ہے خوف کے مارے لرزتی ہوئی اُس کے
پاس آئی۔ وہ اُس کے سامنے گر پڑی اور اُسے پوری
حقیقت کھول کر بیان کی۔ 34 عیسیٰ نے اُس سے کہا،
”بیٹی، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے جا
اور اپنی اذیت ناک حالت سے بچی رہ۔“
35 عیسیٰ نے یہ بات ابھی ختم نہیں کی تھی کہ عبادت
خانے کے راہنما یائیر کے گھر کی طرف سے کچھ لوگ
پہنچے اور کہا، ”آپ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اب اُستاد
کو مزید تکلیف دینے کی کیا ضرورت؟“
36 اُن کی یہ بات نظرانداز کر کے عیسیٰ نے یائیر
سے کہا، ”مت گھبراؤ، فقط ایمان رکھو۔“ 37 پھر عیسیٰ
نے ہجوم کو روک لیا اور صرف پطرس، یعقوب اور اُس
کے بھائی یوحنا کو اپنے ساتھ جانے کی اجازت دی۔
38 جب عبادت خانے کے راہنما کے گھر پہنچے تو وہاں
بڑی افرا تفری نظر آئی۔ لوگ خوب گریہ و زاری کر رہے
تھے۔ 39 اندر جا کر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”یہ کیسا شور
شرابہ ہے؟ کیوں رو رہے ہو؟ لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سو
رہی ہے۔“
40 لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ لیکن اُس
نے سب کو باہر نکال دیا۔ پھر صرف لڑکی کے والدین
اور اپنے تین شاگردوں کو ساتھ لے کر وہ اُس کمرے
میں داخل ہوا جس میں لڑکی پڑی تھی۔ 41 اُس نے اُس
کا ہاتھ پکڑ کر کہا، ”طلِتھا قُوم!“ اِس کا مطلب ہے،
”چھوٹی لڑکی، مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ جاگ اُٹھ!“
42 لڑکی فوراً اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی۔ اُس کی عمر
بارہ سال تھی۔ یہ دیکھ کر لوگ گھبرا کر حیران رہ گئے۔
43 عیسیٰ نے اُنہیں سنجیدگی سے سمجھایا کہ وہ کسی کو بھی
اِس کے بارے میں نہ بتائیں۔ پھر اُس نے اُنہیں کہا کہ
اُسے کھانے کو کچھ دو۔

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

6 پھر عیسیٰ وہاں سے چلا گیا اور اپنے وطنی شہر
ناصرت میں آیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ
تھے۔ 2 سبت کے دن وہ عبادت خانے میں تعلیم دینے
لگا۔ بیشتر لوگ اُس کی باتیں سن کر حیرت زدہ ہوئے۔
اُنہوں نے پوچھا، ”اِسے یہ کہاں سے حاصل ہوا ہے؟

یہ حکمت جو اِسے ملی ہے، اور یہ معجزے جو اِس کے
ہاتھوں سے ہوتے ہیں، یہ کیا ہے؟ 3 کیا یہ وہ بڑھئی
نہیں ہے جو مریم کا بیٹا ہے اور جس کے بھائی یعقوب،
یوسف، یہوداہ اور شمعون ہیں؟ اور کیا اِس کی بہنیں
یہیں نہیں رہتیں؟'' یوں اُنہوں نے اُس سے ٹھوکر کھا
کر اُسے قبول نہ کیا۔
4 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''نبی کی ہر جگہ عزت ہوتی
ہے سوائے اُس کے وطنی شہر، اُس کے رشتے داروں اور
اُس کے اپنے خاندان کے۔''
5 وہاں وہ کوئی معجزہ نہ کر سکا۔ اُس نے صرف چند
ایک مریضوں پر ہاتھ رکھ کر اُن کو شفا دی۔ 6 اور وہ اُن
کی بےاعتقادی کے سبب سے بہت حیران تھا۔

عیسیٰ بارہ شاگردوں کو تبلیغ کرنے بھیجتا ہے

اِس کے بعد عیسیٰ نے اردگرد کے علاقے میں گاؤں
گاؤں جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔ 7 بارہ شاگردوں کو بُلا کر
وہ اُنہیں دو دو کر کے مختلف جگہوں پر بھیجنے لگا۔ اِس
کے لئے اُس نے اُنہیں ناپاک روحوں کو نکالنے کا اختیار
دے کر 8 یہ ہدایت کی، ''سفر پر اپنے ساتھ کچھ نہ
لینا سوائے ایک لاٹھی کے۔ نہ روٹی، نہ سامان کے لئے
کوئی بیگ، نہ کمربند میں کوئی پیسہ، 9 نہ ایک سے زیادہ
سوٹ۔ تم جوتے پہن سکتے ہو۔ 10 جس گھر میں بھی
داخل ہو اُس میں اُس مقام سے چلے جانے تک ٹھہرو۔
11 اور اگر کوئی مقام تم کو قبول نہ کرے یا تمہاری نہ سنے
تو پھر روانہ ہوتے وقت اپنے پاؤں سے گرد جھاڑ دو۔
یوں تم اُن کے خلاف گواہی دو گے۔''
12 چنانچہ شاگرد وہاں سے نکل کر منادی کرنے لگے
کہ لوگ توبہ کریں۔ 13 اُنہوں نے بہت سی بدروحیں
نکال دیں اور بہت سے مریضوں پر زیتون کا تیل مَل کر
اُنہیں شفا دی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا قتل

14 بادشاہ ہیرودیس انتپاس نے عیسیٰ کے بارے میں
سنا، کیونکہ اُس کا نام مشہور ہو گیا تھا۔ کچھ کہہ رہے
تھے، ''یحییٰ بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے جی اُٹھا
ہے، اِس لئے اِس قسم کی معجزانہ طاقتیں اُس میں نظر
آتی ہیں۔''
اَوروں نے سوچا، ''یہ الیاس نبی ہے۔''
15 یہ خیال بھی پیش کیا جا رہا تھا کہ وہ قدیم زمانے
کے نبیوں جیسا کوئی نبی ہے۔
16 لیکن جب ہیرودیس نے اُس کے بارے میں سنا
تو اُس نے کہا، ''یحییٰ جس کا مَیں نے سر قلم کروایا
ہے مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔'' 17 وجہ یہ تھی کہ
ہیرودیس کے حکم پر ہی یحییٰ کو گرفتار کر کے جیل میں
ڈالا گیا تھا۔ یہ ہیرودیاس کی خاطر ہوا تھا جو پہلے ہیرودیس
کے بھائی فلپّس کی بیوی تھی، لیکن جس سے اُس نے
اب خود شادی کر لی تھی۔ 18 یحییٰ نے ہیرودیس کو بتایا
تھا، ''اپنے بھائی کی بیوی سے تیری شادی ناجائز ہے۔''
19 اِس وجہ سے ہیرودیاس اُس سے کینہ رکھتی اور
اُسے قتل کرانا چاہتی تھی۔ لیکن اِس میں وہ ناکام رہی
20 کیونکہ ہیرودیس یحییٰ سے ڈرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ
یہ آدمی راست باز اور مقدّس ہے، اِس لئے وہ اُس
کی حفاظت کرتا تھا۔ جب بھی اُس سے بات ہوتی تو
ہیرودیس سن سن کر بڑی اُلجھن میں پڑ جاتا۔ تو بھی وہ
اُس کی باتیں سننا پسند کرتا تھا۔
21 آخرکار ہیرودیاس کو ہیرودیس کی سال گرہ پر اچھا

موقع مل گیا۔ سال گرہ کو منانے کے لئے ہیرودیس
نے اپنے بڑے سرکاری افسروں، ملٹری کمانڈروں اور گلیل
کے اوّل درجے کے شہریوں کی ضیافت کی۔ 22 ضیافت
کے دوران ہیرودیاس کی بیٹی اندر آ کر ناچنے لگی۔
ہیرودیس اور اُس کے مہمانوں کو یہ بہت پسند آیا اور اُس
نے لڑکی سے کہا، ”جو جی چاہے مجھ سے مانگ تو مَیں وہ
تجھے دوں گا۔“ 23 بلکہ اُس نے قسم کھا کر کہا، ”جو بھی
تُو مانگے گی مَیں تجھے دوں گا، خواہ بادشاہی کا آدھا حصہ
ہی کیوں نہ ہو۔“

24 لڑکی نے نکل کر اپنی ماں سے پوچھا، ”مَیں کیا
مانگوں؟“

ماں نے جواب دیا، ”یحییٰ بپتسمہ دینے والے
کا سر۔“

25 لڑکی پُھرتی سے اندر جا کر بادشاہ کے پاس واپس آئی
اور کہا، ”مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے ابھی ابھی یحییٰ
بپتسمہ دینے والے کا سر ٹرے میں منگوا دیں۔“

26 یہ سن کر بادشاہ کو بہت دُکھ ہوا۔ لیکن اپنی قسموں
اور مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ انکار کرنے کے
لئے بھی تیار نہیں تھا۔ 27 چنانچہ اُس نے فوراً جلاد کو
بھیج کر حکم دیا کہ وہ یحییٰ کا سر لے آئے۔ جلاد نے
جیل میں جا کر یحییٰ کا سر قلم کر دیا۔ 28 پھر وہ اُسے
ٹرے میں رکھ کر لے آیا اور لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی
نے اُسے اپنی ماں کے سپرد کیا۔ 29 جب یحییٰ کے
شاگردوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ آئے اور اُس کی لاش لے
کر اُسے قبر میں رکھ دیا۔

عیسیٰ 5000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

30 رسول واپس آ کر عیسیٰ کے پاس جمع ہوئے اور
اُسے سب کچھ سنانے لگے جو اُنہوں نے کیا اور سکھایا
تھا۔ 31 اِس دوران اِتنے لوگ آ اور جا رہے تھے کہ
اُنہیں کھانا کھانے کا موقع بھی نہ ملا۔ اِس لئے عیسیٰ
نے بارہ شاگردوں سے کہا، ”آؤ، ہم لوگوں سے الگ ہو
کر کسی غیر آباد جگہ جائیں اور آرام کریں۔“ 32 چنانچہ
وہ کشتی پر سوار ہو کر کسی ویران جگہ چلے گئے۔

33 لیکن بہت سے لوگوں نے اُنہیں جاتے وقت
پہچان لیا۔ وہ پیدل چل کر تمام شہروں سے نکل آئے
اور دوڑ دوڑ کر اُن سے پہلے منزلِ مقصود تک پہنچ گئے۔
34 جب عیسیٰ نے کشتی پر سے اُتر کر بڑے ہجوم کو دیکھا
تو اُسے لوگوں پر ترس آیا، کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی مانند
تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہیں وہ اُنہیں بہت سی
باتیں سکھانے لگا۔

35 جب دن ڈھلنے لگا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس
آئے اور کہا، ”یہ جگہ ویران ہے اور دن ڈھلنے لگا ہے۔
36 اِن کو رُخصت کر دیں تاکہ یہ اردگرد کی بستیوں اور
دیہاتوں میں جا کر کھانے کے لئے کچھ خرید لیں۔“

37 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں کہا، ”تم خود اِنہیں کچھ
کھانے کو دو۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”ہم اِس کے لئے درکار چاندی
کے 200 سِکے کہاں سے لے کر روٹی خریدنے جائیں
اور اِنہیں کھلائیں؟“

38 اُس نے کہا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ جا
کر پتا کرو!“

اُنہوں نے معلوم کیا۔ پھر دوبارہ اُس کے پاس
آ کر کہنے لگے، ”ہمارے پاس پانچ روٹیاں اور دو
مچھلیاں ہیں۔“

39 اِس پر عیسیٰ نے اُنہیں ہدایت دی، ”تمام لوگوں

کو گروہوں میں ہری گھاس پر بٹھا دو۔“ 40 چنانچہ لوگ
سَو سَو اور پچاس پچاس کی صورت میں بیٹھ گئے۔ 41 پھر
عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان
کی طرف دیکھا اور شکر گزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے
روٹیوں کو توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا تاکہ وہ لوگوں میں
تقسیم کریں۔ اُس نے دو مچھلیوں کو بھی ٹکڑے ٹکڑے
کر کے شاگردوں کے ذریعے اُن میں تقسیم کروایا۔ 42 اور
سب نے جی بھر کر کھایا۔ 43 جب شاگردوں نے روٹیوں
اور مچھلیوں کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے تو بارہ
ٹوکرے بھر گئے۔ 44 کھانے والے مردوں کی کُل تعداد
5,000 تھی۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

45 اِس کے عین بعد عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو
مجبور کیا کہ وہ کشتی پر سوار ہو کر آگے نکلیں اور جھیل
کے پار کے شہر بیت صیدا جائیں۔ اِتنے میں وہ ہجوم
کو رُخصت کرنا چاہتا تھا۔ 46 اُنہیں خیرباد کہنے کے بعد
وہ دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 47 شام کے
وقت شاگردوں کی کشتی جھیل کے بیچ تک پہنچ گئی تھی
جبکہ عیسیٰ خود خشکی پر اکیلا رہ گیا تھا۔ 48 وہاں سے اُس
نے دیکھا کہ شاگرد کشتی کو کھینے میں بڑی جد و جہد کر
رہے ہیں، کیونکہ ہَوا اُن کے خلاف چل رہی تھی۔
تقریباً تین بجے رات کے وقت عیسیٰ پانی پر چلتے ہوئے
اُن کے پاس آیا۔ وہ اُن سے آگے نکلنا چاہتا تھا، 49 لیکن
جب اُنہوں نے اُسے جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا
تو سوچنے لگے، ”یہ کوئی بھوت ہے“ اور چیخیں مارنے
لگے۔ 50 کیونکہ سب نے اُسے دیکھ کر دہشت کھائی۔
لیکن عیسیٰ فوراً اُن سے مخاطب ہو کر بولا، ”حوصلہ
رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔“ 51 پھر وہ اُن کے
پاس آیا اور کشتی میں بیٹھ گیا۔ اُسی وقت ہَوا تھم گئی۔
شاگرد نہایت ہی حیرت زدہ ہوئے۔ 52 کیونکہ جب
روٹیوں کا معجزہ کیا گیا تھا تو وہ اِس کا مطلب نہیں سمجھے
تھے بلکہ اُن کے دل بے حس ہو گئے تھے۔

گنیسرت میں مریضوں کی شفا

53 جھیل کو پار کر کے وہ گنیسرت شہر کے پاس
پہنچ گئے اور لنگر ڈال دیا۔ 54 جوں ہی وہ کشتی سے
اُترے لوگوں نے عیسیٰ کو پہچان لیا۔ 55 وہ بھاگ بھاگ
کر اُس پورے علاقے میں سے گزرے اور مریضوں کو
چارپائیوں پر اُٹھا اُٹھا کر وہاں لے آئے جہاں کہیں اُنہیں
خبر ملی کہ وہ ٹھہرا ہوا ہے۔ 56 جہاں بھی وہ گیا چاہے
گاؤں، شہر یا بستی میں، وہاں لوگوں نے بیماروں کو چوکوں
میں رکھ کر اُس سے منت کی کہ وہ کم از کم اُنہیں اپنے
لباس کے دامن کو چھونے دے۔ اور جس نے بھی اُسے
چھوا اُسے شفا ملی۔

باپ دادا کی تعلیم

7 ایک دن فریسی اور شریعت کے کچھ عالِم یروشلم
سے عیسیٰ سے ملنے آئے۔ 2 جب وہ وہاں تھے
تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کے کچھ شاگرد اپنے ہاتھ پاک
صاف کئے بغیر یعنی دھوئے بغیر کھانا کھا رہے ہیں۔
3 (کیونکہ یہودی اور خاص کر فریسی فرقے کے لوگ
اِس معاملے میں اپنے باپ دادا کی روایت کو مانتے
ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ اچھی طرح دھوئے بغیر کھانا نہیں
کھاتے۔ 4 اِسی طرح جب وہ کبھی بازار سے آتے ہیں
تو وہ غسل کر کے ہی کھانا کھاتے ہیں۔ وہ بہت سی اَور

روایتوں پر بھی عمل کرتے ہیں، مثلاً کپ، جگ اور کیتلی
کو دھو کر پاک صاف کرنے کی رسم پر۔)
5 چنانچہ فریسیوں اور شریعت کے عالِموں نے عیسیٰ
سے پوچھا، ”آپ کے شاگرد باپ دادا کی روایتوں کے
مطابق زندگی کیوں نہیں گزارتے بلکہ روٹی بھی ہاتھ پاک
صاف کئے بغیر کھاتے ہیں؟“
6 عیسیٰ نے جواب دیا، ”یسعیاہ نبی نے تم ریاکاروں
کے بارے میں ٹھیک کہا جب اُس نے یہ نبوّت کی،

’یہ قوم اپنے ہونٹوں سے تو میرا احترام کرتی ہے
لیکن اُس کا دل مجھ سے دُور ہے۔
7 وہ میری پرستش کرتے تو ہیں، لیکن بے فائدہ۔
کیونکہ وہ صرف انسان ہی کے احکام
سکھاتے ہیں۔‘

8 تم اللہ کے احکام کو چھوڑ کر انسانی روایات کی پیروی
کرتے ہو۔“
9 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، ”تم کتنے سلیقے سے
اللہ کا حکم منسوخ کرتے ہو تاکہ اپنی روایات کو قائم رکھ
سکو۔ 10 مثلاً موسیٰ نے فرمایا، ’اپنے باپ اور اپنی ماں
کی عزت کرنا‘ اور ’جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے
اُسے سزائے موت دی جائے۔‘ 11 لیکن جب کوئی اپنے
والدین سے کہے، ’مَیں آپ کی مدد نہیں کر سکتا، کیونکہ
مَیں نے مَنت مانی ہے کہ جو مجھے آپ کو دینا تھا وہ
اللہ کے لئے قربانی ہے‘ تو تم اِسے جائز قرار دیتے ہو۔
12 یوں تم اُسے اپنے ماں باپ کی مدد کرنے سے روک
لیتے ہو۔ 13 اور اِسی طرح تم اللہ کے کلام کو اپنی
اُس روایت سے منسوخ کر لیتے ہو جو تم نے نسل
در نسل منتقل کی ہے۔ تم اِس قسم کی بہت سی حرکتیں
کرتے ہو۔“

کیا کچھ انسان کو ناپاک کر دیتا ہے؟

14 پھر عیسیٰ نے دوبارہ ہجوم کو اپنے پاس بُلایا اور کہا،
”سب میری بات سنو اور اِسے سمجھنے کی کوشش کرو۔
15 کوئی ایسی چیز ہے نہیں جو انسان میں داخل ہو کر اُسے
ناپاک کر سکے، بلکہ جو کچھ انسان کے اندر سے نکلتا ہے
وہی اُسے ناپاک کر دیتا ہے۔“ 16 [اگر کوئی سن سکتا ہے
تو وہ سن لے۔]
17 پھر وہ ہجوم کو چھوڑ کر کسی گھر میں داخل ہوا۔
وہاں اُس کے شاگردوں نے پوچھا، ”اِس تمثیل کا کیا
مطلب ہے؟“
18 اُس نے کہا، ”کیا تم بھی اِتنے ناسمجھ ہو؟ کیا تم
نہیں سمجھتے کہ جو کچھ باہر سے انسان میں داخل ہوتا ہے
وہ اُسے ناپاک نہیں کر سکتا؟ 19 وہ تو اُس کے دل میں
نہیں جاتا بلکہ اُس کے معدے میں اور وہاں سے نکل
کر جائے ضرورت میں۔“ (یہ کہہ کر عیسیٰ نے ہر قسم کا
کھانا پاک صاف قرار دیا۔)
20 اُس نے یہ بھی کہا، ”جو کچھ انسان کے اندر سے
نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ 21 کیونکہ لوگوں کے
اندر سے، اُن کے دلوں ہی سے بُرے خیالات، حرام
کاری، چوری، قتل و غارت، 22 زناکاری، لالچ، بدکاری،
دھوکا، شہوت پرستی، حسد، بہتان، غرور اور حماقت نکلتے
ہیں۔ 23 یہ تمام بُرائیاں اندر ہی سے نکل کر انسان کو
ناپاک کر دیتی ہیں۔“

غیریہودی عورت کا ایمان

24 پھر عیسیٰ گلیل سے روانہ ہو کر شمال میں صور کے
علاقے میں آیا۔ وہاں وہ کسی گھر میں داخل ہوا۔ وہ نہیں
چاہتا تھا کہ کسی کو پتا چلے، لیکن وہ پوشیدہ نہ رہ سکا۔

25 فوراً ایک عورت اُس کے پاس آئی جس نے اُس کے
بارے میں سن رکھا تھا۔ وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی۔
اُس کی چھوٹی بیٹی کسی ناپاک روح کے قبضے میں تھی،
26 اور اُس نے عیسیٰ سے گزارش کی، ”بدروح کو میری
بیٹی میں سے نکال دیں۔“ لیکن وہ عورت یونانی تھی اور
سور فینیکے کے علاقے میں پیدا ہوئی تھی، 27 اِس لئے
عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”پہلے بچوں کو جی بھر کر کھانے
دے، کیونکہ یہ مناسب نہیں کہ بچوں سے کھانا لے کر
کُتوں کے سامنے پھینک دیا جائے۔“
28 اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، لیکن میز کے
نیچے کے کُتے بھی بچوں کے گرے ہوئے ٹکڑے
کھاتے ہیں۔“
29 عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے اچھا جواب دیا، اِس لئے
جا، بدروح تیری بیٹی میں سے نکل گئی ہے۔“
30 عورت اپنے گھر واپس چلی گئی تو دیکھا کہ لڑکی بستر
پر پڑی ہے اور بدروح اُس میں سے نکل چکی ہے۔

گونگے بہرے کی شفا

31 جب عیسیٰ صور سے روانہ ہوا تو وہ پہلے شمال میں
واقع شہر صیدا کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے بھی فارغ ہو کر
وہ دوبارہ گلیل کی جھیل کے کنارے واقع دکپلس کے
علاقے میں پہنچ گیا۔ 32 وہاں اُس کے پاس ایک بہرا
آدمی لایا گیا جو مشکل ہی سے بول سکتا تھا۔ اُنہوں نے
منت کی کہ وہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھے۔ 33 عیسیٰ اُسے ہجوم
سے دُور لے گیا۔ اُس نے اپنی اُنگلیاں اُس کے کانوں
میں ڈالیں اور تھوک کر آدمی کی زبان کو چھوا۔ 34 پھر
آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر اُس نے آہ بھری اور اُس سے
کہا، ”اِفتح!“ (اِس کا مطلب ہے ”کھل جا!“)
35 فوراً آدمی کے کان کھل گئے، زبان کا بندھن ٹوٹ
گیا اور وہ ٹھیک بولنے لگا۔ 36 عیسیٰ نے حاضرین
کو حکم دیا کہ وہ کسی کو یہ بات نہ بتائیں۔ لیکن جتنا وہ
منع کرتا تھا اُتنا ہی لوگ اِس کی خبر پھیلاتے تھے۔ 37 وہ
نہایت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے، ”اِس نے سب
کچھ اچھا کیا ہے، یہ بہروں کو سننے کی طاقت دیتا ہے اور
گونگوں کو بولنے کی۔“

عیسیٰ 4000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

8 اُن دنوں میں ایک اَور مرتبہ ایسا ہوا کہ بہت
سے لوگ جمع ہوئے جن کے پاس کھانے کا
بندوبست نہیں تھا۔ چنانچہ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں
کو بُلا کر اُن سے کہا، 2 ”مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا
ہے۔ اِنہیں میرے ساتھ ٹھہرے تین دن ہو چکے ہیں
اور اِن کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ 3 لیکن
اگر مَیں اِنہیں رُخصت کر دوں اور وہ اِس بھوکی حالت
میں اپنے اپنے گھر چلے جائیں تو وہ راستے میں تھک کر
چُور ہو جائیں گے۔ اور اِن میں سے کئی دُور دراز سے
آئے ہیں۔“
4 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”اِس ویران
علاقے میں کہاں سے اِتنا کھانا مل سکے گا کہ یہ کھا کر
سیر ہو جائیں؟“
5 عیسیٰ نے پوچھا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں
ہیں؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”سات۔“
6 عیسیٰ نے ہجوم کو زمین پر بیٹھنے کو کہا۔ پھر سات
روٹیوں کو لے کر اُس نے شکر گزاری کی دعا کی اور اُنہیں
توڑ توڑ کر اپنے شاگردوں کو تقسیم کرنے کے لئے دے

دیا۔ 7اُن کے پاس دو چار چھوٹی مچھلیاں بھی تھیں۔
عیسیٰ نے اُن پر بھی شکر گزاری کی دعا کی اور شاگردوں
کو اُنہیں بانٹنے کو کہا۔ 8لوگوں نے جی بھر کر کھایا۔ بعد
میں جب کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو
سات بڑے ٹوکرے بھر گئے۔ 9تقریباً 4,000 آدمی
حاضر تھے۔ کھانے کے بعد عیسیٰ نے اُنہیں رُخصت کر
دیا 10اور فوراً کشتی پر سوار ہو کر اپنے شاگردوں کے
ساتھ دلمنوتہ کے علاقے میں پہنچ گیا۔

فریسی الٰہی نشان طلب کرتے ہیں

11اِس پر فریسی نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے اور اُس
سے بحث کرنے لگے۔ اُسے آزمانے کے لئے اُنہوں نے
مطالبہ کیا کہ وہ اُنہیں آسمان کی طرف سے کوئی الٰہی
نشان دکھائے تاکہ اُس کا اختیار ثابت ہو جائے۔ 12لیکن
اُس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا، ”یہ نسل کیوں الٰہی نشان
کا مطالبہ کرتی ہے؟ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِسے کوئی
نشان نہیں دیا جائے گا۔“
13اور اُنہیں چھوڑ کر وہ دوبارہ کشتی میں بیٹھ گیا اور
جھیل کو پار کرنے لگا۔

فریسیوں اور ہیرودیس کا خمیر

14لیکن شاگرد اپنے ساتھ کھانا لانا بھول گئے تھے۔
کشتی میں اُن کے پاس صرف ایک روٹی تھی۔ 15عیسیٰ
نے اُنہیں ہدایت کی، ”خبردار، فریسیوں اور ہیرودیس
کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔“
16شاگرد آپس میں بحث کرنے لگے، ”وہ اِس لئے
کہہ رہے ہوں گے کہ ہمارے پاس روٹی نہیں ہے۔“
17عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔
اُس نے کہا، ”تم آپس میں کیوں بحث کر رہے ہو کہ
ہمارے پاس روٹی نہیں ہے؟ کیا تم اب تک نہ جانتے،
نہ سمجھتے ہو؟ کیا تمہارے دل اِتنے بے حس ہو گئے
ہیں؟ 18تمہاری آنکھیں تو ہیں، کیا تم دیکھ نہیں سکتے؟
تمہارے کان تو ہیں، کیا تم سن نہیں سکتے؟ اور کیا
تمہیں یاد نہیں 19جب مَیں نے 5,000 آدمیوں کو
پانچ روٹیوں سے سیر کر دیا تو تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں
کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”بارہ۔“
20”اور جب مَیں نے 4,000 آدمیوں کو سات
روٹیوں سے سیر کر دیا تو تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے
کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”سات۔“
21اُس نے پوچھا، ”کیا تم ابھی تک نہیں سمجھتے؟“

بیت صیدا میں اندھے کی شفا

22وہ بیت صیدا پہنچے تو لوگ عیسیٰ کے پاس ایک
اندھے آدمی کو لائے۔ اُنہوں نے التماس کی کہ وہ اُسے
چھوئے۔ 23عیسیٰ اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاؤں سے
باہر لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی آنکھوں پر تھوک کر
اپنے ہاتھ اُس پر رکھ دیئے اور پوچھا، ”کیا تُو کچھ دیکھ
سکتا ہے؟“
24آدمی نے نظر اُٹھا کر کہا، ”ہاں، مَیں لوگوں کو دیکھ
سکتا ہوں۔ وہ پھرتے ہوئے درختوں کی مانند دکھائی دے
رہے ہیں۔“
25عیسیٰ نے دوبارہ اپنے ہاتھ اُس کی آنکھوں پر
رکھے۔ اِس پر آدمی کی آنکھیں پورے طور پر کھل گئیں،
اُس کی نظر بحال ہو گئی اور وہ سب کچھ صاف صاف

دیکھ سکتا تھا۔ 26 عیسیٰ نے اُسے رُخصت کر کے کہا،
''اِس گاؤں میں واپس نہ جانا بلکہ سیدھا اپنے گھر
چلا جا۔''

پطرس کا اقرار

27 پھر عیسیٰ وہاں سے نکل کر اپنے شاگردوں کے
ساتھ قیصریہ فلپی کے قریب کے دیہاتوں میں گیا۔ چلتے
چلتے اُس نے اُن سے پوچھا، ''مَیں لوگوں کے نزدیک
کون ہوں؟''

28 اُنہوں نے جواب دیا، ''کچھ کہتے ہیں یحییٰ بپتسمہ
دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے
ہیں کہ نبیوں میں سے ایک۔''

29 اُس نے پوچھا، ''لیکن تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے
نزدیک مَیں کون ہوں؟''

پطرس نے جواب دیا، ''آپ مسیح ہیں۔''

30 یہ سن کر عیسیٰ نے اُنہیں کسی کو بھی یہ بات
بتانے سے منع کیا۔

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

31 پھر عیسیٰ اُنہیں تعلیم دینے لگا، ''لازم ہے کہ ابنِ
آدم بہت دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت
کے علما سے رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا،
لیکن وہ تیسرے دن جی اُٹھے گا۔'' 32 اُس نے اُنہیں
یہ بات صاف صاف بتائی۔ اِس پر پطرس اُسے ایک
طرف لے جا کر سمجھانے لگا۔ 33 عیسیٰ مُڑ کر شاگردوں
کی طرف دیکھنے لگا۔ اُس نے پطرس کو ڈانٹا، ''شیطان،
میرے سامنے سے ہٹ جا! تُو اللہ کی سوچ نہیں رکھتا
بلکہ انسان کی۔''

34 پھر اُس نے شاگردوں کے علاوہ ہجوم کو بھی اپنے
پاس بُلایا۔ اُس نے کہا، ''جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ
اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے
پیچھے ہو لے۔ 35 کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے
وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری اور اللہ کی خوش خبری
کی خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ 36 کیا
فائدہ ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے، لیکن وہ
اپنی جان سے محروم ہو جائے؟ 37 انسان اپنی جان کے
بدلے کیا دے سکتا ہے؟ 38 جو بھی اِس زناکار اور گناہ
آلودہ نسل کے سامنے میرے اور میری باتوں کے سبب
سے شرمائے اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا
جب وہ اپنے باپ کے جلال میں مقدّس فرشتوں کے
ساتھ آئے گا۔''

9 عیسیٰ نے اُنہیں یہ بھی بتایا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں، یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے
سے پہلے ہی اللہ کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آتے
ہوئے دیکھیں گے۔''

پہاڑ پر عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

2 چھ دن کے بعد عیسیٰ صرف پطرس، یعقوب اور
یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں
اُس کی شکل و صورت اُن کے سامنے بدل گئی۔ 3 اُس
کے کپڑے چمکنے لگے اور نہایت سفید ہو گئے۔ دنیا میں
کوئی بھی دھوبی کپڑے اِتنے سفید نہیں کر سکتا۔ 4 پھر
الیاس اور موسیٰ ظاہر ہوئے اور عیسیٰ سے بات کرنے
لگے۔ 5 پطرس بول اُٹھا، ''اُستاد، کتنی اچھی بات ہے کہ
ہم یہاں ہیں۔ آئیں، ہم تین جھونپڑیاں بنائیں، ایک
آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے

لئے۔'' 6اُس نے یہ اِس لئے کہا کہ تینوں شاگرد سہمے
ہوئے تھے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے۔
7اِس پر ایک بادل آ کر اُن پر چھا گیا اور بادل میں
سے ایک آواز سنائی دی، ''یہ میرا پیارا فرزند ہے۔ اِس
کی سنو۔'' 8اچانک موسیٰ اور الیاس غائب ہو گئے۔
شاگردوں نے چاروں طرف دیکھا، لیکن صرف عیسیٰ
نظر آیا۔
9وہ پہاڑ سے اُترنے لگے تو عیسیٰ نے اُنہیں حکم
دیا، ''جو کچھ تم نے دیکھا ہے اُسے اُس وقت تک کسی
کو نہ بتانا جب تک کہ ابنِ آدم مُردوں میں سے جی
نہ اُٹھے۔''
10چنانچہ اُنہوں نے یہ بات اپنے تک محدود رکھی۔
لیکن وہ کئی بار آپس میں بحث کرنے لگے کہ مُردوں
میں سے جی اُٹھنے سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ 11پھر
اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ''شریعت کے علما کیوں کہتے
ہیں کہ مسیح کی آمد سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے؟''
12عیسیٰ نے جواب دیا، ''الیاس تو ضرور پہلے سب
کچھ بحال کرنے کے لئے آئے گا۔ لیکن کلامِ مقدّس
میں ابنِ آدم کے بارے میں یہ کیوں لکھا ہے کہ اُسے
بہت دُکھ اُٹھانا اور حقیر سمجھا جانا ہے؟ 13لیکن مَیں تم
کو بتاتا ہوں، الیاس تو آ چکا ہے اور اُنہوں نے اُس کے
ساتھ جو چاہا کیا۔ یہ بھی کلامِ مقدّس کے مطابق ہی
ہوا ہے۔''

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

14جب وہ باقی شاگردوں کے پاس واپس پہنچے تو
اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے گرد ایک بڑا ہجوم جمع ہے
اور شریعت کے کچھ علما اُن کے ساتھ بحث کر رہے
ہیں۔ 15عیسیٰ کو دیکھتے ہی لوگوں نے بڑی بے چینی
سے اُس کی طرف دوڑ کر اُسے سلام کیا۔ 16اُس نے
شاگردوں سے سوال کیا، ''تم اُن کے ساتھ کس کے
بارے میں بحث کر رہے ہو؟''
17ہجوم میں سے ایک آدمی نے جواب دیا، ''اُستاد،
مَیں اپنے بیٹے کو آپ کے پاس لایا تھا۔ وہ ایسی بدروح
کے قبضے میں ہے جو اُسے بولنے نہیں دیتی۔ 18اور
جب بھی وہ اُس پر غالب آتی ہے وہ اُسے زمین پر پٹک
دیتی ہے۔ بیٹے کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا اور وہ دانت
پیسنے لگتا ہے۔ پھر اُس کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ مَیں نے آپ
کے شاگردوں سے کہا تو تھا کہ وہ بدروح کو نکال دیں،
لیکن وہ نہ نکال سکے۔''
19عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''ایمان سے خالی نسل!
مَیں کب تک تمہارے ساتھ رہوں، کب تک تمہیں
برداشت کروں؟ لڑکے کو میرے پاس لے آؤ۔'' 20وہ
اُسے عیسیٰ کے پاس لے آئے۔
عیسیٰ کو دیکھتے ہی بدروح لڑکے کو جھنجھوڑنے لگی۔ وہ
زمین پر گر گیا اور اِدھر اُدھر لُڑھکتے ہوئے منہ سے جھاگ
نکالنے لگا۔ 21عیسیٰ نے باپ سے پوچھا، ''اِس کے
ساتھ کب سے ایسا ہو رہا ہے؟''
اُس نے جواب دیا، ''بچپن سے۔ 22بہت دفعہ اُس
نے اِسے ہلاک کرنے کی خاطر آگ یا پانی میں گرایا
ہے۔ اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو ترس کھا کر ہماری
مدد کریں۔''
23عیسیٰ نے پوچھا، ''کیا مطلب، 'اگر آپ کچھ کر
سکتے ہیں'؟ جو ایمان رکھتا ہے اُس کے لئے سب

کچھ ممکن ہے۔"
24 لڑکے کا باپ فوراً چلّا اُٹھا، "مَیں ایمان رکھتا
ہوں۔ میری بےاعتقادی کا علاج کریں۔"
25 عیسیٰ نے دیکھا کہ بہت سے لوگ دوڑ دوڑ کر
دیکھنے آ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے ناپاک روح کو ڈانٹا،
"اے گونگی اور بہری بدروح، مَیں تجھے حکم دیتا ہوں
کہ اِس میں سے نکل جا۔ کبھی بھی اِس میں دوبارہ داخل
نہ ہونا!"
26 اِس پر بدروح چیخ اُٹھی اور لڑکے کو شدت سے
جھنجھوڑ کر نکل گئی۔ لڑکا لاش کی طرح زمین پر پڑا رہا، اِس
لئے سب نے کہا، "وہ مر گیا ہے۔" 27 لیکن عیسیٰ نے
اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھنے میں اُس کی مدد کی اور وہ کھڑا
ہو گیا۔
28 بعد میں جب عیسیٰ کسی گھر میں جا کر اپنے
شاگردوں کے ساتھ اکیلا تھا تو اُنہوں نے اُس سے پوچھا،
"ہم بدروح کو کیوں نہ نکال سکے؟"
29 اُس نے جواب دیا، "اِس قسم کی بدروح صرف
دعا سے نکالی جا سکتی ہے۔"

عیسیٰ دوسری دفعہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

30 وہاں سے نکل کر وہ گلیل میں سے گزرے۔
عیسیٰ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتا چلے کہ وہ کہاں ہے،
31 کیونکہ وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ اُس
نے اُن سے کہا، "ابنِ آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا
جائے گا۔ وہ اُسے قتل کریں گے، لیکن تین دن کے بعد
وہ جی اُٹھے گا۔"
32 لیکن شاگرد اِس کا مطلب نہ سمجھے اور وہ عیسیٰ
سے اِس کے بارے میں پوچھنے سے ڈرتے بھی تھے۔

کون سب سے بڑا ہے؟

33 چلتے چلتے وہ کفرنحوم پہنچے۔ جب وہ کسی گھر میں
تھے تو عیسیٰ نے شاگردوں سے سوال کیا، "راستے میں
تم کس بات پر بحث کر رہے تھے؟"
34 لیکن وہ خاموش رہے، کیونکہ وہ راستے میں اِس پر
بحث کر رہے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟
35 عیسیٰ بیٹھ گیا اور بارہ شاگردوں کو بُلا کر کہا، "جو اوّل
ہونا چاہتا ہے وہ سب سے آخر میں آئے اور سب کا خادم
ہو۔" 36 پھر اُس نے ایک چھوٹے بچے کو لے کر اُن
کے درمیان کھڑا کیا۔ اُسے گلے لگا کر اُس نے اُن سے
کہا، 37 "جو میرے نام میں اِن بچوں میں سے کسی کو
قبول کرتا ہے وہ مجھے ہی قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول
کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے
مجھے بھیجا ہے۔"

جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے حق میں ہے

38 یوحنا بول اُٹھا، "اُستاد، ہم نے ایک شخص کو دیکھا
جو آپ کا نام لے کر بدروحیں نکال رہا تھا۔ ہم نے اُسے
منع کیا، کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا۔"
39 لیکن عیسیٰ نے کہا، "اُسے منع نہ کرنا۔ جو بھی
میرے نام میں معجزہ کرے وہ اگلے لمحے میرے بارے
میں بُری باتیں نہیں کہہ سکے گا۔ 40 کیونکہ جو ہمارے
خلاف نہیں وہ ہمارے حق میں ہے۔ 41 مَیں تم کو سچ
بتاتا ہوں، جو بھی تمہیں اِس وجہ سے پانی کا گلاس پلائے
کہ تم مسیح کے پیروکار ہو اُسے ضرور اجر ملے گا۔

آزمائشیں

42 اور جو کوئی مجھ پر ایمان رکھنے والے اِن چھوٹوں

میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے اُس کے لئے بہتر
ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکّی کا پاٹ باندھ کر
اُسے سمندر میں پھینک دیا جائے۔ 43-[44] اگر تیرا ہاتھ
تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ ڈالنا۔ اِس سے
پہلے کہ تُو دو ہاتھوں سمیت جہنم کی کبھی نہ بجھنے والی
آگ میں چلا جائے [یعنی وہاں جہاں لوگوں کو کھانے
والے کیڑے کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں بجھتی]
بہتر یہ ہے کہ تُو ایک ہاتھ سے محروم ہو کر ابدی زندگی
میں داخل ہو۔ 45-[46] اگر تیرا پاؤں تجھے گناہ کرنے پر
اُکسائے تو اُسے کاٹ ڈالنا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے
دو پاؤں سمیت جہنم میں پھینکا جائے [جہاں لوگوں کو
کھانے والے کیڑے کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں
بجھتی] بہتر یہ ہے کہ تُو ایک پاؤں سے محروم ہو کر
ابدی زندگی میں داخل ہو۔ 47-48 اور اگر تیری آنکھ تجھے
گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے نکال دینا۔ اِس سے پہلے کہ
تجھے دو آنکھوں سمیت جہنم میں پھینکا جائے جہاں لوگوں
کو کھانے والے کیڑے کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی
نہیں بجھتی بہتر یہ ہے کہ تُو ایک آنکھ سے محروم ہو کر
اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو۔

49 کیونکہ ہر ایک کو آگ سے نمکین کیا جائے گا [اور
ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جائے گی]۔

50 نمک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اُس کا ذائقہ جاتا
رہے تو اُسے کیوں کر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ اپنے
درمیان نمک کی خوبیاں برقرار رکھو اور صلح سلامتی سے
ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارو۔“

طلاق کے بارے میں تعلیم

10 پھر عیسیٰ اُس جگہ کو چھوڑ کر یہودیہ کے
علاقے میں اور دریائے یردن کے پار چلا
گیا۔ وہاں بھی ہجوم جمع ہو گیا۔ اُس نے اُنہیں معمول
کے مطابق تعلیم دی۔

2 کچھ فریسی آئے اور اُسے پھنسانے کی غرض
سے سوال کیا، ”کیا جائز ہے کہ مرد اپنی بیوی کو
طلاق دے؟“

3 عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”موسیٰ نے شریعت میں تم
کو کیا ہدایت کی ہے؟“

4 اُنہوں نے کہا، ”اُس نے اجازت دی ہے کہ آدمی
طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو رُخصت کر دے۔“

5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”موسیٰ نے تمہاری سخت دلی
کی وجہ سے تمہارے لئے یہ حکم لکھا تھا۔ 6 لیکن ابتدا
میں ایسا نہیں تھا۔ دنیا کی تخلیق کے وقت اللہ نے اُنہیں
مرد اور عورت بنایا۔ 7 ’اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو
چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ 8 وہ
دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔‘ یوں وہ کلامِ مقدّس کے
مطابق دو نہیں رہتے بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ 9 تو جسے
اللہ نے خود جوڑا ہے اُسے انسان جدا نہ کرے۔“

10 کسی گھر میں آ کر شاگردوں نے یہ بات دوبارہ
چھیڑ کر عیسیٰ سے مزید دریافت کیا۔ 11 اُس نے اُنہیں
بتایا، ”جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی
کرے وہ اُس کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ 12 اور جو عورت
اپنے خاوند کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے
وہ بھی زنا کرتی ہے۔“

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے

13 ایک دن لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو عیسیٰ کے
پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے۔ لیکن شاگردوں نے
اُن کو ملامت کی۔ 14 یہ دیکھ کر عیسیٰ ناراض ہوا۔ اُس
نے اُن سے کہا، ”بچوں کو میرے پاس آنے دو اور
اُنہیں نہ روکو، کیونکہ اللہ کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں
کو حاصل ہے۔ 15 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو اللہ کی
بادشاہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل
نہیں ہو گا۔“ 16 یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں گلے لگایا اور
اپنے ہاتھ اُن پر رکھ کر اُنہیں برکت دی۔

امیر مشکل سے بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

17 جب عیسیٰ روانہ ہونے لگا تو ایک آدمی دوڑ کر
اُس کے پاس آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر پوچھا،
”نیک اُستاد، مَیں کیا کروں تاکہ ابدی زندگی میراث
میں پاؤں؟“
18 عیسیٰ نے پوچھا، ”تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟
کوئی نیک نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے اللہ۔ 19 تُو
شریعت کے احکام سے تو واقف ہے۔ قتل نہ کرنا، زنا نہ
کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، دھوکا نہ دینا، اپنے
باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“
20 آدمی نے جواب دیا، ”اُستاد، مَیں نے جوانی سے
آج تک اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے۔“
21 عیسیٰ نے غور سے اُس کی طرف دیکھا۔ اُس
کے دل میں اُس کے لئے پیار اُبھر آیا۔ وہ بولا، ”ایک
کام رہ گیا ہے۔ جا، اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے
پیسے غریبوں میں تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان
پر خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے
ہو لے۔“ 22 یہ سن کر آدمی کا منہ لٹک گیا اور وہ
مایوس ہو کر چلا گیا، کیونکہ وہ نہایت دولت مند تھا۔
23 عیسیٰ نے اپنے اردگرد دیکھ کر شاگردوں سے کہا،
”دولت مندوں کے لئے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا
کتنا مشکل ہے!“
24 شاگرد اُس کے یہ الفاظ سن کر حیران ہوئے۔
لیکن عیسیٰ نے دوبارہ کہا، ”بچو! اللہ کی بادشاہی میں
داخل ہونا کتنا مشکل ہے۔ 25 امیر کے اللہ کی بادشاہی
میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ آسان یہ ہے کہ اونٹ
سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔“
26 اِس پر شاگرد مزید حیرت زدہ ہوئے اور ایک
دوسرے سے کہنے لگے، ”پھر کس کو نجات مل
سکتی ہے؟“
27 عیسیٰ نے غور سے اُن کی طرف دیکھ کر جواب
دیا، ”یہ انسان کے لئے تو ناممکن ہے، لیکن اللہ کے
لئے نہیں۔ اُس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔“
28 پھر پطرس بول اُٹھا، ”ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر
آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔“
29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
جس نے بھی میری اور اللہ کی خوش خبری کی خاطر اپنے
گھر، بھائیوں، بہنوں، ماں، باپ، بچوں یا کھیتوں کو چھوڑ
دیا ہے 30 اُسے اِس زمانے میں ایذا رسانی کے ساتھ
ساتھ سَو گُنا زیادہ گھر، بھائی، بہنیں، مائیں، بچے اور کھیت
مل جائیں گے۔ اور آنے والے زمانے میں اُسے ابدی
زندگی ملے گی۔ 31 لیکن بہت سے لوگ جو اب اوّل ہیں
اُس وقت آخر ہوں گے اور جو اب آخر ہیں وہ اوّل
ہوں گے۔“

عیسیٰ تیسری دفعہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

32 اب وہ یروشلم کی طرف بڑھ رہے تھے اور عیسیٰ
اُن کے آگے آگے چل رہا تھا۔ شاگرد حیرت زدہ تھے
جبکہ اُن کے پیچھے چلنے والے لوگ سہمے ہوئے تھے۔
ایک اَور دفعہ بارہ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر
عیسیٰ اُنہیں وہ کچھ بتانے لگا جو اُس کے ساتھ ہونے کو
تھا۔ 33 اُس نے کہا، ”ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے
ہیں۔ وہاں ابنِ آدم کو راہنما اماموں اور شریعت کے علما
کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اُس پر سزائے موت کا
فتویٰ دے کر اُسے غیریہودیوں کے حوالے کر دیں گے،
34 جو اُس کا مذاق اُڑائیں گے، اُس پر تھوکیں گے، اُس
کو کوڑے ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ لیکن تین
دن کے بعد وہ جی اُٹھے گا۔“

یعقوب اور یوحنا کی گزارش

35 پھر زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا اُس کے
پاس آئے۔ وہ کہنے لگے، ”اُستاد، آپ سے ایک
گزارش ہے۔“
36 اُس نے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو کہ مَیں تمہارے
لئے کروں؟“
37 اُنہوں نے جواب دیا، ”جب آپ اپنے جلالی
تخت پر بیٹھیں گے تو ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں
ہاتھ بیٹھنے دیں اور دوسرے کو بائیں ہاتھ۔“
38 عیسیٰ نے کہا، ”تم کو نہیں معلوم کہ کیا مانگ رہے
ہو۔ کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو مَیں پینے کو ہوں یا وہ
بپتسمہ لے سکتے ہو جو مَیں لینے کو ہوں؟“
39 اُنہوں نے جواب دیا، ”جی، ہم کر سکتے ہیں۔“
پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”تم ضرور وہ پیالہ پیو گے
جو مَیں پینے کو ہوں اور وہ بپتسمہ لو گے جو مَیں لینے
کو ہوں۔ 40 لیکن یہ فیصلہ کرنا میرا کام نہیں کہ کون
میرے دائیں ہاتھ بیٹھے گا اور کون بائیں ہاتھ۔ اللہ نے
یہ مقام صرف اُن ہی کے لئے تیار کیا ہے جن کو اُس
نے خود مقرر کیا ہے۔“
41 جب باقی دس شاگردوں نے یہ سنا تو اُنہیں
یعقوب اور یوحنا پر غصہ آیا۔ 42 اِس پر عیسیٰ نے اُن سب
کو بُلا کر کہا، ”تم جانتے ہو کہ قوموں کے حکمران
اپنی رعایا پر رُعب ڈالتے ہیں، اور اُن کے بڑے افسر
اُن پر اپنے اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ 43 لیکن
تمہارے درمیان ایسا نہیں ہے۔ جو تم میں بڑا ہونا
چاہے وہ تمہارا خادم بنے 44 اور جو تم میں اوّل ہونا
چاہے وہ سب کا غلام بنے۔ 45 کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس
لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت
کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر دے کر بہتوں
کو چھڑائے۔“

اندھے برتمائی کی شفا

46 وہ یریحو پہنچ گئے۔ اُس میں سے گزر کر عیسیٰ
شاگردوں اور ایک بڑے ہجوم کے ساتھ باہر نکلنے لگا۔
وہاں ایک اندھا بھیک مانگنے والا راستے کے کنارے بیٹھا
تھا۔ اُس کا نام برتمائی (تمائی کا بیٹا) تھا۔ 47 جب اُس
نے سنا کہ عیسیٰ ناصری قریب ہی ہے تو وہ چلّانے لگا،
”عیسیٰ ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں!“
48 بہت سے لوگوں نے اُسے ڈانٹ کر کہا،
”خاموش!“ لیکن وہ مزید اونچی آواز سے پکارتا رہا،
”ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں!“
49 عیسیٰ رُک کر بولا، ”اُسے بُلاؤ۔“

چنانچہ اُنہوں نے اُسے بُلا کر کہا، ”حوصلہ رکھ۔ اُٹھ،
وہ تجھے بُلا رہا ہے۔“
50 برتمائی نے اپنی چادر زمین پر پھینک دی اور اُچھل
کر عیسیٰ کے پاس آیا۔
51 عیسیٰ نے پوچھا، ”تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے
لئے کروں؟“
اُس نے جواب دیا، ”اُستاد، یہ کہ مَیں دیکھ سکوں۔“
52 عیسیٰ نے کہا، ”جا، تیرے ایمان نے تجھے بچا
لیا ہے۔“
جوں ہی عیسیٰ نے یہ کہا اندھے کی آنکھیں بحال ہو
گئیں اور وہ عیسیٰ کے پیچھے چلنے لگا۔

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

11 وہ یروشلم کے قریب بیت فگے اور بیت
عنیاہ پہنچنے لگے۔ یہ گاؤں زیتون کے پہاڑ
پر واقع تھے۔ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو
بھیجا 2 اور کہا، ”سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم
ایک جوان گدھا دیکھو گے۔ وہ بندھا ہوا ہو گا اور اب
تک کوئی بھی اُس پر سوار نہیں ہوا ہے۔ اُسے کھول کر
یہاں لے آؤ۔ 3 اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو
اُسے بتا دینا، ’خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔ وہ جلد ہی
اِسے واپس بھیج دیں گے‘۔“
4 دونوں شاگرد وہاں گئے تو ایک جوان گدھا دیکھا جو
باہر گلی میں کسی دروازے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ جب
وہ اُس کی رسّی کھولنے لگے 5 تو وہاں کھڑے کچھ لوگوں
نے پوچھا، ”تم یہ کیا کر رہے ہو؟ جوان گدھے کو کیوں
کھول رہے ہو؟“
6 اُنہوں نے جواب میں وہ کچھ بتا دیا جو عیسیٰ نے
اُنہیں کہا تھا۔ اِس پر لوگوں نے اُنہیں کھولنے دیا۔ 7 وہ
جوان گدھے کو عیسیٰ کے پاس لے آئے اور اپنے کپڑے
اُس پر رکھ دیئے۔ پھر عیسیٰ اُس پر سوار ہوا۔ 8 جب وہ
چل پڑا تو بہت سے لوگوں نے اُس کے آگے آگے راستے
میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔ بعض نے ہری شاخیں بھی
اُس کے آگے بچھا دیں جو اُنہوں نے کھیتوں کے درختوں
سے کاٹ لی تھیں۔ 9 لوگ عیسیٰ کے آگے اور پیچھے چل
رہے تھے اور چلّا چلّا کر نعرے لگا رہے تھے،
”ہوشعنا![a]
مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔
10 مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی
جو آ رہی ہے۔
آسمان کی بلندیوں پر ہوشعنا۔“
11 یوں عیسیٰ یروشلم میں داخل ہوا۔ وہ بیت المقدس
میں گیا اور اپنے اردگرد نظر دوڑا کر سب کچھ دیکھنے کے
بعد چلا گیا۔ چونکہ شام کا پچھلا وقت تھا اِس لئے وہ بارہ
شاگردوں سمیت شہر سے نکل کر بیت عنیاہ واپس گیا۔

انجیر کے درخت پر لعنت

12 اگلے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکل رہے تھے تو
عیسیٰ کو بھوک لگی۔ 13 اُس نے کچھ فاصلے پر انجیر کا ایک
درخت دیکھا جس پر پتے تھے۔ اِس لئے وہ یہ دیکھنے کے
لئے اُس کے پاس گیا کہ آیا کوئی پھل لگا ہے یا نہیں۔
لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ پتے ہی پتے ہیں۔
وجہ یہ تھی کہ انجیر کا موسم نہیں تھا۔ 14 اِس پر عیسیٰ
نے درخت سے کہا، ”اب سے ہمیشہ تک تجھ سے پھل

[a] ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اِس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کھایا نہ جا سکے!'' اُس کے شاگردوں نے اُس کی یہ
بات سن لی۔

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

15 وہ یروشلم پہنچ گئے۔ اور عیسیٰ بیت المقدس میں
جا کر اُنہیں نکالنے لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار
چیزوں کی خرید و فروخت کر رہے تھے۔ اُس نے سِکوں
کا تبادلہ کرنے والوں کی میزیں اور کبوتر بیچنے والوں کی
کرسیاں اُلٹ دیں 16 اور جو تجارتی مال لے کر بیت
المقدس کے صحنوں میں سے گزر رہے تھے اُنہیں روک
لیا۔ 17 تعلیم دے کر اُس نے کہا، ''کیا کلامِ مقدس
میں نہیں لکھا ہے، 'میرا گھر تمام قوموں کے لئے دعا
کا گھر کہلائے گا'؟ لیکن تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈے
میں بدل دیا ہے۔''
18 راہنما اماموں اور شریعت کے علما نے جب یہ سنا
تو اُسے قتل کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگے۔ کیونکہ وہ اُس
سے ڈرتے تھے اِس لئے کہ پورا ہجوم اُس کی تعلیم سے
نہایت حیران تھا۔
19 جب شام ہوئی تو عیسیٰ اور اُس کے شاگرد شہر
سے نکل گئے۔

انجیر کے درخت سے سبق

20 اگلے دن وہ صبح سویرے انجیر کے اُس درخت کے
پاس سے گزرے جس پر عیسیٰ نے لعنت بھیجی تھی۔
جب اُنہوں نے اُس پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ جڑوں
تک سوکھ گیا ہے۔ 21 تب پطرس کو وہ بات یاد آئی جو
عیسیٰ نے کل انجیر کے درخت سے کی تھی۔ اُس نے کہا،
''اُستاد، یہ دیکھیں! انجیر کے جس درخت پر آپ نے
لعنت بھیجی تھی وہ سوکھ گیا ہے۔''
22 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اللہ پر ایمان رکھو۔
23 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اگر کوئی اِس پہاڑ سے
کہے، 'اُٹھ، اپنے آپ کو سمندر میں گرا دے' تو یہ
ہو جائے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ شک نہ کرے
بلکہ ایمان رکھے کہ جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ اُس کے
لئے ہو جائے گا۔ 24 اِس لئے مَیں تم کو بتاتا ہوں، جب
بھی تم دعا کر کے کچھ مانگتے ہو تو ایمان رکھو کہ تم کو
مل گیا ہے۔ پھر وہ تمہیں ضرور مل جائے گا۔ 25 اور
جب تم کھڑے ہو کر دعا کرتے ہو تو اگر تمہیں کسی سے
شکایت ہو تو پہلے اُسے معاف کرو تاکہ آسمان پر تمہارا
باپ بھی تمہارے گناہوں کو معاف کرے۔ 26 [اور
اگر تم معاف نہ کرو تو تمہارا آسمانی باپ تمہارے گناہ بھی
معاف نہیں کرے گا۔]''

کس نے عیسیٰ کو اختیار دیا؟

27 وہ ایک اَور دفعہ یروشلم پہنچ گئے۔ اور جب عیسیٰ
بیت المقدس میں پھر رہا تھا تو راہنما امام، شریعت کے
علما اور بزرگ اُس کے پاس آئے۔ 28 اُنہوں نے پوچھا،
''آپ یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہے ہیں؟ کس
نے آپ کو یہ کرنے کا اختیار دیا ہے؟''
29 عیسیٰ نے جواب دیا، ''میرا بھی تم سے ایک سوال
ہے۔ اِس کا جواب دو تو پھر تم کو بتا دوں گا کہ مَیں یہ
کس اختیار سے کر رہا ہوں۔ 30 مجھے بتاؤ، کیا یحییٰ کا
بپتسمہ آسمانی تھا یا انسانی؟''
31 وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ''اگر ہم کہیں
'آسمانی' تو وہ پوچھے گا، 'تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ
لائے؟' 32 لیکن ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسانی

تھا؟“ وجہ یہ تھی کہ وہ عام لوگوں سے ڈرتے تھے،
کیونکہ سب مانتے تھے کہ یحییٰ واقعی نبی تھا۔ 33 چنانچہ
اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم نہیں جانتے۔“
عیسیٰ نے کہا، ”تو پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ
مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔“

انگور کے باغ کے مزارعوں کی بغاوت

12 پھر وہ تمثیلوں میں اُن سے بات کرنے
لگا۔ ”کسی آدمی نے انگور کا ایک باغ لگایا۔
اُس نے اُس کی چاردیواری بنائی، انگوروں کا رس نکالنے
کے لئے ایک گڑھے کی کھدائی کی اور پہرے داروں
کے لئے بُرج تعمیر کیا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے سپرد کر
کے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 2 جب انگور پک گئے تو اُس
نے اپنے نوکر کو مزارعوں کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن سے
مالک کا حصہ وصول کرے۔ 3 لیکن مزارعوں نے اُسے
پکڑ کر اُس کی پٹائی کی اور اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ 4 پھر
مالک نے ایک اَور نوکر کو بھیج دیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس
کی بھی بےعزتی کر کے اُس کا سر پھوڑ دیا۔ 5 جب مالک
نے تیسرے نوکر کو بھیجا تو اُنہوں نے اُسے مار ڈالا۔ یوں
اُس نے کئی ایک کو بھیجا۔ بعض کو اُنہوں نے مارا پیٹا،
بعض کو قتل کیا۔ 6 آخرکار صرف ایک باقی رہ گیا تھا۔
وہ تھا اُس کا پیارا بیٹا۔ اب اُس نے اُسے بھیج کر کہا، ’آخر
میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔‘ 7 لیکن مزارع ایک
دوسرے سے کہنے لگے، ’یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ
ہم اِسے مار ڈالیں تو پھر اِس کی میراث ہماری ہی ہو
گی۔‘ 8 اُنہوں نے اُسے پکڑ کر قتل کیا اور باغ سے باہر
پھینک دیا۔
9 اب بتاؤ، باغ کا مالک کیا کرے گا؟ وہ جا کر مزارعوں
کو ہلاک کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر دے
گا۔ 10 کیا تم نے کلامِ مقدّس کا یہ حوالہ نہیں پڑھا،

’جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
11 یہ رب نے کیا
اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے‘۔“

12 اِس پر دینی راہنماؤں نے عیسیٰ کو گرفتار کرنے
کی کوشش کی، کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ تمثیل میں
بیان شدہ مزارع ہم ہی ہیں۔ لیکن وہ ہجوم سے ڈرتے
تھے، اِس لئے وہ اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

13 بعد میں اُنہوں نے کچھ فریسیوں اور ہیرودیس کے
پیروکاروں کو اُس کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُسے کوئی
ایسی بات کرنے پر اُبھاریں جس سے اُسے پکڑا جا سکے۔
14 وہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے، ”اُستاد، ہم جانتے
ہیں کہ آپ سچے ہیں اور کسی کی پروا نہیں کرتے۔ آپ
جانب دار نہیں ہوتے بلکہ دیانت داری سے اللہ کی راہ
کی تعلیم دیتے ہیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ کیا رومی شہنشاہ
کو ٹیکس دینا جائز ہے یا ناجائز؟ کیا ہم ادا کریں یا
نہ کریں؟“
15 لیکن عیسیٰ نے اُن کی ریاکاری جان کر اُن سے
کہا، ”مجھے کیوں پھنسانا چاہتے ہو؟ چاندی کا ایک رومی
سِکہ میرے پاس لے آؤ۔“
16 وہ ایک سِکہ اُس کے پاس لے آئے تو اُس نے
پوچھا، ”کس کی صورت اور نام اِس پر کندہ ہے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”شہنشاہ کا۔“
17 اُس نے کہا، ”تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور

جو اللہ کا ہے اللہ کو۔‘‘
اُس کا یہ جواب سن کر اُنہوں نے بڑا تعجب کیا۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

18 پھر کچھ صدوقی عیسیٰ کے پاس آئے۔ صدوقی
نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔
اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا، 19 ’’اُستاد، موسیٰ
نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بےاولاد
مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ
سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔
20 اب فرض کریں کہ سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی
کی، لیکن بےاولاد فوت ہوا۔ 21 اِس پر دوسرے نے اُس
سے شادی کی، لیکن وہ بھی بےاولاد مر گیا۔ پھر تیسرے
بھائی نے اُس سے شادی کی۔ 22 یہ سلسلہ ساتویں بھائی
تک جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی
کرنے کے بعد مر گیا۔ آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔
23 اب بتائیں کہ قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو
گی؟ کیونکہ سات کے سات بھائیوں نے اُس سے شادی
کی تھی۔‘‘
24 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’تم اِس لئے غلطی پر ہو
کہ نہ تم کلامِ مقدّس سے واقف ہو، نہ اللہ کی قدرت
سے۔ 25 کیونکہ جب مُردے جی اُٹھیں گے تو نہ وہ
شادی کریں گے نہ اُن کی شادی کرائی جائے گی بلکہ وہ
آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ 26 رہی یہ بات کہ
مُردے جی اُٹھیں گے۔ کیا تم نے موسیٰ کی کتاب میں
نہیں پڑھا کہ اللہ جلتی ہوئی جھاڑی میں سے کس طرح
موسیٰ سے ہم کلام ہوا؟ اُس نے فرمایا، ’مَیں ابراہیم کا خدا،
اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں،‘ حالانکہ اُس وقت
تینوں کافی عرصے سے مر چکے تھے۔ 27 اِس کا مطلب
ہے کہ یہ حقیقت میں زندہ ہیں، کیونکہ اللہ مُردوں
کا نہیں، بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ تم سے بڑی غلطی
ہوئی ہے۔‘‘

اوّل حکم

28 اِتنے میں شریعت کا ایک عالِم اُن کے پاس آیا۔
اُس نے اُنہیں بحث کرتے ہوئے سنا تھا اور جان لیا کہ
عیسیٰ نے اچھا جواب دیا، اِس لئے اُس نے پوچھا، ’’تمام
احکام میں سے کون سا حکم سب سے اہم ہے؟‘‘
29 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’اوّل حکم یہ ہے: ’سن
اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔
30 رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان،
اپنے پورے ذہن اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا۔‘
31 دوسرا حکم یہ ہے: ’اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا
جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔‘ دیگر کوئی بھی حکم اِن
دو احکام سے اہم نہیں ہے۔‘‘
32 اُس عالِم نے کہا، ’’شاباش، اُستاد! آپ نے سچ کہا
ہے کہ اللہ صرف ایک ہی ہے اور اُس کے سوا کوئی اَور
نہیں ہے۔ 33 ہمیں اُسے اپنے پورے دل، اپنے پورے
ذہن اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا چاہئے اور ساتھ
ساتھ اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنی چاہئے جیسی اپنے
آپ سے رکھتے ہیں۔ یہ دو احکام بھسم ہونے والی تمام
قربانیوں اور دیگر نذروں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔‘‘
34 جب عیسیٰ نے اُس کا یہ جواب سنا تو اُس سے کہا،
’’تُو اللہ کی بادشاہی سے دُور نہیں ہے۔‘‘
اِس کے بعد کسی نے بھی اُس سے سوال پوچھنے کی
جرأت نہ کی۔

مسیح کے بارے میں سوال

35 جب عیسیٰ بیت المقدّس میں تعلیم دے رہا تھا تو
اُس نے پوچھا، ”شریعت کے علما کیوں دعویٰ کرتے ہیں
کہ مسیح داؤد کا فرزند ہے؟ 36 کیونکہ داؤد نے تو خود روح
القدس کی معرفت یہ فرمایا،

’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں۔‘

37 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس
طرح داؤد کا فرزند ہو سکتا ہے؟“

شریعت کے علما سے خبردار رہنا

ایک بڑا ہجوم مزے سے عیسیٰ کی باتیں سن رہا تھا۔
38 اُنہیں تعلیم دیتے وقت اُس نے کہا، ”علما سے خبردار
رہو! کیونکہ وہ شاندار چوغے پہن کر اِدھر اُدھر پھرنا پسند
کرتے ہیں۔ جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی
عزت کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ 39 اُن
کی بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ عبادت خانوں اور
ضیافتوں میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 40 یہ لوگ
بیواؤں کے گھر ہڑپ کر جاتے اور ساتھ ساتھ دکھاوے
کے لئے لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو
نہایت سخت سزا ملے گی۔“

بیوہ کا چندہ

41 عیسیٰ بیت المقدّس کے چندے کے بکس کے
مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیئے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔
کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔ 42 پھر ایک
غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں
تانبے کے دو معمولی سے سِکے ڈال دیئے۔ 43 عیسیٰ
نے شاگردوں کو اپنے پاس بُلا کر کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ
ڈالا ہے۔ 44 کیونکہ اِن سب نے اپنی دولت کی کثرت
سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے
باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے
دیئے ہیں۔“

بیت المقدّس پر آنے والی تباہی

13 اُس دن جب عیسیٰ بیت المقدّس سے نکل
رہا تھا تو اُس کے شاگردوں نے کہا،
”اُستاد، دیکھیں کتنے شاندار پتھر اور عمارتیں ہیں!“
2 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم کو یہ بڑی بڑی
عمارتیں نظر آتی ہیں؟ پتھر پر پتھر نہیں رہے گا۔ سب
کچھ ڈھا دیا جائے گا۔“

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیش گوئی

3 بعد میں عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیت المقدّس کے
مقابل بیٹھ گیا۔ پطرس، یعقوب، یوحنا اور اندریاس اکیلے
اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، 4 ”ہمیں ذرا بتائیں،
یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر آئے گا جس سے معلوم ہو گا
کہ یہ اب پورا ہونے کو ہے؟“
5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گم
راہ نہ کر دے۔ 6 بہت سے لوگ میرا نام لے کر آئیں
گے اور کہیں گے، ’مَیں ہی مسیح ہوں۔‘ یوں وہ بہتوں
کو گم راہ کر دیں گے۔ 7 جب جنگوں کی خبریں اور افواہیں
تم تک پہنچیں گی تو مت گھبرانا۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ

سب کچھ پیش آئے۔ تو بھی ابھی آخرت نہیں ہو گی۔
8 ایک قوم دوسری کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی اور ایک
بادشاہی دوسری کے خلاف۔ جگہ جگہ زلزلے آئیں گے،
کال پڑیں گے۔ لیکن یہ صرف دردِ زہ کی ابتدا ہی ہو گی۔
9 تم خود خبردار رہو۔ تم کو مقامی عدالتوں کے حوالے
کر دیا جائے گا اور لوگ یہودی عبادت خانوں میں
تمہیں کوڑے لگوائیں گے۔ میری خاطر تمہیں حکمرانوں
اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یوں تم
اُنہیں میری گواہی دو گے۔ 10 لازم ہے کہ آخرت سے
پہلے اللہ کی خوش خبری تمام اقوام کو سنائی جائے۔ 11 لیکن
جب لوگ تم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کریں
گے تو یہ سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کیا
کہوں۔ بس وہی کچھ کہنا جو اللہ تمہیں اُس وقت بتائے
گا۔ کیونکہ اُس وقت تم نہیں بلکہ روح القدس بولنے
والا ہو گا۔ 12 بھائی اپنے بھائی کو اور باپ اپنے بچے کو
موت کے حوالے کر دے گا۔ بچے اپنے والدین کے
خلاف کھڑے ہو کر اُنہیں قتل کروائیں گے۔ 13 سب
تم سے نفرت کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے پیروکار
ہو۔ لیکن جو آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے گی۔

بیت المقدس کی بے حرمتی

14 ایک دن آئے گا جب تم وہاں جہاں اُسے نہیں
ہونا چاہئے وہ کچھ کھڑا دیکھو گے جو بے حرمتی اور تباہی
کا باعث ہے۔" (قاری اِس پر دھیان دے!) "اُس
وقت یہودیہ کے رہنے والے بھاگ کر پہاڑی علاقے
میں پناہ لیں۔ 15 جو اپنے گھر کی چھت پر ہو وہ نہ
اُترے، نہ کچھ ساتھ لے جانے کے لئے گھر میں داخل
ہو جائے۔ 16 جو کھیت میں ہو وہ اپنی چادر ساتھ لے
جانے کے لئے واپس نہ جائے۔ 17 اُن خواتین پر افسوس
جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ پلاتی
ہوں۔ 18 دعا کرو کہ یہ واقعہ سردیوں کے موسم میں
پیش نہ آئے۔ 19 کیونکہ اُن دنوں میں ایسی مصیبت ہو
گی کہ دنیا کی تخلیق سے آج تک دیکھنے میں نہ آئی ہو
گی۔ اِس قسم کی مصیبت بعد میں بھی کبھی نہیں آئے
گی۔ 20 اور اگر خداوند اِس مصیبت کا دورانیہ مختصر نہ کرتا
تو کوئی نہ بچتا۔ لیکن اُس نے اپنے چنے ہوؤں کی خاطر
اُس کا دورانیہ مختصر کر دیا ہے۔
21 اُس وقت اگر کوئی تم کو بتائے، 'دیکھو، مسیح یہاں
ہے،' یا 'وہ وہاں ہے' تو اُس کی بات نہ ماننا۔ 22 کیونکہ
جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے جو
عجیب و غریب نشان اور معجزے دکھائیں گے تاکہ اللہ
کے چنے ہوئے لوگوں کو غلط راستے پر ڈال دیں — اگر
یہ ممکن ہوتا۔ 23 اِس لئے خبردار! مَیں نے تم کو پہلے
ہی اِن سب باتوں سے آگاہ کر دیا ہے۔

ابنِ آدم کی آمد

24 مصیبت کے اُن دنوں کے بعد سورج تاریک ہو
جائے گا اور چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ 25 ستارے
آسمان پر سے گر پڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں
گی۔ 26 اُس وقت لوگ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال
کے ساتھ بادلوں میں آتے ہوئے دیکھیں گے۔ 27 اور
وہ اپنے فرشتوں کو بھیج دے گا تاکہ اُس کے چنے ہوؤں
کو چاروں طرف سے جمع کریں، دنیا کے کونے کونے سے
آسمان کی انتہا تک اکٹھا کریں۔

انجیر کے درخت سے سبق

28 انجیر کے درخت سے سبق سیکھو۔ جوں ہی اُس کی
شاخیں نرم اور لچک دار ہو جاتی ہیں اور اُن سے کونپلیں
پھوٹ نکلتی ہیں تو تم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گرمیوں کا
موسم قریب آ گیا ہے۔ 29 اِسی طرح جب تم یہ واقعات
دیکھو گے تو جان لو گے کہ ابنِ آدم کی آمد قریب بلکہ
دروازے پر ہے۔ 30 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، اِس نسل
کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔
31 آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں
ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

کسی کو بھی اُس کی آمد کا وقت معلوم نہیں

32 لیکن کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ کس دن یا کون
سی گھڑی رونما ہو گا۔ آسمان کے فرشتوں اور فرزند کو بھی
علم نہیں بلکہ صرف باپ کو۔ 33 چنانچہ خبردار اور چوکنے
رہو! کیونکہ تم کو نہیں معلوم کہ یہ وقت کب آئے
گا۔ 34 ابنِ آدم کی آمد اُس آدمی سے مطابقت رکھتی ہے
جسے کسی سفر پر جانا تھا۔ گھر چھوڑتے وقت اُس نے اپنے
نوکروں کو انتظام چلانے کا اختیار دے کر ہر ایک کو اُس
کی اپنی ذمہ داری سونپ دی۔ دربان کو اُس نے حکم دیا
کہ وہ چوکس رہے۔ 35 تم بھی اِسی طرح چوکس رہو، کیونکہ
تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب واپس آئے گا،
شام کو، آدھی رات کو، مرغ کے بانگ دیتے یا پَو پھٹتے
وقت۔ 36 ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ کر تم کو سوتے
پائے۔ 37 یہ بات مَیں نہ صرف تم کو بلکہ سب کو بتاتا
ہوں، چوکس رہو!"

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

14 فسح اور بےخمیری روٹی کی عید قریب آ
گئی تھی۔ صرف دو دن رہ گئے تھے۔ راہنما
امام اور شریعت کے علما عیسیٰ کو کسی چالاکی سے گرفتار کر
کے قتل کرنے کی تلاش میں تھے۔ 2 اُنہوں نے کہا،
"لیکن یہ عید کے دوران نہیں ہونا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ
عوام میں ہل چل مچ جائے۔"

خاتون عیسیٰ پر خوشبو اُنڈیلتی ہے

3 اِتنے میں عیسیٰ بیت عنیاہ آ کر ایک آدمی کے
گھر میں داخل ہوا جو کسی وقت کوڑھ کا مریض تھا۔ اُس
کا نام شمعون تھا۔ عیسیٰ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا
تو ایک عورت آئی۔ اُس کے پاس خالص جٹاماسی کے
نہایت قیمتی عطر کا عطردان تھا۔ اُس کا سر توڑ کر اُس
نے عطر عیسیٰ کے سر پر اُنڈیل دیا۔ 4 حاضرین میں سے
کچھ ناراض ہوئے۔ "اِتنا قیمتی عطر ضائع کرنے کی کیا
ضرورت تھی؟ 5 اِس کی قیمت کم از کم چاندی کے 300
سِکے تھی۔ اگر اِسے بیچا جاتا تو اِس کے پیسے غریبوں کو
دیئے جا سکتے تھے۔" ایسی باتیں کرتے ہوئے اُنہوں
نے اُسے جھڑکا۔
6 لیکن عیسیٰ نے کہا، "اِسے چھوڑ دو، تم اِسے کیوں
تنگ کر رہے ہو؟ اِس نے تو میرے لئے ایک نیک کام
کیا ہے۔ 7 غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، اور
تم جب بھی چاہو اُن کی مدد کر سکو گے۔ لیکن مَیں ہمیشہ
تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا۔ 8 جو کچھ وہ کر سکتی تھی
اُس نے کیا ہے۔ مجھ پر عطر اُنڈیلنے سے وہ مقررہ وقت
سے پہلے میرے بدن کو دفنانے کے لئے تیار کر چکی
ہے۔ 9 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں بھی

اللہ کی خوش خبری کا اعلان کیا جائے گا وہاں لوگ اِس
خاتون کو یاد کر کے وہ کچھ سنائیں گے جو اِس نے
کیا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

10 پھر یہوداہ اِسکریوتی جو بارہ شاگردوں میں سے
ایک تھا راہنما اماموں کے پاس گیا تاکہ عیسیٰ کو اُن
کے حوالے کرنے کی بات کرے۔ 11 اُس کے آنے کا
مقصد سن کر وہ خوش ہوئے اور اُسے پیسے دینے کا وعدہ
کیا۔ چنانچہ وہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کا موقع
ڈھونڈنے لگا۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

12 بےخمیری روٹی کی عید آئی جب لوگ فسح کے لیلے
کو قربان کرتے تھے۔ عیسیٰ کے شاگردوں نے اُس سے
پوچھا، ”ہم کہاں آپ کے لئے فسح کا کھانا تیار کریں؟“
13 چنانچہ عیسیٰ نے اُن میں سے دو کو یہ ہدایت دے
کر یروشلم بھیج دیا کہ ”جب تم شہر میں داخل ہو گے
تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا گھڑا
اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے ہو لینا۔ 14 جس
گھر میں وہ داخل ہو اُس کے مالک سے کہنا، ’اُستاد آپ
سے پوچھتے ہیں کہ وہ کمرا کہاں ہے جہاں مَیں اپنے
شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاؤں؟‘ 15 وہ تمہیں
دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا ہوا کمرا دکھائے گا۔ وہ
تیار ہو گا۔ ہمارے لئے فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔“
16 دونوں چلے گئے تو شہر میں داخل ہو کر سب کچھ
ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں
نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

غدار کون ہے؟

17 شام کے وقت عیسیٰ بارہ شاگردوں سمیت وہاں
پہنچ گیا۔ 18 جب وہ میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تو
اُس نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، تم میں سے ایک
جو میرے ساتھ کھانا کھا رہا ہے مجھے دشمن کے حوالے کر
دے گا۔“
19 شاگرد یہ سن کر غم گین ہوئے۔ باری باری اُنہوں
نے اُس سے پوچھا، ”مَیں تو نہیں ہوں؟“
20 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم بارہ میں سے ایک
ہے۔ وہ میرے ساتھ اپنی روٹی سالن کے برتن میں ڈال
رہا ہے۔ 21 ابنِ آدم تو کوچ کر جائے گا جس طرح کلامِ
مقدّس میں لکھا ہے، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے
وسیلے سے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اُس
کے لئے بہتر یہ ہوتا کہ وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔“

فسح کا آخری کھانا

22 کھانے کے دوران عیسیٰ نے روٹی لے کر شکر
گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو
دے دیا۔ اُس نے کہا، ”یہ لو، یہ میرا بدن ہے۔“
23 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکر گزاری کی
دعا کی اور اُسے اُنہیں دے دیا۔ سب نے اُس میں سے
پی لیا۔ 24 اُس نے اُن سے کہا، ”یہ میرا خون ہے،
نئے عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے۔
25 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا رس
نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اِسے نئے سرے سے اللہ
کی بادشاہی میں ہی پیوں گا۔“
26 پھر وہ ایک زبور گا کر نکلے اور زیتون کے پہاڑ کے
پاس پہنچے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

27 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”تم سب برگشتہ ہو جاؤ گے،
کیونکہ کلامِ مقدّس میں اللہ فرماتا ہے، ’مَیں چرواہے کو
مار ڈالوں گا اور بھیڑیں تتر بتر ہو جائیں گی۔‘ 28 لیکن
اپنے جی اُٹھنے کے بعد مَیں تمہارے آگے آگے گلیل
پہنچوں گا۔“
29 پطرس نے اعتراض کیا، ”دوسرے بے شک سب
برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں ہوں گا۔“
30 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں،
اِسی رات مرغ کے دوسری دفعہ بانگ دینے سے پہلے پہلے
تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“
31 پطرس نے اصرار کیا، ”ہرگز نہیں! مَیں آپ کو
جاننے سے کبھی انکار نہیں کروں گا، چاہے مجھے آپ کے
ساتھ مرنا بھی پڑے۔“
دوسروں نے بھی یہی کچھ کہا۔

گتسمنی باغ میں عیسیٰ کی دعا

32 وہ ایک باغ میں پہنچے جس کا نام گتسمنی تھا۔
عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”یہاں بیٹھ کر میرا
انتظار کرو۔ مَیں دعا کرنے کے لئے آگے جاتا ہوں۔“
33 اُس نے پطرس، یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لیا۔ وہاں
وہ گھبرا کر بے قرار ہونے لگا۔ 34 اُس نے اُن سے کہا،
”مَیں دُکھ سے اِتنا دبا ہوا ہوں کہ مرنے کو ہوں۔ یہاں
ٹھہر کر جاگتے رہو۔“
35 کچھ آگے جا کر وہ زمین پر گر گیا اور دعا کرنے لگا
کہ اگر ممکن ہو تو مجھے آنے والی گھڑیوں کی تکلیف سے
گزرنا نہ پڑے۔ 36 اُس نے کہا، ”اے ابّا، اے باپ!
تیرے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ دُکھ کا یہ پیالہ مجھ سے
ہٹا لے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔“
37 وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ
وہ سو رہے ہیں۔ اُس نے پطرس سے کہا، ”شمعون،
کیا تُو سو رہا ہے؟ کیا تُو ایک گھنٹا بھی نہیں جاگ سکا؟
38 جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم آزمائش میں نہ پڑو۔
کیونکہ روح تو تیار ہے، لیکن جسم کمزور۔“
39 ایک بار پھر اُس نے جا کر وہی دعا کی جو پہلے
کی تھی۔ 40 جب واپس آیا تو دوبارہ دیکھا کہ وہ سو رہے
ہیں، کیونکہ نیند کی بدولت اُن کی آنکھیں بوجھل تھیں۔
وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا جواب دیں۔
41 جب عیسیٰ تیسری بار واپس آیا تو اُس نے اُن سے
کہا، ”تم ابھی تک سو اور آرام کر رہے ہو؟ بس کافی
ہے۔ وقت آ گیا ہے۔ دیکھو، ابنِ آدم کو گناہ گاروں کے
حوالے کیا جا رہا ہے۔ 42 اُٹھو۔ آؤ، چلیں۔ دیکھو، مجھے
دشمن کے حوالے کرنے والا قریب آ چکا ہے۔“

عیسیٰ کی گرفتاری

43 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ یہوداہ پہنچ گیا، جو
بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اُس کے ساتھ تلواروں
اور لاٹھیوں سے لیس آدمیوں کا ہجوم تھا۔ اُنہیں راہنما
اماموں، شریعت کے علما اور بزرگوں نے بھیجا تھا۔ 44 اِس
غدار یہوداہ نے اُنہیں ایک امتیازی نشان دیا تھا کہ جس
کو مَیں بوسہ دوں وہی عیسیٰ ہے۔ اُسے گرفتار کر کے
لے جائیں۔
45 جوں ہی وہ پہنچے یہوداہ عیسیٰ کے پاس گیا اور
”اُستاد!“ کہہ کر اُسے بوسہ دیا۔ 46 اِس پر اُنہوں نے
اُسے پکڑ کر گرفتار کر لیا۔ 47 لیکن عیسیٰ کے پاس کھڑے
ایک شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور امامِ اعظم

کے غلام کو مار کر اُس کا کان اُڑا دیا۔ 48 عیسیٰ نے اُن
سے پوچھا، ”کیا مَیں ڈاکو ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں
لئے مجھے گرفتار کرنے نکلے ہو؟ 49 مَیں تو روزانہ بیت
المقدّس میں تمہارے پاس تھا اور تعلیم دیتا رہا، مگر تم
نے مجھے گرفتار نہیں کیا۔ لیکن یہ اِس لئے ہو رہا ہے
تاکہ کلامِ مقدّس کی باتیں پوری ہو جائیں۔“
50 پھر سب کے سب اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔
51 لیکن ایک نوجوان عیسیٰ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا جو
صرف چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ لوگوں نے اُسے پکڑنے
کی کوشش کی، 52 لیکن وہ چادر چھوڑ کر ننگی حالت میں
بھاگ گیا۔

یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

53 وہ عیسیٰ کو امامِ اعظم کے پاس لے گئے جہاں
تمام راہنما امام، بزرگ اور شریعت کے علما بھی جمع تھے۔
54 اِتنے میں پطرس کچھ فاصلے پر عیسیٰ کے پیچھے پیچھے
امامِ اعظم کے صحن تک پہنچ گیا۔ وہاں وہ ملازموں کے
ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ 55 مکان کے اندر راہنما
امام اور یہودی عدالتِ عالیہ کے تمام افراد عیسیٰ کے
خلاف گواہیاں ڈھونڈ رہے تھے تاکہ اُسے سزائے موت
دلوا سکیں۔ لیکن کوئی گواہی نہ ملی۔ 56 کافی لوگوں نے
اُس کے خلاف جھوٹی گواہی تو دی، لیکن اُن کے بیان
ایک دوسرے کے متضاد تھے۔
57 آخرکار بعض نے کھڑے ہو کر یہ جھوٹی گواہی
دی، 58 ”ہم نے اِسے یہ کہتے سنا ہے کہ مَیں انسان
کے ہاتھوں کے بنے اِس بیت المقدّس کو ڈھا کر تین دن
کے اندر اندر نیا مقدِس تعمیر کر دوں گا، ایک ایسا مقدِس
جو انسان کے ہاتھ نہیں بنائیں گے۔“ 59 لیکن اُن کی
گواہیاں بھی ایک دوسری سے متضاد تھیں۔
60 پھر امامِ اعظم نے حاضرین کے سامنے کھڑے
ہو کر عیسیٰ سے پوچھا، ”کیا تُو کوئی جواب نہیں دے
گا؟ یہ کیا گواہیاں ہیں جو یہ لوگ تیرے خلاف دے
رہے ہیں؟“
61 لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ اُس نے کوئی جواب نہ
دیا۔ امامِ اعظم نے اُس سے ایک اَور سوال کیا، ”کیا تُو
الحمید کا فرزند مسیح ہے؟“
62 عیسیٰ نے کہا، ”جی، مَیں ہوں۔ اور آئندہ تم ابنِ
آدم کو قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے
بادلوں پر آتے ہوئے دیکھو گے۔“
63 امامِ اعظم نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑے
پھاڑ لئے اور کہا، ”ہمیں مزید گواہوں کی کیا ضرورت
رہی! 64 آپ نے خود سن لیا ہے کہ اِس نے کفر بکا
ہے۔ آپ کا کیا فیصلہ ہے؟“
سب نے اُسے سزائے موت کے لائق قرار دیا۔
65 پھر کچھ اُس پر تھوکنے لگے۔ اُنہوں نے اُس کی
آنکھوں پر پٹی باندھی اور اُسے مُکے مار مار کر کہنے لگے،
”نبوّت کر!“ ملازموں نے بھی اُسے تھپڑ مارے۔

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

66 اِس دوران پطرس نیچے صحن میں تھا۔ امامِ اعظم
کی ایک نوکرانی وہاں سے گزری 67 اور دیکھا کہ پطرس
وہاں آگ تاپ رہا ہے۔ اُس نے غور سے اُس پر نظر
کی اور کہا، ”تم بھی ناصرت کے اُس آدمی عیسیٰ کے
ساتھ تھے۔“
68 لیکن اُس نے انکار کیا، ”مَیں نہیں جانتا یا سمجھتا
کہ تُو کیا بات کر رہی ہے۔“ یہ کہہ کر وہ گیٹ کے

قریب چلا گیا۔ [اُسی لمحے مرغ نے بانگ دی۔]
69 جب نوکرانی نے اُسے وہاں دیکھا تو اُس نے
دوبارہ پاس کھڑے لوگوں سے کہا، ”یہ بندہ اُن میں سے
ہے۔“ 70 دوبارہ پطرس نے انکار کیا۔

تھوڑی دیر کے بعد پطرس کے ساتھ کھڑے لوگوں
نے بھی اُس سے کہا، ”تم ضرور اُن میں سے ہو کیونکہ
تم گلیل کے رہنے والے ہو۔“
71 اِس پر پطرس نے قسم کھا کر کہا، ”مجھ پر لعنت
اگر مَیں جھوٹ بول رہا ہوں۔ مَیں اُس آدمی کو نہیں جانتا
جس کا ذکر تم کر رہے ہو۔“
72 فوراً مرغ کی بانگ دوسری مرتبہ سنائی دی۔ پھر
پطرس کو وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے اُس سے کہی تھی،
”مرغ کے دوسری دفعہ بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین
بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“ اِس پر وہ رو پڑا۔

پیلاطس کے سامنے

15 صبح سویرے ہی راہنما امام بزرگوں، شریعت
کے علما اور پوری یہودی عدالتِ عالیہ کے
ساتھ مل کر فیصلے تک پہنچ گئے۔ وہ عیسیٰ کو باندھ کر
وہاں سے لے گئے اور رومی گورنر پیلاطس کے حوالے کر
دیا۔ 2 پیلاطس نے اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں کے
بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، آپ خود کہتے ہیں۔“
3 راہنما اماموں نے اُس پر بہت الزام لگائے۔ 4 چنانچہ
پیلاطس نے دوبارہ اُس سے سوال کیا، ”کیا تم کوئی
جواب نہیں دو گے؟ یہ تو تم پر بہت سے الزامات لگا
رہے ہیں۔“
5 لیکن عیسیٰ نے اِس پر بھی کوئی جواب نہ دیا، اور
پیلاطس بڑا حیران ہوا۔

سزائے موت کا فیصلہ

6 اُن دنوں یہ رواج تھا کہ ہر سال فسح کی عید پر ایک
قیدی کو رِہا کر دیا جاتا تھا۔ یہ قیدی عوام سے منتخب کیا
جاتا تھا۔ 7 اُس وقت کچھ آدمی جیل میں تھے جو حکومت
کے خلاف کسی انقلابی تحریک میں شریک ہوئے تھے اور
جنہوں نے بغاوت کے موقع پر قتل و غارت کی تھی۔ اُن
میں سے ایک کا نام برابا تھا۔ 8 اب ہجوم نے پیلاطس
کے پاس آ کر اُس سے گزارش کی کہ وہ معمول کے
مطابق ایک قیدی کو آزاد کر دے۔ 9 پیلاطس نے پوچھا،
”کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں یہودیوں کے بادشاہ کو آزاد
کر دوں؟“ 10 وہ جانتا تھا کہ راہنما اماموں نے عیسیٰ کو
صرف حسد کی بنا پر اُس کے حوالے کیا ہے۔
11 لیکن راہنما اماموں نے ہجوم کو اُکسایا کہ وہ عیسیٰ
کے بجائے برابا کو مانگیں۔ 12 پیلاطس نے سوال کیا،
”پھر مَیں اِس کے ساتھ کیا کروں جس کا نام تم نے
یہودیوں کا بادشاہ رکھا ہے؟“
13 وہ چیخے، ”اُسے مصلوب کریں۔“
14 پیلاطس نے پوچھا، ”کیوں؟ اُس نے کیا جرم
کیا ہے؟“

لیکن لوگ مزید شور مچا کر چیختے رہے، ”اُسے
مصلوب کریں!“
15 چنانچہ پیلاطس نے ہجوم کو مطمئن کرنے کی خاطر
برابا کو آزاد کر دیا۔ اُس نے عیسیٰ کو کوڑے لگانے کو کہا،
پھر اُسے مصلوب کرنے کے لئے فوجیوں کے حوالے
کر دیا۔

فوجی عیسیٰ کا مذاق اُڑاتے ہیں

16 فوجی عیسیٰ کو گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے صحن
میں لے گئے اور پوری پلٹن کو اکٹھا کیا۔ 17 اُنہوں نے
اُسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا اور کانٹےدار ٹہنیوں کا
ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ 18 پھر وہ اُسے
سلام کرنے لگے، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“
19 لاٹھی سے اُس کے سر پر مار مار کر وہ اُس پر تھوکتے
رہے۔ گھٹنے ٹیک کر اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا۔ 20 پھر
اُس کا مذاق اُڑانے سے تھک کر اُنہوں نے ارغوانی لباس
اُتار کر اُسے دوبارہ اُس کے اپنے کپڑے پہنائے۔ پھر وہ
اُسے مصلوب کرنے کے لئے باہر لے گئے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

21 اُس وقت لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا ایک
آدمی بنام شمعون دیہات سے شہر کو آ رہا تھا۔ وہ
سکندر اور رُوفس کا باپ تھا۔ جب وہ عیسیٰ اور فوجیوں
کے پاس سے گزرنے لگا تو فوجیوں نے اُسے صلیب
اُٹھانے پر مجبور کیا۔ 22 یوں چلتے چلتے وہ عیسیٰ کو ایک
مقام پر لے گئے جس کا نام گلگتا (یعنی کھوپڑی کا مقام)
تھا۔ 23 وہاں اُنہوں نے اُسے مَے پیش کی جس میں
مُر ملایا گیا تھا، لیکن اُس نے پینے سے انکار کیا۔ 24 پھر
فوجیوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے آپس
میں بانٹ لئے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کس کو کیا
کیا ملے گا اُنہوں نے قرعہ ڈالا۔ 25 نو بجے صبح کا وقت
تھا جب اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا۔ 26 ایک تختی
صلیب پر لگا دی گئی جس پر یہ الزام لکھا تھا، ”یہودیوں
کا بادشاہ۔“ 27 دو ڈاکوؤں کو بھی عیسیٰ کے ساتھ مصلوب
کیا گیا، ایک کو اُس کے دہنے ہاتھ اور دوسرے کو اُس
کے بائیں ہاتھ۔ 28 [یوں مقدّس کلام کا وہ حوالہ پورا ہوا
جس میں لکھا ہے، ’اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا۔‘]
29 جو وہاں سے گزرے اُنہوں نے کفر بک کر اُس
کی تذلیل کی اور سر ہلا ہلا کر اپنی حقارت کا اظہار کیا۔
اُنہوں نے کہا، ”تُو نے تو کہا تھا کہ مَیں بیت المقدّس کو
ڈھا کر اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر دوں
گا۔ 30 اب صلیب پر سے اُتر کر اپنے آپ کو بچا!“
31 راہنما اماموں اور شریعت کے علما نے بھی عیسیٰ کا
مذاق اُڑا کر کہا، ”اِس نے اَوروں کو بچایا، لیکن اپنے
آپ کو نہیں بچا سکتا۔ 32 اسرائیل کا یہ بادشاہ مسیح اب
صلیب پر سے اُتر آئے تاکہ ہم یہ دیکھ کر ایمان لائیں۔“
اور جن آدمیوں کو اُس کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا
اُنہوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔

عیسیٰ کی موت

33 دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔
یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔ 34 پھر تین بجے عیسیٰ
اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”ایلی، ایلی، لما شبقتنی؟“ جس
کا مطلب ہے، ”اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو
نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟“
35 یہ سن کر پاس کھڑے کچھ لوگ کہنے لگے، ”وہ
الیاس نبی کو بُلا رہا ہے۔“ 36 کسی نے دوڑ کر مَے کے
سرکے میں ایک اسفنج ڈبویا اور اُسے ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ
کو چُسانے کی کوشش کی۔ وہ بولا، ”آؤ ہم دیکھیں، شاید
الیاس آ کر اُسے صلیب پر سے اُتار لے۔“
37 لیکن عیسیٰ نے بڑے زور سے چلّا کر دم چھوڑ دیا۔
38 اُسی وقت بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے
کے سامنے لٹکا ہوا پردہ اوپر سے لے کر نیچے تک دو

حصوں میں پھٹ گیا۔ 39 جب عیسیٰ کے مقابل کھڑے
رومی افسر[a] نے دیکھا کہ وہ کس طرح مرا تو اُس نے کہا،
”یہ آدمی واقعی اللہ کا فرزند تھا!“
40 کچھ خواتین بھی وہاں تھیں جو کچھ فاصلے پر اِس
کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ اُن میں مریم مگدلینی، چھوٹے
یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم اور سلومی بھی تھیں۔
41 گلیل میں یہ عورتیں عیسیٰ کے پیچھے چل کر اُس کی
خدمت کرتی رہی تھیں۔ کئی اَور خواتین بھی وہاں تھیں جو
اُس کے ساتھ یروشلم آ گئی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

42 یہ سب کچھ جمعہ کو ہوا جو اگلے دن کے سبت
کے لئے تیاری کا دن تھا۔ جب شام ہونے کو تھی 43 تو
ارمتیہ کا ایک آدمی بنام یوسف ہمت کر کے پیلاطس کے
پاس گیا اور اُس سے عیسیٰ کی لاش مانگی۔ (یوسف یہودی
عدالتِ عالیہ کا نامور ممبر تھا اور اللہ کی بادشاہی کے
آنے کے انتظار میں تھا۔) 44 پیلاطس یہ سن کر حیران
ہوا کہ عیسیٰ مر چکا ہے۔ اُس نے رومی افسر کو بُلا کر
اُس سے پوچھا کہ کیا عیسیٰ واقعی مر چکا ہے؟ 45 جب
افسر نے اِس کی تصدیق کی تو پیلاطس نے یوسف کو لاش
دے دی۔ 46 یوسف نے کفن خرید لیا، پھر عیسیٰ کی
لاش اُتار کر اُسے کتان کے کفن میں لپیٹا اور ایک قبر
میں رکھ دیا جو چٹان میں تراشی گئی تھی۔ آخر میں اُس
نے ایک بڑا پتھر لُڑھکا کر قبر کا منہ بند کر دیا۔ 47 مریم
مگدلینی اور یوسیس کی ماں مریم نے دیکھ لیا کہ عیسیٰ کی
لاش کہاں رکھی گئی ہے۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

16 ہفتے کی شام کو جب سبت کا دن گزر گیا تو
مریم مگدلینی، یعقوب کی ماں مریم اور سلومی
نے خوشبو دار مسالے خرید لئے، کیونکہ وہ قبر کے پاس
جا کر اُنہیں عیسیٰ کی لاش پر لگانا چاہتی تھیں۔ 2 چنانچہ
وہ اتوار کو صبح سویرے ہی قبر پر گئیں۔ سورج طلوع ہو
رہا تھا۔ 3 راستے میں وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگیں،
”کون ہمارے لئے قبر کے منہ سے پتھر کو لُڑھکائے
گا؟“ 4 لیکن جب وہاں پہنچیں اور نظر اُٹھا کر قبر پر غور
کیا تو دیکھا کہ پتھر کو ایک طرف لُڑھکایا جا چکا ہے۔ یہ
پتھر بہت بڑا تھا۔ 5 وہ قبر میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک
جوان آدمی نظر آیا جو سفید لباس پہنے ہوئے دائیں طرف
بیٹھا تھا۔ وہ گھبرا گئیں۔
6 اُس نے کہا، ”مت گھبراؤ۔ تم عیسیٰ ناصری کو ڈھونڈ
رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ جی اُٹھا ہے، وہ یہاں نہیں
ہے۔ اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں اُسے رکھا گیا تھا۔
7 اب جاؤ، اُس کے شاگردوں اور پطرس کو بتا دو کہ وہ
تمہارے آگے آگے گلیل پہنچ جائے گا۔ وہیں تم اُسے
دیکھو گے، جس طرح اُس نے تم کو بتایا تھا۔“
8 خواتین لرزتی اور اُلجھی ہوئی حالت میں قبر سے نکل
کر بھاگ گئیں۔ اُنہوں نے کسی کو بھی کچھ نہ بتایا، کیونکہ
وہ نہایت سہمی ہوئی تھیں۔

عیسیٰ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے

9 جب عیسیٰ اتوار کو صبح سویرے جی اُٹھا تو پہلا شخص
جس پر وہ ظاہر ہوا مریم مگدلینی تھی جس سے اُس نے
سات بدروحیں نکالی تھیں۔ 10 مریم عیسیٰ کے ساتھیوں

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

کے پاس گئی جو ماتم کر رہے اور رو رہے تھے۔ اُس نے
اُنہیں جو کچھ ہوا تھا بتایا۔ 11 لیکن گو اُنہوں نے سنا کہ
عیسیٰ زندہ ہے اور کہ مریم نے اُسے دیکھا ہے تو بھی
اُنہیں یقین نہ آیا۔

عیسیٰ مزید دو شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

12 اِس کے بعد عیسیٰ دوسری صورت میں اُن میں
سے دو پر ظاہر ہوا جب وہ یروشلم سے دیہات کی طرف
پیدل چل رہے تھے۔ 13 دونوں نے واپس جا کر یہ بات
باقی لوگوں کو بتائی۔ لیکن اُنہیں اِن کا بھی یقین نہ آیا۔

عیسیٰ گیارہ رسولوں پر ظاہر ہوتا ہے

14 آخر میں عیسیٰ گیارہ شاگردوں پر بھی ظاہر ہوا۔ اُس
وقت وہ میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ اُس نے اُنہیں
اُن کی بےاعتقادی اور سخت دلی کے سبب سے ڈانٹا، کہ
اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کیا جنہوں نے اُسے زندہ دیکھا
تھا۔ 15 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”پوری دنیا میں جا کر
تمام مخلوقات کو اللہ کی خوش خبری سناؤ۔ 16 جو بھی ایمان
لا کر بپتسمہ لے اُسے نجات ملے گی۔ لیکن جو ایمان
نہ لائے اُسے مجرم قرار دیا جائے گا۔ 17 اور جہاں جہاں
لوگ ایمان رکھیں گے وہاں یہ الٰہی نشان ظاہر ہوں گے:
وہ میرے نام سے بدروحیں نکال دیں گے، نئی نئی زبانیں
بولیں گے 18 اور سانپوں کو اُٹھا کر محفوظ رہیں گے۔
مہلک زہر پینے سے اُنہیں نقصان نہیں پہنچے گا اور جب
وہ اپنے ہاتھ مریضوں پر رکھیں گے تو شفا پائیں گے۔“

عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

19 اُن سے بات کرنے کے بعد خداوند عیسیٰ کو آسمان
پر اُٹھا لیا گیا اور وہ اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا۔
20 اِس پر شاگردوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی۔ اور
خداوند نے اُن کی حمایت کر کے الٰہی نشانوں سے کلام
کی تصدیق کی۔

لوقا کی معرفت اِنجیل

پیش لفظ

1 محترم تھیُفِلُس، بہت سے لوگ وہ سب کچھ لکھ
چکے ہیں جو ہمارے درمیان واقع ہوا ہے۔ 2 اُن
کی کوشش یہ تھی کہ وہی کچھ بیان کیا جائے جس کی
گواہی وہ دیتے ہیں جو شروع ہی سے ساتھ تھے اور آج
تک اللہ کا کلام سنانے کی خدمت سرانجام دے رہے
ہیں۔ 3 مَیں نے بھی ہر ممکن کوشش کی ہے کہ سب کچھ
شروع سے اور عین حقیقت کے مطابق معلوم کروں۔
اب مَیں یہ باتیں ترتیب سے آپ کے لئے لکھنا چاہتا
ہوں۔ 4 آپ یہ پڑھ کر جان لیں گے کہ جو باتیں آپ
کو سکھائی گئی ہیں وہ سچ اور درست ہیں۔

یحییٰ کے بارے میں پیش گوئی

5 یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانے میں ایک
امام تھا جس کا نام زکریاہ تھا۔ بیت المقدّس میں اماموں
کے مختلف گروہ خدمت سرانجام دیتے تھے، اور زکریاہ
کا تعلق ابیاہ کے گروہ سے تھا۔ اُس کی بیوی امامِ اعظم
ہارون کی نسل سے تھی اور اُس کا نام اِلیشبع تھا۔ 6 میاں
بیوی اللہ کے نزدیک راست باز تھے اور رب کے تمام
احکام اور ہدایات کے مطابق بےالزام زندگی گزارتے
تھے۔ 7 لیکن وہ بےاولاد تھے۔ اِلیشبع کے بچے پیدا
نہیں ہو سکتے تھے۔ اب وہ دونوں بوڑھے ہو چکے تھے۔
8 ایک دن بیت المقدّس میں ابیاہ کے گروہ کی باری
تھی اور زکریاہ اللہ کے حضور اپنی خدمت سرانجام دے
رہا تھا۔ 9 دستور کے مطابق اُنہوں نے قرعہ ڈالا تاکہ
معلوم کریں کہ رب کے مقدِس میں جا کر بخور کی
قربانی کون جلائے۔ زکریاہ کو چنا گیا۔ 10 جب وہ مقررہ
وقت پر بخور جلانے کے لئے بیت المقدّس میں داخل ہوا
تو جمع ہونے والے تمام پرستار صحن میں دعا کر رہے تھے۔
11 اچانک رب کا ایک فرشتہ ظاہر ہوا جو بخور جلانے
کی قربان گاہ کے دہنی طرف کھڑا تھا۔ 12 اُسے دیکھ کر
زکریاہ گھبرایا اور بہت ڈر گیا۔ 13 لیکن فرشتے نے اُس
سے کہا، ”زکریاہ، مت ڈر! اللہ نے تیری دعا سن لی
ہے۔ تیری بیوی اِلیشبع کے بیٹا ہو گا۔ اُس کا نام یحییٰ
رکھنا۔ 14 وہ نہ صرف تیرے لئے خوشی اور مسرت کا
باعث ہو گا، بلکہ بہت سے لوگ اُس کی پیدائش پر خوشی

منائیں گے۔ 15 کیونکہ وہ رب کے نزدیک عظیم ہو گا۔
لازم ہے کہ وہ مَے اور شراب سے پرہیز کرے۔ وہ
پیدا ہونے سے پہلے ہی روح القدس سے معمور ہو گا
16 اور اسرائیلی قوم میں سے بہتوں کو رب اُن کے خدا
کے پاس واپس لائے گا۔ 17 وہ الیاس کی روح اور قوت
سے خداوند کے آگے آگے چلے گا۔ اُس کی خدمت سے
والدوں کے دل اپنے بچوں کی طرف مائل ہو جائیں
گے اور نافرمان لوگ راست بازوں کی دانائی کی طرف
رجوع کریں گے۔ یوں وہ اِس قوم کو رب کے لئے تیار
کرے گا۔''

18 زکریاہ نے فرشتے سے پوچھا، ''مَیں کس طرح
جانوں کہ یہ بات سچ ہے؟ مَیں خود بوڑھا ہوں اور میری
بیوی بھی عمر رسیدہ ہے۔''

19 فرشتے نے جواب دیا، ''مَیں جبرائیل ہوں جو اللہ
کے حضور کھڑا رہتا ہوں۔ مجھے اِسی مقصد کے لئے بھیجا
گیا ہے کہ تجھے یہ خوش خبری سناؤں۔ 20 لیکن چونکہ تُو
نے میری بات کا یقین نہیں کیا اِس لئے تُو خاموش رہے
گا اور اُس وقت تک بول نہیں سکے گا جب تک تیرے
بیٹا پیدا نہ ہو۔ میری یہ باتیں مقررہ وقت پر ہی پوری
ہوں گی۔''

21 اِس دوران باہر کے لوگ زکریاہ کے انتظار میں
تھے۔ وہ حیران ہوتے جا رہے تھے کہ اُسے واپس آنے
میں کیوں اِتنی دیر ہو رہی ہے۔ 22 آخرکار وہ باہر آیا،
لیکن وہ اُن سے بات نہ کر سکا۔ تب اُنہوں نے جان لیا
کہ اُس نے بیت المقدّس میں رویا دیکھی ہے۔ اُس نے
ہاتھوں سے اشارے تو کئے، لیکن خاموش رہا۔

23 زکریاہ مقررہ وقت تک بیت المقدّس میں اپنی
خدمت انجام دیتا رہا، پھر اپنے گھر واپس چلا گیا۔

24 تھوڑے دنوں کے بعد اُس کی بیوی الیشبع حاملہ ہو گئی
اور وہ پانچ ماہ تک گھر میں چھپی رہی۔ 25 اُس نے کہا،
''خداوند نے میرے لئے کتنا بڑا کام کیا ہے، کیونکہ اب
اُس نے میری فکر کی اور لوگوں کے سامنے سے میری
رُسوائی دُور کر دی۔''

عیسیٰ کی پیدائش کی پیش گوئی

26-27 الیشبع چھ ماہ سے اُمید سے تھی جب اللہ نے
جبرائیل فرشتے کو ایک کنواری کے پاس بھیجا جو ناصرت
میں رہتی تھی۔ ناصرت گلیل کا ایک شہر ہے اور کنواری کا
نام مریم تھا۔ اُس کی منگنی ایک مرد کے ساتھ ہو چکی تھی
جو داؤد بادشاہ کی نسل سے تھا اور جس کا نام یوسف تھا۔
28 فرشتے نے اُس کے پاس آ کر کہا، ''اے خاتون
جس پر رب کا خاص فضل ہوا ہے، سلام! رب تیرے
ساتھ ہے۔''

29 مریم یہ سن کر گھبرا گئی اور سوچا، ''یہ کس طرح
کا سلام ہے؟'' 30 لیکن فرشتے نے اپنی بات جاری رکھی
اور کہا، ''اے مریم، مت ڈر، کیونکہ تجھ پر اللہ کا فضل
ہوا ہے۔ 31 تُو اُمید سے ہو کر ایک بیٹے کو جنم دے
گی۔ تجھے اُس کا نام عیسیٰ (نجات دینے والا) رکھنا ہے۔
32 وہ عظیم ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا فرزند کہلائے گا۔ رب
ہمارا خدا اُسے اُس کے باپ داؤد کے تخت پر بٹھائے گا
33 اور وہ ہمیشہ تک اسرائیل پر حکومت کرے گا۔ اُس
کی سلطنت کبھی ختم نہ ہو گی۔''

34 مریم نے فرشتے سے کہا، ''یہ کیوں کر ہو سکتا
ہے؟ ابھی تو مَیں کنواری ہوں۔''

35 فرشتے نے جواب دیا، ''روح القدس تجھ پر نازل
ہو گا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر چھا جائے

گا۔ اِس لئے یہ بچہ قدوس ہو گا اور اللہ کا فرزند کہلائے
گا۔ 36 اور دیکھ، تیری رشتے دار الیشبع کے بھی بیٹا ہو گا
حالانکہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ گو اُسے بانجھ قرار دیا گیا تھا،
لیکن وہ چھ ماہ سے اُمید سے ہے۔ 37 کیونکہ اللہ کے
نزدیک کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔"
38 مریم نے جواب دیا، "مَیں رب کی خدمت کے
لئے حاضر ہوں۔ میرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا آپ نے
کہا ہے۔" اِس پر فرشتہ چلا گیا۔

مریم الیشبع سے ملتی ہے

39 اُن دنوں میں مریم یہودیہ کے پہاڑی علاقے کے
ایک شہر کے لئے روانہ ہوئی۔ اُس نے جلدی جلدی
سفر کیا۔ 40 وہاں پہنچ کر وہ زکریاہ کے گھر میں داخل
ہوئی اور الیشبع کو سلام کیا۔ 41 مریم کا یہ سلام سن کر
الیشبع کا بچہ اُس کے پیٹ میں اُچھل پڑا اور الیشبع خود
روح القدس سے بھر گئی۔ 42 اُس نے بلند آواز سے کہا،
"تُو تمام عورتوں میں مبارک ہے اور مبارک ہے تیرا
بچہ! 43 مَیں کون ہوں کہ میرے خداوند کی ماں میرے
پاس آئی! 44 جوں ہی مَیں نے تیرا سلام سنا بچہ میرے
پیٹ میں خوشی سے اُچھل پڑا۔ 45 تُو کتنی مبارک ہے،
کیونکہ تُو ایمان لائی کہ جو کچھ رب نے فرمایا ہے وہ تکمیل
تک پہنچے گا۔"

مریم کا گیت

46 اِس پر مریم نے کہا،
"میری جان رب کی تعظیم کرتی ہے
47 اور میری روح اپنے نجات دہندہ اللہ سے
نہایت خوش ہے۔
48 کیونکہ اُس نے اپنی خادمہ کی پستی پر
نظر کی ہے۔
ہاں، اب سے تمام نسلیں مجھے مبارک کہیں گی،
49 کیونکہ قادرِ مطلق نے میرے لئے
بڑے بڑے کام کئے ہیں۔
اُس کا نام قدوس ہے۔
50 جو اُس کا خوف مانتے ہیں
اُن پر وہ پشت در پشت
اپنی رحمت ظاہر کرے گا۔
51 اُس کی قدرت نے عظیم کام کر دکھائے ہیں،
اور دل سے مغرور لوگ تتر بتر ہو گئے ہیں۔
52 اُس نے حکمرانوں کو اُن کے تخت سے ہٹا کر
پست حال لوگوں کو سرفراز کر دیا ہے۔
53 بھوکوں کو اُس نے اچھی چیزوں سے
مالا مال کر کے
امیروں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا ہے۔
54 وہ اپنے خادم اسرائیل کی مدد کے لئے
آ گیا ہے۔
ہاں، اُس نے اپنی رحمت کو یاد کیا ہے،
55 یعنی وہ دائمی وعدہ
جو اُس نے ہمارے بزرگوں کے ساتھ کیا تھا،
ابراہیم اور اُس کی اولاد کے ساتھ۔"
56 مریم تقریباً تین ماہ الیشبع کے ہاں ٹھہری رہی، پھر
اپنے گھر لوٹ گئی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی پیدائش

57 پھر الیشبع کا بچے کو جنم دینے کا دن آ پہنچا اور
اُس کے بیٹا ہوا۔ 58 جب اُس کے ہم سایوں اور رشتے

داروں کو اطلاع ملی کہ رب کی اُس پر کتنی بڑی رحمت
ہوئی ہے تو اُنہوں نے اُس کے ساتھ خوشی منائی۔
59 جب بچہ آٹھ دن کا تھا تو وہ اُس کا ختنہ کروانے
کی رسم کے لئے آئے۔ وہ بچے کا نام اُس کے باپ کے
نام پر زکریاہ رکھنا چاہتے تھے، 60 لیکن اُس کی ماں نے
اعتراض کیا۔ اُس نے کہا، ''نہیں، اُس کا نام یحییٰ ہو۔''
61 اُنہوں نے کہا، ''آپ کے رشتے داروں میں تو
ایسا نام کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔'' 62 تب اُنہوں نے
اشاروں سے بچے کے باپ سے پوچھا کہ وہ کیا نام رکھنا
چاہتا ہے۔
63 جواب میں زکریاہ نے تختی منگوا کر اُس پر لکھا،
''اُس کا نام یحییٰ ہے۔'' یہ دیکھ کر سب حیران ہوئے۔
64 اُسی لمحے زکریاہ دوبارہ بولنے کے قابل ہو گیا، اور
وہ اللہ کی تمجید کرنے لگا۔ 65 تمام ہم سایوں پر خوف
چھا گیا اور اِس بات کا چرچا یہودیہ کے پورے علاقے
میں پھیل گیا۔ 66 جس نے بھی سنا اُس نے سنجیدگی
سے اِس پر غور کیا اور سوچا، ''اِس بچے کا کیا بنے گا؟''
کیونکہ رب کی قدرت اُس کے ساتھ تھی۔

زکریاہ کی نبوّت

67 اُس کا باپ زکریاہ روح القدس سے معمور ہو گیا
اور نبوّت کر کے کہا،

68 ''رب اسرائیل کے اللہ کی تمجید ہو!
کیونکہ وہ اپنی قوم کی مدد کے لئے آیا ہے،
اُس نے فدیہ دے کر اُسے چھڑایا ہے۔
69 اُس نے اپنے خادم داؤد کے گھرانے میں
ہمارے لئے ایک عظیم نجات دہندہ
کھڑا کیا ہے۔
70 ایسا ہی ہوا
جس طرح اُس نے قدیم زمانوں میں
اپنے مقدّس نبیوں کی معرفت فرمایا تھا،
71 کہ وہ ہمیں ہمارے دشمنوں سے
نجات دلائے گا،
اُن سب کے ہاتھ سے
جو ہم سے نفرت رکھتے ہیں۔
72 کیونکہ اُس نے فرمایا تھا
کہ وہ ہمارے باپ دادا پر رحم کرے گا
73 اور اپنے مقدّس عہد کو یاد رکھے گا،
اُس وعدے کو جو اُس نے قسم کھا کر
ابراہیم کے ساتھ کیا تھا۔
74 اب اُس کا یہ وعدہ پورا ہو جائے گا:
ہم اپنے دشمنوں سے مخلصی پا کر
خوف کے بغیر اللہ کی خدمت کر سکیں گے،
75 جیتے جی اُس کے حضور
مقدّس اور راست زندگی گزار سکیں گے۔
76 اور تُو، میرے بچے، اللہ تعالیٰ کا نبی کہلائے گا۔
کیونکہ تُو خداوند کے آگے آگے
اُس کے راستے تیار کرے گا۔
77 تُو اُس کی قوم کو نجات کا راستہ دکھائے گا،
کہ وہ کس طرح اپنے گناہوں کی معافی پائے گی۔
78 ہمارے اللہ کی بڑی رحمت کی وجہ سے
ہم پر الٰہی نور چمکے گا۔
79 اُس کی روشنی اُن پر پھیل جائے گی
جو اندھیرے اور موت کے سائے میں بیٹھے ہیں،
ہاں وہ ہمارے قدموں کو
سلامتی کی راہ پر پہنچائے گی۔''

80 یحییٰ پروان چڑھا اور اُس کی روح نے تقویت
پائی۔ اُس نے اُس وقت تک ریگستان میں زندگی گزاری
جب تک اُسے اسرائیل کی خدمت کرنے کے لئے بُلایا
نہ گیا۔

عیسیٰ کی پیدائش

2 اُن ایام میں روم کے شہنشاہ آگوستُس نے فرمان
جاری کیا کہ پوری سلطنت کی مردم شماری کی
جائے۔ 2 یہ پہلی مردم شماری اُس وقت ہوئی جب کورِنیُس
شام کا گورنر تھا۔ 3 ہر کسی کو اپنے وطنی شہر میں جانا پڑا
تاکہ وہاں رجسٹر میں اپنا نام درج کروائے۔
4 چنانچہ یوسف گلیل کے شہر ناصرت سے روانہ ہو کر
یہودیہ کے شہر بیت لحم پہنچا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ داؤد بادشاہ
کے گھرانے اور نسل سے تھا، اور بیت لحم داؤد کا شہر تھا۔
5 چنانچہ وہ اپنے نام کو رجسٹر میں درج کروانے کے لئے
وہاں گیا۔ اُس کی منگیتر مریم بھی ساتھ تھی۔ اُس وقت
وہ اُمید سے تھی۔ 6 جب وہ وہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو
بچے کو جنم دینے کا وقت آ پہنچا۔ 7 بیٹا پیدا ہوا۔ یہ مریم
کا پہلا بچہ تھا۔ اُس نے اُسے کپڑوں[a] میں لپیٹ کر ایک
چرنی میں لٹا دیا، کیونکہ اُنہیں سرائے میں رہنے کی جگہ
نہیں ملی تھی۔

چرواہوں کو خوش خبری

8 اُس رات کچھ چرواہے قریب کے کھلے میدان میں
اپنے ریوڑوں کی پہرا داری کر رہے تھے۔ 9 اچانک رب کا
ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا، اور اُن کے اردگرد رب کا جلال
چمکا۔ یہ دیکھ کر وہ سخت ڈر گئے۔ 10 لیکن فرشتے نے اُن
سے کہا، ”ڈرو مت! دیکھو مَیں تم کو بڑی خوشی کی خبر دیتا
ہوں جو تمام لوگوں کے لئے ہو گی۔ 11 آج ہی داؤد کے
شہر میں تمہارے لئے نجات دہندہ پیدا ہوا ہے یعنی مسیح
خداوند۔ 12 اور تم اُسے اِس نشان سے پہچان لو گے، تم
ایک شیرخوار بچے کو کپڑوں میں لپٹا ہوا پاؤ گے۔ وہ چرنی
میں پڑا ہوا ہو گا۔“
13 اچانک آسمانی لشکروں کے بے شمار فرشتے اُس فرشتے
کے ساتھ ظاہر ہوئے جو اللہ کی حمد و ثنا کر کے کہہ
رہے تھے،
14 ”آسمان کی بلندیوں پر اللہ کی عزت و جلال، زمین
پر اُن لوگوں کی سلامتی جو اُسے منظور ہیں۔“
15 فرشتے اُنہیں چھوڑ کر آسمان پر واپس چلے گئے تو
چرواہے آپس میں کہنے لگے، ”آؤ، ہم بیت لحم جا کر یہ
بات دیکھیں جو ہوئی ہے اور جو رب نے ہم پر ظاہر
کی ہے۔“
16 وہ بھاگ کر بیت لحم پہنچے۔ وہاں اُنہیں مریم اور
یوسف ملے اور ساتھ ہی چھوٹا بچہ جو چرنی میں پڑا ہوا
تھا۔ 17 یہ دیکھ کر اُنہوں نے سب کچھ بیان کیا جو اُنہیں
اِس بچے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ 18 جس نے بھی اُن
کی بات سنی وہ حیرت زدہ ہوا۔ 19 لیکن مریم کو یہ تمام
باتیں یاد رہیں اور وہ اپنے دل میں اُن پر غور کرتی رہی۔
20 پھر چرواہے لوٹ گئے اور چلتے چلتے اُن تمام باتوں
کے لئے اللہ کی تعظیم و تعریف کرتے رہے جو اُنہوں نے
سنی اور دیکھی تھیں، کیونکہ سب کچھ ویسا ہی پایا تھا جیسا
فرشتے نے اُنہیں بتایا تھا۔

[a] لفظی ترجمہ: پوتڑوں

بچے کا نام عیسیٰ رکھا جاتا ہے

21 آٹھ دن کے بعد بچے کا ختنہ کروانے کا وقت آ
گیا۔ اُس کا نام عیسیٰ رکھا گیا، یعنی وہی نام جو فرشتے نے
مریم کو اُس کے حاملہ ہونے سے پہلے بتایا تھا۔

عیسیٰ کو بیت المقدس میں پیش کیا جاتا ہے

22 جب موسیٰ کی شریعت کے مطابق طہارت کے دن
پورے ہوئے تب وہ بچے کو یروشلم لے گئے تاکہ اُسے
رب کے حضور پیش کیا جائے، 23 جیسے رب کی شریعت
میں لکھا ہے، ”ہر پہلوٹھے کو رب کے لئے مخصوص
و مقدّس کرنا ہے۔“ 24 ساتھ ہی اُنہوں نے مریم کی
طہارت کی رسم کے لئے وہ قربانی پیش کی جو رب
کی شریعت بیان کرتی ہے، یعنی ”دو قمریاں یا دو
جوان کبوتر۔“
25 اُس وقت یروشلم میں ایک آدمی بنام شمعون رہتا
تھا۔ وہ راست باز اور خدا ترس تھا اور اِس انتظار میں تھا
کہ مسیح آ کر اسرائیل کو سکون بخشے۔ روح القدس اُس پر
تھا، 26 اور اُس نے اُس پر یہ بات ظاہر کی تھی کہ وہ جیتے
جی رب کے مسیح کو دیکھے گا۔ 27 اُس دن روح القدس
نے اُسے تحریک دی کہ وہ بیت المقدّس میں جائے۔
چنانچہ جب مریم اور یوسف بچے کو رب کی شریعت کے
مطابق پیش کرنے کے لئے بیت المقدّس میں آئے
28 تو شمعون موجود تھا۔ اُس نے بچے کو اپنے بازوؤں
میں لے کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے کہا،

29 ”اے آقا، اب تُو اپنے بندے کو
اجازت دیتا ہے
کہ وہ سلامتی سے رِحلت کر جائے،
جس طرح تُو نے فرمایا ہے۔
30 کیونکہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے
تیری اُس نجات کا مشاہدہ کر لیا ہے
31 جو تُو نے تمام قوموں کی موجودگی میں
تیار کی ہے۔
32 یہ ایک ایسی روشنی ہے
جس سے غیریہودیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی
اور تیری قوم اسرائیل کو جلال حاصل ہو گا۔“

33 بچے کے ماں باپ اپنے بیٹے کے بارے میں اِن
الفاظ پر حیران ہوئے۔ 34 شمعون نے اُنہیں برکت دی
اور مریم سے کہا، ”یہ بچہ مقرر ہوا ہے کہ اسرائیل کے
بہت سے لوگ اِس سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں، لیکن بہت
سے اِس سے اپنے پاؤں پر کھڑے بھی ہو جائیں گے۔ گو
یہ اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ہے تو بھی اِس کی مخالفت
کی جائے گی۔ 35 یوں بہتوں کے دلی خیالات ظاہر ہو
جائیں گے۔ اِس سلسلے میں تلوار تیری جان میں سے بھی
گزر جائے گی۔“
36 وہاں بیت المقدّس میں ایک عمر رسیدہ نبیہ بھی تھی
جس کا نام حناہ تھا۔ وہ فنوایل کی بیٹی اور آشر کے قبیلے
سے تھی۔ شادی کے سات سال بعد اُس کا شوہر مر گیا
تھا۔ 37 اب وہ بیوہ کی حیثیت سے 84 سال کی ہو چکی
تھی۔ وہ کبھی بیت المقدّس کو نہیں چھوڑتی تھی، بلکہ دن
رات اللہ کو سجدہ کرتی، روزہ رکھتی اور دعا کرتی تھی۔
38 اُس وقت وہ مریم اور یوسف کے پاس آ کر اللہ کی
تمجید کرنے لگی۔ ساتھ ساتھ وہ ہر ایک کو جو اِس انتظار
میں تھا کہ اللہ فدیہ دے کر یروشلم کو چھڑائے، بچے کے
بارے میں بتاتی رہی۔

وہ ناصرت واپس چلے جاتے ہیں

39 جب عیسیٰ کے والدین نے رب کی شریعت میں درج
تمام فرائض ادا کر لئے تو وہ گلیل میں اپنے شہر ناصرت
کو لوٹ گئے۔ 40 وہاں بچہ پروان چڑھا اور تقویت پاتا
گیا۔ وہ حکمت و دانائی سے معمور تھا، اور اللہ کا فضل
اُس پر تھا۔

بارہ سال کی عمر میں بیت المقدّس میں

41 عیسیٰ کے والدین ہر سال فسح کی عید کے لئے یروشلم
جایا کرتے تھے۔ 42 اُس سال بھی وہ معمول کے مطابق
عید کے لئے گئے جب عیسیٰ بارہ سال کا تھا۔ 43 عید
کے اختتام پر وہ ناصرت واپس جانے لگے، لیکن عیسیٰ
یروشلم میں رہ گیا۔ پہلے اُس کے والدین کو معلوم نہ تھا،
44 کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ قافلے میں کہیں موجود ہے۔
لیکن چلتے چلتے پہلا دن گزر گیا اور وہ اب تک نظر نہ آیا
تھا۔ اِس پر والدین اُسے اپنے رشتے داروں اور عزیزوں میں
ڈھونڈنے لگے۔ 45 جب وہ وہاں نہ ملا تو مریم اور یوسف
یروشلم واپس گئے اور وہاں ڈھونڈنے لگے۔ 46 تین دن
کے بعد وہ آخرکار بیت المقدّس میں پہنچے۔ وہاں عیسیٰ دینی
اُستادوں کے درمیان بیٹھا اُن کی باتیں سن رہا اور اُن سے
سوالات پوچھ رہا تھا۔ 47 جس نے بھی اُس کی باتیں سنیں
وہ اُس کی سمجھ اور جوابوں سے دنگ رہ گیا۔ 48 اُسے دیکھ
کر اُس کے والدین گھبرا گئے۔ اُس کی ماں نے کہا، ”بیٹا،
تُو نے ہمارے ساتھ یہ کیوں کیا؟ تیرا باپ اور مَیں تجھے
ڈھونڈتے ڈھونڈتے شدید کوفت کا شکار ہوئے۔“
49 عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ کو مجھے تلاش کرنے
کی کیا ضرورت تھی؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے
باپ کے گھر میں ہونا ضرور ہے؟“ 50 لیکن وہ اُس کی
بات نہ سمجھے۔
51 پھر وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت واپس آیا
اور اُن کے تابع رہا۔ لیکن اُس کی ماں نے یہ تمام باتیں
اپنے دل میں محفوظ رکھیں۔ 52 یوں عیسیٰ جوان ہوا۔ اُس
کی سمجھ اور حکمت بڑھتی گئی، اور اُسے اللہ اور انسان کی
مقبولیت حاصل تھی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

3 پھر روم کے شہنشاہ تبریُس کی حکومت کا پندرھواں
سال آ گیا۔ اُس وقت پنطیُس پیلاطس صوبہ
یہودیہ کا گورنر تھا، ہیرودیس انتپاس گلیل کا حاکم تھا، اُس کا
بھائی فلپّس اتوریہ اور ترخونیتس کے علاقے کا، جبکہ لسانیاس
ابلینے کا۔ 2 حنّا اور کائفا دونوں امامِ اعظم تھے۔ اُن دنوں
میں اللہ یحییٰ بن زکریاہ سے ہم کلام ہوا جب وہ ریگستان میں
تھا۔ 3 پھر وہ دریائے یردن کے پورے علاقے میں سے
گزرا۔ ہر جگہ اُس نے اعلان کیا کہ توبہ کر کے بپتسمہ
لو تاکہ تمہیں اپنے گناہوں کی معافی مل جائے۔ 4 یوں
یسعیاہ نبی کے الفاظ پورے ہوئے جو اُس کی کتاب میں
درج ہیں:

‘ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے،
رب کی راہ تیار کرو!
اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔
5 لازم ہے کہ ہر وادی بھر دی جائے،
ضروری ہے کہ ہر پہاڑ اور بلند جگہ
میدان بن جائے۔
جو ٹیڑھا ہے اُسے سیدھا کیا جائے،
جو ناہموار ہے اُسے ہموار کیا جائے۔
6 اور تمام انسان اللہ کی نجات دیکھیں گے۔‘

7 جب بہت سے لوگ یحییٰ کے پاس آئے تاکہ اُس
سے بپتسمہ لیں تو اُس نے اُن سے کہا، ”اے زہریلے
سانپ کے بچو! کس نے تم کو آنے والے غضب سے
بچنے کی ہدایت کی؟ 8 اپنی زندگی سے ظاہر کرو کہ تم نے
واقعی توبہ کی ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم تو بچ جائیں
گے کیونکہ ابراہیم ہمارا باپ ہے۔ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ
اللہ اِن پتھروں سے بھی ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا
ہے۔ 9 اب تو عدالت کی کلہاڑی درختوں کی جڑوں پر رکھی
ہوئی ہے۔ ہر درخت جو اچھا پھل نہ لائے کاٹا اور آگ
میں جھونکا جائے گا۔“

10 لوگوں نے اُس سے پوچھا، ”پھر ہم کیا کریں؟“
11 اُس نے جواب دیا، ”جس کے پاس دو کُرتے ہیں
وہ ایک اُس کو دے دے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ اور
جس کے پاس کھانا ہے وہ اُسے کھلا دے جس کے پاس
کچھ نہ ہو۔“
12 ٹیکس لینے والے بھی بپتسمہ لینے کے لئے آئے تو
اُنہوں نے پوچھا، ”اُستاد، ہم کیا کریں؟“
13 اُس نے جواب دیا، ”صرف اُتنے ٹیکس لینا جتنے
حکومت نے مقرر کئے ہیں۔“
14 کچھ فوجیوں نے پوچھا، ”ہمیں کیا کرنا چاہئے؟“
اُس نے جواب دیا، ”کسی سے جبراً یا غلط الزام لگا
کر پیسے نہ لینا بلکہ اپنی جائز آمدنی پر اکتفا کرنا۔“
15 لوگوں کی توقعات بہت بڑھ گئیں۔ وہ اپنے دلوں
میں سوچنے لگے کہ کیا یہ مسیح تو نہیں ہے؟ 16 اِس پر
یحییٰ اُن سب سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، ”مَیں تو تمہیں
پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن ایک آنے والا ہے جو مجھ
سے بڑا ہے۔ مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے
بھی لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے
بپتسمہ دے گا۔ 17 وہ ہاتھ میں چھاج پکڑے ہوئے
اناج کو بھوسے سے الگ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔
وہ گاہنے کی جگہ کو بالکل صاف کر کے اناج کو اپنے
گودام میں جمع کرے گا۔ لیکن بھوسے کو وہ ایسی آگ
میں جھونکے گا جو بجھنے کی نہیں۔“
18 اِس قسم کی بہت سی اَور باتوں سے اُس نے قوم کو
نصیحت کی اور اُسے اللہ کی خوش خبری سنائی۔ 19 لیکن ایک
دن یوں ہوا کہ یحییٰ نے گلیل کے حاکم ہیرودیس انتپاس
کو ڈانٹا۔ وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے اپنے بھائی کی بیوی
ہیرودیاس سے شادی کر لی تھی اور اِس کے علاوہ اَور بہت
سے غلط کام کئے تھے۔ 20 یہ ملامت سن کر ہیرودیس نے
اپنے غلط کاموں میں اَور اضافہ یہ کیا کہ یحییٰ کو جیل میں
ڈال دیا۔

عیسیٰ کا بپتسمہ

21 ایک دن جب بہت سے لوگوں کو بپتسمہ دیا جا رہا
تھا تو عیسیٰ نے بھی بپتسمہ لیا۔ جب وہ دعا کر رہا تھا تو
آسمان کھل گیا 22 اور روح القدس جسمانی صورت میں
کبوتر کی طرح اُس پر اُتر آیا۔ ساتھ ساتھ آسمان سے ایک
آواز سنائی دی، ”تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ سے مَیں
خوش ہوں۔“

عیسیٰ کا نسب نامہ

23 عیسیٰ تقریباً تیس سال کا تھا جب اُس نے خدمت
شروع کی۔ اُسے یوسف کا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اُس کا نسب
نامہ یہ ہے: یوسف بن عیلی 24 بن متات بن لاوی بن
ملکی بن ینّا بن یوسف 25 بن مِتّتیاہ بن عاموس بن ناحوم
بن اسلیاہ بن نوگہ 26 بن ماعت بن مِتّتیاہ بن شِمعی بن

یوسیخ بن یوداہ 27 بن یوحنّاہ بن ریسا بن زرُبابل بن سیالتی
ایل بن نیری 28 بن مَلکی بن ادّی بن قوسام بن اِلمودام بن
عیر 29 بن یشوع بن اِلی عزر بن یوریم بن متات بن لاوی
30 بن شمعون بن یہوداہ بن یوسف بن یونام بن اِلیاقیم
31 بن ملیاہ بن مِنّاہ بن متّتاہ بن ناتن بن داؤد 32 بن یسّی
بن عوبید بن بوعز بن سلمون بن نحسون 33 بن عمی نداب
بن ادمین بن ارنی بن حصرون بن فارص بن یہوداہ 34 بن
یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن تارح بن نحور 35 بن
سروج بن رعو بن فلج بن عِبر بن سلح 36 بن قینان بن
ارفکسد بن سِم بن نوح بن لمک 37 بن متوسلح بن حنوک
بن یارد بن مہلل ایل بن قینان 38 بن انوس بن سیت
بن آدم۔ آدم کو اللہ نے پیدا کیا تھا۔

عیسیٰ کو آزمایا جاتا ہے

4 عیسیٰ دریائے یردن سے واپس آیا۔ وہ روح
القدس سے معمور تھا جس نے اُسے ریگستان میں
لا کر اُس کی راہنمائی کی۔ 2 وہاں اُسے چالیس دن تک
ابلیس سے آزمایا گیا۔ اِس پورے عرصے میں اُس نے کچھ
نہ کھایا۔ آخرکار اُسے بھوک لگی۔
3 پھر ابلیس نے اُس سے کہا، ”اگر تُو اللہ کا فرزند ہے
تو اِس پتھر کو حکم دے کہ روٹی بن جائے۔“
4 لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی
پر منحصر نہیں ہوتی۔“
5 اِس پر ابلیس نے اُسے کسی بلند جگہ پر لے جا کر
ایک لمحے میں دنیا کے تمام ممالک دکھائے۔ 6 وہ بولا،
”مَیں تجھے اِن ممالک کی شان و شوکت اور اِن پر تمام
اختیار دوں گا۔ کیونکہ یہ میرے سپرد کئے گئے ہیں اور
جسے چاہوں دے سکتا ہوں۔ 7 لہٰذا یہ سب کچھ تیرا ہی
ہو گا۔ شرط یہ ہے کہ تُو مجھے سجدہ کرے۔“
8 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ کلامِ
مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’رب اپنے اللہ کو سجدہ کر اور
صرف اُسی کی عبادت کر‘۔“
9 پھر ابلیس نے اُسے یروشلم لے جا کر بیت المقدّس
کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور کہا، ”اگر تُو اللہ کا
فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔ 10 کیونکہ کلامِ
مقدّس میں لکھا ہے، ’وہ اپنے فرشتوں کو تیری حفاظت
کرنے کا حکم دے گا، 11 اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا
لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے‘۔“
12 لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا، ”کلامِ
مقدّس یہ بھی فرماتا ہے، ’رب اپنے اللہ کو نہ آزمانا‘۔“
13 اِن آزمائشوں کے بعد ابلیس نے عیسیٰ کو کچھ دیر
کے لئے چھوڑ دیا۔

خدمت کا آغاز

14 پھر عیسیٰ واپس گلیل میں آیا۔ اُس میں روح القدس
کی قوت تھی، اور اُس کی شہرت اُس پورے علاقے میں
پھیل گئی۔ 15 وہاں وہ اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم
دینے لگا، اور سب نے اُس کی تعریف کی۔

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

16 ایک دن وہ ناصرت پہنچا جہاں وہ پروان چڑھا تھا۔
وہاں بھی وہ معمول کے مطابق سبت کے دن مقامی عبادت
خانے میں جا کر کلامِ مقدّس میں سے پڑھنے کے لئے
کھڑا ہو گیا۔ 17 اُسے یسعیاہ نبی کی کتاب دی گئی تو اُس
نے طومار کو کھول کر یہ حوالہ ڈھونڈ نکالا،

18 ”رب کا روح مجھ پر ہے،
کیونکہ اُس نے مجھے تیل سے مسح کر کے
غریبوں کو خوش خبری سنانے کا اختیار دیا ہے۔
اُس نے مجھے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا ہے
کہ قیدیوں کو رِہائی ملے گی
اور اندھے دیکھیں گے۔
اُس نے مجھے بھیجا ہے
کہ مَیں کچلے ہوؤں کو آزاد کراؤں
19 اور رب کی طرف سے
بحالی کے سال کا اعلان کروں۔“

20 یہ کہہ کر عیسیٰ نے طومار کو لپیٹ کر عبادت خانے
کے ملازم کو واپس کر دیا اور بیٹھ گیا۔ ساری جماعت کی
آنکھیں اُس پر لگی تھیں۔ 21 پھر وہ بول اُٹھا، ”آج اللہ کا
یہ فرمان تمہارے سنتے ہی پورا ہو گیا ہے۔“

22 سب عیسیٰ کے حق میں باتیں کرنے لگے۔ وہ اُن
پُرفضل باتوں پر حیرت زدہ تھے جو اُس کے منہ سے نکلیں،
اور وہ کہنے لگے، ”کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟“

23 اُس نے اُن سے کہا، ”بے شک تم مجھے یہ کہاوت
بتاؤ گے، ’اے ڈاکٹر، پہلے اپنے آپ کا علاج کر۔‘ یعنی
سننے میں آیا ہے کہ آپ نے کفرنحوم میں معجزے کئے ہیں۔
اب ایسے معجزے یہاں اپنے وطنی شہر میں بھی دکھائیں۔
24 لیکن مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ کوئی بھی نبی اپنے وطنی
شہر میں مقبول نہیں ہوتا۔

25 یہ حقیقت ہے کہ الیاس نبی کے زمانے میں اسرائیل
میں بہت سی ضرورت مند بیوائیں تھیں، اُس وقت جب
ساڑھے تین سال تک بارش نہ ہوئی اور پورے ملک میں
سخت کال پڑا۔ 26 اِس کے باوجود الیاس کو اُن میں سے
کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا بلکہ ایک غیر یہودی بیوہ کے
پاس جو صیدا کے شہر صارپت میں رہتی تھی۔ 27 اِسی
طرح الیشع نبی کے زمانے میں اسرائیل میں کوڑھ کے
بہت سے مریض تھے۔ لیکن اُن میں سے کسی کو شفا نہ
ملی بلکہ صرف نعمان کو جو ملکِ شام کا شہری تھا۔“

28 جب عبادت خانے میں جمع لوگوں نے یہ باتیں
سنیں تو وہ بڑے طیش میں آ گئے۔ 29 وہ اُٹھے اور اُسے
شہر سے نکال کر اُس پہاڑی کے کنارے لے گئے
جس پر شہر کو تعمیر کیا گیا تھا۔ وہاں سے وہ اُسے نیچے
گرانا چاہتے تھے، 30 لیکن عیسیٰ اُن میں سے گزر کر
وہاں سے چلا گیا۔

آدمی کا بدروح کی گرفت سے رِہائی

31 اِس کے بعد وہ گلیل کے شہر کفرنحوم کو گیا اور سبت
کے دن عبادت خانے میں لوگوں کو سکھانے لگا۔ 32 وہ
اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے، کیونکہ وہ اختیار کے
ساتھ تعلیم دیتا تھا۔ 33 عبادت خانے میں ایک آدمی تھا
جو کسی ناپاک روح کے قبضے میں تھا۔ اب وہ چیخ چیخ کر
بولنے لگا، 34 ”ارے ناصرت کے عیسیٰ، ہمارا آپ کے
ساتھ کیا واسطہ ہے؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے آئے
ہیں؟ مَیں تو جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں، آپ اللہ کے
قدوس ہیں۔“

35 عیسیٰ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش! آدمی میں
سے نکل جا!“ اِس پر بدروح آدمی کو جماعت کے بیچ
میں فرش پر پٹک کر اُس میں سے نکل گئی۔ لیکن وہ آدمی
زخمی نہ ہوا۔

36 تمام لوگ گھبرا گئے اور ایک دوسرے سے کہنے
لگے، ”اِس آدمی کے الفاظ میں کیا اختیار اور قوت ہے
کہ بدروحیں اُس کا حکم مانتی اور اُس کے کہنے پر نکل جاتی

ہیں؟“ 37 اور عیسیٰ کے بارے میں چرچا اُس پورے
علاقے میں پھیل گیا۔

بہت سے مریضوں کی شفایابی

38 پھر عیسیٰ عبادت خانے کو چھوڑ کر شمعون کے گھر
گیا۔ وہاں شمعون کی ساس شدید بخار میں مبتلا تھی۔ اُنہوں
نے عیسیٰ سے گزارش کی کہ وہ اُس کی مدد کرے۔ 39 اُس
نے اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر بخار کو ڈانٹا تو وہ اُتر
گیا اور شمعون کی ساس اُسی وقت اُٹھ کر اُن کی خدمت
کرنے لگی۔

40 جب دن ڈھل گیا تو سب مقامی لوگ اپنے مریضوں
کو عیسیٰ کے پاس لائے۔ خواہ اُن کی بیماریاں کچھ بھی
کیوں نہ تھیں، اُس نے ہر ایک پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُسے
شفا دی۔ 41 بہتوں میں بدروحیں بھی تھیں جنہوں نے
نکلتے وقت چلّا کر کہا، ”تُو اللہ کا فرزند ہے۔“ لیکن
چونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ مسیح ہے اِس لئے اُس نے
اُنہیں ڈانٹ کر بولنے نہ دیا۔

خوش خبری ہر ایک کے لئے ہے

42 جب اگلا دن چڑھا تو عیسیٰ شہر سے نکل کر کسی
ویران جگہ چلا گیا۔ لیکن ہجوم اُسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے
آخرکار اُس کے پاس پہنچا۔ لوگ اُسے اپنے پاس سے
جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ 43 لیکن اُس نے اُن سے
کہا، ”لازم ہے کہ مَیں دوسرے شہروں میں بھی جا کر اللہ
کی بادشاہی کی خوش خبری سناؤں، کیونکہ مجھے اِسی مقصد
کے لئے بھیجا گیا ہے۔“

44 چنانچہ وہ یہودیہ کے عبادت خانوں میں منادی
کرتا رہا۔

پہلے شاگردوں کی بُلاہٹ

5 ایک دن عیسیٰ گلیل کی جھیل گنیسرت کے کنارے
پر کھڑا ہجوم کو اللہ کا کلام سنا رہا تھا۔ لوگ سنتے
سنتے اِتنے قریب آ گئے کہ اُس کے لئے جگہ کم ہو گئی۔
2 پھر اُسے دو کشتیاں نظر آئیں جو جھیل کے کنارے لگی
تھیں۔ مچھیرے اُن میں سے اُتر چکے تھے اور اب اپنے
جالوں کو دھو رہے تھے۔ 3 عیسیٰ ایک کشتی پر سوار ہوا۔
اُس نے کشتی کے مالک شمعون سے درخواست کی کہ وہ
کشتی کو کنارے سے تھوڑا سا دُور لے چلے۔ پھر وہ کشتی
میں بیٹھا اور ہجوم کو تعلیم دینے لگا۔

4 تعلیم دینے کے اختتام پر اُس نے شمعون سے کہا،
”اب کشتی کو وہاں لے جا جہاں پانی گہرا ہے اور اپنے
جالوں کو مچھلیاں پکڑنے کے لئے ڈال دو۔“

5 لیکن شمعون نے اعتراض کیا، ”اُستاد، ہم نے تو پوری
رات بڑی کوشش کی، لیکن ایک بھی نہ پکڑی۔ تاہم آپ
کے کہنے پر مَیں جالوں کو دوبارہ ڈالوں گا۔“ 6 یہ کہہ کر
اُنہوں نے گہرے پانی میں جا کر اپنے جال ڈال دیئے۔
اور واقعی، مچھلیوں کا اِتنا بڑا غول جالوں میں پھنس گیا کہ
وہ پھٹنے لگے۔ 7 یہ دیکھ کر اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو
اشارہ کر کے بُلایا تاکہ وہ دوسری کشتی میں آ کر اُن کی مدد
کریں۔ وہ آئے اور سب نے مل کر دونوں کشتیوں کو اِتنی
مچھلیوں سے بھر دیا کہ آخرکار دونوں ڈوبنے کے خطرے
میں تھیں۔ 8 جب شمعون پطرس نے یہ سب کچھ دیکھا
تو اُس نے عیسیٰ کے سامنے منہ کے بل گر کر کہا،
”خداوند، مجھ سے دُور چلے جائیں۔ مَیں تو گناہ گار
ہوں۔“ 9 کیونکہ وہ اور اُس کے ساتھی اِتنی مچھلیاں
پکڑنے کی وجہ سے سخت حیران تھے۔ 10 اور زبدی کے
بیٹے یعقوب اور یوحنا کی حالت بھی یہی تھی جو شمعون کے

ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔
لیکن عیسیٰ نے شمعون سے کہا، ”مت ڈر۔ اب سے
تُو آدمیوں کو پکڑا کرے گا۔“
11 وہ اپنی کشتیوں کو کنارے پر لے آئے اور سب کچھ
چھوڑ کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔

کوڑھ سے شفا

12 ایک دن عیسیٰ کسی شہر میں سے گزر رہا تھا کہ وہاں
ایک مریض ملا جس کا پورا جسم کوڑھ سے متاثر تھا۔ جب
اُس نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ منہ کے بل گر پڑا اور التجا کی،
”اے خداوند، اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر
سکتے ہیں۔“
13 عیسیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا، ”مَیں
چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔“ اِس پر بیماری فوراً دُور ہو
گئی۔ 14 عیسیٰ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ کسی کو نہ بتائے
کہ کیا ہوا ہے۔ اُس نے کہا، ”سیدھا بیت المقدّس میں
امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے ساتھ وہ
قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت اُن سے کرتی
ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملتی ہے۔ یوں علانیہ تصدیق
ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو گیا ہے۔“
15 تاہم عیسیٰ کے بارے میں خبر اَور زیادہ تیزی سے
پھیلتی گئی۔ لوگوں کے بڑے گروہ اُس کے پاس آتے
رہے تاکہ اُس کی باتیں سنیں اور اُس کے ہاتھ سے شفا
پائیں۔ 16 پھر بھی وہ کئی بار اُنہیں چھوڑ کر دعا کرنے کے
لئے ویران جگہوں پر جایا کرتا تھا۔

مفلوج کے لئے چھت کھولی جاتی ہے

17 ایک دن وہ لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ فریسی اور
شریعت کے عالِم بھی گلیل اور یہودیہ کے ہر گاؤں اور
یروشلم سے آ کر اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور رب کی
قدرت اُسے شفا دینے کے لئے تحریک دے رہی تھی۔
18 اِتنے میں کچھ آدمی ایک مفلوج کو چارپائی پر ڈال کر
وہاں پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گھر کے اندر عیسیٰ کے سامنے
رکھنے کی کوشش کی، 19 لیکن بے فائدہ۔ گھر میں اِتنے
لوگ تھے کہ اندر جانا ناممکن تھا۔ اِس لئے وہ آخرکار
چھت پر چڑھ گئے اور کچھ ٹائلیں اُدھیڑ کر چھت کا ایک
حصہ کھول دیا۔ پھر اُنہوں نے چارپائی کو مفلوج سمیت
ہجوم کے درمیان عیسیٰ کے سامنے اُتارا۔ 20 جب عیسیٰ
نے اُن کا ایمان دیکھا تو اُس نے مفلوج سے کہا، ”اے
آدمی، تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔“
21 یہ سن کر شریعت کے عالِم اور فریسی سوچ بچار
میں پڑ گئے، ”یہ کس طرح کا بندہ ہے جو اِس قسم کا کفر
بکتا ہے؟ صرف اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔“
22 لیکن عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں،
اِس لئے اُس نے پوچھا، ”تم دل میں اِس طرح کی باتیں
کیوں سوچ رہے ہو؟ 23 کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ
آسان ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں‘ یا
یہ کہ ’اُٹھ کر چل پھر‘؟ 24 لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں
کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار
ہے۔“ یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، ”اُٹھ، اپنی
چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔“
25 لوگوں کے دیکھتے دیکھتے وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنی
چارپائی اُٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اپنے گھر چلا
گیا۔ 26 یہ دیکھ کر سب سخت حیرت زدہ ہوئے اور اللہ
کی تمجید کرنے لگے۔ اُن پر خوف چھا گیا اور وہ کہہ اُٹھے،
”آج ہم نے ناقابلِ یقین باتیں دیکھی ہیں۔“

عیسیٰ متی کو بُلاتا ہے

27اِس کے بعد عیسیٰ نکل کر ایک ٹیکس لینے والے
کے پاس سے گزرا جو اپنی چوکی پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام
لاوی تھا۔ اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”میرے پیچھے ہو
لے۔“ 28وہ اُٹھا اور سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے
ہو لیا۔

29بعد میں اُس نے اپنے گھر میں عیسیٰ کی بڑی ضیافت
کی۔ بہت سے ٹیکس لینے والے اور دیگر مہمان اِس میں
شریک ہوئے۔ 30یہ دیکھ کر کچھ فریسیوں اور اُن سے تعلق
رکھنے والے شریعت کے عالِموں نے عیسیٰ کے شاگردوں
سے شکایت کی۔ اُنہوں نے کہا، ”تم ٹیکس لینے والوں
اور گناہ گاروں کے ساتھ کیوں کھاتے پیتے ہو؟“

31عیسیٰ نے جواب دیا، ”صحت مندوں کو ڈاکٹر کی
ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ 32مَیں راست
بازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بُلانے آیا ہوں تاکہ وہ
توبہ کریں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

33کچھ لوگوں نے عیسیٰ سے ایک اَور سوال پوچھا،
”یحییٰ کے شاگرد اکثر روزہ رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ
وہ دعا بھی کرتے رہتے ہیں۔ فریسیوں کے شاگرد بھی اِسی
طرح کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے شاگرد کھانے پینے کا
سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔“

34عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم شادی کے مہمانوں
کو روزہ رکھنے کو کہہ سکتے ہو جب دُولھا اُن کے درمیان
ہے؟ ہرگز نہیں! 35لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا
اُن سے لے لیا جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ
رکھیں گے۔“

36اُس نے اُنہیں یہ مثال بھی دی، ”کون کسی نئے
لباس کو پھاڑ کر اُس کا ایک ٹکڑا کسی پرانے لباس میں
لگائے گا؟ کوئی بھی نہیں! اگر وہ ایسا کرے تو نہ صرف
نیا لباس خراب ہو گا بلکہ اُس سے لیا گیا ٹکڑا پرانے
لباس کو بھی خراب کر دے گا۔ 37اِسی طرح کوئی بھی انگور
کا تازہ رس پرانی اور بے لچک مشکوں میں نہیں ڈالے
گا۔ اگر وہ ایسا کرے تو پرانی مشکیں پیدا ہونے والی
گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں مَے اور مشکیں
دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ 38اِس لئے انگور کا تازہ رس
نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی ہیں۔
39لیکن جو بھی پرانی مَے پینا پسند کرے وہ انگور کا نیا
اور تازہ رس پسند نہیں کرے گا۔ وہ کہے گا کہ پرانی ہی
بہتر ہے۔“

سبت کے بارے میں سوال

6 ایک دن عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر
رہا تھا۔ چلتے چلتے اُس کے شاگرد اناج کی بالیں
توڑنے اور اپنے ہاتھوں سے مَل کر کھانے لگے۔ سبت
کا دن تھا۔ 2یہ دیکھ کر کچھ فریسیوں نے کہا، ”تم یہ کیوں
کر رہے ہو؟ سبت کے دن ایسا کرنا منع ہے۔“
3عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا
کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو
بھوک لگی تھی؟ 4وہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور رب
کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں لے کر کھائیں، اگرچہ صرف
اماموں کو اِنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ اور اُس نے اپنے
ساتھیوں کو بھی یہ روٹیاں کھلائیں۔“ 5پھر عیسیٰ نے اُن
سے کہا، ”ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔“

سوکھے ہاتھ کی شفا

6 سبت کے ایک اَور دن عیسیٰ عبادت خانے میں جا
کر سکھانے لگا۔ وہاں ایک آدمی تھا جس کا دہنا ہاتھ سوکھا
ہوا تھا۔ 7 شریعت کے عالِم اور فریسی بڑے غور سے دیکھ
رہے تھے کہ کیا عیسیٰ اِس آدمی کو آج بھی شفا دے گا؟
کیونکہ وہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے۔
8 لیکن عیسیٰ نے اُن کی سوچ کو جان لیا اور اُس سوکھے
ہاتھ والے آدمی سے کہا، ”اُٹھ، درمیان میں کھڑا ہو۔“
چنانچہ وہ آدمی کھڑا ہوا۔ 9 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا،
”مجھے بتاؤ، شریعت ہمیں سبت کے دن کیا کرنے کی
اجازت دیتی ہے، نیک کام کرنے کی یا غلط کام کرنے کی،
کسی کی جان بچانے کی یا اُسے تباہ کرنے کی؟“ 10 وہ
خاموش ہو کر اپنے اردگرد کے تمام لوگوں کی طرف
دیکھنے لگا۔ پھر اُس نے کہا، ”اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔“
اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ بحال ہو گیا۔
11 لیکن وہ آپے میں نہ رہے اور ایک دوسرے
سے بات کرنے لگے کہ ہم عیسیٰ سے کس طرح نپٹ
سکتے ہیں؟

عیسیٰ بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہے

12 اُن ہی دنوں میں عیسیٰ نکل کر دعا کرنے کے لئے
پہاڑ پر چڑھ گیا۔ دعا کرتے کرتے پوری رات گزر گئی۔
13 پھر اُس نے اپنے شاگردوں کو اپنے پاس بُلا کر اُن میں
سے بارہ کو چن لیا، جنہیں اُس نے اپنے رسول مقرر کیا۔
اُن کے نام یہ ہیں: 14 شمعون جس کا لقب اُس نے
پطرس رکھا، اُس کا بھائی اندریاس، یعقوب، یوحنا، فلِپّس،
برتلمائی، 15 متی، توما، یعقوب بن حلفئی، شمعون مجاہد،
16 یہوداہ بن یعقوب اور یہوداہ اِسکریوتی جس نے بعد
میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ تعلیم اور شفا دیتا ہے

17 پھر وہ اُن کے ساتھ پہاڑ سے اُتر کر ایک کھلے اور
ہموار میدان میں کھڑا ہوا۔ وہاں شاگردوں کی بڑی تعداد
نے اُسے گھیر لیا۔ ساتھ ہی بہت سے لوگ یہودیہ،
یروشلم اور صور اور صیدا کے ساحلی علاقے سے 18 اُس
کی تعلیم سننے اور بیماریوں سے شفا پانے کے لئے آئے
تھے۔ اور جنہیں بدروحیں تنگ کر رہی تھیں اُنہیں بھی
شفا ملی۔ 19 تمام لوگ اُسے چھونے کی کوشش کر رہے
تھے، کیونکہ اُس میں سے قوت نکل کر سب کو شفا
دے رہی تھی۔

کون مبارک ہے؟

20 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کی طرف دیکھ کر کہا،
”مبارک ہو تم جو ضرورت مند ہو،
کیونکہ اللہ کی بادشاہی تم کو ہی حاصل ہے۔
21 مبارک ہو تم جو اِس وقت بھوکے ہو،
کیونکہ سیر ہو جاؤ گے۔
مبارک ہو تم جو اِس وقت روتے ہو،
کیونکہ خوشی سے ہنسو گے۔
22 مبارک ہو تم جب لوگ اِس لئے تم سے نفرت
کرتے اور تمہارا حقہ پانی بند کرتے ہیں کہ تم ابنِ آدم
کے پیروکار بن گئے ہو۔ ہاں، مبارک ہو تم جب وہ اِسی
وجہ سے تمہیں لعن طعن کرتے اور تمہاری بدنامی کرتے
ہیں۔ 23 جب وہ ایسا کرتے ہیں تو شادمان ہو کر خوشی
سے ناچو، کیونکہ آسمان پر تم کو بڑا اجر ملے گا۔ اُن کے
باپ دادا نے یہی سلوک نبیوں کے ساتھ کیا تھا۔

24 مگر تم پر افسوس جو اب دولت مند ہو،
کیونکہ تمہارا سکون یہیں ختم ہو جائے گا۔
25 تم پر افسوس جو اِس وقت خوب سیر ہو،
کیونکہ بعد میں تم بھوکے ہو گے۔
تم پر افسوس جو اب ہنس رہے ہو،
کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ رو رو کر ماتم کرو گے۔
26 تم پر افسوس جن کی تمام لوگ تعریف کرتے ہیں،
کیونکہ اُن کے باپ دادا نے یہی سلوک جھوٹے نبیوں
کے ساتھ کیا تھا۔

اپنے دشمنوں سے محبت رکھنا

27 لیکن تم کو جو سن رہے ہو مَیں یہ بتاتا ہوں، اپنے
دشمنوں سے محبت رکھو، اور اُن سے بھلائی کرو جو تم سے
نفرت کرتے ہیں۔ 28 جو تم پر لعنت کرتے ہیں اُنہیں
برکت دو، اور جو تم سے بُرا سلوک کرتے ہیں اُن کے
لئے دعا کرو۔ 29 اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ
مارے تو اُسے دوسرا گال بھی پیش کر دو۔ اِسی طرح
اگر کوئی تمہاری چادر چھین لے تو اُسے قمیص لینے سے
بھی نہ روکو۔ 30 جو بھی تم سے کچھ مانگتا ہے اُسے دو۔
اور جس نے تم سے کچھ لیا ہے اُس سے اُسے واپس
دینے کا تقاضا نہ کرو۔ 31 لوگوں کے ساتھ ویسا سلوک
کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔
32 اگر تم صرف اُن ہی سے محبت کرو جو تم سے کرتے
ہیں تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار
بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ 33 اور اگر تم صرف اُن ہی سے
بھلائی کرو جو تم سے بھلائی کرتے ہیں تو اِس میں تمہاری
کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔
34 اِسی طرح اگر تم صرف اُن ہی کو اُدھار دو جن کے
بارے میں تمہیں اندازہ ہے کہ وہ واپس کر دیں گے تو
اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی گناہ
گاروں کو اُدھار دیتے ہیں جب اُنہیں سب کچھ واپس
ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ 35 نہیں، اپنے دشمنوں سے محبت
کرو اور اُن ہی سے بھلائی کرو۔ اُنہیں اُدھار دو جن کے
بارے میں تمہیں واپس ملنے کی اُمید نہیں ہے۔ پھر تم کو
بڑا اجر ملے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے فرزند ثابت ہو گے،
کیونکہ وہ بھی ناشکروں اور بُرے لوگوں پر نیکی کا اظہار
کرتا ہے۔ 36 لازم ہے کہ تم رحم دل ہو کیونکہ تمہارا باپ
بھی رحم دل ہے۔

منصف نہ بننا

37 دوسروں کی عدالت نہ کرنا تو تمہاری بھی عدالت
نہیں کی جائے گی۔ دوسروں کو مجرم قرار نہ دینا تو تم کو
بھی مجرم قرار نہیں دیا جائے گا۔ معاف کرو تو تم کو بھی
معاف کر دیا جائے گا۔ 38 دو تو تم کو بھی دیا جائے گا۔
ہاں، جس حساب سے تم نے دیا اُسی حساب سے تم کو
دیا جائے گا، بلکہ پیمانہ دبا دبا اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے
تمہاری جھولی میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ جس پیمانے
سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔"
39 پھر عیسیٰ نے یہ مثال پیش کی۔ "کیا ایک اندھا
دوسرے اندھے کی راہنمائی کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر
وہ ایسا کرے تو دونوں گڑھے میں گر جائیں گے۔ 40 شاگرد
اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جب اُسے پوری ٹریننگ
ملی ہو تو وہ اپنے اُستاد ہی کی مانند ہو گا۔
41 تُو کیوں غور سے اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے
تنکے پر نظر کرتا ہے جبکہ تجھے وہ شہتیر نظر نہیں آتا جو
تیری اپنی آنکھ میں ہے؟ 42 تُو کیوں کر اپنے بھائی سے

کہہ سکتا ہے، 'بھائی، ٹھہرو، مجھے تمہاری آنکھ میں پڑا تنکا
نکالنے دو' جبکہ تجھے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا؟
ریاکار! پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر کو نکال۔ تب ہی تجھے بھائی
کا تنکا صاف نظر آئے گا اور تُو اُسے اچھی طرح سے دیکھ
کر نکال سکے گا۔

درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے

43 نہ اچھا درخت خراب پھل لاتا ہے، نہ خراب
درخت اچھا پھل۔ 44 ہر قسم کا درخت اُس کے پھل
سے پہچانا جاتا ہے۔ خاردار جھاڑیوں سے انجیر یا انگور
نہیں توڑے جاتے۔ 45 نیک شخص کا اچھا پھل اُس کے
دل کے اچھے خزانے سے نکلتا ہے جبکہ بُرے شخص کا
خراب پھل اُس کے دل کی بُرائی سے نکلتا ہے۔ کیونکہ
جس چیز سے دل بھرا ہوتا ہے وہی چھلک کر منہ سے
نکلتی ہے۔

دو قسم کے مکان

46 تم کیوں مجھے 'خداوند، خداوند' کہہ کر پکارتے ہو؟
میری بات پر تو تم عمل نہیں کرتے۔ 47 لیکن مَیں تم کو
بتاتا ہوں کہ وہ شخص کس کی مانند ہے جو میرے پاس آ
کر میری بات سن لیتا اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ 48 وہ اُس
آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنانے کے لئے گہری
بنیاد کی کھدائی کروائی۔ کھود کھود کر وہ چٹان تک پہنچ
گیا۔ اُسی پر اُس نے مکان کی بنیاد رکھی۔ مکان مکمل ہوا
تو ایک دن سیلاب آیا۔ زور سے بہتا ہوا پانی مکان سے
ٹکرایا، لیکن وہ اُسے ہلا نہ سکا کیونکہ وہ مضبوطی سے بنایا
گیا تھا۔ 49 لیکن جو میری بات سنتا اور اُس پر عمل نہیں
کرتا وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنیاد
کے بغیر زمین پر ہی تعمیر کیا۔ جوں ہی زور سے بہتا ہوا
پانی اُس سے ٹکرایا تو وہ گر گیا اور سراسر تباہ ہو گیا۔"

رومی افسر کے غلام کی شفا

7 یہ سب کچھ لوگوں کو سنانے کے بعد عیسیٰ کفرنحوم
چلا گیا۔ 2 وہاں سَو فوجیوں پر مقرر ایک افسر رہتا
تھا۔ اُن دنوں میں اُس کا ایک غلام جو اُسے بہت عزیز
تھا بیمار پڑ گیا۔ اب وہ مرنے کو تھا۔ 3 چونکہ افسر نے عیسیٰ
کے بارے میں سنا تھا اِس لئے اُس نے یہودیوں کے
کچھ بزرگ یہ درخواست کرنے کے لئے اُس کے پاس
بھیج دیئے کہ وہ آ کر غلام کو شفا دے۔ 4 وہ عیسیٰ کے
پاس پہنچ کر بڑے زور سے التجا کرنے لگے، "یہ آدمی اِس
لائق ہے کہ آپ اُس کی درخواست پوری کریں، 5 کیونکہ
وہ ہماری قوم سے پیار کرتا ہے، یہاں تک کہ اُس نے
ہمارے لئے عبادت خانہ بھی تعمیر کروایا ہے۔"
6 چنانچہ عیسیٰ اُن کے ساتھ چل پڑا۔ لیکن جب وہ
گھر کے قریب پہنچ گیا تو افسر نے اپنے کچھ دوست یہ کہہ
کر اُس کے پاس بھیج دیئے کہ "خداوند، میرے گھر میں
آنے کی تکلیف نہ کریں، کیونکہ مَیں اِس لائق نہیں ہوں۔
7 اِس لئے مَیں نے خود کو آپ کے پاس آنے کے لائق بھی
نہ سمجھا۔ بس وہیں سے کہہ دیں تو میرا غلام شفا پا جائے
گا۔ 8 کیونکہ مجھے خود اعلیٰ افسروں کے حکم پر چلنا پڑتا
ہے اور میرے ماتحت بھی فوجی ہیں۔ ایک کو کہتا ہوں،
'جا!' تو وہ جاتا ہے اور دوسرے کو 'آ!' تو وہ آتا ہے۔
اِسی طرح مَیں اپنے نوکر کو حکم دیتا ہوں، 'یہ کر!' تو وہ
کرتا ہے۔"
9 یہ سن کر عیسیٰ نہایت حیران ہوا۔ اُس نے مُڑ کر اپنے
پیچھے آنے والے ہجوم سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،

مَیں نے اسرائیل میں بھی اِس قسم کا ایمان نہیں پایا۔“
10 جب افسر کا پیغام پہنچانے والے گھر واپس آئے تو
اُنہوں نے دیکھا کہ غلام کی صحت بحال ہو چکی ہے۔

بیوہ کا بیٹا زندہ کیا جاتا ہے

11 کچھ دیر کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نائن
شہر کے لئے روانہ ہوا۔ ایک بڑا ہجوم بھی ساتھ چل رہا
تھا۔ 12 جب وہ شہر کے دروازے کے قریب پہنچا تو ایک
جنازہ نکلا۔ جو نوجوان فوت ہوا تھا اُس کی ماں بیوہ تھی
اور وہ اُس کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ماں کے ساتھ شہر کے بہت
سے لوگ چل رہے تھے۔ 13 اُسے دیکھ کر خداوند کو اُس
پر بڑا ترس آیا۔ اُس نے اُس سے کہا، ”مت رو۔“
14 پھر وہ جنازے کے پاس گیا اور اُسے چھوا۔ اُسے
اُٹھانے والے رُک گئے تو عیسیٰ نے کہا، ”اے نوجوان،
مَیں تجھے کہتا ہوں کہ اُٹھ!“ 15 مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے
لگا۔ عیسیٰ نے اُسے اُس کی ماں کے سپرد کر دیا۔
16 یہ دیکھ کر تمام لوگوں پر خوف طاری ہو گیا اور وہ
اللہ کی تمجید کر کے کہنے لگے، ”ہمارے درمیان ایک بڑا
نبی برپا ہوا ہے۔ اللہ نے اپنی قوم پر نظر کی ہے۔“
17 اور عیسیٰ کے بارے میں یہ خبر پورے یہودیہ اور
اردگرد کے علاقے میں پھیل گئی۔

یحییٰ کا عیسیٰ سے سوال

18 یحییٰ کو بھی اپنے شاگردوں کی معرفت اِن تمام
واقعات کے بارے میں پتا چلا۔ اِس پر اُس نے دو
شاگردوں کو بُلا کر 19 اُنہیں یہ پوچھنے کے لئے خداوند
کے پاس بھیجا، ”کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی
اَور کے انتظار میں رہیں؟“
20 چنانچہ یہ شاگرد عیسیٰ کے پاس پہنچ کر کہنے لگے،
”یحییٰ بپتسمہ دینے والے نے ہمیں یہ پوچھنے کے لئے
بھیجا ہے کہ کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کا
انتظار کریں؟“
21 عیسیٰ نے اُسی وقت بہت سے لوگوں کو شفا دی تھی
جو مختلف قسم کی بیماریوں، مصیبتوں اور بدروحوں کی گرفت
میں تھے۔ اندھوں کی آنکھیں بھی بحال ہو گئی تھیں۔
22 اِس لئے اُس نے جواب میں یحییٰ کے قاصدوں سے
کہا، ”یحییٰ کے پاس واپس جا کر اُسے سب کچھ بتا دینا
جو تم نے دیکھا اور سنا ہے۔ ’اندھے دیکھتے، لنگڑے چلتے
پھرتے ہیں، کوڑھیوں کو پاک صاف کیا جاتا ہے، بہرے
سنتے ہیں، مُردوں کو زندہ کیا جاتا ہے اور غریبوں کو اللہ کی
خوش خبری سنائی جاتی ہے۔‘ 23 یحییٰ کو بتاؤ، ’مبارک ہے
وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر کھا کر برگشتہ نہیں ہوتا۔‘“
24 یحییٰ کے یہ قاصد چلے گئے تو عیسیٰ ہجوم سے یحییٰ
کے بارے میں بات کرنے لگا، ”تم ریگستان میں کیا
دیکھنے گئے تھے؟ ایک سرکنڈا جو ہَوا کے ہر جھونکے سے
ہلتا ہے؟ بے شک نہیں۔ 25 یا کیا وہاں جا کر ایسے آدمی
کی توقع کر رہے تھے جو نفیس اور ملائم لباس پہنے ہوئے
ہے؟ نہیں، جو شاندار کپڑے پہنتے اور عیش و عشرت میں
زندگی گزارتے ہیں وہ شاہی محلوں میں پائے جاتے ہیں۔
26 تو پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک نبی کو؟ بالکل صحیح،
بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ نبی سے بھی بڑا ہے۔ 27 اُسی
کے بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’دیکھ مَیں اپنے
پیغمبر کو تیرے آگے آگے بھیج دیتا ہوں جو تیرے سامنے
راستہ تیار کرے گا۔‘ 28 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اِس دنیا
میں پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص یحییٰ سے بڑا نہیں ہے۔
تو بھی اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے والا سب سے چھوٹا

شخص اُس سے بڑا ہے۔‘‘
29 بات یہ تھی کہ تمام قوم بشمول ٹیکس لینے والوں
نے یحییٰ کا پیغام سن کر اللہ کا انصاف مان لیا اور یحییٰ
سے بپتسمہ لیا تھا۔ 30 صرف فریسی اور شریعت کے علما نے
اپنے بارے میں اللہ کی مرضی کو رد کر کے یحییٰ کا بپتسمہ
لینے سے انکار کیا تھا۔
31 عیسیٰ نے بات جاری رکھی، ’’چنانچہ مَیں اِس نسل
کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں؟ وہ کس سے مطابقت
رکھتے ہیں؟ 32 وہ اُن بچوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے
کھیل رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ اونچی آواز سے دوسرے
بچوں سے شکایت کر رہے ہیں، ’ہم نے بانسری بجائی تو
تم نہ ناچے۔ پھر ہم نے نوحہ کے گیت گائے، لیکن تم
نہ روئے۔‘ 33 دیکھو، یحییٰ بپتسمہ دینے والا آیا اور نہ روٹی
کھائی، نہ مَے پی۔ یہ دیکھ کر تم کہتے ہو کہ اُس میں بدروح
ہے۔ 34 پھر ابنِ آدم کھاتا اور پیتا ہوا آیا۔ اب تم کہتے
ہو، ’دیکھو یہ کیسا پیٹو اور شرابی ہے۔ اور وہ ٹیکس لینے
والوں اور گناہ گاروں کا دوست بھی ہے۔‘ 35 لیکن حکمت
اپنے تمام بچوں سے ہی صحیح ثابت ہوئی ہے۔‘‘

عیسیٰ شمعون فریسی کے گھر میں

36 ایک فریسی نے عیسیٰ کو کھانا کھانے کی دعوت دی۔
عیسیٰ اُس کے گھر جا کر کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔
37 اُس شہر میں ایک بدچلن عورت رہتی تھی۔ جب اُسے
پتا چلا کہ عیسیٰ اُس فریسی کے گھر میں کھانا کھا رہا ہے تو وہ
عطردان میں بیش قیمت عطر لا کر 38 پیچھے سے اُس کے
پاؤں کے پاس کھڑی ہو گئی۔ وہ رو پڑی اور اُس کے آنسو
ٹپک ٹپک کر عیسیٰ کے پاؤں کو تر کرنے لگے۔ پھر اُس
نے اُس کے پاؤں کو اپنے بالوں سے پونچھ کر اُنہیں چوما
اور اُن پر عطر ڈالا۔ 39 جب عیسیٰ کے فریسی میزبان نے یہ
دیکھا تو اُس نے دل میں کہا، ’’اگر یہ آدمی نبی ہوتا تو اُسے
معلوم ہوتا کہ یہ کس قسم کی عورت ہے جو اُسے چھو رہی
ہے، کہ یہ گناہ گار ہے۔‘‘
40 عیسیٰ نے اِن خیالات کے جواب میں اُس سے کہا،
’’شمعون، مَیں تجھے کچھ بتانا چاہتا ہوں۔‘‘
اُس نے کہا، ’’جی اُستاد، بتائیں۔‘‘
41 عیسیٰ نے کہا، ’’ایک ساہو کار کے دو قرض دار
تھے۔ ایک کو اُس نے چاندی کے 500 سِکے دیئے تھے
اور دوسرے کو 50 سِکے۔ 42 لیکن دونوں اپنا قرض ادا نہ
کر سکے۔ یہ دیکھ کر اُس نے دونوں کا قرض معاف کر دیا۔
اب مجھے بتا، دونوں قرض داروں میں سے کون اُسے زیادہ
عزیز رکھے گا؟‘‘
43 شمعون نے جواب دیا، ’’میرے خیال میں وہ
جسے زیادہ معاف کیا گیا۔‘‘
عیسیٰ نے کہا، ’’تُو نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔‘‘
44 اور عورت کی طرف مُڑ کر اُس نے شمعون سے بات
جاری رکھی، ’’کیا تُو اِس عورت کو دیکھتا ہے؟ 45 جب
مَیں اِس گھر میں آیا تو تُو نے مجھے پاؤں دھونے کے لئے
پانی نہ دیا۔ لیکن اِس نے میرے پاؤں کو اپنے آنسوؤں
سے تر کر کے اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کر دیا ہے۔
تُو نے مجھے بوسہ نہ دیا، لیکن یہ میرے اندر آنے سے لے
کر اب تک میرے پاؤں کو چومنے سے باز نہیں رہی۔
46 تُو نے میرے سر پر زیتون کا تیل نہ ڈالا، لیکن اِس
نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا۔ 47 اِس لئے مَیں تجھے بتاتا
ہوں کہ اِس کے گناہوں کو گو وہ بہت ہیں معاف کر دیا
گیا ہے، کیونکہ اِس نے بہت محبت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن
جسے کم معاف کیا گیا ہو وہ کم محبت رکھتا ہے۔‘‘

48 پھر عیسیٰ نے عورت سے کہا، ”تیرے گناہوں کو
معاف کر دیا گیا ہے۔“
49 یہ سن کر جو ساتھ بیٹھے تھے آپس میں کہنے
لگے، ”یہ کس قسم کا شخص ہے جو گناہوں کو بھی معاف
کرتا ہے؟“
50 لیکن عیسیٰ نے خاتون سے کہا، ”تیرے ایمان
نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے چلی جا۔“

خدمت گزار خواتین عیسیٰ کے ساتھ

8 اِس کے کچھ دیر بعد عیسیٰ مختلف شہروں اور
دیہاتوں میں سے گزر کر سفر کرنے لگا۔ ہر جگہ
اُس نے اللہ کی بادشاہی کے بارے میں خوش خبری سنائی۔
اُس کے بارہ شاگرد اُس کے ساتھ تھے، 2 نیز کچھ خواتین
بھی جنہیں اُس نے بدروحوں سے رِہائی اور بیماریوں سے
شفا دی تھی۔ اِن میں سے ایک مریم تھی جو مگدلینی کہلاتی
تھی جس میں سے سات بدروحیں نکالی گئی تھیں۔ 3 پھر
یُوأنّہ جو خوزہ کی بیوی تھی (خوزہ ہیرودیس بادشاہ کا ایک
افسر تھا)۔ سوسناہ اور دیگر کئی خواتین بھی تھیں جو اپنے
مالی وسائل سے اُن کی خدمت کرتی تھیں۔

بیج بونے والے کی تمثیل

4 ایک دن عیسیٰ نے ایک بڑے ہجوم کو ایک تمثیل
سنائی۔ لوگ مختلف شہروں سے اُسے سننے کے لئے جمع
ہو گئے تھے۔
5 ”ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ جب بیج اِدھر
اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے۔ وہاں اُنہیں
پاؤں تلے کچلا گیا اور پرندوں نے اُنہیں چگ لیا۔ 6 کچھ
پتھریلی زمین پر گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن نمی
کی کمی تھی، اِس لئے پودے کچھ دیر کے بعد سوکھ گئے۔
7 کچھ دانے خود رَو کانٹےدار پودوں کے درمیان بھی
گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے
ساتھ ساتھ بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے کی جگہ نہ دی۔
چنانچہ وہ بھی ختم ہو گئے۔ 8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو
زرخیز زمین پر گرے۔ وہاں وہ اُگ سکے اور جب فصل
پک گئی تو سَو گُنا زیادہ پھل پیدا ہوا۔“
یہ کہہ کر عیسیٰ پکار اُٹھا، ”جو سن سکتا ہے وہ سن لے!“

تمثیلوں کا مقصد

9 اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ اِس تمثیل
کا کیا مطلب ہے؟ 10 جواب میں اُس نے کہا، ”تم کو تو
اللہ کی بادشاہی کے بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے۔
لیکن مَیں دوسروں کو سمجھانے کے لئے تمثیلیں استعمال
کرتا ہوں تاکہ پاک کلام پورا ہو جائے کہ ’وہ اپنی
آنکھوں سے دیکھیں گے مگر کچھ نہیں جانیں گے، وہ
اپنے کانوں سے سنیں گے مگر کچھ نہیں سمجھیں گے۔‘

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

11 تمثیل کا مطلب یہ ہے: بیج سے مراد اللہ کا کلام
ہے۔ 12 راہ پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام
سنتے تو ہیں، لیکن پھر ابلیس آ کر اُسے اُن کے دلوں سے
چھین لیتا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ ایمان لا کر نجات پائیں۔
13 پتھریلی زمین پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام
سن کر اُسے خوشی سے قبول تو کر لیتے ہیں، لیکن جڑ نہیں
پکڑتے۔ نتیجے میں اگرچہ وہ کچھ دیر کے لئے ایمان رکھتے
ہیں تو بھی جب کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ
برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 14 خود رَو کانٹےدار پودوں کے

درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو سنتے تو ہیں، لیکن جب وہ چلے جاتے ہیں تو روزمرہ کی پریشانیاں، دولت اور زندگی کی عیش و عشرت اُنہیں پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔ نتیجے میں وہ پھل لانے تک نہیں پہنچتے۔
15 اِس کے مقابلے میں زرخیز زمین میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جن کا دل دیانت دار اور اچھا ہے۔ جب وہ کلام سنتے ہیں تو وہ اُسے اپناتے اور ثابت قدمی سے ترقی کرتے کرتے پھل لاتے ہیں۔

کوئی چراغ کو برتن کے نیچے نہیں چھپاتا

16 جب کوئی چراغ جلاتا ہے تو وہ اُسے کسی برتن یا چارپائی کے نیچے نہیں رکھتا، بلکہ اُسے شمع دان پر رکھ دیتا ہے تاکہ اُس کی روشنی اندر آنے والوں کو نظر آئے۔
17 جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے وہ آخر میں ظاہر ہو جائے گا، اور جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے وہ معلوم ہو جائے گا اور روشنی میں لایا جائے گا۔
18 چنانچہ اِس پر دھیان دو کہ تم کس طرح سنتے ہو۔ کیونکہ جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا، جبکہ جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جس کے بارے میں وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا ہے۔“

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

19 ایک دن عیسیٰ کی ماں اور بھائی اُس کے پاس آئے، لیکن وہ ہجوم کی وجہ سے اُس تک نہ پہنچ سکے۔ 20 چنانچہ عیسیٰ کو اطلاع دی گئی، ”آپ کی ماں اور بھائی باہر کھڑے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔“
21 اُس نے جواب دیا، ”میری ماں اور بھائی وہ سب ہیں جو اللہ کا کلام سن کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔“

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

22 ایک دن عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”آؤ، ہم جھیل کو پار کریں۔“ چنانچہ وہ کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ 23 جب کشتی چلی جا رہی تھی تو عیسیٰ سو گیا۔ اچانک جھیل پر آندھی آئی۔ کشتی پانی سے بھرنے لگی اور ڈوبنے کا خطرہ تھا۔ 24 پھر اُنہوں نے عیسیٰ کے پاس جا کر اُسے جگا دیا اور کہا، ”اُستاد، اُستاد، ہم تباہ ہو رہے ہیں۔“
وہ جاگ اُٹھا اور آندھی اور موجوں کو ڈانٹا۔ آندھی تھم گئی اور لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ 25 پھر اُس نے شاگردوں سے پوچھا، ”تمہارا ایمان کہاں ہے؟“
اُن پر خوف طاری ہو گیا اور وہ سخت حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے، ”آخر یہ کون ہے؟ وہ ہَوا اور پانی کو بھی حکم دیتا ہے، اور وہ اُس کی مانتے ہیں۔“

عیسیٰ گراسینی آدمی سے بدروحیں نکال دیتا ہے

26 پھر وہ سفر جاری رکھتے ہوئے گراسا کے علاقے کے کنارے پر پہنچے جو جھیل کے پار گلیل کے مقابل ہے۔
27 جب عیسیٰ کشتی سے اُترا تو شہر کا ایک آدمی عیسیٰ کو ملا جو بدروحوں کی گرفت میں تھا۔ وہ کافی دیر سے کپڑے پہنے بغیر چلتا پھرتا تھا اور اپنے گھر کے بجائے قبروں میں رہتا تھا۔ 28 عیسیٰ کو دیکھ کر وہ چلّایا اور اُس کے سامنے گر گیا۔ اونچی آواز سے اُس نے کہا، ”عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے فرزند، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ مَیں منت کرتا ہوں، مجھے عذاب میں نہ ڈالیں۔“ 29 کیونکہ عیسیٰ نے ناپاک روح کو حکم دیا تھا، ”آدمی میں سے نکل جا!“ اِس بدروح نے بڑی دیر سے اُس پر قبضہ کیا ہوا تھا، اِس لئے لوگوں

نے اُس کے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے باندھ کر اُس کی
پہرا داری کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن بے فائدہ۔ وہ
زنجیروں کو توڑ ڈالتا اور بدروح اُسے ویران علاقوں میں
بھگائے پھرتی تھی۔
30 عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ''تیرا نام کیا ہے؟''
اُس نے جواب دیا، ''لشکر۔'' اِس نام کی وجہ یہ تھی
کہ اُس میں بہت سی بدروحیں گھُسی ہوئی تھیں۔ 31 اب
یہ منت کرنے لگیں، ''ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کو
نہ کہیں۔''
32 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول چر
رہا تھا۔ بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، ''ہمیں اُن
سؤروں میں داخل ہونے دیں۔'' اُس نے اجازت دے
دی۔ 33 چنانچہ وہ اُس آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں
جا گھُسیں۔ اِس پر پورے غول کے سؤر بھاگ بھاگ کر
پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر
ڈوب مرے۔
34 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ اُنہوں
نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا 35 تو لوگ یہ
معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں سے نکل
کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ اُس کے پاس پہنچے تو وہ آدمی ملا
جس سے بدروحیں نکل گئی تھیں۔ اب وہ کپڑے پہنے عیسیٰ
کے پاؤں میں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت ٹھیک تھی۔
یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے۔ 36 جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا
اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اِس بدروح گرفتہ آدمی کو کس
طرح رِہائی ملی ہے۔ 37 پھر اُس علاقے کے تمام لوگوں
نے عیسیٰ سے درخواست کی کہ وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا جائے،
کیونکہ اُن پر بڑا خوف چھا گیا تھا۔ چنانچہ عیسیٰ کشتی پر سوار
ہو کر واپس چلا گیا۔ 38 جس آدمی سے بدروحیں نکل گئی
تھیں اُس نے اُس سے التماس کی، ''مجھے بھی اپنے ساتھ
جانے دیں۔''
لیکن عیسیٰ نے اُسے اجازت نہ دی بلکہ کہا، 39 ''اپنے
گھر واپس چلا جا اور دوسروں کو وہ سب کچھ بتا جو اللہ
نے تیرے لئے کیا ہے۔''
چنانچہ وہ واپس چلا گیا اور پورے شہر میں لوگوں کو
بتانے لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

یائیر کی بیٹی اور بیمار خاتون

40 جب عیسیٰ جھیل کے دوسرے کنارے پر واپس پہنچا
تو لوگوں نے اُس کا استقبال کیا، کیونکہ وہ اُس کے انتظار
میں تھے۔ 41 اِتنے میں ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جس
کا نام یائیر تھا۔ وہ مقامی عبادت خانے کا راہنما تھا۔ وہ
عیسیٰ کے پاؤں میں گر کر منت کرنے لگا، ''میرے گھر
چلیں۔'' 42 کیونکہ اُس کی اکلوتی بیٹی جو تقریباً بارہ سال
کی تھی مرنے کو تھی۔
عیسیٰ چل پڑا۔ ہجوم نے اُسے یوں گھیرا ہوا تھا کہ
سانس لینا بھی مشکل تھا۔ 43 ہجوم میں ایک خاتون تھی
جو بارہ سال سے خون بہنے کے مرض سے رِہائی نہ پا سکی
تھی۔ کوئی اُسے شفا نہ دے سکا تھا۔ 44 اب اُس نے
پیچھے سے آ کر عیسیٰ کے لباس کے کنارے کو چھوا۔ خون
بہنا فوراً بند ہو گیا۔ 45 لیکن عیسیٰ نے پوچھا، ''کس نے
مجھے چھوا ہے؟''
سب نے انکار کیا اور پطرس نے کہا، ''اُستاد، یہ تمام
لوگ تو آپ کو گھیر کر دبا رہے ہیں۔''
46 لیکن عیسیٰ نے اصرار کیا، ''کسی نے ضرور مجھے چھوا
ہے، کیونکہ مجھے محسوس ہوا ہے کہ مجھ میں سے توانائی نکلی
ہے۔'' 47 جب اُس خاتون نے دیکھا کہ بھید کھل گیا تو وہ

لرزتی ہوئی آئی اور اُس کے سامنے گر گئی۔ پورے ہجوم کی
موجودگی میں اُس نے بیان کیا کہ اُس نے عیسیٰ کو کیوں
چھوا تھا اور کہ چھوتے ہی اُسے شفا مل گئی تھی۔ 48 عیسیٰ
نے کہا، ”بیٹی، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی
سے چلی جا۔“

49 عیسیٰ نے یہ بات ابھی ختم نہیں کی تھی کہ عبادت
خانے کے راہنما یائیر کے گھر سے کوئی شخص آ پہنچا۔ اُس
نے کہا، ”آپ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اب اُستاد کو
مزید تکلیف نہ دیں۔“

50 لیکن عیسیٰ نے یہ سن کر کہا، ”مت گھبرا۔ فقط
ایمان رکھ تو وہ بچ جائے گی۔“

51 وہ گھر پہنچ گئے تو عیسیٰ نے کسی کو بھی سوائے پطرس،
یوحنا، یعقوب اور بیٹی کے والدین کے اندر آنے کی اجازت
نہ دی۔ 52 تمام لوگ رو رہے اور چھاتی پیٹ پیٹ کر
ماتم کر رہے تھے۔ عیسیٰ نے کہا، ”خاموش! وہ مر نہیں گئی
بلکہ سو رہی ہے۔“

53 لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے، کیونکہ وہ
جانتے تھے کہ لڑکی مر گئی ہے۔ 54 لیکن عیسیٰ نے لڑکی
کا ہاتھ پکڑ کر اونچی آواز سے کہا، ”بیٹی، جاگ اُٹھ!“
55 لڑکی کی جان واپس آ گئی اور وہ فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔
پھر عیسیٰ نے حکم دیا کہ اُسے کچھ کھانے کو دیا جائے۔
56 یہ سب کچھ دیکھ کر اُس کے والدین حیرت زدہ ہوئے۔
لیکن اُس نے اُنہیں کہا کہ اِس کے بارے میں کسی کو بھی
نہ بتانا۔

عیسیٰ بارہ رسولوں کو تبلیغ کرنے بھیج دیتا ہے

9 اِس کے بعد عیسیٰ نے اپنے بارہ شاگردوں کو اکٹھا
کر کے اُنہیں بدروحوں کو نکالنے اور مریضوں کو
شفا دینے کی قوت اور اختیار دیا۔ 2 پھر اُس نے اُنہیں
اللہ کی بادشاہی کی منادی کرنے اور شفا دینے کے لئے بھیج
دیا۔ 3 اُس نے کہا، ”سفر پر کچھ ساتھ نہ لینا۔ نہ لاٹھی،
نہ سامان کے لئے بیگ، نہ روٹی، نہ پیسے اور نہ ایک سے
زیادہ سوٹ۔ 4 جس گھر میں بھی تم جاتے ہو اُس میں اُس
مقام سے چلے جانے تک ٹھہرو۔ 5 اور اگر مقامی لوگ تم
کو قبول نہ کریں تو پھر اُس شہر سے نکلتے وقت اُس کی گرد
اپنے پاؤں سے جھاڑ دو۔ یوں تم اُن کے خلاف گواہی
دو گے۔“

6 چنانچہ وہ نکل کر گاؤں گاؤں جا کر اللہ کی خوش خبری
سنانے اور مریضوں کو شفا دینے لگے۔

ہیرودیس انتپاس پریشان ہو جاتا ہے

7 جب گلیل کے حکمران ہیرودیس انتپاس نے سب
کچھ سنا جو عیسیٰ کر رہا تھا تو وہ اُلجھن میں پڑ گیا۔ بعض تو
کہہ رہے تھے کہ یحییٰ بپتسمہ دینے والا جی اُٹھا ہے۔
8 اَوروں کا خیال تھا کہ الیاس نبی عیسیٰ میں ظاہر ہوا ہے
یا کہ قدیم زمانے کا کوئی اَور نبی جی اُٹھا ہے۔ 9 لیکن
ہیرودیس نے کہا، ”مَیں نے خود یحییٰ کا سر قلم کروایا
تھا۔ تو پھر یہ کون ہے جس کے بارے میں مَیں اِس
قسم کی باتیں سنتا ہوں؟“ اور وہ اُس سے ملنے کی
کوشش کرنے لگا۔

عیسیٰ 5000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

10 رسول واپس آئے تو اُنہوں نے عیسیٰ کو سب کچھ
سنایا جو اُنہوں نے کیا تھا۔ پھر وہ اُنہیں الگ لے جا کر
بیت صیدا نامی شہر میں آیا۔ 11 لیکن جب لوگوں کو پتا
چلا تو وہ اُن کے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ عیسیٰ نے اُنہیں

آنے دیا اور اللہ کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دی۔
ساتھ ساتھ اُس نے مریضوں کو شفا بھی دی۔ 12 جب
دن ڈھلنے لگا تو بارہ شاگردوں نے پاس آ کر اُس سے کہا،
''لوگوں کو رُخصت کر دیں تاکہ وہ اردگرد کے دیہاتوں اور
بستیوں میں جا کر رات ٹھہرنے اور کھانے کا بندوبست
کر سکیں، کیونکہ اِس ویران جگہ میں کچھ نہیں ملے گا۔''
13 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں کہا، ''تم خود اِنہیں کچھ
کھانے کو دو۔''

اُنہوں نے جواب دیا، ''ہمارے پاس صرف پانچ
روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ یا کیا ہم جا کر اِن تمام لوگوں
کے لئے کھانا خرید لائیں؟'' 14 (وہاں تقریباً 5,000
مرد تھے۔)

عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ''تمام لوگوں کو
گروہوں میں تقسیم کر کے بٹھا دو۔ ہر گروہ پچاس افراد پر
مشتمل ہو۔''

15 شاگردوں نے ایسا ہی کیا اور سب کو بٹھا دیا۔ 16 اِس
پر عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان
کی طرف نظر اُٹھائی اور اُن کے لئے شکرگزاری کی دعا کی۔
پھر اُس نے اُنہیں توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا تاکہ وہ لوگوں
میں تقسیم کریں۔ 17 اور سب نے جی بھر کر کھایا۔ اِس کے
بعد جب بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو بارہ ٹوکرے
بھر گئے۔

پطرس کا اقرار

18 ایک دن عیسیٰ اکیلا دعا کر رہا تھا۔ صرف شاگرد اُس
کے ساتھ تھے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، ''مَیں عام لوگوں
کے نزدیک کون ہوں؟''
19 اُنہوں نے جواب دیا، ''کچھ کہتے ہیں یحییٰ بپتسمہ
دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے
ہیں کہ قدیم زمانے کا کوئی نبی جی اُٹھا ہے۔''
20 اُس نے پوچھا، ''لیکن تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے
نزدیک مَیں کون ہوں؟''

پطرس نے جواب دیا، ''آپ اللہ کے مسیح ہیں۔''

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

21 یہ سن کر عیسیٰ نے اُنہیں یہ بات کسی کو بھی بتانے
سے منع کیا۔ 22 اُس نے کہا، ''لازم ہے کہ ابنِ آدم بہت
دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما سے
رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن
وہ جی اُٹھے گا۔''

23 پھر اُس نے سب سے کہا، ''جو میرے پیچھے آنا
چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب
اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ 24 کیونکہ جو اپنی جان کو
بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری
خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ 25 کیا
فائدہ ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے مگر وہ اپنی
جان سے محروم ہو جائے یا اُسے اِس کا نقصان اُٹھانا
پڑے؟ 26 جو بھی میرے اور میری باتوں کے سبب سے
شرمائے اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا جب
وہ اپنے اور اپنے باپ کے اور مقدّس فرشتوں کے جلال
میں آئے گا۔ 27 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، یہاں کچھ ایسے
لوگ کھڑے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی اللہ کی بادشاہی کو
دیکھیں گے۔''

عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

28 تقریباً آٹھ دن گزر گئے۔ پھر عیسیٰ پطرس، یعقوب

اور یوحنا کو ساتھ لے کر دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ
گیا۔ 29 وہاں دعا کرتے کرتے اُس کے چہرے کی صورت
بدل گئی اور اُس کے کپڑے سفید ہو کر بجلی کی طرح
چمکنے لگے۔ 30 اچانک دو مرد ظاہر ہو کر اُس سے مخاطب
ہوئے۔ ایک موسیٰ اور دوسرا الیاس تھا۔ 31 اُن کی شکل و
صورت پُرجلال تھی۔ وہ عیسیٰ سے اِس کے بارے میں
بات کرنے لگے کہ وہ کس طرح اللہ کا مقصد پورا کر کے
یروشلم میں اِس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ 32 پطرس اور اُس
کے ساتھیوں کو گہری نیند آ گئی تھی، لیکن جب وہ جاگ
اُٹھے تو عیسیٰ کا جلال دیکھا اور یہ کہ دو آدمی اُس کے ساتھ
کھڑے ہیں۔ 33 جب وہ مرد عیسیٰ کو چھوڑ کر روانہ ہونے
لگے تو پطرس نے کہا، ''اُستاد، کتنی اچھی بات ہے کہ ہم
یہاں ہیں۔ آئیں، ہم تین جھونپڑیاں بنائیں، ایک آپ
کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے لئے۔''
لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔
34 یہ کہتے ہی ایک بادل آ کر اُن پر چھا گیا۔ جب
وہ اُس میں داخل ہوئے تو دہشت زدہ ہو گئے۔ 35 پھر
بادل سے ایک آواز سنائی دی، ''یہ میرا چنا ہوا فرزند
ہے، اِس کی سنو۔''
36 آواز ختم ہوئی تو عیسیٰ اکیلا ہی تھا۔ اور اُن دنوں میں
شاگردوں نے کسی کو بھی اِس واقعے کے بارے میں نہ بتایا
بلکہ خاموش رہے۔

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

37 اگلے دن وہ پہاڑ سے اُتر آئے تو ایک بڑا ہجوم عیسیٰ
سے ملنے آیا۔ 38 ہجوم میں سے ایک آدمی نے اونچی آواز
سے کہا، ''اُستاد، مہربانی کر کے میرے بیٹے پر نظر کریں۔
وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ 39 ایک بدروح اُسے بار بار اپنی
گرفت میں لے لیتی ہے۔ پھر وہ اچانک چیخیں مارنے لگتا
ہے۔ بدروح اُسے جھنجھوڑ کر اِتنا تنگ کرتی ہے کہ اُس
کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ وہ اُسے کچل کچل کر
مشکل سے چھوڑتی ہے۔ 40 مَیں نے آپ کے شاگردوں
سے درخواست کی تھی کہ وہ اُسے نکالیں، لیکن وہ
ناکام رہے۔''
41 عیسیٰ نے کہا، ''ایمان سے خالی اور ٹیڑھی نسل!
مَیں کب تک تمہارے پاس رہوں، کب تک تمہیں
برداشت کروں؟'' پھر اُس نے آدمی سے کہا، ''اپنے
بیٹے کو لے آ۔''
42 بیٹا عیسیٰ کے پاس آ رہا تھا تو بدروح اُسے زمین
پر پٹخ کر جھنجھوڑنے لگی۔ لیکن عیسیٰ نے ناپاک روح کو
ڈانٹ کر بچے کو شفا دی۔ پھر اُس نے اُسے واپس باپ
کے سپرد کر دیا۔ 43 تمام لوگ اللہ کی عظیم قدرت کو دیکھ
کر ہکا بکا رہ گئے۔

عیسیٰ کی موت کا دوسرا اعلان

ابھی سب اُن تمام کاموں پر تعجب کر رہے تھے جو
عیسیٰ نے حال ہی میں کئے تھے کہ اُس نے اپنے شاگردوں
سے کہا، 44 ''میری اِس بات پر خوب دھیان دو، ابنِ
آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔'' 45 لیکن
شاگرد اِس کا مطلب نہ سمجھے۔ یہ بات اُن سے پوشیدہ
رہی اور وہ اِسے سمجھ نہ سکے۔ نیز، وہ عیسیٰ سے اِس کے
بارے میں پوچھنے سے ڈرتے بھی تھے۔

کون سب سے بڑا ہے؟

46 پھر شاگرد بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے کون
سب سے بڑا ہے۔ 47 لیکن عیسیٰ جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ

رہے ہیں۔ اُس نے ایک چھوٹے بچے کو لے کر اپنے
پاس کھڑا کیا 48 اور اُن سے کہا، ”جو میرے نام میں اِس
بچے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے ہی قبول کرتا ہے۔ اور جو
مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے
بھیجا ہے۔ چنانچہ تم میں سے جو سب سے چھوٹا ہے وہی
بڑا ہے۔“

جو تمہارے خلاف نہیں تمہارے حق میں ہے

49 یوحنا بول اُٹھا، ”اُستاد، ہم نے کسی کو دیکھا جو آپ
کا نام لے کر بدروحیں نکال رہا تھا۔ ہم نے اُسے منع کیا،
کیونکہ وہ ہمارے ساتھ مل کر آپ کی پیروی نہیں کرتا۔“
50 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اُسے منع نہ کرنا، کیونکہ جو
تمہارے خلاف نہیں وہ تمہارے حق میں ہے۔“

ایک سامری گاؤں عیسیٰ کو ٹھہرنے نہیں دیتا

51 جب وہ وقت قریب آیا کہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا
جائے تو وہ بڑے عزم کے ساتھ یروشلم کی طرف سفر
کرنے لگا۔ 52 اِس مقصد کے تحت اُس نے اپنے آگے
قاصد بھیج دیئے۔ چلتے چلتے وہ سامریوں کے ایک گاؤں
میں پہنچے جہاں وہ اُس کے لئے ٹھہرنے کی جگہ تیار کرنا
چاہتے تھے۔ 53 لیکن گاؤں کے لوگوں نے عیسیٰ کو ٹکنے
نہ دیا، کیونکہ اُس کی منزلِ مقصود یروشلم تھی۔ 54 یہ دیکھ
کر اُس کے شاگرد یعقوب اور یوحنا نے کہا، ”خداوند، کیا
[الیاس کی طرح] ہم کہیں کہ آسمان پر سے آگ نازل
ہو کر اِن کو بھسم کر دے؟“
55 لیکن عیسیٰ نے مُڑ کر اُنہیں ڈانٹا [اور کہا، ”تم
نہیں جانتے کہ تم کس قسم کی روح کے ہو۔ ابنِ
آدم اِس لئے نہیں آیا کہ لوگوں کو ہلاک کرے بلکہ اِس
لئے کہ اُنہیں بچائے۔“] 56 چنانچہ وہ کسی اَور گاؤں
میں چلے گئے۔

پیروی کی سنجیدگی

57 سفر کرتے کرتے کسی نے راستے میں عیسیٰ سے
کہا، ”جہاں بھی آپ جائیں مَیں آپ کے پیچھے چلتا
رہوں گا۔“
58 عیسیٰ نے جواب دیا، ”لومڑیاں اپنے بھٹوں
میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں آرام کر سکتے ہیں،
لیکن ابنِ آدم کے پاس سر رکھ کر آرام کرنے کی کوئی
جگہ نہیں۔“
59 کسی اَور سے اُس نے کہا، ”میرے پیچھے ہو
لے۔“
لیکن اُس آدمی نے کہا، ”خداوند، مجھے پہلے جا کر
اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت دیں۔“
60 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”مُردوں کو اپنے
مُردے دفنانے دے۔ تُو جا کر اللہ کی بادشاہی کی
منادی کر۔“
61 ایک اَور آدمی نے یہ معذرت چاہی، ”خداوند،
مَیں ضرور آپ کے پیچھے ہو لوں گا۔ لیکن پہلے مجھے
اپنے گھر والوں کو خیرباد کہنے دیں۔“
62 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو بھی ہل چلاتے
ہوئے پیچھے کی طرف دیکھے وہ اللہ کی بادشاہی کے لائق
نہیں ہے۔“

عیسیٰ 72 شاگردوں کو منادی کے لئے بھیجتا ہے

10 اِس کے بعد خداوند نے مزید 72
شاگردوں کو مقرر کیا اور اُنہیں دو دو کر

کے اپنے آگے ہر اُس شہر اور جگہ بھیج دیا جہاں وہ
ابھی جانے کو تھا۔ 2اُس نے اُن سے کہا، ”فصل
بہت ہے، لیکن مزدور تھوڑے۔ اِس لئے فصل کے
مالک سے درخواست کرو کہ وہ فصل کاٹنے کے لئے مزید
مزدور بھیج دے۔ 3اب روانہ ہو جاؤ، لیکن ذہن میں
یہ بات رکھو کہ تم بھیڑ کے بچوں کی مانند ہو جنہیں
مَیں بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہوں۔ 4اپنے ساتھ
نہ بٹوا لے جانا، نہ سامان کے لئے بیگ، نہ جوتے۔
اور راستے میں کسی کو بھی سلام نہ کرنا۔ 5جب بھی
تم کسی کے گھر میں داخل ہو تو پہلے یہ کہنا، ’اِس گھر
کی سلامتی ہو۔‘ 6اگر اُس میں سلامتی کا کوئی بندہ ہو گا
تو تمہاری برکت اُس پر ٹھہرے گی، ورنہ وہ تم پر لوٹ
آئے گی۔ 7سلامتی کے ایسے گھر میں ٹھہرو اور وہ کچھ
کھاؤ پیو جو تم کو دیا جائے، کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا
حق دار ہے۔ مختلف گھروں میں گھومتے نہ پھرو بلکہ ایک
ہی گھر میں رہو۔ 8جب بھی تم کسی شہر میں داخل ہو
اور لوگ تم کو قبول کریں تو جو کچھ وہ تم کو کھانے کو
دیں اُسے کھاؤ۔ 9وہاں کے مریضوں کو شفا دے کر
بتاؤ کہ اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔ 10لیکن اگر
تم کسی شہر میں جاؤ اور لوگ تم کو قبول نہ کریں تو پھر
شہر کی سڑکوں پر کھڑے ہو کر کہو، 11’ہم اپنے جوتوں
سے تمہارے شہر کی گرد بھی جھاڑ دیتے ہیں۔ یوں
ہم تمہارے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ لیکن یہ جان لو
کہ اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔‘ 12مَیں تم کو بتاتا
ہوں کہ اُس دن اُس شہر کی نسبت سدوم کا حال زیادہ
قابلِ برداشت ہو گا۔

توبہ نہ کرنے والے شہروں پر افسوس

13اے خرازین، تجھ پر افسوس! بیت صیدا ، تجھ پر
افسوس! اگر صور اور صیدا میں وہ معجزے کئے گئے
ہوتے جو تم میں ہوئے تو وہاں کے لوگ کب کے ٹاٹ
اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر توبہ کر چکے ہوتے۔
14جی ہاں، عدالت کے دن تمہاری نسبت صور اور
صیدا کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔ 15اور تُو
اے کفرنحوم، کیا تجھے آسمان تک سرفراز کیا جائے گا؟
ہرگز نہیں، بلکہ تُو اُترتا اُترتا پاتال تک پہنچے گا۔
16جس نے تمہاری سنی اُس نے میری بھی سنی۔ اور
جس نے تم کو رد کیا اُس نے مجھے بھی رد کیا۔ اور
مجھے رد کرنے والے نے اُسے بھی رد کیا جس نے مجھے
بھیجا ہے۔“

72 شاگردوں کی واپسی

17 72 شاگرد لوٹ آئے۔ وہ بہت خوش تھے اور
کہنے لگے، ”خداوند، جب ہم آپ کا نام لیتے ہیں تو
بدروحیں بھی ہمارے تابع ہو جاتی ہیں۔“
18عیسیٰ نے جواب دیا، ”ابلیس مجھے نظر آیا اور وہ
بجلی کی طرح آسمان سے گر رہا تھا۔ 19دیکھو، مَیں نے
تم کو سانپوں اور بچھوؤں پر چلنے کا اختیار دیا ہے۔ تم کو
دشمن کی پوری طاقت پر اختیار حاصل ہے۔ کچھ بھی تم کو
نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ 20لیکن اِس وجہ سے خوشی
نہ مناؤ کہ بدروحیں تمہارے تابع ہیں، بلکہ اِس وجہ
سے کہ تمہارے نام آسمان پر درج کئے گئے ہیں۔“

باپ کی تمجید

21اُسی وقت عیسیٰ روح القدس میں خوشی منانے

لگا۔ اُس نے کہا، ''اے باپ، آسمان و زمین کے مالک!
مَیں تیری تمجید کرتا ہوں کہ تُو نے یہ بات داناؤں اور
عقل مندوں سے چھپا کر چھوٹے بچوں پر ظاہر کر دی
ہے۔ ہاں میرے باپ، کیونکہ یہی تجھے پسند آیا۔
22 میرے باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا
ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ فرزند کون ہے سوائے باپ
کے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ باپ کون ہے سوائے
فرزند کے اور اُن لوگوں کے جن پر فرزند یہ ظاہر کرنا
چاہتا ہے۔''
23 پھر عیسیٰ شاگردوں کی طرف مُڑا اور علیٰحدگی میں
اُن سے کہنے لگا، ''مبارک ہیں وہ آنکھیں جو وہ کچھ
دیکھتی ہیں جو تم نے دیکھا ہے۔ 24 مَیں تم کو بتاتا ہوں
کہ بہت سے نبی اور بادشاہ یہ دیکھنا چاہتے تھے جو تم
دیکھتے ہو، لیکن اُنہوں نے نہ دیکھا۔ اور وہ یہ سننے کے
آرزومند تھے جو تم سنتے ہو، لیکن اُنہوں نے نہ سنا۔''

نیک سامری کی تمثیل

25 ایک موقع پر شریعت کا ایک عالِم عیسیٰ کو
پھنسانے کی خاطر کھڑا ہوا۔ اُس نے پوچھا، ''اُستاد،
مَیں کیا کیا کرنے سے میراث میں ابدی زندگی پا
سکتا ہوں؟''
26 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''شریعت میں کیا لکھا
ہے؟ تُو اُس میں کیا پڑھتا ہے؟''
27 آدمی نے جواب دیا، '''رب اپنے خدا سے اپنے
پورے دل، اپنی پوری جان، اپنی پوری طاقت اور اپنے
پورے ذہن سے پیار کرنا۔' اور 'اپنے پڑوسی سے ویسی
محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔'''
28 عیسیٰ نے کہا، ''تُو نے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا ہی
کر تو زندہ رہے گا۔''
29 لیکن عالِم نے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے
کی غرض سے پوچھا، ''تو میرا پڑوسی کون ہے؟''
30 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ''ایک آدمی یروشلم سے
یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں
میں پڑ گیا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے
خوب مارا اور اَدھ مُوا چھوڑ کر چلے گئے۔ 31 اتفاق
سے ایک امام بھی اُسی راستے پر یریحو کی طرف چل رہا
تھا۔ لیکن جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو راستے کی
پرلی طرف ہو کر آگے نکل گیا۔ 32 لاوی قبیلے کا ایک
خادم بھی وہاں سے گزرا۔ لیکن وہ بھی راستے کی پرلی
طرف سے آگے نکل گیا۔ 33 پھر سامریہ کا ایک مسافر
وہاں سے گزرا۔ جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو اُسے
اُس پر ترس آیا۔ 34 وہ اُس کے پاس گیا اور اُس کے
زخموں پر تیل اور مَے لگا کر اُن پر پٹیاں باندھ دیں۔
پھر اُس کو اپنے گدھے پر بٹھا کر سرائے تک لے گیا۔
وہاں اُس نے اُس کی مزید دیکھ بھال کی۔ 35 اگلے دن
اُس نے چاندی کے دو سِکے نکال کر سرائے کے مالک کو
دیئے اور کہا، 'اِس کی دیکھ بھال کرنا۔ اگر خرچہ اِس سے
بڑھ کر ہوا تو مَیں واپسی پر ادا کر دوں گا'۔''
36 پھر عیسیٰ نے پوچھا، ''اب تیرا کیا خیال ہے،
ڈاکوؤں کی زد میں آنے والے آدمی کا پڑوسی کون تھا؟
امام، لاوی یا سامری؟''
37 عالِم نے جواب دیا، ''وہ جس نے اُس پر رحم
کیا۔''
عیسیٰ نے کہا، ''بالکل ٹھیک۔ اب تُو بھی جا کر ایسا
ہی کر۔''

عیسیٰ مریم اور مرتھا کے گھر جاتا ہے

38 پھر عیسیٰ شاگردوں کے ساتھ آگے نکلا۔ چلتے
چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہاں کی ایک عورت بنام
مرتھا نے اُسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہا۔ 39 مرتھا
کی ایک بہن تھی جس کا نام مریم تھا۔ وہ خداوند کے
پاؤں میں بیٹھ کر اُس کی باتیں سننے لگی 40 جبکہ مرتھا
مہمانوں کی خدمت کرتے کرتے تھک گئی۔ آخر کار وہ
عیسیٰ کے پاس آ کر کہنے لگی، ”خداوند، کیا آپ کو
پروا نہیں کہ میری بہن نے مہمانوں کی خدمت کا پورا
انتظام مجھ پر چھوڑ دیا ہے؟ اُس سے کہیں کہ وہ میری
مدد کرے۔“

41 لیکن خداوند عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”مرتھا،
مرتھا، تُو بہت سی فکروں اور پریشانیوں میں پڑ گئی ہے۔
42 لیکن ایک بات ضروری ہے۔ مریم نے بہتر حصہ
چن لیا ہے اور یہ اُس سے چھینا نہیں جائے گا۔“

دعا کس طرح کرنی ہے

11 ایک دن عیسیٰ کہیں دعا کر رہا تھا۔ جب وہ
فارغ ہوا تو اُس کے کسی شاگرد نے کہا،
”خداوند، ہمیں دعا کرنا سکھائیں، جس طرح یحییٰ نے
بھی اپنے شاگردوں کو دعا کرنے کی تعلیم دی۔“

2 عیسیٰ نے کہا، ”دعا کرتے وقت یوں کہنا،

اے باپ،
تیرا نام مقدّس مانا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
3 ہر روز ہمیں ہماری روز کی روٹی دے۔
4 ہمارے گناہوں کو معاف کر۔
کیونکہ ہم بھی ہر ایک کو معاف کرتے ہیں
جو ہمارا گناہ کرتا ہے۔[a]
اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے۔“

مانگتے رہو

5 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”اگر تم میں سے کوئی
آدھی رات کے وقت اپنے دوست کے گھر جا کر کہے،
’بھائی، مجھے تین روٹیاں دے، بعد میں مَیں یہ واپس کر
دوں گا۔ 6 کیونکہ میرا دوست سفر کر کے میرے پاس
آیا ہے اور مَیں اُسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دے
سکتا۔‘ 7 اب فرض کرو کہ یہ دوست اندر سے جواب
دے، ’مہربانی کر کے مجھے تنگ نہ کر۔ دروازے پر تالا
لگا ہے اور میرے بچے میرے ساتھ بستر پر ہیں، اِس
لئے مَیں تجھے دینے کے لئے اُٹھ نہیں سکتا۔‘ 8 لیکن
مَیں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ اگر وہ دوستی کی خاطر نہ بھی
اُٹھے، تو بھی وہ اپنے دوست کے بے جا اصرار کی وجہ
سے اُس کی تمام ضرورت پوری کرے گا۔

9 چنانچہ مانگتے رہو تو تم کو دیا جائے گا، ڈھونڈتے
رہو تو تم کو مل جائے گا۔ کھٹکھٹاتے رہو تو تمہارے لئے
دروازہ کھول دیا جائے گا۔ 10 کیونکہ جو بھی مانگتا ہے وہ
پاتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے
اُس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ 11 تم باپوں میں
سے کون اپنے بیٹے کو سانپ دے گا اگر وہ مچھلی مانگے؟
12 یا کون اُسے بچھو دے گا اگر وہ انڈا مانگے؟ کوئی
نہیں! 13 جب تم بُرے ہونے کے باوجود اِتنے سمجھ دار
ہو کہ اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دے سکتے ہو تو پھر کتنی
زیادہ یقینی بات ہے کہ آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو

[a] لفظی ترجمہ: جو ہمارا قرض دار ہے۔

روح القدس دے گا۔“

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

14 ایک دن عیسیٰ نے ایک ایسی بدروح نکال دی جو
گونگی تھی۔ جب وہ گونگے آدمی میں سے نکلی تو وہ بولنے
لگا۔ وہاں پر جمع لوگ ہکا بکا رہ گئے۔ 15 لیکن بعض نے
کہا، ”یہ تو بدروحوں کے سردار بعل زبول کی مدد سے
بدروحوں کو نکالتا ہے۔“
16 اَوروں نے اُسے آزمانے کے لئے کسی الٰہی نشان
کا مطالبہ کیا۔ 17 لیکن عیسیٰ نے اُن کے خیالات جان
کر کہا، ”جس بادشاہی میں بھی پھوٹ پڑ جائے وہ تباہ
ہو جائے گی، اور جس گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی
خاک میں مل جائے گا۔ 18 تم کہتے ہو کہ مَیں بعل
زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں۔ لیکن اگر
ابلیس میں پھوٹ پڑ گئی ہے تو پھر اُس کی بادشاہی
کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ 19 دوسرا سوال یہ ہے،
اگر مَیں بعل زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں
تو تمہارے بیٹے اُنہیں کس کے ذریعے نکالتے ہیں؟
چنانچہ وہی اِس بات میں تمہارے منصف ہوں گے۔
20 لیکن اگر مَیں اللہ کی قدرت سے بدروحوں کو نکالتا
ہوں تو پھر اللہ کی بادشاہی تمہارے پاس پہنچ چکی ہے۔
21 جب تک کوئی زور آور آدمی ہتھیاروں سے لیس
اپنے ڈیرے کی پہرا داری کرے اُس وقت تک اُس
کی ملکیت محفوظ رہتی ہے۔ 22 لیکن اگر کوئی زیادہ طاقت
ور شخص حملہ کر کے اُس پر غالب آئے تو وہ اُس کے
اسلحہ پر قبضہ کرے گا جس پر اُس کا بھروسا تھا، اور لُوٹا
ہوا مال اپنے لوگوں میں تقسیم کر دے گا۔
23 جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو
میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔

بدروح کی واپسی

24 جب کوئی بدروح کسی شخص میں سے نکلتی ہے تو
وہ ویران علاقوں میں سے گزرتی ہوئی آرام کی جگہ تلاش
کرتی ہے۔ لیکن جب اُسے کوئی ایسا مقام نہیں ملتا تو
وہ کہتی ہے، ’مَیں اپنے اُس گھر میں واپس چلی جاؤں
گی جس میں سے نکلی تھی۔‘ 25 وہ واپس آ کر دیکھتی
ہے کہ کسی نے جھاڑو دے کر سب کچھ سلیقے سے رکھ
دیا ہے۔ 26 پھر وہ جا کر سات اَور بدروحیں ڈھونڈ لاتی
ہے جو اُس سے بدتر ہوتی ہیں، اور وہ سب اُس شخص
میں گھُس کر رہنے لگتی ہیں۔ چنانچہ اب اُس آدمی کی
حالت پہلے کی نسبت زیادہ بُری ہو جاتی ہے۔“

کون مبارک ہے؟

27 عیسیٰ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک عورت
نے اونچی آواز سے کہا، ”آپ کی ماں مبارک ہے جس
نے آپ کو جنم دیا اور آپ کو دودھ پلایا۔“
28 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”بات یہ نہیں ہے۔
حقیقت میں وہ مبارک ہیں جو اللہ کا کلام سن کر
اُس پر عمل کرتے ہیں۔“

الٰہی نشان کا تقاضا

29 سننے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تو وہ کہنے لگا،
”یہ نسل شریر ہے، کیونکہ یہ مجھ سے الٰہی نشان کا تقاضا
کرتی ہے۔ لیکن اِسے کوئی بھی الٰہی نشان پیش نہیں کیا
جائے گا سوائے یونس کے نشان کے۔ 30 کیونکہ جس
طرح یونس نینوہ شہر کے باشندوں کے لئے نشان تھا

بالکل اُسی طرح ابنِ آدم اِس نسل کے لئے نشان ہو
گا۔ 31 قیامت کے دن جنوبی ملک سبا کی ملکہ اِس نسل
کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر اُنہیں مجرم قرار دے
گی۔ کیونکہ وہ دُور دراز ملک سے سلیمان کی حکمت سننے
کے لئے آئی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو سلیمان سے بھی
بڑا ہے۔ 32 اُس دن نینوہ کے باشندے بھی اِس نسل
کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہیں مجرم ٹھہرائیں
گے۔ کیونکہ یونس کے اعلان پر اُنہوں نے توبہ کی تھی
جبکہ یہاں وہ ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے۔

بدن کی روشنی

33 جب کوئی شخص چراغ جلاتا ہے تو نہ وہ اُسے
چھپاتا، نہ برتن کے نیچے رکھتا بلکہ اُسے شمع دان پر رکھ
دیتا ہے تاکہ اُس کی روشنی اندر آنے والوں کو نظر آئے۔
34 تیری آنکھ تیرے بدن کا چراغ ہے۔ اگر تیری آنکھ
ٹھیک ہو تو تیرا پورا جسم روشن ہو گا۔ لیکن اگر آنکھ
خراب ہو تو پورا جسم اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ 35 خبردار!
ایسا نہ ہو کہ جو روشنی تیرے اندر ہے وہ حقیقت میں
تاریکی ہو۔ 36 چنانچہ اگر تیرا پورا جسم روشن ہو اور کوئی بھی
حصہ تاریک نہ ہو تو پھر وہ بالکل روشن ہو گا، ایسا جیسا
اُس وقت ہوتا ہے جب چراغ تجھے اپنے چمکنے دمکنے سے
روشن کر دیتا ہے۔"

فریسیوں پر افسوس

37 عیسیٰ ابھی بات کر رہا تھا کہ کسی فریسی نے اُسے
کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ اُس کے گھر میں جا
کر کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 38 میزبان بڑا حیران ہوا،
کیونکہ اُس نے دیکھا کہ عیسیٰ ہاتھ دھوئے بغیر کھانے
کے لئے بیٹھ گیا ہے۔ 39 لیکن خداوند نے اُس سے کہا،
"دیکھو، تم فریسی باہر سے ہر پیالے اور برتن کی صفائی
کرتے ہو، لیکن اندر سے تم لُوٹ مار اور شرارت سے
بھرے ہوتے ہو۔ 40 نادانو! اللہ نے باہر والے حصے
کو خلق کیا، تو کیا اُس نے اندر والے حصے کو نہیں بنایا؟
41 چنانچہ جو کچھ برتن کے اندر ہے اُسے غریبوں کو دے
دو۔ پھر تمہارے لئے سب کچھ پاک صاف ہو گا۔
42 فریسیو، تم پر افسوس! کیونکہ ایک طرف تم پودینہ،
سداب اور باغ کی ہر قسم کی ترکاری کا دسواں حصہ
اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہو، لیکن دوسری طرف تم
انصاف اور اللہ کی محبت کو نظرانداز کرتے ہو۔ لازم ہے
کہ تم یہ کام بھی کرو اور پہلا بھی نہ چھوڑو۔
43 فریسیو، تم پر افسوس! کیونکہ تم عبادت خانوں
کی عزت کی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے بے چین رہتے
اور بازار میں لوگوں کا سلام سننے کے لئے تڑپتے ہو۔
44 ہاں، تم پر افسوس! کیونکہ تم پوشیدہ قبروں کی مانند ہو
جن پر سے لوگ نادانستہ طور پر گزرتے ہیں۔"
45 شریعت کے ایک عالِم نے اعتراض کیا، "اُستاد،
آپ یہ کہہ کر ہماری بھی بے عزتی کرتے ہیں۔"
46 عیسیٰ نے جواب دیا، "تم شریعت کے عالِموں پر
بھی افسوس! کیونکہ تم لوگوں پر بھاری بوجھ ڈال دیتے
ہو جو مشکل سے اُٹھایا جا سکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ
تم خود اِس بوجھ کو اپنی ایک اُنگلی بھی نہیں لگاتے۔
47 تم پر افسوس! کیونکہ تم نبیوں کے مزار بنا دیتے ہو،
اُن کے جنہیں تمہارے باپ دادا نے مار ڈالا۔ 48 اِس
سے تم گواہی دیتے ہو کہ تم وہ کچھ پسند کرتے ہو جو
تمہارے باپ دادا نے کیا۔ اُنہوں نے نبیوں کو قتل کیا
جبکہ تم اُن کے مزار تعمیر کرتے ہو۔ 49 اِس لئے اللہ

کی حکمت نے کہا، 'مَیں اُن میں نبی اور رسول بھیج دوں
گی۔ اُن میں سے بعض کو وہ قتل کریں گے اور بعض کو
ستائیں گے۔' 50 نتیجے میں یہ نسل تمام نبیوں کے قتل
کی ذمہ دار ٹھہرے گی — دنیا کی تخلیق سے لے کر آج
تک، 51 یعنی ہابیل کے قتل سے لے کر زکریاہ کے قتل
تک، جسے بیت المقدّس کے صحن میں موجود قربان گاہ
اور بیت المقدّس کے دروازے کے درمیان قتل کیا گیا۔
ہاں، مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ یہ نسل ضرور اُن کی ذمہ دار
ٹھہرے گی۔

52 شریعت کے عالِمو، تم پر افسوس! کیونکہ تم نے علم
کی کُنجی کو چھین لیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ تم خود داخل
نہیں ہوئے، بلکہ تم نے داخل ہونے والوں کو بھی
روک لیا۔"

53 جب عیسیٰ وہاں سے نکلا تو عالِم اور فریسی اُس کے
سخت مخالف ہو گئے اور بڑے غور سے اُس کی پوچھ گچھ
کرنے لگے۔ 54 وہ اِس تاک میں رہے کہ اُسے منہ سے
نکلی کسی بات کی وجہ سے پکڑیں۔

ریاکاری سے خبردار رہو!

12 اِتنے میں کئی ہزار لوگ جمع ہو گئے تھے۔
بڑی تعداد کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر
گرے پڑتے تھے۔ پھر عیسیٰ اپنے شاگردوں سے یہ
بات کرنے لگا، "فریسیوں کے خمیر یعنی ریاکاری سے
خبردار! 2 جو کچھ بھی ابھی چھپا ہوا ہے اُسے آخر میں
ظاہر کیا جائے گا اور جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے
اُس کا راز آخر میں کھل جائے گا۔ 3 اِس لئے جو کچھ تم
نے اندھیرے میں کہا ہے وہ روزِ روشن میں سنایا جائے
گا اور جو کچھ تم نے اندرونی کمروں کا دروازہ بند کر کے
آہستہ آہستہ کان میں بیان کیا ہے اُس کا چھتوں سے
اعلان کیا جائے گا۔

کس سے ڈرنا چاہئے؟

4 میرے عزیزو، اُن سے مت ڈرنا جو صرف جسم
کو قتل کرتے ہیں اور مزید نقصان نہیں پہنچا سکتے۔
5 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرنا ہے۔ اللہ سے
ڈرو، جو تمہیں ہلاک کرنے کے بعد جہنم میں پھینکنے کا
اختیار بھی رکھتا ہے۔ جی ہاں، اُسی سے خوف کھاؤ۔
6 کیا پانچ چڑیاں دو پیسوں میں نہیں بِکتیں؟ تو
بھی اللہ ہر ایک کی فکر کر کے ایک کو بھی نہیں بھولتا۔
7 ہاں، بلکہ تمہارے سر کے سب بال بھی گنے ہوئے
ہیں۔ لہٰذا مت ڈرو۔ تمہاری قدر و قیمت بہت سی چڑیوں
سے کہیں زیادہ ہے۔

مسیح کا اقرار یا انکار کرنے کے نتیجے

8 مَیں تم کو بتاتا ہوں، جو بھی لوگوں کے سامنے میرا
اقرار کرے اُس کا اقرار ابنِ آدم بھی فرشتوں کے سامنے
کرے گا۔ 9 لیکن جو لوگوں کے سامنے میرا انکار کرے
اُس کا بھی اللہ کے فرشتوں کے سامنے انکار کیا جائے گا۔
10 اور جو بھی ابنِ آدم کے خلاف بات کرے اُسے
معاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جو روح القدس کے خلاف
کفر بکے اُسے معاف نہیں کیا جائے گا۔
11 جب لوگ تم کو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور
اختیار والوں کے سامنے گھسیٹ کر لے جائیں گے تو
یہ سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کس طرح اپنا
دفاع کروں یا کیا کہوں، 12 کیونکہ روح القدس تم کو اُسی
وقت سکھا دے گا کہ تم کو کیا کہنا ہے۔"

نادان امیر کی تمثیل

13کسی نے بھیڑ میں سے کہا، ”اُستاد، میرے بھائی
سے کہیں کہ میراث کا میرا حصہ مجھے دے۔“
14عیسیٰ نے جواب دیا، ”بھئی، کس نے مجھے تم پر
جج یا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے؟“ 15پھر اُس نے
اُن سے مزید کہا، ”خبردار! ہر قسم کے لالچ سے بچے
رہنا، کیونکہ انسان کی زندگی اُس کے مال و دولت کی
کثرت پر منحصر نہیں۔“
16اُس نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔ ”کسی امیر
آدمی کی زمین میں اچھی فصل پیدا ہوئی۔ 17چنانچہ وہ
سوچنے لگا، ’اب مَیں کیا کروں؟ میرے پاس تو اِتنی جگہ
نہیں جہاں مَیں سب کچھ جمع کر کے رکھوں۔‘ 18پھر
اُس نے کہا، ’مَیں یہ کروں گا کہ اپنے گوداموں کو ڈھا
کر اِن سے بڑے تعمیر کروں گا۔ اُن میں اپنا تمام اناج
اور باقی پیداوار جمع کر لوں گا۔ 19پھر مَیں اپنے آپ
سے کہوں گا کہ لو، اِن اچھی چیزوں سے تیری ضروریات
بہت سالوں تک پوری ہوتی رہیں گی۔ اب آرام کر۔
کھا، پی اور خوشی منا۔‘ 20لیکن اللہ نے اُس سے کہا،
’احمق! اِسی رات تُو مر جائے گا۔ تو پھر جو چیزیں تُو نے
جمع کی ہیں وہ کس کی ہوں گی؟‘
21یہی اُس شخص کا انجام ہے جو صرف اپنے
لئے چیزیں جمع کرتا ہے جبکہ وہ اللہ کے سامنے
غریب ہے۔“

اللہ پر بھروسا

22پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”اِس لئے
اپنی زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پریشان نہ
رہو کہ ہائے، مَیں کیا کھاؤں۔ اور جسم کے لئے فکرمند
نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا پہنوں۔ 23زندگی تو کھانے سے
زیادہ اہم ہے اور جسم پوشاک سے زیادہ۔ 24کوّوں پر غور
کرو۔ نہ وہ بیج بوتے، نہ فصلیں کاٹتے ہیں۔ اُن کے پاس
نہ سٹور ہوتا ہے، نہ گودام۔ تو بھی اللہ خود اُنہیں کھانا
کھلاتا ہے۔ اور تمہاری قدر و قیمت تو پرندوں سے کہیں
زیادہ ہے۔ 25کیا تم میں سے کوئی فکر کرتے کرتے اپنی
زندگی میں ایک لمحے کا بھی اضافہ کر سکتا ہے؟ 26اگر
تم فکر کرنے سے اِتنی چھوٹی سی تبدیلی بھی نہیں لا سکتے
تو پھر تم باقی باتوں کے بارے میں کیوں فکرمند ہو؟
27غور کرو کہ سوسن کے پھول کس طرح اُگتے ہیں۔
نہ وہ محنت کرتے، نہ کاتتے ہیں۔ لیکن مَیں تمہیں بتاتا
ہوں کہ سلیمان بادشاہ اپنی پوری شان و شوکت کے
باوجود ایسے شاندار کپڑوں سے ملبّس نہیں تھا جیسے اُن
میں سے ایک۔ 28اگر اللہ اُس گھاس کو جو آج میدان
میں ہے اور کل آگ میں جھونکی جائے گی ایسا شاندار
لباس پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو، وہ تم کو پہنانے کے
لئے کیا کچھ نہیں کرے گا؟
29اِس کی تلاش میں نہ رہنا کہ کیا کھاؤ گے یا کیا پیو
گے۔ ایسی باتوں کی وجہ سے بےچین نہ رہو۔ 30کیونکہ
دنیا میں جو ایمان نہیں رکھتے وہی اِن تمام چیزوں کے
پیچھے بھاگتے رہتے ہیں، جبکہ تمہارے باپ کو پہلے سے
معلوم ہے کہ تم کو اِن کی ضرورت ہے۔ 31چنانچہ اُسی
کی بادشاہی کی تلاش میں رہو۔ پھر یہ تمام چیزیں بھی تم
کو مل جائیں گی۔

آسمان پر دولت جمع کرنا

32اے چھوٹے گلے، مت ڈرنا، کیونکہ تمہارے
باپ نے تم کو بادشاہی دینا پسند کیا۔ 33اپنی ملکیت

بیچ کر غریبوں کو دے دینا۔ اپنے لئے ایسے بٹوے بنواؤ جو نہیں گھِستے۔ اپنے لئے آسمان پر ایسا خزانہ جمع کرو جو کبھی ختم نہیں ہو گا اور جہاں نہ کوئی چور آئے گا، نہ کوئی کیڑا اُسے خراب کرے گا۔ 34 کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔

ہر وقت تیار نوکر

35 خدمت کے لئے تیار کھڑے رہو اور اِس پر دھیان دو کہ تمہارے چراغ جلتے رہیں۔ 36 یعنی ایسے نوکروں کی مانند جن کا مالک کسی شادی سے واپس آنے والا ہے اور وہ اُس کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ جوں ہی وہ آ کر دستک دے وہ دروازے کو کھول دیں گے۔ 37 وہ نوکر مبارک ہیں جنہیں مالک آ کر جاگتے ہوئے اور چوکس پائے گا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اپنے کپڑے بدل کر اُنہیں بٹھائے گا اور میز پر اُن کی خدمت کرے گا۔ 38 ہو سکتا ہے مالک آدھی رات یا اِس کے بعد آئے۔ اگر وہ اِس صورت میں بھی اُنہیں مستعد پائے تو وہ مبارک ہیں۔ 39 یقین جانو، اگر کسی گھر کے مالک کو پتا ہوتا کہ چور کب آئے گا تو وہ ضرور اُسے گھر میں نقب لگانے نہ دیتا۔ 40 تم بھی تیار رہو، کیونکہ ابنِ آدم ایسے وقت آئے گا جب تم اِس کی توقع نہیں کرو گے۔"

وفادار نوکر

41 پطرس نے پوچھا، "خداوند، کیا یہ تمثیل صرف ہمارے لئے ہے یا سب کے لئے؟"

42 خداوند نے جواب دیا، "کون سا نوکر وفادار اور سمجھ دار ہے؟ فرض کرو کہ گھر کے مالک نے کسی نوکر کو باقی نوکروں پر مقرر کیا ہو۔ اُس کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اُنہیں وقت پر مناسب کھانا کھلائے۔ 43 وہ نوکر مبارک ہو گا جو مالک کی واپسی پر یہ سب کچھ کر رہا ہو گا۔ 44 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اُسے اپنی پوری جائیداد پر مقرر کرے گا۔ 45 لیکن فرض کرو کہ نوکر اپنے دل میں سوچے، 'مالک کی واپسی میں ابھی دیر ہے۔' وہ نوکروں اور نوکرانیوں کو پیٹنے لگے اور کھاتے پیتے وہ نشے میں رہے۔ 46 اگر وہ ایسا کرے تو مالک ایسے دن اور وقت آئے گا جس کی توقع نوکر کو نہیں ہو گی۔ اِن حالات کو دیکھ کر وہ نوکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُسے غیرایمان داروں میں شامل کرے گا۔

47 جو نوکر اپنے مالک کی مرضی کو جانتا ہے، لیکن اُس کے لئے تیاریاں نہیں کرتا، نہ اُسے پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، اُس کی خوب پٹائی کی جائے گی۔ 48 اِس کے مقابلے میں وہ جو مالک کی مرضی کو نہیں جانتا اور اِس بنا پر کوئی قابلِ سزا کام کرے اُس کی کم پٹائی کی جائے گی۔ کیونکہ جسے بہت دیا گیا ہو اُس سے بہت طلب کیا جائے گا۔ اور جس کے سپرد بہت کچھ کیا گیا ہو اُس سے کہیں زیادہ مانگا جائے گا۔

عیسیٰ کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گا

49 مَیں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں، اور کاش وہ پہلے ہی بھڑک رہی ہوتی! 50 لیکن اب تک میرے سامنے ایک بپتسمہ ہے جسے لینا ضروری ہے۔ اور مجھ پر کتنا دباؤ ہے جب تک اُس کی تکمیل نہ ہو جائے۔ 51 کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں دنیا میں صلح سلامتی قائم کرنے آیا ہوں؟ نہیں، مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اِس کی بجائے

مَیں اختلاف پیدا کروں گا۔ 52 کیونکہ اب سے ایک گھرانے کے پانچ افراد میں اختلاف ہو گا۔ تین دو کے خلاف اور دو تین کے خلاف ہوں گے۔ 53 باپ بیٹے کے خلاف ہو گا اور بیٹا باپ کے خلاف، ماں بیٹی کے خلاف اور بیٹی ماں کے خلاف، ساس بہو کے خلاف اور بہو ساس کے خلاف۔"

موجودہ حالات کا صحیح نتیجہ نکالنا چاہئے

54 عیسیٰ نے ہجوم سے یہ بھی کہا، "جوں ہی کوئی بادل مغربی اُفق سے چڑھتا ہوا نظر آئے تو تم کہتے ہو کہ بارش ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ 55 اور جب جنوبی لُو چلتی ہے تو تم کہتے ہو کہ سخت گرمی ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ 56 اے ریاکارو! تم آسمان و زمین کے حالات پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکال لیتے ہو۔ تو پھر تم موجودہ زمانے کے حالات پر غور کر کے صحیح نتیجہ کیوں نہیں نکال سکتے؟

اپنے مخالف سے سمجھوتا کرنا

57 تم خود صحیح فیصلہ کیوں نہیں کر سکتے؟ 58 فرض کرو کہ کسی نے تجھ پر مقدمہ چلایا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پوری کوشش کر کہ کچہری میں پہنچنے سے پہلے پہلے معاملہ حل کر کے مخالف سے فارغ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو جج کے سامنے گھسیٹ کر لے جائے، جج تجھے پولیس افسر کے حوالے کرے اور پولیس افسر تجھے جیل میں ڈال دے۔ 59 مَیں تجھے بتاتا ہوں، وہاں سے تُو اُس وقت تک نہیں نکل پائے گا جب تک جرمانے کی پوری پوری رقم ادا نہ کر دے۔"

توبہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے

13 اُس وقت کچھ لوگ عیسیٰ کے پاس پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گلیل کے کچھ لوگوں کے بارے میں بتایا جنہیں پیلاطس نے اُس وقت قتل کروایا تھا جب وہ بیت المقدّس میں قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ یوں اُن کا خون قربانیوں کے خون کے ساتھ ملایا گیا تھا۔ 2 عیسیٰ نے یہ سن کر پوچھا، "کیا تمہارے خیال میں یہ لوگ گلیل کے باقی لوگوں سے زیادہ گناہ گار تھے کہ اِنہیں اِتنا دُکھ اُٹھانا پڑا؟ 3 ہرگز نہیں! بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم بھی اِسی طرح تباہ ہو جاؤ گے۔ 4 یا اُن 18 افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو مر گئے جب شِلوخ کا بُرج اُن پر گرا؟ کیا وہ یروشلم کے باقی باشندوں کی نسبت زیادہ گناہ گار تھے؟ 5 ہرگز نہیں! مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم بھی تباہ ہو جاؤ گے۔"

بے پھل انجیر کا درخت

6 پھر عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی، "کسی نے اپنے باغ میں انجیر کا درخت لگایا۔ جب وہ اُس کا پھل توڑنے کے لئے آیا تو کوئی پھل نہیں تھا۔ 7 یہ دیکھ کر اُس نے مالی سے کہا، 'مَیں تین سال سے اِس کا پھل توڑنے آتا ہوں، لیکن آج تک کچھ بھی نہیں ملا۔ اِسے کاٹ ڈال۔ یہ زمین کی طاقت کیوں ختم کرے؟' 8 لیکن مالی نے کہا، 'جناب، اِسے ایک سال اَور رہنے دیں۔ مَیں اِس کے اردگرد گوڈی کر کے کھاد ڈالوں گا۔ 9 پھر اگر یہ اگلے سال پھل لایا تو ٹھیک، ورنہ اِسے کٹوا ڈالنا۔'"

سبت کے دن کُبڑی عورت کی شفا

10 سبت کے دن عیسیٰ کسی عبادت خانے میں تعلیم
دے رہا تھا۔ 11 وہاں ایک عورت تھی جو 18 سال
سے بدروح کے باعث بیمار تھی۔ وہ کُبڑی ہو گئی تھی اور
سیدھی کھڑی ہونے کے بالکل قابل نہ تھی۔ 12 جب
عیسیٰ نے اُسے دیکھا تو پکار کر کہا، "اے عورت، تُو
اپنی بیماری سے چھوٹ گئی ہے!" 13 اُس نے اپنے ہاتھ
اُس پر رکھے تو وہ فوراً سیدھی کھڑی ہو کر اللہ کی تمجید
کرنے لگی۔

14 لیکن عبادت خانے کا راہنما ناراض ہوا کیونکہ عیسیٰ
نے سبت کے دن شفا دی تھی۔ اُس نے لوگوں سے کہا،
"ہفتے کے چھ دن کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اِس
لئے اتوار سے لے کر جمعہ تک شفا پانے کے لئے آؤ،
نہ کہ سبت کے دن۔"

15 خداوند نے جواب میں اُس سے کہا، "تم کتنے
ریاکار ہو! کیا تم میں سے ہر کوئی سبت کے دن اپنے
بَیل یا گدھے کو کھول کر اُسے تھان سے باہر نہیں لے
جاتا تاکہ اُسے پانی پلائے؟ 16 اب اِس عورت کو دیکھو
جو ابراہیم کی بیٹی ہے اور جو 18 سال سے ابلیس کے
بندھن میں تھی۔ جب تم سبت کے دن اپنے جانوروں
کی مدد کرتے ہو تو کیا یہ ٹھیک نہیں کہ عورت کو اِس
بندھن سے رِہائی دلائی جاتی، چاہے یہ کام سبت کے دن
ہی کیوں نہ کیا جائے؟" 17 عیسیٰ کے اِس جواب سے
اُس کے مخالف شرمندہ ہو گئے۔ لیکن عام لوگ اُس
کے اِن تمام شاندار کاموں سے خوش ہوئے۔

رائی کے دانے کی تمثیل

18 عیسیٰ نے کہا، "اللہ کی بادشاہی کس چیز کی مانند
ہے؟ مَیں اِس کا موازنہ کس سے کروں؟ 19 وہ رائی
کے ایک دانے کی مانند ہے جو کسی نے اپنے باغ میں
بو دیا۔ بڑھتے بڑھتے وہ درخت سا بن گیا اور پرندوں
نے اُس کی شاخوں میں اپنے گھونسلے بنا لئے۔"

خمیر کی مثال

20 اُس نے دوبارہ پوچھا، "اللہ کی بادشاہی کا کس
چیز سے موازنہ کروں؟ 21 وہ اُس خمیر کی مانند ہے
جو کسی عورت نے لے کر تقریباً 27 کلوگرام آٹے میں
ملا دیا۔ گو وہ اُس میں چھپ گیا تو بھی ہوتے ہوتے
پورے گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر گیا۔"

تنگ دروازہ

22 عیسیٰ تعلیم دیتے دیتے مختلف شہروں اور دیہاتوں
میں سے گزرا۔ اب اُس کا رُخ یروشلم ہی کی طرف تھا۔
23 اِتنے میں کسی نے اُس سے پوچھا، "خداوند، کیا کم
لوگوں کو نجات ملے گی؟"

اُس نے جواب دیا، 24 "تنگ دروازے میں سے
داخل ہونے کی سرتوڑ کوشش کرو۔ کیونکہ مَیں تم کو
بتاتا ہوں کہ بہت سے لوگ اندر جانے کی کوشش
کریں گے، لیکن بےفائدہ۔ 25 ایک وقت آئے گا کہ
گھر کا مالک اُٹھ کر دروازہ بند کر دے گا۔ پھر تم باہر
کھڑے رہو گے اور کھٹکھٹاتے کھٹکھٹاتے التماس کرو گے،
'خداوند، ہمارے لئے دروازہ کھول دیں۔' لیکن وہ جواب
دے گا، 'نہ مَیں تم کو جانتا ہوں، نہ یہ کہ تم کہاں کے
ہو۔' 26 پھر تم کہو گے، 'ہم نے تو آپ کے سامنے
ہی کھایا اور پیا اور آپ ہی ہماری سڑکوں پر تعلیم دیتے
رہے۔' 27 لیکن وہ جواب دے گا، 'نہ مَیں تم کو جانتا

ہوں، نہ یہ کہ تم کہاں کے ہو۔ اے تمام بدکارو، مجھ
سے دُور ہو جاؤ!‘ 28 وہاں تم روتے اور دانت پیستے رہو
گے۔ کیونکہ تم دیکھو گے کہ ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور
تمام نبی اللہ کی بادشاہی میں ہیں جبکہ تم کو نکال دیا گیا
ہے۔ 29 اور لوگ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے
آ کر اللہ کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔
30 اُس وقت کچھ ایسے ہوں گے جو پہلے آخر تھے، لیکن
اب اوّل ہوں گے۔ اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پہلے
اوّل تھے، لیکن اب آخر ہوں گے۔“

یروشلم پر افسوس

31 اُس وقت کچھ فریسی عیسیٰ کے پاس آ کر اُس سے
کہنے لگے، ”اِس مقام کو چھوڑ کر کہیں اَور چلے جائیں،
کیونکہ ہیرودیس آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔“
32 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جاؤ، اُس لومڑی کو بتا دو،
’آج اور کل مَیں بدروحیں نکالتا اور مریضوں کو شفا دیتا
رہوں گا۔ پھر تیسرے دن مَیں پایۂ تکمیل کو پہنچوں گا۔‘
33 اِس لئے لازم ہے کہ مَیں آج، کل اور پرسوں آگے
چلتا رہوں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی نبی یروشلم سے
باہر ہلاک ہو۔
34 ہائے یروشلم، یروشلم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی اور
اپنے پاس بھیجے ہوئے پیغمبروں کو سنگسار کرتی ہے۔
مَیں نے کتنی ہی بار تیری اولاد کو جمع کرنا چاہا، بالکل
اُسی طرح جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پَروں تلے
جمع کر کے محفوظ کر لیتی ہے۔ لیکن تُو نے نہ چاہا۔
35 اب تیرے گھر کو ویران و سنسان چھوڑا جائے گا۔
اور مَیں تم کو بتاتا ہوں، تم مجھے اُس وقت تک دوبارہ
نہیں دیکھو گے جب تک تم نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو
رب کے نام سے آتا ہے۔“

سبت کے دن مریض کی شفا

14 سبت کے ایک دن عیسیٰ کھانے کے لئے
فریسیوں کے کسی راہنما کے گھر آیا۔ لوگ
اُسے پکڑنے کے لئے اُس کی ہر حرکت پر نظر رکھے
ہوئے تھے۔ 2 وہاں ایک آدمی عیسیٰ کے سامنے تھا
جس کے بازو اور ٹانگیں پھولے ہوئے تھے۔ 3 یہ دیکھ
کر وہ فریسیوں اور شریعت کے عالِموں سے پوچھنے لگا،
”کیا شریعت سبت کے دن شفا دینے کی اجازت
دیتی ہے؟“
4 لیکن وہ خاموش رہے۔ پھر اُس نے اُس آدمی پر
ہاتھ رکھا اور اُسے شفا دے کر رُخصت کر دیا۔
5 حاضرین سے وہ کہنے لگا، ”اگر تم میں سے کسی کا بیٹا
یا بَیل سبت کے دن کنوئیں میں گر جائے تو کیا تم اُسے
فوراً نہیں نکالو گے؟“
6 اِس پر وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔

عزت اور اجر حاصل کرنے کا طریقہ

7 جب عیسیٰ نے دیکھا کہ مہمان میز پر عزت کی
کرسیاں چن رہے ہیں تو اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی،
8 ”جب تجھے کسی شادی کی ضیافت میں شریک ہونے
کی دعوت دی جائے تو وہاں جا کر عزت کی کرسی پر نہ
بیٹھنا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی اَور کو بھی دعوت دی گئی ہو جو
تجھ سے زیادہ عزت دار ہے۔ 9 کیونکہ جب وہ پہنچے گا تو
میزبان تیرے پاس آ کر کہے گا، ’ذرا اِس آدمی کو یہاں
بیٹھنے دے۔‘ یوں تیری بے عزتی ہو جائے گی اور تجھے
وہاں سے اُٹھ کر آخری کرسی پر بیٹھنا پڑے گا۔ 10 اِس

لئے ایسا مت کرنا بلکہ جب تجھے دعوت دی جائے تو
جا کر آخری کرسی پر بیٹھ جا۔ پھر جب میزبان تجھے وہاں
بیٹھا ہوا دیکھے گا تو وہ کہے گا، 'دوست، سامنے والی
کرسی پر بیٹھ۔' اِس طرح تمام مہمانوں کے سامنے تیری
عزت ہو جائے گی۔ 11 کیونکہ جو بھی اپنے آپ کو سرفراز
کرے اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو پست
کرے اُسے سرفراز کیا جائے گا۔"

12 پھر عیسیٰ نے میزبان سے بات کی، "جب تُو
لوگوں کو دوپہر یا شام کا کھانا کھانے کی دعوت دینا چاہتا
ہے تو اپنے دوستوں، بھائیوں، رشتے داروں یا امیر ہم
سایوں کو نہ بُلا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اِس کے عوض تجھے بھی
دعوت دیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو یہی تیرا معاوضہ
ہو گا۔ 13 اِس کے بجائے ضیافت کرتے وقت غریبوں،
لنگڑوں، مفلوجوں اور اندھوں کو دعوت دے۔ 14 ایسا
کرنے سے تجھے برکت ملے گی۔ کیونکہ وہ تجھے اِس کے
عوض کچھ نہیں دے سکیں گے، بلکہ تجھے اِس کا معاوضہ
اُس وقت ملے گا جب راست باز جی اُٹھیں گے۔"

بڑی ضیافت کی تمثیل

15 یہ سن کر مہمانوں میں سے ایک نے اُس سے
کہا، "مبارک ہے وہ جو اللہ کی بادشاہی میں کھانا
کھائے۔"

16 عیسیٰ نے جواب میں کہا، "کسی آدمی نے ایک
بڑی ضیافت کا انتظام کیا۔ اِس کے لئے اُس نے بہت
سے لوگوں کو دعوت دی۔ 17 جب ضیافت کا وقت آیا
تو اُس نے اپنے نوکر کو مہمانوں کو اطلاع دینے کے لئے
بھیجا کہ 'آئیں، سب کچھ تیار ہے۔' 18 لیکن وہ سب
کے سب معذرت چاہنے لگے۔ پہلے نے کہا، 'مَیں نے
کھیت خریدا ہے اور اب ضروری ہے کہ نکل کر اُس کا
معائنہ کروں۔ مَیں معذرت چاہتا ہوں۔' 19 دوسرے
نے کہا، 'مَیں نے بَیلوں کے پانچ جوڑے خریدے
ہیں۔ اب مَیں اُنہیں آزمانے جا رہا ہوں۔ مَیں معذرت
چاہتا ہوں۔' 20 تیسرے نے کہا، 'مَیں نے شادی کی
ہے، اِس لئے نہیں آ سکتا۔'

21 نوکر نے واپس آ کر مالک کو سب کچھ بتایا۔ وہ
غصے ہو کر نوکر سے کہنے لگا، 'جا، سیدھے شہر کی سڑکوں
اور گلیوں میں جا کر وہاں کے غریبوں، لنگڑوں، اندھوں
اور مفلوجوں کو لے آ۔' نوکر نے ایسا ہی کیا۔ 22 پھر
واپس آ کر اُس نے مالک کو اطلاع دی، 'جناب، جو کچھ
آپ نے کہا تھا پورا ہو چکا ہے۔ لیکن اب بھی مزید
لوگوں کے لئے گنجائش ہے۔' 23 مالک نے اُس سے کہا،
'پھر شہر سے نکل کر دیہات کی سڑکوں پر اور باڑوں کے
پاس جا۔ جو بھی مل جائے اُسے ہماری خوشی میں شریک
ہونے پر مجبور کر تاکہ میرا گھر بھر جائے۔ 24 کیونکہ
مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جن کو پہلے دعوت دی گئی تھی اُن
میں سے کوئی بھی میری ضیافت میں شریک نہ ہو گا'۔"

شاگرد ہونے کی قیمت

25 ایک بڑا ہجوم عیسیٰ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اُن کی
طرف مُڑ کر اُس نے کہا، 26 "اگر کوئی میرے پاس آ کر
اپنے باپ، ماں، بیوی، بچوں، بھائیوں، بہنوں بلکہ اپنے
آپ سے بھی دشمنی نہ رکھے تو وہ میرا شاگرد نہیں ہو
سکتا۔ 27 اور جو اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ ہو
لے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

28 اگر تم میں سے کوئی بُرج تعمیر کرنا چاہے تو کیا وہ
پہلے بیٹھ کر پورے اخراجات کا اندازہ نہیں لگائے گا تاکہ

معلوم ہو جائے کہ وہ اُسے تکمیل تک پہنچا سکے گا یا
نہیں؟ 29 ورنہ خطرہ ہے کہ اُس کی بنیاد ڈالنے کے بعد
پیسے ختم ہو جائیں اور وہ آگے کچھ نہ بنا سکے۔ پھر جو
کوئی بھی دیکھے گا وہ اُس کا مذاق اُڑا کر 30 کہے گا، 'اِس
نے عمارت کو شروع تو کیا، لیکن اب اُسے مکمل نہیں
کر پایا۔'

31 یا اگر کوئی بادشاہ کسی دوسرے بادشاہ کے ساتھ
جنگ کے لئے نکلے تو کیا وہ پہلے بیٹھ کر اندازہ نہیں
لگائے گا کہ وہ اپنے دس ہزار فوجیوں سے اُن بیس ہزار
فوجیوں پر غالب آ سکتا ہے جو اُس سے لڑنے آ رہے
ہیں؟ 32 اگر وہ اِس نتیجے پر پہنچے کہ غالب نہیں آ سکتا
تو وہ صلح کرنے کے لئے اپنے نمائندے دشمن کے پاس
بھیجے گا جب وہ ابھی دُور ہی ہو۔ 33 اِسی طرح تم میں
سے جو بھی اپنا سب کچھ نہ چھوڑے وہ میرا شاگرد نہیں
ہو سکتا۔

بے کار نمک

34 نمک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اُس کا ذائقہ جاتا
رہے تو پھر اُسے کیوں کر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟
35 نہ وہ زمین کے لئے مفید ہے، نہ کھاد کے لئے بلکہ
اُسے نکال کر باہر پھینکا جائے گا۔ جو سن سکتا ہے وہ
سن لے۔"

کھوئی ہوئی بھیڑ

15 اب ایسا تھا کہ تمام ٹیکس لینے والے اور
گناہ گار عیسیٰ کی باتیں سننے کے لئے اُس
کے پاس آتے تھے۔ 2 یہ دیکھ کر فریسی اور شریعت کے
عالِم بڑبڑانے لگے، "یہ آدمی گناہ گاروں کو خوش آمدید
کہہ کر اُن کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔" 3 اِس پر عیسیٰ
نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی،

4 "فرض کرو کہ تم میں سے کسی کی سَو بھیڑیں
ہیں۔ لیکن ایک گم ہو جاتی ہے۔ اب مالک کیا کرے
گا؟ کیا وہ باقی 99 بھیڑیں کھلے میدان میں چھوڑ کر
گم شدہ بھیڑ کو ڈھونڈنے نہیں جائے گا؟ ضرور جائے
گا، بلکہ جب تک اُسے وہ بھیڑ مل نہ جائے وہ اُس
کی تلاش میں رہے گا۔ 5 پھر وہ خوش ہو کر اُسے اپنے
کندھوں پر اُٹھا لے گا۔ 6 یوں چلتے چلتے وہ اپنے گھر پہنچ
جائے گا اور وہاں اپنے دوستوں اور ہم سایوں کو بُلا کر
اُن سے کہے گا، 'میرے ساتھ خوشی مناؤ! کیونکہ مجھے
اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے۔' 7 مَیں تم کو بتاتا ہوں
کہ آسمان پر بالکل اِسی طرح خوشی منائی جائے گی جب
ایک ہی گناہ گار توبہ کرے گا۔ اور یہ خوشی اُس خوشی
کی نسبت زیادہ ہو گی جو اُن 99 افراد کے باعث منائی
جائے گی جنہیں توبہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

گم شدہ سِکہ

8 یا فرض کرو کہ کسی عورت کے پاس دس سِکے ہوں
لیکن ایک سِکہ گم ہو جائے۔ اب عورت کیا کرے گی؟
کیا وہ چراغ جلا کر اور گھر میں جھاڑو دے دے کر بڑی
احتیاط سے سِکے کو تلاش نہیں کرے گی؟ ضرور کرے
گی، بلکہ وہ اُس وقت تک ڈھونڈتی رہے گی جب تک
اُسے سِکہ مل نہ جائے۔ 9 جب اُسے سِکہ مل جائے گا
تو وہ اپنی سہیلیوں اور ہم سایوں کو بُلا کر اُن سے کہے
گی، 'میرے ساتھ خوشی مناؤ! کیونکہ مجھے اپنا گم شدہ سِکہ
مل گیا ہے۔' 10 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بالکل اِسی طرح
اللہ کے فرشتوں کے سامنے خوشی منائی جاتی ہے جب

ایک بھی گناہ گار توبہ کرتا ہے۔“

گم شدہ بیٹا

11 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی۔ ”کسی آدمی
کے دو بیٹے تھے۔ 12 اِن میں سے چھوٹے نے باپ
سے کہا، ’اے باپ، میراث کا میرا حصہ دے
دیں۔‘ اِس پر باپ نے دونوں میں اپنی ملکیت تقسیم کر
دی۔ 13 تھوڑے دنوں کے بعد چھوٹا بیٹا اپنا سارا سامان
سمیٹ کر اپنے ساتھ کسی دُور دراز ملک میں لے گیا۔
وہاں اُس نے عیاشی میں اپنا پورا مال و متاع اُڑا دیا۔
14 سب کچھ ضائع ہو گیا تو اُس ملک میں سخت کال پڑا۔
اب وہ ضرورت مند ہونے لگا۔ 15 نتیجے میں وہ اُس ملک
کے کسی باشندے کے ہاں جا پڑا جس نے اُسے سؤروں
کو چَرانے کے لئے اپنے کھیتوں میں بھیج دیا۔ 16 وہاں
وہ اپنا پیٹ اُن پھلیوں سے بھرنے کی شدید خواہش رکھتا
تھا جو سؤر کھاتے تھے، لیکن اُسے اِس کی بھی اجازت
نہ ملی۔ 17 پھر وہ ہوش میں آیا۔ وہ کہنے لگا، ’میرے
باپ کے کتنے مزدوروں کو کثرت سے کھانا ملتا ہے جبکہ
مَیں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ 18 مَیں اُٹھ کر اپنے باپ
کے پاس واپس چلا جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا، ”اے
باپ، مَیں نے آسمان کا اور آپ کا گناہ کیا ہے۔ 19 اب
مَیں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔ مہربانی کر
کے مجھے اپنے مزدوروں میں رکھ لیں۔“‘ 20 پھر وہ اُٹھ
کر اپنے باپ کے پاس واپس چلا گیا۔

لیکن وہ گھر سے ابھی دُور ہی تھا کہ اُس کے باپ
نے اُسے دیکھ لیا۔ اُسے ترس آیا اور وہ بھاگ کر بیٹے کے
پاس آیا اور گلے لگا کر اُسے بوسہ دیا۔ 21 بیٹے نے کہا،
’اے باپ، مَیں نے آسمان کا اور آپ کا گناہ کیا ہے۔
اب مَیں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔‘
22 لیکن باپ نے اپنے نوکروں کو بُلایا اور کہا، ’جلدی
کرو، بہترین سوٹ لا کر اِسے پہناؤ۔ اِس کے ہاتھ میں
انگوٹھی اور پاؤں میں جوتے پہنا دو۔ 23 پھر موٹا تازہ بچھڑا
لا کر اُسے ذبح کرو تاکہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں،
24 کیونکہ یہ میرا بیٹا مُردہ تھا اب زندہ ہو گیا ہے، گم ہو
گیا تھا اب مل گیا ہے۔‘ اِس پر وہ خوشی منانے لگے۔

25 اِس دوران باپ کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ اب وہ
گھر لوٹا۔ جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو اندر سے موسیقی
اور ناچنے کی آوازیں سنائی دیں۔ 26 اُس نے کسی نوکر کو
بُلا کر پوچھا، ’یہ کیا ہو رہا ہے؟‘ 27 نوکر نے جواب
دیا، ’آپ کا بھائی آ گیا ہے اور آپ کے باپ نے
موٹا تازہ بچھڑا ذبح کروایا ہے، کیونکہ اُسے اپنا بیٹا صحیح
سلامت واپس مل گیا ہے۔‘

28 یہ سن کر بڑا بیٹا غصے ہوا اور اندر جانے سے
انکار کر دیا۔ پھر باپ گھر سے نکل کر اُسے سمجھانے
لگا۔ 29 لیکن اُس نے جواب میں اپنے باپ سے کہا،
’دیکھیں، مَیں نے اِتنے سال آپ کی خدمت میں سخت
محنت مشقت کی ہے اور ایک دفعہ بھی آپ کی مرضی کی
خلاف ورزی نہیں کی۔ تو بھی آپ نے مجھے اِس پورے
عرصے میں ایک چھوٹا بکرا بھی نہیں دیا کہ اُسے ذبح
کر کے اپنے دوستوں کے ساتھ ضیافت کرتا۔ 30 لیکن
جوں ہی آپ کا یہ بیٹا آیا جس نے آپ کی دولت کسبیوں
میں اُڑا دی، آپ نے اُس کے لئے موٹا تازہ بچھڑا ذبح
کروایا۔‘ 31 باپ نے جواب دیا، ’بیٹا، آپ تو ہر وقت
میرے پاس رہے ہیں، اور جو کچھ میرا ہے وہ آپ ہی کا
ہے۔ 32 لیکن اب ضروری تھا کہ ہم جشن منائیں اور
خوش ہوں۔ کیونکہ آپ کا یہ بھائی جو مُردہ تھا اب زندہ

ہو گیا ہے، جو گم ہو گیا تھا اب مل گیا ہے‘۔“

چالاک ملازم

16 عیسیٰ نے شاگردوں سے کہا، ”کسی امیر
آدمی نے ایک ملازم رکھا تھا جو اُس کی
جائیداد کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ ایسا ہوا کہ ایک دن
اُس پر الزام لگایا گیا کہ وہ اپنے مالک کی دولت ضائع
کر رہا ہے۔ 2 مالک نے اُسے بُلا کر کہا، ’یہ کیا ہے جو
مَیں تیرے بارے میں سنتا ہوں؟ اپنی تمام ذمہ داریوں
کا حساب دے، کیونکہ مَیں تجھے برخاست کر دوں گا۔‘
3 ملازم نے دل میں کہا، ’اب مَیں کیا کروں جبکہ میرا
مالک یہ ذمہ داری مجھ سے چھین لے گا؟ کھدائی جیسا
سخت کام مجھ سے نہیں ہوتا اور بھیک مانگنے سے شرم
آتی ہے۔ 4 ہاں، مَیں جانتا ہوں کہ کیا کروں تاکہ لوگ
مجھے برخاست کئے جانے کے بعد اپنے گھروں میں خوش
آمدید کہیں۔‘

5 یہ کہہ کر اُس نے اپنے مالک کے تمام قرض داروں
کو بُلایا۔ پہلے سے اُس نے پوچھا، ’تمہارا قرضہ کتنا ہے؟‘
6 اُس نے جواب دیا، ’مجھے مالک کو زیتون کے تیل کے
سَو کنستر واپس کرنے ہیں۔‘ ملازم نے کہا، ’اپنا بِل لے
لو اور بیٹھ کر جلدی سے سَو کنستر پچاس میں بدل لو۔‘
7 دوسرے سے اُس نے پوچھا، ’تمہارا کتنا قرضہ ہے؟‘
اُس نے جواب دیا، ’مجھے گندم کی ہزار بوریاں واپس
کرنی ہیں۔‘ ملازم نے کہا، ’اپنا بِل لے لو اور ہزار کے
بدلے آٹھ سَو لکھ لو۔‘

8 یہ دیکھ کر مالک نے بےایمان ملازم کی تعریف
کی کہ اُس نے عقل سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اِس دنیا
کے فرزند اپنی نسل کے لوگوں سے نپٹنے میں نور کے
فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔
9 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ دنیا کی ناراست دولت
سے اپنے لئے دوست بنا لو تاکہ جب یہ ختم ہو جائے
تو لوگ تم کو ابدی رہائش گاہوں میں خوش آمدید کہیں۔
10 جو تھوڑے میں وفادار ہے وہ زیادہ میں بھی وفادار ہو
گا۔ اور جو تھوڑے میں بےایمان ہے وہ زیادہ میں بھی
بےایمانی کرے گا۔ 11 اگر تم دنیا کی ناراست دولت
کو سنبھالنے میں وفادار نہ رہے تو پھر کون حقیقی دولت
تمہارے سپرد کرے گا؟ 12 اور اگر تم نے دوسروں کی
دولت سنبھالنے میں بےایمانی دکھائی ہے تو پھر کون تم
کو تمہارے ذاتی استعمال کے لئے کچھ دے گا؟
13 کوئی بھی غلام دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔
یا تو وہ ایک سے نفرت کر کے دوسرے سے محبت
رکھے گا، یا ایک سے لپٹ کر دوسرے کو حقیر جانے گا۔
تم ایک ہی وقت میں اللہ اور دولت کی خدمت نہیں
کر سکتے۔“

عیسیٰ کی چند کہاوتیں

14 فریسیوں نے یہ سب کچھ سنا تو وہ اُس کا مذاق
اُڑانے لگے، کیونکہ وہ لالچی تھے۔ 15 اُس نے اُن سے
کہا، ”تم ہی وہ ہو جو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے
راست باز قرار دیتے ہو، لیکن اللہ تمہارے دلوں سے
واقف ہے۔ کیونکہ لوگ جس چیز کی بہت قدر کرتے
ہیں وہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔
16 یحییٰ کے آنے تک تمہارے راہنما موسیٰ کی
شریعت اور نبیوں کے پیغامات تھے۔ لیکن اب اللہ کی
بادشاہی کی خوش خبری کا اعلان کیا جا رہا ہے اور تمام
لوگ زبردستی اِس میں داخل ہو رہے ہیں۔ 17 لیکن اِس

کا یہ مطلب نہیں کہ شریعت منسوخ ہو گئی ہے بلکہ
آسمان و زمین جاتے رہیں گے، لیکن شریعت کی زیر زبر
تک کوئی بھی بات نہیں بدلے گی۔
18 چنانچہ جو آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور
سے شادی کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اِسی طرح جو کسی طلاق
شدہ عورت سے شادی کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔

امیر آدمی اور لعزر

19 ایک امیر آدمی کا ذکر ہے جو ارغوانی رنگ کے
کپڑے اور نفیس کتان پہنتا اور ہر روز عیش و عشرت
میں گزارتا تھا۔ 20 امیر کے گیٹ پر ایک غریب آدمی
پڑا تھا جس کے پورے جسم پر ناسور تھے۔ اُس کا نام
لعزر تھا 21 اور اُس کی بس ایک ہی خواہش تھی کہ وہ
امیر کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑے کھا کر سیر
ہو جائے۔ کُتّے اُس کے پاس آ کر اُس کے ناسور
چاٹتے تھے۔
22 پھر ایسا ہوا کہ غریب آدمی مر گیا۔ فرشتوں نے
اُسے اُٹھا کر ابراہیم کی گود میں بٹھا دیا۔ امیر آدمی بھی
فوت ہوا اور دفنایا گیا۔ 23 وہ جہنم میں پہنچا۔ عذاب کی
حالت میں اُس نے اپنی نظر اُٹھائی تو دُور سے ابراہیم اور
اُس کی گود میں لعزر کو دیکھا۔ 24 وہ پکار اُٹھا، 'اے
میرے باپ ابراہیم، مجھ پر رحم کریں۔ مہربانی کر کے
لعزر کو میرے پاس بھیج دیں تاکہ وہ اپنی اُنگلی کو پانی میں
ڈبو کر میری زبان کو ٹھنڈا کرے، کیونکہ مَیں اِس آگ
میں تڑپتا ہوں۔'
25 لیکن ابراہیم نے جواب دیا، 'بیٹا، یاد رکھ کہ تجھے
اپنی زندگی میں بہترین چیزیں مل چکی ہیں جبکہ لعزر کو
بدترین چیزیں۔ لیکن اب اُسے آرام اور تسلی مل گئی ہے
جبکہ تجھے اذیت۔ 26 نیز، ہمارے اور تمہارے درمیان
ایک وسیع خلیج قائم ہے۔ اگر کوئی چاہے بھی تو اُسے
پار کر کے یہاں سے تمہارے پاس نہیں جا سکتا، نہ
وہاں سے کوئی یہاں آ سکتا ہے۔' 27 امیر آدمی نے کہا،
'میرے باپ، پھر میری ایک اَور گزارش ہے، مہربانی کر
کے لعزر کو میرے والد کے گھر بھیج دیں۔ 28 میرے
پانچ بھائی ہیں۔ وہ وہاں جا کر اُنہیں آگاہ کرے، ایسا نہ
ہو کہ اُن کا انجام بھی یہ اذیت ناک مقام ہو۔'
29 لیکن ابراہیم نے جواب دیا، 'اُن کے پاس موسیٰ
کی توریت اور نبیوں کے صحیفے تو ہیں۔ وہ اُن کی سنیں۔'
30 امیر نے عرض کی، 'نہیں، میرے باپ ابراہیم، اگر
کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو پھر وہ ضرور
توبہ کریں گے۔' 31 ابراہیم نے کہا، 'اگر وہ موسیٰ اور
نبیوں کی نہیں سنتے تو وہ اُس وقت بھی قائل نہیں ہوں
گے جب کوئی مُردوں میں سے جی اُٹھ کر اُن کے پاس
جائے گا۔'"

گناہ

17 عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا،
"آزمائشوں کو تو آنا ہی آنا ہے، لیکن اُس
پر افسوس جس کی معرفت وہ آئیں۔ 2 اگر وہ اِن چھوٹوں
میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُس کے
لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکّی کا پاٹ
باندھا جائے اور اُسے سمندر میں پھینک دیا جائے۔
3 خبردار رہو!
اگر تمہارا بھائی گناہ کرے تو اُسے سمجھاؤ۔ اگر وہ اِس
پر توبہ کرے تو اُسے معاف کر دو۔ 4 اب فرض کرو کہ
وہ ایک دن کے اندر سات بار تمہارا گناہ کرے، لیکن

ہر دفعہ واپس آ کر توبہ کا اظہار کرے، تو بھی اُسے ہر
دفعہ معاف کر دو۔“

ایمان

5 رسولوں نے خداوند سے کہا، ”ہمارے ایمان کو
بڑھا دیں۔“
6 خداوند نے جواب دیا، ”اگر تمہارا ایمان رائی کے
دانے جیسا چھوٹا بھی ہو تو تم شہتوت کے اِس درخت
کو کہہ سکتے ہو، ’اُکھڑ کر سمندر میں جا لگ‘ تو وہ
تمہاری بات پر عمل کرے گا۔

غلام کا فرض

7 فرض کرو کہ تم میں سے کسی نے ہل چلانے یا
جانور چَرانے کے لئے ایک غلام رکھا ہے۔ جب یہ غلام
کھیت سے گھر آئے گا تو کیا اُس کا مالک کہے گا، ’اِدھر
آؤ، کھانے کے لئے بیٹھ جاؤ‘؟ 8 ہرگز نہیں، بلکہ وہ
یہ کہے گا، ’میرا کھانا تیار کرو، ڈیوٹی کے کپڑے پہن کر
میری خدمت کرو جب تک مَیں کھا پی نہ لوں۔ اِس کے
بعد تم بھی کھا اور پی سکو گے۔‘ 9 اور کیا وہ اپنے غلام
کی اِس خدمت کا شکریہ ادا کرے گا جو اُس نے اُسے
کرنے کو کہا تھا؟ ہرگز نہیں! 10 اِسی طرح جب تم سب
کچھ جو تمہیں کرنے کو کہا گیا ہے کر چکو تب تم کو یہ
کہنا چاہئے، ’ہم نالائق نوکر ہیں۔ ہم نے صرف اپنا
فرض ادا کیا ہے‘۔“

کوڑھ کے دس مریضوں کی شفا

11 ایسا ہوا کہ یروشلم کی طرف سفر کرتے کرتے
عیسیٰ سامریہ اور گلیل میں سے گزرا۔ 12 ایک دن وہ کسی
گاؤں میں داخل ہو رہا تھا کہ کوڑھ کے دس مریض اُس
کو ملنے آئے۔ وہ کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر 13 اونچی آواز
سے کہنے لگے، ”اے عیسیٰ، اُستاد، ہم پر رحم کریں۔“
14 اُس نے اُنہیں دیکھا تو کہا، ”جاؤ، اپنے آپ کو
اماموں کو دکھاؤ تاکہ وہ تمہارا معائنہ کریں۔“
اور ایسا ہوا کہ وہ چلتے چلتے اپنی بیماری سے پاک
صاف ہو گئے۔ 15 اُن میں سے ایک نے جب دیکھا
کہ شفا مل گئی ہے تو وہ مُڑ کر اونچی آواز سے اللہ کی
تمجید کرنے لگا، 16 اور عیسیٰ کے سامنے منہ کے بل گر
کر شکریہ ادا کیا۔ یہ آدمی سامریہ کا باشندہ تھا۔ 17 عیسیٰ
نے پوچھا، ”کیا دس کے دس آدمی اپنی بیماری سے پاک
صاف نہیں ہوئے؟ باقی نو کہاں ہیں؟ 18 کیا اِس
غیرملکی کے علاوہ کوئی اَور واپس آ کر اللہ کی تمجید کرنے
کے لئے تیار نہیں تھا؟“ 19 پھر اُس نے اُس سے کہا،
”اُٹھ کر چلا جا۔ تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔“

اللہ کی بادشاہی کب آئے گی

20 کچھ فریسیوں نے عیسیٰ سے پوچھا، ”اللہ کی
بادشاہی کب آئے گی؟“ اُس نے جواب دیا، ”اللہ
کی بادشاہی یوں نہیں آ رہی کہ اُسے ظاہری نشانوں
سے پہچانا جائے۔ 21 لوگ یہ بھی نہیں کہہ سکیں گے،
’وہ یہاں ہے‘ یا ’وہ وہاں ہے‘ کیونکہ اللہ کی بادشاہی
تمہارے درمیان ہے۔“
22 پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”ایسے دن
آئیں گے کہ تم ابنِ آدم کا کم از کم ایک دن دیکھنے کی
تمنا کرو گے، لیکن نہیں دیکھو گے۔ 23 لوگ تم کو بتائیں
گے، ’وہ وہاں ہے‘ یا ’وہ یہاں ہے۔‘ لیکن مت جانا
اور اُن کے پیچھے نہ لگنا۔ 24 کیونکہ جب ابنِ آدم کا دن

آئے گا تو وہ بجلی کی مانند ہو گا جس کی چمک آسمان کو
ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک روشن کر
دیتی ہے۔ 25 لیکن پہلے لازم ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے
اور اِس نسل کے ہاتھوں رد کیا جائے۔ 26 جب ابنِ
آدم کا وقت آئے گا تو حالات نوح کے دنوں جیسے ہوں
گے۔ 27 لوگ اُس دن تک کھانے پینے اور شادی کرنے
کروانے میں لگے رہے جب تک نوح کشتی میں داخل نہ
ہو گیا۔ پھر سیلاب نے آ کر اُن سب کو تباہ کر دیا۔
28 بالکل یہی کچھ لوط کے ایام میں ہوا۔ لوگ کھانے
پینے، خرید و فروخت، کاشت کاری اور تعمیر کے کام میں
لگے رہے۔ 29 لیکن جب لوط سدوم کو چھوڑ کر نکلا تو
آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر اُن سب کو
تباہ کر دیا۔ 30 ابنِ آدم کے ظہور کے وقت ایسے ہی
حالات ہوں گے۔

31 جو شخص اُس دن چھت پر ہو وہ گھر کا سامان
ساتھ لے جانے کے لئے نیچے نہ اُترے۔ اِسی طرح
جو کھیت میں ہو وہ اپنے پیچھے پڑی چیزوں کو ساتھ لے
جانے کے لئے گھر نہ لوٹے۔ 32 لوط کی بیوی کو یاد
رکھو۔ 33 جو اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا وہ
اُسے کھو دے گا، اور جو اپنی جان کھو دے گا وہی اُسے
بچائے رکھے گا۔ 34 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس رات
دو افراد ایک بستر میں سوئے ہوں گے، ایک کو ساتھ
لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو پیچھے چھوڑ دیا جائے
گا۔ 35 دو خواتین چکّی پر گندم پیس رہی ہوں گی، ایک
کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسری کو پیچھے چھوڑ دیا
جائے گا۔ 36 [دو افراد کھیت میں ہوں گے، ایک کو
ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو پیچھے چھوڑ دیا
جائے گا۔]“

37 اُنہوں نے پوچھا، ”خداوند، یہ کہاں ہو گا؟“
اُس نے جواب دیا، ”جہاں لاش پڑی ہو وہاں گِدھ
جمع ہو جائیں گے۔“

بیوہ اور جج کی تمثیل

18 پھر عیسیٰ نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی جو
مسلسل دعا کرنے اور ہمت نہ ہارنے کی
ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ 2 اُس نے کہا، ”کسی شہر
میں ایک جج رہتا تھا جو نہ خدا کا خوف مانتا، نہ کسی انسان
کا لحاظ کرتا تھا۔ 3 اب اُس شہر میں ایک بیوہ بھی تھی
جو یہ کہہ کر اُس کے پاس آتی رہی کہ ’میرے مخالف
کو جیتنے نہ دیں بلکہ میرا انصاف کریں۔‘ 4 کچھ دیر کے
لئے جج نے انکار کیا۔ لیکن پھر وہ دل میں کہنے لگا،
’بے شک مَیں خدا کا خوف نہیں مانتا، نہ لوگوں کی
پروا کرتا ہوں، 5 لیکن یہ بیوہ مجھے بار بار تنگ کر رہی
ہے۔ اِس لئے مَیں اُس کا انصاف کروں گا۔ ایسا نہ ہو
کہ آخرکار وہ آ کر میرے منہ پر تھپڑ مارے‘۔“

6 خداوند نے بات جاری رکھی۔ ”اِس پر دھیان دو جو
بےانصاف جج نے کہا۔ 7 اگر اُس نے آخرکار انصاف کیا
تو کیا اللہ اپنے چنے ہوئے لوگوں کا انصاف نہیں کرے
گا جو دن رات اُسے مدد کے لئے پکارتے ہیں؟ کیا وہ
اُن کی بات ملتوی کرتا رہے گا؟ 8 ہرگز نہیں! مَیں تم
کو بتاتا ہوں کہ وہ جلدی سے اُن کا انصاف کرے گا۔
لیکن کیا ابنِ آدم جب دنیا میں آئے گا تو ایمان دیکھ
پائے گا؟“

فریسی اور ٹیکس لینے والے کی تمثیل

9 بعض لوگ موجود تھے جو اپنی راست بازی پر

بھروسا رکھتے اور دوسروں کو حقیر جانتے تھے۔ اُنہیں
عیسیٰ نے یہ تمثیل سنائی، 10 ”دو آدمی بیت المقدّس
میں دعا کرنے آئے۔ ایک فریسی تھا اور دوسرا ٹیکس
لینے والا۔
11 فریسی کھڑا ہو کر یہ دعا کرنے لگا، ’اے خدا،
مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ مَیں باقی لوگوں کی طرح
نہیں ہوں۔ نہ مَیں ڈاکو ہوں، نہ بےانصاف، نہ زناکار۔
مَیں اِس ٹیکس لینے والے کی مانند بھی نہیں ہوں۔
12 مَیں ہفتے میں دو مرتبہ روزہ رکھتا ہوں اور تمام آمدنی
کا دسواں حصہ تیرے لئے مخصوص کرتا ہوں۔‘
13 لیکن ٹیکس لینے والا دُور ہی کھڑا رہا۔ اُس نے
اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھانے تک کی جرأت نہ
کی بلکہ اپنی چھاتی پیٹ پیٹ کر کہنے لگا، ’اے خدا، مجھ
گناہ گار پر رحم کر!‘ 14 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جب
دونوں اپنے اپنے گھر لوٹے تو فریسی نہیں بلکہ یہ آدمی
اللہ کے نزدیک راست باز ٹھہرا۔ کیونکہ جو بھی اپنے آپ
کو سرفراز کرے اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ
کو پست کرے اُسے سرفراز کیا جائے گا۔“

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو پیار کرتا ہے

15 ایک دن لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی عیسیٰ کے
پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے۔ یہ دیکھ کر شاگردوں
نے اُن کو ملامت کی۔ 16 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں اپنے
پاس بُلا کر کہا، ”بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں
نہ روکو، کیونکہ اللہ کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو حاصل
ہے۔ 17 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو اللہ کی بادشاہی کو
بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل نہیں
ہو گا۔“

امیر مشکل سے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

18 کسی راہنما نے اُس سے پوچھا، ”نیک اُستاد،
مَیں کیا کروں تاکہ میراث میں ابدی زندگی پاؤں؟“
19 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو مجھے نیک کیوں کہتا
ہے؟ کوئی نیک نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے اللہ۔
20 تُو شریعت کے احکام سے تو واقف ہے کہ زنا نہ
کرنا، قتل نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، اپنے
باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“
21 آدمی نے جواب دیا، ”مَیں نے جوانی سے آج
تک اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے۔“
22 یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، ”ایک کام اب تک رہ
گیا ہے۔ اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں
میں تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع
ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔“
23 یہ سن کر آدمی کو بہت دُکھ ہوا، کیونکہ وہ نہایت
دولت مند تھا۔
24 یہ دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”دولت مندوں کے
لئے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے!
25 امیر کے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت
یہ زیادہ آسان ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے
گزر جائے۔“
26 یہ بات سن کر سننے والوں نے پوچھا، ”پھر کس
کو نجات مل سکتی ہے؟“
27 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو انسان کے لئے ناممکن
ہے وہ اللہ کے لئے ممکن ہے۔“
28 پطرس نے اُس سے کہا، ”ہم تو اپنا سب کچھ
چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔“
29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ

جس نے بھی اللہ کی بادشاہی کی خاطر اپنے گھر، بیوی،
بھائیوں، والدین یا بچوں کو چھوڑ دیا ہے 30 اُسے اِس
زمانے میں کئی گُنا زیادہ اور آنے والے زمانے میں ابدی
زندگی ملے گی۔"

عیسیٰ کی موت کی تیسری پیش گوئی

31 عیسیٰ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر اُن سے
کہنے لگا، "سنو، ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔
وہاں سب کچھ پورا ہو جائے گا جو نبیوں کی معرفت ابنِ
آدم کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ 32 اُسے غیریہودیوں
کے حوالے کر دیا جائے گا جو اُس کا مذاق اُڑائیں گے،
اُس کی بے عزتی کریں گے، اُس پر تھوکیں گے، 33 اُس
کو کوڑے ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ لیکن
تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔"
34 لیکن شاگردوں کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اِس بات
کا مطلب اُن سے چھپا رہا اور وہ نہ سمجھے کہ وہ کیا کہہ
رہا ہے۔

اندھے کی شفا

35 عیسیٰ یریحو کے قریب پہنچا۔ وہاں راستے کے
کنارے ایک اندھا بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ 36 بہت
سے لوگ اُس کے سامنے سے گزرنے لگے تو اُس نے
یہ سن کر پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے۔
37 اُنہوں نے کہا، "عیسیٰ ناصری یہاں سے گزر
رہا ہے۔"
38 اندھا چلّانے لگا، "اے عیسیٰ ابنِ داؤد، مجھ پر
رحم کریں۔"
39 آگے چلنے والوں نے اُسے ڈانٹ کر کہا،
"خاموش!" لیکن وہ مزید اونچی آواز سے پکارتا رہا،
"اے ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں۔"
40 عیسیٰ رُک گیا اور حکم دیا، "اُسے میرے پاس
لاؤ۔" جب وہ قریب آیا تو عیسیٰ نے اُس سے پوچھا،
41 "تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے لئے کروں؟"
اُس نے جواب دیا، "خداوند، یہ کہ مَیں دیکھ
سکوں۔"
42 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "تو پھر دیکھ! تیرے
ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔"
43 جوں ہی اُس نے یہ کہا اندھے کی آنکھیں بحال
ہو گئیں اور وہ اللہ کی تمجید کرتے ہوئے اُس کے پیچھے
ہو لیا۔ یہ دیکھ کر پورے ہجوم نے اللہ کو جلال دیا۔

عیسیٰ اور زکائی

19 پھر عیسیٰ یریحو میں داخل ہوا اور اُس میں
سے گزرنے لگا۔ 2 اُس شہر میں ایک
امیر آدمی بنام زکائی رہتا تھا جو ٹیکس لینے والوں کا افسر
تھا۔ 3 وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ عیسیٰ کون ہے، لیکن
پوری کوشش کرنے کے باوجود اُسے دیکھ نہ سکا، کیونکہ
عیسیٰ کے اردگرد بڑا ہجوم تھا اور زکائی کا قد چھوٹا تھا۔
4 اِس لئے وہ دوڑ کر آگے نکلا اور اُسے دیکھنے کے
لئے انجیر توت[a] کے درخت پر چڑھ گیا جو راستے میں
تھا۔ 5 جب عیسیٰ وہاں پہنچا تو اُس نے نظر اُٹھا
کر کہا، "زکائی، جلدی سے اُتر آ، کیونکہ آج مجھے

[a] ایک سایہ دار درخت جس میں انجیر کی طرح کا خوردنی پھل لگتا ہے۔ اِس کے پھول زرد اور آرائشی ہوتے ہیں۔

تیرے گھر میں ٹھہرنا ہے۔“
6 زکائی فوراً اُتر آیا اور خوشی سے اُس کی مہمان نوازی
کی۔ 7 یہ دیکھ کر باقی تمام لوگ بڑبڑانے لگے، ”اِس
کے گھر میں جا کر وہ ایک گناہ گار کے مہمان بن
گئے ہیں۔“
8 لیکن زکائی نے خداوند کے سامنے کھڑے ہو کر
کہا، ”خداوند، مَیں اپنے مال کا آدھا حصہ غریبوں کو دے
دیتا ہوں۔ اور جس سے مَیں نے ناجائز طور سے کچھ لیا
ہے اُسے چار گُنا واپس کرتا ہوں۔“
9 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”آج اِس گھرانے کو نجات
مل گئی ہے، اِس لئے کہ یہ بھی ابراہیم کا بیٹا ہے۔
10 کیونکہ ابنِ آدم گم شدہ کو ڈھونڈنے اور نجات دینے
کے لئے آیا ہے۔“

پیسوں میں اضافہ

11 اب عیسیٰ یروشلم کے قریب آ چکا تھا، اِس لئے
لوگ اندازہ لگانے لگے کہ اللہ کی بادشاہی ظاہر ہونے
والی ہے۔ اِس کے پیشِ نظر عیسیٰ نے اپنی یہ باتیں
سننے والوں کو ایک تمثیل سنائی۔ 12 اُس نے کہا، ”ایک
نواب کسی دُور دراز ملک کو چلا گیا تاکہ اُسے بادشاہ مقرر
کیا جائے۔ پھر اُسے واپس آنا تھا۔ 13 روانہ ہونے سے
پہلے اُس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بُلا کر اُنہیں
سونے کا ایک ایک سِکہ دیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے کہا،
’یہ پیسے لے کر اُس وقت تک کاروبار میں لگاؤ جب
تک مَیں واپس نہ آؤں۔‘ 14 لیکن اُس کی رعایا اُس
سے نفرت رکھتی تھی، اِس لئے اُس نے اُس کے پیچھے
وفد بھیج کر اطلاع دی، ’ہم نہیں چاہتے کہ یہ آدمی ہمارا
بادشاہ بنے۔‘
15 تو بھی اُسے بادشاہ مقرر کیا گیا۔ اِس کے بعد
جب واپس آیا تو اُس نے اُن نوکروں کو بُلایا جنہیں اُس
نے پیسے دیئے تھے تاکہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے
یہ پیسے کاروبار میں لگا کر کتنا اضافہ کیا ہے۔ 16 پہلا
نوکر آیا۔ اُس نے کہا، ’جناب، آپ کے ایک سِکے سے
دس ہو گئے ہیں۔‘ 17 مالک نے کہا، ’شاباش، اچھے
نوکر۔ تُو تھوڑے میں وفادار رہا، اِس لئے اب تجھے
دس شہروں پر اختیار ملے گا۔‘ 18 پھر دوسرا نوکر آیا۔
اُس نے کہا، ’جناب، آپ کے ایک سِکے سے پانچ
ہو گئے ہیں۔‘ 19 مالک نے اُس سے کہا، ’تجھے پانچ
شہروں پر اختیار ملے گا۔‘
20 پھر ایک اَور نوکر آ کر کہنے لگا، ’جناب، یہ آپ کا
سِکہ ہے۔ مَیں نے اِسے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھا،
21 کیونکہ مَیں آپ سے ڈرتا تھا، اِس لئے کہ آپ سخت
آدمی ہیں۔ جو پیسے آپ نے نہیں لگائے اُنہیں لے لیتے
ہیں اور جو بیج آپ نے نہیں بویا اُس کی فصل کاٹتے
ہیں۔‘ 22 مالک نے کہا، ’شریر نوکر! مَیں تیرے اپنے
الفاظ کے مطابق تیری عدالت کروں گا۔ جب تُو جانتا تھا
کہ مَیں سخت آدمی ہوں، کہ وہ پیسے لے لیتا ہوں جو
خود نہیں لگائے اور وہ فصل کاٹتا ہوں جس کا بیج نہیں
بویا، 23 تو پھر تُو نے میرے پیسے بینک میں کیوں نہ جمع
کرائے؟ اگر تُو ایسا کرتا تو واپسی پر مجھے کم از کم وہ پیسے
سود سمیت مل جاتے۔‘
24 یہ کہہ کر وہ حاضرین سے مخاطب ہوا، ’یہ سِکہ
اِس سے لے کر اُس نوکر کو دے دو جس کے پاس
دس سِکے ہیں۔‘ 25 اُنہوں نے اعتراض کیا، ’جناب، اُس
کے پاس تو پہلے ہی دس سِکے ہیں۔‘ 26 اُس نے جواب
دیا، ’مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہر شخص جس کے پاس

کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا، لیکن جس کے پاس کچھ
نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جو اُس کے
پاس ہے۔ 27 اب اُن دشمنوں کو لے آؤ جو نہیں چاہتے
تھے کہ مَیں اُن کا بادشاہ بنوں۔ اُنہیں میرے سامنے
پھانسی دے دو۔'"

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

28 اِن باتوں کے بعد عیسیٰ دوسروں کے آگے آگے
یروشلم کی طرف بڑھنے لگا۔ 29 جب وہ بیت فگے اور
بیت عنیاہ کے قریب پہنچا جو زیتون کے پہاڑ پر تھے
تو اُس نے دو شاگردوں کو اپنے آگے بھیج کر 30 کہا،
"سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم ایک جوان گدھا
دیکھو گے۔ وہ بندھا ہوا ہو گا اور اب تک کوئی بھی
اُس پر سوار نہیں ہوا ہے۔ اُسے کھول کر لے آؤ۔
31 اگر کوئی پوچھے کہ گدھے کو کیوں کھول رہے ہو تو
اُسے بتا دینا کہ خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔"
32 دونوں شاگرد گئے تو دیکھا کہ سب کچھ ویسا ہی
ہے جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ 33 جب وہ جوان
گدھے کو کھولنے لگے تو اُس کے مالکوں نے پوچھا، "تم
گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟"
34 اُنہوں نے جواب دیا، "خداوند کو اِس کی ضرورت
ہے۔" 35 وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے آئے، اور اپنے
کپڑے گدھے پر رکھ کر اُس کو اُس پر سوار کیا۔ 36 جب
وہ چل پڑا تو لوگوں نے اُس کے آگے آگے راستے میں
اپنے کپڑے بچھا دیئے۔
37 چلتے چلتے وہ اُس جگہ کے قریب پہنچا جہاں راستہ
زیتون کے پہاڑ پر سے اُترنے لگتا ہے۔ اِس پر شاگردوں
کا پورا ہجوم خوشی کے مارے اونچی آواز سے اُن معجزوں
کے لئے اللہ کی تمجید کرنے لگا جو اُنہوں نے دیکھے تھے،
38 "مبارک ہے وہ بادشاہ
جو رب کے نام سے آتا ہے۔
آسمان پر سلامتی ہو اور بلندیوں پر عزت و جلال۔"
39 کچھ فریسی بھیڑ میں تھے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے
کہا، "اُستاد، اپنے شاگردوں کو سمجھائیں۔"
40 اُس نے جواب دیا، "مَیں تمہیں بتاتا ہوں، اگر یہ
چپ ہو جائیں تو پتھر پکار اُٹھیں گے۔"

عیسیٰ شہر کو دیکھ کر رو پڑتا ہے

41 جب وہ یروشلم کے قریب پہنچا تو شہر کو دیکھ
کر رو پڑا 42 اور کہا، "کاش تُو بھی اِس دن جان لیتی
کہ تیری سلامتی کس میں ہے۔ لیکن اب یہ بات تیری
آنکھوں سے چھپی ہوئی ہے۔ 43 کیونکہ تجھ پر ایسا
وقت آئے گا کہ تیرے دشمن تیرے اردگرد بند باندھ
کر تیرا محاصرہ کریں گے اور یوں تجھے چاروں طرف
سے گھیر کر تنگ کریں گے۔ 44 وہ تجھے تیرے بچوں
سمیت زمین پر پٹکیں گے اور تیرے اندر ایک بھی پتھر
دوسرے پر نہیں چھوڑیں گے۔ اور وجہ یہی ہو گی کہ تُو
نے وہ وقت نہیں پہچانا جب اللہ نے تیری نجات کے
لئے تجھ پر نظر کی۔"

عیسیٰ بیت المقدس میں جاتا ہے

45 پھر عیسیٰ بیت المقدس میں جا کر اُنہیں نکالنے
لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزیں بیچ رہے تھے۔
اُس نے کہا، 46 "کلامِ مقدس میں لکھا ہے، 'میرا گھر
دعا کا گھر ہو گا' جبکہ تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈّے
میں بدل دیا ہے۔"

47اور وہ روزانہ بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا۔
لیکن بیت المقدّس کے راہنما امام، شریعت کے عالِم
اور عوامی راہنما اُسے قتل کرنے کے لئے کوشاں رہے،
48البتہ اُنہیں کوئی موقع نہ ملا، کیونکہ تمام لوگ عیسیٰ کی
ہر بات سن سن کر اُس سے لپٹے رہتے تھے۔

عیسیٰ کا اختیار

20 ایک دن جب وہ بیت المقدّس میں لوگوں
کو تعلیم دے رہا اور اللہ کی خوش خبری سنا
رہا تھا تو راہنما امام، شریعت کے علما اور بزرگ اُس کے
پاس آئے۔ 2اُنہوں نے کہا، ”ہمیں بتائیں، آپ یہ
کس اختیار سے کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو یہ اختیار
دیا ہے؟“

3عیسیٰ نے جواب دیا، ”میرا بھی تم سے ایک سوال
ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ 4کیا یحییٰ کا بپتسمہ آسمانی تھا یا
انسانی؟“

5وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ”اگر ہم کہیں
’آسمانی‘ تو وہ پوچھے گا، ’تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ
لائے؟‘ 6لیکن اگر ہم کہیں ’انسانی‘ تو تمام لوگ ہمیں
سنگسار کریں گے، کیونکہ وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یحییٰ
نبی تھا۔“ 7اِس لئے اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم نہیں
جانتے کہ وہ کہاں سے تھا۔“

8عیسیٰ نے کہا، ”تو پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ
مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔“

انگور کے باغ کے مزارعوں کی بغاوت

9پھر عیسیٰ لوگوں کو یہ تمثیل سنانے لگا، ”کسی آدمی
نے انگور کا ایک باغ لگایا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے
سپرد کر کے بہت دیر کے لئے بیرونِ ملک چلا گیا۔
10جب انگور پک گئے تو اُس نے اپنے نوکر کو اُن کے
پاس بھیج دیا تاکہ وہ مالک کا حصہ وصول کرے۔ لیکن
مزارعوں نے اُس کی پٹائی کر کے اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔
11اِس پر مالک نے ایک اَور نوکر کو اُن کے پاس بھیجا۔
لیکن مزارعوں نے اُسے بھی مار مار کر اُس کی بے عزتی کی
اور خالی ہاتھ نکال دیا۔ 12پھر مالک نے تیسرے نوکر کو
بھیج دیا۔ اُسے بھی اُنہوں نے مار کر زخمی کر دیا اور نکال
دیا۔ 13باغ کے مالک نے کہا، ’اب مَیں کیا کروں؟
مَیں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا، شاید وہ اُس کا لحاظ
کریں۔‘ 14لیکن مالک کے بیٹے کو دیکھ کر مزارع آپس
میں کہنے لگے، ’یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ، ہم اِسے مار
ڈالیں۔ پھر اِس کی میراث ہماری ہی ہو گی۔‘ 15اُنہوں
نے اُسے باغ سے باہر پھینک کر قتل کیا۔“

عیسیٰ نے پوچھا، ”اب بتاؤ، باغ کا مالک کیا کرے
گا؟ 16وہ وہاں جا کر مزارعوں کو ہلاک کرے گا اور باغ
کو دوسروں کے سپرد کر دے گا۔“

یہ سن کر لوگوں نے کہا، ”خدا ایسا کبھی نہ کرے۔“
17عیسیٰ نے اُن پر نظر ڈال کر پوچھا، ”تو پھر کلامِ
مقدّس کے اِس حوالے کا کیا مطلب ہے کہ

’جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا،
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا‘؟

18جو اِس پتھر پر گرے گا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو
جائے گا، جبکہ جس پر وہ خود گرے گا اُسے پیس
ڈالے گا۔“

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

19شریعت کے علما اور راہنما اماموں نے اُسی وقت

اُسے پکڑنے کی کوشش کی، کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے
کہ تمثیل میں بیان شدہ مزارع ہم ہی ہیں۔ لیکن وہ
عوام سے ڈرتے تھے۔ 20 چنانچہ وہ اُسے پکڑنے کا
موقع ڈھونڈتے رہے۔ اِس مقصد کے تحت اُنہوں نے
اُس کے پاس جاسوس بھیج دیئے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو
دیانت دار ظاہر کر کے عیسیٰ کے پاس آئے تاکہ اُس کی
کوئی بات پکڑ کر اُسے رومی گورنر کے حوالے کر سکیں۔
21 اِن جاسوسوں نے اُس سے پوچھا، ”اُستاد، ہم جانتے
ہیں کہ آپ وہی کچھ بیان کرتے اور سکھاتے ہیں جو صحیح
ہے۔ آپ جانب دار نہیں ہوتے بلکہ دیانت داری سے
اللہ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ 22 اب ہمیں بتائیں کہ
کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس دینا جائز ہے یا ناجائز؟“
23 لیکن عیسیٰ نے اُن کی چالاکی بھانپ لی اور کہا،
24 ”مجھے چاندی کا ایک رومی سِکہ دکھاؤ۔ کس کی صورت
اور نام اِس پر کندہ ہے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”شہنشاہ کا۔“
25 اُس نے کہا، ”تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو
اور جو اللہ کا ہے اللہ کو۔“
26 یوں وہ عوام کے سامنے اُس کی کوئی بات پکڑنے
میں ناکام رہے۔ اُس کا جواب سن کر وہ ہکا بکا رہ گئے
اور مزید کوئی بات نہ کر سکے۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

27 پھر کچھ صدوقی اُس کے پاس آئے۔ صدوقی
نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔
اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا، 28 ”اُستاد، موسیٰ
نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بےاولاد
مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ
بیوہ سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا
کرے۔ 29 اب فرض کریں کہ سات بھائی تھے۔ پہلے
نے شادی کی، لیکن بےاولاد فوت ہوا۔ 30 اِس پر
دوسرے نے اُس سے شادی کی، لیکن وہ بھی بےاولاد
مر گیا۔ 31 پھر تیسرے نے اُس سے شادی کی۔ یہ
سلسلہ ساتویں بھائی تک جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر
بھائی بیوہ سے شادی کرنے کے بعد مر گیا۔ 32 آخر میں
بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ 33 اب بتائیں کہ قیامت کے دن
وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سات کے سات بھائیوں
نے اُس سے شادی کی تھی۔“
34 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس زمانے میں لوگ بیاہ
شادی کرتے اور کراتے ہیں۔ 35 لیکن جنہیں اللہ آنے
والے زمانے میں شریک ہونے اور مُردوں میں سے
جی اُٹھنے کے لائق سمجھتا ہے وہ اُس وقت شادی نہیں
کریں گے، نہ اُن کی شادی کسی سے کرائی جائے گی۔
36 وہ مر بھی نہیں سکیں گے، کیونکہ وہ فرشتوں کی مانند
ہوں گے اور قیامت کے فرزند ہونے کے باعث اللہ
کے فرزند ہوں گے۔ 37 اور یہ بات کہ مُردے جی
اُٹھیں گے موسیٰ سے بھی ظاہر کی گئی ہے۔ کیونکہ جب
وہ کانٹےدار جھاڑی کے پاس آیا تو اُس نے رب کو یہ
نام دیا، ’ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا،‘
حالانکہ اُس وقت تینوں بہت پہلے مر چکے تھے۔ اِس کا
مطلب ہے کہ یہ حقیقت میں زندہ ہیں۔ 38 کیونکہ اللہ
مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ اُس کے نزدیک
یہ سب زندہ ہیں۔“
39 یہ سن کر شریعت کے کچھ علما نے کہا، ”شاباش
اُستاد، آپ نے اچھا کہا ہے۔“ 40 اِس کے بعد اُنہوں
نے اُس سے کوئی بھی سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

مسیح کے بارے میں سوال

41 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”مسیح کے بارے
میں کیوں کہا جاتا ہے کہ وہ داؤد کا فرزند ہے؟ 42 کیونکہ
داؤد خود زبور کی کتاب میں فرماتا ہے،

’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
43 جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔‘

44 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس
طرح داؤد کا فرزند ہو سکتا ہے؟“

شریعت کے علما سے خبردار

45 جب لوگ سن رہے تھے تو اُس نے اپنے
شاگردوں سے کہا، 46 ”شریعت کے علما سے خبردار
رہو! کیونکہ وہ شاندار چوغے پہن کر اِدھر اُدھر پھرنا پسند
کرتے ہیں۔ جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی
عزت کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اُن کی
بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ عبادت خانوں اور
ضیافتوں میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 47 یہ لوگ
بیواؤں کے گھر ہڑپ کر جاتے اور ساتھ ساتھ دکھاوے
کے لئے لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو
نہایت سخت سزا ملے گی۔“

بیوہ کا چندہ

21 عیسیٰ نے نظر اُٹھا کر دیکھا کہ امیر لوگ
اپنے ہدیئے بیت المقدّس کے چندے
کے بکس میں ڈال رہے ہیں۔ 2 ایک غریب بیوہ بھی
وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی
سے سِکے ڈال دیئے۔ 3 عیسیٰ نے کہا، ”مَیں تم کو سچ
بتاتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت
زیادہ ڈالا ہے۔ 4 کیونکہ اِن سب نے تو اپنی دولت کی
کثرت سے کچھ ڈالا جبکہ اِس نے ضرورت مند ہونے
کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے
دیئے ہیں۔“

بیت المقدّس پر آنے والی تباہی

5 اُس وقت کچھ لوگ بیت المقدّس کی تعریف میں
کہنے لگے کہ وہ کتنے خوب صورت پتھروں اور مَنت
کے تحفوں سے سجی ہوئی ہے۔ یہ سن کر عیسیٰ نے کہا،
6 ”جو کچھ تم کو یہاں نظر آتا ہے اُس کا پتھر پر پتھر
نہیں رہے گا۔ آنے والے دنوں میں سب کچھ ڈھا دیا
جائے گا۔“

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیش گوئی

7 اُنہوں نے پوچھا، ”اُستاد، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر
آئے گا جس سے معلوم ہو کہ یہ اب ہونے کو ہے؟“
8 عیسیٰ نے جواب دیا، ”خبردار رہو کہ کوئی تمہیں
گم راہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہت سے لوگ میرا نام لے
کر آئیں گے اور کہیں گے، ’مَیں ہی مسیح ہوں‘ اور کہ
’وقت قریب آ چکا ہے۔‘ لیکن اُن کے پیچھے نہ لگنا۔
9 اور جب جنگوں اور فتنوں کی خبریں تم تک پہنچیں گی
تو مت گھبرانا۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ سب کچھ پہلے پیش
آئے۔ تو بھی ابھی آخرت نہ ہو گی۔“
10 اُس نے اپنی بات جاری رکھی، ”ایک قوم دوسری
کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی، اور ایک بادشاہی دوسری
کے خلاف۔ 11 شدید زلزلے آئیں گے، جگہ جگہ کال

پڑیں گے اور وبائی بیماریاں پھیل جائیں گی۔ ہیبت ناک
واقعات اور آسمان پر بڑے نشان دیکھنے میں آئیں گے۔
12 لیکن اِن تمام واقعات سے پہلے لوگ تم کو پکڑ کر
ستائیں گے۔ وہ تم کو یہودی عبادت خانوں کے حوالے
کریں گے، قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور
حکمرانوں کے سامنے پیش کریں گے۔ اور یہ اِس لئے
ہو گا کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 13 نتیجے میں تمہیں میری
گواہی دینے کا موقع ملے گا۔ 14 لیکن ٹھان لو کہ تم پہلے
سے اپنا دفاع کرنے کی تیاری نہ کرو، 15 کیونکہ مَیں تم
کو ایسے الفاظ اور حکمت عطا کروں گا کہ تمہارے تمام
مخالف نہ اُس کا مقابلہ اور نہ اُس کی تردید کر سکیں گے۔
16 تمہارے والدین، بھائی، رشتے دار اور دوست بھی تم
کو دشمن کے حوالے کر دیں گے، بلکہ تم میں سے بعض
کو قتل کیا جائے گا۔ 17 سب تم سے نفرت کریں گے،
اِس لئے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 18 تو بھی تمہارا ایک
بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔ 19 ثابت قدم رہنے سے ہی تم
اپنی جان بچا لو گے۔

یروشلم کی تباہی

20 جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو
جان لو کہ اُس کی تباہی قریب آ چکی ہے۔ 21 اُس
وقت یہودیہ کے باشندے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں
پناہ لیں۔ شہر کے رہنے والے اُس سے نکل جائیں اور
دیہات میں آباد لوگ شہر میں داخل نہ ہوں۔ 22 کیونکہ
یہ الٰہی غضب کے دن ہوں گے جن میں وہ سب کچھ
پورا ہو جائے گا جو کلامِ مقدّس میں لکھا ہے۔ 23 اُن
خواتین پر افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے
بچوں کو دودھ پلاتی ہوں، کیونکہ ملک میں بہت مصیبت
ہو گی اور اِس قوم پر اللہ کا غضب نازل ہو گا۔ 24 لوگ
اُنہیں تلوار سے قتل کریں گے اور قید کر کے تمام غیر
یہودی ممالک میں لے جائیں گے۔ غیر یہودی یروشلم
کو پاؤں تلے کچل ڈالیں گے۔ یہ سلسلہ اُس وقت تک
جاری رہے گا جب تک غیر یہودیوں کا دور پورا نہ
ہو جائے۔

ابنِ آدم کی آمد

25 سورج، چاند اور ستاروں میں عجیب و غریب نشان
ظاہر ہوں گے۔ قومیں سمندر کے شور اور ٹھاٹھیں
مارنے سے حیران و پریشان ہوں گی۔ 26 لوگ اِس
اندیشے سے کہ کیا کیا مصیبت دنیا پر آئے گی اِس قدر
خوف کھائیں گے کہ اُن کی جان میں جان نہ رہے
گی، کیونکہ آسمان کی قوّتیں ہلائی جائیں گی۔ 27 اور پھر وہ
ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادل میں
آتے ہوئے دیکھیں گے۔ 28 چنانچہ جب یہ کچھ پیش
آنے لگے تو سیدھے کھڑے ہو کر اپنی نظر اُٹھاؤ، کیونکہ
تمہاری نجات نزدیک ہو گی۔“

انجیر کے درخت کی تمثیل

29 اِس سلسلے میں عیسیٰ نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔
”انجیر کے درخت اور باقی درختوں پر غور کرو۔ 30 جوں
ہی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمیوں کا
موسم نزدیک ہے۔ 31 اِسی طرح جب تم یہ واقعات دیکھو
گے تو جان لو گے کہ اللہ کی بادشاہی قریب ہی ہے۔
32 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس نسل کے ختم
ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔ 33 آسمان
و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ

تک قائم رہیں گی۔

خبردار رہنا

34 خبردار رہو تاکہ تمہارے دل عیاشی، نشہ بازی اور
روزانہ کی فکروں تلے دب نہ جائیں۔ ورنہ یہ دن اچانک
تم پر آن پڑے گا، 35 اور پھندے کی طرح تمہیں جکڑ
لے گا۔ کیونکہ وہ دنیا کے تمام باشندوں پر آئے گا۔
36 ہر وقت چوکس رہو اور دعا کرتے رہو کہ تم کو آنے
والی اِن سب باتوں سے بچ نکلنے کی توفیق مل جائے اور
تم ابنِ آدم کے سامنے کھڑے ہو سکو۔“
37 ہر روز عیسیٰ بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا اور ہر
شام وہ نکل کر اُس پہاڑ پر رات گزارتا تھا جس کا نام
زیتون کا پہاڑ ہے۔ 38 اور تمام لوگ اُس کی باتیں سننے
کے لئے صبح سویرے بیت المقدّس میں اُس کے پاس
آتے تھے۔

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

22 بےخمیری روٹی کی عید یعنی فسح کی عید
قریب آ گئی تھی۔ 2 راہنما امام اور شریعت
کے علما عیسیٰ کو قتل کرنے کا کوئی موزوں موقع ڈھونڈ
رہے تھے، کیونکہ وہ عوام کے ردِ عمل سے ڈرتے تھے۔

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

3 اُس وقت ابلیس یہوداہ اِسکریوتی میں سما گیا جو بارہ
رسولوں میں سے تھا۔ 4 اب وہ راہنما اماموں اور بیت
المقدّس کے پہرے داروں کے افسروں سے ملا اور
اُن سے بات کرنے لگا کہ وہ عیسیٰ کو کس طرح اُن
کے حوالے کر سکے گا۔ 5 وہ خوش ہوئے اور اُسے پیسے
دینے پر متفق ہوئے۔ 6 یہوداہ رضامند ہوا۔ اب سے
وہ اِس تلاش میں رہا کہ عیسیٰ کو ایسے موقع پر اُن کے
حوالے کرے جب ہجوم اُس کے پاس نہ ہو۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

7 بےخمیری روٹی کی عید آئی جب فسح کے لیلے کو
قربان کرنا تھا۔ 8 عیسیٰ نے پطرس اور یوحنا کو آگے بھیج
کر ہدایت کی، ”جاؤ، ہمارے لئے فسح کا کھانا تیار کرو
تاکہ ہم جا کر اُسے کھا سکیں۔“
9 اُنہوں نے پوچھا، ”ہم اُسے کہاں تیار کریں؟“
10 اُس نے جواب دیا، ”جب تم شہر میں داخل ہو
گے تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا
گھڑا اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے چل کر اُس
گھر میں داخل ہو جاؤ جس میں وہ جائے گا۔ 11 وہاں
کے مالک سے کہنا، ’اُستاد آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ
کمرا کہاں ہے جہاں مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا
کھانا کھاؤں؟‘ 12 وہ تم کو دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا
ہوا کمرا دکھائے گا۔ فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔“
13 دونوں چلے گئے تو سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ
نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

فسح کا آخری کھانا

14 مقررہ وقت پر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ
کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 15 اُس نے اُن سے کہا،
”میری شدید آرزو تھی کہ دُکھ اُٹھانے سے پہلے تمہارے
ساتھ مل کر فسح کا یہ کھانا کھاؤں۔ 16 کیونکہ مَیں تم
کو بتاتا ہوں کہ اُس وقت تک اِس کھانے میں شریک
نہیں ہوں گا جب تک اِس کا مقصد اللہ کی بادشاہی میں

پورا نہ ہو گیا ہو۔"
17 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکر گزاری کی
دعا کی اور کہا، "اِس کو لے کر آپس میں بانٹ لو۔
18 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا رس
نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اِسے اللہ کی بادشاہی کے
آنے پر پیوں گا۔"
19 پھر اُس نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی
اور اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دے دیا۔ اُس نے کہا،
"یہ میرا بدن ہے، جو تمہارے لئے دیا جاتا ہے۔ مجھے
یاد کرنے کے لئے یہی کیا کرو۔" 20 اِسی طرح اُس
نے کھانے کے بعد پیالہ لے کر کہا، "مَے کا یہ پیالہ
وہ نیا عہد ہے جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا
ہے، وہ خون جو تمہارے لئے بہایا جاتا ہے۔
21 لیکن جس شخص کا ہاتھ میرے ساتھ کھانا کھانے
میں شریک ہے وہ مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔
22 ابنِ آدم تو اللہ کی مرضی کے مطابق کوچ کر جائے گا،
لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے وسیلے سے اُسے دشمن
کے حوالے کر دیا جائے گا۔"
23 یہ سن کر شاگرد ایک دوسرے سے بحث کرنے
لگے کہ ہم میں سے یہ کون ہو سکتا ہے جو اِس قسم کی
حرکت کرے گا۔

کون بڑا ہے؟

24 پھر ایک اَور بات بھی چھڑ گئی۔ وہ ایک دوسرے
سے بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے کون سب سے
بڑا سمجھا جائے۔ 25 لیکن عیسیٰ نے اُن سے کہا، "غیر
یہودی قوموں میں بادشاہ وہی ہیں جو دوسروں پر حکومت
کرتے ہیں، اور اختیار والے وہی ہیں جنہیں 'محسن' کا
لقب دیا جاتا ہے۔ 26 لیکن تم کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔
اِس کے بجائے جو سب سے بڑا ہے وہ سب سے
چھوٹے لڑکے کی مانند ہو اور جو راہنمائی کرتا ہے وہ نوکر
جیسا ہو۔ 27 کیونکہ عام طور پر کون زیادہ بڑا ہوتا ہے،
وہ جو کھانے کے لئے بیٹھا ہے یا وہ جو لوگوں کی خدمت
کے لئے حاضر ہوتا ہے؟ کیا وہ نہیں جو کھانے کے لئے
بیٹھا ہے؟ بے شک۔ لیکن مَیں خدمت کرنے والے کی
حیثیت سے ہی تمہارے درمیان ہوں۔
28 دیکھو، تم وہی ہو جو میری تمام آزمائشوں کے
دوران میرے ساتھ رہے ہو۔ 29 چنانچہ مَیں تم کو
بادشاہی عطا کرتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے بھی
بادشاہی عطا کی ہے۔ 30 تم میری بادشاہی میں میری
میز پر بیٹھ کر میرے ساتھ کھاؤ اور پیو گے، اور
تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف
کرو گے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

31 شمعون، شمعون! ابلیس نے تم لوگوں کو گندم کی
طرح پھٹکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ 32 لیکن مَیں نے تیرے
لئے دعا کی ہے تاکہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے۔ اور جب
تُو مُڑ کر واپس آئے تو اُس وقت اپنے بھائیوں کو
مضبوط کرنا۔"
33 پطرس نے جواب دیا، "خداوند، مَیں تو آپ کے
ساتھ جیل میں بھی جانے بلکہ مرنے کو تیار ہوں۔"
34 عیسیٰ نے کہا، "پطرس، مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ
کل صبح مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار
مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔"

اب بٹوے، بیگ اور تلوار کی ضرورت ہے

35 پھر اُس نے اُن سے پوچھا، ''جب مَیں نے تم کو
بٹوے، سامان کے لئے بیگ اور جوتوں کے بغیر بھیج دیا
تو کیا تم کسی بھی چیز سے محروم رہے؟''
اُنہوں نے جواب دیا، ''کسی سے نہیں۔''
36 اُس نے کہا، ''لیکن اب جس کے پاس بٹوا یا
بیگ ہو وہ اُسے ساتھ لے جائے، بلکہ جس کے پاس
تلوار نہ ہو وہ اپنی چادر بیچ کر تلوار خرید لے۔ 37 کلامِ
مقدّس میں لکھا ہے، 'اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا'
اور مَیں تم کو بتاتا ہوں، لازم ہے کہ یہ بات مجھ میں
پوری ہو جائے۔ کیونکہ جو کچھ میرے بارے میں لکھا
ہے اُسے پورا ہی ہونا ہے۔''
38 اُنہوں نے کہا، ''خداوند، یہاں دو تلواریں ہیں۔''
اُس نے کہا، ''بس! کافی ہے!''

زیتون کے پہاڑ پر عیسیٰ کی دعا

39 پھر وہ شہر سے نکل کر معمول کے مطابق زیتون
کے پہاڑ کی طرف چل دیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے
پیچھے ہو لئے۔ 40 وہاں پہنچ کر اُس نے اُن سے کہا،
''دعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔''
41 پھر وہ اُنہیں چھوڑ کر کچھ آگے نکلا، تقریباً
اِتنے فاصلے پر جتنی دُور تک پتھر پھینکا جا سکتا ہے۔
وہاں وہ جھک کر دعا کرنے لگا، 42 ''اے باپ، اگر
تُو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے۔ لیکن میری نہیں
بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔'' 43 اُس وقت ایک فرشتے
نے آسمان پر سے اُس پر ظاہر ہو کر اُس کو تقویت دی۔
44 وہ سخت پریشان ہو کر زیادہ دل سوزی سے دعا کرنے
لگا۔ ساتھ ساتھ اُس کا پسینہ خون کی بوندوں کی طرح
زمین پر ٹپکنے لگا۔
45 جب وہ دعا سے فارغ ہو کر کھڑا ہوا اور شاگردوں
کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ غم کے مارے سو گئے
ہیں۔ 46 اُس نے اُن سے کہا، ''تم کیوں سو رہے ہو؟
اُٹھ کر دعا کرتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔''

عیسیٰ کی گرفتاری

47 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک ہجوم آ
پہنچا جس کے آگے آگے یہوداہ چل رہا تھا۔ وہ عیسیٰ کو
بوسہ دینے کے لئے اُس کے پاس آیا۔ 48 لیکن اُس نے
کہا، ''یہوداہ، کیا تُو ابنِ آدم کو بوسہ دے کر دشمن کے
حوالے کر رہا ہے؟''
49 جب اُس کے ساتھیوں نے بھانپ لیا کہ اب کیا
ہونے والا ہے تو اُنہوں نے کہا، ''خداوند، کیا ہم تلوار
چلائیں؟'' 50 اور اُن میں سے ایک نے اپنی تلوار سے
امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا۔
51 لیکن عیسیٰ نے کہا، ''بس کر!'' اُس نے غلام
کا کان چھو کر اُسے شفا دی۔ 52 پھر وہ اُن راہنما
اماموں، بیت المقدّس کے پہرے داروں کے افسروں
اور بزرگوں سے مخاطب ہوا جو اُس کے پاس آئے تھے،
''کیا مَیں ڈاکو ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے
میرے خلاف نکلے ہو؟ 53 مَیں تو روزانہ بیت المقدّس
میں تمہارے پاس تھا، مگر تم نے وہاں مجھے ہاتھ نہیں
لگایا۔ لیکن اب یہ تمہارا وقت ہے، وہ وقت جب تاریکی
حکومت کرتی ہے۔''

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

54 پھر وہ اُسے گرفتار کر کے امامِ اعظم کے گھر لے

گئے۔ پطرس کچھ فاصلے پر اُن کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ
گیا۔ 55 لوگ صحن میں آگ جلا کر اُس کے اردگرد بیٹھ
گئے۔ پطرس بھی اُن کے درمیان بیٹھ گیا۔ 56 کسی نوکرانی
نے اُسے وہاں آگ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اُس
نے اُسے گھور کر کہا، ”یہ بھی اُس کے ساتھ تھا۔“
57 لیکن اُس نے انکار کیا، ”خاتون، مَیں اُسے
نہیں جانتا۔“
58 تھوڑی دیر کے بعد کسی آدمی نے اُسے دیکھا اور
کہا، ”تم بھی اُن میں سے ہو۔“
لیکن پطرس نے جواب دیا، ”نہیں بھئی! مَیں
نہیں ہوں۔“
59 تقریباً ایک گھنٹا گزر گیا تو کسی اَور نے اصرار کر
کے کہا، ”یہ آدمی یقیناً اُس کے ساتھ تھا، کیونکہ یہ بھی
گلیل کا رہنے والا ہے۔“
60 لیکن پطرس نے جواب دیا، ”یار، مَیں نہیں جانتا
کہ تم کیا کہہ رہے ہو!“
وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ اچانک مرغ کی بانگ
سنائی دی۔ 61 خداوند نے مُڑ کر پطرس پر نظر ڈالی۔ پھر
پطرس کو خداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے اُس سے
کہی تھی کہ ”کل صبح مرغ کے بانگ دینے سے پہلے
پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“
62 پطرس وہاں سے نکل کر ٹوٹے دل سے خوب رویا۔

لعن طعن اور پٹائی

63 پہرے دار عیسیٰ کا مذاق اُڑانے اور اُس کی پٹائی
کرنے لگے۔ 64 اُنہوں نے اُس کی آنکھوں پر پٹی
باندھ کر پوچھا، ”نبوّت کر کہ کس نے تجھے مارا؟“
65 اِس طرح کی اَور بہت سی باتوں سے وہ اُس کی
بے عزتی کرتے رہے۔

یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے پیشی

66 جب دن چڑھا تو راہنما اماموں اور شریعت کے
علما پر مشتمل قوم کی مجلس نے جمع ہو کر اُسے یہودی
عدالتِ عالیہ میں پیش کیا۔ 67 اُنہوں نے کہا، ”اگر تُو
مسیح ہے تو ہمیں بتا!“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں تم کو بتاؤں تو تم میری
بات نہیں مانو گے، 68 اور اگر تم سے پوچھوں تو تم
جواب نہیں دو گے۔ 69 لیکن اب سے ابنِ آدم اللہ
تعالیٰ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہو گا۔“
70 سب نے پوچھا، ”تو پھر کیا تُو اللہ کا فرزند ہے؟“
اُس نے جواب دیا، ”جی، تم خود کہتے ہو۔“
71 اِس پر اُنہوں نے کہا، ”اب ہمیں کسی اَور گواہی
کی کیا ضرورت رہی؟ کیونکہ ہم نے یہ بات اُس کے
اپنے منہ سے سن لی ہے۔“

پیلاطس کے سامنے

23 پھر پوری مجلس اُٹھی اور اُسے پیلاطس کے
پاس لے آئی۔ 2 وہاں وہ اُس پر الزام
لگا کر کہنے لگے، ”ہم نے معلوم کیا ہے کہ یہ آدمی
ہماری قوم کو گم راہ کر رہا ہے۔ یہ شہنشاہ کو ٹیکس
دینے سے منع کرتا اور دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں مسیح اور
بادشاہ ہوں۔“
3 پیلاطس نے اُس سے پوچھا، ”اچھا، تم یہودیوں کے
بادشاہ ہو؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، آپ خود کہتے ہیں۔“
4 پھر پیلاطس نے راہنما اماموں اور ہجوم سے کہا،

”مجھے اِس آدمی پر الزام لگانے کی کوئی وجہ نظر
نہیں آتی۔“
5 لیکن وہ اَڑے رہے۔ اُنہوں نے کہا، ”وہ پورے
یہودیہ میں تعلیم دیتے ہوئے قوم کو اُکساتا ہے۔ وہ
گلیل سے شروع کر کے یہاں تک آ پہنچا ہے۔“

ہیرودیس کے سامنے

6 یہ سن کر پیلاطس نے پوچھا، ”کیا یہ شخص گلیل
کا ہے؟“ 7 جب اُسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ گلیل یعنی
اُس علاقے سے ہے جس پر ہیرودیس انتپاس کی حکومت
ہے تو اُس نے اُسے ہیرودیس کے پاس بھیج دیا، کیونکہ
وہ بھی اُس وقت یروشلم میں تھا۔ 8 ہیرودیس عیسیٰ کو
دیکھ کر بہت خوش ہوا، کیونکہ اُس نے اُس کے بارے
میں بہت کچھ سنا تھا اور اِس لئے کافی دیر سے اُس
سے ملنا چاہتا تھا۔ اب اُس کی بڑی خواہش تھی کہ عیسیٰ
کو کوئی معجزہ کرتے ہوئے دیکھ سکے۔ 9 اُس نے اُس
سے بہت سارے سوال کئے، لیکن عیسیٰ نے ایک کا
بھی جواب نہ دیا۔ 10 راہنما امام اور شریعت کے علما
ساتھ کھڑے بڑے جوش سے اُس پر الزام لگاتے رہے۔
11 پھر ہیرودیس اور اُس کے فوجیوں نے اُس کی تحقیر
کرتے ہوئے اُس کا مذاق اُڑایا اور اُسے چمک دار لباس
پہنا کر پیلاطس کے پاس واپس بھیج دیا۔ 12 اُسی دن
ہیرودیس اور پیلاطس دوست بن گئے، کیونکہ اِس سے
پہلے اُن کی دشمنی چل رہی تھی۔

سزائے موت کا فیصلہ

13 پھر پیلاطس نے راہنما اماموں، سرداروں اور عوام
کو جمع کر کے 14 اُن سے کہا، ”تم نے اِس شخص کو
میرے پاس لا کر اِس پر الزام لگایا ہے کہ یہ قوم کو
اُکسا رہا ہے۔ مَیں نے تمہاری موجودگی میں اِس کا جائزہ
لے کر ایسا کچھ نہیں پایا جو تمہارے الزامات کی تصدیق
کرے۔ 15 ہیرودیس بھی کچھ نہیں معلوم کر سکا، اِس
لئے اُس نے اِسے ہمارے پاس واپس بھیج دیا ہے۔ اِس
آدمی سے کوئی بھی ایسا قصور نہیں ہوا کہ یہ سزائے
موت کے لائق ہے۔ 16 اِس لئے مَیں اِسے کوڑوں کی
سزا دے کر رِہا کر دیتا ہوں۔“
17 [اصل میں یہ اُس کا فرض تھا کہ وہ عید کے
موقع پر اُن کی خاطر ایک قیدی کو رِہا کر دے۔]
18 لیکن سب مل کر شور مچا کر کہنے لگے، ”اِسے
لے جائیں! اِسے نہیں بلکہ برابا کو رِہا کر کے ہمیں
دیں۔“ 19 (برابا کو اِس لئے جیل میں ڈالا گیا تھا کہ
وہ قاتل تھا اور اُس نے شہر میں حکومت کے خلاف
بغاوت کی تھی۔)
20 پیلاطس عیسیٰ کو رِہا کرنا چاہتا تھا، اِس لئے وہ
دوبارہ اُن سے مخاطب ہوا۔ 21 لیکن وہ چلّاتے رہے،
”اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں۔“
22 پھر پیلاطس نے تیسری دفعہ اُن سے کہا،
”کیوں؟ اِس نے کیا جرم کیا ہے؟ مجھے اِسے سزائے
موت دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اِس لئے مَیں
اِسے کوڑے لگوا کر رِہا کر دیتا ہوں۔“
23 لیکن وہ بڑا شور مچا کر اُسے مصلوب کرنے کا
تقاضا کرتے رہے، اور آخرکار اُن کی آوازیں غالب آ
گئیں۔ 24 پھر پیلاطس نے فیصلہ کیا کہ اُن کا مطالبہ
پورا کیا جائے۔ 25 اُس نے اُس آدمی کو رِہا کر دیا جو
اپنی باغیانہ حرکتوں اور قتل کی وجہ سے جیل میں ڈال
دیا گیا تھا جبکہ عیسیٰ کو اُس نے اُن کی مرضی کے

مطابق اُن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

26 جب فوجی عیسیٰ کو لے جا رہے تھے تو اُنہوں
نے ایک آدمی کو پکڑ لیا جو لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا
تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ اُس وقت وہ دیہات سے
شہر میں داخل ہو رہا تھا۔ اُنہوں نے صلیب کو اُس کے
کندھوں پر رکھ کر اُسے عیسیٰ کے پیچھے چلنے کا حکم دیا۔
27 ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا جس میں کچھ
ایسی عورتیں بھی شامل تھیں جو سینہ پیٹ پیٹ کر اُس
کا ماتم کر رہی تھیں۔ 28 عیسیٰ نے مُڑ کر اُن سے کہا،
''یروشلم کی بیٹیو! میرے واسطے نہ روؤ بلکہ اپنے اور
اپنے بچوں کے واسطے روؤ۔ 29 کیونکہ ایسے دن آئیں
گے جب لوگ کہیں گے، 'مبارک ہیں وہ جو بانجھ ہیں،
جنہوں نے نہ تو بچوں کو جنم دیا، نہ دودھ پلایا۔' 30 پھر
لوگ پہاڑوں سے کہنے لگیں گے، 'ہم پر گر پڑو،' اور
پہاڑیوں سے کہ 'ہمیں چھپا لو۔' 31 کیونکہ اگر ہری
لکڑی سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے تو پھر سوکھی لکڑی کا کیا
بنے گا؟''

32 دو اَور مردوں کو بھی پھانسی دینے کے لئے باہر لے
جایا جا رہا تھا۔ دونوں مجرم تھے۔ 33 چلتے چلتے وہ اُس
جگہ پہنچے جس کا نام کھوپڑی تھا۔ وہاں اُنہوں نے عیسیٰ
کو دونوں مجرموں سمیت مصلوب کیا۔ ایک مجرم کو اُس
کے دائیں ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے بائیں ہاتھ لٹکا
دیا گیا۔ 34 عیسیٰ نے کہا، ''اے باپ، اِنہیں معاف
کر، کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔''
اُنہوں نے قرعہ ڈال کر اُس کے کپڑے آپس میں
بانٹ لئے۔ 35 ہجوم وہاں کھڑا تماشا دیکھتا رہا جبکہ قوم
کے سرداروں نے اُس کا مذاق بھی اُڑایا۔ اُنہوں نے کہا،
''اُس نے اَوروں کو بچایا ہے۔ اگر یہ اللہ کا چنا ہوا اور
مسیح ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔''
36 فوجیوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔ اُس کے
پاس آ کر اُنہوں نے اُسے مَے کا سرکہ پیش کیا 37 اور
کہا، ''اگر تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو
بچا لے۔''
38 اُس کے سر کے اوپر ایک تختی لگائی گئی تھی جس
پر لکھا تھا، ''یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔''
39 جو مجرم اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اُن
میں سے ایک نے کفر بکتے ہوئے کہا، ''کیا تُو مسیح
نہیں ہے؟ تو پھر اپنے آپ کو اور ہمیں بھی بچا لے۔''
40 لیکن دوسرے نے یہ سن کر اُسے ڈانٹا، ''کیا تُو
اللہ سے بھی نہیں ڈرتا؟ جو سزا اُسے دی گئی ہے وہ
تجھے بھی ملی ہے۔ 41 ہماری سزا تو واجبی ہے، کیونکہ ہمیں
اپنے کاموں کا بدلہ مل رہا ہے، لیکن اِس نے کوئی بُرا
کام نہیں کیا۔'' 42 پھر اُس نے عیسیٰ سے کہا، ''جب
آپ اپنی بادشاہی میں آئیں تو مجھے یاد کریں۔''
43 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں
کہ تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔''

عیسیٰ کی موت

44 بارہ بجے سے دوپہر تین بجے تک پورا ملک
اندھیرے میں ڈوب گیا۔ 45 سورج تاریک ہو گیا اور
بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا
پردہ دو حصوں میں پھٹ گیا۔ 46 عیسیٰ اونچی آواز سے
پکار اُٹھا، ''اے باپ، مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں
سونپتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اُس نے دم چھوڑ دیا۔

47 یہ دیکھ کر وہاں کھڑے فوجی افسر[a] نے اللہ کی تمجید
کر کے کہا، ”یہ آدمی واقعی راست باز تھا۔“
48 اور ہجوم کے تمام لوگ جو یہ تماشا دیکھنے کے
لئے جمع ہوئے تھے یہ سب کچھ دیکھ کر چھاتی پیٹنے
لگے اور شہر میں واپس چلے گئے۔ 49 لیکن عیسیٰ کے
جاننے والے کچھ فاصلے پر کھڑے دیکھتے رہے۔ اُن میں
وہ خواتین بھی شامل تھیں جو گلیل میں اُس کے پیچھے
چل کر یہاں تک اُس کے ساتھ آئی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

50 وہاں ایک نیک اور راست باز آدمی بنام یوسف
تھا۔ وہ یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا 51 لیکن دوسروں
کے فیصلے اور حرکتوں پر رضامند نہیں ہوا تھا۔ یہ آدمی
یہودیہ کے شہر ارمتیہ کا رہنے والا تھا اور اِس انتظار میں
تھا کہ اللہ کی بادشاہی آئے۔ 52 اب اُس نے پیلاطس
کے پاس جا کر اُس سے عیسیٰ کی لاش لے جانے کی
اجازت مانگی۔ 53 پھر لاش کو اُتار کر اُس نے اُسے کتان
کے کفن میں لپیٹ کر چٹان میں تراشی ہوئی ایک قبر
میں رکھ دیا جس میں اب تک کسی کو دفنایا نہیں گیا تھا۔
54 یہ تیاری کا دن یعنی جمعہ تھا، لیکن سبت کا دن شروع
ہونے کو تھا۔[b] 55 جو عورتیں عیسیٰ کے ساتھ گلیل سے
آئی تھیں وہ یوسف کے پیچھے ہو لیں۔ اُنہوں نے قبر کو
دیکھا اور یہ بھی کہ عیسیٰ کی لاش کس طرح اُس میں رکھی
گئی ہے۔ 56 پھر وہ شہر میں واپس چلی گئیں اور اُس
کی لاش کے لئے خوشبودار مسالے تیار کرنے لگیں۔
لیکن بیچ میں سبت کا دن شروع ہوا، اِس لئے اُنہوں
نے شریعت کے مطابق آرام کیا۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

24 اتوار کے دن یہ عورتیں اپنے تیار شدہ
مسالے لے کر صبح سویرے قبر پر گئیں۔
2 وہاں پہنچ کر اُنہوں نے دیکھا کہ قبر پر کا پتھر ایک
طرف لُڑھکا ہوا ہے۔ 3 لیکن جب وہ قبر میں گئیں تو
وہاں خداوند عیسیٰ کی لاش نہ پائی۔ 4 وہ ابھی اُلجھن میں
وہاں کھڑی تھیں کہ اچانک دو مرد اُن کے پاس آ کھڑے
ہوئے جن کے لباس بجلی کی طرح چمک رہے تھے۔
5 عورتیں دہشت کھا کر منہ کے بل جھک گئیں، لیکن
اُن مردوں نے کہا، ”تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈ
رہی ہو؟ 6 وہ یہاں نہیں ہے، وہ تو جی اُٹھا ہے۔ وہ
بات یاد کرو جو اُس نے تم سے اُس وقت کہی جب وہ
گلیل میں تھا۔ 7 ’لازم ہے کہ ابنِ آدم کو گناہ گاروں
کے حوالے کر دیا جائے، مصلوب کیا جائے اور کہ وہ
تیسرے دن جی اُٹھے‘۔“
8 پھر اُنہیں یہ بات یاد آئی۔ 9 اور قبر سے واپس
آ کر اُنہوں نے یہ سب کچھ گیارہ رسولوں اور باقی
شاگردوں کو سنا دیا۔ 10 مریم مگدلینی، یُوأنّہ، یعقوب کی
ماں مریم اور چند ایک اَور عورتیں اُن میں شامل تھیں
جنہوں نے یہ باتیں رسولوں کو بتائیں۔ 11 لیکن اُن کو یہ
باتیں بےتُکی سی لگ رہی تھیں، اِس لئے اُنہیں یقین نہ
آیا۔ 12 تو بھی پطرس اُٹھا اور بھاگ کر قبر کے پاس آیا۔
جب پہنچا تو جھک کر اندر جھانکا، لیکن صرف کفن[c] ہی
نظر آیا۔ یہ حالات دیکھ کر وہ حیران ہوا اور چلا گیا۔

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔
[b] یہودی دن سورج کے غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے۔
[c] لفظی ترجمہ: کتان کی پٹیاں جو کفن کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔

اماؤس کے راستے میں عیسیٰ سے ملاقات

13 اُسی دن عیسیٰ کے دو پیروکار ایک گاؤں بنام اماؤس
کی طرف چل رہے تھے۔ یہ گاؤں یروشلم سے تقریباً
دس کلو میٹر دُور تھا۔ 14 چلتے چلتے وہ آپس میں اُن
واقعات کا ذکر کر رہے تھے جو ہوئے تھے۔ 15 اور ایسا
ہوا کہ جب وہ باتیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بحث
مباحثہ کر رہے تھے تو عیسیٰ خود قریب آ کر اُن کے
ساتھ چلنے لگا۔ 16 لیکن اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا
تھا، اِس لئے وہ اُسے پہچان نہ سکے۔ 17 عیسیٰ نے کہا،
''یہ کیسی باتیں ہیں جن کے بارے میں تم چلتے چلتے
تبادلۂ خیال کر رہے ہو؟''

یہ سن کر وہ غم گین سے کھڑے ہو گئے۔ 18 اُن
میں سے ایک بنام کلیوپاس نے اُس سے پوچھا، ''کیا
آپ یروشلم میں واحد شخص ہیں جسے معلوم نہیں کہ اِن
دنوں میں کیا کچھ ہوا ہے؟''

19 اُس نے کہا، ''کیا ہوا ہے؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''وہ جو عیسیٰ ناصری کے ساتھ
ہوا ہے۔ وہ نبی تھا جسے کلام اور کام میں اللہ اور تمام
قوم کے سامنے زبردست قوت حاصل تھی۔ 20 لیکن
ہمارے راہنما اماموں اور سرداروں نے اُسے حکمرانوں
کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے سزائے موت دی جائے،
اور اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا۔ 21 لیکن ہمیں تو
اُمید تھی کہ وہی اسرائیل کو نجات دے گا۔ اِن واقعات
کو تین دن ہو گئے ہیں۔ 22 لیکن ہم میں سے کچھ
خواتین نے بھی ہمیں حیران کر دیا ہے۔ وہ آج صبح
سویرے قبر پر گئیں 23 تو دیکھا کہ لاش وہاں نہیں
ہے۔ اُنہوں نے لوٹ کر ہمیں بتایا کہ ہم پر فرشتے
ظاہر ہوئے جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ زندہ ہے۔ 24 ہم
میں سے کچھ قبر پر گئے اور اُسے ویسا ہی پایا جس
طرح اُن عورتوں نے کہا تھا۔ لیکن اُسے خود اُنہوں نے
نہیں دیکھا۔''

25 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''ارے نادانو! تم کتنے
کُند ذہن ہو کہ تمہیں اُن تمام باتوں پر یقین نہیں آیا
جو نبیوں نے فرمائی ہیں۔ 26 کیا لازم نہیں تھا کہ مسیح یہ
سب کچھ جھیل کر اپنے جلال میں داخل ہو جائے؟''
27 پھر موسیٰ اور تمام نبیوں سے شروع کر کے عیسیٰ نے
کلامِ مقدّس کی ہر بات کی تشریح کی جہاں جہاں اُس کا
ذکر ہے۔

28 چلتے چلتے وہ اُس گاؤں کے قریب پہنچے جہاں
اُنہیں جانا تھا۔ عیسیٰ نے ایسا کیا گویا کہ وہ آگے بڑھنا
چاہتا ہے، 29 لیکن اُنہوں نے اُسے مجبور کر کے کہا،
''ہمارے پاس ٹھہریں، کیونکہ شام ہونے کو ہے اور دن
ڈھل گیا ہے۔'' چنانچہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرنے کے
لئے اندر گیا۔ 30 اور ایسا ہوا کہ جب وہ کھانے کے
لئے بیٹھ گئے تو اُس نے روٹی لے کر اُس کے لئے
شکر گزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے اُسے ٹکڑے کر
کے اُنہیں دیا۔ 31 اچانک اُن کی آنکھیں کھل گئیں
اور اُنہوں نے اُسے پہچان لیا۔ لیکن اُسی لمحے وہ اوجھل
ہو گیا۔ 32 پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ''کیا
ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے جب وہ راستے
میں ہم سے باتیں کرتے کرتے ہمیں صحیفوں کا مطلب
سمجھا رہا تھا؟''

33 اور وہ اُسی وقت اُٹھ کر یروشلم واپس چلے گئے۔
جب وہ وہاں پہنچے تو گیارہ رسول اپنے ساتھیوں سمیت
پہلے سے جمع تھے 34 اور یہ کہہ رہے تھے، ''خداوند
واقعی جی اُٹھا ہے! وہ شمعون پر ظاہر ہوا ہے۔''

35 پھر اماؤس کے دو شاگردوں نے اُنہیں بتایا کہ
گاؤں کی طرف جاتے ہوئے کیا ہوا تھا اور کہ عیسیٰ کے
روٹی توڑتے وقت اُنہوں نے اُسے کیسے پہچانا۔

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

36 وہ ابھی یہ باتیں سنا رہے تھے کہ عیسیٰ خود اُن
کے درمیان آ کھڑا ہوا اور کہا، ”تمہاری سلامتی ہو۔“
37 وہ گھبرا کر بہت ڈر گئے، کیونکہ اُن کا خیال تھا
کہ کوئی بھوت پریت دیکھ رہے ہیں۔ 38 اُس نے اُن
سے کہا، ”تم کیوں پریشان ہو گئے ہو؟ کیا وجہ ہے
کہ تمہارے دلوں میں شک اُبھر آیا ہے؟ 39 میرے
ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھو کہ مَیں ہی ہوں۔ مجھے ٹٹول کر
دیکھو، کیونکہ بھوت کے گوشت اور ہڈیاں نہیں ہوتیں
جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرا جسم ہے۔“
40 یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں
دکھائے۔ 41 جب اُنہیں خوشی کے مارے یقین نہیں
آ رہا تھا اور تعجب کر رہے تھے تو عیسیٰ نے پوچھا،
”کیا یہاں تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟“
42 اُنہوں نے اُسے بُھنی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا دیا۔
43 اُس نے اُسے لے کر اُن کے سامنے ہی کھا لیا۔
44 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”یہی ہے جو مَیں نے
تم کو اُس وقت بتایا تھا جب تمہارے ساتھ تھا کہ جو
کچھ بھی موسیٰ کی شریعت، نبیوں کے صحیفوں اور زبور
کی کتاب میں میرے بارے میں لکھا ہے اُسے پورا
ہونا ہے۔“
45 پھر اُس نے اُن کے ذہن کو کھول دیا تاکہ وہ
اللہ کا کلام سمجھ سکیں۔ 46 اُس نے اُن سے کہا، ”کلامِ
مقدّس میں یوں لکھا ہے، مسیح دُکھ اُٹھا کر تیسرے دن
مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ 47 پھر یروشلم سے شروع
کر کے اُس کے نام میں یہ پیغام تمام قوموں کو سنایا
جائے گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی پائیں۔
48 تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔ 49 اور مَیں تمہارے پاس
اُسے بھیج دوں گا جس کا وعدہ میرے باپ نے کیا ہے۔
پھر تم کو آسمان کی قوت سے ملبّس کیا جائے گا۔ اُس
وقت تک شہر سے باہر نہ نکلنا۔“

عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

50 پھر وہ شہر سے نکل کر اُنہیں بیت عنیاہ تک لے
گیا۔ وہاں اُس نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔
51 اور ایسا ہوا کہ برکت دیتے ہوئے وہ اُن سے جدا
ہو کر آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 52 اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا
اور پھر بڑی خوشی سے یروشلم واپس چلے گئے۔ 53 وہاں
وہ اپنا پورا وقت بیت المقدّس میں گزار کر اللہ کی تمجید
کرتے رہے۔

یوحنا کی معرفت اِنجیل

زندگی کا کلام

1 ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور
کلام اللہ تھا۔ 2 یہی ابتدا میں اللہ کے ساتھ تھا۔
3 سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی
ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ 4 اُس میں
زندگی تھی، اور یہ زندگی انسانوں کا نور تھی۔ 5 یہ نور تاریکی
میں چمکتا ہے، اور تاریکی نے اُس پر قابو نہ پایا۔

6 ایک دن اللہ نے اپنا پیغمبر بھیج دیا، ایک آدمی
جس کا نام یحییٰ تھا۔ 7 وہ نور کی گواہی دینے کے لئے
آیا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ اُس کی گواہی کی بنا پر ایمان
لائیں۔ 8 وہ خود تو نور نہ تھا بلکہ اُسے صرف نور کی گواہی
دینی تھی۔ 9 حقیقی نور جو ہر شخص کو روشن کرتا ہے دنیا میں
آنے کو تھا۔

10 گو کلام دنیا میں تھا اور دنیا اُس کے وسیلے سے پیدا
ہوئی تو بھی دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ 11 وہ اُس میں آیا جو
اُس کا اپنا تھا، لیکن اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔
12 تو بھی کچھ اُسے قبول کر کے اُس کے نام پر ایمان
لائے۔ اُنہیں اُس نے اللہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا،
13 ایسے فرزند جو نہ فطری طور پر، نہ کسی انسان یا مرد کے
منصوبے سے پیدا ہوئے بلکہ اللہ سے۔

14 کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا
اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور
سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے
فرزند کا سا تھا۔

15 یحییٰ اُس کے بارے میں گواہی دے کر پکار اُٹھا،
”یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، ’ایک
میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ
مجھ سے پہلے تھا‘۔“

16 اُس کی کثرت سے ہم سب نے فضل پر فضل
پایا۔ 17 کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی، لیکن
اللہ کا فضل اور سچائی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے قائم
ہوئی۔ 18 کسی نے کبھی بھی اللہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن اکلوتا
فرزند جو اللہ کی گود میں ہے اُسی نے اللہ کو ہم پر ظاہر
کیا ہے۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا پیغام

19 یہ یحییٰ کی گواہی ہے جب یروشلم کے یہودیوں نے
اماموں اور لاویوں کو اُس کے پاس بھیج کر پوچھا، ''آپ
کون ہیں؟''

20 اُس نے انکار نہ کیا بلکہ صاف تسلیم کیا، ''مَیں مسیح
نہیں ہوں۔''

21 اُنہوں نے پوچھا، ''تو پھر آپ کون ہیں؟ کیا آپ
الیاس ہیں؟''

اُس نے جواب دیا، ''نہیں، مَیں وہ نہیں ہوں۔''

اُنہوں نے سوال کیا، ''کیا آپ آنے والا نبی ہیں؟''

اُس نے کہا، ''نہیں۔''

22 ''تو پھر ہمیں بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ جنہوں
نے ہمیں بھیجا ہے اُنہیں ہمیں کوئی نہ کوئی جواب دینا
ہے۔ آپ خود اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟''

23 یحییٰ نے یسعیاہ نبی کا حوالہ دے کر جواب دیا،
''مَیں ریگستان میں وہ آواز ہوں جو پکار رہی ہے، رب کا
راستہ سیدھا بناؤ۔''

24 بھیجے گئے لوگ فریسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔
25 اُنہوں نے پوچھا، ''اگر آپ نہ مسیح ہیں، نہ الیاس یا
آنے والا نبی تو پھر آپ بپتسمہ کیوں دے رہے ہیں؟''

26 یحییٰ نے جواب دیا، ''مَیں تو پانی سے بپتسمہ
دیتا ہوں، لیکن تمہارے درمیان ہی ایک کھڑا ہے
جس کو تم نہیں جانتے۔ 27 وہی میرے بعد آنے والا
ہے اور مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے بھی کھولنے کے
لائق نہیں۔''

28 یہ یردن کے پار بیت عنیاہ میں ہوا جہاں یحییٰ
بپتسمہ دے رہا تھا۔

اللہ کا لیلا

29 اگلے دن یحییٰ نے عیسیٰ کو اپنے پاس آتے دیکھا۔
اُس نے کہا، ''دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ
اُٹھا لے جاتا ہے۔ 30 یہ وہی ہے جس کے بارے میں
مَیں نے کہا، 'ایک میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے
بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔' 31 مَیں تو اُسے
نہیں جانتا تھا، لیکن مَیں اِس لئے آ کر پانی سے بپتسمہ
دینے لگا تاکہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔''

32 اور یحییٰ نے یہ گواہی دی، ''مَیں نے دیکھا کہ
روح القدس کبوتر کی طرح آسمان پر سے اُتر کر اُس پر ٹھہر
گیا۔ 33 مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن جب اللہ نے
مجھے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا تو اُس نے مجھے بتایا، 'تُو
دیکھے گا کہ روح القدس اُتر کر کسی پر ٹھہر جائے گا۔ یہ
وہی ہو گا جو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔' 34 اب
مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا
فرزند ہے۔''

عیسیٰ کے پہلے شاگرد

35 اگلے دن یحییٰ دوبارہ وہیں کھڑا تھا۔ اُس کے دو
شاگرد ساتھ تھے۔ 36 اُس نے عیسیٰ کو وہاں سے
گزرتے ہوئے دیکھا تو کہا، ''دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے!''

37 اُس کی یہ بات سن کر اُس کے دو شاگرد عیسیٰ
کے پیچھے ہو لئے۔ 38 عیسیٰ نے مُڑ کر دیکھا کہ یہ
میرے پیچھے چل رہے ہیں تو اُس نے پوچھا، ''تم کیا
چاہتے ہو؟''

اُنہوں نے کہا، ''اُستاد، آپ کہاں ٹھہرے ہوئے
ہیں؟''

39 اُس نے جواب دیا، ''آؤ، خود دیکھ لو۔'' چنانچہ

وہ اُس کے ساتھ گئے۔ اُنہوں نے وہ جگہ دیکھی جہاں
وہ ٹھہرا ہوا تھا اور دن کے باقی وقت اُس کے پاس
رہے۔ شام کے تقریباً چار بج گئے تھے۔
40 شمعون پطرس کا بھائی اندریاس اُن دو شاگردوں
میں سے ایک تھا جو یحییٰ کی بات سن کر عیسیٰ کے پیچھے
ہو لئے تھے۔ 41 اب اُس کی پہلی ملاقات اُس کے اپنے
بھائی شمعون سے ہوئی۔ اُس نے اُسے بتایا، ”ہمیں
مسیح مل گیا ہے۔“ (مسیح کا مطلب ’مسح کیا ہوا شخص‘
ہے۔) 42 پھر وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے گیا۔
اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”تُو یوحنا کا بیٹا شمعون
ہے۔ تُو کیفا کہلائے گا۔“ (اِس کا یونانی ترجمہ پطرس
یعنی پتھر ہے۔)

عیسیٰ فلپّس اور نتن ایل کو بُلاتا ہے

43 اگلے دن عیسیٰ نے گلیل جانے کا ارادہ کیا۔
فلپّس سے ملا تو اُس سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“
44 اندریاس اور پطرس کی طرح فلپّس کا وطنی شہر بیت
صیدا تھا۔ 45 فلپّس نتن ایل سے ملا، اور اُس نے
اُس سے کہا، ”ہمیں وہی شخص مل گیا جس کا ذکر موسیٰ
نے توریت اور نبیوں نے اپنے صحیفوں میں کیا ہے۔
اُس کا نام عیسیٰ بن یوسف ہے اور وہ ناصرت کا رہنے
والا ہے۔“
46 نتن ایل نے کہا، ”ناصرت؟ کیا ناصرت سے
کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟“
فلپّس نے جواب دیا، ”آ اور خود دیکھ لے۔“
47 جب عیسیٰ نے نتن ایل کو آتے دیکھا تو اُس نے
کہا، ”لو، یہ سچا اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں۔“
48 نتن ایل نے پوچھا، ”آپ مجھے کہاں سے
جانتے ہیں؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس سے پہلے کہ فلپّس نے
تجھے بُلایا مَیں نے تجھے دیکھا۔ تُو انجیر کے درخت کے
سائے میں تھا۔“
49 نتن ایل نے کہا، ”اُستاد، آپ اللہ کے فرزند ہیں،
آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔“
50 عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”اچھا، میری یہ بات
سن کر کہ مَیں نے تجھے انجیر کے درخت کے سائے
میں دیکھا تُو ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے کہیں بڑی باتیں
دیکھے گا۔“ 51 اُس نے بات جاری رکھی، ”مَیں تم کو سچ
بتاتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور اللہ کے فرشتوں کو اوپر
چڑھتے اور ابنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔“

قانا میں شادی

2 تیسرے دن گلیل کے گاؤں قانا میں ایک شادی
ہوئی۔ عیسیٰ کی ماں وہاں تھی 2 اور عیسیٰ اور اُس
کے شاگردوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ 3 مَے ختم ہو
گئی تو عیسیٰ کی ماں نے اُس سے کہا، ”اُن کے پاس مَے
نہیں رہی۔“
4 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اے خاتون، میرا آپ سے
کیا واسطہ؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا۔“
5 لیکن اُس کی ماں نے نوکروں کو بتایا، ”جو کچھ وہ تم
کو بتائے وہ کرو۔“ 6 وہاں پتھر کے چھ مٹکے پڑے تھے
جنہیں یہودی دینی غسل کے لئے استعمال کرتے تھے۔
ہر ایک میں تقریباً 100 لٹر کی گنجائش تھی۔ 7 عیسیٰ
نے نوکروں سے کہا، ”مٹکوں کو پانی سے بھر دو۔“
چنانچہ اُنہوں نے اُنہیں لبالب بھر دیا۔ 8 پھر اُس نے
کہا، ”اب کچھ نکال کر ضیافت کا انتظام چلانے والے

کے پاس لے جاؤ۔" اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ 9 جوں ہی
ضیافت کا انتظام چلانے والے نے وہ پانی چکھا جو مَے
میں بدل گیا تھا تو اُس نے دُولھے کو بُلایا۔ (اُسے معلوم
نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے، اگرچہ اُن نوکروں کو پتا
تھا جو اُسے نکال کر لائے تھے۔) 10 اُس نے کہا، "ہر
میزبان پہلے اچھی قسم کی مَے پینے کے لئے پیش کرتا
ہے۔ پھر جب لوگوں کو نشہ چڑھنے لگے تو وہ نسبتاً گھٹیا
قسم کی مَے پلانے لگتا ہے۔ لیکن آپ نے اچھی مَے اب
تک رکھ چھوڑی ہے۔"
11 یوں عیسیٰ نے گلیل کے قانا میں یہ پہلا الٰہی نشان
دکھا کر اپنے جلال کا اظہار کیا۔ یہ دیکھ کر اُس کے شاگرد
اُس پر ایمان لائے۔
12 اِس کے بعد وہ اپنی ماں، اپنے بھائیوں اور اپنے
شاگردوں کے ساتھ کفرنحوم کو چلا گیا۔ وہاں وہ تھوڑے
دن رہے۔

عیسیٰ بیت المقدّس میں جاتا ہے

13 جب یہودی عیدِ فسح قریب آ گئی تو عیسیٰ یروشلم
چلا گیا۔ 14 بیت المقدّس میں جا کر اُس نے دیکھا کہ
کئی لوگ اُس میں گائے بَیل، بھیڑیں اور کبوتر بیچ رہے
ہیں۔ دوسرے میز پر بیٹھے غیرملکی سِکے بیت المقدّس کے
سِکوں میں بدل رہے ہیں۔ 15 پھر عیسیٰ نے رسّیوں کا
کوڑا بنا کر سب کو بیت المقدّس سے نکال دیا۔ اُس نے
بھیڑوں اور گائے بَیلوں کو باہر ہانک دیا، پیسے بدلنے
والوں کے سِکے بکھیر دیئے اور اُن کی میزیں اُلٹ دیں۔
16 کبوتر بیچنے والوں کو اُس نے کہا، "اِسے لے جاؤ۔
میرے باپ کے گھر کو منڈی میں مت بدلو۔" 17 یہ
دیکھ کر عیسیٰ کے شاگردوں کو کلامِ مقدّس کا یہ حوالہ یاد
آیا کہ "تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔"
18 یہودیوں نے جواب میں پوچھا، "آپ ہمیں کیا
الٰہی نشان دکھا سکتے ہیں تاکہ ہمیں یقین آئے کہ آپ کو
یہ کرنے کا اختیار ہے؟"
19 عیسیٰ نے جواب دیا، "اِس مقدِس کو ڈھا دو تو
مَیں اِسے تین دن کے اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔"
20 یہودیوں نے کہا، "بیت المقدّس کو تعمیر کرنے
میں 46 سال لگ گئے تھے اور آپ اِسے تین دن میں
تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟"
21 لیکن جب عیسیٰ نے "اِس مقدِس" کے الفاظ
استعمال کئے تو اِس کا مطلب اُس کا اپنا بدن تھا۔
22 اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے
شاگردوں کو اُس کی یہ بات یاد آئی۔ پھر وہ کلامِ مقدّس
اور اُن باتوں پر ایمان لائے جو عیسیٰ نے کی تھیں۔

عیسیٰ انسانی فطرت سے واقف ہے

23 جب عیسیٰ فسح کی عید کے لئے یروشلم میں تھا تو
بہت سے لوگ اُس کے پیش کردہ الٰہی نشانوں کو دیکھ
کر اُس کے نام پر ایمان لانے لگے۔ 24 لیکن اُس
کو اُن پر اعتماد نہیں تھا، کیونکہ وہ سب کو جانتا تھا۔
25 اور اُسے انسان کے بارے میں کسی کی گواہی کی
ضرورت نہیں تھی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انسان کے اندر
کیا کچھ ہے۔

نیکدیمس کے ساتھ ملاقات

3 فریسی فرقے کا ایک آدمی بنام نیکدیمس تھا جو
یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا۔ 2 وہ رات کے
وقت عیسیٰ کے پاس آیا اور کہا، "اُستاد، ہم جانتے ہیں

کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف سے آئے ہیں،
کیونکہ جو الٰہی نشان آپ دکھاتے ہیں وہ صرف ایسا شخص
ہی دکھا سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہو۔“
3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں،
صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے
سرے سے پیدا ہوا ہو۔“
4 نیکدیمس نے اعتراض کیا، ”کیا مطلب؟ بوڑھا
آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ
دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟“
5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں،
صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو
پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔ 6 جو کچھ جسم سے پیدا
ہوتا ہے وہ جسمانی ہے، لیکن جو روح سے پیدا ہوتا ہے
وہ روحانی ہے۔ 7 اِس لئے تُو تعجب نہ کر کہ مَیں کہتا
ہوں، ’تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔‘
8 ہَوا جہاں چاہے چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سنتا ہے،
لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی
ہے۔ یہی حالت ہر اُس شخص کی ہے جو روح سے پیدا
ہوا ہے۔“
9 نیکدیمس نے پوچھا، ”یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟“
10 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو تو اسرائیل کا اُستاد ہے۔
کیا اِس کے باوجود بھی یہ باتیں نہیں سمجھتا؟ 11 مَیں تجھ
کو سچ بتاتا ہوں، ہم وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو ہم
جانتے ہیں اور اُس کی گواہی دیتے ہیں جو ہم نے
خود دیکھا ہے۔ تو بھی تم لوگ ہماری گواہی قبول نہیں
کرتے۔ 12 مَیں نے تم کو دنیاوی باتیں سنائی ہیں اور
تم اُن پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو پھر تم کیوں کر ایمان
لاؤ گے اگر تمہیں آسمانی باتوں کے بارے میں بتاؤں؟
13 آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے ابنِ آدم کے، جو
آسمان سے اُترا ہے۔
14 اور جس طرح موسیٰ نے ریگستان میں سانپ کو
لکڑی پر لٹکا کر اونچا کر دیا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ
آدم کو بھی اونچے پر چڑھایا جائے، 15 تاکہ ہر ایک کو جو
اُس پر ایمان لائے ابدی زندگی مل جائے۔ 16 کیونکہ
اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے
فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ
ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ 17 کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند
کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے
بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔
18 جو بھی اُس پر ایمان لایا ہے اُسے مجرم نہیں قرار
دیا جائے گا، لیکن جو ایمان نہیں رکھتا اُسے مجرم ٹھہرایا
جا چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اکلوتے فرزند کے
نام پر ایمان نہیں لایا۔ 19 اور لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کا
سبب یہ ہے کہ گو اللہ کا نور اِس دنیا میں آیا، لیکن لوگوں
نے نور کی نسبت اندھیرے کو زیادہ پیار کیا، کیونکہ اُن
کے کام بُرے تھے۔ 20 جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ نور
سے دشمنی رکھتا ہے اور اُس کے قریب نہیں آتا تاکہ اُس
کے بُرے کاموں کا پول نہ کھل جائے۔ 21 لیکن جو سچا
کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے
کہ اُس کے کام اللہ کے وسیلے سے ہوئے ہیں۔“

عیسیٰ اور یحییٰ

22 اِس کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ
یہودیہ کے علاقے میں گیا۔ وہاں وہ کچھ دیر کے لئے
اُن کے ساتھ ٹھہرا اور لوگوں کو بپتسمہ دینے لگا۔ 23 اُس
وقت یحییٰ بھی شالیم کے قریب واقع مقام عینون میں

بپتسمہ دے رہا تھا، کیونکہ وہاں پانی بہت تھا۔ اُس
جگہ پر لوگ بپتسمہ لینے کے لئے آتے رہے۔ 24 (یحییٰ
کو اب تک جیل میں نہیں ڈالا گیا تھا۔)
25 ایک دن یحییٰ کے شاگردوں کا کسی یہودی کے
ساتھ مباحثہ چھڑ گیا۔ زیرِ غور مضمون دینی غسل تھا۔
26 وہ یحییٰ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ”اُستاد، جس
آدمی سے آپ کی دریائے یردن کے پار ملاقات ہوئی
اور جس کے بارے میں آپ نے گواہی دی کہ وہ مسیح
ہے، وہ بھی لوگوں کو بپتسمہ دے رہا ہے۔ اب سب لوگ
اُسی کے پاس جا رہے ہیں۔“
27 یحییٰ نے جواب دیا، ”ہر ایک کو صرف وہ کچھ
ملتا ہے جو اُسے آسمان سے دیا جاتا ہے۔ 28 تم خود اِس
کے گواہ ہو کہ مَیں نے کہا، ’مَیں مسیح نہیں ہوں بلکہ
مجھے اُس کے آگے آگے بھیجا گیا ہے۔‘ 29 دُولھا ہی
دُلھن سے شادی کرتا ہے، اور دُلھن اُسی کی ہے۔ اُس کا
دوست صرف ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور دُولھے کی آواز سن
سن کر دوست کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ مَیں بھی ایسا
ہی دوست ہوں جس کی خوشی پوری ہو گئی ہے۔ 30 لازم
ہے کہ وہ بڑھتا جائے جبکہ مَیں گھٹتا جاؤں۔

آسمان سے آنے والا

31 جو آسمان پر سے آیا ہے اُس کا اختیار سب پر ہے۔
جو دنیا سے ہے اُس کا تعلق دنیا سے ہی ہے اور وہ دنیاوی
باتیں کرتا ہے۔ لیکن جو آسمان پر سے آیا ہے اُس کا
اختیار سب پر ہے۔ 32 جو کچھ اُس نے خود دیکھا اور سنا
ہے اُسی کی گواہی دیتا ہے۔ تو بھی کوئی اُس کی گواہی کو
قبول نہیں کرتا۔ 33 لیکن جس نے اُسے قبول کیا اُس
نے اِس کی تصدیق کی ہے کہ اللہ سچا ہے۔ 34 جسے اللہ
نے بھیجا ہے وہ اللہ کی باتیں سناتا ہے، کیونکہ اللہ اپنا
روح ناپ تول کر نہیں دیتا۔ 35 باپ اپنے فرزند کو پیار
کرتا ہے، اور اُس نے سب کچھ اُس کے سپرد کر دیا
ہے۔ 36 چنانچہ جو اللہ کے فرزند پر ایمان لاتا ہے ابدی
زندگی اُس کی ہے۔ لیکن جو فرزند کو رد کرے وہ اِس
زندگی کو نہیں دیکھے گا بلکہ اللہ کا غضب اُس پر ٹھہرا
رہے گا۔“

عیسیٰ اور سامری عورت

4 فریسیوں کو اطلاع ملی کہ عیسیٰ یحییٰ کی نسبت
زیادہ شاگرد بنا رہا اور لوگوں کو بپتسمہ دے رہا
ہے، 2 حالانکہ وہ خود بپتسمہ نہیں دیتا تھا بلکہ اُس کے
شاگرد۔ 3 جب خداوند عیسیٰ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ
یہودیہ کو چھوڑ کر گلیل کو واپس چلا گیا۔ 4 وہاں پہنچنے
کے لئے اُسے سامریہ میں سے گزرنا تھا۔
5 چلتے چلتے وہ ایک شہر کے پاس پہنچ گیا جس کا
نام سوخار تھا۔ یہ اُس زمین کے قریب تھا جو یعقوب
نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی۔ 6 وہاں یعقوب کا
کنواں تھا۔ عیسیٰ سفر سے تھک گیا تھا، اِس لئے وہ
کنوئیں پر بیٹھ گیا۔ دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔
7 ایک سامری عورت پانی بھرنے آئی۔ عیسیٰ نے اُس
سے کہا، ”مجھے ذرا پانی پلا۔“ 8 (اُس کے شاگرد کھانا
خریدنے کے لئے شہر گئے ہوئے تھے۔)
9 سامری عورت نے تعجب کیا، کیونکہ یہودی
سامریوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے انکار کرتے ہیں۔
اُس نے کہا، ”آپ تو یہودی ہیں، اور مَیں سامری
عورت ہوں۔ آپ کس طرح مجھ سے پانی پلانے کی
درخواست کر سکتے ہیں؟“

10 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر تُو اُس بخشش سے
واقف ہوتی جو اللہ تجھ کو دینا چاہتا ہے اور تُو اُسے جانتی
جو تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ
تجھے زندگی کا پانی دیتا۔“
11 خاتون نے کہا، ”خداوند، آپ کے پاس تو بالٹی
نہیں ہے اور یہ کنواں گہرا ہے۔ آپ کو زندگی کا یہ پانی
کہاں سے ملا؟ 12 کیا آپ ہمارے باپ یعقوب سے
بڑے ہیں جس نے ہمیں یہ کنواں دیا اور جو خود بھی
اپنے بیٹوں اور ریوڑوں سمیت اُس کے پانی سے لطف
اندوز ہوا؟“
13 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو بھی اِس پانی میں سے
پیئے اُسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ 14 لیکن جسے مَیں پانی
پلا دوں اُسے بعد میں کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔
بلکہ جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ
بن جائے گا جس سے پانی پھوٹ کر ابدی زندگی مہیا
کرے گا۔“
15 عورت نے اُس سے کہا، ”خداوند، مجھے یہ پانی پلا
دیں۔ پھر مجھے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور مجھے بار بار
یہاں آ کر پانی بھرنا نہیں پڑے گا۔“
16 عیسیٰ نے کہا، ”جا، اپنے خاوند کو بُلا لا۔“
17 عورت نے جواب دیا، ”میرا کوئی خاوند نہیں
ہے۔“
عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے صحیح کہا کہ میرا خاوند نہیں ہے،
18 کیونکہ تیری شادی پانچ مردوں سے ہو چکی ہے اور
جس آدمی کے ساتھ تُو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں
ہے۔ تیری بات بالکل درست ہے۔“
19 عورت نے کہا، ”خداوند، مَیں دیکھتی ہوں کہ
آپ نبی ہیں۔ 20 ہمارے باپ دادا تو اِسی پہاڑ پر عبادت
کرتے تھے جبکہ آپ یہودی لوگ اصرار کرتے ہیں کہ
یروشلم وہ مرکز ہے جہاں ہمیں عبادت کرنی ہے۔“
21 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اے خاتون، یقین جان کہ
وہ وقت آئے گا جب تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی عبادت
کرو گے، نہ یروشلم میں۔ 22 تم سامری اُس کی پرستش
کرتے ہو جسے نہیں جانتے۔ اِس کے مقابلے میں ہم
اُس کی پرستش کرتے ہیں جسے جانتے ہیں، کیونکہ نجات
یہودیوں میں سے ہے۔ 23 لیکن وہ وقت آ رہا ہے بلکہ
پہنچ چکا ہے جب حقیقی پرستار روح اور سچائی سے باپ کی
پرستش کریں گے، کیونکہ باپ ایسے ہی پرستار چاہتا ہے۔
24 اللہ روح ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُس کے پرستار
روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔“
25 عورت نے اُس سے کہا، ”مجھے معلوم ہے کہ مسیح
یعنی مسح کیا ہوا شخص آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں
سب کچھ بتا دے گا۔“
26 اِس پر عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”مَیں ہی مسیح ہوں جو
تیرے ساتھ بات کر رہا ہوں۔“
27 اُسی لمحے شاگرد پہنچ گئے۔ اُنہوں نے جب دیکھا
کہ عیسیٰ ایک عورت سے بات کر رہا ہے تو تعجب
کیا۔ لیکن کسی نے پوچھنے کی جرأت نہ کی کہ ”آپ کیا
چاہتے ہیں؟“ یا ”آپ اِس عورت سے کیوں باتیں کر
رہے ہیں؟“
28 عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور وہاں
لوگوں سے کہنے لگی، 29 ”آؤ، ایک آدمی کو دیکھو جس
نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے جو مَیں نے کیا ہے۔ وہ
مسیح تو نہیں ہے؟“ 30 چنانچہ وہ شہر سے نکل کر عیسیٰ
کے پاس آئے۔
31 اِتنے میں شاگرد زور دے کر عیسیٰ سے کہنے لگے،

’’اُستاد، کچھ کھانا کھا لیں۔‘‘
32 لیکن اُس نے جواب دیا، ’’میرے پاس کھانے کی
ایسی چیز ہے جس سے تم واقف نہیں ہو۔‘‘
33 شاگرد آپس میں کہنے لگے، ’’کیا کوئی اُس کے
پاس کھانا لے کر آیا؟‘‘
34 لیکن عیسیٰ نے اُن سے کہا، ’’میرا کھانا یہ ہے کہ
اُس کی مرضی پوری کروں جس نے مجھے بھیجا ہے اور اُس
کا کام تکمیل تک پہنچاؤں۔ 35 تم تو خود کہتے ہو، ’مزید
چار مہینے تک فصل پک جائے گی۔‘ لیکن مَیں تم کو بتاتا
ہوں، اپنی نظر اُٹھا کر کھیتوں پر غور کرو۔ فصل پک گئی
ہے اور کٹائی کے لئے تیار ہے۔ 36 فصل کی کٹائی شروع
ہو چکی ہے۔ کٹائی کرنے والے کو مزدوری مل رہی ہے
اور وہ فصل کو ابدی زندگی کے لئے جمع کر رہا ہے تاکہ
بیج بونے والا اور کٹائی کرنے والا دونوں مل کر خوشی منا
سکیں۔ 37 یوں یہ کہاوت درست ثابت ہو جاتی ہے کہ
’ایک بیج بوتا اور دوسرا فصل کاٹتا ہے۔‘ 38 مَیں نے تم
کو اُس فصل کی کٹائی کرنے کے لئے بھیج دیا ہے جسے
تیار کرنے کے لئے تم نے محنت نہیں کی۔ اَوروں نے
خوب محنت کی ہے اور تم اِس سے فائدہ اُٹھا کر فصل جمع
کر سکتے ہو۔‘‘
39 اُس شہر کے بہت سے سامری عیسیٰ پر ایمان
لائے۔ وجہ یہ تھی کہ اُس عورت نے اُس کے بارے
میں یہ گواہی دی تھی، ’’اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا
جو مَیں نے کیا ہے۔‘‘ 40 جب وہ اُس کے پاس آئے
تو اُنہوں نے منت کی، ’’ہمارے پاس ٹھہریں۔‘‘ چنانچہ
وہ دو دن وہاں رہا۔
41 اور اُس کی باتیں سن کر مزید بہت سے لوگ ایمان
لائے۔ 42 اُنہوں نے عورت سے کہا، ’’اب ہم تیری
باتوں کی بنا پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ اِس لئے کہ ہم نے
خود سن اور جان لیا ہے کہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ
یہی ہے۔‘‘

افسر کے بیٹے کی شفا

43 وہاں دو دن گزارنے کے بعد عیسیٰ گلیل کو چلا
گیا۔ 44 اُس نے خود گواہی دے کر کہا تھا کہ نبی کی
اُس کے اپنے وطن میں عزت نہیں ہوتی۔ 45 اب جب
وہ گلیل پہنچا تو مقامی لوگوں نے اُسے خوش آمدید کہا،
کیونکہ وہ فسح کی عید منانے کے لئے یروشلم آئے تھے
اور اُنہوں نے سب کچھ دیکھا جو عیسیٰ نے وہاں کیا تھا۔
46 پھر وہ دوبارہ قانا میں آیا جہاں اُس نے پانی کو
مَے میں بدل دیا تھا۔ اُس علاقے میں ایک شاہی افسر
تھا جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار پڑا تھا۔ 47 جب اُسے
اطلاع ملی کہ عیسیٰ یہودیہ سے گلیل پہنچ گیا ہے تو وہ اُس
کے پاس گیا اور گزارش کی، ’’قانا سے میرے پاس اُتر
آئیں اور میرے بیٹے کو شفا دیں۔ کیونکہ وہ مرنے کو
ہے۔‘‘ 48 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ’’جب تک تم لوگ
الٰہی نشان اور معجزے نہیں دیکھتے ایمان نہیں لاتے۔‘‘
49 شاہی افسر نے کہا، ’’خداوند آئیں، اِس سے پہلے
کہ میرا لڑکا مر جائے۔‘‘
50 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’جا، تیرا بیٹا زندہ رہے گا۔‘‘
آدمی عیسیٰ کی بات پر ایمان لایا اور اپنے گھر چلا گیا۔
51 وہ ابھی اُتر رہا تھا کہ اُس کے نوکر اُس سے ملے۔
اُنہوں نے اُسے اطلاع دی کہ بیٹا زندہ ہے۔
52 اُس نے اُن سے پوچھ گچھ کی کہ اُس کی طبیعت
کس وقت سے بہتر ہونے لگی تھی۔ اُنہوں نے جواب
دیا، ’’بخار کل دوپہر ایک بجے اُتر گیا۔‘‘ 53 پھر باپ

نے جان لیا کہ اُسی وقت عیسیٰ نے اُسے بتایا تھا، ”تمہارا
بیٹا زندہ رہے گا۔“ اور وہ اپنے پورے گھرانے سمیت
اُس پر ایمان لایا۔
54 یوں عیسیٰ نے اپنا دوسرا الٰہی نشان اُس وقت دکھایا
جب وہ یہودیہ سے گلیل میں آیا تھا۔

بیت المقدّس کے حوض پر شفا

5 کچھ دیر کے بعد عیسیٰ کسی یہودی عید کے
موقع پر یروشلم گیا۔ 2 شہر میں ایک حوض تھا
جس کا نام اَرامی زبان میں بیت حسدا تھا۔ اُس کے پانچ
بڑے برآمدے تھے اور وہ شہر کے اُس دروازے کے
قریب تھا جس کا نام 'بھیڑوں کا دروازہ' ہے۔ 3 اِن
برآمدوں میں بے شمار معذور لوگ پڑے رہتے تھے۔ یہ
اندھے، لنگڑے اور مفلوج پانی کے ہلنے کے انتظار میں
رہتے تھے۔ 4 [کیونکہ گاہے بگاہے رب کا فرشتہ اُتر کر
پانی کو ہلا دیتا تھا۔ جو بھی اُس وقت اُس میں پہلے داخل
ہو جاتا اُسے شفا مل جاتی تھی خواہ اُس کی بیماری کوئی بھی
کیوں نہ ہوتی۔] 5 مریضوں میں سے ایک آدمی 38 سال
سے معذور تھا۔ 6 جب عیسیٰ نے اُسے وہاں پڑا دیکھا اور
اُسے معلوم ہوا کہ یہ اِتنی دیر سے اِس حالت میں ہے تو
اُس نے پوچھا، ”کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟“
7 اُس نے جواب دیا، ”خداوند، یہ مشکل ہے۔ میرا
کوئی ساتھی نہیں جو مجھے اُٹھا کر پانی میں جب اُسے ہلایا
جاتا ہے لے جائے۔ اِس لئے میرے وہاں پہنچنے میں
اِتنی دیر لگ جاتی ہے کہ کوئی اَور مجھ سے پہلے پانی میں
اُتر جاتا ہے۔“
8 عیسیٰ نے کہا، ”اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر!“
9 وہ آدمی فوراً بحال ہو گیا۔ اُس نے اپنا بستر اُٹھایا اور
چلنے پھرنے لگا۔
یہ واقعہ سبت کے دن ہوا۔ 10 اِس لئے یہودیوں نے
شفایاب آدمی کو بتایا، ”آج سبت کا دن ہے۔ آج بستر
اُٹھانا منع ہے۔“
11 لیکن اُس نے جواب دیا، ”جس آدمی نے مجھے
شفا دی اُس نے مجھے بتایا، 'اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر'۔“
12 اُنہوں نے سوال کیا، ”وہ کون ہے جس نے تجھے
یہ کچھ بتایا؟“ 13 لیکن شفایاب آدمی کو معلوم نہ تھا،
کیونکہ عیسیٰ ہجوم کے سبب سے چپکے سے وہاں سے چلا
گیا تھا۔
14 بعد میں عیسیٰ اُسے بیت المقدّس میں ملا۔ اُس نے
کہا، ”اب تُو بحال ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا، ایسا نہ
ہو کہ تیرا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے۔“
15 اُس آدمی نے اُسے چھوڑ کر یہودیوں کو اطلاع
دی، ”عیسیٰ نے مجھے شفا دی۔“ 16 اِس پر یہودی اُس
کو ستانے لگے، کیونکہ اُس نے اُس آدمی کو سبت کے
دن بحال کیا تھا۔ 17 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا،
”میرا باپ آج تک کام کرتا آیا ہے، اور مَیں بھی ایسا
کرتا ہوں۔“
18 یہ سن کر یہودی اُسے قتل کرنے کی مزید کوشش
کرنے لگے، کیونکہ اُس نے نہ صرف سبت کے دن کو
منسوخ قرار دیا تھا بلکہ اللہ کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ
کو اللہ کے برابر ٹھہرایا تھا۔

فرزند کا اختیار

19 عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں کہ فرزند اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ
صرف وہ کچھ کرتا ہے جو وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔

جو کچھ باپ کرتا ہے وہی فرزند بھی کرتا ہے، 20 کیونکہ
باپ فرزند کو پیار کرتا اور اُسے سب کچھ دکھاتا ہے جو
وہ خود کرتا ہے۔ ہاں، وہ فرزند کو اِن سے بھی عظیم
کام دکھائے گا۔ پھر تم اَور بھی زیادہ حیرت زدہ ہو گے۔
21 کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی
طرح فرزند بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کر دیتا ہے۔ 22 اور
باپ کسی کی بھی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت
کا پورا انتظام فرزند کے سپرد کر دیا ہے 23 تاکہ سب اُسی
طرح فرزند کی عزت کریں جس طرح وہ باپ کی عزت
کرتے ہیں۔ جو فرزند کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی
عزت نہیں کرتا جس نے اُسے بھیجا ہے۔

24 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو بھی میری بات سن
کر اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے ابدی
زندگی اُس کی ہے۔ اُسے مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ
وہ موت کی گرفت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا
ہے۔ 25 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا
ہے بلکہ آ چکا ہے جب مُردے اللہ کے فرزند کی آواز
سنیں گے۔ اور جتنے سنیں گے وہ زندہ ہو جائیں گے۔
26 کیونکہ جس طرح باپ زندگی کا منبع ہے اُسی طرح اُس
نے اپنے فرزند کو زندگی کا منبع بنا دیا ہے۔ 27 ساتھ ساتھ
اُس نے اُسے عدالت کرنے کا اختیار بھی دے دیا ہے،
کیونکہ وہ ابنِ آدم ہے۔ 28 یہ سن کر تعجب نہ کرو کیونکہ
ایک وقت آ رہا ہے جب تمام مُردے اُس کی آواز سن
کر 29 قبروں میں سے نکل آئیں گے۔ جنہوں نے نیک
کام کیا وہ جی اُٹھ کر زندگی پائیں گے جبکہ جنہوں نے
بُرا کام کیا وہ جی تو اُٹھیں گے لیکن اُن کی عدالت کی
جائے گی۔

عیسیٰ کے گواہ

30 مَیں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا بلکہ جو کچھ
باپ سے سنتا ہوں اُس کے مطابق عدالت کرتا ہوں۔
اور میری عدالت راست ہے کیونکہ مَیں اپنی مرضی کرنے
کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اُسی کی جس نے مجھے بھیجا ہے۔
31 اگر مَیں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا تو میری
گواہی معتبر نہ ہوتی۔ 32 لیکن ایک اَور ہے جو میرے
بارے میں گواہی دے رہا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ
میرے بارے میں اُس کی گواہی سچی اور معتبر ہے۔
33 تم نے پتا کرنے کے لئے اپنے لوگوں کو یحییٰ کے
پاس بھیجا ہے اور اُس نے حقیقت کی تصدیق کی ہے۔
34 بےشک مجھے کسی انسانی گواہ کی ضرورت نہیں ہے،
لیکن مَیں یہ اِس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم کو نجات مل
جائے۔ 35 یحییٰ ایک جلتا ہوا چراغ تھا جو روشنی دیتا تھا،
اور کچھ دیر کے لئے تم نے اُس کی روشنی میں خوشی منانا
پسند کیا۔ 36 لیکن میرے پاس ایک اَور گواہ ہے جو یحییٰ
کی نسبت زیادہ اہم ہے—وہ کام جو باپ نے مجھے مکمل
کرنے کے لئے دے دیا۔ یہی کام جو مَیں کر رہا ہوں
میرے بارے میں گواہی دیتا ہے کہ باپ نے مجھے
بھیجا ہے۔ 37 اِس کے علاوہ باپ نے خود جس نے مجھے
بھیجا ہے میرے بارے میں گواہی دی ہے۔ افسوس، تم
نے کبھی اُس کی آواز نہیں سنی، نہ اُس کی شکل و صورت
دیکھی، 38 اور اُس کا کلام تمہارے اندر نہیں رہتا، کیونکہ
تم اُس پر ایمان نہیں رکھتے جسے اُس نے بھیجا ہے۔ 39 تم
اپنے صحیفوں میں ڈھونڈتے رہتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ
اُن سے تمہیں ابدی زندگی حاصل ہے۔ لیکن یہی میرے
بارے میں گواہی دیتے ہیں! 40 تو بھی تم زندگی پانے
کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔

41 مَیں انسانوں سے عزت نہیں چاہتا، 42 لیکن مَیں
تم کو جانتا ہوں کہ تم میں اللہ کی محبت نہیں۔ 43 اگرچہ
مَیں اپنے باپ کے نام میں آیا ہوں تو بھی تم مجھے قبول
نہیں کرتے۔ اِس کے مقابلے میں اگر کوئی اپنے نام
میں آئے گا تو تم اُسے قبول کرو گے۔ 44 کوئی عجب
نہیں کہ تم ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ تم ایک دوسرے
سے عزت چاہتے ہو جبکہ تم وہ عزت پانے کی کوشش
ہی نہیں کرتے جو واحد خدا سے ملتی ہے۔ 45 لیکن یہ
نہ سمجھو کہ مَیں باپ کے سامنے تم پر الزام لگاؤں گا۔
ایک اَور ہے جو تم پر الزام لگا رہا ہے — موسیٰ، جس سے
تم اُمید رکھتے ہو۔ 46 اگر تم واقعی موسیٰ پر ایمان رکھتے تو
ضرور مجھ پر بھی ایمان رکھتے، کیونکہ اُس نے میرے ہی
بارے میں لکھا۔ 47 لیکن چونکہ تم وہ کچھ نہیں مانتے جو
اُس نے لکھا ہے تو میری باتیں کیوں کر مان سکتے ہو!"

عیسیٰ بڑے ہجوم کو کھانا کھلاتا ہے

6 اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کی جھیل کو پار
کیا۔ (جھیل کا دوسرا نام تبریاس تھا۔) 2 ایک
بڑا ہجوم اُس کے پیچھے لگ گیا تھا، کیونکہ اُس نے الٰہی
نشان دکھا کر مریضوں کو شفا دی تھی اور لوگوں نے اِس
کا مشاہدہ کیا تھا۔ 3 پھر عیسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے
شاگردوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ 4 (یہودی عیدِ فسح قریب
آ گئی تھی۔) 5 وہاں بیٹھے عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھائی تو
دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم پہنچ رہا ہے۔ اُس نے فلپّس
سے پوچھا، "ہم کہاں سے کھانا خریدیں تاکہ اُنہیں
کھلائیں؟" 6 (یہ اُس نے فلپّس کو آزمانے کے لئے کہا۔
خود تو وہ جانتا تھا کہ کیا کرے گا۔)
7 فلپّس نے جواب دیا، "اگر ہر ایک کو صرف
تھوڑا سا ملے تو بھی چاندی کے 200 سِکے کافی نہیں
ہوں گے۔"
8 پھر شمعون پطرس کا بھائی اندریاس بول اُٹھا،
9 "یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں
اور دو مچھلیاں ہیں۔ مگر اِتنے لوگوں میں یہ کیا ہیں!"
10 عیسیٰ نے کہا، "لوگوں کو بٹھا دو۔" اُس جگہ بہت
گھاس تھی۔ چنانچہ سب بیٹھ گئے۔ (صرف مردوں کی
تعداد 5,000 تھی۔) 11 عیسیٰ نے روٹیاں لے کر شکر
گزاری کی دعا کی اور اُنہیں بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم
کروایا۔ یہی کچھ اُس نے مچھلیوں کے ساتھ بھی کیا۔ اور
سب نے جی بھر کر روٹی کھائی۔ 12 جب سب سیر
ہو گئے تو عیسیٰ نے شاگردوں کو بتایا، "اب بچے ہوئے
ٹکڑے جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو جائے۔" 13 جب
اُنہوں نے بچا ہوا کھانا اکٹھا کیا تو جَو کی پانچ روٹیوں کے
ٹکڑوں سے بارہ ٹوکرے بھر گئے۔
14 جب لوگوں نے عیسیٰ کو یہ الٰہی نشان دکھاتے دیکھا
تو اُنہوں نے کہا، "یقیناً یہ وہی نبی ہے جسے دنیا میں
آنا تھا۔" 15 عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی
بادشاہ بنانا چاہتے ہیں، اِس لئے وہ دوبارہ اُن سے الگ
ہو کر اکیلا ہی کسی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

16 شام کو شاگرد جھیل کے پاس گئے 17 اور کشتی پر
سوار ہو کر جھیل کے پار شہر کفرنحوم کے لئے روانہ
ہوئے۔ اندھیرا ہو چکا تھا اور عیسیٰ اب تک اُن کے پاس
واپس نہیں آیا تھا۔ 18 تیز ہَوا کے باعث جھیل میں
لہریں اُٹھنے لگیں۔ 19 کشتی کو کھیتے کھیتے شاگرد چار یا پانچ
کلو میٹر کا سفر طے کر چکے تھے کہ اچانک عیسیٰ نظر

آیا۔ وہ پانی پر چلتا ہوا کشتی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شاگرد
دہشت زدہ ہو گئے۔ 20 لیکن اُس نے اُن سے کہا،
''مَیں ہی ہوں۔ خوف نہ کرو۔'' 21 وہ اُسے کشتی میں
بٹھانے پر آمادہ ہوئے۔ اور کشتی اُسی لمحے اُس جگہ پہنچ گئی
جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔

لوگ عیسیٰ کو ڈھونڈتے ہیں

22 ہجوم تو جھیل کے پار رہ گیا تھا۔ اگلے دن لوگوں کو
پتا چلا کہ شاگرد ایک ہی کشتی لے کر چلے گئے ہیں اور کہ
اُس وقت عیسیٰ کشتی میں نہیں تھا۔ 23 پھر کچھ کشتیاں
تبریاس سے اُس مقام کے قریب پہنچیں جہاں خداوند
عیسیٰ نے روٹی کے لئے شکرگزاری کی دعا کر کے اُسے
لوگوں کو کھلایا تھا۔ 24 جب لوگوں نے دیکھا کہ نہ عیسیٰ
اور نہ اُس کے شاگرد وہاں ہیں تو وہ کشتیوں پر سوار ہو
کر عیسیٰ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے کفرنحوم پہنچے۔

عیسیٰ زندگی کی روٹی ہے

25 جب اُنہوں نے اُسے جھیل کے پار پایا تو پوچھا،
''اُستاد، آپ کس طرح یہاں پہنچ گئے؟''
26 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
تم مجھے اِس لئے نہیں ڈھونڈ رہے کہ الٰہی نشان دیکھے
ہیں بلکہ اِس لئے کہ تم نے جی بھر کر روٹی کھائی ہے۔
27 ایسی خوراک کے لئے جد و جہد نہ کرو جو گل سڑ
جاتی ہے، بلکہ ایسی کے لئے جو ابدی زندگی تک قائم رہتی
ہے اور جو ابنِ آدم تم کو دے گا، کیونکہ خدا باپ نے
اُس پر اپنی تصدیق کی مُہر لگائی ہے۔''
28 اِس پر اُنہوں نے پوچھا، ''ہمیں کیا کرنا چاہئے
تاکہ اللہ کا مطلوبہ کام کریں؟''

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ''اللہ کا کام یہ ہے کہ تم
اُس پر ایمان لاؤ جسے اُس نے بھیجا ہے۔''
30 اُنہوں نے کہا، ''تو پھر آپ کیا الٰہی نشان دکھائیں
گے جسے دیکھ کر ہم آپ پر ایمان لائیں؟ آپ کیا کام
سرانجام دیں گے؟ 31 ہمارے باپ دادا نے تو ریگستان
میں مَن کھایا۔ چنانچہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ موسیٰ
نے اُنہیں آسمان سے روٹی کھلائی۔''
32 عیسیٰ نے جواب دیا، ''مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں
کہ خود موسیٰ نے تم کو آسمان سے روٹی نہیں کھلائی بلکہ
میرے باپ نے۔ وہی تم کو آسمان سے حقیقی روٹی دیتا
ہے۔ 33 کیونکہ اللہ کی روٹی وہ شخص ہے جو آسمان پر سے
اُتر کر دنیا کو زندگی بخشتا ہے۔''
34 اُنہوں نے کہا، ''خداوند، ہمیں یہ روٹی ہر وقت
دیا کریں۔''
35 جواب میں عیسیٰ نے کہا، ''مَیں ہی زندگی کی روٹی
ہوں۔ جو میرے پاس آئے اُسے پھر کبھی بھوک نہیں
لگے گی۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے اُسے پھر کبھی پیاس
نہیں لگے گی۔ 36 لیکن جس طرح مَیں تم کو بتا چکا
ہوں، تم نے مجھے دیکھا اور پھر بھی ایمان نہیں لائے۔
37 جتنے بھی باپ نے مجھے دیئے ہیں وہ میرے پاس آئیں
گے اور جو بھی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نکال
نہ دوں گا۔ 38 کیونکہ مَیں اپنی مرضی پوری کرنے کے
لئے آسمان سے نہیں اُترا بلکہ اُس کی جس نے مجھے بھیجا
ہے۔ 39 اور جس نے مجھے بھیجا اُس کی مرضی یہ ہے کہ
جتنے بھی اُس نے مجھے دیئے ہیں اُن میں سے مَیں ایک
کو بھی کھو نہ دوں بلکہ سب کو قیامت کے دن مُردوں
میں سے پھر زندہ کروں۔ 40 کیونکہ میرے باپ کی مرضی
یہی ہے کہ جو بھی فرزند کو دیکھ کر اُس پر ایمان لائے

اُسے ابدی زندگی حاصل ہو۔ ایسے شخص کو مَیں قیامت
کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔"
41 یہ سن کر یہودی اِس لئے بڑبڑانے لگے کہ اُس
نے کہا تھا، "مَیں ہی وہ روٹی ہوں جو آسمان پر سے اُتر
آئی ہے۔" 42 اُنہوں نے اعتراض کیا، "کیا یہ عیسیٰ بن
یوسف نہیں، جس کے باپ اور ماں سے ہم واقف ہیں؟
وہ کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ 'مَیں آسمان سے اُترا ہوں'؟"
43 عیسیٰ نے جواب میں کہا، "آپس میں مت
بڑبڑاؤ۔ 44 صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے
باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے پاس کھینچ لایا ہے۔
ایسے شخص کو مَیں قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر
زندہ کروں گا۔ 45 نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے،
'سب اللہ سے تعلیم پائیں گے۔' جو بھی اللہ کی سن کر
اُس سے سیکھتا ہے وہ میرے پاس آ جاتا ہے۔ 46 اِس
کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے کبھی باپ کو دیکھا۔ صرف
ایک ہی نے باپ کو دیکھا ہے، وہی جو اللہ کی طرف
سے ہے۔ 47 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو ایمان رکھتا
ہے اُسے ابدی زندگی حاصل ہے۔ 48 زندگی کی روٹی
مَیں ہوں۔ 49 تمہارے باپ دادا ریگستان میں مَن
کھاتے رہے، تو بھی وہ مر گئے۔ 50 لیکن یہاں آسمان
سے اُترنے والی ایسی روٹی ہے جسے کھا کر انسان نہیں
مرتا۔ 51 مَیں ہی زندگی کی وہ روٹی ہوں جو آسمان سے
اُتر آئی ہے۔ جو اِس روٹی سے کھائے وہ ابد تک زندہ
رہے گا۔ اور یہ روٹی میرا گوشت ہے جو مَیں دنیا کو زندگی
مہیا کرنے کی خاطر پیش کروں گا۔"
52 یہودی بڑی سرگرمی سے ایک دوسرے سے بحث
کرنے لگے، "یہ آدمی ہمیں کس طرح اپنا گوشت کھلا
سکتا ہے؟"
53 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں
کہ صرف ابنِ آدم کا گوشت کھانے اور اُس کا خون پینے
ہی سے تم میں زندگی ہو گی۔ 54 جو میرا گوشت کھائے
اور میرا خون پیئے ابدی زندگی اُس کی ہے اور مَیں اُسے
قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔
55 کیونکہ میرا گوشت حقیقی خوراک اور میرا خون حقیقی
پینے کی چیز ہے۔ 56 جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون
پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں۔
57 مَیں اُس زندہ باپ کی وجہ سے زندہ ہوں جس نے
مجھے بھیجا۔ اِسی طرح جو مجھے کھاتا ہے وہ میری ہی وجہ
سے زندہ رہے گا۔ 58 یہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے
اُتری ہے۔ تمہارے باپ دادا مَن کھانے کے باوجود
مر گئے، لیکن جو یہ روٹی کھائے گا وہ ابد تک زندہ
رہے گا۔"
59 عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ کفرنحوم
میں یہودی عبادت خانے میں تعلیم دے رہا تھا۔

ابدی زندگی کی باتیں

60 یہ سن کر اُس کے بہت سے شاگردوں نے کہا،
"یہ باتیں ناگوار ہیں۔ کون اِنہیں سن سکتا ہے!"
61 عیسیٰ کو معلوم تھا کہ میرے شاگرد میرے بارے
میں بڑبڑا رہے ہیں، اِس لئے اُس نے کہا، "کیا تم کو
اِن باتوں سے ٹھیس لگی ہے؟ 62 تو پھر تم کیا سوچو گے
جب ابنِ آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا؟
63 اللہ کا روح ہی زندہ کرتا ہے جبکہ جسمانی طاقت کا کوئی
فائدہ نہیں ہوتا۔ جو باتیں مَیں نے تم کو بتائی ہیں وہ روح
اور زندگی ہیں۔ 64 لیکن تم میں سے کچھ ہیں جو ایمان
نہیں رکھتے۔" (عیسیٰ تو شروع سے ہی جانتا تھا کہ کون

کون ایمان نہیں رکھتے اور کون مجھے دشمن کے حوالے
کرے گا۔) 65 پھر اُس نے کہا، ”اِس لئے مَیں نے
تم کو بتایا کہ صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے
باپ کی طرف سے یہ توفیق ملے۔“
66 اُس وقت سے اُس کے بہت سے شاگرد اُلٹے
پاؤں پھر گئے اور آئندہ کو اُس کے ساتھ نہ چلے۔
67 تب عیسیٰ نے بارہ شاگردوں سے پوچھا، ”کیا تم بھی
چلے جانا چاہتے ہو؟“
68 شمعون پطرس نے جواب دیا، ”خداوند، ہم کس
کے پاس جائیں؟ ابدی زندگی کی باتیں تو آپ ہی کے
پاس ہیں۔ 69 اور ہم نے ایمان لا کر جان لیا ہے کہ
آپ اللہ کے قدوس ہیں۔“
70 جواب میں عیسیٰ نے کہا، ”کیا مَیں نے تم بارہ کو
نہیں چُنا؟ تو بھی تم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔“
71 (وہ شمعون اِسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی طرف اشارہ
کر رہا تھا جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا اور جس نے
بعد میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔)

عیسیٰ اور اُس کے بھائی

7 اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کے علاقے میں
اِدھر اُدھر سفر کیا۔ وہ یہودیہ میں پھرنا نہیں چاہتا
تھا کیونکہ وہاں کے یہودی اُسے قتل کرنے کا موقع ڈھونڈ
رہے تھے۔ 2 لیکن جب یہودی عید بنام جھونپڑیوں کی
عید قریب آئی 3 تو اُس کے بھائیوں نے اُس سے کہا،
”یہ جگہ چھوڑ کر یہودیہ چلا جا تاکہ تیرے پیروکار بھی
وہ معجزے دیکھ لیں جو تُو کرتا ہے۔ 4 جو شخص چاہتا
ہے کہ عوام اُسے جانے وہ پوشیدگی میں کام نہیں کرتا۔
اگر تُو اِس قسم کا معجزانہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو
دنیا پر ظاہر کر۔“ 5 (اصل میں عیسیٰ کے بھائی بھی
اُس پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔)
6 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”ابھی وہ وقت نہیں آیا جو
میرے لئے موزوں ہے۔ لیکن تم جا سکتے ہو، تمہارے
لئے ہر وقت موزوں ہے۔ 7 دنیا تم سے دشمنی نہیں
رکھ سکتی۔ لیکن مجھ سے وہ دشمنی رکھتی ہے، کیونکہ
مَیں اُس کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے
کام بُرے ہیں۔ 8 تم خود عید پر جاؤ۔ مَیں نہیں جاؤں
گا، کیونکہ ابھی وہ وقت نہیں آیا جو میرے لئے موزوں
ہے۔“ 9 یہ کہہ کر وہ گلیل میں ٹھہرا رہا۔

عیسیٰ جھونپڑیوں کی عید پر

10 لیکن بعد میں، جب اُس کے بھائی عید پر جا چکے
تھے تو وہ بھی گیا، اگرچہ علانیہ نہیں بلکہ خفیہ طور پر۔
11 یہودی عید کے موقع پر اُسے تلاش کر رہے تھے۔
وہ پوچھتے رہے، ”وہ آدمی کہاں ہے؟“
12 ہجوم میں سے کئی لوگ عیسیٰ کے بارے میں
بڑبڑا رہے تھے۔ بعض نے کہا، ”وہ اچھا بندہ ہے۔“
لیکن دوسروں نے اعتراض کیا، ”نہیں، وہ عوام کو بہکاتا
ہے۔“ 13 لیکن کسی نے بھی اُس کے بارے میں کھل
کر بات نہ کی، کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔
14 عید کا آدھا حصہ گزر چکا تھا جب عیسیٰ بیت
المقدس میں جا کر تعلیم دینے لگا۔ 15 اُسے سن کر یہودی
حیرت زدہ ہوئے اور کہا، ”یہ آدمی کس طرح اِتنا علم
رکھتا ہے حالانکہ اِس نے کہیں سے بھی تعلیم حاصل
نہیں کی!“
16 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو تعلیم مَیں دیتا ہوں
وہ میری اپنی نہیں بلکہ اُس کی ہے جس نے مجھے بھیجا۔

17 جو اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے تیار ہے وہ جان
لے گا کہ میری تعلیم اللہ کی طرف سے ہے یا کہ میری
اپنی طرف سے۔ 18 جو اپنی طرف سے بولتا ہے وہ اپنی
ہی عزت چاہتا ہے۔ لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت و
جلال بڑھانے کی کوشش کرتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں
ناراستی نہیں ہے۔ 19 کیا موسیٰ نے تم کو شریعت نہیں
دی؟ تو پھر تم مجھے قتل کرنے کی کوشش کیوں کر
رہے ہو؟''

20 ہجوم نے جواب دیا، ''تم کسی بدروح کی گرفت
میں ہو۔ کون تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟''
21 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''مَیں نے سبت کے دن
ایک ہی معجزہ کیا اور تم سب حیرت زدہ ہوئے۔ 22 لیکن
تم بھی سبت کے دن کام کرتے ہو۔ تم اُس دن اپنے
بچوں کا ختنہ کرواتے ہو۔ اور یہ رسم موسیٰ کی شریعت
کے مطابق ہی ہے، اگرچہ یہ موسیٰ سے نہیں بلکہ ہمارے
باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے شروع ہوئی۔
23 کیونکہ شریعت کے مطابق لازم ہے کہ بچے کا ختنہ
آٹھویں دن کروایا جائے، اور اگر یہ دن سبت ہو تو تم
پھر بھی اپنے بچے کا ختنہ کرواتے ہو تاکہ شریعت کی
خلاف ورزی نہ ہو جائے۔ تو پھر تم مجھ سے کیوں ناراض
ہو کہ مَیں نے سبت کے دن ایک آدمی کے پورے جسم
کو شفا دی؟ 24 ظاہری صورت کی بنا پر فیصلہ نہ کرو بلکہ
باطنی حالت پہچان کر منصفانہ فیصلہ کرو۔''

کیا عیسیٰ ہی مسیح ہے؟

25 اُس وقت یروشلم کے کچھ رہنے والے کہنے لگے،
''کیا یہ وہ آدمی نہیں ہے جسے لوگ قتل کرنے کی کوشش
کر رہے ہیں؟ 26 تاہم وہ یہاں کھل کر بات کر رہا
ہے اور کوئی بھی اُسے روکنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ کیا
ہمارے راہنماؤں نے حقیقت میں جان لیا ہے کہ یہ
مسیح ہے؟ 27 لیکن جب مسیح آئے گا تو کسی کو بھی معلوم
نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے ہے۔ یہ آدمی فرق ہے۔ ہم
تو جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ہے۔''
28 عیسیٰ بیت المقدس میں تعلیم دے رہا تھا۔ اب
وہ پکار اُٹھا، ''تم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ
مَیں کہاں سے ہوں۔ لیکن مَیں اپنی طرف سے نہیں
آیا۔ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے اور اُسے تم نہیں
جانتے۔ 29 لیکن مَیں اُسے جانتا ہوں، کیونکہ مَیں اُس
کی طرف سے ہوں اور اُس نے مجھے بھیجا ہے۔''
30 تب اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی کوشش
کی۔ لیکن کوئی بھی اُس کو ہاتھ نہ لگا سکا، کیونکہ ابھی
اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔ 31 تو بھی ہجوم کے کئی لوگ
اُس پر ایمان لائے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ''جب
مسیح آئے گا تو کیا وہ اِس آدمی سے زیادہ الٰہی نشان
دکھائے گا؟''

پہرے دار اُسے گرفتار کرنے آتے ہیں

32 فریسیوں نے دیکھا کہ ہجوم میں اِس قسم کی باتیں
دھیمی دھیمی آواز کے ساتھ پھیل رہی ہیں۔ چنانچہ اُنہوں
نے راہنما اماموں کے ساتھ مل کر بیت المقدس کے
پہرے دار عیسیٰ کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجے۔ 33 لیکن
عیسیٰ نے کہا، ''مَیں صرف تھوڑی دیر اَور تمہارے ساتھ
رہوں گا، پھر مَیں اُس کے پاس واپس چلا جاؤں گا جس
نے مجھے بھیجا ہے۔ 34 اُس وقت تم مجھے ڈھونڈو گے،
مگر نہیں پاؤ گے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم نہیں
آ سکتے۔''

35 یہودی آپس میں کہنے لگے، ”یہ کہاں جانا چاہتا
ہے جہاں ہم اُسے نہیں پا سکیں گے؟ کیا وہ بیرونِ
ملک جانا چاہتا ہے، وہاں جہاں ہمارے لوگ یونانیوں میں
بکھری حالت میں رہتے ہیں؟ کیا وہ یونانیوں کو تعلیم دینا
چاہتا ہے؟ 36 مطلب کیا ہے جب وہ کہتا ہے، ’تم مجھے
ڈھونڈو گے مگر نہیں پاؤ گے‘ اور ’جہاں مَیں ہوں وہاں
تم نہیں آ سکتے‘۔“

زندگی کے پانی کی نہریں

37 عید کے آخری دن جو سب سے اہم ہے عیسیٰ کھڑا
ہوا اور اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”جو پیاسا ہو وہ میرے
پاس آئے، 38 اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ پیئے۔ کلامِ
مقدّس کے مطابق ’اُس کے اندر سے زندگی کے پانی کی
نہریں بہہ نکلیں گی‘۔“ 39 (’زندگی کے پانی‘ سے وہ
روح القدس کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اُن کو حاصل
ہوتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن وہ اُس وقت
تک نازل نہیں ہوا تھا، کیونکہ عیسیٰ اب تک اپنے جلال
کو نہ پہنچا تھا۔)

سننے والوں میں نااتفاقی

40 عیسیٰ کی یہ باتیں سن کر ہجوم کے کچھ لوگوں نے
کہا، ”یہ آدمی واقعی وہ نبی ہے جس کے انتظار میں
ہم ہیں۔“

41 دوسروں نے کہا، ”یہ مسیح ہے۔“

لیکن بعض نے اعتراض کیا، ”مسیح گلیل سے کس
طرح آ سکتا ہے! 42 پاک کلام تو بیان کرتا ہے کہ مسیح
داؤد کے خاندان اور بیت لحم سے آئے گا، اُس گاؤں سے
جہاں داؤد بادشاہ پیدا ہوا۔“ 43 یوں عیسیٰ کی وجہ سے
لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ 44 کچھ تو اُسے گرفتار کرنا
چاہتے تھے، لیکن کوئی بھی اُس کو ہاتھ نہ لگا سکا۔

یہودی راہنما عیسیٰ پر ایمان نہیں رکھتے

45 اِتنے میں بیت المقدّس کے پہرے دار راہنما
اماموں اور فریسیوں کے پاس واپس آئے۔ وہ عیسیٰ کو
لے کر نہیں آئے تھے، اِس لئے راہنماؤں نے پوچھا،
”تم اُسے کیوں نہیں لائے؟“

46 پہرے داروں نے جواب دیا، ”کسی نے کبھی اِس
آدمی کی طرح بات نہیں کی۔“

47 فریسیوں نے طنزاً کہا، ”کیا تم کو بھی بہکا دیا
گیا ہے؟ 48 کیا راہنماؤں یا فریسیوں میں کوئی ہے جو
اُس پر ایمان لایا ہو؟ کوئی بھی نہیں! 49 لیکن شریعت
سے ناواقف یہ ہجوم لعنتی ہے!“

50 اِن راہنماؤں میں نیکدیمس بھی شامل تھا جو کچھ
دیر پہلے عیسیٰ کے پاس گیا تھا۔ اب وہ بول اُٹھا، 51 ”کیا
ہماری شریعت کسی پر یوں فیصلہ دینے کی اجازت دیتی
ہے؟ نہیں، لازم ہے کہ اُسے پہلے عدالت میں پیش
کیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُس سے کیا کچھ سرزد
ہوا ہے۔“

52 دوسروں نے اعتراض کیا، ”کیا تم بھی گلیل کے
رہنے والے ہو؟ کلامِ مقدّس میں تفتیش کر کے خود دیکھ
لو کہ گلیل سے کوئی نبی نہیں آئے گا۔“ 53 یہ کہہ کر
ہر ایک اپنے اپنے گھر چلا گیا۔

زناکار عورت پر پہلا پتھر

8 عیسیٰ خود زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا۔ 2 اگلے دن
پَو پھٹتے وقت وہ دوبارہ بیت المقدّس میں آیا۔

وہاں سب لوگ اُس کے گرد جمع ہوئے اور وہ بیٹھ کر
اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ 3 اِس دوران شریعت کے علما اور
فریسی ایک عورت کو لے کر آئے جسے زنا کرتے وقت
پکڑا گیا تھا۔ اُسے بیچ میں کھڑا کر کے 4 اُنہوں نے عیسیٰ
سے کہا، ”اُستاد، اِس عورت کو زنا کرتے وقت پکڑا گیا
ہے۔ 5 موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے
لوگوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟“ 6 اِس
سوال سے وہ اُسے پھنسانا چاہتے تھے تاکہ اُس پر الزام
لگانے کا کوئی بہانہ اُن کے ہاتھ آ جائے۔ لیکن عیسیٰ
جھک گیا اور اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔

7 جب وہ اُس سے جواب کا تقاضا کرتے رہے تو
وہ کھڑا ہو کر اُن سے مخاطب ہوا، ”تم میں سے جس
نے کبھی گناہ نہیں کیا، وہ پہلا پتھر مارے۔“ 8 پھر وہ
دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگا۔ 9 یہ جواب سن کر الزام
لگانے والے یکے بعد دیگرے وہاں سے کھسک گئے،
پہلے بزرگ، پھر باقی سب۔ آخر کار عیسیٰ اور درمیان میں
کھڑی وہ عورت اکیلے رہ گئے۔ 10 پھر اُس نے کھڑے ہو
کر کہا، ”اے عورت، وہ سب کہاں گئے؟ کیا کسی نے
تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟“

11 عورت نے جواب دیا، ”نہیں خداوند۔“

عیسیٰ نے کہا، ”مَیں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا،
آئندہ گناہ نہ کرنا۔“

عیسیٰ دنیا کا نور ہے

12 پھر عیسیٰ دوبارہ لوگوں سے مخاطب ہوا، ”دنیا کا نور
مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے وہ تاریکی میں نہیں چلے
گا، کیونکہ اُسے زندگی کا نور حاصل ہو گا۔“

13 فریسیوں نے اعتراض کیا، ”آپ تو اپنے بارے
میں گواہی دے رہے ہیں۔ ایسی گواہی معتبر نہیں
ہوتی۔“

14 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگرچہ مَیں اپنے بارے
میں ہی گواہی دے رہا ہوں تو بھی وہ معتبر ہے۔ کیونکہ
مَیں جانتا ہوں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جا
رہا ہوں۔ لیکن تم کو تو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آیا
ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ 15 تم انسانی سوچ کے مطابق
لوگوں کا فیصلہ کرتے ہو، لیکن مَیں کسی کا بھی فیصلہ نہیں
کرتا۔ 16 اور اگر فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ درست ہے،
کیونکہ مَیں اکیلا نہیں ہوں۔ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے
میرے ساتھ ہے۔ 17 تمہاری شریعت میں لکھا ہے کہ
دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہے۔ 18 مَیں خود اپنے بارے
میں گواہی دیتا ہوں جبکہ دوسرا گواہ باپ ہے جس نے
مجھے بھیجا۔“

19 اُنہوں نے پوچھا، ”آپ کا باپ کہاں ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم نہ مجھے جانتے ہو، نہ
میرے باپ کو۔ اگر تم مجھے جانتے تو پھر میرے باپ
کو بھی جانتے۔“

20 عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ اُس
جگہ کے قریب تعلیم دے رہا تھا جہاں لوگ اپنا ہدیہ
ڈالتے تھے۔ لیکن کسی نے اُسے گرفتار نہ کیا کیونکہ ابھی
اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔

جہاں مَیں جا رہا ہوں تم وہاں نہیں جا سکتے

21 ایک اَور بار عیسیٰ اُن سے مخاطب ہوا، ”مَیں جا رہا
ہوں اور تم مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے گناہ میں مر جاؤ
گے۔ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔“

22 یہودیوں نے پوچھا، ”کیا وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے؟

کیا وہ اِسی وجہ سے کہتا ہے، 'جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں
تم نہیں پہنچ سکتے'؟"
23 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، "تم نیچے سے
ہو جبکہ مَیں اوپر سے ہوں۔ تم اِس دنیا کے ہو جبکہ
مَیں اِس دنیا کا نہیں ہوں۔ 24 مَیں تم کو بتا چکا ہوں
کہ تم اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ کیونکہ اگر تم ایمان
نہیں لاتے کہ مَیں وہی ہوں تو تم یقیناً اپنے گناہوں
میں مر جاؤ گے۔"
25 اُنہوں نے سوال کیا، "آپ کون ہیں؟"
عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں وہی ہوں جو مَیں شروع
سے ہی بتاتا آیا ہوں۔ 26 مَیں تمہارے بارے میں
بہت کچھ کہہ سکتا ہوں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن
کی بنا پر مَیں تم کو مجرم ٹھہرا سکتا ہوں۔ لیکن جس نے
مجھے بھیجا ہے وہی سچا اور معتبر ہے اور مَیں دنیا کو صرف
وہ کچھ سناتا ہوں جو مَیں نے اُس سے سنا ہے۔"
27 سننے والے نہ سمجھے کہ عیسیٰ باپ کا ذکر کر رہا
ہے۔ 28 چنانچہ اُس نے کہا، "جب تم ابنِ آدم کو
اونچے پر چڑھاؤ گے تب ہی تم جان لو گے کہ مَیں وہی
ہوں، کہ مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ صرف
وہی سناتا ہوں جو باپ نے مجھے سکھایا ہے۔ 29 اور جس
نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے
اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ مَیں ہر وقت وہی کچھ کرتا ہوں
جو اُسے پسند آتا ہے۔"
30 یہ باتیں سن کر بہت سے لوگ اُس پر
ایمان لائے۔

سچائی تم کو آزاد کرے گی

31 جو یہودی اُس کا یقین کرتے تھے عیسیٰ اب اُن
سے ہم کلام ہوا، "اگر تم میری تعلیم کے تابع رہو گے
تب ہی تم میرے سچے شاگرد ہو گے۔ 32 پھر تم سچائی
کو جان لو گے اور سچائی تم کو آزاد کر دے گی۔"
33 اُنہوں نے اعتراض کیا، "ہم تو ابراہیم کی اولاد
ہیں، ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے۔ پھر آپ کس
طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں گے؟"
34 عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ
جو بھی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ 35 غلام تو عارضی
طور پر گھر میں رہتا ہے، لیکن مالک کا بیٹا ہمیشہ تک۔
36 اِس لئے اگر فرزند تم کو آزاد کرے تو تم حقیقتاً آزاد
ہو گے۔ 37 مجھے معلوم ہے کہ تم ابراہیم کی اولاد ہو۔
لیکن تم مجھے قتل کرنے کے درپَے ہو، کیونکہ تمہارے
اندر میرے پیغام کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ 38 مَیں تم
کو وہی کچھ بتاتا ہوں جو مَیں نے باپ کے ہاں دیکھا
ہے، جبکہ تم وہی کچھ سناتے ہو جو تم نے اپنے باپ سے
سنا ہے۔"
39 اُنہوں نے کہا، "ہمارا باپ ابراہیم ہے۔" عیسیٰ
نے جواب دیا، "اگر تم ابراہیم کی اولاد ہوتے تو تم
اُس کے نمونے پر چلتے۔ 40 اِس کے بجائے تم مجھے قتل
کرنے کی تلاش میں ہو، اِس لئے کہ مَیں نے تم کو وہی
سچائی سنائی ہے جو مَیں نے اللہ کے حضور سنی ہے۔
ابراہیم نے کبھی بھی اِس قسم کا کام نہ کیا۔ 41 نہیں، تم
اپنے باپ کا کام کر رہے ہو۔"
اُنہوں نے اعتراض کیا، "ہم حرام زادے نہیں
ہیں۔ اللہ ہی ہمارا واحد باپ ہے۔"
42 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "اگر اللہ تمہارا باپ ہوتا
تو تم مجھ سے محبت رکھتے، کیونکہ مَیں اللہ میں سے نکل
آیا ہوں۔ مَیں اپنی طرف سے نہیں آیا بلکہ اُسی نے

مجھے بھیجا ہے۔ 43 تم میری زبان کیوں نہیں سمجھتے ؟ اِس
لئے کہ تم میری بات سن نہیں سکتے۔ 44 تم اپنے باپ
ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں پر عمل کرنے
کے خواہاں رہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے قاتل ہے اور
سچائی پر قائم نہ رہا، کیونکہ اُس میں سچائی ہے نہیں۔
جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو یہ فطری بات ہے، کیونکہ
وہ جھوٹ بولنے والا اور جھوٹ کا باپ ہے۔ 45 لیکن
مَیں سچی باتیں سناتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ تم کو
مجھ پر یقین نہیں آتا۔ 46 کیا تم میں سے کوئی ثابت کر
سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے؟ مَیں تو تم کو
حقیقت بتا رہا ہوں۔ پھر تم کو مجھ پر یقین کیوں نہیں
آتا؟ 47 جو اللہ سے ہے وہ اللہ کی باتیں سنتا ہے۔ تم
یہ اِس لئے نہیں سنتے کہ تم اللہ سے نہیں ہو۔“

عیسیٰ اور ابراہیم

48 یہودیوں نے جواب دیا، ”کیا ہم نے ٹھیک نہیں
کہا کہ تم سامری ہو اور کسی بدروح کے قبضے میں ہو؟“
49 عیسیٰ نے کہا، ”مَیں بدروح کے قبضے میں نہیں
ہوں بلکہ اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں جبکہ تم میری
بےعزتی کرتے ہو۔ 50 مَیں خود اپنی عزت کا خواہاں
نہیں ہوں۔ لیکن ایک ہے جو میری عزت اور جلال کا
خیال رکھتا اور انصاف کرتا ہے۔ 51 مَیں تم کو سچ بتاتا
ہوں کہ جو بھی میرے کلام پر عمل کرتا رہے وہ موت
کو کبھی نہیں دیکھے گا۔“
52 یہ سن کر لوگوں نے کہا، ”اب ہمیں پتا چل
گیا ہے کہ تم کسی بدروح کے قبضے میں ہو۔ ابراہیم اور
نبی سب انتقال کر گئے جبکہ تم دعویٰ کرتے ہو، ’جو بھی
میرے کلام پر عمل کرتا رہے وہ موت کا مزہ کبھی نہیں
چکھے گا۔‘ 53 کیا تم ہمارے باپ ابراہیم سے بڑے ہو؟
وہ مر گیا، اور نبی بھی مر گئے۔ تم اپنے آپ کو کیا
سمجھتے ہو؟“
54 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں اپنی عزت اور
جلال بڑھاتا تو میرا جلال باطل ہوتا۔ لیکن میرا باپ ہی
میری عزت و جلال بڑھاتا ہے، وہی جس کے بارے
میں تم دعویٰ کرتے ہو کہ ’وہ ہمارا خدا ہے۔‘ 55 لیکن
حقیقت میں تم نے اُسے نہیں جانا جبکہ مَیں اُسے جانتا
ہوں۔ اگر مَیں کہتا کہ مَیں اُسے نہیں جانتا تو مَیں تمہاری
طرح جھوٹا ہوتا۔ لیکن مَیں اُسے جانتا اور اُس کے
کلام پر عمل کرتا ہوں۔ 56 تمہارے باپ ابراہیم نے
خوشی منائی جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد کا دن
دیکھے گا، اور وہ اُسے دیکھ کر مسرور ہوا۔“
57 یہودیوں نے اعتراض کیا، ”تمہاری عمر تو ابھی
پچاس سال بھی نہیں، تو پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو
کہ تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟“
58 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
ابراہیم کی پیدائش سے پیشتر ’مَیں ہوں‘۔“
59 اِس پر لوگ اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر
اُٹھانے لگے۔ لیکن عیسیٰ غائب ہو کر بیت المقدّس سے
نکل گیا۔

اندھے کی شفا

9 چلتے چلتے عیسیٰ نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدائش
کا اندھا تھا۔ 2 اُس کے شاگردوں نے اُس سے
پوچھا، ”اُستاد، یہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوا؟ کیا اِس کا کوئی
گناہ ہے یا اِس کے والدین کا؟“
3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”نہ اِس کا کوئی گناہ ہے اور

نہ اِس کے والدین کا۔ یہ اِس لئے ہوا کہ اِس کی زندگی
میں اللہ کا کام ظاہر ہو جائے۔ 4 ابھی دن ہے۔ لازم
ہے کہ ہم جتنی دیر تک دن ہے اُس کا کام کرتے رہیں
جس نے مجھے بھیجا ہے۔ کیونکہ رات آنے والی ہے، اُس
وقت کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ 5 لیکن جتنی دیر تک
مَیں دنیا میں ہوں اُتنی دیر تک مَیں دنیا کا نور ہوں۔“
6 یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی اور
اُس کی آنکھوں پر لگا دی۔ 7 اُس نے اُس سے کہا، ”جا،
شِلوخ کے حوض میں نہا لے۔“ (شِلوخ کا مطلب
’بھیجا ہوا‘ ہے۔) اندھے نے جا کر نہا لیا۔ جب واپس
آیا تو وہ دیکھ سکتا تھا۔
8 اُس کے ہم سائے اور وہ جنہوں نے پہلے اُسے
بھیک مانگتے دیکھا تھا پوچھنے لگے، ”کیا یہ وہی نہیں
جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟“
9 بعض نے کہا، ”ہاں، وہی ہے۔“
اَوروں نے انکار کیا، ”نہیں، یہ صرف اُس کا ہم
شکل ہے۔“
لیکن آدمی نے خود اصرار کیا، ”مَیں وہی ہوں۔“
10 اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، ”تیری آنکھیں کس
طرح بحال ہوئیں؟“
11 اُس نے جواب دیا، ”وہ آدمی جو عیسیٰ کہلاتا
ہے اُس نے مٹی سان کر میری آنکھوں پر لگا دی۔
پھر اُس نے مجھے کہا، ’شِلوخ کے حوض پر جا اور نہا
لے۔‘ مَیں وہاں گیا اور نہاتے ہی میری آنکھیں بحال
ہو گئیں۔“
12 اُنہوں نے پوچھا، ”وہ کہاں ہے؟“
اُس نے جواب دیا، ”مجھے نہیں معلوم۔“

فریسی شفا کی تفتیش کرتے ہیں

13 تب وہ شفایاب اندھے کو فریسیوں کے پاس
لے گئے۔ 14 جس دن عیسیٰ نے مٹی سان کر اُس کی
آنکھوں کو بحال کیا تھا وہ سبت کا دن تھا۔ 15 اِس لئے
فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھ گچھ کی کہ اُسے کس طرح
بصارت مل گئی۔ آدمی نے جواب دیا، ”اُس نے میری
آنکھوں پر مٹی لگا دی، پھر مَیں نے نہا لیا اور اب دیکھ
سکتا ہوں۔“
16 فریسیوں میں سے بعض نے کہا، ”یہ شخص اللہ
کی طرف سے نہیں ہے، کیونکہ سبت کے دن کام
کرتا ہے۔“
دوسروں نے اعتراض کیا، ”گناہ گار اِس قسم کے
الٰہی نشان کس طرح دکھا سکتا ہے؟“ یوں اُن میں
پھوٹ پڑ گئی۔
17 پھر وہ دوبارہ اُس آدمی سے مخاطب ہوئے جو پہلے
اندھا تھا، ”تُو خود اِس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
اُس نے تو تیری ہی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔“
اُس نے جواب دیا، ”وہ نبی ہے۔“
18 یہودیوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی اندھا
تھا اور پھر بحال ہو گیا ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس
کے والدین کو بُلایا۔ 19 اُنہوں نے اُن سے پوچھا، ”کیا یہ
تمہارا بیٹا ہے، وہی جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ
وہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے؟“
20 اُس کے والدین نے جواب دیا، ”ہم جانتے ہیں
کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور کہ یہ پیدا ہوتے وقت اندھا تھا۔
21 لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا
ہے یا کہ کس نے اِس کی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔ اِس
سے خود پتا کریں، یہ بالغ ہے۔ یہ خود اپنے بارے میں

بتا سکتا ہے۔" 22 اُس کے والدین نے یہ اِس لئے کہا
کہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ وہ فیصلہ کر
چکے تھے کہ جو بھی عیسیٰ کو مسیح قرار دے اُسے یہودی
جماعت سے نکال دیا جائے۔ 23 یہی وجہ تھی کہ اُس
کے والدین نے کہا تھا، "یہ بالغ ہے، اِس سے خود
پوچھ لیں۔"
24 ایک بار پھر اُنہوں نے شفایاب اندھے کو بُلایا،
"اللہ کو جلال دے، ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ
گار ہے۔"
25 آدمی نے جواب دیا، "مجھے کیا پتا ہے کہ وہ گناہ
گار ہے یا نہیں، لیکن ایک بات مَیں جانتا ہوں، پہلے
مَیں اندھا تھا، اور اب مَیں دیکھ سکتا ہوں!"
26 پھر اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "اُس نے
تیرے ساتھ کیا کِیا؟ اُس نے کس طرح تیری آنکھوں
کو بحال کر دیا؟"
27 اُس نے جواب دیا، "مَیں پہلے بھی آپ کو بتا چکا
ہوں اور آپ نے سنا نہیں۔ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد
بننا چاہتے ہیں؟"
28 اِس پر اُنہوں نے اُسے بُرا بھلا کہا، "تُو ہی اُس کا
شاگرد ہے، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ 29 ہم تو جانتے
ہیں کہ اللہ نے موسیٰ سے بات کی ہے، لیکن اِس کے
بارے میں ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے
آیا ہے۔"
30 آدمی نے جواب دیا، "عجیب بات ہے، اُس نے
میری آنکھوں کو شفا دی ہے اور پھر بھی آپ نہیں جانتے
کہ وہ کہاں سے ہے۔ 31 ہم جانتے ہیں کہ اللہ گناہ
گاروں کی نہیں سنتا۔ وہ تو اُس کی سنتا ہے جو اُس کا
خوف مانتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ 32 ابتدا
ہی سے یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی نے پیدائشی
اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا ہو۔ 33 اگر یہ آدمی
اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔"
34 جواب میں اُنہوں نے اُسے بتایا، "تُو جو گناہ آلودہ
حالت میں پیدا ہوا ہے کیا تُو ہمارا اُستاد بننا چاہتا ہے؟"
یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے جماعت میں سے نکال دیا۔

روحانی اندھا پن

35 جب عیسیٰ کو پتا چلا کہ اُسے نکال دیا گیا ہے
تو وہ اُس کو ملا اور پوچھا، "کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان
رکھتا ہے؟"
36 اُس نے کہا، "خداوند، وہ کون ہے؟ مجھے
بتائیں تاکہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں۔"
37 عیسیٰ نے جواب دیا، "تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے
بلکہ وہ تجھ سے بات کر رہا ہے۔"
38 اُس نے کہا، "خداوند، مَیں ایمان رکھتا ہوں"
اور اُسے سجدہ کیا۔
39 عیسیٰ نے کہا، "مَیں عدالت کرنے کے لئے اِس
دنیا میں آیا ہوں، اِس لئے کہ اندھے دیکھیں اور دیکھنے
والے اندھے ہو جائیں۔"
40 کچھ فریسی جو ساتھ کھڑے تھے یہ کچھ سن کر
پوچھنے لگے، "اچھا، ہم بھی اندھے ہیں؟"
41 عیسیٰ نے اُن سے کہا، "اگر تم اندھے ہوتے تو تم
قصور وار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب چونکہ تم دعویٰ کرتے ہو
کہ ہم دیکھ سکتے ہیں اِس لئے تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

چرواہے کی تمثیل

10 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو دروازے
سے بھیڑوں کے باڑے میں داخل نہیں
ہوتا بلکہ پھلانگ کر اندر گھُس آتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔
2 لیکن جو دروازے سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا
چرواہا ہے۔ 3 چوکیدار اُس کے لئے دروازہ کھول دیتا ہے
اور بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں۔ وہ اپنی ہر ایک بھیڑ
کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا اور باہر لے جاتا ہے۔ 4 اپنے
پورے گلّے کو باہر نکالنے کے بعد وہ اُن کے آگے آگے
چلنے لگتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی
ہیں، کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ 5 لیکن وہ کسی
اجنبی کے پیچھے نہیں چلیں گی بلکہ اُس سے بھاگ جائیں
گی، کیونکہ وہ اُس کی آواز نہیں پہچانتیں۔“
6 عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل پیش کی، لیکن وہ نہ سمجھے کہ
وہ اُنہیں کیا بتانا چاہتا ہے۔

اچھا چرواہا

7 اِس لئے عیسیٰ دوبارہ اِس پر بات کرنے لگا،
”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ بھیڑوں کے لئے دروازہ
مَیں ہوں۔ 8 جتنے بھی مجھ سے پہلے آئے وہ چور اور ڈاکو
ہیں۔ لیکن بھیڑوں نے اُن کی نہ سنی۔ 9 مَیں ہی دروازہ
ہوں۔ جو بھی میرے ذریعے اندر آئے اُسے نجات ملے
گی۔ وہ آتا جاتا اور ہری چراگاہیں پاتا رہے گا۔ 10 چور تو
صرف چوری کرنے، ذبح کرنے اور تباہ کرنے آتا ہے۔
لیکن مَیں اِس لئے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں، بلکہ
کثرت کی زندگی پائیں۔
11 اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے
لئے اپنی جان دیتا ہے۔ 12 مزدور چرواہے کا کردار ادا
نہیں کرتا، کیونکہ بھیڑیں اُس کی اپنی نہیں ہوتیں۔ اِس
لئے جوں ہی کوئی بھیڑیا آتا ہے تو مزدور اُسے دیکھتے ہی
بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ نتیجے میں بھیڑیا کچھ
بھیڑیں پکڑ لیتا اور باقیوں کو منتشر کر دیتا ہے۔ 13 وجہ
یہ ہے کہ وہ مزدور ہی ہے اور بھیڑوں کی فکر نہیں کرتا۔
14 اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا
ہوں اور وہ مجھے جانتی ہیں، 15 بالکل اُسی طرح جس
طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں۔
اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ 16 میری
اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس باڑے میں نہیں ہیں۔ لازم
ہے کہ اُنہیں بھی لے آؤں۔ وہ بھی میری آواز سنیں گی۔
پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی گلّہ بان ہو گا۔
17 میرا باپ مجھے اِس لئے پیار کرتا ہے کہ مَیں اپنی
جان دیتا ہوں تاکہ اُسے پھر لے لوں۔ 18 کوئی میری
جان مجھ سے چھین نہیں سکتا بلکہ مَیں اُسے اپنی مرضی
سے دے دیتا ہوں۔ مجھے اُسے دینے کا اختیار ہے اور
اُسے واپس لینے کا بھی۔ یہ حکم مجھے اپنے باپ کی طرف
سے ملا ہے۔“
19 اِن باتوں پر یہودیوں میں دوبارہ پھوٹ پڑ گئی۔
20 بہتوں نے کہا، ”یہ بدروح کی گرفت میں ہے، یہ
دیوانہ ہے۔ اِس کی کیوں سنیں!“
21 لیکن اَوروں نے کہا، ”یہ ایسی باتیں نہیں ہیں
جو بدروح گرفتہ شخص کر سکے۔ کیا بدروحیں اندھوں کی
آنکھیں بحال کر سکتی ہیں؟“

عیسیٰ کو رد کیا جاتا ہے

22 سردیوں کا موسم تھا اور عیسیٰ بیت المقدّس کی
مخصوصیت کی عید بنام حنوکا کے دوران یروشلم میں تھا۔

23وہ بیت المقدس کے اُس برآمدے میں پھر رہا تھا
جس کا نام سلیمان کا برآمدہ تھا۔ 24یہودی اُسے گھیر کر
کہنے لگے، ”آپ ہمیں کب تک اُلجھن میں رکھیں گے؟
اگر آپ مسیح ہیں تو ہمیں صاف صاف بتا دیں۔“
25عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں،
لیکن تم کو یقین نہیں آیا۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے
نام سے کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں۔ 26لیکن تم ایمان
نہیں رکھتے کیونکہ تم میری بھیڑیں نہیں ہو۔ 27میری
بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔ مَیں اُنہیں جانتا ہوں اور
وہ میرے پیچھے چلتی ہیں۔ 28مَیں اُنہیں ابدی زندگی دیتا
ہوں، اِس لئے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔ کوئی اُنہیں
میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا، 29کیونکہ میرے باپ
نے اُنہیں میرے سپرد کیا ہے اور وہی سب سے بڑا
ہے۔ کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔
30مَیں اور باپ ایک ہیں۔“
31یہ سن کر یہودی دوبارہ پتھر اُٹھانے لگے تاکہ عیسیٰ
کو سنگسار کریں۔ 32اُس نے اُن سے کہا، ”مَیں نے
تمہیں باپ کی طرف سے کئی الٰہی نشان دکھائے ہیں۔
تم مجھے اِن میں سے کس نشان کی وجہ سے سنگسار کر
رہے ہو؟“
33یہودیوں نے جواب دیا، ”ہم تم کو کسی اچھے کام
کی وجہ سے سنگسار نہیں کر رہے بلکہ کفر بکنے کی
وجہ سے۔ تم جو صرف انسان ہو اللہ ہونے کا دعویٰ
کرتے ہو۔“
34عیسیٰ نے کہا، ”کیا یہ تمہاری شریعت میں نہیں
لکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا، ’تم خدا ہو‘؟ 35اُنہیں ’خدا‘
کہا گیا جن تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا گیا۔ اور ہم جانتے
ہیں کہ کلامِ مقدس کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ 36تو
پھر تم کفر بکنے کی بات کیوں کرتے ہو جب مَیں کہتا
ہوں کہ مَیں اللہ کا فرزند ہوں؟ آخر باپ نے خود مجھے
مخصوص کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ 37اگر مَیں اپنے باپ
کے کام نہ کروں تو میری بات نہ مانو۔ 38لیکن اگر اُس
کے کام کروں تو بےشک میری بات نہ مانو، لیکن کم
از کم اُن کاموں کی گواہی تو مانو۔ پھر تم جان لو گے
اور سمجھ جاؤ گے کہ باپ مجھ میں ہے اور مَیں باپ
میں ہوں۔“
39ایک بار پھر اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی
کوشش کی، لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔
40پھر عیسیٰ دوبارہ دریائے یردن کے پار اُس جگہ
چلا گیا جہاں یحییٰ شروع میں بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ وہاں
وہ کچھ دیر ٹھہرا۔ 41بہت سے لوگ اُس کے پاس آتے
رہے۔ اُنہوں نے کہا، ”یحییٰ نے کبھی کوئی الٰہی نشان نہ
دکھایا، لیکن جو کچھ اُس نے اِس کے بارے میں بیان
کیا، وہ بالکل صحیح نکلا۔“ 42اور وہاں بہت سے لوگ
عیسیٰ پر ایمان لائے۔

لعزر کی موت

11 اُن دنوں میں ایک آدمی بیمار پڑ گیا جس کا
نام لعزر تھا۔ وہ اپنی بہنوں مریم اور مرتھا
کے ساتھ بیت عنیاہ میں رہتا تھا۔ 2یہ وہی مریم تھی
جس نے بعد میں خداوند پر خوشبو اُنڈیل کر اُس کے
پاؤں اپنے بالوں سے خشک کئے تھے۔ اُسی کا بھائی لعزر
بیمار تھا۔ 3چنانچہ بہنوں نے عیسیٰ کو اطلاع دی، ”خداوند،
جسے آپ پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔“
4جب عیسیٰ کو یہ خبر ملی تو اُس نے کہا، ”اِس
بیماری کا انجام موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کے جلال

کے واسطے ہوا ہے، تاکہ اِس سے اللہ کے فرزند کو
جلال ملے۔“
5 عیسیٰ مرتھا، مریم اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔
6 تو بھی وہ لعزر کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد دو
دن اَور وہیں ٹھہرا۔ 7 پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے
بات کی، ”آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔“
8 شاگردوں نے اعتراض کیا، ”اُستاد، ابھی ابھی وہاں
کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے
تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟“
9 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا دن میں روشنی کے بارہ
گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے
وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی
روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ 10 لیکن جو رات کے
وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس
کے پاس روشنی نہیں ہے۔“ 11 پھر اُس نے کہا، ”ہمارا
دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے جگا
دوں گا۔“
12 شاگردوں نے کہا، ”خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو وہ
بچ جائے گا۔“
13 اُن کا خیال تھا کہ عیسیٰ لعزر کی فطری نیند کا ذکر
کر رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اُس کی موت کی طرف
اشارہ کر رہا تھا۔ 14 اِس لئے اُس نے اُنہیں صاف بتا
دیا، ”لعزر وفات پا گیا ہے۔ 15 اور تمہاری خاطر مَیں
خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے وقت وہاں نہیں
تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس کے
پاس جائیں۔“
16 توما نے جس کا لقب جُڑواں تھا اپنے ساتھی
شاگردوں سے کہا، ”چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس
کے ساتھ مر جائیں۔“

عیسیٰ قیامت اور زندگی ہے

17 وہاں پہنچ کر عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں
رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ 18 بیت عنیاہ کا یروشلم سے
فاصلہ تین کلو میٹر سے کم تھا، 19 اور بہت سے یہودی
مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے
کے لئے آئے ہوئے تھے۔
20 یہ سن کر کہ عیسیٰ آ رہا ہے مرتھا اُسے ملنے گئی۔
لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ 21 مرتھا نے کہا، ”خداوند،
اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ 22 لیکن مَیں
جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو جو بھی مانگیں گے
دے گا۔“
23 عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔“
24 مرتھا نے جواب دیا، ”جی، مجھے معلوم ہے
کہ وہ قیامت کے دن جی اُٹھے گا، جب سب جی
اُٹھیں گے۔“
25 عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”قیامت اور زندگی تو مَیں
ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ
مر بھی جائے۔ 26 اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا
ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا
یقین ہے؟“
27 مرتھا نے جواب دیا، ”جی خداوند، مَیں ایمان
رکھتی ہوں کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں
آنا تھا۔“

عیسیٰ روتا ہے

28 یہ کہہ کر مرتھا واپس چلی گئی اور چپکے سے مریم کو

بُلایا، ''اُستاد آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔'' 29یہ
سنتے ہی مریم اُٹھ کر عیسیٰ کے پاس گئی۔ 30وہ ابھی
گاؤں کے باہر اُسی جگہ ٹھہرا تھا جہاں اُس کی ملاقات مرتھا
سے ہوئی تھی۔ 31جو یہودی گھر میں مریم کے ساتھ
بیٹھے اُسے تسلی دے رہے تھے، جب اُنہوں نے دیکھا کہ
وہ جلدی سے اُٹھ کر نکل گئی ہے تو وہ اُس کے پیچھے ہو
لئے۔ کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ماتم کرنے کے لئے
اپنے بھائی کی قبر پر جا رہی ہے۔

32مریم عیسیٰ کے پاس پہنچ گئی۔ اُسے دیکھتے ہی وہ
اُس کے پاؤں میں گر گئی اور کہنے لگی، ''خداوند، اگر آپ
یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔''

33جب عیسیٰ نے مریم اور اُس کے ساتھیوں کو
روتے دیکھا تو اُسے بڑی رنجش ہوئی۔ مضطرب
حالت میں 34اُس نے پوچھا، ''تم نے اُسے کہاں
رکھا ہے؟''

اُنہوں نے جواب دیا، ''آئیں خداوند، اور دیکھ
لیں۔''

35عیسیٰ رو پڑا۔ 36یہودیوں نے کہا، ''دیکھو، وہ
اُسے کتنا عزیز تھا۔''

37لیکن اُن میں سے بعض نے کہا، ''اِس آدمی نے
اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا
سکتا تھا؟''

لعزر کو زندہ کر دیا جاتا ہے

38پھر عیسیٰ دوبارہ نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ قبر
ایک غار تھی جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ 39عیسیٰ
نے کہا، ''پتھر کو ہٹا دو۔''

لیکن مرحوم کی بہن مرتھا نے اعتراض کیا، ''خداوند،
بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو
گئے ہیں۔''

40عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''کیا مَیں نے تجھے نہیں
بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟''
41چنانچہ اُنہوں نے پتھر کو ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ نے اپنی
نظر اُٹھا کر کہا، ''اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں
کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ 42مَیں تو جانتا ہوں کہ
تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس
کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے
مجھے بھیجا ہے۔'' 43پھر عیسیٰ زور سے پکار اُٹھا، ''لعزر،
نکل آ!'' 44اور مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ
اور پاؤں پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ
کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''اِس
کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔''

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندی

45اُن یہودیوں میں سے جو مریم کے پاس آئے تھے
بہت سے عیسیٰ پر ایمان لائے جب اُنہوں نے وہ دیکھا
جو اُس نے کیا۔ 46لیکن بعض فریسیوں کے پاس گئے
اور اُنہیں بتایا کہ عیسیٰ نے کیا کِیا ہے۔ 47تب راہنما
اماموں اور فریسیوں نے یہودی عدالتِ عالیہ کا اجلاس
منعقد کیا۔ اُنہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، ''ہم کیا
کر رہے ہیں؟ یہ آدمی بہت سے الٰہی نشان دکھا رہا ہے۔
48اگر ہم اُسے کھلا چھوڑیں تو آخر کار سب اُس پر ایمان
لے آئیں گے۔ پھر رومی آ کر ہمارے بیت المقدّس اور
ہمارے ملک کو تباہ کر دیں گے۔''

49اُن میں سے ایک کائفا تھا جو اُس سال امامِ اعظم
تھا۔ اُس نے کہا، ''آپ کچھ نہیں سمجھتے 50اور اِس کا

خیال بھی نہیں کرتے کہ اِس سے پہلے کہ پوری قوم
ہلاک ہو جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے لئے
مر جائے۔‘‘ 51اُس نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں
کی تھی۔ اُس سال کے امامِ اعظم کی حیثیت سے ہی اُس
نے یہ پیش گوئی کی کہ عیسیٰ یہودی قوم کے لئے مرے
گا۔ 52اور نہ صرف اِس کے لئے بلکہ اللہ کے بکھرے
ہوئے فرزندوں کو جمع کر کے ایک کرنے کے لئے بھی۔
53اُس دن سے اُنہوں نے عیسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ
کر لیا۔ 54اِس لئے اُس نے اب سے علانیہ یہودیوں کے
درمیان وقت نہ گزارا، بلکہ اُس جگہ کو چھوڑ کر ریگستان
کے قریب ایک علاقے میں گیا۔ وہاں وہ اپنے شاگردوں
سمیت ایک گاؤں بنام افرائیم میں رہنے لگا۔
55 پھر یہودیوں کی عیدِ فسح قریب آ گئی۔ دیہات
سے بہت سے لوگ اپنے آپ کو پاک کروانے کے لئے
عید سے پہلے پہلے یروشلم پہنچے۔ 56وہاں وہ عیسیٰ کا پتا
کرتے اور بیت المقدس میں کھڑے آپس میں بات
کرتے رہے، ’’کیا خیال ہے؟ کیا وہ تہوار پر نہیں
آئے گا؟‘‘ 57لیکن راہنما اماموں اور فریسیوں نے حکم دیا
تھا، ’’اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ عیسیٰ کہاں ہے تو وہ
اطلاع دے تاکہ ہم اُسے گرفتار کر لیں۔‘‘

عیسیٰ کو بیت عنیاہ میں مسح کیا جاتا ہے

12 فسح کی عید میں ابھی چھ دن باقی تھے کہ
عیسیٰ بیت عنیاہ پہنچا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں
اُس لعزر کا گھر تھا جسے عیسیٰ نے مُردوں میں سے زندہ
کیا تھا۔ 2وہاں اُس کے لئے ایک خاص کھانا بنایا گیا۔
مرتھا کھانے والوں کی خدمت کر رہی تھی جبکہ لعزر عیسیٰ
اور باقی مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک تھا۔3 پھر
مریم نے آدھا لٹر خالص جٹاماسی کا نہایت قیمتی عطر لے
کر عیسیٰ کے پاؤں پر اُنڈیل دیا اور اُنہیں اپنے بالوں سے
پونچھ کر خشک کیا۔ خوشبو پورے گھر میں پھیل گئی۔
4لیکن عیسیٰ کے شاگرد یہوداہ اِسکریوتی نے اعتراض کیا
(بعد میں اُسی نے عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا)۔
اُس نے کہا، 5’’اِس عطر کی قیمت چاندی کے 300
سِکے تھی۔ اِسے کیوں نہیں بیچا گیا تاکہ اِس کے پیسے
غریبوں کو دیئے جاتے؟‘‘ 6اُس نے یہ بات اِس لئے
نہیں کی کہ اُسے غریبوں کی فکر تھی۔ اصل میں وہ چور
تھا۔ وہ شاگردوں کا خزانچی تھا اور جمع شدہ پیسوں میں
سے بددیانتی کرتا رہتا تھا۔
7لیکن عیسیٰ نے کہا، ’’اُسے چھوڑ دے! اُس نے
میری تدفین کی تیاری کے لئے یہ کیا ہے۔ 8 غریب تو
ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے
پاس نہیں رہوں گا۔‘‘

لعزر کے خلاف منصوبہ بندی

9اِتنے میں یہودیوں کی بڑی تعداد کو معلوم ہوا کہ
عیسیٰ وہاں ہے۔ وہ نہ صرف عیسیٰ سے ملنے کے لئے
آئے بلکہ لعزر سے بھی جسے اُس نے مُردوں میں سے
زندہ کیا تھا۔ 10اِس لئے راہنما اماموں نے لعزر کو بھی
قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ 11 کیونکہ اُس کی وجہ سے
بہت سے یہودی اُن میں سے چلے گئے اور عیسیٰ پر ایمان
لے آئے تھے۔

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

12 اگلے دن عید کے لئے آئے ہوئے لوگوں کو پتا
چلا کہ عیسیٰ یروشلم آ رہا ہے۔ ایک بڑا ہجوم 13 کھجور کی

ڈالیاں پکڑے شہر سے نکل کر اُس سے ملنے آیا۔ چلتے
چلتے وہ چلّا کر نعرے لگا رہے تھے،

”ہوشعنا![a]

مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے!
اسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے!“

14 عیسیٰ کو کہیں سے ایک جوان گدھا مل گیا اور وہ
اُس پر بیٹھ گیا، جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

15 ”اے صیون بیٹی، مت ڈر!
دیکھ، تیرا بادشاہ گدھے کے بچے پر سوار
آ رہا ہے۔“

16 اُس وقت اُس کے شاگردوں کو اِس بات کی سمجھ
نہ آئی۔ لیکن بعد میں جب عیسیٰ اپنے جلال کو پہنچا تو
اُنہیں یاد آیا کہ لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ کچھ کیا تھا
اور وہ سمجھ گئے کہ کلامِ مقدّس میں اِس کا ذکر بھی ہے۔
17 جو ہجوم اُس وقت عیسیٰ کے ساتھ تھا جب اُس
نے لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا، وہ دوسروں کو
اِس کے بارے میں بتاتا رہا تھا۔ 18 اِسی وجہ سے اِتنے
لوگ عیسیٰ سے ملنے کے لئے آئے تھے، اُنہوں نے اُس
کے اِس الٰہی نشان کے بارے میں سنا تھا۔ 19 یہ دیکھ
کر فریسی آپس میں کہنے لگے، ”آپ دیکھ رہے ہیں کہ
بات نہیں بن رہی۔ دیکھو، تمام دنیا اُس کے پیچھے ہو
لی ہے۔“

کچھ یونانی عیسیٰ کو تلاش کرتے ہیں

20 کچھ یونانی بھی اُن میں تھے جو فسح کی عید کے
موقع پر پرستش کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔
21 اب وہ فلپّس سے ملنے آئے جو گلیل کے بیت صیدا
سے تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”جناب، ہم عیسیٰ سے ملنا
چاہتے ہیں۔“
22 فلپّس نے اندریاس کو یہ بات بتائی اور پھر وہ مل
کر عیسیٰ کے پاس گئے اور اُسے یہ خبر پہنچائی۔ 23 لیکن
عیسیٰ نے جواب دیا، ”اب وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم
کو جلال ملے۔ 24 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جب تک
گندم کا دانہ زمین میں گر کر مر نہ جائے وہ اکیلا ہی رہتا
ہے۔ لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔
25 جو اپنی جان کو پیار کرتا ہے وہ اُسے کھو دے گا، اور
جو اِس دنیا میں اپنی جان سے دشمنی رکھتا ہے وہ اُسے ابد
تک محفوظ رکھے گا۔ 26 اگر کوئی میری خدمت کرنا چاہے تو
وہ میرے پیچھے ہو لے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں میرا
خادم بھی ہو گا۔ اور جو میری خدمت کرے میرا باپ اُس
کی عزت کرے گا۔

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

27 اب میرا دل مضطرب ہے۔ مَیں کیا کہوں؟ کیا
مَیں کہوں، ’اے باپ، مجھے اِس وقت سے بچائے
رکھ‘؟ نہیں، مَیں تو اِسی لئے آیا ہوں۔ 28 اے باپ،
اپنے نام کو جلال دے۔“
تب آسمان سے ایک آواز سنائی دی، ”مَیں اُسے جلال
دے چکا ہوں اور دوبارہ بھی جلال دوں گا۔“
29 ہجوم کے جو لوگ وہاں کھڑے تھے اُنہوں نے یہ
سن کر کہا، ”بادل گرج رہے ہیں۔“ اَوروں نے خیال
پیش کیا، ”کوئی فرشتہ اُس سے ہم کلام ہوا ہے۔“
30 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”یہ آواز میرے واسطے نہیں
بلکہ تمہارے واسطے تھی۔ 31 اب دنیا کی عدالت کرنے

[a] ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اِس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کا وقت آ گیا ہے، اب دنیا کے حکمران کو نکال دیا جائے
گا۔ 32 اور مَیں خود زمین سے اونچے پر چڑھائے جانے
کے بعد سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔“ 33 اِن الفاظ
سے اُس نے اِس طرف اشارہ کیا کہ وہ کس طرح کی
موت مرے گا۔
34 ہجوم بول اُٹھا، ”کلامِ مقدّس سے ہم نے سنا ہے
کہ مسیح ابد تک قائم رہے گا۔ تو پھر آپ کی یہ کیسی بات
ہے کہ ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھایا جانا ہے؟ آخر ابنِ
آدم ہے کون؟“
35 عیسیٰ نے جواب دیا، ”نور تھوڑی دیر اَور تمہارے
پاس رہے گا۔ جتنی دیر وہ موجود ہے اِس نور میں چلتے
رہو تاکہ تاریکی تم پر چھا نہ جائے۔ جو اندھیرے میں
چلتا ہے اُسے نہیں معلوم کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔
36 نور کے تمہارے پاس سے چلے جانے سے پہلے پہلے
اُس پر ایمان لاؤ تاکہ تم نور کے فرزند بن جاؤ۔“

لوگ ایمان نہیں رکھتے

یہ کہنے کے بعد عیسیٰ چلا گیا اور غائب ہو گیا۔
37 اگرچہ عیسیٰ نے یہ تمام الٰہی نشان اُن کے سامنے ہی
دکھائے تو بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ 38 یوں یسعیاہ
نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی،

”اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟“

39 چنانچہ وہ ایمان نہ لا سکے، جس طرح یسعیاہ نبی
نے کہیں اَور فرمایا ہے،

40 ”اللہ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
اور اُن کے دل کو بے حس کر دیا ہے،
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
اپنے دل سے سمجھیں،
میری طرف رجوع کریں
اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔“

41 یسعیاہ نے یہ اِس لئے فرمایا کیونکہ اُس نے عیسیٰ
کا جلال دیکھ کر اُس کے بارے میں بات کی۔
42 تو بھی بہت سے لوگ عیسیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔
اُن میں کچھ راہنما بھی شامل تھے۔ لیکن وہ اِس کا علانیہ
اقرار نہیں کرتے تھے، کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ فریسی
ہمیں یہودی جماعت سے خارج کر دیں گے۔ 43 اصل
میں وہ اللہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت کو زیادہ
عزیز رکھتے تھے۔

عیسیٰ کا کلام لوگوں کی عدالت کرے گا

44 پھر عیسیٰ پکار اُٹھا، ”جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ
نہ صرف مجھ پر بلکہ اُس پر ایمان رکھتا ہے جس نے مجھے
بھیجا ہے۔ 45 اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے
جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 46 مَیں نور کی حیثیت سے اِس
دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو بھی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی
میں نہ رہے۔ 47 جو میری باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں
کرتا مَیں اُس کی عدالت نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں دنیا
کی عدالت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اُسے نجات
دینے کے لئے۔ 48 تو بھی ایک ہے جو اُس کی عدالت
کرتا ہے۔ جو مجھے رد کر کے میری باتیں قبول نہیں کرتا
میرا پیش کیا گیا کلام ہی قیامت کے دن اُس کی عدالت
کرے گا۔ 49 کیونکہ جو کچھ مَیں نے بیان کیا ہے وہ میری
طرف سے نہیں ہے۔ میرے بھیجنے والے باپ ہی نے
مجھے حکم دیا کہ کیا کہنا اور کیا سنانا ہے۔ 50 اور مَیں جانتا
ہوں کہ اُس کا حکم ابدی زندگی تک پہنچاتا ہے۔ چنانچہ

جو کچھ مَیں سناتا ہوں وہی کچھ ہے جو باپ نے مجھے
بتایا ہے۔"

عیسیٰ اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوتا ہے

13 فسح کی عید اب شروع ہونے والی تھی۔ عیسیٰ
جانتا تھا کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ مجھے اِس
دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جانا ہے۔ گو اُس نے ہمیشہ
دنیا میں اپنے لوگوں سے محبت رکھی تھی، لیکن اب اُس
نے آخری حد تک اُن پر اپنی محبت کا اظہار کیا۔
2 پھر شام کا کھانا تیار ہوا۔ اُس وقت ابلیس شمعون
اِسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کے دل میں عیسیٰ کو دشمن کے
حوالے کرنے کا ارادہ ڈال چکا تھا۔ 3 عیسیٰ جانتا تھا
کہ باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے اور کہ
مَیں اللہ میں سے نکل آیا اور اب اُس کے پاس واپس
جا رہا ہوں۔ 4 چنانچہ اُس نے دسترخوان سے اُٹھ کر
اپنا لباس اُتار دیا اور کمر پر تولیہ باندھ لیا۔ 5 پھر وہ باسن
میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور بندھے
ہوئے تولیہ سے پونچھ کر خشک کرنے لگا۔ 6 جب پطرس
کی باری آئی تو اُس نے کہا، "خداوند، آپ میرے پاؤں
دھونا چاہتے ہیں؟"
7 عیسیٰ نے جواب دیا، "اِس وقت تُو نہیں سمجھتا
کہ مَیں کیا کر رہا ہوں، لیکن بعد میں یہ تیری سمجھ میں
آ جائے گا۔"
8 پطرس نے اعتراض کیا، "مَیں کبھی بھی آپ کو
میرے پاؤں دھونے نہیں دوں گا!"
عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر مَیں تجھے نہ دھوؤں تو
میرے ساتھ تیرا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔"
9 یہ سن کر پطرس نے کہا، "تو پھر خداوند، نہ صرف
میرے پاؤں بلکہ میرے ہاتھوں اور سر کو بھی دھوئیں!"
10 عیسیٰ نے جواب دیا، "جس شخص نے نہا لیا ہے
اُسے صرف اپنے پاؤں کو دھونے کی ضرورت ہوتی ہے،
کیونکہ وہ پورے طور پر پاک صاف ہے۔ تم پاک صاف
ہو، لیکن سب کے سب نہیں۔" 11 (عیسیٰ کو معلوم
تھا کہ کون اُسے دشمن کے حوالے کرے گا۔ اِس لئے
اُس نے کہا کہ سب کے سب پاک صاف نہیں ہیں۔)
12 اُن سب کے پاؤں دھونے کے بعد عیسیٰ دوبارہ اپنا
لباس پہن کر بیٹھ گیا۔ اُس نے سوال کیا، "کیا تم سمجھتے
ہو کہ مَیں نے تمہارے لئے کیا کِیا ہے؟ 13 تم مجھے
'اُستاد' اور 'خداوند' کہہ کر مخاطب کرتے ہو اور یہ صحیح
ہے، کیونکہ مَیں یہی کچھ ہوں۔ 14 مَیں، تمہارے
خداوند
اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے۔ اِس لئے اب
تمہارا فرض بھی ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا
کرو۔ 15 مَیں نے تم کو ایک نمونہ دیا ہے تاکہ تم بھی
وہی کرو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ 16 مَیں تم
کو سچ بتاتا ہوں کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا،
نہ پیغمبر اپنے بھیجنے والے سے۔ 17 اگر تم یہ جانتے ہو
تو اِس پر عمل بھی کرو، پھر ہی تم مبارک ہو گے۔
18 مَیں تم سب کی بات نہیں کر رہا۔ جنہیں مَیں
نے چن لیا ہے اُنہیں مَیں جانتا ہوں۔ لیکن کلامِ
مقدّس کی اِس بات کا پورا ہونا ضرور ہے، 'جو میری روٹی
کھاتا ہے اُس نے مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔' 19 مَیں تم
کو اِس سے پہلے کہ وہ پیش آئے یہ ابھی بتا رہا
ہوں، تاکہ جب وہ پیش آئے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی
ہوں۔ 20 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو شخص اُسے قبول

کرتا ہے جسے مَیں نے بھیجا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔
اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس
نے مجھے بھیجا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کیا جاتا ہے

21 اِن الفاظ کے بعد عیسیٰ نہایت مضطرب ہوا اور
کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے
دشمن کے حوالے کر دے گا۔“
22 شاگرد اُلجھن میں ایک دوسرے کو دیکھ کر سوچنے
لگے کہ عیسیٰ کس کی بات کر رہا ہے۔ 23 ایک شاگرد
جسے عیسیٰ پیار کرتا تھا اُس کے قریب ترین بیٹھا تھا۔
24 پطرس نے اُسے اشارہ کیا کہ وہ اُس سے دریافت
کرے کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔
25 اُس شاگرد نے عیسیٰ کی طرف سر جھکا کر پوچھا،
”خداوند، یہ کون ہے؟“
26 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جسے مَیں روٹی کا لقمہ
شوربے میں ڈبو کر دوں، وہی ہے۔“ پھر لقمے کو ڈبو
کر اُس نے شمعون اِسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دے دیا۔
27 جوں ہی یہوداہ نے یہ لقمہ لے لیا ابلیس اُس میں
سما گیا۔ عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”جو کچھ کرنا ہے وہ جلدی
سے کر لے۔“ 28 لیکن میز پر بیٹھے لوگوں میں سے کسی
کو معلوم نہ ہوا کہ عیسیٰ نے یہ کیوں کہا۔ 29 بعض کا
خیال تھا کہ چونکہ یہوداہ خزانچی تھا اِس لئے وہ اُسے بتا
رہا ہے کہ عید کے لئے درکار چیزیں خرید لے یا غریبوں
میں کچھ تقسیم کر دے۔
30 چنانچہ عیسیٰ سے یہ لقمہ لیتے ہی یہوداہ باہر نکل
گیا۔ رات کا وقت تھا۔

عیسیٰ کا نیا حکم

31 یہوداہ کے چلے جانے کے بعد عیسیٰ نے کہا،
”اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور اللہ نے اُس میں جلال
پایا ہے۔ 32 ہاں، چونکہ اللہ کو اُس میں جلال مل گیا
ہے اِس لئے اللہ اپنے میں فرزند کو جلال دے گا۔ اور
وہ یہ جلال فوراً دے گا۔ 33 میرے بچو، مَیں تھوڑی دیر
اَور تمہارے پاس ٹھہروں گا۔ تم مجھے تلاش کرو گے،
اور جو کچھ مَیں یہودیوں کو بتا چکا ہوں وہ اب تم کو بھی
بتاتا ہوں، جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔
34 مَیں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں، یہ کہ ایک دوسرے
سے محبت رکھو۔ جس طرح مَیں نے تم سے محبت رکھی
اُسی طرح تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو۔ 35 اگر تم
ایک دوسرے سے محبت رکھو گے تو سب جان لیں گے
کہ تم میرے شاگرد ہو۔“

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

36 پطرس نے پوچھا، ”خداوند، آپ کہاں جا رہے
ہیں؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تُو
میرے پیچھے نہیں آ سکتا۔ لیکن بعد میں تُو میرے پیچھے
آ جائے گا۔“
37 پطرس نے سوال کیا، ”خداوند، مَیں آپ کے پیچھے
ابھی کیوں نہیں جا سکتا؟ مَیں آپ کے لئے اپنی جان
تک دینے کو تیار ہوں۔“
38 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو میرے لئے اپنی
جان دینا چاہتا ہے؟ مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ مرغ کے
بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین مرتبہ مجھے جاننے سے
انکار کر چکا ہو گا۔

عیسیٰ باپ کے پاس جانے کی راہ ہے

14 تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے
ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ 2 میرے باپ
کے گھر میں بے شمار مکان ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا
مَیں تم کو بتاتا کہ مَیں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے کے
لئے وہاں جا رہا ہوں؟ 3 اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے
جگہ تیار کروں تو واپس آ کر تم کو اپنے ساتھ لے جاؤں
گا تاکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم بھی ہو۔ 4 اور جہاں
مَیں جا رہا ہوں اُس کی راہ تم جانتے ہو۔"
5 توما بول اُٹھا، "خداوند، ہمیں معلوم نہیں کہ
آپ کہاں جا رہے ہیں۔ تو پھر ہم اُس کی راہ کس
طرح جانیں؟"
6 عیسیٰ نے جواب دیا، "راہ اور حق اور زندگی مَیں
ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں
آ سکتا۔ 7 اگر تم نے مجھے جان لیا ہے تو اِس کا مطلب
ہے کہ تم میرے باپ کو بھی جان لو گے۔ اور اب سے
ایسا ہے بھی۔ تم اُسے جانتے ہو اور تم نے اُس کو دیکھ
لیا ہے۔"
8 فلپّس نے کہا، "اے خداوند، باپ کو ہمیں
دکھائیں۔ بس یہی ہمارے لئے کافی ہے۔"
9 عیسیٰ نے جواب دیا، "فلپّس، مَیں اِتنی دیر سے
تمہارے ساتھ ہوں، کیا اِس کے باوجود تُو مجھے نہیں
جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ تو
پھر تُو کیوں کر کہتا ہے، 'باپ کو ہمیں دکھائیں'؟ 10 کیا
تُو ایمان نہیں رکھتا کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ
میں ہے؟ جو باتیں مَیں تم کو بتاتا ہوں وہ میری نہیں بلکہ
مجھ میں رہنے والے باپ کی طرف سے ہیں۔ وہی اپنا
کام کر رہا ہے۔ 11 میری بات کا یقین کرو کہ مَیں باپ
میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔ یا کم از کم اُن کاموں
کی بنا پر یقین کرو جو مَیں نے کئے ہیں۔ 12 مَیں تم کو سچ
بتاتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ وہی کچھ کرے گا
جو مَیں کرتا ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے
کام کرے گا، کیونکہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔
13 اور جو کچھ تم میرے نام میں مانگو مَیں دوں گا تاکہ
باپ کو فرزند میں جلال مل جائے۔ 14 جو کچھ تم میرے
نام میں مجھ سے چاہو وہ مَیں کروں گا۔

روح القدس دینے کا وعدہ

15 اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے احکام کے
مطابق زندگی گزارو گے۔ 16 اور مَیں باپ سے گزارش
کروں گا تو وہ تم کو ایک اَور مددگار دے گا جو ابد تک
تمہارے ساتھ رہے گا 17 یعنی سچائی کا روح، جسے دنیا پا
نہیں سکتی، کیونکہ وہ نہ تو اُسے دیکھتی نہ جانتی ہے۔
لیکن تم اُسے جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا
ہے اور آئندہ تمہارے اندر رہے گا۔
18 مَیں تم کو یتیم چھوڑ کر نہیں جاؤں گا بلکہ تمہارے
پاس واپس آؤں گا۔ 19 تھوڑی دیر کے بعد دنیا مجھے نہیں
دیکھے گی، لیکن تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ مَیں زندہ
ہوں اِس لئے تم بھی زندہ رہو گے۔ 20 جب وہ دن آئے
گا تو تم جان لو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں، تم مجھ
میں ہو اور مَیں تم میں۔
21 جس کے پاس میرے احکام ہیں اور جو اُن کے
مطابق زندگی گزارتا ہے، وہی مجھے پیار کرتا ہے۔ اور جو
مجھے پیار کرتا ہے اُسے میرا باپ پیار کرے گا۔ مَیں بھی
اُسے پیار کروں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔"
22 یہوداہ (یہوداہ اِسکریوتی نہیں) نے پوچھا، "خداوند،

کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو صرف ہم پر ظاہر کریں
گے اور دنیا پر نہیں؟‘‘
23 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’اگر کوئی مجھے پیار کرے تو
وہ میرے کلام کے مطابق زندگی گزارے گا۔ میرا باپ
ایسے شخص کو پیار کرے گا اور ہم اُس کے پاس آ کر اُس
کے ساتھ سکونت کریں گے۔ 24 جو مجھ سے محبت نہیں
کرتا وہ میری باتوں کے مطابق زندگی نہیں گزارتا۔ اور جو
کلام تم مجھ سے سنتے ہو وہ میرا اپنا کلام نہیں ہے بلکہ
باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
25 یہ سب کچھ مَیں نے تمہارے ساتھ رہتے ہوئے
تم کو بتایا ہے۔ 26 لیکن بعد میں روح القدس، جسے باپ
میرے نام سے بھیجے گا تم کو سب کچھ سکھائے گا۔ یہ
مددگار تم کو ہر بات کی یاد دلائے گا جو مَیں نے تم کو
بتائی ہے۔
27 مَیں تمہارے پاس سلامتی چھوڑے جاتا ہوں، اپنی
ہی سلامتی تم کو دے دیتا ہوں۔ اور مَیں اِسے یوں نہیں
دیتا جس طرح دنیا دیتی ہے۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور
نہ ڈرے۔ 28 تم نے مجھ سے سن لیا ہے کہ ’مَیں جا رہا
ہوں اور تمہارے پاس واپس آؤں گا۔‘ اگر تم مجھ سے
محبت رکھتے تو تم اِس بات پر خوش ہوتے کہ مَیں باپ
کے پاس جا رہا ہوں، کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔
29 مَیں نے تم کو پہلے سے بتا دیا ہے، اِس سے پیشتر
کہ یہ ہو، تاکہ جب پیش آئے تو تم ایمان لاؤ۔ 30 اب
سے مَیں تم سے زیادہ باتیں نہیں کروں گا، کیونکہ اِس
دنیا کا حکمران آ رہا ہے۔ اُسے مجھ پر کوئی قابو نہیں ہے،
31 لیکن دنیا یہ جان لے کہ مَیں باپ کو پیار کرتا ہوں
اور وہی کچھ کرتا ہوں جس کا حکم وہ مجھے دیتا ہے۔
اب اُٹھو، ہم یہاں سے چلیں۔

عیسیٰ انگور کی حقیقی بیل ہے

15 مَیں انگور کی حقیقی بیل ہوں اور میرا باپ
مالی ہے۔ 2 وہ میری ہر شاخ کو جو پھل
نہیں لاتی کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن جو شاخ پھل
لاتی ہے اُس کی وہ کانٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ زیادہ پھل
لائے۔ 3 اُس کلام کے ذریعے جو مَیں نے تم کو سنایا
ہے تم تو پاک صاف ہو چکے ہو۔ 4 مجھ میں قائم رہو تو
مَیں بھی تم میں قائم رہوں گا۔ جو شاخ بیل سے کٹ
گئی ہے وہ پھل نہیں لا سکتی۔ بالکل اِسی طرح تم بھی اگر
تم مجھ میں قائم نہیں رہتے پھل نہیں لا سکتے۔
5 مَیں ہی انگور کی بیل ہوں، اور تم اُس کی شاخیں
ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہ بہت
سا پھل لاتا ہے، کیونکہ مجھ سے الگ ہو کر تم کچھ نہیں
کر سکتے۔ 6 جو مجھ میں قائم نہیں رہتا اور نہ مَیں اُس
میں اُسے بےفائدہ شاخ کی طرح باہر پھینک دیا جاتا
ہے۔ ایسی شاخیں سوکھ جاتی ہیں اور لوگ اُن کا ڈھیر لگا
کر اُنہیں آگ میں جھونک دیتے ہیں جہاں وہ جل جاتی
ہیں۔ 7 اگر تم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں تو جو جی
چاہے مانگو، وہ تم کو دیا جائے گا۔ 8 جب تم بہت سا پھل
لاتے اور یوں میرے شاگرد ثابت ہوتے ہو تو اِس سے
میرے باپ کو جلال ملتا ہے۔ 9 جس طرح باپ نے مجھ
سے محبت رکھی ہے اُسی طرح مَیں نے تم سے بھی محبت
رکھی ہے۔ اب میری محبت میں قائم رہو۔ 10 جب تم
میرے احکام کے مطابق زندگی گزارتے ہو تو تم میری
محبت میں قائم رہتے ہو۔ مَیں بھی اِسی طرح اپنے باپ
کے احکام کے مطابق چلتا ہوں اور یوں اُس کی محبت
میں قائم رہتا ہوں۔
11 مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ میری خوشی

تم میں ہو بلکہ تمہارا دل خوشی سے بھر کر چھلک اُٹھے۔
12 میرا حکم یہ ہے کہ ایک دوسرے کو ویسے پیار کرو
جیسے مَیں نے تم کو پیار کیا ہے۔ 13 اِس سے بڑی محبت
ہے نہیں کہ کوئی اپنے دوستوں کے لئے اپنی جان دے
دے۔ 14 تم میرے دوست ہو اگر تم وہ کچھ کرو جو
مَیں تم کو بتاتا ہوں۔ 15 اب سے مَیں نہیں کہتا کہ تم
غلام ہو، کیونکہ غلام نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا
ہے۔ اِس کے بجائے مَیں نے کہا ہے کہ تم دوست ہو،
کیونکہ مَیں نے تم کو سب کچھ بتایا ہے جو مَیں نے اپنے
باپ سے سنا ہے۔ 16 تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ مَیں نے
تم کو چن لیا ہے۔ مَیں نے تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل
لاؤ، ایسا پھل جو قائم رہے۔ پھر باپ تم کو وہ کچھ دے
گا جو تم میرے نام میں مانگو گے۔ 17 میرا حکم یہی ہے کہ
ایک دوسرے سے محبت رکھو۔

دنیا کی دشمنی

18 اگر دنیا تم سے دشمنی رکھے تو یہ بات ذہن میں رکھو
کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے دشمنی رکھی ہے۔ 19 اگر
تم دنیا کے ہوتے تو دنیا تم کو اپنا سمجھ کر پیار کرتی۔ لیکن
تم دنیا کے نہیں ہو۔ مَیں نے تم کو دنیا سے الگ کر
کے چن لیا ہے۔ اِس لئے دنیا تم سے دشمنی رکھتی ہے۔
20 وہ بات یاد کرو جو مَیں نے تم کو بتائی کہ غلام اپنے
مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنہوں نے مجھے ستایا ہے تو
تمہیں بھی ستائیں گے۔ اور اگر اُنہوں نے میرے کلام
کے مطابق زندگی گزاری تو وہ تمہاری باتوں پر بھی عمل
کریں گے۔ 21 لیکن تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کریں
گے، میرے نام کی وجہ سے کریں گے، کیونکہ وہ اُسے
نہیں جانتے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 22 اگر مَیں آیا
نہ ہوتا اور اُن سے بات نہ کی ہوتی تو وہ قصور وار نہ
ٹھہرتے۔ لیکن اب اُن کے گناہ کا کوئی بھی عذر باقی
نہیں رہا۔ 23 جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہے وہ میرے باپ
سے بھی دشمنی رکھتا ہے۔ 24 اگر مَیں نے اُن کے درمیان
ایسا کام نہ کیا ہوتا جو کسی اَور نے نہیں کیا تو وہ قصور
وار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب اُنہوں نے سب کچھ دیکھا
ہے اور پھر بھی مجھ سے اور میرے باپ سے دشمنی رکھی
ہے۔ 25 اور ایسا ہونا بھی تھا تاکہ کلامِ مقدّس کی یہ پیش
گوئی پوری ہو جائے کہ ’اُنہوں نے بلاوجہ مجھ سے کینہ
رکھا ہے۔‘

26 جب وہ مددگار آئے گا جسے مَیں باپ کی طرف
سے تمہارے پاس بھیجوں گا تو وہ میرے بارے میں
گواہی دے گا۔ وہ سچائی کا روح ہے جو باپ میں سے
نکلتا ہے۔ 27 تم کو بھی میرے بارے میں گواہی دینا ہے،
کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ رہے ہو۔

16 مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ
تم گم راہ نہ ہو جاؤ۔ 2 وہ تم کو یہودی
جماعتوں سے نکال دیں گے، بلکہ وہ وقت بھی آنے والا
ہے کہ جو بھی تم کو مار ڈالے گا وہ سمجھے گا، ’مَیں نے
اللہ کی خدمت کی ہے۔‘ 3 وہ اِس قسم کی حرکتیں اِس لئے
کریں گے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا ہے، نہ مجھے۔
4 مَیں نے تم کو یہ باتیں اِس لئے بتائی ہیں کہ جب اُن
کا وقت آ جائے تو تم کو یاد آئے کہ مَیں نے تمہیں آگاہ
کر دیا تھا۔

روح القدس کی خدمت

مَیں نے اب تک تم کو یہ نہیں بتایا کیونکہ مَیں
تمہارے ساتھ تھا۔ 5 لیکن اب مَیں اُس کے پاس جا

رہا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ تو بھی تم میں سے کوئی
مجھ سے نہیں پوچھتا، ’آپ کہاں جا رہے ہیں؟‘ 6 اِس
کے بجائے تمہارے دل غم زدہ ہیں کہ مَیں نے تم کو
ایسی باتیں بتائی ہیں۔ 7 لیکن مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ
تمہارے لئے فائدہ مند ہے کہ مَیں جا رہا ہوں۔ اگر
مَیں نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن
اگر مَیں جاؤں تو مَیں اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔
8 اور جب وہ آئے گا تو گناہ، راست بازی اور عدالت
کے بارے میں دنیا کی غلطی کو بےنقاب کر کے یہ
ظاہر کرے گا: 9 گناہ کے بارے میں یہ کہ لوگ مجھ پر
ایمان نہیں رکھتے، 10 راست بازی کے بارے میں یہ کہ
مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں اور تم مجھے اب سے نہیں
دیکھو گے، 11 اور عدالت کے بارے میں یہ کہ اِس دنیا
کے حکمران کی عدالت ہو چکی ہے۔
12 مجھے تم کو مزید بہت کچھ بتانا ہے، لیکن اِس وقت
تم اُسے برداشت نہیں کر سکتے۔ 13 جب سچائی کا روح
آئے گا تو وہ پوری سچائی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے
گا۔ وہ اپنی مرضی سے بات نہیں کرے گا بلکہ صرف
وہی کچھ کہے گا جو وہ خود سنے گا۔ وہی تم کو مستقبل کے
بارے میں بھی بتائے گا۔ 14 اور وہ اِس میں مجھے جلال
دے گا کہ وہ تم کو وہی کچھ سنائے گا جو اُسے مجھ سے ملا
ہو گا۔ 15 جو کچھ بھی باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ اِس لئے
مَیں نے کہا، ’روح تم کو وہی کچھ سنائے گا جو اُسے مجھ
سے ملا ہو گا۔‘

اب دُکھ پھر سُکھ

16 تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے۔ پھر
تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے دوبارہ دیکھ لو گے۔“
17 اُس کے کچھ شاگرد آپس میں بات کرنے لگے،
”عیسیٰ کے یہ کہنے سے کیا مراد ہے کہ ’تھوڑی دیر
کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد
مجھے دوبارہ دیکھ لو گے‘؟ اور اِس کا کیا مطلب ہے،
’مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں‘؟“ 18 اور وہ سوچتے
رہے، ”یہ کس قسم کی ’تھوڑی دیر‘ ہے جس کا ذکر وہ
کر رہے ہیں؟ ہم اُن کی بات نہیں سمجھتے۔“
19 عیسیٰ نے جان لیا کہ وہ مجھ سے اِس کے بارے
میں سوال کرنا چاہتے ہیں۔ اِس لئے اُس نے کہا، ”کیا
تم ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہو کہ میری اِس بات
کا کیا مطلب ہے کہ ’تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں
دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھے دوبارہ دیکھ لو
گے‘؟ 20 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم رو رو کر ماتم کرو
گے جبکہ دنیا خوش ہو گی۔ تم غم کرو گے، لیکن تمہارا غم
خوشی میں بدل جائے گا۔ 21 جب کسی عورت کے بچہ پیدا
ہونے والا ہوتا ہے تو اُسے غم اور تکلیف ہوتی ہے کیونکہ
اُس کا وقت آ گیا ہے۔ لیکن جوں ہی بچہ پیدا ہو جاتا
ہے تو ماں خوشی کے مارے کہ ایک انسان دنیا میں آ گیا
ہے اپنی تمام مصیبت بھول جاتی ہے۔ 22 یہی تمہاری
حالت ہے۔ کیونکہ اب تم غمزدہ ہو، لیکن مَیں تم سے
دوبارہ ملوں گا۔ اُس وقت تم کو خوشی ہو گی، ایسی خوشی جو
تم سے کوئی چھین نہ لے گا۔
23 اُس دن تم مجھ سے کچھ نہیں پوچھو گے۔ مَیں تم
کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم میرے نام میں باپ سے
مانگو گے وہ تم کو دے گا۔ 24 اب تک تم نے میرے نام
میں کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو تم کو ملے گا۔ پھر تمہاری خوشی

پوری ہو جائے گی۔

دنیا پر فتح

25 مَیں نے تم کو یہ تمثیلوں میں بتایا ہے۔ لیکن
ایک دن آئے گا جب مَیں ایسا نہیں کروں گا۔ اُس وقت
مَیں تمثیلوں میں بات نہیں کروں گا بلکہ تم کو باپ کے
بارے میں صاف صاف بتا دوں گا۔ 26 اُس دن تم
میرا نام لے کر مانگو گے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں
کہ مَیں ہی تمہاری خاطر باپ سے درخواست کروں گا۔
27 کیونکہ باپ خود تم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے کہ تم
نے مجھے پیار کیا ہے اور ایمان لائے ہو کہ مَیں اللہ میں
سے نکل آیا ہوں۔ 28 مَیں باپ میں سے نکل کر دنیا
میں آیا ہوں۔ اور اب مَیں دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس
واپس جاتا ہوں۔“

29 اِس پر اُس کے شاگردوں نے کہا، ”اب آپ
تمثیلوں میں نہیں بلکہ صاف صاف بات کر رہے ہیں۔
30 اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں
اور کہ اِس کی ضرورت نہیں کہ کوئی آپ کی پوچھ گچھ
کرے۔ اِس لئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ اللہ میں
سے نکل کر آئے ہیں۔“

31 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اب تم ایمان رکھتے ہو؟
32 دیکھو، وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے جب تم تتر
بتر ہو جاؤ گے۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر ہر ایک اپنے گھر
چلا جائے گا۔ تو بھی مَیں اکیلا نہیں ہوں گا کیونکہ باپ
میرے ساتھ ہے۔ 33 مَیں نے تم کو اِس لئے یہ بات
بتائی تاکہ تم مجھ میں سلامتی پاؤ۔ دنیا میں تم مصیبت
میں پھنسے رہتے ہو۔ لیکن حوصلہ رکھو، مَیں دنیا پر غالب
آیا ہوں۔“

عیسیٰ اپنے شاگردوں کے لئے دعا کرتا ہے

17 یہ کہہ کر عیسیٰ نے اپنی نظر آسمان کی
طرف اُٹھائی اور دعا کی، ”اے باپ،
وقت آ گیا ہے۔ اپنے فرزند کو جلال دے تاکہ فرزند تجھے
جلال دے۔ 2 کیونکہ تُو نے اُسے تمام انسانوں پر اختیار
دیا ہے تاکہ وہ اُن سب کو ابدی زندگی دے جو تُو نے
اُسے دیئے ہیں۔ 3 اور ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے جان
لیں جو واحد اور سچا خدا ہے اور عیسیٰ مسیح کو بھی جان لیں
جسے تُو نے بھیجا ہے۔ 4 مَیں نے تجھے زمین پر جلال دیا
اور اُس کام کی تکمیل کی جس کی ذمہ داری تُو نے مجھے
دی تھی۔ 5 اور اب مجھے اپنے حضور جلال دے، اے
باپ، وہی جلال جو مَیں دنیا کی تخلیق سے پیشتر تیرے
حضور رکھتا تھا۔

6 مَیں نے تیرا نام اُن لوگوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو
نے دنیا سے الگ کر کے مجھے دیا ہے۔ وہ تیرے ہی
تھے۔ تُو نے اُنہیں مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام
کے مطابق زندگی گزاری ہے۔ 7 اب اُنہوں نے جان
لیا ہے کہ جو کچھ بھی تُو نے مجھے دیا ہے وہ تیری طرف
سے ہے۔ 8 کیونکہ جو باتیں تُو نے مجھے دیں مَیں نے
اُنہیں دی ہیں۔ نتیجے میں اُنہوں نے یہ باتیں قبول کر
کے حقیقی طور پر جان لیا کہ مَیں تجھ میں سے نکل کر
آیا ہوں۔ ساتھ ساتھ وہ ایمان بھی لائے کہ تُو نے مجھے
بھیجا ہے۔

9 مَیں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں، دنیا کے لئے نہیں
بلکہ اُن کے لئے جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، کیونکہ وہ
تیرے ہی ہیں۔ 10 جو بھی میرا ہے وہ تیرا ہے اور جو
تیرا ہے وہ میرا ہے۔ چنانچہ مجھے اُن میں جلال ملا ہے۔
11 اب سے مَیں دنیا میں نہیں ہوں گا۔ لیکن یہ دنیا میں

رہ گئے ہیں جبکہ مَیں تیرے پاس آ رہا ہوں۔ قدوس
باپ، اپنے نام میں اُنہیں محفوظ رکھ، اُس نام میں جو تُو
نے مجھے دیا ہے، تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔
12 جتنی دیر مَیں اُن کے ساتھ رہا مَیں نے اُنہیں تیرے
نام میں محفوظ رکھا، اُسی نام میں جو تُو نے مجھے دیا تھا۔
مَیں نے یوں اُن کی نگہبانی کی کہ اُن میں سے ایک بھی
ہلاک نہیں ہوا سوائے ہلاکت کے فرزند کے۔ یوں کلام
کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ 13 اب تو مَیں تیرے پاس
آ رہا ہوں۔ لیکن مَیں دنیا میں ہوتے ہوئے یہ بیان
کر رہا ہوں تاکہ اُن کے دل میری خوشی سے بھر کر
چھلک اُٹھیں۔ 14 مَیں نے اُنہیں تیرا کلام دیا ہے اور
دنیا نے اُن سے دشمنی رکھی، کیونکہ یہ دنیا کے نہیں ہیں،
جس طرح مَیں بھی دنیا کا نہیں ہوں۔ 15 میری دعا یہ
نہیں ہے کہ تُو اُنہیں دنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُنہیں
ابلیس سے محفوظ رکھے۔ 16 وہ دنیا کے نہیں ہیں جس
طرح مَیں بھی دنیا کا نہیں ہوں۔ 17 اُنہیں سچائی کے
وسیلے سے مخصوص و مقدّس کر۔ تیرا کلام ہی سچائی ہے۔
18 جس طرح تُو نے مجھے دنیا میں بھیجا ہے اُسی طرح
مَیں نے بھی اُنہیں دنیا میں بھیجا ہے۔ 19 اُن کی خاطر
مَیں اپنے آپ کو مخصوص کرتا ہوں، تاکہ اُنہیں بھی سچائی
کے وسیلے سے مخصوص و مقدّس کیا جائے۔

20 میری دعا نہ صرف اِن ہی کے لئے ہے، بلکہ اُن
سب کے لئے بھی جو اِن کا پیغام سن کر مجھ پر ایمان
لائیں گے 21 تاکہ سب ایک ہوں۔ جس طرح تُو اے
باپ، مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں اُسی طرح
وہ بھی ہم میں ہوں تاکہ دنیا یقین کرے کہ تُو نے مجھے
بھیجا ہے۔ 22 مَیں نے اُنہیں وہ جلال دیا ہے جو تُو نے
مجھے دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جس طرح ہم ایک ہیں،
23 مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں۔ وہ کامل طور پر ایک
ہوں تاکہ دنیا جان لے کہ تُو نے مجھے بھیجا اور کہ تُو
نے اُن سے محبت رکھی ہے جس طرح مجھ سے رکھی ہے۔
24 اے باپ، مَیں چاہتا ہوں کہ جو تُو نے مجھے
دیئے ہیں وہ بھی میرے ساتھ ہوں، وہاں جہاں
مَیں ہوں، کہ وہ میرے جلال کو دیکھیں، وہ جلال جو
تُو نے اِس لئے مجھے دیا ہے کہ تُو نے مجھے دنیا کی تخلیق
سے پیشتر پیار کیا ہے۔ 25 اے راست باپ، دنیا تجھے
نہیں جانتی، لیکن مَیں تجھے جانتا ہوں۔ اور یہ شاگرد
جانتے ہیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ 26 مَیں نے تیرا
نام اُن پر ظاہر کیا اور اِسے ظاہر کرتا رہوں گا تاکہ تیری
مجھ سے محبت اُن میں ہو اور مَیں اُن میں ہوں۔“

عیسیٰ کی گرفتاری

18 یہ کہہ کر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ
نکلا اور وادیٔ قدرون کو پار کر کے ایک
باغ میں داخل ہوا۔ 2 یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے
کرنے والا تھا وہ بھی اِس جگہ سے واقف تھا، کیونکہ عیسیٰ
وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ 3 راہنما
اماموں اور فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور
بیت المقدّس کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ
مشعلیں، لالٹین اور ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ 4 عیسیٰ
کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ چنانچہ اُس نے
نکل کر اُن سے پوچھا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“
5 اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“
عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”مَیں ہی ہوں۔“
یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنا چاہتا تھا، وہ بھی
اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ 6 جب عیسیٰ نے اعلان کیا،

”مَیں ہی ہوں،“ تو سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر
پڑے۔ 7 ایک اَور بار عیسیٰ نے اُن سے سوال کیا، ”تم
کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

8 اُس نے کہا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی
ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔“
9 یوں اُس کی یہ بات پوری ہوئی، ”مَیں نے اُن میں
سے جو تُو نے مجھے دیئے ہیں ایک کو بھی نہیں کھویا۔“
10 شمعون پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے
اُسے میان سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان
اُڑا دیا (غلام کا نام ملخُس تھا)۔ 11 لیکن عیسیٰ نے پطرس
سے کہا، ”تلوار کو میان میں رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ
پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟“

عیسیٰ حنّا کے سامنے

12 پھر فوجی دستے، اُن کے افسر اور بیت المقدّس کے
یہودی پہرے داروں نے عیسیٰ کو گرفتار کر کے باندھ
لیا۔ 13 پہلے وہ اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس
سال کے امامِ اعظم کائفا کا سسر تھا۔ 14 کائفا ہی نے
یہودیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی
آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

15 شمعون پطرس کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ کے
پیچھے ہو لیا تھا۔ یہ دوسرا شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا
تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں
داخل ہوا۔ 16 پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ
اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ
کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس
کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ 17 اُس
عورت نے پطرس سے پوچھا، ”تم بھی اِس آدمی کے
شاگرد ہو کہ نہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“

18 ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے
لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس
کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا
تاپ رہا تھا۔

امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کرتا ہے

19 اِتنے میں امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کر کے اُس
کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے
لگا۔ 20 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”مَیں نے دنیا میں
کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں
اور بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام
یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ
نہیں کہا۔ 21 آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے
دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو
معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔“
22 اِس پر ساتھ کھڑے بیت المقدّس کے پہرے
داروں میں سے ایک نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا،
”کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ
تم سے کچھ پوچھے؟“
23 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں نے بُری بات
کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے
کیوں مارا؟“
24 پھر حنّا نے عیسیٰ کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ

اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔

پطرس دوبارہ عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

25 شمعون پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ
رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، ”تم بھی
اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“
لیکن پطرس نے انکار کیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“
26 پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی
کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، ”کیا
مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟“
27 پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی
مرغ کی بانگ سنائی دی۔

عیسیٰ کو پیلاطس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

28 پھر یہودی عیسیٰ کو کائفا سے لے کر رومی گورنر
کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔ اب صبح ہو
چکی تھی اور چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں
شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ
ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو جاتے۔ 29 چنانچہ پیلاطس نکل
کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، ”تم اِس آدمی پر کیا الزام
لگا رہے ہو؟“
30 اُنہوں نے جواب دیا، ”اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم
اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔“
31 پیلاطس نے کہا، ”پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی
عدالتوں میں پیش کرو۔“
لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، ”ہمیں کسی کو سزائے
موت دینے کی اجازت نہیں۔“ 32 عیسیٰ نے اِس
طرف اشارہ کیا تھا کہ وہ کس طرح مرے گا اور اب
اُس کی یہ بات پوری ہوئی۔
33 تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے
اُس نے عیسیٰ کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں
کے بادشاہ ہو؟“
34 عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا آپ اپنی طرف سے یہ
سوال کر رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے
میں بتایا ہے؟“
35 پیلاطس نے جواب دیا، ”کیا مَیں یہودی ہوں؟
تمہاری اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے
حوالے کیا ہے۔ تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟“
36 عیسیٰ نے کہا، ”میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں
ہے۔ اگر وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت
جد و جہد کرتے تاکہ مجھے یہودیوں کے حوالے نہ کیا
جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی
نہیں ہے۔“
37 پیلاطس نے کہا، ”تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ
ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ
سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ
میری سنتا ہے۔“
38 پیلاطس نے پوچھا، ”سچائی کیا ہے؟“

عیسیٰ کو سزائے موت سنائی جاتی ہے

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے
اعلان کیا، ”مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں
ملی۔ 39 لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے
عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو
رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں ’یہودیوں کے

بادشاہ' کو رِہا کر دوں؟''
40 لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، ''نہیں، اِس
کو نہیں بلکہ برابا کو۔'' (برابا ڈاکو تھا۔)
19 پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو کوڑے لگوائے۔
2 فوجیوں نے کانٹےدار ٹہنیوں کا ایک
تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے اُسے ارغوانی
رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ 3 پھر اُس کے سامنے آ کر
وہ کہتے، ''اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!'' اور اُسے
تھپّڑ مارتے تھے۔
4 ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات
کرنے لگا، ''دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا
ہوں تاکہ تم جان لو کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی
وجہ نہیں ملی۔'' 5 پھر عیسیٰ کانٹےدار تاج اور ارغوانی
رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن سے کہا،
''لو یہ ہے وہ آدمی۔''
6 اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے
لگے، ''اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!''
پیلاطس نے اُن سے کہا، ''تم ہی اِسے لے جا کر
مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ
نہیں ملی۔''
7 یہودیوں نے اصرار کیا، ''ہمارے پاس شریعت ہے
اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔
کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔''
8 یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔ 9 دوبارہ محل میں
جا کر عیسیٰ سے پوچھا، ''تم کہاں سے آئے ہو؟''
لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ 10 پیلاطس نے اُس سے
کہا، ''اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا
تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور
مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟''
11 عیسیٰ نے جواب دیا، ''آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا
اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے
اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے
دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔''
12 اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی
کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، ''اگر
آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست
ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ
کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔''
13 اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ کو باہر
لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام
''پچی کاری'' تھا۔ (ارامی زبان میں وہ گبتا کہلاتی تھی۔)
14 اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید
کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں، کیونکہ اگلے دن عید کا
آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، ''لو، تمہارا بادشاہ!''
15 لیکن وہ چلّاتے رہے، ''لے جائیں اِسے، لے
جائیں! اِسے مصلوب کریں!''
پیلاطس نے سوال کیا، ''کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو
صلیب پر چڑھاؤں؟''
راہنما اماموں نے جواب دیا، ''سوائے شہنشاہ کے
ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔''
16 پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو اُن کے حوالے کر دیا
تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

چنانچہ وہ عیسیٰ کو لے کر چلے گئے۔ 17 وہ اپنی
صلیب اُٹھائے شہر سے نکلا اور اُس جگہ پہنچا جس کا

نام کھوپڑی (آرامی زبان میں گلگتا) تھا۔ 18وہاں اُنہوں
نے اُسے صلیب پر چڑھا دیا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے
اُس کے بائیں اور دائیں ہاتھ دو اَور آدمیوں کو مصلوب
کیا۔ 19پیلاطس نے ایک تختی بنوا کر اُسے عیسیٰ کی
صلیب پر لگوا دیا۔ تختی پر لکھا تھا، 'عیسیٰ ناصری،
یہودیوں کا بادشاہ۔' 20بہت سے یہودیوں نے یہ پڑھ
لیا، کیونکہ مصلوبیت کا مقام شہر کے قریب تھا اور یہ
جملہ اَرامی، لاطینی اور یونانی زبانوں میں لکھا تھا۔ 21یہ
دیکھ کر یہودیوں کے راہنما اماموں نے اعتراض کیا،
"'یہودیوں کا بادشاہ' نہ لکھیں بلکہ یہ کہ 'اِس آدمی نے
یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا'۔"

22پیلاطس نے جواب دیا، "جو کچھ مَیں نے لکھ دیا
سو لکھ دیا۔"

23عیسیٰ کو صلیب پر چڑھانے کے بعد فوجیوں نے
اُس کے کپڑے لے کر چار حصوں میں بانٹ لئے، ہر
فوجی کے لئے ایک حصہ۔ لیکن چوغہ بےجوڑ تھا۔ وہ
اوپر سے لے کر نیچے تک بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑے کا تھا۔
24اِس لئے فوجیوں نے کہا، "آؤ، اِسے پھاڑ کر تقسیم
نہ کریں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔" یوں کلامِ مُقدّس کی
یہ پیش گوئی پوری ہوئی، "اُنہوں نے آپس میں میرے
کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔" فوجیوں
نے یہی کچھ کیا۔

25کچھ خواتین بھی عیسیٰ کی صلیب کے قریب
کھڑی تھیں: اُس کی ماں، اُس کی خالہ، کلوپاس کی بیوی
مریم اور مریم مگدلینی۔ 26جب عیسیٰ نے اپنی ماں کو اُس
شاگرد کے ساتھ کھڑے دیکھا جو اُسے پیارا تھا تو اُس
نے کہا، "اے خاتون، دیکھیں آپ کا بیٹا یہ ہے۔"
27اور اُس شاگرد سے اُس نے کہا، "دیکھ، تیری ماں
یہ ہے۔" اُس وقت سے اُس شاگرد نے عیسیٰ کی ماں
کو اپنے گھر رکھا۔

عیسیٰ کی موت

28اِس کے بعد جب عیسیٰ نے جان لیا کہ میرا
مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، "مجھے
پیاس لگی ہے۔" (اِس سے بھی کلامِ مُقدّس کی ایک
پیش گوئی پوری ہوئی۔)
29قریب مَے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔
اُنہوں نے ایک اسپنج سرکے میں ڈبو کر اُسے زوفے کی
شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر عیسیٰ کے منہ تک پہنچایا۔ 30یہ
سرکہ پینے کے بعد عیسیٰ بول اُٹھا، "کام مکمل ہو گیا
ہے۔" اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللہ کے سپرد
کر دی۔

عیسیٰ کا پہلو چھیدا جاتا ہے

31فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز اور
ایک خاص سبت تھا۔ اِس لئے یہودی نہیں چاہتے تھے
کہ مصلوب ہوئی لاشیں اگلے دن تک صلیبوں پر لٹکی
رہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ
اُن کی ٹانگیں تُڑوا کر اُنہیں صلیبوں سے اُتارنے دے۔
32تب فوجیوں نے آ کر عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کئے
جانے والے آدمیوں کی ٹانگیں توڑ دیں، پہلے ایک کی پھر
دوسرے کی۔ 33جب وہ عیسیٰ کے پاس آئے تو اُنہوں
نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے، اِس لئے اُنہوں نے
اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ 34اِس کے بجائے ایک نے
نیزے سے عیسیٰ کا پہلو چھید دیا۔ زخم سے فوراً خون اور
پانی بہہ نکلا۔ 35(جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی

دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ
حقیقت بیان کر رہا ہے اور اُس کی گواہی کا مقصد یہ
ہے کہ آپ بھی ایمان لائیں۔) 36 یہ یوں ہوا تاکہ کلامِ
مقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے، ”اُس کی ایک
ہڈی بھی توڑی نہیں جائے گی۔“ 37 کلامِ مقدّس میں
یہ بھی لکھا ہے، ”وہ اُس پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں
نے چھیدا ہے۔“

عیسیٰ کو دفنایا جاتا ہے

38 بعد میں ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے پیلاطس
سے عیسیٰ کی لاش اُتارنے کی اجازت مانگی۔ (یوسف
عیسیٰ کا خفیہ شاگرد تھا، کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتا
تھا۔) اِس کی اجازت ملنے پر وہ آیا اور لاش کو اُتار لیا۔
39 نیکدیمس بھی ساتھ تھا، وہ آدمی جو گزرے دنوں
میں رات کے وقت عیسیٰ سے ملنے آیا تھا۔ نیکدیمس
اپنے ساتھ مُر اور عود کی تقریباً 34 کلوگرام خوشبو لے
کر آیا تھا۔ 40 یہودی جنازے کی رسومات کے مطابق
اُنہوں نے لاش پر خوشبو لگا کر اُسے پٹیوں سے لپیٹ دیا۔
41 صلیبوں کے قریب ایک باغ تھا اور باغ میں ایک
نئی قبر تھی جو اب تک استعمال نہیں کی گئی تھی۔ 42 اُس
کے قریب ہونے کے سبب سے اُنہوں نے عیسیٰ کو اُس
میں رکھ دیا، کیونکہ فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن
عید کا آغاز تھا۔

خالی قبر

20 ہفتے کا دن گزر گیا تو اتوار کو مریم مگدلینی
صبح سویرے قبر کے پاس آئی۔ ابھی اندھیرا
تھا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے دیکھا کہ قبر کے منہ پر کا
پتھر ایک طرف ہٹایا گیا ہے۔ 2 مریم دوڑ کر شمعون
پطرس اور عیسیٰ کو پیارے شاگرد کے پاس آئی۔ اُس
نے اطلاع دی، ”وہ خداوند کو قبر سے لے گئے ہیں،
اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ
دیا ہے۔“
3 تب پطرس دوسرے شاگرد سمیت قبر کی طرف چل
پڑا۔ 4 دونوں دوڑ رہے تھے، لیکن دوسرا شاگرد زیادہ تیز
رفتار تھا۔ وہ پہلے قبر پر پہنچ گیا۔ 5 اُس نے جھک کر اندر
جھانکا تو کفن کی پٹیاں وہاں پڑی نظر آئیں۔ لیکن وہ اندر
نہ گیا۔ 6 پھر شمعون پطرس اُس کے پیچھے پہنچ کر قبر میں
داخل ہوا۔ اُس نے بھی دیکھا کہ کفن کی پٹیاں وہاں پڑی
ہیں 7 اور ساتھ وہ کپڑا بھی جس میں عیسیٰ کا سر لپٹا ہوا
تھا۔ یہ کپڑا تہہ کیا گیا تھا اور پٹیوں سے الگ پڑا تھا۔
8 پھر دوسرا شاگرد جو پہلے پہنچ گیا تھا، وہ بھی داخل ہوا۔
جب اُس نے یہ دیکھا تو وہ ایمان لایا۔ 9 (لیکن اب بھی
وہ کلامِ مقدّس کی یہ پیش گوئی نہیں سمجھتے تھے کہ اُسے
مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔) 10 پھر دونوں شاگرد گھر
واپس چلے گئے۔

عیسیٰ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے

11 لیکن مریم رو رو کر قبر کے سامنے کھڑی رہی۔
اور روتے ہوئے اُس نے جھک کر قبر میں جھانکا 12 تو
کیا دیکھتی ہے کہ دو فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے وہاں
بیٹھے ہیں جہاں پہلے عیسیٰ کی لاش پڑی تھی، ایک اُس کے
سرہانے اور دوسرا وہاں جہاں پہلے اُس کے پاؤں تھے۔
13 اُنہوں نے مریم سے پوچھا، ”اے خاتون، تُو کیوں
رو رہی ہے؟“
اُس نے کہا، ”وہ میرے خداوند کو لے گئے ہیں، اور

معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔“
14 پھر اُس نے پیچھے مُڑ کر عیسیٰ کو وہاں کھڑے
دیکھا، لیکن اُس نے اُسے نہ پہچانا۔ 15 عیسیٰ نے
پوچھا، ”اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے، کس کو ڈھونڈ
رہی ہے؟“

یہ سوچ کر کہ وہ مالی ہے اُس نے کہا، ”جناب، اگر
آپ اُسے لے گئے ہیں تو مجھے بتا دیں کہ اُسے کہاں
رکھ دیا ہے تاکہ اُسے لے جاؤں۔“
16 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”مریم!“

وہ اُس کی طرف مُڑی اور بول اُٹھی، ”ربونی!“ (اِس
کا مطلب ارامی زبان میں اُستاد ہے۔)
17 عیسیٰ نے کہا، ”میرے ساتھ چمٹی نہ رہ، کیونکہ
ابھی مَیں اوپر، باپ کے پاس نہیں گیا۔ لیکن بھائیوں
کے پاس جا اور اُنہیں بتا، ’مَیں اپنے باپ اور تمہارے
باپ کے پاس واپس جا رہا ہوں، اپنے خدا اور تمہارے
خدا کے پاس‘۔“
18 چنانچہ مریم مگدلینی شاگردوں کے پاس گئی اور
اُنہیں اطلاع دی، ”مَیں نے خداوند کو دیکھا ہے اور اُس
نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔“

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

19 اُس اتوار کی شام کو شاگرد جمع تھے۔ اُنہوں نے
دروازوں پر تالے لگا دیئے تھے کیونکہ وہ یہودیوں سے
ڈرتے تھے۔ اچانک عیسیٰ اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا اور
کہا، ”تمہاری سلامتی ہو،“ 20 اور اُنہیں اپنے ہاتھوں اور
پہلو کو دکھایا۔ خداوند کو دیکھ کر وہ نہایت خوش ہوئے۔
21 عیسیٰ نے دوبارہ کہا، ”تمہاری سلامتی ہو! جس طرح
باپ نے مجھے بھیجا اُسی طرح مَیں تم کو بھیج رہا ہوں۔“
22 پھر اُن پر پھونک کر اُس نے فرمایا، ”روح القدس
کو پا لو۔ 23 اگر تم کسی کے گناہوں کو معاف کرو تو وہ
معاف کئے جائیں گے۔ اور اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو
تو وہ معاف نہیں کئے جائیں گے۔“

توما شک کرتا ہے

24 بارہ شاگردوں میں سے توما جس کا لقب جُڑواں
تھا عیسیٰ کے آنے پر موجود نہ تھا۔ 25 چنانچہ دوسرے
شاگردوں نے اُسے بتایا، ”ہم نے خداوند کو دیکھا ہے!“
لیکن توما نے کہا، ”مجھے یقین نہیں آتا۔ پہلے مجھے اُس
کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نظر آئیں اور مَیں اُن
میں اپنی اُنگلی ڈالوں، پہلے مَیں اپنے ہاتھ کو اُس کے پہلو
کے زخم میں ڈالوں۔ پھر ہی مجھے یقین آئے گا۔“
26 ایک ہفتہ گزر گیا۔ شاگرد دوبارہ مکان میں جمع
تھے۔ اِس مرتبہ توما بھی ساتھ تھا۔ اگرچہ دروازوں پر
تالے لگے تھے پھر بھی عیسیٰ اُن کے درمیان آ کر کھڑا
ہوا۔ اُس نے کہا، ”تمہاری سلامتی ہو!“ 27 پھر وہ توما
سے مخاطب ہوا، ”اپنی اُنگلی کو میرے ہاتھوں اور اپنے
ہاتھ کو میرے پہلو کے زخم میں ڈال اور بےاعتقاد نہ ہو
بلکہ ایمان رکھ۔“
28 توما نے جواب میں اُس سے کہا، ”اے میرے
خداوند! اے میرے خدا!“
29 پھر عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”کیا تُو اِس لئے ایمان
لایا ہے کہ تُو نے مجھے دیکھا ہے؟ مبارک ہیں وہ جو مجھے
دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لاتے ہیں۔“

اِس کتاب کا مقصد

30 عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کی موجودگی میں مزید

بہت سے ایسے الٰہی نشان دکھائے جو اِس کتاب میں
درج نہیں ہیں۔ 31 لیکن جتنے درج ہیں اُن کا مقصد یہ
ہے کہ آپ ایمان لائیں کہ عیسیٰ ہی مسیح یعنی اللہ کا فرزند
ہے اور آپ کو اِس ایمان کے وسیلے سے اُس کے نام
سے زندگی حاصل ہو۔

عیسیٰ جھیل پر شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

21 اِس کے بعد عیسیٰ ایک بار پھر اپنے
شاگردوں پر ظاہر ہوا جب وہ تبریاس یعنی
گلیل کی جھیل پر تھے۔ یہ یوں ہوا۔ 2 کچھ شاگرد شمعون
پطرس کے ساتھ جمع تھے، توما جو جُڑواں کہلاتا تھا، نتن
ایل جو گلیل کے قانا سے تھا، زبدی کے دو بیٹے اور مزید
دو شاگرد۔
3 شمعون پطرس نے کہا، ”مَیں مچھلی پکڑنے جا رہا
ہوں۔“
دوسروں نے کہا، ”ہم بھی ساتھ جائیں گے۔“ چنانچہ
وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ لیکن اُس پوری رات
ایک بھی مچھلی ہاتھ نہ آئی۔ 4 صبح سویرے عیسیٰ جھیل
کے کنارے پر آ کھڑا ہوا۔ لیکن شاگردوں کو معلوم نہیں
تھا کہ وہ عیسیٰ ہی ہے۔ 5 اُس نے اُن سے پوچھا، ”بچو،
کیا تمہیں کھانے کے لئے کچھ مل گیا؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”نہیں۔“
6 اُس نے کہا، ”اپنا جال کشتی کے دائیں ہاتھ ڈالو، پھر
تم کو کچھ ملے گا۔“ اُنہوں نے ایسا کیا تو مچھلیوں کی اِتنی
بڑی تعداد تھی کہ وہ جال کشتی تک نہ لا سکے۔
7 اِس پر خداوند کے پیارے شاگرد نے پطرس سے
کہا، ”یہ تو خداوند ہے۔“ یہ سنتے ہی کہ خداوند
ہے شمعون پطرس اپنی چادر اوڑھ کر پانی میں کود پڑا
(اُس نے چادر کو کام کرنے کے لئے اُتار لیا تھا۔)
8 دوسرے شاگرد کشتی پر سوار اُس کے پیچھے آئے۔
وہ کنارے سے زیادہ دُور نہیں تھے، تقریباً سَو میٹر
کے فاصلے پر تھے۔ اِس لئے وہ مچھلیوں سے بھرے
جال کو پانی میں کھینچ کھینچ کر خشکی تک لائے۔ 9 جب
وہ کشتی سے اُترے تو دیکھا کہ لکڑی کے کوئلوں کی آگ
پر مچھلیاں بُھنی جا رہی ہیں اور ساتھ روٹی بھی ہے۔
10 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اُن مچھلیوں میں سے کچھ
لے آؤ جو تم نے ابھی پکڑی ہیں۔“
11 شمعون پطرس کشتی پر گیا اور جال کو خشکی پر گھسیٹ
لایا۔ یہ جال 153 بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا، تو بھی
وہ نہ پھٹا۔ 12 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”آؤ، ناشتہ کر
لو۔“ کسی بھی شاگرد نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی کہ
”آپ کون ہیں؟“ کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ یہ خداوند
ہی ہے۔ 13 پھر عیسیٰ آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی اور
اِسی طرح مچھلی بھی اُنہیں کھلائی۔
14 عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار تھی کہ وہ
اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

عیسیٰ کا پطرس سے سوال

15 ناشتے کے بعد عیسیٰ شمعون پطرس سے مخاطب
ہوا، ”یوحنا کے بیٹے شمعون، کیا تُو اِن کی نسبت مجھ سے
زیادہ محبت کرتا ہے؟“
اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں
کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“
عیسیٰ بولا، ”پھر میرے لیلوں کو چَرا۔“ 16 تب عیسیٰ
نے ایک اَور مرتبہ پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو
مجھ سے محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں
کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“
عیسیٰ بولا، ”پھر میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔“
17 تیسری بار عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”شمعون یوحنا
کے بیٹے، کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟“
تیسری دفعہ یہ سوال سننے سے پطرس کو بڑا دُکھ ہوا۔
اُس نے کہا، ”خداوند، آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔
آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“
عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”میری بھیڑوں کو چَرا۔
18 مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو تُو
خود اپنی کمر باندھ کر جہاں جی چاہتا گھومتا پھرتا تھا۔
لیکن جب تُو بوڑھا ہو گا تو تُو اپنے ہاتھوں کو آگے
بڑھائے گا اور کوئی اَور تیری کمر باندھ کر تجھے لے جائے
گا جہاں تیرا دل نہیں کرے گا۔“ 19 (عیسیٰ کی یہ
بات اِس طرف اشارہ تھی کہ پطرس کس قسم کی موت سے
اللہ کو جلال دے گا۔) پھر اُس نے اُسے بتایا، ”میرے
پیچھے چل۔“

عیسیٰ اور دوسرا شاگرد

20 پطرس نے مُڑ کر دیکھا کہ جو شاگرد عیسیٰ کو پیارا
تھا وہ اُن کے پیچھے چل رہا ہے۔ یہ وہی شاگرد تھا جس
نے شام کے کھانے کے دوران عیسیٰ کی طرف سر جھکا
کر پوچھا تھا، ”خداوند، کون آپ کو دشمن کے حوالے
کرے گا؟“ 21 اب اُسے دیکھ کر پطرس نے سوال کیا،
”خداوند، اِس کے ساتھ کیا ہو گا؟“
22 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں چاہوں کہ یہ
میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟ بس تُو
میرے پیچھے چلتا رہ۔“
23 نتیجے میں بھائیوں میں یہ خیال پھیل گیا کہ یہ
شاگرد نہیں مرے گا۔ لیکن عیسیٰ نے یہ بات نہیں
کی تھی۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا، ”اگر مَیں چاہوں کہ
یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟“
24 یہ وہ شاگرد ہے جس نے اِن باتوں کی گواہی دے
کر اِنہیں قلم بند کر دیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس
کی گواہی سچی ہے۔

خلاصہ

25 عیسیٰ نے اِس کے علاوہ بھی بہت کچھ کیا۔ اگر اُس
کا ہر کام قلم بند کیا جاتا تو میرے خیال میں پوری دنیا
میں یہ کتابیں رکھنے کی گنجائش نہ ہوتی۔

رسولوں کے اعمال

1 معزز تھیُفِلُس، پہلی کتاب میں مَیں نے سب کچھ
بیان کیا جو عیسیٰ نے شروع سے لے کر 2 اُس
دن تک کیا اور سکھایا، جب اُسے آسمان پر اُٹھایا گیا۔
جانے سے پہلے اُس نے اپنے چنے ہوئے رسولوں کو روح
القدس کی معرفت مزید ہدایات دیں۔ 3 اپنے دُکھ اُٹھانے
اور موت سہنے کے بعد اُس نے اپنے آپ کو ظاہر کر
کے اُنہیں بہت سی دلیلوں سے قائل کیا کہ وہ واقعی زندہ
ہے۔ وہ چالیس دن کے دوران اُن پر ظاہر ہوتا اور اُنہیں
اللہ کی بادشاہی کے بارے میں بتاتا رہا۔ 4 جب وہ ابھی
اُن کے ساتھ تھا اُس نے اُنہیں حکم دیا، ”یروشلم کو نہ
چھوڑنا بلکہ اِس انتظار میں یہیں ٹھہرو کہ باپ کا وعدہ
پورا ہو جائے، وہ وعدہ جس کے بارے میں مَیں نے
تم کو آگاہ کیا ہے۔ 5 کیونکہ یحییٰ نے تو پانی سے بپتسمہ
دیا، لیکن تم کو تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے
بپتسمہ دیا جائے گا۔“

عیسیٰ کو اُٹھایا جاتا ہے

6 جو وہاں جمع تھے اُنہوں نے اُس سے پوچھا،
”خداوند، کیا آپ اِسی وقت اسرائیل کے لئے اُس کی
بادشاہی دوبارہ قائم کریں گے؟“
7 عیسیٰ نے جواب دیا، ”یہ جاننا تمہارا کام نہیں
ہے بلکہ صرف باپ کا جو ایسے اوقات اور تاریخیں مقرر
کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ 8 لیکن تمہیں روح القدس کی
قوت ملے گی جو تم پر نازل ہو گا۔ پھر تم یروشلم، پورے
یہودیہ اور سامریہ بلکہ دنیا کی انتہا تک میرے گواہ ہو
گے۔“ 9 یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُٹھا لیا گیا۔ اور
ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔
10 وہ ابھی آسمان کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ
اچانک دو آدمی اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ دونوں
سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ 11 اُنہوں نے کہا، ”گلیل
کے مردو، آپ کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے
ہیں؟ یہی عیسیٰ جسے آپ کے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا
ہے اُسی طرح واپس آئے گا جس طرح آپ نے اُسے
اوپر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔“

یہوداہ کا جانشین

12 پھر وہ زیتون کے پہاڑ سے یروشلم شہر واپس چلے
گئے۔ (یہ پہاڑ شہر سے تقریباً ایک کلومیٹر دُور ہے۔)

13وہاں پہنچ کر وہ اُس بالاخانے میں داخل ہوئے جس
میں وہ ٹھہرے ہوئے تھے، یعنی پطرس، یوحنا، یعقوب
اور اندریاس، فلپّس اور توما، برتلمائی اور متی، یعقوب بن
حلفئی، شمعون مجاہد اور یہوداہ بن یعقوب۔ 14یہ سب
یک دل ہو کر دعا میں لگے رہے۔ کچھ عورتیں، عیسیٰ کی
ماں مریم اور اُس کے بھائی بھی ساتھ تھے۔
15اُن دنوں میں پطرس بھائیوں میں کھڑا ہوا۔ اُس
وقت تقریباً 120 لوگ جمع تھے۔ اُس نے کہا،
16”بھائیو، لازم تھا کہ کلامِ مقدّس کی وہ پیش گوئی پوری
ہو جو روح القدس نے داؤد کی معرفت یہوداہ کے بارے
میں کی۔ یہوداہ اُن کا راہنما بن گیا جنہوں نے عیسیٰ کو
گرفتار کیا، 17گو اُسے ہم میں شمار کیا جاتا تھا اور وہ اِسی
خدمت میں ہمارے ساتھ شریک تھا۔“
18(جو پیسے یہوداہ کو اُس کے غلط کام کے لئے مل
گئے تھے اُن سے اُس نے ایک کھیت خرید لیا تھا۔ وہاں
وہ سر کے بل گر گیا، اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی
تمام انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ 19اِس کا چرچا یروشلم کے
تمام باشندوں میں پھیل گیا، اِس لئے یہ کھیت اُن کی مادری
زبان میں ہقل دَما کے نام سے مشہور ہوا جس کا مطلب
ہے خون کا کھیت۔)
20پطرس نے اپنی بات جاری رکھی، ”یہی بات زبور
کی کتاب میں لکھی ہے، ’اُس کی رہائش گاہ سنسان ہو
جائے، کوئی اُس میں آباد نہ ہو۔‘ یہ بھی لکھا ہے، ’کوئی
اَور اُس کی ذمہ داری اُٹھائے۔‘ 21چنانچہ اب ضروری ہے
کہ ہم یہوداہ کی جگہ کسی اَور کو چن لیں۔ یہ شخص اُن
مردوں میں سے ایک ہو جو اُس پورے وقت کے دوران
ہمارے ساتھ سفر کرتے رہے جب خداوند عیسیٰ ہمارے
ساتھ تھا، 22یعنی اُس کے یحییٰ کے ہاتھ سے بپتسمہ
لینے سے لے کر اُس وقت تک جب اُسے ہمارے پاس
سے اُٹھایا گیا۔ لازم ہے کہ اُن میں سے ایک ہمارے ساتھ
عیسیٰ کے جی اُٹھنے کا گواہ ہو۔“
23چنانچہ اُنہوں نے دو آدمی پیش کئے، یوسف جو برسبا
کہلاتا تھا (اُس کا دوسرا نام یُوستس تھا) اور متیاہ۔ 24پھر
اُنہوں نے دعا کی، ”اے خداوند، تُو ہر ایک کے دل
سے واقف ہے۔ ہم پر ظاہر کر کہ تُو نے اِن دونوں
میں سے کس کو چنا ہے 25تاکہ وہ اُس خدمت کی ذمہ
داری اُٹھائے جو یہوداہ چھوڑ کر وہاں چلا گیا جہاں اُسے
جانا ہی تھا۔“ 26یہ کہہ کر اُنہوں نے دونوں کا نام لے
کر قرعہ ڈالا تو متیاہ کا نام نکلا۔ لہٰذا اُسے بھی گیارہ رسولوں
میں شامل کر لیا گیا۔

روح القدس کی آمد

2 پھر عیدِ پنتکُست کا دن آیا۔ سب ایک جگہ جمع
تھے 2کہ اچانک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے
شدید آندھی چل رہی ہو۔ پورا مکان جس میں وہ بیٹھے
تھے اِس آواز سے گونج اُٹھا۔ 3اور اُنہیں شعلے کی لَوئیں
جیسی نظر آئیں جو الگ الگ ہو کر اُن میں سے ہر
ایک پر اُتر کر ٹھہر گئیں۔ 4سب روح القدس سے بھر
گئے اور مختلف غیرملکی زبانوں میں بولنے لگے، ہر ایک
اُس زبان میں جو بولنے کی روح القدس نے اُسے
توفیق دی۔
5اُس وقت یروشلم میں ایسے خدا ترس یہودی ٹھہرے
ہوئے تھے جو آسمان تلے کی ہر قوم میں سے تھے۔
6جب یہ آواز سنائی دی تو ایک بڑا ہجوم جمع ہوا۔ سب
گھبرا گئے کیونکہ ہر ایک نے ایمان داروں کو اپنی مادری
زبان میں بولتے سنا۔ 7سخت حیرت زدہ ہو کر وہ کہنے

لگے، ''کیا یہ سب گلیل کے رہنے والے نہیں ہیں؟
8 تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر
ایک اُنہیں اپنی مادری زبان میں باتیں کرتے سن رہا
ہے 9 جبکہ ہمارے ممالک یہ ہیں: پارتھیا، مادیا، عیلام،
مسوپتامیہ، یہودیہ، کپدُکیہ، پُنطس، آسیہ، 10 فروگیہ،
پمفیلیہ، مصر اور لبیا کا وہ علاقہ جو کرین کے اردگرد ہے۔
روم سے بھی لوگ موجود ہیں۔ 11 یہاں یہودی بھی ہیں
اور غیر یہودی نومرید بھی، کریتے کے لوگ اور عرب
کے باشندے بھی۔ اور اب ہم سب کے سب اِن
کو اپنی اپنی زبان میں اللہ کے عظیم کاموں کا ذکر
کرتے سن رہے ہیں۔'' 12 سب دنگ رہ گئے۔ اُلجھن
میں پڑ کر وہ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، ''اِس کا کیا
مطلب ہے؟''

13 لیکن کچھ لوگ اُن کا مذاق اُڑا کر کہنے لگے، ''یہ
بس نئی مَے پی کر نشے میں دُھت ہو گئے ہیں۔''

پطرس کا پیغام

14 پھر پطرس باقی گیارہ رسولوں سمیت کھڑا ہو کر
اونچی آواز سے اُن سے مخاطب ہوا، ''سنیں، یہودی بھائیو
اور یروشلم کے تمام رہنے والو! جان لیں اور غور سے
میری بات سن لیں! 15 آپ کا خیال ہے کہ یہ لوگ
نشے میں ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ دیکھیں، ابھی تو صبح
کے نو بجے کا وقت ہے۔ 16 اب وہ کچھ ہو رہا ہے جس
کی پیش گوئی یوایل نبی نے کی تھی،

17 'اللہ فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں
مَیں اپنے روح کو تمام انسانوں پر اُنڈیل دوں گا۔
تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوّت کریں گے،
تمہارے نوجوان رویائیں
اور تمہارے بزرگ خواب دیکھیں گے۔
18 اُن دنوں میں مَیں اپنے روح کو
اپنے خادموں اور خادماؤں پر بھی اُنڈیل دوں گا،
اور وہ نبوّت کریں گے۔
19 مَیں اوپر آسمان پر معجزے دکھاؤں گا
اور نیچے زمین پر الٰہی نشان ظاہر کروں گا،
خون، آگ اور دھوئیں کے بادل۔
20 سورج تاریک ہو جائے گا،
چاند کا رنگ خون سا ہو جائے گا،
اور پھر رب کا عظیم اور جلالی دن آئے گا۔
21 اُس وقت جو بھی رب کا نام لے گا
نجات پائے گا۔'

22 اسرائیل کے مردو، میری بات سنیں! اللہ نے
آپ کے سامنے ہی عیسیٰ ناصری کی تصدیق کی، کیونکہ
اُس نے اُس کے وسیلے سے آپ کے درمیان عجوبے،
معجزے اور الٰہی نشان دکھائے۔ آپ خود اِس بات سے
واقف ہیں۔ 23 لیکن اللہ کو پہلے ہی علم تھا کہ کیا ہونا
ہے، کیونکہ اُس نے خود اپنی مرضی سے مقرر کیا تھا کہ
عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے
بےدین لوگوں کے ذریعے اُسے صلیب پر چڑھوا کر قتل
کیا۔ 24 لیکن اللہ نے اُسے موت کی اذیت ناک گرفت
سے آزاد کر کے زندہ کر دیا، کیونکہ ممکن ہی نہیں تھا
کہ موت اُسے اپنے قبضے میں رکھے۔ 25 چنانچہ داؤد نے
اُس کے بارے میں کہا،

'رب ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہا۔
وہ میرے دہنے ہاتھ رہتا ہے
تاکہ مَیں نہ ڈگمگاؤں۔
26 اِس لئے میرا دل شادمان ہے،

اور میری زبان خوشی کے نعرے لگاتی ہے۔
ہاں، میرا بدن پُراُمید زندگی گزارے گا۔
27 کیونکہ تُو میری جان کو
پاتال میں نہیں چھوڑے گا،
اور نہ اپنے مقدّس کو
گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچنے دے گا۔
28 تُو نے مجھے زندگی کی راہوں سے
آگاہ کر دیا ہے،
اور تُو اپنے حضور مجھے
خوشی سے سرشار کرے گا۔‘

29 میرے بھائیو، اگر اجازت ہو تو مَیں آپ کو دلیری
سے اپنے بزرگ داؤد کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ وہ
تو فوت ہو کر دفنایا گیا اور اُس کی قبر آج تک ہمارے
درمیان موجود ہے۔ 30 لیکن وہ نبی تھا اور جانتا تھا کہ
اللہ نے قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اولاد
میں سے ایک کو میرے تخت پر بٹھائے گا۔ 31 مذکورہ
آیات میں داؤد مستقبل میں دیکھ کر مسیح کے جی اُٹھنے
کا ذکر کر رہا ہے، یعنی کہ نہ اُسے پاتال میں چھوڑا گیا،
نہ اُس کا بدن گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچا۔ 32 اللہ
نے اِسی عیسیٰ کو زندہ کر دیا ہے اور ہم سب اِس کے
گواہ ہیں۔ 33 اب اُسے سرفراز کر کے خدا کے دہنے ہاتھ
بٹھایا گیا اور باپ کی طرف سے اُسے موعودہ روح القدس
مل گیا ہے۔ اِسی کو اُس نے ہم پر اُنڈیل دیا، جس طرح
آپ دیکھ اور سن رہے ہیں۔ 34 داؤد خود تو آسمان پر نہیں
چڑھا، تو بھی اُس نے فرمایا،

’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ
35 جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔‘

36 چنانچہ پورا اسرائیل یقین جانے کہ جس عیسیٰ کو
آپ نے مصلوب کیا ہے اُسے ہی اللہ نے خداوند اور
مسیح بنا دیا ہے۔“

37 پطرس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے دل چھد
گئے۔ اُنہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے پوچھا،
”بھائیو، پھر ہم کیا کریں؟“

38 پطرس نے جواب دیا، ”آپ میں سے ہر ایک
توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے
گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ پھر آپ کو روح القدس کی
نعمت مل جائے گی۔ 39 کیونکہ یہ دینے کا وعدہ آپ سے
اور آپ کے بچوں سے کیا گیا ہے، بلکہ اُن سے بھی جو
دُور کے ہیں، اُن سب سے جنہیں رب ہمارا خدا اپنے
پاس بُلائے گا۔“

40 پطرس نے مزید بہت سی باتوں سے اُنہیں نصیحت
کی اور سمجھایا کہ ”اِس ٹیڑھی نسل سے نکل کر نجات
پائیں۔“ 41 جنہوں نے پطرس کی بات قبول کی اُن کا
بپتسمہ ہوا۔ یوں اُس دن جماعت میں تقریباً 3,000
افراد کا اضافہ ہوا۔ 42 یہ ایمان دار رسولوں سے تعلیم
پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں
شریک ہوتے رہے۔

ایمانداروں کی حیرت انگیز زندگی

43 سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے
بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔ 44 جو بھی
ایمان لاتے تھے وہ ایک جگہ جمع ہوتے تھے۔ اُن کی ہر
چیز مشترکہ ہوتی تھی۔ 45 اپنی ملکیت اور مال فروخت کر
کے اُنہوں نے ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق

دیا۔ 46 روزانہ وہ یک دلی سے بیت المقدس میں جمع
ہوتے رہے۔ ساتھ ساتھ وہ مسیح کی یاد میں اپنے گھروں
میں روٹی توڑتے، بڑی خوشی اور سادگی سے رفاقتی کھانا
کھاتے 47 اور اللہ کی تمجید کرتے رہے۔ اُس وقت وہ
تمام لوگوں کے منظورِ نظر تھے۔ اور خداوند روز بہ روز
جماعت میں نجات یافتہ لوگوں کا اضافہ کرتا رہا۔

لنگڑے آدمی کی شفا

3 ایک دوپہر پطرس اور یوحنا دعا کرنے کے لئے
بیت المقدس کی طرف چل پڑے۔ تین بج
گئے تھے۔ 2 اُس وقت لوگ ایک پیدائشی لنگڑے کو
اُٹھا کر وہاں لا رہے تھے۔ روزانہ اُسے صحن کے اُس
دروازے کے پاس لایا جاتا تھا جو 'خوب صورت دروازہ'
کہلاتا تھا تاکہ وہ بیت المقدس کے صحنوں میں داخل
ہونے والوں سے بھیک مانگ سکے۔ 3 پطرس اور یوحنا
بیت المقدس میں داخل ہونے والے تھے تو لنگڑا اُن
سے بھیک مانگنے لگا۔ 4 پطرس اور یوحنا غور سے اُس
کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر پطرس نے کہا، "ہماری طرف
دیکھیں۔" 5 اِس توقع سے کہ اُسے کچھ ملے گا لنگڑا اُن
کی طرف متوجہ ہوا۔ 6 لیکن پطرس نے کہا، "میرے
پاس نہ تو چاندی ہے، نہ سونا، لیکن جو کچھ ہے وہ آپ
کو دے دیتا ہوں۔ ناصرت کے عیسیٰ مسیح کے نام سے
اُٹھیں اور چلیں پھریں!" 7 اُس نے اُس کا دہنا ہاتھ
پکڑ کر اُسے کھڑا کیا۔ اُسی وقت لنگڑے کے پاؤں اور
ٹخنے مضبوط ہو گئے۔ 8 وہ اُچھل کر کھڑا ہوا اور چلنے
پھرنے لگا۔ پھر وہ چلتے، کودتے اور اللہ کی تمجید کرتے
ہوئے اُن کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوا۔ 9 اور
تمام لوگوں نے اُسے چلتے پھرتے اور اللہ کی تمجید کرتے
ہوئے دیکھا۔ 10 جب اُنہوں نے جان لیا کہ یہ وہی آدمی
ہے جو خوب صورت نامی دروازے پر بیٹھا بھیک مانگا
کرتا تھا تو وہ اُس کی تبدیلی دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

بیت المقدس میں پطرس کا پیغام

11 وہ سب دوڑ کر سلیمان کے برآمدے میں آئے
جہاں بھیک مانگنے والا اب تک پطرس اور یوحنا سے
لپٹا ہوا تھا۔ 12 یہ دیکھ کر پطرس اُن سے مخاطب ہوا،
"اسرائیل کے حضرات، آپ یہ دیکھ کر کیوں حیران ہیں؟
آپ کیوں گھور گھور کر ہماری طرف دیکھ رہے ہیں گویا ہم
نے اپنی ذاتی طاقت یا دین داری کے باعث یہ کیا ہے
کہ یہ آدمی چل پھر سکے؟ 13 یہ ہمارے باپ دادا کے
خدا، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے خدا کی طرف سے
ہے جس نے اپنے بندے عیسیٰ کو جلال دیا ہے۔ یہ
وہی عیسیٰ ہے جسے آپ نے دشمن کے حوالے کر کے
پیلاطس کے سامنے رد کیا، اگرچہ وہ اُسے رِہا کرنے کا
فیصلہ کر چکا تھا۔ 14 آپ نے اُس قدوس اور راست
باز کو رد کر کے تقاضا کیا کہ پیلاطس اُس کے عوض
ایک قاتل کو رِہا کر کے آپ کو دے دے۔ 15 آپ
نے زندگی کے سردار کو قتل کیا، لیکن اللہ نے اُسے
مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ ہم اِس بات کے گواہ
ہیں۔ 16 آپ تو اِس آدمی سے واقف ہیں جسے دیکھ رہے
ہیں۔ اب وہ عیسیٰ کے نام پر ایمان لانے سے بحال
ہو گیا ہے، کیونکہ جو ایمان عیسیٰ کے ذریعے ملتا ہے
اُسی نے اِس آدمی کو آپ کے سامنے پوری صحت مندی
عطا کی۔

17 میرے بھائیو، مَیں جانتا ہوں کہ آپ اور آپ
کے راہنماؤں کو صحیح علم نہیں تھا، اِس لئے آپ نے

ایسا کیا۔ 18لیکن اللہ نے وہ کچھ پورا کیا جس کی پیش
گوئی اُس نے تمام نبیوں کی معرفت کی تھی، یعنی یہ کہ
اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا۔ 19اب توبہ کریں اور اللہ کی
طرف رجوع لائیں تاکہ آپ کے گناہوں کو مٹایا جائے۔
20پھر آپ کو رب کے حضور سے تازگی کے دن میسر
آئیں گے اور وہ دوبارہ عیسیٰ یعنی مسیح کو بھیج دے گا جسے
آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ 21لازم ہے کہ وہ اُس
وقت تک آسمان پر رہے جب تک اللہ سب کچھ بحال نہ
کر دے، جس طرح وہ ابتدا سے اپنے مقدّس نبیوں کی
زبانی فرماتا آیا ہے۔ 22کیونکہ موسیٰ نے کہا، 'رب تمہارا
خدا تمہارے واسطے تمہارے بھائیوں میں سے مجھ جیسے
نبی کو برپا کرے گا۔ جو بھی بات وہ کہے اُس کی سننا۔
23جو نہیں سنے گا اُسے مٹا کر قوم سے نکال دیا جائے
گا۔' 24اور سموایل سے لے کر ہر نبی نے اِن دنوں کی
پیش گوئی کی ہے۔ 25آپ تو اِن نبیوں کی اولاد اور اُس
عہد کے وارث ہیں جو اللہ نے آپ کے باپ دادا سے
قائم کیا تھا، کیونکہ اُس نے ابراہیم سے کہا تھا، 'تیری اولاد
سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔' 26جب اللہ
نے اپنے بندے عیسیٰ کو برپا کیا تو پہلے اُسے آپ کے
پاس بھیج دیا تاکہ وہ آپ میں سے ہر ایک کو اُس کی بُری
راہوں سے پھیر کر برکت دے۔"

پطرس اور یوحنا یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

4 پطرس اور یوحنا لوگوں سے بات کر ہی رہے
تھے کہ امام، بیت المقدّس کے پہرے داروں
کا کپتان اور صدوقی اُن کے پاس پہنچے۔ 2وہ ناراض
تھے کہ رسول عیسیٰ کے جی اُٹھنے کی منادی کر کے لوگوں
کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔
3اُنہوں نے اُنہیں گرفتار کر کے اگلے دن تک جیل
میں ڈال دیا، کیونکہ شام ہو چکی تھی۔ 4لیکن جنہوں
نے اُن کا پیغام سن لیا تھا اُن میں سے بہت سے لوگ
ایمان لائے۔ یوں ایمان داروں میں مردوں کی تعداد بڑھ
کر تقریباً 5,000 تک پہنچ گئی۔

5اگلے دن یروشلم میں یہودی عدالتِ عالیہ کے
سرداروں، بزرگوں اور شریعت کے علما کا اجلاس منعقد ہوا۔
6امامِ اعظم حنّا اور اِسی طرح کائفا، یوحنا، سکندر اور امامِ
اعظم کے خاندان کے دیگر مرد بھی شامل تھے۔ 7اُنہوں
نے دونوں کو اپنے درمیان کھڑا کر کے پوچھا، "تم نے
یہ کام کس قوت اور نام سے کیا؟"

8پطرس نے روح القدس سے معمور ہو کر اُن سے
کہا، "قوم کے راہنماؤ اور بزرگو، 9آج ہماری پوچھ گچھ کی
جا رہی ہے کہ ہم نے معذور آدمی پر رحم کا اظہار کس کے
وسیلے سے کیا کہ اُسے شفا مل گئی ہے۔ 10تو پھر آپ
سب اور پوری قوم اسرائیل جان لے کہ یہ ناصرت کے
عیسیٰ مسیح کے نام سے ہوا ہے، جسے آپ نے مصلوب
کیا اور جسے اللہ نے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ یہ آدمی
اُسی کے وسیلے سے صحت پا کر یہاں آپ کے سامنے
کھڑا ہے۔ 11عیسیٰ وہ پتھر ہے جس کے بارے میں
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، 'جس پتھر کو مکان بنانے
والوں نے رد کیا وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔' اور
آپ ہی نے اُسے رد کر دیا ہے۔ 12کسی دوسرے کے
وسیلے سے نجات حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ آسمان کے
تلے ہم انسانوں کو کوئی اَور نام نہیں بخشا گیا جس کے
وسیلے سے ہم نجات پا سکیں۔"

13پطرس اور یوحنا کی باتیں سن کر لوگ حیران ہوئے
کیونکہ وہ دلیری سے بات کر رہے تھے اگرچہ وہ نہ تو

عالِم تھے، نہ اُنہوں نے شریعت کی خاص تعلیم پائی تھی۔
ساتھ ساتھ سننے والوں نے یہ بھی جان لیا کہ دونوں
عیسیٰ کے ساتھی ہیں۔ 14لیکن چونکہ وہ اپنی آنکھوں
سے اُس آدمی کو دیکھ رہے تھے جو شفا پا کر اُن کے
ساتھ کھڑا تھا اِس لئے وہ اِس کے خلاف کوئی بات نہ
کر سکے۔ 15چنانچہ اُنہوں نے اُن دونوں کو اجلاس میں
سے باہر جانے کو کہا اور آپس میں صلاح مشورہ کرنے
لگے، 16"ہم اِن لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں؟
بات واضح ہے کہ اُن کے ذریعے ایک الٰہی نشان دکھایا
گیا ہے۔ اِس کا یروشلم کے تمام باشندوں کو علم ہوا ہے۔
ہم اِس کا انکار نہیں کر سکتے۔ 17لیکن لازم ہے کہ
اُنہیں دھمکی دے کر حکم دیں کہ وہ کسی بھی شخص سے یہ
نام لے کر بات نہ کریں، ورنہ یہ معاملہ قوم میں مزید پھیل
جائے گا۔"

18چنانچہ اُنہوں نے دونوں کو بُلا کر حکم دیا کہ وہ
آئندہ عیسیٰ کے نام سے نہ کبھی بولیں اور نہ تعلیم دیں۔
19لیکن پطرس اور یوحنا نے جواب میں کہا، "آپ
خود فیصلہ کر لیں، کیا یہ اللہ کے نزدیک ٹھیک ہے کہ
ہم اُس کی نسبت آپ کی بات مانیں؟ 20ممکن ہی نہیں
کہ جو کچھ ہم نے دیکھ اور سن لیا ہے اُسے دوسروں کو
سنانے سے باز رہیں۔"

21تب اجلاس کے ممبران نے دونوں کو مزید
دھمکیاں دے کر چھوڑ دیا۔ وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کیا
سزا دیں، کیونکہ تمام لوگ پطرس اور یوحنا کے اِس کام کی
وجہ سے اللہ کی تمجید کر رہے تھے۔ 22کیونکہ جس آدمی
کو معجزانہ طور پر شفا ملی تھی وہ چالیس سال سے زیادہ
لنگڑا رہا تھا۔

دلیری کے لئے دعا

23اُن کی رِہائی کے بعد پطرس اور یوحنا اپنے ساتھیوں
کے پاس واپس گئے اور سب کچھ سنایا جو راہنما اماموں
اور بزرگوں نے اُنہیں بتایا تھا۔ 24یہ سن کر تمام ایمان
داروں نے مل کر اونچی آواز سے دعا کی، "اے آقا، تُو
نے آسمان و زمین اور سمندر کو اور جو کچھ اُن میں ہے
خلق کیا ہے۔ 25اور تُو نے اپنے خادم ہمارے باپ داؤد
کے منہ سے روح القدس کی معرفت کہا،

'اقوام کیوں طیش میں آ گئی ہیں؟
اُمّتیں کیوں بے کار سازشیں کر رہی ہیں؟
26دنیا کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے،
حکمران رب اور اُس کے مسیح کے خلاف
جمع ہو گئے ہیں۔'

27اور واقعی یہی کچھ اِس شہر میں ہوا۔ ہیرودیس
انتپاس، پنطیُس پیلاطس، غیر یہودی اور یہودی سب
تیرے مقدّس خادم عیسیٰ کے خلاف جمع ہوئے جسے
تُو نے مسح کیا تھا۔ 28لیکن جو کچھ اُنہوں نے کیا وہ
تُو نے اپنی قدرت اور مرضی سے پہلے ہی سے مقرر کیا
تھا۔ 29اے رب، اب اُن کی دھمکیوں پر غور کر۔ اپنے
خادموں کو اپنا کلام سنانے کی بڑی دلیری عطا فرما۔ 30اپنی
قدرت کا اظہار کر تاکہ ہم تیرے مقدّس خادم عیسیٰ کے
نام سے شفا، الٰہی نشان اور معجزے دکھا سکیں۔"
31دعا کے اختتام پر وہ جگہ ہل گئی جہاں وہ جمع تھے۔
سب روح القدس سے معمور ہو گئے اور دلیری سے اللہ کا
کلام سنانے لگے۔

ایمانداروں کی مشترکہ ملکیت

32ایمان داروں کی پوری جماعت یک دل تھی۔ کسی

نے بھی اپنی ملکیت کی کسی چیز کے بارے میں نہیں
کہا کہ یہ میری ہے بلکہ اُن کی ہر چیز مشترکہ تھی۔
33 اور رسول بڑے اختیار کے ساتھ خداوند عیسیٰ کے
جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے۔ اللہ کی بڑی مہربانی اُن
سب پر تھی۔ 34 اُن میں سے کوئی بھی ضرورت مند
نہیں تھا، کیونکہ جس کے پاس بھی زمینیں یا مکان تھے اُس
نے اُنہیں فروخت کر کے رقم 35 رسولوں کے پاؤں میں
رکھ دی۔ یوں جمع شدہ پیسوں میں سے ہر ایک کو اُتنے
دیئے جاتے جتنوں کی اُسے ضرورت ہوتی تھی۔
36 مثلاً یوسف نامی ایک آدمی تھا جس کا نام رسولوں
نے برنباس (حوصلہ افزائی کا بیٹا) رکھا تھا۔ وہ لاوی قبیلے
سے اور جزیرۂ قبرص کا رہنے والا تھا۔ 37 اُس نے اپنا
ایک کھیت فروخت کر کے پیسے رسولوں کے پاؤں میں
رکھ دیئے۔

حننیاہ اور سفیرہ

5 ایک اَور آدمی تھا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ
مل کر اپنی کوئی زمین بیچ دی۔ اُن کے نام حننیاہ
اور سفیرہ تھے۔ 2 لیکن حننیاہ پوری رقم رسولوں کے پاس
نہ لایا بلکہ اُس میں سے کچھ اپنے لئے رکھ چھوڑا اور باقی
رسولوں کے پاؤں میں رکھ دیا۔ اُس کی بیوی بھی اِس بات
سے واقف تھی۔ 3 لیکن پطرس نے کہا، ”حننیاہ، ابلیس
نے آپ کے دل کو یوں کیوں بھر دیا ہے کہ آپ نے
روح القدس سے جھوٹ بولا ہے؟ کیونکہ آپ نے زمین
کی رقم کے کچھ پیسے اپنے پاس رکھ لئے ہیں۔ 4 کیا یہ
زمین فروخت کرنے سے پہلے آپ کی نہیں تھی؟ اور
اُسے بیچ کر کیا آپ پیسے جیسے چاہتے استعمال نہیں کر
سکتے تھے؟ آپ نے کیوں اپنے دل میں یہ ٹھان لیا؟
آپ نے ہمیں نہیں بلکہ اللہ کو دھوکا دیا ہے۔“
5 یہ سنتے ہی حننیاہ فرش پر گر کر مر گیا۔ اور تمام
سننے والوں پر بڑی دہشت طاری ہو گئی۔ 6 جماعت کے
نوجوانوں نے اُٹھ کر لاش کو کفن میں لپیٹ دیا اور اُسے
باہر لے جا کر دفن کر دیا۔
7 تقریباً تین گھنٹے گزر گئے تو اُس کی بیوی اندر آئی۔
اُسے معلوم نہ تھا کہ شوہر کو کیا ہوا ہے۔
8 پطرس نے اُس سے پوچھا، ”مجھے بتائیں، کیا آپ کو
اپنی زمین کے لئے اِتنی ہی رقم ملی تھی؟“
سفیرہ نے جواب دیا، ”جی، اِتنی ہی رقم تھی۔“
9 پطرس نے کہا، ”کیوں آپ دونوں رب کے روح
کو آزمانے پر متفق ہوئے؟ دیکھو، جنہوں نے آپ کے
خاوند کو دفنایا ہے وہ دروازے پر کھڑے ہیں اور آپ
کو بھی اُٹھا کر باہر لے جائیں گے۔“ 10 اُسی لمحے سفیرہ
پطرس کے پاؤں میں گر کر مر گئی۔ نوجوان اندر آئے تو
اُس کی لاش دیکھ کر اُسے بھی باہر لے گئے اور اُس کے
شوہر کے پاس دفن کر دیا۔ 11 پوری جماعت بلکہ ہر سننے
والے پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔

معجزے

12 رسولوں کی معرفت عوام میں بہت سے الٰہی نشان
اور معجزے ظاہر ہوئے۔ اُس وقت تمام ایمان دار یک
دلی سے بیت المقدّس میں سلیمان کے برآمدے میں
جمع ہوا کرتے تھے۔ 13 باقی لوگ اُن سے قریبی تعلق
رکھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے، اگرچہ عوام اُن کی
بہت عزت کرتے تھے۔ 14 تو بھی خداوند پر ایمان رکھنے
والے مرد و خواتین کی تعداد بڑھتی گئی۔ 15 لوگ اپنے
مریضوں کو چارپائیوں اور چٹائیوں پر رکھ کر سڑکوں پر لاتے

تھے تاکہ جب پطرس وہاں سے گزرے تو کم از کم اُس
کا سایہ کسی نہ کسی پر پڑ جائے۔ 16 بہت سے لوگ یروشلم
کے اردگرد کی آبادیوں سے بھی اپنے مریضوں اور بدروح
گرفتہ عزیزوں کو لاتے، اور سب شفا پاتے تھے۔

رسولوں کی ایذارسانی

17 پھر امامِ اعظم صدوقی فرقے کے تمام ساتھیوں
کے ساتھ حرکت میں آیا۔ حسد سے جل کر 18 اُنہوں
نے رسولوں کو گرفتار کر کے عوامی جیل میں ڈال دیا۔
19 لیکن رات کو رب کا ایک فرشتہ قیدخانے کے
دروازوں کو کھول کر اُنہیں باہر لایا۔ اُس نے کہا،
20 ”جاؤ، بیت المقدس میں کھڑے ہو کر لوگوں کو اِس
نئی زندگی سے متعلق سب باتیں سناؤ۔“ 21 فرشتے کی
سن کر رسول صبح سویرے بیت المقدس میں جا کر تعلیم
دینے لگے۔

اب ایسا ہوا کہ امامِ اعظم اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا
اور یہودی عدالتِ عالیہ کا اجلاس منعقد کیا۔ اِس میں
اسرائیل کے تمام بزرگ شریک ہوئے۔ پھر اُنہوں نے
اپنے ملازموں کو قیدخانے میں بھیج دیا تاکہ رسولوں کو لا
کر اُن کے سامنے پیش کیا جائے۔ 22 لیکن جب وہ وہاں
پہنچے تو پتا چلا کہ رسول جیل میں نہیں ہیں۔ وہ واپس
آئے اور کہنے لگے، 23 ”جب ہم پہنچے تو جیل بڑی احتیاط
سے بند تھی اور دروازوں پر پہرے دار کھڑے تھے۔
لیکن جب ہم دروازوں کو کھول کر اندر گئے تو وہاں
کوئی نہیں تھا!“ 24 یہ سن کر بیت المقدس کے پہرے
داروں کا کپتان اور راہنما امام بڑی اُلجھن میں پڑ گئے اور
سوچنے لگے کہ اب کیا ہو گا؟ 25 اِتنے میں کوئی آ کر
کہنے لگا، ”بات سنیں، جن آدمیوں کو آپ نے جیل میں
ڈالا تھا وہ بیت المقدس میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے
رہے ہیں۔“ 26 تب بیت المقدس کے پہرے داروں کا
کپتان اپنے ملازموں کے ساتھ رسولوں کے پاس گیا اور
اُنہیں لایا، لیکن زبردستی نہیں، کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ
جمع شدہ لوگ اُنہیں سنگسار نہ کر دیں۔

27 چنانچہ اُنہوں نے رسولوں کو لا کر اجلاس کے
سامنے کھڑا کیا۔ امامِ اعظم اُن سے مخاطب ہوا، 28 ”ہم
نے تو تم کو سختی سے منع کیا تھا کہ اِس آدمی کا نام لے
کر تعلیم نہ دو۔ اِس کے برعکس تم نے نہ صرف اپنی
تعلیم یروشلم کی ہر جگہ تک پہنچا دی ہے بلکہ ہمیں اِس
آدمی کی موت کے ذمہ دار بھی ٹھہرانا چاہتے ہو۔“

29 پطرس اور باقی رسولوں نے جواب دیا، ”لازم ہے
کہ ہم پہلے اللہ کی سنیں، پھر انسان کی۔ 30 ہمارے باپ
دادا کے خدا نے عیسیٰ کو زندہ کر دیا، اُسی شخص کو جسے
آپ نے صلیب پر چڑھوا کر مار ڈالا تھا۔ 31 اللہ نے اُسی
کو حکمران اور نجات دہندہ کی حیثیت سے سرفراز کر کے
اپنے دہنے ہاتھ بٹھا لیا تاکہ وہ اسرائیل کو توبہ اور گناہوں
کی معافی کا موقع فراہم کرے۔ 32 ہم خود اِن باتوں کے
گواہ ہیں اور روح القدس بھی، جسے اللہ نے اپنے فرماں
برداروں کو دے دیا ہے۔“

33 یہ سن کر عدالت کے لوگ طیش میں آ کر اُنہیں
قتل کرنا چاہتے تھے۔ 34 لیکن ایک فریسی عالمِ اجلاس
میں کھڑا ہوا جس کا نام جملی ایل تھا۔ پوری قوم میں وہ
عزت دار تھا۔ اُس نے حکم دیا کہ رسولوں کو تھوڑی دیر
کے لئے اجلاس سے نکال دیا جائے۔ 35 پھر اُس نے
کہا، ”میرے اسرائیلی بھائیو، غور سے سوچیں کہ آپ اِن
آدمیوں کے ساتھ کیا کریں گے۔ 36 کیونکہ کچھ دیر
ہوئی تھیوداس اُٹھ کر کہنے لگا کہ مَیں کوئی خاص شخص

ہوں۔ تقریباً 400 آدمی اُس کے پیچھے لگ گئے۔ لیکن
اُسے قتل کیا گیا اور اُس کے پیروکار بکھر گئے۔ اُن کی
سرگرمیوں سے کچھ نہ ہوا۔ 37 اِس کے بعد مردم شماری
کے دنوں میں یہوداہ گلیلی اُٹھا۔ اُس نے بھی کافی لوگوں کو
اپنے پیروکار بنا کر بغاوت کرنے پر اُکسایا۔ لیکن اُسے بھی
مار دیا گیا اور اُس کے پیروکار منتشر ہوئے۔ 38 یہ پیشِ
نظر رکھ کر میرا مشورہ یہ ہے کہ اِن لوگوں کو چھوڑ دیں،
اِنہیں جانے دیں۔ اگر اِن کا ارادہ یا سرگرمیاں انسانی ہیں
تو سب کچھ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ 39 لیکن اگر یہ
اللہ کی طرف سے ہے تو آپ اِنہیں ختم نہیں کر سکیں
گے۔ ایسا نہ ہو کہ آخرکار آپ اللہ ہی کے خلاف لڑ
رہے ہوں۔“

حاضرین نے اُس کی بات مان لی۔ 40 اُنہوں نے
رسولوں کو بُلا کر اُن کو کوڑے لگوائے۔ پھر اُنہوں نے
اُنہیں عیسیٰ کا نام لے کر بولنے سے منع کیا اور پھر
جانے دیا۔ 41 رسول یہودی عدالتِ عالیہ سے نکل کر
چلے گئے۔ یہ بات اُن کے لئے بڑی خوشی کا باعث تھی
کہ اللہ نے ہمیں اِس لائق سمجھا ہے کہ عیسیٰ کے نام کی
خاطر بےعزت ہو جائیں۔ 42 اِس کے بعد بھی وہ روزانہ
بیت المقدّس اور مختلف گھروں میں جا جا کر سکھاتے
اور اِس خوش خبری کی منادی کرتے رہے کہ عیسیٰ ہی
مسیح ہے۔

رسولوں کے سات مددگار

6 اُن دنوں میں جب عیسیٰ کے شاگردوں کی
تعداد بڑھتی گئی تو یونانی زبان بولنے والے
ایمان دار عبرانی بولنے والے ایمان داروں کے بارے
میں بڑبڑانے لگے۔ اُنہوں نے کہا، ”جب روزمرہ کا
کھانا تقسیم ہوتا ہے تو ہماری بیواؤں کو نظرانداز کیا
جاتا ہے۔“ 2 تب بارہ رسولوں نے شاگردوں کی پوری
جماعت کو اکٹھا کر کے کہا، ”یہ ٹھیک نہیں کہ ہم اللہ
کا کلام سکھانے کی خدمت کو چھوڑ کر کھانا تقسیم کرنے
میں مصروف رہیں۔ 3 بھائیو، یہ بات پیشِ نظر رکھ کر
اپنے میں سے سات آدمی چن لیں، جن کے نیک کردار
کی آپ تصدیق کر سکتے ہیں اور جو روح القدس اور حکمت
سے معمور ہیں۔ پھر ہم اُنہیں کھانا تقسیم کرنے
کی یہ ذمہ داری دے کر 4 اپنا پورا وقت دعا اور کلام
کی خدمت میں صَرف کر سکیں گے۔“

5 یہ بات پوری جماعت کو پسند آئی اور اُنہوں نے
سات آدمی چن لئے: ستِفنُس (جو ایمان اور روح القدس
سے معمور تھا)، فلپّس، پرخرس، نیکانور، تیمون، پرمناس
اور انطاکیہ کا نیکلاؤس۔ (نیکلاؤس غیریہودی تھا جس نے
عیسیٰ پر ایمان لانے سے پہلے یہودی مذہب کو اپنا لیا
تھا۔) 6 اِن سات آدمیوں کو رسولوں کے سامنے پیش
کیا گیا تو اُنہوں نے اِن پر ہاتھ رکھ کر دعا کی۔

7 یوں اللہ کا پیغام پھیلتا گیا۔ یروشلم میں ایمان داروں
کی تعداد نہایت بڑھتی گئی اور بیت المقدّس کے بہت سے
امام بھی ایمان لے آئے۔

ستِفنُس کی گرفتاری

8 ستِفنُس اللہ کے فضل اور قوت سے معمور تھا اور
لوگوں کے درمیان بڑے بڑے معجزے اور الٰہی نشان
دکھاتا تھا۔ 9 ایک دن کچھ یہودی ستِفنُس سے بحث
کرنے لگے۔ (وہ کرین، اسکندریہ، کلِکیہ اور صوبہ آسیہ
کے رہنے والے تھے اور اُن کے عبادت خانے کا نام
لبرطینیوں یعنی آزاد کئے گئے غلاموں کا عبادت خانہ

تھا۔) 10 لیکن وہ نہ اُس کی حکمت کا سامنا کر سکے، نہ
اُس روح کا جو کلام کرتے وقت اُس کی مدد کرتا تھا۔
11 اِس لئے اُنہوں نے بعض آدمیوں کو یہ کہنے کو
اُکسایا کہ ”اِس نے موسیٰ اور اللہ کے بارے میں کفر بکا
ہے۔ ہم خود اِس کے گواہ ہیں۔“ 12 یوں عام لوگوں،
بزرگوں اور شریعت کے علما میں ہل چل مچ گئی۔ وہ
ستفنس پر چڑھ آئے اور اُسے گھسیٹ کر یہودی عدالتِ
عالیہ کے پاس لائے۔ 13 وہاں اُنہوں نے جھوٹے گواہ
کھڑے کئے جنہوں نے کہا، ”یہ آدمی بیت المقدس اور
شریعت کے خلاف باتیں کرنے سے باز نہیں آتا۔ 14 ہم
نے اِس کے منہ سے سنا ہے کہ عیسیٰ ناصری یہ مقام تباہ
کرے گا اور وہ رسم و رواج بدل دے گا جو موسیٰ نے
ہمارے سپرد کئے ہیں۔“ 15 جب اجلاس میں بیٹھے تمام
لوگ گھور گھور کر ستفنس کی طرف دیکھنے لگے تو اُس کا
چہرہ فرشتے کا سا نظر آیا۔

ستفنس کی تقریر

7 امام اعظم نے پوچھا، ”کیا یہ سچ ہے؟“
2 ستفنس نے جواب دیا، ”بھائیو اور بزرگو، میری
بات سنیں۔ جلال کا خدا ہمارے باپ ابراہیم پر ظاہر
ہوا جب وہ ابھی مسوپتامیہ میں آباد تھا۔ اُس وقت وہ
حاران میں منتقل نہیں ہوا تھا۔ 3 اللہ نے اُس سے کہا،
’اپنے وطن اور اپنی قوم کو چھوڑ کر اُس ملک میں چلا جا
جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔‘ 4 چنانچہ وہ کسدیوں کے ملک
کو چھوڑ کر حاران میں رہنے لگا۔ وہاں اُس کا باپ فوت
ہوا تو اللہ نے اُسے اِس ملک میں منتقل کیا جس میں
آپ آج تک آباد ہیں۔ 5 اُس وقت اللہ نے اُسے اِس
ملک میں کوئی بھی موروثی زمین نہ دی تھی، ایک مربع
فٹ تک بھی نہیں۔ لیکن اُس نے اُس سے وعدہ کیا،
’مَیں اِس ملک کو تیرے اور تیری اولاد کے قبضے میں کر
دوں گا،‘ اگرچہ اُس وقت ابراہیم کے ہاں کوئی بچہ پیدا
نہیں ہوا تھا۔ 6 اللہ نے اُسے یہ بھی بتایا، ’تیری اولاد
ایسے ملک میں رہے گی جو اُس کا نہیں ہو گا۔ وہاں وہ
اجنبی اور غلام ہو گی، اور اُس پر 400 سال تک بہت
ظلم کیا جائے گا۔ 7 لیکن مَیں اُس قوم کی عدالت کروں
گا جس نے اُسے غلام بنایا ہو گا۔ اِس کے بعد وہ اُس
ملک میں سے نکل کر اِس مقام پر میری عبادت کریں
گے۔‘ 8 پھر اللہ نے ابراہیم کو ختنہ کا عہد دیا۔ چنانچہ
جب ابراہیم کا بیٹا اسحاق پیدا ہوا تو باپ نے آٹھویں دن
اُس کا ختنہ کیا۔ یہ سلسلہ جاری رہا جب اسحاق کا بیٹا
یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب کے بارہ بیٹے، ہمارے بارہ
قبیلوں کے سردار۔

9 یہ سردار اپنے بھائی یوسف سے حسد کرنے لگے
اور اِس لئے اُسے بیچ دیا۔ یوں وہ غلام بن کر مصر پہنچا۔
لیکن اللہ اُس کے ساتھ رہا 10 اور اُسے اُس کی تمام
مصیبتوں سے رِہائی دی۔ اُس نے اُسے دانائی عطا کر
کے اِس قابل بنا دیا کہ وہ مصر کے بادشاہ فرعون کا منظورِ
نظر ہو جائے۔ یوں فرعون نے اُسے مصر اور اپنے پورے
گھرانے پر حکمران مقرر کیا۔ 11 پھر تمام مصر اور کنعان
میں کال پڑا۔ لوگ بڑی مصیبت میں پڑ گئے اور ہمارے
باپ دادا کے پاس بھی خوراک ختم ہو گئی۔ 12 یعقوب کو
پتا چلا کہ مصر میں اب تک اناج ہے، اِس لئے اُس نے
اپنے بیٹوں کو اناج خریدنے کو وہاں بھیج دیا۔ 13 جب
اُنہیں دوسری بار وہاں جانا پڑا تو یوسف نے اپنے آپ کو
اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا، اور فرعون کو یوسف کے خاندان
کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ 14 اِس کے بعد یوسف

نے اپنے باپ یعقوب اور تمام رشتے داروں کو بُلا لیا۔
کُل 75 افراد آئے۔ 15 یوں یعقوب مصر پہنچا۔ وہاں وہ
اور ہمارے باپ دادا مر گئے۔ 16 اُنہیں سِکم میں لا کر
اُس قبر میں دفنایا گیا جو ابراہیم نے حمور کی اولاد سے پیسے
دے کر خریدی تھی۔

17 پھر وہ وقت قریب آ گیا جس کا وعدہ اللہ نے
ابراہیم سے کیا تھا۔ مصر میں ہماری قوم کی تعداد بہت
بڑھ چکی تھی۔ 18 لیکن ہوتے ہوتے ایک نیا بادشاہ تخت
نشین ہوا جو یوسف سے ناواقف تھا۔ 19 اُس نے ہماری
قوم کا استحصال کر کے اُن سے بدسلوکی کی اور اُنہیں اپنے
شیرخوار بچوں کو ضائع کرنے پر مجبور کیا۔ 20 اُس وقت
موسیٰ پیدا ہوا۔ وہ اللہ کے نزدیک خوب صورت بچہ تھا
اور تین ماہ تک اپنے باپ کے گھر میں پالا گیا۔ 21 اِس
کے بعد والدین کو اُسے چھوڑنا پڑا، لیکن فرعون کی بیٹی
نے اُسے لے پالک بنا کر اپنے بیٹے کے طور پر پالا۔
22 اور موسیٰ کو مصریوں کی حکمت کے ہر شعبے میں تربیت
ملی۔ اُسے بولنے اور عمل کرنے کی زبردست قابلیت
حاصل تھی۔

23 جب وہ چالیس سال کا تھا تو اُسے اپنی قوم اسرائیل
کے لوگوں سے ملنے کا خیال آیا۔ 24 جب اُس نے اُن
کے پاس جا کر دیکھا کہ ایک مصری کسی اسرائیلی پر تشدد
کر رہا ہے تو اُس نے اسرائیلی کی حمایت کر کے مظلوم
کا بدلہ لیا اور مصری کو مار ڈالا۔ 25 اُس کا خیال تو یہ تھا
کہ میرے بھائیوں کو سمجھ آئے گی کہ اللہ میرے وسیلے
سے اُنہیں رِہائی دے گا، لیکن ایسا نہیں تھا۔ 26 اگلے
دن وہ دو اسرائیلیوں کے پاس سے گزرا جو آپس میں لڑ
رہے تھے۔ اُس نے صلح کرانے کی کوشش میں کہا،
’مردو، آپ تو بھائی ہیں۔ آپ کیوں ایک دوسرے سے
غلط سلوک کر رہے ہیں؟‘ 27 لیکن جو آدمی دوسرے سے
بدسلوکی کر رہا تھا اُس نے موسیٰ کو ایک طرف دھکیل کر
کہا، ’کس نے آپ کو ہم پر حکمران اور قاضی مقرر کیا
ہے؟ 28 کیا آپ مجھے بھی قتل کرنا چاہتے ہیں جس طرح
کل مصری کو مار ڈالا تھا؟‘ 29 یہ سن کر موسیٰ فرار ہو کر
ملکِ مِدیان میں اجنبی کے طور پر رہنے لگا۔ وہاں اُس
کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

30 چالیس سال کے بعد ایک فرشتہ جلتی ہوئی کانٹے
دار جھاڑی کے شعلے میں اُس پر ظاہر ہوا۔ اُس وقت
موسیٰ سینا پہاڑ کے قریب ریگستان میں تھا۔ 31 یہ منظر
دیکھ کر موسیٰ حیران ہوا۔ جب وہ اُس کا معائنہ کرنے
کے لئے قریب پہنچا تو رب کی آواز سنائی دی،
32 ’مَیں تیرے باپ دادا کا خدا، ابراہیم، اسحاق اور
یعقوب کا خدا ہوں۔‘ موسیٰ تھرتھرانے لگا اور اُس طرف
دیکھنے کی جرأت نہ کی۔ 33 پھر رب نے اُس سے کہا،
’اپنی جوتیاں اُتار، کیونکہ تُو مقدّس زمین پر کھڑا ہے۔
34 مَیں نے مصر میں اپنی قوم کی بُری حالت دیکھی اور
اُن کی آہیں سنی ہیں، اِس لئے اُنہیں بچانے کے لئے اُتر
آیا ہوں۔ اب جا، مَیں تجھے مصر بھیجتا ہوں۔‘

35 یوں اللہ نے اُس شخص کو اُن کے پاس بھیج دیا
جسے وہ یہ کہہ کر رد کر چکے تھے کہ ’کس نے آپ
کو ہم پر حکمران اور قاضی مقرر کیا ہے؟‘ جلتی ہوئی
کانٹےدار جھاڑی میں موجود فرشتے کی معرفت اللہ نے
موسیٰ کو اُن کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن کا حکمران اور
نجات دہندہ بن جائے۔ 36 اور وہ معجزے اور الٰہی نشان
دکھا کر اُنہیں مصر سے نکال لایا، پھر بحرِ قُلزم سے گزر
کر 40 سال کے دوران ریگستان میں اُن کی راہنمائی
کی۔ 37 موسیٰ نے خود اسرائیلیوں کو بتایا، ’اللہ تمہارے

واسطے تمہارے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا
کرے گا۔‘ 38 موسیٰ ریگستان میں قوم کی جماعت میں
شریک تھا۔ ایک طرف وہ اُس فرشتے کے ساتھ تھا جو سینا
پہاڑ پر اُس سے باتیں کرتا تھا، دوسری طرف ہمارے باپ
دادا کے ساتھ۔ فرشتے سے اُسے زندگی بخش باتیں مل گئیں
جو اُسے ہمارے سپرد کرنی تھیں۔
39 لیکن ہمارے باپ دادا نے اُس کی سننے سے انکار
کر کے اُسے رد کر دیا۔ دل ہی دل میں وہ مصر کی
طرف رجوع کر چکے تھے۔ 40 وہ ہارون سے کہنے لگے،
’آئیں، ہمارے لئے دیوتا بنا دیں جو ہمارے آگے آگے
چلتے ہوئے ہماری راہنمائی کریں۔ کیونکہ کیا معلوم کہ
اُس بندے موسیٰ کو کیا ہوا ہے جو ہمیں مصر سے نکال
لایا۔‘ 41 اُسی وقت اُنہوں نے بچھڑے کا بُت بنا کر
اُسے قربانیاں پیش کیں اور اپنے ہاتھوں کے کام کی
خوشی منائی۔ 42 اِس پر اللہ نے اپنا منہ پھیر لیا اور اُنہیں
ستاروں کی پوجا کی گرفت میں چھوڑ دیا، بالکل اُسی طرح
جس طرح نبیوں کے صحیفے میں لکھا ہے،

’اے اسرائیل کے گھرانے،
جب تم ریگستان میں گھومتے پھرتے تھے
تو کیا تم نے اُن 40 سالوں کے دوران
کبھی مجھے ذبح اور غلہ کی قربانیاں پیش کیں؟
43 نہیں، اُس وقت بھی تم مَلِک دیوتا کا تابوت
اور رفان دیوتا کا ستارہ اُٹھائے پھرتے تھے،
گو تم نے اپنے ہاتھوں سے یہ بُت
پوجا کرنے کے لئے بنا لئے تھے۔
اِس لئے مَیں تمہیں جلاوطن کر کے
بابل کے پار بسا دوں گا۔‘

44 ریگستان میں ہمارے باپ دادا کے پاس ملاقات
کا خیمہ تھا۔ اُسے اُس نمونے کے مطابق بنایا گیا تھا جو
اللہ نے موسیٰ کو دکھایا تھا۔ 45 موسیٰ کی موت کے بعد
ہمارے باپ دادا نے اُسے ورثے میں پا کر اپنے ساتھ
لے لیا جب اُنہوں نے یشوع کی راہنمائی میں اِس ملک
میں داخل ہو کر اُس پر قبضہ کر لیا۔ اُس وقت اللہ اُس
میں آباد قوموں کو اُن کے آگے آگے نکالتا گیا۔ یوں
ملاقات کا خیمہ داؤد بادشاہ کے زمانے تک ملک میں رہا۔
46 داؤد اللہ کا منظورِ نظر تھا۔ اُس نے یعقوب کے خدا
کو ایک سکونت گاہ مہیا کرنے کی اجازت مانگی۔ 47 لیکن
سلیمان کو اُس کے لئے مکان بنانے کا اعزاز حاصل ہوا۔
48 حقیقت میں اللہ تعالیٰ انسان کے ہاتھ کے بنائے
ہوئے مکانوں میں نہیں رہتا۔ نبی رب کا فرمان یوں
بیان کرتا ہے،

49 ’آسمان میرا تخت ہے
اور زمین میرے پاؤں کی چوکی،
تو پھر تم میرے لئے کس قسم کا گھر بناؤ گے؟
وہ جگہ کہاں ہے جہاں مَیں آرام کروں گا؟
50 کیا میرے ہاتھ نے یہ سب کچھ نہیں بنایا؟‘

51 اے گردن کش لوگو! بے شک آپ کا ختنہ ہوا
ہے جو اللہ کی قوم کا ظاہری نشان ہے۔ لیکن اُس کا آپ
کے دلوں اور کانوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ آپ اپنے
باپ دادا کی طرح ہمیشہ روح القدس کی مخالفت کرتے
رہتے ہیں۔ 52 کیا کبھی کوئی نبی تھا جسے آپ کے باپ
دادا نے نہ ستایا؟ اُنہوں نے اُنہیں بھی قتل کیا جنہوں
نے راست باز مسیح کی پیش گوئی کی، اُس شخص کی جسے
آپ نے دشمنوں کے حوالے کر کے مار ڈالا۔ 53 آپ ہی
کو فرشتوں کے ہاتھ سے اللہ کی شریعت حاصل ہوئی مگر
اُس پر عمل نہیں کیا۔“

ستفنس کو سنگسار کیا جاتا ہے

54 ستفنس کی یہ باتیں سن کر اجلاس کے لوگ طیش
میں آ کر دانت پیسنے لگے۔ 55 لیکن ستفنس روح القدس
سے معمور اپنی نظر اُٹھا کر آسمان کی طرف تکنے لگا۔ وہاں
اُسے اللہ کا جلال نظر آیا، اور عیسیٰ اللہ کے دہنے ہاتھ کھڑا
تھا۔ 56 اُس نے کہا، ”دیکھو، مجھے آسمان کھلا ہوا دکھائی
دے رہا ہے اور ابنِ آدم اللہ کے دہنے ہاتھ کھڑا ہے!“
57 یہ سنتے ہی اُنہوں نے چیخ چیخ کر ہاتھوں سے
اپنے کانوں کو بند کر لیا اور مل کر اُس پر جھپٹ پڑے۔
58 پھر وہ اُسے شہر سے نکال کر سنگسار کرنے لگے۔ اور
جن لوگوں نے اُس کے خلاف گواہی دی تھی اُنہوں نے
اپنی چادریں اُتار کر ایک جوان آدمی کے پاؤں میں رکھ
دیں۔ اُس آدمی کا نام ساؤل تھا۔ 59 جب وہ ستفنس کو
سنگسار کر رہے تھے تو اُس نے دعا کر کے کہا، ”اے
خداوند عیسیٰ، میری روح کو قبول کر۔“ 60 پھر گھٹنے ٹیک
کر اُس نے اونچی آواز سے کہا، ”اے خداوند، اُنہیں اِس
گناہ کے ذمہ دار نہ ٹھہرا۔“ یہ کہہ کر وہ انتقال کر گیا۔

8 اور ساؤل کو بھی ستفنس کا قتل منظور تھا۔

ساؤل جماعت کو ستاتا ہے

اُس دن یروشلم میں موجود جماعت سخت ایذا رسانی کی
زد میں آ گئی۔ اِس لئے سوائے رسولوں کے تمام ایمان دار
یہودیہ اور سامریہ کے علاقوں میں تتر بتر ہو گئے۔ 2 کچھ
خدا ترس آدمیوں نے ستفنس کو دفن کر کے رو رو کر اُس
کا ماتم کیا۔

3 لیکن ساؤل عیسیٰ کی جماعت کو تباہ کرنے پر تُلا ہوا
تھا۔ اُس نے گھر گھر جا کر ایمان دار مرد و خواتین کو نکال
دیا اور اُنہیں گھسیٹ کر قید خانے میں ڈلوا دیا۔

خوش خبری سامریہ میں پھیل جاتی ہے

4 جو ایمان دار بکھر گئے تھے وہ جگہ جگہ جا کر اللہ
کی خوش خبری سناتے پھرے۔ 5 اِس طرح فلپّس سامریہ
کے کسی شہر کو گیا اور وہاں کے لوگوں کو مسیح کے بارے
میں بتایا۔ 6 جو کچھ بھی فلپّس نے کہا اور جو بھی الٰہی نشان
اُس نے دکھائے، اُس پر سننے والے ہجوم نے یک دل ہو
کر توجہ دی۔ 7 بہت سے لوگوں میں سے بدروحیں زور
دار چیخیں مار مار کر نکل گئیں، اور بہت سے مفلوجوں اور
لنگڑوں کو شفا مل گئی۔ 8 یوں اُس شہر میں بڑی شادمانی
پھیل گئی۔

9 وہاں کافی عرصے سے ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام
شمعون تھا۔ وہ جادوگر تھا اور اُس کے حیرت انگیز کام
سے سامریہ کے لوگ بہت متاثر تھے۔ اُس کا اپنا دعویٰ
تھا کہ مَیں کوئی خاص شخص ہوں۔ 10 اِس لئے سب
لوگ چھوٹے سے لے کر بڑے تک اُس پر خاص توجہ
دیتے تھے۔ اُن کا کہنا تھا، ’یہ آدمی وہ الٰہی قوت ہے
جو عظیم کہلاتی ہے۔‘ 11 وہ اِس لئے اُس کے پیچھے لگ
گئے تھے کہ اُس نے اُنہیں بڑی دیر سے اپنے حیرت
انگیز کاموں سے متاثر کر رکھا تھا۔ 12 لیکن اب لوگ
فلپّس کی اللہ کی بادشاہی اور عیسیٰ کے نام کے بارے
میں خوش خبری پر ایمان لے آئے، اور مرد و خواتین نے
بپتسمہ لیا۔ 13 خود شمعون نے بھی ایمان لا کر بپتسمہ لیا
اور فلپّس کے ساتھ رہا۔ جب اُس نے وہ بڑے الٰہی
نشان اور معجزے دیکھے جو فلپّس کے ہاتھ سے ظاہر
ہوئے تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔

14 جب یروشلم میں رسولوں نے سنا کہ سامریہ نے
اللہ کا کلام قبول کر لیا ہے تو اُنہوں نے پطرس اور
یوحنا کو اُن کے پاس بھیج دیا۔ 15 وہاں پہنچ کر اُنہوں نے

اُن کے لئے دعا کی کہ اُنہیں روح القدس مل جائے،
16 کیونکہ ابھی روح القدس اُن پر نازل نہیں ہوا تھا بلکہ
اُنہیں صرف خداوند عیسیٰ کے نام میں بپتسمہ دیا گیا تھا۔
17 اب جب پطرس اور یوحنا نے اپنے ہاتھ اُن پر رکھے تو
اُنہیں روح القدس مل گیا۔

18 شمعون نے دیکھا کہ جب رسول لوگوں پر ہاتھ
رکھتے ہیں تو اُن کو روح القدس ملتا ہے۔ اِس لئے اُس
نے اُنہیں پیسے پیش کر کے 19 کہا، ”مجھے بھی یہ اختیار
دے دیں کہ جس پر مَیں ہاتھ رکھوں اُسے روح القدس
مل جائے۔“

20 لیکن پطرس نے جواب دیا، ”آپ کے پیسے آپ
کے ساتھ غارت ہو جائیں، کیونکہ آپ نے سوچا کہ اللہ
کی نعمت پیسوں سے خریدی جا سکتی ہے۔ 21 اِس خدمت
میں آپ کا کوئی حصہ نہیں ہے، کیونکہ آپ کا دل اللہ
کے سامنے خالص نہیں ہے۔ 22 اپنی اِس شرارت سے
توبہ کر کے خداوند سے دعا کریں۔ شاید وہ آپ کو اِس
ارادے کی معافی دے جو آپ نے دل میں رکھا ہے۔
23 کیونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ آپ کڑوی پِت سے
بھرے اور ناراستی کے بندھن میں جکڑے ہوئے ہیں۔“

24 شمعون نے کہا، ”پھر خداوند سے میرے لئے دعا
کریں کہ آپ کی مذکورہ مصیبتوں میں سے مجھ پر کوئی
نہ آئے۔“

25 خداوند کے کلام کی گواہی دینے اور اُس کی منادی
کرنے کے بعد پطرس اور یوحنا واپس یروشلم کے لئے روانہ
ہوئے۔ راستے میں اُنہوں نے سامریہ کے بہت سے
دیہاتوں میں اللہ کی خوش خبری سنائی۔

فلپّس اور ایتھوپیا کا افسر

26 ایک دن رب کے فرشتے نے فلپّس سے کہا،
”اُٹھ کر جنوب کی طرف اُس راہ پر جا جو ریگستان میں
سے گزر کر یروشلم سے غزہ کو جاتی ہے۔“ 27 فلپّس
اُٹھ کر روانہ ہوا۔ چلتے چلتے اُس کی ملاقات ایتھوپیا کی ملکہ
کنداکے کے ایک خواجہ سرا سے ہوئی۔ ملکہ کے پورے
خزانے پر مقرر یہ درباری عبادت کرنے کے لئے یروشلم
گیا تھا 28 اور اب اپنے ملک میں واپس جا رہا تھا۔ اُس
وقت وہ رتھ میں سوار یسعیاہ نبی کی کتاب کی تلاوت
کر رہا تھا۔ 29 روح القدس نے فلپّس سے کہا، ”اُس
کے پاس جا کر رتھ کے ساتھ ہو لے۔“ 30 فلپّس دوڑ
کر رتھ کے پاس پہنچا تو سنا کہ وہ یسعیاہ نبی کی کتاب کی
تلاوت کر رہا ہے۔ اُس نے پوچھا، ”کیا آپ کو اُس سب
کی سمجھ آتی ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں؟“

31 درباری نے جواب دیا، ”مَیں کیوں کر سمجھوں
جب تک کوئی میری راہنمائی نہ کرے؟“ اور اُس نے
فلپّس کو رتھ میں سوار ہونے کی دعوت دی۔ 32 کلامِ
مقدّس کا جو حوالہ وہ پڑھ رہا تھا یہ تھا،

’اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کے لئے
لے گئے۔
جس طرح لیلا بال کترنے والے کے سامنے
خاموش رہتا ہے،
اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔
33 اُس کی تذلیل کی گئی اور اُسے انصاف نہ ملا۔
کون اُس کی نسل بیان کر سکتا ہے؟
کیونکہ اُس کی جان دنیا سے چھین لی گئی۔‘

34 درباری نے فلپّس سے پوچھا، ”مہربانی کر کے مجھے
بتا دیجئے کہ نبی یہاں کس کا ذکر کر رہا ہے، اپنا یا کسی

اَور کا؟‘‘ 35 جواب میں فلپّس نے کلامِ مقدّس کے
اِسی حوالے سے شروع کر کے اُسے عیسیٰ کے بارے
میں خوش خبری سنائی۔ 36 سڑک پر سفر کرتے کرتے وہ
ایک جگہ سے گزرے جہاں پانی تھا۔ خواجہ سرا نے
کہا، ’’دیکھیں، یہاں پانی ہے۔ اب مجھے بپتسمہ لینے سے
کون سی چیز روک سکتی ہے؟‘‘ 37 [فلپّس نے کہا، ’’اگر
آپ پورے دل سے ایمان لائیں تو لے سکتے ہیں۔‘‘
اُس نے جواب دیا، ’’مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ عیسیٰ مسیح
اللہ کا فرزند ہے۔‘‘]

38 اُس نے رتھ کو روکنے کا حکم دیا۔ دونوں پانی
میں اُتر گئے اور فلپّس نے اُسے بپتسمہ دیا۔ 39 جب
وہ پانی سے نکل آئے تو خداوند کا روح فلپّس کو اُٹھا لے
گیا۔ اِس کے بعد خواجہ سرا نے اُسے پھر کبھی نہ دیکھا،
لیکن اُس نے خوشی مناتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھا۔
40 اِتنے میں فلپّس کو اشدود شہر میں پایا گیا۔ وہ وہاں
اور قیصریہ تک کے تمام شہروں میں سے گزر کر اللہ کی
خوش خبری سناتا گیا۔

پولس کی تبدیلی

9 اب تک ساؤل خداوند کے شاگردوں کو دھمکانے
اور قتل کرنے کے درپَے تھا۔ اُس نے امامِ
اعظم کے پاس جا کر 2 اُس سے گزارش کی کہ ’’مجھے دمشق
میں یہودی عبادت خانوں کے لئے سفارشی خط لکھ کر
دیں تاکہ وہ میرے ساتھ تعاون کریں۔ کیونکہ مَیں وہاں
مسیح کی راہ پر چلنے والوں کو خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین
ڈھونڈ کر اور باندھ کر یروشلم لانا چاہتا ہوں۔‘‘

3 وہ اِس مقصد سے سفر کر کے دمشق کے قریب
پہنچا ہی تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک تیز روشنی
اُس کے گرد چمکی۔ 4 وہ زمین پر گر پڑا تو ایک آواز سنائی
دی، ’’ساؤل، ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟‘‘

5 اُس نے پوچھا، ’’خداوند، آپ کون ہیں؟‘‘

آواز نے جواب دیا، ’’مَیں عیسیٰ ہوں جسے تُو ستاتا
ہے۔ 6 اب اُٹھ کر شہر میں جا۔ وہاں تجھے بتایا جائے گا
کہ تجھے کیا کرنا ہے۔‘‘

7 ساؤل کے پاس کھڑے ہم سفر دم بخود رہ گئے۔
آواز تو وہ سن رہے تھے، لیکن اُنہیں کوئی نظر نہ آیا۔
8 ساؤل زمین پر سے اُٹھا، لیکن جب اُس نے اپنی
آنکھیں کھولیں تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا ہے۔ چنانچہ
اُس کے ساتھی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے دمشق لے گئے۔
9 وہاں تین دن کے دوران وہ اندھا رہا۔ اِتنے میں اُس
نے نہ کچھ کھایا، نہ پیا۔

10 اُس وقت دمشق میں عیسیٰ کا ایک شاگرد رہتا تھا
جس کا نام حننیاہ تھا۔ اب خداوند رویا میں اُس سے ہم
کلام ہوا، ’’حننیاہ!‘‘

اُس نے جواب دیا، ’’جی خداوند، مَیں حاضر ہوں۔‘‘

11 خداوند نے فرمایا، ’’اُٹھ، اُس گلی میں جا جو ’سیدھی‘
کہلاتی ہے۔ وہاں یہوداہ کے گھر میں ترسس کے ایک
آدمی کا پتا کرنا جس کا نام ساؤل ہے۔ کیونکہ دیکھ، وہ دعا
کر رہا ہے۔ 12 اور رویا میں اُس نے دیکھ لیا ہے کہ ایک
آدمی بنام حننیاہ میرے پاس آ کر اپنے ہاتھ مجھ پر رکھے
گا۔ اِس سے میری آنکھیں بحال ہو جائیں گی۔‘‘

13 حننیاہ نے اعتراض کیا، ’’اے خداوند، مَیں نے
بہت سے لوگوں سے اُس شخص کی شریر حرکتوں کے
بارے میں سنا ہے۔ یروشلم میں اُس نے تیرے مقدّسوں
کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ 14 اب اُسے راہنما
اماموں سے اختیار مل گیا ہے کہ یہاں بھی ہر ایک کو

گرفتار کرے جو تیری عبادت کرتا ہے۔“
15 لیکن خداوند نے کہا، ”جا، یہ آدمی میرا چنا ہوا
وسیلہ ہے جو میرا نام غیر یہودیوں، بادشاہوں اور
اسرائیلیوں تک پہنچائے گا۔ 16 اور مَیں اُسے دکھا دوں
گا کہ اُسے میرے نام کی خاطر کتنا دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔“
17 چنانچہ حننیاہ مذکورہ گھر کے پاس گیا، اُس میں
داخل ہوا اور اپنے ہاتھ ساؤل پر رکھ دیئے۔ اُس نے کہا،
”ساؤل بھائی، خداوند عیسیٰ جو آپ پر ظاہر ہوا جب آپ
یہاں آ رہے تھے اُسی نے مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ دوبارہ
دیکھ پائیں اور روح القدس سے معمور ہو جائیں۔“ 18 یہ
کہتے ہی چھلکوں جیسی کوئی چیز ساؤل کی آنکھوں پر سے
گری اور وہ دوبارہ دیکھنے لگا۔ اُس نے اُٹھ کر بپتسمہ لیا،
19 پھر کچھ کھانا کھا کر نئے سرے سے تقویت پائی۔

ساؤل دمشق میں اللہ کی خوش خبری سناتا ہے

ساؤل کئی دن شاگردوں کے ساتھ دمشق میں رہا۔
20 اُسی وقت وہ سیدھا یہودی عبادت خانوں میں جا کر
اعلان کرنے لگا کہ عیسیٰ اللہ کا فرزند ہے۔
21 اور جس نے بھی اُسے سنا وہ حیران رہ گیا اور پوچھا،
”کیا یہ وہ آدمی نہیں جو یروشلم میں عیسیٰ کی عبادت
کرنے والوں کو ہلاک کر رہا تھا؟ اور کیا وہ اِس مقصد سے
یہاں نہیں آیا کہ ایسے لوگوں کو باندھ کر راہنما اماموں
کے پاس لے جائے؟“
22 لیکن ساؤل روز بہ روز زور پکڑتا گیا، اور چونکہ اُس
نے ثابت کیا کہ عیسیٰ وعدہ کیا ہوا مسیح ہے اِس لئے
دمشق میں آباد یہودی اُلجھن میں پڑ گئے۔
23 چنانچہ کافی دنوں کے بعد اُنہوں نے مل کر اُسے
قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ 24 لیکن ساؤل کو پتا چل
گیا۔ یہودی دن رات شہر کے دروازوں کی پہرا داری
کرتے رہے تاکہ اُسے قتل کریں، 25 اِس لئے اُس کے
شاگردوں نے اُسے رات کے وقت ٹوکرے میں بٹھا کر
شہر کی چاردیواری کے ایک سوراخ میں سے اُتار دیا۔

ساؤل یروشلم میں

26 ساؤل یروشلم واپس چلا گیا۔ وہاں اُس نے شاگردوں
سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، لیکن سب اُس سے
ڈرتے تھے، کیونکہ اُنہیں یقین نہیں آیا تھا کہ وہ واقعی
عیسیٰ کا شاگرد بن گیا ہے۔ 27 پھر برنباس اُسے رسولوں
کے پاس لے آیا۔ اُس نے اُنہیں ساؤل کے بارے میں
سب کچھ بتایا، کہ اُس نے دمشق کی طرف سفر کرتے
وقت راستے میں خداوند کو دیکھا، کہ خداوند اُس سے ہم
کلام ہوا تھا اور اُس نے دمشق میں دلیری سے عیسیٰ کے
نام سے بات کی تھی۔ 28 چنانچہ ساؤل اُن کے ساتھ رہ
کر آزادی سے یروشلم میں پھرنے اور دلیری سے خداوند
عیسیٰ کے نام سے کلام کرنے لگا۔ 29 اُس نے یونانی
زبان بولنے والے یہودیوں سے بھی مخاطب ہو کر بحث
کی، لیکن جواب میں وہ اُسے قتل کرنے کی کوشش کرنے
لگے۔ 30 جب بھائیوں کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے اُسے
قیصریہ پہنچا دیا اور جہاز میں بٹھا کر ترسس کے لئے روانہ
کر دیا۔
31 اِس پر یہودیہ، گلیل اور سامریہ کے پورے
علاقے میں پھیلی ہوئی جماعت کو امن و امان حاصل
ہوا۔ روح القدس کی حمایت سے اُس کی تعمیر و تقویت
ہوئی، وہ خدا کا خوف مان کر چلتی رہی اور تعداد میں بھی
بڑھتی گئی۔

پطرس لُدہ اور یافا میں

32 ایک دن جب پطرس جگہ جگہ سفر کر رہا تھا تو وہ
لُدہ میں آباد مقدّسوں کے پاس بھی آیا۔ 33 وہاں اُس کی
ملاقات ایک آدمی بنام اینیاس سے ہوئی۔ اینیاس مفلوج
تھا۔ وہ آٹھ سال سے بستر سے اُٹھ نہ سکا تھا۔ 34 پطرس
نے اُس سے کہا، ”اینیاس، عیسیٰ مسیح آپ کو شفا دیتا
ہے۔ اُٹھ کر اپنا بستر سمیٹ لیں۔“ اینیاس فوراً اُٹھ
کھڑا ہوا۔ 35 جب لُدہ اور میدانی علاقے شارون کے
تمام رہنے والوں نے اُسے دیکھا تو اُنہوں نے خداوند کی
طرف رجوع کیا۔

36 یافا میں ایک عورت تھی جو شاگرد تھی اور نیک کام
کرنے اور خیرات دینے میں بہت آگے تھی۔ اُس کا نام
تبیتا (غزالہ) تھا۔ 37 اُن ہی دنوں میں وہ بیمار ہو کر
فوت ہو گئی۔ لوگوں نے اُسے غسل دے کر بالاخانے
میں رکھ دیا۔ 38 لُدہ یافا کے قریب ہے، اِس لئے جب
شاگردوں نے سنا کہ پطرس لُدہ میں ہے تو اُنہوں نے
اُس کے پاس دو آدمیوں کو بھیج کر التماس کی، ”سیدھے
ہمارے پاس آئیں اور دیر نہ کریں۔“ 39 پطرس اُٹھ کر
اُن کے ساتھ چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر لوگ اُسے بالاخانے
میں لے گئے۔ تمام بیواؤں نے اُسے گھیر لیا اور روتے
چلّاتے وہ ساری قمیصیں اور باقی لباس دکھانے لگیں جو
تبیتا نے اُن کے لئے بنائے تھے جب وہ ابھی زندہ تھی۔
40 لیکن پطرس نے اُن سب کو کمرے سے نکال دیا اور
گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔ پھر لاش کی طرف مُڑ کر اُس نے
کہا، ”تبیتا، اُٹھیں!“ عورت نے اپنی آنکھیں کھول
دیں۔ پطرس کو دیکھ کر وہ بیٹھ گئی۔ 41 پطرس نے اُس کا
ہاتھ پکڑ لیا اور اُٹھنے میں اُس کی مدد کی۔ پھر اُس نے
مقدّسوں اور بیواؤں کو بُلا کر تبیتا کو زندہ اُن کے سپرد
کیا۔ 42 یہ واقعہ پورے یافا میں مشہور ہوا، اور بہت
سے لوگ خداوند عیسیٰ پر ایمان لائے۔ 43 پطرس کافی
دنوں تک یافا میں رہا۔ وہاں وہ چمڑا رنگنے والے ایک
آدمی کے گھر ٹھہرا جس کا نام شمعون تھا۔

پطرس اور کُرنیلِیُس

10 قیصریہ میں ایک رومی افسر[a] رہتا تھا جس
کا نام کُرنیلِیُس تھا۔ وہ اُس پلٹن کے سَو
فوجیوں پر مقرر تھا جو اطالوی کہلاتی تھی۔ 2 کُرنیلِیُس اپنے
پورے گھرانے سمیت دین دار اور خدا ترس تھا۔ وہ فیاضی
سے خیرات دیتا اور متواتر دعا میں لگا رہتا تھا۔ 3 ایک دن
اُس نے تین بجے دوپہر کے وقت رویا دیکھی۔ اُس میں
اُس نے صاف طور پر اللہ کا ایک فرشتہ دیکھا جو اُس کے
پاس آیا اور کہا، ”کُرنیلِیُس!“
4 وہ گھبرا گیا اور اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا،
”میرے آقا، فرمائیں۔“
فرشتے نے کہا، ”تمہاری دعاؤں اور خیرات کی قربانی
اللہ کے حضور پہنچ گئی ہے اور منظور ہے۔ 5 اب کچھ
آدمی یافا بھیج دو۔ وہاں ایک آدمی بنام شمعون ہے جو
پطرس کہلاتا ہے۔ اُسے بُلا کر لے آؤ۔ 6 پطرس ایک چمڑا
رنگنے والے کا مہمان ہے جس کا نام شمعون ہے۔ اُس کا
گھر سمندر کے قریب واقع ہے۔“
7 جوں ہی فرشتہ چلا گیا کُرنیلِیُس نے دو نوکروں اور
اپنے خدمت گار فوجیوں میں سے ایک خدا ترس آدمی کو
بُلایا۔ 8 سب کچھ سنا کر اُس نے اُنہیں یافا بھیج دیا۔
9 اگلے دن پطرس دوپہر تقریباً بارہ بجے دعا کرنے

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

کے لئے چھت پر چڑھ گیا۔ اُس وقت کُرنیلیُس کے
بھیجے ہوئے آدمی یافا شہر کے قریب پہنچ گئے تھے۔
10 پطرس کو بھوک لگی اور وہ کچھ کھانا چاہتا تھا۔ جب اُس
کے لئے کھانا تیار کیا جا رہا تھا تو وہ وجد کی حالت میں
آ گیا۔ 11 اُس نے دیکھا کہ آسمان کھل گیا ہے اور ایک
چیز زمین پر اُتر رہی ہے، کتان کی بڑی چادر جیسی جو اپنے
چار کونوں سے نیچے اُتاری جا رہی ہے۔ 12 چادر میں تمام
قسم کے جانور ہیں: چار پاؤں رکھنے والے، رینگنے والے
اور پرندے۔ 13 پھر ایک آواز اُس سے مخاطب ہوئی،
”اُٹھ، پطرس۔ کچھ ذبح کر کے کھا!“

14 پطرس نے اعتراض کیا، ”ہرگز نہیں خداوند، مَیں
نے کبھی بھی حرام یا ناپاک کھانا نہیں کھایا۔“

15 لیکن یہ آواز دوبارہ اُس سے ہم کلام ہوئی، ”جو
کچھ اللہ نے پاک کر دیا ہے اُسے ناپاک قرار نہ
دے۔“ 16 یہی کچھ تین مرتبہ ہوا، پھر چادر کو اچانک
آسمان پر واپس اُٹھا لیا گیا۔

17 پطرس بڑی اُلجھن میں پڑ گیا۔ وہ ابھی سوچ رہا تھا
کہ اِس رویا کا کیا مطلب ہے تو کُرنیلیُس کے بھیجے
ہوئے آدمی شمعون کے گھر کا پتا کر کے اُس کے گیٹ
پر پہنچ گئے۔ 18 آواز دے کر اُنہوں نے پوچھا، ”کیا
شمعون جو پطرس کہلاتا ہے آپ کے مہمان ہیں؟“

19 پطرس ابھی رویا پر غور کر ہی رہا تھا کہ روح القدس
اُس سے ہم کلام ہوا، ”شمعون، تین مرد تیری تلاش
میں ہیں۔ 20 اُٹھ اور چھت سے اُتر کر اُن کے ساتھ چلا
جا۔ مت جھجکنا، کیونکہ مَیں ہی نے اُنہیں تیرے پاس
بھیجا ہے۔“ 21 چنانچہ پطرس اُن آدمیوں کے پاس گیا
اور اُن سے کہا، ”مَیں وہی ہوں جسے آپ ڈھونڈ رہے
ہیں۔ آپ کیوں میرے پاس آئے ہیں؟“

22 اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم سَو فوجیوں پر مقرر
افسر کُرنیلیُس کے گھر سے آئے ہیں۔ وہ انصاف پرور اور
خدا ترس آدمی ہیں۔ پوری یہودی قوم اِس کی تصدیق کر
سکتی ہے۔ ایک مقدّس فرشتے نے اُنہیں ہدایت دی کہ
وہ آپ کو اپنے گھر بُلا کر آپ کا پیغام سنیں۔“ 23 یہ
سن کر پطرس اُنہیں اندر لے گیا اور اُن کی مہمان نوازی
کی۔ اگلے دن وہ اُٹھ کر اُن کے ساتھ روانہ ہوا۔ یافا
کے کچھ بھائی بھی ساتھ گئے۔ 24 ایک دن کے بعد وہ
قیصریہ پہنچ گیا۔ کُرنیلیُس اُن کے انتظار میں تھا۔ اُس نے
اپنے رشتے داروں اور قریبی دوستوں کو بھی اپنے گھر جمع
کر رکھا تھا۔ 25 جب پطرس گھر میں داخل ہوا تو کُرنیلیُس
نے اُس کے سامنے گر کر اُسے سجدہ کیا۔ 26 لیکن
پطرس نے اُسے اُٹھا کر کہا، ”اُٹھیں۔ مَیں بھی انسان ہی
ہوں۔“ 27 اور اُس سے باتیں کرتے کرتے وہ اندر گیا
اور دیکھا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ 28 اُس
نے اُن سے کہا، ”آپ جانتے ہیں کہ کسی یہودی کے
لئے کسی غیریہودی سے رفاقت رکھنا یا اُس کے گھر میں
جانا منع ہے۔ لیکن اللہ نے مجھے دکھایا ہے کہ مَیں کسی
کو بھی حرام یا ناپاک قرار نہ دوں۔ 29 اِس وجہ سے جب
مجھے بُلایا گیا تو مَیں اعتراض کئے بغیر چلا آیا۔ اب مجھے
بتا دیجئے کہ آپ نے مجھے کیوں بُلایا ہے؟“

30 کُرنیلیُس نے جواب دیا، ”چار دن کی بات ہے
کہ مَیں اِسی وقت دوپہر تین بجے دعا کر رہا تھا۔ اچانک
ایک آدمی میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اُس کے کپڑے
چمک رہے تھے۔ 31 اُس نے کہا، 'کُرنیلیُس، اللہ نے
تمہاری دعا سن لی اور تمہاری خیرات کا خیال کیا ہے۔
32 اب کسی کو یافا بھیج کر شمعون کو بُلا لو جو پطرس کہلاتا
ہے۔ وہ چمڑا رنگنے والے شمعون کا مہمان ہے۔ شمعون کا

گھر سمندر کے قریب واقع ہے۔‘ 33 یہ سنتے ہی مَیں نے
اپنے لوگوں کو آپ کو بُلانے کے لئے بھیج دیا۔ اچھا ہوا
کہ آپ آ گئے ہیں۔ اب ہم سب اللہ کے حضور حاضر
ہیں تاکہ وہ کچھ سنیں جو رب نے آپ کو ہمیں بتانے کو
کہا ہے۔“

پطرس کی تقریر

34 پھر پطرس بول اُٹھا، ”اب مَیں سمجھ گیا ہوں کہ
اللہ واقعی جانب دار نہیں، 35 بلکہ ہر کسی کو قبول کرتا ہے
جو اُس کا خوف مانتا اور راست کام کرتا ہے۔ 36 آپ اللہ
کی اُس خوش خبری سے واقف ہیں جو اُس نے اسرائیلیوں
کو بھیجی، یہ خوش خبری کہ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے سلامتی
آئی ہے۔ عیسیٰ مسیح سب کا خداوند ہے۔ 37 آپ کو وہ
کچھ معلوم ہے جو گلیل سے شروع ہو کر یہودیہ کے
پورے علاقے میں ہوا یعنی اُس بپتسمے کے بعد جس
کی منادی یحییٰ نے کی۔ 38 اور آپ جانتے ہیں کہ اللہ
نے عیسیٰ ناصری کو روح القدس اور قوت سے مسح کیا
اور کہ اِس پر اُس نے جگہ جگہ جا کر نیک کام کیا اور
ابلیس کے دبے ہوئے تمام لوگوں کو شفا دی، کیونکہ اللہ
اُس کے ساتھ تھا۔ 39 جو کچھ بھی اُس نے ملکِ یہود اور
یروشلم میں کیا، اُس کے گواہ ہم خود ہیں۔ گو لوگوں نے
اُسے لکڑی پر لٹکا کر قتل کر دیا 40 لیکن اللہ نے تیسرے
دن اُسے مُردوں میں سے زندہ کیا اور اُسے لوگوں پر ظاہر
کیا۔ 41 وہ پوری قوم پر تو ظاہر نہیں ہوا بلکہ ہم پر جن
کو اللہ نے پہلے سے چن لیا تھا تاکہ ہم اُس کے گواہ
ہوں۔ ہم نے اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ
کھانے پینے کی رفاقت بھی رکھی۔ 42 اُس وقت اُس نے
ہمیں حکم دیا کہ منادی کر کے قوم کو گواہی دو کہ عیسیٰ
وہی ہے جسے اللہ نے زندوں اور مُردوں پر منصف مقرر
کیا ہے۔ 43 تمام نبی اُس کی گواہی دیتے ہیں کہ جو بھی
اُس پر ایمان لائے اُسے اُس کے نام کے وسیلے سے
گناہوں کی معافی مل جائے گی۔“

روح القدس غیریہودیوں پر نازل ہوتا ہے

44 پطرس ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ تمام سننے
والوں پر روح القدس نازل ہوا۔ 45 جو یہودی ایمان دار
پطرس کے ساتھ آئے تھے وہ ہکا بکا رہ گئے کہ روح
القدس کی نعمت غیر یہودیوں پر بھی اُنڈیلی گئی ہے،
46 کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ غیر زبانیں بول رہے اور
اللہ کی تمجید کر رہے ہیں۔ تب پطرس نے کہا، 47 ”اب
کون اِن کو بپتسمہ لینے سے روک سکتا ہے؟ اِنہیں تو
ہماری طرح روح القدس حاصل ہوا ہے۔“ 48 اور اُس
نے حکم دیا کہ اُنہیں عیسیٰ مسیح کے نام سے بپتسمہ دیا
جائے۔ اِس کے بعد اُنہوں نے پطرس سے گزارش کی کہ
کچھ دن ہمارے پاس ٹھہریں۔

یروشلم کی جماعت میں پطرس کی رپورٹ

11 یہ خبر رسولوں اور یہودیہ کے باقی بھائیوں
تک پہنچی کہ غیر یہودیوں نے بھی اللہ کا
کلام قبول کیا ہے۔ 2 چنانچہ جب پطرس یروشلم واپس آیا
تو یہودی ایمان دار اُس پر اعتراض کرنے لگے، 3 ”آپ
غیریہودیوں کے گھر میں گئے اور اُن کے ساتھ کھانا بھی
کھایا۔“ 4 پھر پطرس نے اُن کے سامنے ترتیب سے
سب کچھ بیان کیا جو ہوا تھا۔
5 ”مَیں یافا شہر میں دعا کر رہا تھا کہ وجد کی حالت
میں آ کر رویا دیکھی۔ آسمان سے ایک چیز زمین پر اُتر رہی

ہے، کتان کی بڑی چادر جیسی جو اپنے چاروں کونوں سے
اُتاری جا رہی ہے۔ اُترتی اُترتی وہ مجھ تک پہنچ گئی۔ 6 جب
مَیں نے غور سے دیکھا تو پتا چلا کہ اُس میں تمام قسم
کے جانور ہیں: چار پاؤں والے، رینگنے والے اور پرندے۔
7 پھر ایک آواز مجھ سے مخاطب ہوئی، 'پطرس، اُٹھ!
کچھ ذبح کر کے کھا!' 8 مَیں نے اعتراض کیا، 'ہرگز نہیں،
خداوند، مَیں نے کبھی بھی حرام یا ناپاک کھانا نہیں کھایا۔'
9 لیکن یہ آواز دوبارہ مجھ سے ہم کلام ہوئی، 'جو کچھ
اللہ نے پاک کر دیا ہے اُسے ناپاک قرار نہ دے۔'
10 تین مرتبہ ایسا ہوا، پھر چادر کو جانوروں سمیت واپس
آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 11 اُسی وقت تین آدمی اُس گھر
کے سامنے رُک گئے جہاں مَیں ٹھہرا ہوا تھا۔ اُنہیں
قیصریہ سے میرے پاس بھیجا گیا تھا۔ 12 روح القدس نے
مجھے بتایا کہ مَیں بغیر جھجکے اُن کے ساتھ چلا جاؤں۔
یہ میرے چھ بھائی بھی میرے ساتھ گئے۔ ہم روانہ ہو
کر اُس آدمی کے گھر میں داخل ہوئے جس نے مجھے
بُلایا تھا۔ 13 اُس نے ہمیں بتایا کہ ایک فرشتہ گھر میں
اُس پر ظاہر ہوا تھا جس نے اُسے کہا تھا، 'کسی کو یافا بھیج
کر شمعون کو بُلا لو جو پطرس کہلاتا ہے۔ 14 اُس کے پاس
وہ پیغام ہے جس کے ذریعے تم اپنے پورے گھرانے
سمیت نجات پاؤ گے۔' 15 جب مَیں وہاں بولنے لگا تو
روح القدس اُن پر نازل ہوا، بالکل اُسی طرح جس طرح
وہ شروع میں ہم پر ہوا تھا۔ 16 پھر مجھے وہ بات یاد آئی
جو خداوند نے کہی تھی، 'یحییٰ نے تم کو پانی سے بپتسمہ
دیا، لیکن تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دیا جائے گا۔'
17 اللہ نے اُنہیں وہی نعمت دی جو اُس نے ہمیں بھی
دی تھی جو خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے تھے۔ تو پھر
مَیں کون تھا کہ اللہ کو روکتا؟"

18 پطرس کی یہ باتیں سن کر یروشلم کے ایمان دار
اعتراض کرنے سے باز آئے اور اللہ کی تمجید کرنے لگے۔
اُنہوں نے کہا، "تو اِس کا مطلب ہے کہ اللہ نے غیر
یہودیوں کو بھی توبہ کرنے اور ابدی زندگی پانے کا موقع
دیا ہے۔"

انطاکیہ میں جماعت

19 جو ایمان دار ستفنس کی موت کے بعد کی ایذا رسانی
سے بکھر گئے تھے وہ فینیکے، قبرص اور انطاکیہ تک پہنچ
گئے۔ جہاں بھی وہ جاتے وہاں اللہ کا پیغام سناتے البتہ
صرف یہودیوں کو۔ 20 لیکن اُن میں سے کرین اور قبرص
کے کچھ آدمی انطاکیہ شہر جا کر یونانیوں کو بھی خداوند
عیسیٰ کے بارے میں خوش خبری سنانے لگے۔ 21 خداوند
کی قدرت اُن کے ساتھ تھی، اور بہت سے لوگوں نے
ایمان لا کر خداوند کی طرف رجوع کیا۔ 22 اِس کی خبر
یروشلم کی جماعت تک پہنچ گئی تو اُنہوں نے برنباس کو
انطاکیہ بھیج دیا۔ 23 جب وہ وہاں پہنچا اور دیکھا کہ اللہ
کے فضل سے کیا کچھ ہوا ہے تو وہ خوش ہوا۔ اُس نے
اُن سب کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ پوری لگن سے خداوند
کے ساتھ لپٹے رہیں۔ 24 برنباس نیک آدمی تھا جو روح
القدس اور ایمان سے معمور تھا۔ چنانچہ اُس وقت بہت سے
لوگ خداوند کی جماعت میں شامل ہوئے۔

25 اِس کے بعد وہ ساؤل کی تلاش میں ترسس چلا
گیا۔ 26 جب اُسے ملا تو وہ اُسے انطاکیہ لے آیا۔ وہاں وہ
دونوں ایک پورے سال تک جماعت میں شامل ہوتے
اور بہت سے لوگوں کو سکھاتے رہے۔ انطاکیہ پہلا مقام
تھا جہاں ایمان دار مسیحی کہلانے لگے۔

27 اُن دنوں کچھ نبی یروشلم سے آ کر انطاکیہ پہنچ گئے۔

28 ایک کا نام اگبس تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور روح القدس
کی معرفت پیش گوئی کی کہ روم کی پوری مملکت میں
سخت کال پڑے گا۔ (یہ بات اُس وقت پوری ہوئی جب
شہنشاہ کلودیُس کی حکومت تھی۔) 29 اگبس کی بات سن
کر انطاکیہ کے شاگردوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں سے
ہر ایک اپنی مالی گنجائش کے مطابق کچھ دے تاکہ اُسے
یہودیہ میں رہنے والے بھائیوں کی امداد کے لئے بھیجا جا
سکے۔ 30 اُنہوں نے اپنے اِس ہدیئے کو برنباس اور ساؤل
کے سپرد کر کے وہاں کے بزرگوں کو بھیج دیا۔

مزید ایذا رسانی

12 اُن دنوں میں بادشاہ ہیرودیس اگرپا جماعت
کے کچھ ایمان داروں کو گرفتار کر کے اُن
سے بدسلوکی کرنے لگا۔ 2 اِس سلسلے میں اُس نے یعقوب
رسول (یوحنا کے بھائی) کو تلوار سے قتل کروایا۔ 3 جب
اُس نے دیکھا کہ یہ حرکت یہودیوں کو پسند آئی ہے تو
اُس نے پطرس کو بھی گرفتار کر لیا۔ اُس وقت بےخمیری
روٹی کی عید منائی جا رہی تھی۔ 4 اُس نے اُسے جیل
میں ڈال کر چار دستوں کے حوالے کر دیا کہ اُس کی پہرا
داری کریں (ہر دستے میں چار فوجی تھے)۔ خیال تھا کہ
عید کے بعد ہی پطرس کو عوام کے سامنے کھڑا کر کے
اُس کی عدالت کی جائے۔ 5 یوں پطرس قید خانے میں
رہا۔ لیکن ایمان داروں کی جماعت لگاتار اُس کے لئے دعا
کرتی رہی۔

پطرس کی رِہائی

6 پھر عدالت کا دن قریب آ گیا۔ پطرس رات کے
وقت سو رہا تھا۔ اگلے دن ہیرودیس اُسے پیش کرنا
چاہتا تھا۔ پطرس دو فوجیوں کے درمیان لیٹا ہوا تھا جو
دو زنجیروں سے اُس کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔
دیگر فوجی دروازے کے سامنے پہرا دے رہے تھے۔
7 اچانک ایک تیز روشنی کوٹھڑی میں چمک اُٹھی اور رب
کا ایک فرشتہ پطرس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اُس نے اُس
کے پہلو کو جھٹکا دے کر اُسے جگا دیا اور کہا، ”جلدی
کرو! اُٹھو!“ تب پطرس کی کلائیوں پر کی زنجیریں گر
گئیں۔ 8 پھر فرشتے نے اُسے بتایا، ”اپنے کپڑے اور
جوتے پہن لو۔“ پطرس نے ایسا ہی کیا۔ فرشتے نے کہا،
”اب اپنی چادر اوڑھ کر میرے پیچھے ہو لو۔“ 9 چنانچہ
پطرس کوٹھڑی سے نکل کر فرشتے کے پیچھے ہو لیا اگرچہ
اُسے اب تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ جو کچھ ہو رہا ہے
حقیقی ہے۔ اُس کا خیال تھا کہ مَیں رویا دیکھ رہا ہوں۔
10 دونوں پہلے پہرے سے گزر گئے، پھر دوسرے سے اور
یوں شہر میں پہنچانے والے لوہے کے گیٹ کے پاس
آئے۔ یہ خود بخود کھل گیا اور وہ دونوں نکل کر ایک
گلی میں چلنے لگے۔ چلتے چلتے فرشتے نے اچانک پطرس کو
چھوڑ دیا۔
11 پھر پطرس ہوش میں آ گیا۔ اُس نے کہا، ”واقعی،
خداوند نے اپنے فرشتے کو میرے پاس بھیج کر مجھے
ہیرودیس کے ہاتھ سے بچایا ہے۔ اب یہودی قوم کی توقع
پوری نہیں ہو گی۔“
12 جب یہ بات اُسے سمجھ آئی تو وہ یوحنا مرقس کی
ماں مریم کے گھر چلا گیا۔ وہاں بہت سے افراد جمع ہو کر
دعا کر رہے تھے۔ 13 پطرس نے گیٹ کھٹکھٹایا تو ایک
نوکرانی دیکھنے کے لئے آئی۔ اُس کا نام رُدی تھا۔ 14 جب
اُس نے پطرس کی آواز پہچان لی تو وہ خوشی کے مارے
گیٹ کو کھولنے کے بجائے دوڑ کر اندر چلی گئی اور بتایا،

”پطرس گیٹ پر کھڑے ہیں!“ 15 حاضرین نے کہا،
”ہوش میں آؤ!“ لیکن وہ اپنی بات پر اَڑی رہی۔ پھر
اُنہوں نے کہا، ”یہ اُس کا فرشتہ ہو گا۔“
16 اب تک پطرس باہر کھڑا کھٹکھٹا رہا تھا۔ چنانچہ
اُنہوں نے گیٹ کو کھول دیا۔ پطرس کو دیکھ کر وہ حیران
رہ گئے۔ 17 لیکن اُس نے اپنے ہاتھ سے خاموش رہنے
کا اشارہ کیا اور اُنہیں سارا واقعہ سنایا کہ خداوند مجھے کس
طرح جیل سے نکال لایا ہے۔ ”یعقوب اور باقی بھائیوں
کو بھی یہ بتانا،“ یہ کہہ کر وہ کہیں اَور چلا گیا۔
18 اگلی صبح جیل کے فوجیوں میں بڑی ہل چل مچ
گئی کہ پطرس کا کیا ہوا ہے۔ 19 جب ہیرودیس نے اُسے
ڈھونڈا اور نہ پایا تو اُس نے پہرے داروں کا بیان لے
کر اُنہیں سزائے موت دے دی۔

اِس کے بعد وہ یہودیہ سے چلا گیا اور قیصریہ میں
رہنے لگا۔

ہیرودیس اگرپا کی موت

20 اُس وقت وہ صور اور صیدا کے باشندوں سے
نہایت ناراض تھا۔ اِس لئے دونوں شہروں کے
نمائندے مل کر صلح کی درخواست کرنے کے لئے اُس
کے پاس آئے۔ وجہ یہ تھی کہ اُن کی خوراک ہیرودیس
کے ملک سے حاصل ہوتی تھی۔ اُنہوں نے بادشاہ کے
محل کے انچارج بلستس کو اِس پر آمادہ کیا کہ وہ اُن کی
مدد کرے 21 اور بادشاہ سے ملنے کا دن مقرر کیا۔ جب
وہ دن آیا تو ہیرودیس اپنا شاہی لباس پہن کر تخت پر بیٹھ
گیا اور ایک علانیہ تقریر کی۔ 22 عوام نے نعرے لگا لگا
کر پکارا، ”یہ اللہ کی آواز ہے، انسان کی نہیں۔“ 23 وہ
ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ رب کے فرشتے نے ہیرودیس
کو مارا، کیونکہ اُس نے لوگوں کی پرستش قبول کر کے اللہ
کو جلال نہیں دیا تھا۔ وہ بیمار ہوا اور کیڑوں نے اُس کے
جسم کو کھا کھا کر ختم کر دیا۔ اِسی حالت میں وہ مر گیا۔
24 لیکن اللہ کا کلام بڑھتا اور پھیلتا گیا۔
25 اِتنے میں برنباس اور ساؤل انطاکیہ کا ہدیہ لے کر
یروشلم پہنچ چکے تھے۔ اُنہوں نے پیسے وہاں کے بزرگوں
کے سپرد کر دیئے اور پھر یوحنا مرقس کو ساتھ لے کر
واپس چلے گئے۔

برنباس اور ساؤل کو تبلیغ کے لئے چنا جاتا ہے

13 انطاکیہ کی جماعت میں کئی نبی اور اُستاد
تھے: برنباس، شمعون جو کالا کہلاتا تھا،
لوکیُس کرینی، مناہیم جس نے بادشاہ ہیرودیس انتپاس
کے ساتھ پرورش پائی تھی اور ساؤل۔ 2 ایک دن جب
وہ روزہ رکھ کر خداوند کی پرستش کر رہے تھے تو روح
القدس اُن سے ہم کلام ہوا، ”برنباس اور ساؤل کو اُس
خاص کام کے لئے الگ کرو جس کے لئے مَیں نے
اُنہیں بُلایا ہے۔“
3 اِس پر اُنہوں نے مزید روزے رکھے اور دعا کی، پھر
اُن پر اپنے ہاتھ رکھ کر اُنہیں رُخصت کر دیا۔

قبرص میں

4 یوں برنباس اور ساؤل کو روح القدس کی طرف سے
بھیجا گیا۔ پہلے وہ ساحلی شہر سلوکیہ گئے اور وہاں جہاز
میں بیٹھ کر جزیرۂ قبرص کے لئے روانہ ہوئے۔ 5 جب
وہ سلمیس شہر پہنچے تو اُنہوں نے یہودیوں کے عبادت
خانوں میں جا کر اللہ کا کلام سنایا۔ یوحنا مرقس مددگار کے
طور پر اُن کے ساتھ تھا۔

6 پورے جزیرے میں سے سفر کرتے کرتے وہ
پافس شہر تک پہنچ گئے۔ وہاں اُن کی ملاقات ایک یہودی
جادوگر سے ہوئی جس کا نام برعیسیٰ تھا۔ وہ جھوٹا نبی تھا
7 اور جزیرے کے گورنر سرگیُس پولس کی خدمت کے
لئے حاضر رہتا تھا۔ سرگیُس ایک سمجھ دار آدمی تھا۔ اُس
نے برنباس اور ساؤل کو اپنے پاس بُلا لیا کیونکہ وہ اللہ
کا کلام سننے کا خواہش مند تھا۔ 8 لیکن جادوگر الیماس
(برعیسیٰ کا دوسرا نام) نے اُن کی مخالفت کر کے گورنر
کو ایمان سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ 9 پھر ساؤل جو
پولس بھی کہلاتا ہے روح القدس سے معمور ہوا اور غور
سے اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ 10 اُس نے کہا، ”ابلیس
کے فرزند! تُو ہر قسم کے دھوکے اور بدی سے بھرا ہوا
ہے اور ہر انصاف کا دشمن ہے۔ کیا تُو خداوند کی سیدھی
راہوں کو بگاڑنے کی کوشش سے باز نہ آئے گا؟ 11 اب
خداوند تجھے سزا دے گا۔ تُو اندھا ہو کر کچھ دیر کے لئے
سورج کی روشنی نہیں دیکھے گا۔“

اُسی لمحے دُھند اور تاریکی جادوگر پر چھا گئی اور وہ
ٹٹول ٹٹول کر کسی کو تلاش کرنے لگا جو اُس کی راہنمائی
کرے۔ 12 یہ ماجرا دیکھ کر گورنر ایمان لایا، کیونکہ خداوند
کی تعلیم نے اُسے حیرت زدہ کر دیا تھا۔

پسدیہ کے شہر انطاکیہ میں منادی

13 پھر پولس اور اُس کے ساتھی جہاز پر سوار ہوئے
اور پافس سے روانہ ہو کر پرگہ شہر پہنچ گئے جو پمفیلیہ
میں ہے۔ وہاں یوحنا مرقس اُنہیں چھوڑ کر یروشلم واپس
چلا گیا۔ 14 لیکن پولس اور برنباس آگے نکل کر پسدیہ
میں واقع شہر انطاکیہ پہنچے جہاں وہ سبت کے دن یہودی
عبادت خانے میں جا کر بیٹھ گئے۔ 15 توریت اور نبیوں
کے صحیفوں کی تلاوت کے بعد عبادت خانے کے
راہنماؤں نے اُنہیں کہلا بھیجا، ”بھائیو، اگر آپ کے پاس
لوگوں کے لئے کوئی نصیحت کی بات ہے تو اُسے پیش
کریں۔“ 16 پولس کھڑا ہوا اور ہاتھ کا اشارہ کر کے
بولنے لگا،

”اسرائیل کے مردو اور خدا ترس غیریہودیو، میری بات
سنیں! 17 اِس قوم اسرائیل کے خدا نے ہمارے باپ
دادا کو چن کر اُنہیں مصر میں ہی طاقت ور بنا دیا جہاں
وہ اجنبی تھے۔ پھر وہ اُنہیں بڑی قدرت کے ساتھ وہاں
سے نکال لایا۔ 18 جب وہ ریگستان میں پھر رہے تھے تو
وہ چالیس سال تک اُنہیں برداشت کرتا رہا۔ 19 اِس کے
بعد اُس نے ملکِ کنعان میں سات قوموں کو تباہ کر کے
اُن کی زمین اسرائیل کو ورثے میں دی۔ 20 اِتنے میں
تقریباً 450 سال گزر گئے۔

یشوع کی موت پر اللہ نے اُنہیں سموایل نبی کے دور
تک قاضی دیئے تاکہ اُن کی راہنمائی کریں۔ 21 پھر اِن
سے تنگ آ کر اُنہوں نے بادشاہ مانگا، اِس لئے اُس نے
اُنہیں ساؤل بن قیس دے دیا جو بن یمین کے قبیلے کا
تھا۔ ساؤل چالیس سال تک اُن کا بادشاہ رہا، 22 پھر اللہ
نے اُسے ہٹا کر داؤد کو تخت پر بٹھا دیا۔ داؤد وہی آدمی
ہے جس کے بارے میں اللہ نے گواہی دی، ’مَیں نے
داؤد بن یسّی میں ایک ایسا آدمی پایا ہے جو میری سوچ
رکھتا ہے۔ جو کچھ بھی مَیں چاہتا ہوں اُسے وہ کرے گا۔‘
23 اِسی بادشاہ کی اولاد میں سے عیسیٰ نکلا جس کا وعدہ اللہ
کر چکا تھا اور جسے اُس نے اسرائیل کو نجات دینے کے
لئے بھیج دیا۔ 24 اُس کے آنے سے پیشتر یحییٰ بپتسمہ
دینے والے نے اعلان کیا کہ اسرائیل کی پوری قوم کو
توبہ کر کے بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے۔ 25 اپنی خدمت

کے اختتام پر اُس نے کہا، ’تمہارے نزدیک مَیں کون
ہوں؟ مَیں وہ نہیں ہوں جو تم سمجھتے ہو۔ لیکن میرے
بعد وہ آرہا ہے جس کے جوتوں کے تسمے مَیں کھولنے کے
لائق بھی نہیں ہوں۔‘
26 بھائیو، ابراہیم کے فرزندو اور خدا کا خوف ماننے
والے غیر یہودیو! نجات کا پیغام ہمیں ہی بھیج دیا گیا
ہے۔ 27 یروشلم کے رہنے والوں اور اُن کے راہنماؤں
نے عیسیٰ کو نہ پہچانا بلکہ اُسے مجرم ٹھہرایا۔ یوں اُن کی
معرفت نبیوں کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوئیں جن کی
تلاوت ہر سبت کو کی جاتی ہے۔ 28 اور اگرچہ اُنہیں
سزائے موت دینے کی وجہ نہ ملی تو بھی اُنہوں نے
پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُسے سزائے موت دے۔
29 جب اُن کی معرفت عیسیٰ کے بارے میں تمام پیش
گوئیاں پوری ہوئیں تو اُنہوں نے اُسے صلیب سے اُتار
کر قبر میں رکھ دیا۔ 30 لیکن اللہ نے اُسے مُردوں میں
سے زندہ کر دیا 31 اور وہ بہت دنوں تک اپنے اُن
پیروکاروں پر ظاہر ہوتا رہا جو اُس کے ساتھ گلیل سے
یروشلم آئے تھے۔ یہ اب ہماری قوم کے سامنے اُس کے
گواہ ہیں۔ 32 اور اب ہم آپ کو یہ خوش خبری سنانے
آئے ہیں کہ جو وعدہ اللہ نے ہمارے باپ دادا کے ساتھ
کیا، 33 اُسے اُس نے عیسیٰ کو زندہ کر کے ہمارے لئے
جو اُن کی اولاد ہیں پورا کر دیا ہے۔ یوں دوسرے زبور
میں لکھا ہے، ’تُو میرا فرزند ہے، آج مَیں تیرا باپ بن
گیا ہوں۔‘ 34 اِس حقیقت کا ذکر بھی کلامِ مقدّس میں
کیا گیا ہے کہ اللہ اُسے مُردوں میں سے زندہ کر کے کبھی
گلنے سڑنے نہیں دے گا: ’مَیں تمہیں اُن مقدّس اور اَن
مٹ مہربانیوں سے نوازوں گا جن کا وعدہ داؤد سے کیا
تھا۔‘ 35 یہ بات ایک اَور حوالے میں پیش کی گئی ہے،
’تُو اپنے مقدّس کو گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچنے نہیں
دے گا۔‘ 36 اِس حوالے کا تعلق داؤد کے ساتھ نہیں
ہے، کیونکہ داؤد اپنے زمانے میں اللہ کی مرضی کی خدمت
کرنے کے بعد فوت ہو کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔
اُس کی لاش گل کر ختم ہو گئی۔ 37 بلکہ یہ حوالہ کسی اَور کا
ذکر کرتا ہے، اُس کا جسے اللہ نے زندہ کر دیا اور جس کا
جسم گلنے سڑنے سے دوچار نہ ہوا۔ 38 بھائیو، اب میری
یہ بات جان لیں، ہم اِس کی منادی کرنے آئے ہیں کہ
آپ کو اِس شخص عیسیٰ کے وسیلے سے اپنے گناہوں کی
معافی ملتی ہے۔ موسیٰ کی شریعت آپ کو کسی طرح بھی
راست باز قرار نہیں دے سکتی تھی، 39 لیکن اب جو بھی
عیسیٰ پر ایمان لائے اُسے ہر لحاظ سے راست باز قرار دیا
جاتا ہے۔ 40 اِس لئے خبردار! ایسا نہ ہو کہ وہ بات
آپ پر پوری اُترے جو نبیوں کے صحیفوں میں لکھی ہے،
41 ’غور کرو، مذاق اُڑانے والو!
حیرت زدہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ۔
کیونکہ مَیں تمہارے جیتے جی
ایک ایسا کام کروں گا
جس کی جب خبر سنو گے
تو تمہیں یقین نہیں آئے گا‘۔“
42 جب پولس اور برنباس عبادت خانے سے نکلنے لگے
تو لوگوں نے اُن سے گزارش کی، ”اگلے سبت ہمیں اِن
باتوں کے بارے میں مزید کچھ بتائیں۔“ 43 عبادت
کے بعد بہت سے یہودی اور یہودی ایمان کے نومرید
پولس اور برنباس کے پیچھے ہو لئے، اور دونوں نے اُن
سے بات کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ اللہ کے
فضل پر قائم رہیں۔
44 اگلے سبت کے دن تقریباً تمام شہر خداوند کا کلام

سننے کو جمع ہوا۔ 45 لیکن جب یہودیوں نے ہجوم کو دیکھا
تو وہ حسد سے جل گئے اور پولس کی باتوں کی تردید کر
کے کفر بکنے لگے۔ 46 اِس پر پولس اور برنباس نے اُن
سے صاف صاف کہہ دیا، ”لازم تھا کہ اللہ کا کلام
پہلے آپ کو سنایا جائے۔ لیکن چونکہ آپ اُسے مسترد کر
کے اپنے آپ کو ابدی زندگی کے لائق نہیں سمجھتے اِس
لئے ہم اب غیر یہودیوں کی طرف رُخ کرتے ہیں۔
47 کیونکہ خداوند نے ہمیں یہی حکم دیا جب اُس نے
فرمایا، ’مَیں نے تجھے دیگر اقوام کی روشنی بنا دی ہے تاکہ
تُو میری نجات کو دنیا کی انتہا تک پہنچائے‘۔“

48 یہ سن کر غیر یہودی خوش ہوئے اور خداوند کے
کلام کی تمجید کرنے لگے۔ اور جتنے ابدی زندگی کے لئے
مقرر کئے گئے تھے وہ ایمان لائے۔

49 یوں خداوند کا کلام پورے علاقے میں پھیل گیا۔
50 پھر یہودیوں نے شہر کے لیڈروں اور یہودی ایمان
رکھنے والی کچھ بارسوخ غیر یہودی خواتین کو اُکسا کر لوگوں
کو پولس اور برنباس کو ستانے پر اُبھارا۔ آخرکار اُنہیں شہر
کی سرحدوں سے نکال دیا گیا۔ 51 اِس پر وہ اُن کے
خلاف گواہی کے طور پر اپنے جوتوں سے گرد جھاڑ کر
آگے بڑھے اور اکنیُم شہر پہنچ گئے۔ 52 اور انطاکیہ کے
شاگرد خوشی اور روح القدس سے بھرے رہے۔

اکنیُم میں

14 اکنیُم میں پولس اور برنباس یہودی عبادت
خانے میں جا کر اِتنے اختیار سے بولے
کہ یہودیوں اور غیر یہودیوں کی بڑی تعداد ایمان لے
آئی۔ 2 لیکن جن یہودیوں نے ایمان لانے سے انکار کیا
اُنہوں نے غیر یہودیوں کو اُکسا کر بھائیوں کے بارے
میں اُن کے خیالات خراب کر دیئے۔ 3 تو بھی رسول
کافی دیر تک وہاں ٹھہرے۔ اُنہوں نے دلیری سے خداوند
کے بارے میں تعلیم دی اور خداوند نے اپنے فضل کے
پیغام کی تصدیق کی۔ اُس نے اُن کے ہاتھوں الٰہی نشان
اور معجزے رونما ہونے دیئے۔ 4 لیکن شہر میں آباد لوگ
دو گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ یہودیوں کے حق میں
تھے اور کچھ رسولوں کے حق میں۔
5 پھر کچھ غیر یہودیوں اور یہودیوں میں جوش آ گیا۔
اُنہوں نے اپنے لیڈروں سمیت فیصلہ کیا کہ ہم پولس
اور برنباس کی تذلیل کر کے اُنہیں سنگسار کریں گے۔
6 لیکن جب رسولوں کو پتا چلا تو وہ ہجرت کر کے لکاؤنیہ
کے شہروں لسترہ، دربے اور اردگرد کے علاقے میں 7 اللہ
کی خوش خبری سناتے رہے۔

لسترہ اور دربے

8 لسترہ میں پولس اور برنباس کی ملاقات ایک آدمی سے
ہوئی جس کے پاؤں میں طاقت نہیں تھی۔ وہ پیدائش
ہی سے لنگڑا تھا اور کبھی بھی چل پھر نہ سکا تھا۔ وہ وہاں
بیٹھا 9 اُن کی باتیں سن رہا تھا کہ پولس نے غور سے اُس
کی طرف دیکھا۔ اُس نے جان لیا کہ اُس آدمی میں رِہائی
پانے کے لائق ایمان ہے۔ 10 اِس لئے وہ اونچی آواز
سے بولا، ”اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں!“ وہ اُچھل
کر کھڑا ہوا اور چلنے پھرنے لگا۔ 11 پولس کا یہ کام دیکھ
کر ہجوم اپنی مقامی زبان میں چلّا اُٹھا، ”اِن آدمیوں کی
شکل میں دیوتا ہمارے پاس اُتر آئے ہیں۔“ 12 اُنہوں
نے برنباس کو یونانی دیوتا زیوس قرار دیا اور پولس کو دیوتا
ہرمیس، کیونکہ کلام سنانے کی خدمت زیادہ تر وہ انجام
دیتا تھا۔ 13 اِس پر شہر سے باہر واقع زیوس کے مندر کا

پجاری شہر کے دروازے پر بَیل اور پھولوں کے ہار
لے آیا اور ہجوم کے ساتھ قربانیاں چڑھانے کی تیاریاں
کرنے لگا۔
14 یہ سن کر برنباس اور ساؤل رسول اپنے کپڑوں کو پھاڑ
کر ہجوم میں جا گھُسے اور چلّانے لگے، 15 ''مردو، یہ آپ کیا
کر رہے ہیں؟ ہم بھی آپ جیسے انسان ہیں۔ ہم تو آپ کو
اللہ کی یہ خوش خبری سنانے آئے ہیں کہ آپ اِن بے کار
چیزوں کو چھوڑ کر زندہ خدا کی طرف رجوع فرمائیں جس
نے آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا
ہے۔ 16 ماضی میں اُس نے تمام غیر یہودی قوموں کو
کھلا چھوڑ دیا تھا کہ وہ اپنی اپنی راہ پر چلیں۔ 17 تو بھی
اُس نے ایسی چیزیں آپ کے پاس رہنے دی ہیں جو اُس
کی گواہی دیتی ہیں۔ اُس کی مہربانی اِس سے ظاہر ہوتی
ہے کہ وہ آپ کو بارش بھیج کر ہر موسم کی فصلیں مہیا
کرتا ہے اور آپ سیر ہو کر خوشی سے بھر جاتے ہیں۔''
18 اِن الفاظ کے باوجود پولس اور برنباس نے بڑی مشکل
سے ہجوم کو اُنہیں قربانیاں چڑھانے سے روکا۔
19 پھر کچھ یہودی پسدیہ کے انطاکیہ اور اکنیُم سے
وہاں آئے اور ہجوم کو اپنی طرف مائل کیا۔ اُنہوں نے
پولس کو سنگسار کیا اور شہر سے باہر گھسیٹ کر لے گئے۔
اُن کا خیال تھا کہ وہ مر گیا ہے، 20 لیکن جب شاگرد
اُس کے گرد جمع ہوئے تو وہ اُٹھ کر شہر کی طرف واپس
چل پڑا۔ اگلے دن وہ برنباس سمیت دربے چلا گیا۔

شام کے انطاکیہ میں واپسی

21 دربے میں اُنہوں نے اللہ کی خوش خبری سنا کر
بہت سے شاگرد بنائے۔ پھر وہ مُڑ کر لسترہ، اکنیُم اور
پسدیہ کے انطاکیہ واپس آئے۔ 22 ہر جگہ اُنہوں نے
شاگردوں کے دل مضبوط کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کی
کہ وہ ایمان میں ثابت قدم رہیں۔ اُنہوں نے کہا، ''لازم
ہے کہ ہم بہت سی مصیبتوں میں سے گزر کر اللہ کی
بادشاہی میں داخل ہوں۔'' 23 پولس اور برنباس نے ہر
جماعت میں بزرگ بھی مقرر کئے۔ اُنہوں نے روزے
رکھ کر دعا کی اور اُنہیں اُس خداوند کے سپرد کیا جس پر
وہ ایمان لائے تھے۔
24 یوں پسدیہ کے علاقے میں سے سفر کرتے
کرتے وہ پمفیلیہ پہنچے۔ 25 اُنہوں نے پرگہ میں کلامِ
مقدّس سنایا اور پھر اُتر کر اتلیہ پہنچے۔ 26 وہاں سے وہ
جہاز میں بیٹھ کر شام کے شہر انطاکیہ کے لئے روانہ
ہوئے، اُس شہر کے لئے جہاں ایمان داروں نے
اُنہیں اِس تبلیغی سفر کے لئے اللہ کے فضل کے سپرد
کیا تھا۔ یوں اُنہوں نے اپنی اِس خدمت کو پورا کیا۔
27 انطاکیہ پہنچ کر اُنہوں نے ایمان داروں کو جمع کر
کے اُن تمام کاموں کا بیان کیا جو اللہ نے اُن کے وسیلے
سے کئے تھے۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ اللہ
نے کس طرح غیر یہودیوں کے لئے بھی ایمان کا دروازہ
کھول دیا ہے۔ 28 اور وہ کافی دیر تک وہاں کے شاگردوں
کے پاس ٹھہرے رہے۔

یروشلم میں مشاورتی اجتماع

15 اُس وقت کچھ آدمی یہودیہ سے آ کر شام
کے انطاکیہ میں بھائیوں کو یہ تعلیم دینے
لگے، ''لازم ہے کہ آپ کا موسیٰ کی شریعت کے مطابق
ختنہ کیا جائے، ورنہ آپ نجات نہیں پا سکیں گے۔''
2 اِس سے اُن کے اور برنباس اور پولس کے درمیان
نااتفاقی پیدا ہو گئی اور دونوں اُن کے ساتھ خوب بحث

مباحثہ کرنے لگے۔ آخر کار جماعت نے پولس اور برنباس کو
مقرر کیا کہ وہ چند ایک اَور مقامی ایمان داروں کے ساتھ
یروشلم جائیں اور وہاں کے رسولوں اور بزرگوں کو یہ معاملہ
پیش کریں۔
3 چنانچہ جماعت نے اُنہیں روانہ کیا اور وہ فینیکے
اور سامریہ میں سے گزرے۔ راستے میں اُنہوں نے
مقامی ایمان داروں کو تفصیل سے بتایا کہ غیر یہودی
کس طرح خداوند کی طرف رجوع لا رہے ہیں۔ یہ سن
کر تمام بھائی نہایت خوش ہوئے۔ 4 جب وہ یروشلم پہنچ
گئے تو جماعت نے اپنے رسولوں اور بزرگوں سمیت اُن
کا استقبال کیا۔ پھر پولس اور برنباس نے سب کچھ بیان
کیا جو اُن کی معرفت ہوا تھا۔ 5 یہ سن کر کچھ ایمان
دار کھڑے ہوئے جو فریسی فرقے میں سے تھے۔ اُنہوں
نے کہا، ”لازم ہے کہ غیر یہودیوں کا ختنہ کیا جائے اور
اُنہیں حکم دیا جائے کہ وہ موسیٰ کی شریعت کے مطابق
زندگی گزاریں۔“
6 رسول اور بزرگ اِس معاملے پر غور کرنے کے لئے
جمع ہوئے۔ 7 بہت بحث مباحثہ کے بعد پطرس کھڑا
ہوا اور کہا، ”بھائیو، آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے بہت
دیر ہوئی آپ میں سے مجھے چن لیا کہ غیر یہودیوں کو
اللہ کی خوش خبری سناؤں تاکہ وہ ایمان لائیں۔ 8 اور اللہ
نے جو دلوں کو جانتا ہے اِس بات کی تصدیق کی ہے،
کیونکہ اُس نے اُنہیں وہی روح القدس بخشا ہے جو اُس
نے ہمیں بھی دیا تھا۔ 9 اُس نے ہم میں اور اُن میں
کوئی بھی فرق نہ رکھا بلکہ ایمان سے اُن کے دلوں کو بھی
پاک کر دیا۔ 10 چنانچہ آپ اللہ کو اِس میں کیوں آزما
رہے ہیں کہ آپ غیر یہودی شاگردوں کی گردن پر ایک
ایسا جوا رکھنا چاہتے ہیں جو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا
اُٹھا سکتے تھے؟ 11 دیکھیں، ہم تو ایمان رکھتے ہیں کہ ہم
سب ایک ہی طریقے یعنی خداوند عیسیٰ کے فضل ہی سے
نجات پاتے ہیں۔“
12 تمام لوگ چپ رہے تو پولس اور برنباس اُنہیں اُن
الٰہی نشانوں اور معجزوں کے بارے میں بتانے لگے جو اللہ
نے اُن کی معرفت غیر یہودیوں کے درمیان کئے تھے۔
13 جب اُن کی بات ختم ہوئی تو یعقوب نے کہا، ”بھائیو،
میری بات سنیں! 14 شمعون نے بیان کیا ہے کہ اللہ
نے کس طرح پہلا قدم اُٹھا کر غیر یہودیوں پر اپنی فکر
مندی کا اظہار کیا اور اُن میں سے اپنے لئے ایک قوم
چن لی۔ 15 اور یہ بات نبیوں کی پیش گوئیوں کے بھی
مطابق ہے۔ چنانچہ لکھا ہے،

16 ’اِس کے بعد مَیں واپس آ کر
داؤد کے تباہ شدہ گھر کو
نئے سرے سے تعمیر کروں گا،
مَیں اُس کے کھنڈرات
دوبارہ تعمیر کر کے بحال کروں گا
17 تاکہ لوگوں کا بچا کھچا حصہ اور وہ تمام قومیں
مجھے ڈھونڈیں جن پر میرے نام کا ٹھپا لگا ہے۔
یہ رب کا فرمان ہے، اور وہ یہ کرے گا بھی‘
18 بلکہ یہ اُسے ازل سے معلوم ہے۔

19 یہی پیشِ نظر رکھ کر میری رائے یہ ہے کہ ہم
اُن غیر یہودیوں کو جو اللہ کی طرف رجوع کر رہے ہیں
غیر ضروری تکلیف نہ دیں۔ 20 اِس کے بجائے بہتر یہ
ہے کہ ہم اُنہیں لکھ کر ہدایت دیں کہ وہ اِن چیزوں
سے پرہیز کریں: ایسے کھانوں سے جو بُتوں کو پیش کئے
جانے سے ناپاک ہیں، زناکاری سے، ایسے جانوروں کا
گوشت کھانے سے جنہیں گلا گھونٹ کر مار دیا گیا ہو

اور خون کھانے سے۔ 21 کیونکہ موسوی شریعت کی منادی
کرنے والے کئی نسلوں سے ہر شہر میں رہ رہے ہیں۔
جس شہر میں بھی جائیں ہر سبت کے دن شریعت کی
تلاوت کی جاتی ہے۔“

غیریہودی ایمان داروں کے نام خط

22 پھر رسولوں اور بزرگوں نے پوری جماعت سمیت
فیصلہ کیا کہ ہم اپنے میں سے کچھ آدمی چن کر پولس اور
برنباس کے ہمراہ شام کے شہر انطاکیہ بھیج دیں۔ دو کو چنا
گیا جو بھائیوں میں راہنما تھے، یہوداہ برسبا اور سیلاس۔
23 اُن کے ہاتھ اُنہوں نے یہ خط بھیجا،
”یروشلم کے رسولوں اور بزرگوں کی طرف سے جو آپ
کے بھائی ہیں۔
عزیز غیریہودی بھائیو جو انطاکیہ، شام اور کلِکیہ میں
رہتے ہیں، السلام علیکم!
24 سنا ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے آپ کے
پاس آ کر آپ کو پریشان کر کے بےچین کر دیا ہے،
حالانکہ ہم نے اُنہیں نہیں بھیجا تھا۔ 25 اِس لئے ہم
سب اِس پر متفق ہوئے کہ کچھ آدمیوں کو چن کر اپنے
پیارے بھائیوں برنباس اور پولس کے ہمراہ آپ کے پاس
بھیجیں۔ 26 برنباس اور پولس ایسے لوگ ہیں جنہوں نے
ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی خاطر اپنی جان خطرے میں
ڈال دی ہے۔ 27 اُن کے ساتھی یہوداہ اور سیلاس ہیں
جن کو ہم نے اِس لئے بھیجا کہ وہ زبانی بھی اُن باتوں
کی تصدیق کریں جو ہم نے لکھی ہیں۔
28 ہم اور روح القدس اِس پر متفق ہوئے ہیں کہ
آپ پر سوائے اِن ضروری باتوں کے کوئی بوجھ نہ ڈالیں:
29 بُتوں کو پیش کیا گیا کھانا مت کھانا، خون مت کھانا،
ایسے جانوروں کا گوشت مت کھانا جو گلا گھونٹ کر مار
دیئے گئے ہوں۔ اِس کے علاوہ زناکاری نہ کریں۔ اِن
چیزوں سے باز رہیں گے تو اچھا کریں گے۔ خدا حافظ۔“
30 پولس، برنباس اور اُن کے ساتھی رُخصت ہو کر
انطاکیہ چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے جماعت اکٹھی
کر کے اُسے خط دے دیا۔ 31 اُسے پڑھ کر ایمان دار
اُس کے حوصلہ افزا پیغام پر خوش ہوئے۔ 32 یہوداہ اور
سیلاس نے بھی جو خود نبی تھے بھائیوں کی حوصلہ افزائی
اور مضبوطی کے لئے کافی باتیں کیں۔ 33 وہ کچھ دیر کے
لئے وہاں ٹھہرے، پھر مقامی بھائیوں نے اُنہیں سلامتی
سے الوداع کہا تاکہ وہ بھیجنے والوں کے پاس واپس جا
سکیں۔ 34 [لیکن سیلاس کو وہاں ٹھہرنا اچھا لگا۔]
35 پولس اور برنباس خود کچھ اَور دیر انطاکیہ میں رہے۔
وہاں وہ بہت سے اَور لوگوں کے ساتھ خداوند کے کلام کی
تعلیم دیتے اور اُس کی منادی کرتے رہے۔

پولس اور برنباس جدا ہو جاتے ہیں

36 کچھ دنوں کے بعد پولس نے برنباس سے کہا،
”آؤ، ہم مُڑ کر اُن تمام شہروں میں جائیں جہاں ہم
نے خداوند کے کلام کی منادی کی ہے اور وہاں کے
بھائیوں سے ملاقات کر کے اُن کا حال معلوم کریں۔“
37 برنباس متفق ہو کر یوحنا مرقس کو ساتھ لے جانا چاہتا
تھا، 38 لیکن پولس نے اصرار کیا کہ وہ ساتھ نہ جائے،
کیونکہ یوحنا مرقس پہلے دورے کے دوران ہی پمفیلیہ میں
اُنہیں چھوڑ کر اُن کے ساتھ خدمت کرنے سے باز آیا
تھا۔ 39 اِس سے اُن میں اِتنا سخت اختلاف پیدا ہوا کہ
وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ برنباس یوحنا مرقس کو
ساتھ لے کر جہاز میں بیٹھ گیا اور قبرص چلا گیا، 40 جبکہ

پولس نے سیلاس کو خدمت کے لئے چن لیا۔ مقامی
بھائیوں نے اُنہیں خداوند کے فضل کے سپرد کیا اور وہ
روانہ ہوئے۔ 41 یوں پولس جماعتوں کو مضبوط کرتے
کرتے شام اور کلکیہ میں سے گزرا۔

تیمُتھیُس کا چناؤ

16 چلتے چلتے وہ دربے پہنچا، پھر لسترہ۔ وہاں
ایک شاگرد بنام تیمُتھیُس رہتا تھا۔ اُس کی
یہودی ماں ایمان لائی تھی جبکہ باپ یونانی تھا۔ 2 لسترہ اور
اکنیُم کے بھائیوں نے اُس کی اچھی رپورٹ دی، 3 اِس
لئے پولس اُسے سفر پر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ اُس
علاقے کے یہودیوں کا لحاظ کر کے اُس نے تیمُتھیُس
کا ختنہ کروایا، کیونکہ سب لوگ اِس سے واقف تھے کہ
اُس کا باپ یونانی ہے۔ 4 پھر شہر بہ شہر جا کر اُنہوں نے
مقامی جماعتوں کو یروشلم کے رسولوں اور بزرگوں کے وہ
فیصلے پہنچائے جن کے مطابق زندگی گزارنی تھی۔ 5 یوں
جماعتیں ایمان میں مضبوط ہوئیں اور تعداد میں روز بہ
روز بڑھتی گئیں۔

تروآس میں پولس کی رویا

6 روح القدس نے اُنہیں صوبہ آسیہ میں کلامِ مقدّس
کی منادی کرنے سے روک لیا، اِس لئے وہ فروگیہ
اور گلتیہ کے علاقے میں سے گزرے۔ 7 موسیہ کے
قریب آ کر اُنہوں نے شمال کی طرف صوبہ بِتھُنیہ
میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن عیسیٰ کے روح
نے اُنہیں وہاں بھی جانے نہ دیا، 8 اِس لئے وہ موسیہ
میں سے گزر کر بندرگاہ تروآس پہنچے۔ 9 وہاں پولس نے
رات کے وقت رویا دیکھی جس میں شمالی یونان میں واقع
صوبہ مکدُنیہ کا ایک آدمی کھڑا اُس سے التماس کر رہا تھا،
”سمندر کو پار کر کے مکدُنیہ آئیں اور ہماری مدد کریں!“
10 جوں ہی اُس نے یہ رویا دیکھی ہم مکدُنیہ جانے کی
تیاریاں کرنے لگے۔ کیونکہ ہم نے رویا سے یہ نتیجہ نکالا
کہ اللہ نے ہمیں اُس علاقے کے لوگوں کو خوش خبری
سنانے کے لئے بُلایا ہے۔

فلپی میں لُدیہ کی تبدیلی

11 ہم تروآس میں جہاز پر سوار ہو کر سیدھے جزیرۂ
سمترا کے کے لئے روانہ ہوئے۔ پھر اگلے دن آگے نکل
کر نیاپلس پہنچے۔ 12 وہاں جہاز سے اُتر کر ہم فلپی چلے
گئے، جو صوبہ مکدُنیہ کے اُس ضلع کا صدر شہر تھا اور
رومی نوآبادی تھا۔ اِس شہر میں ہم کچھ دن ٹھہرے۔
13 سبت کے دن ہم شہر سے نکل کر دریا کے کنارے
گئے، جہاں ہماری توقع تھی کہ یہودی دعا کے لئے جمع
ہوں گے۔ وہاں ہم بیٹھ کر کچھ خواتین سے بات کرنے
لگے جو اکٹھی ہوئی تھیں۔ 14 اُن میں سے تھواتیرہ شہر
کی ایک عورت تھی جس کا نام لُدیہ تھا۔ اُس کا پیشہ
قیمتی ارغوانی رنگ کے کپڑے کی تجارت تھا اور وہ اللہ
کی پرستش کرنے والی غیر یہودی تھی۔ خداوند نے اُس
کے دل کو کھول دیا، اور اُس نے پولس کی باتوں پر توجہ
دی۔ 15 اُس کے اور اُس کے گھر والوں کے بپتسمہ لینے
کے بعد اُس نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرنے کی دعوت
دی۔ اُس نے کہا، ”اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مَیں واقعی
خداوند پر ایمان لائی ہوں تو میرے گھر آ کر ٹھہریں۔“
یوں اُس نے ہمیں مجبور کیا۔

فلپی کی جیل میں

16 ایک دن ہم دعا کی جگہ کی طرف جا رہے تھے
کہ ہماری ملاقات ایک لونڈی سے ہوئی جو ایک بدروح
کے ذریعے لوگوں کی قسمت کا حال بتاتی تھی۔ اِس سے
وہ اپنے مالکوں کے لئے بہت سے پیسے کماتی تھی۔ 17 وہ
پولس اور ہمارے پیچھے پڑ کر چیخ چیخ کر کہنے لگی، ”یہ آدمی
اللہ تعالیٰ کے خادم ہیں جو آپ کو نجات کی راہ بتانے
آئے ہیں۔“ 18 یہ سلسلہ روز بہ روز جاری رہا۔ آخرکار
پولس تنگ آ کر مُڑا اور بدروح سے کہا، ”مَیں تجھے عیسیٰ
مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ لڑکی میں سے نکل
جا!“ اُسی لمحے وہ نکل گئی۔

19 اُس کے مالکوں کو معلوم ہوا کہ پیسے کمانے کی
اُمید جاتی رہی تو وہ پولس اور سیلاس کو پکڑ کر چوک میں
بیٹھے اقتدار رکھنے والوں کے سامنے گھسیٹ لے گئے۔
20 اُنہیں مجسٹریٹوں کے سامنے پیش کر کے وہ چلّانے
لگے، ”یہ آدمی ہمارے شہر میں ہل چل پیدا کر رہے
ہیں۔ یہ یہودی ہیں 21 اور ایسے رسم و رواج کا پرچار کر
رہے ہیں جنہیں قبول کرنا اور ادا کرنا ہم رومیوں کے
لئے جائز نہیں۔“ 22 ہجوم بھی آ ملا اور پولس اور سیلاس
کے خلاف باتیں کرنے لگا۔

اِس پر مجسٹریٹوں نے حکم دیا کہ اُن کے کپڑے
اُتارے اور اُنہیں لاٹھی سے مارا جائے۔ 23 اُنہوں نے اُن
کی خوب پٹائی کروا کر اُنہیں قیدخانے میں ڈال دیا اور
داروغے سے کہا کہ احتیاط سے اُن کی پہرا داری کرو۔
24 چنانچہ اُس نے اُنہیں جیل کے سب سے اندرونی
حصے میں لے جا کر اُن کے پاؤں کاٹھ میں ڈال دیئے۔
25 اب ایسا ہوا کہ پولس اور سیلاس آدھی رات کے
قریب دعا کر رہے اور اللہ کی تمجید کے گیت گا رہے
تھے اور باقی قیدی سن رہے تھے۔ 26 اچانک بڑا زلزلہ
آیا اور قیدخانے کی پوری عمارت بنیادوں تک ہل گئی۔
فوراً تمام دروازے کھل گئے اور تمام قیدیوں کی زنجیریں
کھل گئیں۔ 27 داروغہ جاگ اُٹھا۔ جب اُس نے دیکھا
کہ جیل کے دروازے کھلے ہیں تو وہ اپنی تلوار نکال کر
خودکشی کرنے لگا، کیونکہ ایسا لگ رہا تھا کہ قیدی فرار ہو
گئے ہیں۔ 28 لیکن پولس چلّا اُٹھا، ”مت کریں! اپنے
آپ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ہم سب یہیں ہیں۔“

29 داروغے نے چراغ منگوا لیا اور بھاگ کر اندر آیا۔
لرزتے لرزتے وہ پولس اور سیلاس کے سامنے گر گیا۔
30 پھر اُنہیں باہر لے جا کر اُس نے پوچھا، ”صاحبو،
مجھے نجات پانے کے لئے کیا کرنا ہے؟“

31 اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند عیسیٰ پر ایمان
لائیں تو آپ اور آپ کے گھرانے کو نجات ملے گی۔“
32 پھر اُنہوں نے اُسے اور اُس کے تمام گھر والوں کو
خداوند کا کلام سنایا۔ 33 اور رات کی اُسی گھڑی داروغے
نے اُنہیں لے جا کر اُن کے زخموں کو دھویا۔ اِس کے
بعد اُس کا اور اُس کے سارے گھر والوں کا بپتسمہ ہوا۔
34 پھر اُس نے اُنہیں اپنے گھر میں لا کر کھانا کھلایا۔
اللہ پر ایمان لانے کے باعث اُس نے اور اُس کے تمام
گھر والوں نے بڑی خوشی منائی۔

35 جب دن چڑھا تو مجسٹریٹوں نے اپنے افسروں کو
داروغے کے پاس بھجوا دیا کہ وہ پولس اور سیلاس کو
رِہا کرے۔

36 چنانچہ داروغے نے پولس کو اُن کا پیغام پہنچا دیا،
”مجسٹریٹوں نے حکم دیا ہے کہ آپ اور سیلاس کو رِہا کر
دیا جائے۔ اب نکل کر سلامتی سے چلے جائیں۔“
37 لیکن پولس نے اعتراض کیا۔ اُس نے اُن سے

کہا، ”اُنہوں نے ہمیں عوام کے سامنے ہی اور عدالت
میں پیش کئے بغیر مار کر جیل میں ڈال دیا ہے حالانکہ
ہم رومی شہری ہیں۔ اور اب وہ ہمیں چپکے سے نکالنا
چاہتے ہیں؟ ہرگز نہیں! اب وہ خود آئیں اور ہمیں باہر
لے جائیں۔“
38 افسروں نے مجسٹریٹوں کو یہ خبر پہنچائی۔ جب
اُنہیں معلوم ہوا کہ پولس اور سیلاس رومی شہری ہیں تو
وہ گھبرا گئے۔ 39 وہ خود اُنہیں سمجھانے کے لئے آئے
اور جیل سے باہر لا کر گزارش کی کہ شہر کو چھوڑ دیں۔
40 چنانچہ پولس اور سیلاس جیل سے نکل آئے۔ لیکن
پہلے وہ لُدیہ کے گھر گئے جہاں وہ بھائیوں سے ملے اور
اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ پھر وہ چلے گئے۔

تھسلُنیکے میں

17 اِمفِپلس اور اپلونیہ سے ہو کر پولس اور
سیلاس تھسلُنیکے شہر پہنچ گئے جہاں یہودی
عبادت خانہ تھا۔ 2 اپنی عادت کے مطابق پولس اُس
میں گیا اور لگاتار تین سبتوں کے دوران کلامِ مقدّس
سے دلائل دے دے کر یہودیوں کو قائل کرنے کی
کوشش کرتا رہا۔ 3 اُس نے کلامِ مقدّس کی تشریح کر
کے ثابت کیا کہ مسیح کا دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے
جی اُٹھنا لازم تھا۔ اُس نے کہا، ”جس عیسیٰ کی مَیں خبر
دے رہا ہوں، وہی مسیح ہے۔“ 4 یہودیوں میں سے
کچھ قائل ہو کر پولس اور سیلاس سے وابستہ ہو گئے،
جن میں خدا ترس یونانیوں کی بڑی تعداد اور بارسوخ
خواتین بھی شریک تھیں۔
5 یہ دیکھ کر باقی یہودی حسد کرنے لگے۔ اُنہوں نے
گلیوں میں آوارہ پھرنے والے کچھ شریر آدمی اکٹھے کر
کے جلوس نکالا اور شہر میں ہل چل مچا دی۔ پھر یاسون
کے گھر پر حملہ کر کے اُنہوں نے پولس اور سیلاس کو
ڈھونڈا تاکہ اُنہیں عوامی اجلاس کے سامنے پیش کریں۔
6 لیکن وہ وہاں نہیں تھے، اِس لئے وہ یاسون اور چند
ایک اَور ایمان دار بھائیوں کو شہر کے مجسٹریٹوں کے
سامنے لائے۔ اُنہوں نے چیخ کر کہا، ”یہ لوگ پوری دنیا
میں گڑبڑ پیدا کر رہے ہیں اور اب یہاں بھی آ گئے ہیں۔
7 یاسون نے اُنہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا ہے۔ یہ سب
شہنشاہ کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، کیونکہ
یہ کسی اَور کو بادشاہ مانتے ہیں جس کا نام عیسیٰ ہے۔“
8 اِس طرح کی باتوں سے اُنہوں نے ہجوم اور مجسٹریٹوں
میں بڑا ہنگامہ پیدا کیا۔ 9 چنانچہ مجسٹریٹوں نے یاسون اور
دوسروں سے ضمانت لی اور پھر اُنہیں چھوڑ دیا۔

بیریہ میں

10 اُسی رات بھائیوں نے پولس اور سیلاس کو بیریہ
بھیج دیا۔ وہاں پہنچ کر وہ یہودی عبادت خانے میں گئے۔
11 یہ لوگ تھسلُنیکے کے یہودیوں کی نسبت زیادہ کھلے
ذہن کے تھے۔ یہ بڑے شوق سے پولس اور سیلاس
کی باتیں سنتے اور روز بہ روز کلامِ مقدّس کی تفتیش
کرتے رہے کہ کیا واقعی ایسا ہے جیسا ہمیں بتایا جا
رہا ہے؟ 12 نتیجے میں اِن میں سے بہت سے یہودی
ایمان لائے اور ساتھ ساتھ بہت سی بارسوخ یونانی خواتین
اور مرد بھی۔ 13 لیکن پھر تھسلُنیکے کے یہودیوں کو یہ خبر
ملی کہ پولس بیریہ میں اللہ کا کلام سنا رہا ہے۔ وہ
وہاں بھی پہنچے اور لوگوں کو اُکسا کر ہل چل مچا دی۔
14 اِس پر بھائیوں نے پولس کو فوراً ساحل پر بھیج دیا،
لیکن سیلاس اور تیمُتھیُس بیریہ میں پیچھے رہ گئے۔ 15 جو

آدمی پولس کو ساحل تک پہنچانے آئے تھے وہ اُس کے
ساتھ اتھینے تک گئے۔ وہاں وہ اُسے چھوڑ کر واپس چلے
گئے۔ اُن کے ہاتھ پولس نے سیلاس اور تیمُتھیُس کو خبر
بھیجی کہ جتنی جلدی ہو سکے بیریہ کو چھوڑ کر میرے پاس
آ جائیں۔

اتھینے میں

16 اتھینے شہر میں سیلاس اور تیمُتھیُس کا انتظار کرتے
کرتے پولس بڑے جوش میں آ گیا، کیونکہ اُس نے دیکھا
کہ پورا شہر بُتوں سے بھرا ہوا ہے۔ 17 وہ یہودی عبادت
خانے میں جا کر یہودیوں اور خدا ترس غیریہودیوں سے
بحث کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ روزانہ چوک میں بھی جا
کر وہاں پر موجود لوگوں سے گفتگو کرتا رہا۔ 18 اپکوری اور
ستوئیکی فلسفی[a] بھی اُس سے بحث کرنے لگے۔ جب پولس
نے اُنہیں عیسیٰ اور اُس کے جی اُٹھنے کی خوش خبری سنائی
تو بعض نے پوچھا، ”یہ بکواسی اِن باتوں سے کیا کہنا چاہتا
ہے جو اِس نے اِدھر اُدھر سے چن کر جوڑ دی ہیں؟“
دوسروں نے کہا، ”لگتا ہے کہ وہ اجنبی دیوتاؤں کی
خبر دے رہا ہے۔“ 19 وہ اُسے ساتھ لے کر شہر کی
مجلسِ شوریٰ میں گئے جو اریوپگس نامی پہاڑی پر منعقد
ہوتی تھی۔ اُنہوں نے درخواست کی، ”کیا ہمیں معلوم
ہو سکتا ہے کہ آپ کون سی نئی تعلیم پیش کر رہے ہیں؟
20 آپ تو ہمیں عجیب و غریب باتیں سنا رہے ہیں۔
اب ہم اُن کا صحیح مطلب جاننا چاہتے ہیں۔“ 21 (بات
یہ تھی کہ اتھینے کے تمام باشندے شہر میں رہنے والے
پردیسیوں سمیت اپنا پورا وقت اِس میں صَرف کرتے
تھے کہ تازہ تازہ خیالات سنیں یا سنائیں۔)

22 پولس مجلس میں کھڑا ہوا اور کہا، ”اتھینے کے
حضرات، مَیں دیکھتا ہوں کہ آپ ہر لحاظ سے بہت مذہبی
لوگ ہیں۔ 23 کیونکہ جب مَیں شہر میں سے گزر رہا تھا تو
اُن چیزوں پر غور کیا جن کی پوجا آپ کرتے ہیں۔ چلتے
چلتے مَیں نے ایک ایسی قربان گاہ بھی دیکھی جس پر لکھا
تھا، ’نامعلوم خدا کی قربان گاہ۔‘ اب مَیں آپ کو اُس
خدا کی خبر دیتا ہوں جس کی پوجا آپ کرتے تو ہیں مگر
آپ اُسے جانتے نہیں۔ 24 یہ وہ خدا ہے جس نے دنیا
اور اُس میں موجود ہر چیز کی تخلیق کی۔ وہ آسمان و زمین
کا مالک ہے، اِس لئے وہ انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے
مندروں میں سکونت نہیں کرتا۔ 25 اور انسانی ہاتھ اُس
کی خدمت نہیں کر سکتے، کیونکہ اُسے کوئی بھی چیز درکار
نہیں ہوتی۔ اِس کے بجائے وہی سب کو زندگی اور
سانس مہیا کر کے اُن کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔
26 اُسی نے ایک شخص کو خلق کیا تاکہ دنیا کی تمام قومیں
اُس سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل جائیں۔ اُس نے ہر
قوم کے اوقات اور سرحدیں بھی مقرر کیں۔ 27 مقصد
یہ تھا کہ وہ خدا کو تلاش کریں۔ اُمید یہ تھی کہ وہ ٹٹول
ٹٹول کر اُسے پائیں، اگرچہ وہ ہم میں سے کسی سے دُور
نہیں ہوتا۔ 28 کیونکہ اُس میں ہم جیتے، حرکت کرتے اور
وجود رکھتے ہیں۔ آپ کے اپنے کچھ شاعروں نے بھی فرمایا
ہے، ’ہم بھی اُس کے فرزند ہیں۔‘ 29 اب چونکہ ہم اللہ
کے فرزند ہیں اِس لئے ہمارا اُس کے بارے میں تصور
یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ سونے، چاندی یا پتھر کا کوئی
مجسمہ ہو جو انسان کی مہارت اور ڈیزائن سے بنایا گیا ہو۔
30 ماضی میں خدا نے اِس قسم کی جہالت کو نظرانداز
کیا، لیکن اب وہ ہر جگہ کے لوگوں کو توبہ کا حکم دیتا

[a] یعنی رواقیت کے فلسفی۔

ہے۔ 31 کیونکہ اُس نے ایک دن مقرر کیا ہے جب وہ
انصاف سے دنیا کی عدالت کرے گا۔ اور وہ یہ عدالت
ایک شخص کی معرفت کرے گا جس کو وہ متعین کر چکا
ہے اور جس کی تصدیق اُس نے اِس سے کی ہے کہ اُس
نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا ہے۔"
32 مُردوں کی قیامت کا ذکر سن کر بعض نے پولس
کا مذاق اُڑایا۔ لیکن بعض نے کہا، "ہم کسی اَور وقت اِس
کے بارے میں آپ سے مزید سننا چاہتے ہیں۔"
33 پھر پولس مجلس سے نکل کر چلا گیا۔ 34 کچھ لوگ اُس
سے وابستہ ہو کر ایمان لے آئے۔ اُن میں سے مجلسِ
شوریٰ کا ممبر دیونیسیُس تھا اور ایک عورت بنام دمرس۔
کچھ اَور بھی تھے۔

کُرِنتھس میں

18 اِس کے بعد پولس اتھینے کو چھوڑ کر
کُرِنتھس شہر آیا۔ 2 وہاں اُس کی ملاقات
ایک یہودی سے ہوئی جس کا نام اَکولہ تھا۔ وہ پنطُس کا
رہنے والا تھا اور تھوڑی دیر پہلے اپنی بیوی پرسکلہ سمیت
اٹلی سے آیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ شہنشاہ کلودیُس نے حکم
صادر کیا تھا کہ تمام یہودی روم کو چھوڑ کر چلے جائیں۔
اُن لوگوں کے پاس پولس گیا 3 اور چونکہ اُن کا پیشہ بھی
خیمے سلائی کرنا تھا اِس لئے وہ اُن کے گھر ٹھہر کر روزی
کمانے لگا۔ 4 ساتھ ساتھ اُس نے ہر سبت کو یہودی
عبادت خانے میں تعلیم دے کر یہودیوں اور یونانیوں کو
قائل کرنے کی کوشش کی۔
5 جب سیلاس اور تیمُتھیُس مکِدُنیہ سے آئے تو پولس
اپنا پورا وقت کلام سنانے میں صرف کرنے لگا۔ اُس نے
یہودیوں کو گواہی دی کہ عیسیٰ کلامِ مقدّس میں بیان کیا
گیا مسیح ہے۔ 6 لیکن جب وہ اُس کی مخالفت کر کے اُس
کی تذلیل کرنے لگے تو اُس نے احتجاج میں اپنے کپڑوں
سے گرد جھاڑ کر کہا، "آپ خود اپنی ہلاکت کے ذمہ
دار ہیں، مَیں بے قصور ہوں۔ اب سے مَیں غیریہودیوں
کے پاس جایا کروں گا۔" 7 پھر وہ وہاں سے نکل کر
عبادت خانے کے ساتھ والے گھر میں گیا۔ وہاں طِطُس
یُوستس رہتا تھا جو یہودی نہیں تھا، لیکن خدا کا خوف
مانتا تھا۔ 8 اور کرسپُس جو عبادت خانے کا راہنما تھا اپنے
گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا۔ کُرِنتھس کے بہت
سارے اَور لوگوں نے بھی جب پولس کی باتیں سنیں تو
ایمان لائے اور بپتسمہ لیا۔
9 ایک رات خداوند رویا میں پولس سے ہم کلام ہوا،
"مت ڈر! کلام کرتا جا اور خاموش نہ ہو، 10 کیونکہ
مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ کوئی حملہ کر کے تجھے نقصان
نہیں پہنچائے گا، کیونکہ اِس شہر میں میرے بہت سے
لوگ ہیں۔" 11 پھر پولس مزید ڈیڑھ سال وہاں ٹھہر کر
لوگوں کو اللہ کا کلام سکھاتا رہا۔
12 اُن دنوں میں جب گلیو صوبہ اخیہ کا گورنر تھا
تو یہودی متحد ہو کر پولس کے خلاف جمع ہوئے اور
اُسے عدالت میں گلیو کے سامنے لائے۔ 13 اُنہوں
نے کہا، "یہ آدمی لوگوں کو ایسے طریقے سے اللہ کی
عبادت کرنے پر اُکسا رہا ہے جو ہماری شریعت کے
خلاف ہے۔"
14 پولس جواب میں کچھ کہنے کو تھا کہ گلیو خود
یہودیوں سے مخاطب ہوا، "سنیں، یہودی مردو! اگر
آپ کا الزام کوئی ناانصافی یا سنگین جرم ہوتا تو آپ کی
بات قابلِ برداشت ہوتی۔ 15 لیکن آپ کا جھگڑا مذہبی
تعلیم، ناموں اور آپ کی یہودی شریعت سے تعلق رکھتا

ہے، اِس لئے اُسے خود حل کریں۔ مَیں اِس معاملے
میں فیصلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔“ 16یہ کہہ
کر اُس نے اُنہیں عدالت سے بھگا دیا۔ 17اِس پر ہجوم
نے یہودی عبادت خانے کے راہنما سوستھنیس کو پکڑ کر
عدالت کے سامنے اُس کی پٹائی کی۔ لیکن گلیو نے پروا
نہ کی۔

انطاکیہ تک واپسی کا سفر

18اِس کے بعد بھی پولس بہت دن کُرِنتھس میں رہا۔
پھر بھائیوں کو خیرباد کہہ کر وہ قریب کے شہر کنخریہ گیا
جہاں اُس نے کسی مَنّت کے پورے ہونے پر اپنے سر
کے بال مُنڈوا دیئے۔ اِس کے بعد وہ پرسکلہ اور اکوِلہ
کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر ملکِ شام کے لئے روانہ
ہوا۔ 19پہلے وہ اِفسس پہنچے جہاں پولس نے پرسکلہ اور
اکوِلہ کو چھوڑ دیا۔ وہاں بھی اُس نے یہودی عبادت خانے
میں جا کر یہودیوں سے بحث کی۔ 20اُنہوں نے اُس
سے درخواست کی کہ مزید وقت اُن کے ساتھ گزارے،
لیکن اُس نے انکار کیا 21اور اُنہیں خیرباد کہہ کر کہا،
”اگر اللہ کی مرضی ہو تو مَیں آپ کے پاس واپس آؤں گا۔“
پھر وہ جہاز پر سوار ہو کر اِفسس سے روانہ ہوا۔
22سفر کرتے کرتے وہ قیصریہ پہنچ گیا، جہاں سے
وہ یروشلم جا کر مقامی جماعت سے ملا۔ اِس کے بعد وہ
انطاکیہ واپس چلا گیا 23جہاں وہ کچھ دیر ٹھہرا۔ پھر آگے
نکل کر وہ گلتیہ اور فروگیہ کے علاقے میں سے گزرتے
ہوئے وہاں کے تمام ایمان داروں کو مضبوط کرتا گیا۔

اپلّوس اِفسس اور کُرِنتھس میں

24اِتنے میں ایک فصیح یہودی جسے کلامِ مقدّس کا
زبردست علم تھا اِفسس پہنچ گیا تھا۔ اُس کا نام اپلّوس
تھا۔ وہ مصر کے شہر اسکندریہ کا رہنے والا تھا۔ 25اُسے
خداوند کی راہ کے بارے میں تعلیم دی گئی تھی اور وہ بڑی
سرگرمی سے لوگوں کو عیسیٰ کے بارے میں سکھاتا رہا۔
اُس کی یہ تعلیم صحیح تھی اگرچہ وہ ابھی تک صرف یحییٰ
کا بپتسمہ جانتا تھا۔ 26اِفسس کے یہودی عبادت خانے
میں وہ بڑی دلیری سے کلام کرنے لگا۔ یہ سن کر پرسکلہ
اور اکوِلہ نے اُسے ایک طرف لے جا کر اُس کے سامنے
اللہ کی راہ کو مزید تفصیل سے بیان کیا۔ 27اپلّوس صوبہ
اخیہ جانے کا خیال رکھتا تھا تو اِفسس کے بھائیوں نے اُس
کی حوصلہ افزائی کی۔ اُنہوں نے وہاں کے شاگردوں کو
خط لکھا کہ وہ اُس کا استقبال کریں۔ جب وہ وہاں پہنچا
تو اُن کے لئے بڑی مدد کا باعث بنا جو اللہ کے فضل
سے ایمان لائے تھے، 28کیونکہ وہ علانیہ مباحثوں میں
زبردست دلائل سے یہودیوں پر غالب آیا اور کلامِ مقدّس
سے ثابت کیا کہ عیسیٰ مسیح ہے۔

پولس اِفسس میں

19 جب اپلّوس کُرِنتھس میں ٹھہرا ہوا تھا تو
پولس ایشیائے کوچک کے اندرونی علاقے
میں سے سفر کرتے کرتے ساحلی شہر اِفسس میں آیا۔
وہاں اُسے کچھ شاگرد ملے 2جن سے اُس نے پوچھا،
”کیا آپ کو ایمان لاتے وقت روح القدس ملا؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”نہیں، ہم نے تو روح القدس
کا ذکر تک نہیں سنا۔“
3اُس نے پوچھا، ”تو آپ کو کون سا بپتسمہ دیا گیا؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”یحییٰ کا۔“
4پولس نے کہا، ”یحییٰ نے بپتسمہ دیا جب لوگوں

نے توبہ کی۔ لیکن اُس نے خود اُنہیں بتایا، 'میرے بعد
آنے والے پر ایمان لاؤ، یعنی عیسیٰ پر'۔''
5 یہ سن کر اُنہوں نے خداوند عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ
لیا۔ 6 اور جب پولس نے اپنے ہاتھ اُن پر رکھے تو اُن
پر روح القدس نازل ہوا، اور وہ غیر زبانیں بولنے اور
نبوّت کرنے لگے۔ 7 اِن آدمیوں کی کُل تعداد تقریباً
بارہ تھی۔
8 پولس یہودی عبادت خانے میں گیا اور تین مہینے
کے دوران یہودیوں سے دلیری سے بات کرتا رہا۔ اُن
کے ساتھ بحث کر کے اُس نے اُنہیں اللہ کی بادشاہی
کے بارے میں قائل کرنے کی کوشش کی۔ 9 لیکن کچھ
اَڑ گئے۔ وہ اللہ کے تابع نہ ہوئے بلکہ عوام کے سامنے
ہی اللہ کی راہ کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ اِس پر پولس نے
اُنہیں چھوڑ دیا۔ شاگردوں کو بھی الگ کر کے وہ اُن کے
ساتھ ترنّس کے لیکچر ہال میں جمع ہوا کرتا تھا جہاں وہ
روزانہ اُنہیں تعلیم دیتا رہا۔ 10 یہ سلسلہ دو سال تک
جاری رہا۔ یوں صوبہ آسیہ کے تمام لوگوں کو خداوند کا
کلام سننے کا موقع ملا، خواہ وہ یہودی تھے یا یونانی۔

راہنما امام سکوا کے سات بیٹے

11 اللہ نے پولس کی معرفت غیر معمولی معجزے کئے،
12 یہاں تک کہ جب رومال یا ایپرن اُس کے بدن سے
لگانے کے بعد مریضوں پر رکھے جاتے تو اُن کی بیماریاں
جاتی رہتیں اور بدروحیں نکل جاتیں۔ 13 وہاں کچھ ایسے
یہودی بھی تھے جو جگہ جگہ جا کر بدروحیں نکالتے تھے۔
اب وہ بدروحوں کے بندھن میں پھنسے لوگوں پر خداوند
عیسیٰ کا نام استعمال کرنے کی کوشش کر کے کہنے لگے،
''مَیں تجھے اُس عیسیٰ کے نام سے نکلنے کا حکم دیتا ہوں
جس کی منادی پولس کرتا ہے۔'' 14 ایک یہودی راہنما
امام بنام سکوا کے سات بیٹے ایسا کرتے تھے۔
15 لیکن ایک دفعہ جب یہی کوشش کر رہے تھے تو
بدروح نے جواب دیا، ''عیسیٰ کو تو مَیں جانتی ہوں اور
پولس کو بھی، لیکن تم کون ہو؟''
16 پھر وہ آدمی جس میں بدروح تھی اُن پر جھپٹ کر
سب پر غالب آ گیا۔ اُس کا اُن پر اِتنا سخت حملہ ہوا کہ
وہ ننگے اور زخمی حالت میں بھاگ کر اُس گھر سے نکل
گئے۔ 17 اِس واقعے کی خبر اِفسس کے تمام رہنے والے
یہودیوں اور یونانیوں میں پھیل گئی۔ اُن پر خوف طاری
ہوا اور خداوند عیسیٰ کے نام کی تعظیم ہوئی۔ 18 جو ایمان
لائے تھے اُن میں سے بہتیروں نے آ کر علانیہ اپنے
گناہوں کا اقرار کیا۔ 19 جادوگری کرنے والوں کی بڑی
تعداد نے اپنی جادو منتر کی کتابیں اکٹھی کر کے عوام
کے سامنے جلا دیں۔ پوری کتابوں کا حساب کیا گیا
تو اُن کی کُل رقم چاندی کے پچاس ہزار سِکے تھی۔
20 یوں خداوند کا کلام زبردست طریقے سے بڑھتا اور
زور پکڑتا گیا۔

اِفسس میں ہنگامہ

21 اِن واقعات کے بعد پولس نے مکدُنیہ اور اخیہ میں
سے گزر کر یروشلم جانے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے کہا، ''اِس
کے بعد لازم ہے کہ مَیں روم بھی جاؤں۔'' 22 اُس نے
اپنے دو مددگاروں تیمُتھِیُس اور اراستس کو آگے مکدُنیہ
بھیج دیا جبکہ وہ خود مزید کچھ دیر کے لئے صوبہ آسیہ میں
ٹھہرا رہا۔
23 تقریباً اُس وقت اللہ کی راہ ایک شدید ہنگامے کا
باعث ہو گئی۔ 24 یہ یوں ہوا، اِفسس میں ایک چاندی کی

اشیا بنانے والا رہتا تھا جس کا نام دیمیتریُس تھا۔ وہ چاندی
سے ارتمس دیوی کے مندر بنواتا تھا، اور اُس کے کام
سے دست کاروں کا کاروبار خوب چلتا تھا۔ 25 اب اُس
نے اِس کام سے تعلق رکھنے والے دیگر دست کاروں
کو جمع کر کے اُن سے کہا، ”حضرات، آپ کو معلوم
ہے کہ ہماری دولت اِس کاروبار پر منحصر ہے۔ 26 آپ
نے یہ بھی دیکھ اور سن لیا ہے کہ اِس آدمی پولس نے
نہ صرف اِفسس بلکہ تقریباً پورے صوبہ آسیہ میں بہت
سے لوگوں کو بھٹکا کر قائل کر لیا ہے کہ ہاتھوں کے
بنے دیوتا حقیقت میں دیوتا نہیں ہوتے۔ 27 نہ صرف یہ
خطرہ ہے کہ ہمارے کاروبار کی بدنامی ہو بلکہ یہ بھی کہ
عظیم دیوی ارتمس کے مندر کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا،
کہ ارتمس خود جس کی پوجا صوبہ آسیہ اور پوری دنیا میں
کی جاتی ہے اپنی عظمت کھو بیٹھے۔“

28 یہ سن کر وہ طیش میں آ کر چیخنے چلّانے لگے،
”اِفسیوں کی ارتمس دیوی عظیم ہے!“ 29 پورے شہر میں
ہل چل مچ گئی۔ لوگوں نے پولس کے مکدُنی ہم سفر گیُس
اور ارسترخس کو پکڑ لیا اور مل کر تماشاگاہ میں دوڑے
آئے۔ 30 یہ دیکھ کر پولس بھی عوام کے اِس اجلاس میں
جانا چاہتا تھا، لیکن شاگردوں نے اُسے روک لیا۔ 31 اِسی
طرح اُس کے کچھ دوستوں نے بھی جو صوبہ آسیہ کے
افسر تھے اُسے خبر بھیج کر منت کی کہ وہ نہ جائے۔
32 اجلاس میں بڑی افراتفری تھی۔ کچھ یہ چیخ رہے تھے،
کچھ وہ۔ زیادہ تر لوگ جمع ہونے کی وجہ جانتے بھی نہ
تھے۔ 33 یہودیوں نے سکندر کو آگے کر دیا۔ ساتھ
ساتھ ہجوم کے کچھ لوگ اُسے ہدایات دیتے رہے۔ اُس
نے ہاتھ سے خاموش ہو جانے کا اشارہ کیا تاکہ وہ اجلاس
کے سامنے اپنا دفاع کرے۔ 34 لیکن جب اُنہوں نے
جان لیا کہ وہ یہودی ہے تو وہ تقریباً دو گھنٹوں تک چلّا
کر نعرہ لگاتے رہے، ”اِفسس کی ارتمس دیوی عظیم ہے!“
35 آخرکار بلدیہ کا چیف سیکرٹری اُنہیں خاموش
کرانے میں کامیاب ہوا۔ پھر اُس نے کہا، ”اِفسس کے
حضرات، کس کو معلوم نہیں کہ اِفسس عظیم ارتمس
دیوی کے مندر کا محافظ ہے! پوری دنیا جانتی ہے کہ
ہم اُس کے اُس مجسمے کے نگران ہیں جو آسمان سے گر کر
ہمارے پاس پہنچ گیا۔ 36 یہ حقیقت تو ناقابلِ انکار ہے۔
چنانچہ لازم ہے کہ آپ چپ چاپ رہیں اور جلد بازی
نہ کریں۔ 37 آپ یہ آدمی یہاں لائے ہیں حالانکہ نہ تو
وہ مندروں کو لُوٹنے والے ہیں، نہ اُنہوں نے دیوی
کی بےحرمتی کی ہے۔ 38 اگر دیمیتریُس اور اُس کے
ساتھ والے دست کاروں کا کسی پر الزام ہے تو اِس کے
لئے کچہریاں اور گورنر ہوتے ہیں۔ وہاں جا کر وہ ایک
دوسرے سے مقدمہ لڑیں۔ 39 اگر آپ مزید کوئی معاملہ
پیش کرنا چاہتے ہیں تو اُسے حل کرنے کے لئے قانونی
مجلس ہوتی ہے۔ 40 اب ہم اِس خطرے میں ہیں کہ
آج کے واقعات کے باعث ہم پر فساد کا الزام لگایا جائے
گا۔ کیونکہ جب ہم سے پوچھا جائے گا تو ہم اِس قسم کے
بےترتیب اور ناجائز اجتماع کا کوئی جواز پیش نہیں کر
سکیں گے۔“ 41 یہ کہہ کر اُس نے اجلاس کو برخاست
کر دیا۔

مکدُنیہ اور اخیہ میں

20 جب شہر میں افراتفری ختم ہوئی تو پولس
نے شاگردوں کو بُلا کر اُن کی حوصلہ افزائی
کی۔ پھر وہ اُنہیں خیرباد کہہ کر مکدُنیہ کے لئے روانہ
ہوا۔ 2 وہاں پہنچ کر اُس نے جگہ بہ جگہ جا کر بہت

سی باتوں سے ایمان داروں کی حوصلہ افزائی کی۔ یوں
چلتے چلتے وہ یونان پہنچ گیا 3 جہاں وہ تین ماہ تک ٹھہرا۔
وہ ملکِ شام کے لئے جہاز پر سوار ہونے والا تھا کہ
پتا چلا کہ یہودیوں نے اُس کے خلاف سازش کی
ہے۔ اِس پر اُس نے مکدُنیہ سے ہو کر واپس جانے
کا فیصلہ کیا۔ 4 اُس کے کئی ہم سفر تھے: بیریہ سے
پُرس کا بیٹا سوپترس، تھسلُنیکے سے ارسترخس اور سکندس،
دربے سے گیُس، تیمُتھیُس اور صوبہ آسیہ سے تُخِکُس اور
ترفمس۔ 5 یہ آدمی آگے نکل کر تروآس چلے گئے جہاں
اُنہوں نے ہمارا انتظار کیا۔ 6 بےخمیری روٹی کی عید کے
بعد ہم فلپی کے قریب جہاز پر سوار ہوئے اور پانچ دن
کے بعد اُن کے پاس تروآس پہنچ گئے۔ وہاں ہم سات
دن رہے۔

تروآس میں پولس کی الوداعی میٹنگ

7 اتوار کو ہم عشائے ربانی منانے کے لئے جمع
ہوئے۔ پولس لوگوں سے بات کرنے لگا اور چونکہ وہ
اگلے دن روانہ ہونے والا تھا اِس لئے وہ آدھی رات تک
بولتا رہا۔ 8 اوپر کی منزل میں جس کمرے میں ہم جمع
تھے وہاں بہت سے چراغ جل رہے تھے۔ 9 ایک جوان
کھڑکی کی دہلیز پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام یوتخس تھا۔ جوں
جوں پولس کی باتیں لمبی ہوتی جا رہی تھیں اُس پر نیند
غالب آتی جا رہی تھی۔ آخرکار وہ گہری نیند میں تیسری
منزل سے زمین پر گر گیا۔ جب لوگوں نے نیچے پہنچ کر
اُسے زمین پر سے اُٹھایا تو وہ جاں بحق ہو چکا تھا۔ 10 لیکن
پولس اُتر کر اُس پر جھک گیا اور اُسے اپنے بازوؤں میں
لے لیا۔ اُس نے کہا، ”مت گھبرائیں، وہ زندہ ہے۔“
11 پھر وہ واپس اوپر آ گیا، عشائے ربانی منائی اور کھانا
کھایا۔ اُس نے اپنی باتیں پَو پھٹنے تک جاری رکھیں، پھر
روانہ ہوا۔ 12 اور اُنہوں نے جوان کو زندہ حالت میں
وہاں سے لے کر بہت تسلی پائی۔

تروآس سے میلیتس تک

13 ہم آگے نکل کر اَسُّس کے لئے جہاز پر سوار
ہوئے۔ خود پولس نے انتظام کروایا تھا کہ وہ پیدل جا کر
اَسُّس میں ہمارے جہاز پر آئے گا۔ 14 وہاں وہ ہم سے
ملا اور ہم اُسے جہاز پر لا کر متلینے پہنچے۔ 15 اگلے دن
ہم خیُس کے جزیرے سے گزرے۔ اُس سے اگلے دن
ہم سامس کے جزیرے کے قریب آئے۔ اِس کے بعد
کے دن ہم میلیتس پہنچ گئے۔ 16 پولس پہلے سے فیصلہ
کر چکا تھا کہ مَیں اِفسس میں نہیں ٹھہروں گا بلکہ آگے
نکلوں گا، کیونکہ وہ جلدی میں تھا۔ وہ جہاں تک ممکن تھا
پنتکُست کی عید سے پہلے پہلے یروشلم پہنچنا چاہتا تھا۔

اِفسس والوں کے لئے پولس کی الوداعی تقریر

17 میلیتس سے پولس نے اِفسس کی جماعت کے
بزرگوں کو بُلا لیا۔ 18 جب وہ پہنچے تو اُس نے اُن سے
کہا، ”آپ جانتے ہیں کہ مَیں صوبہ آسیہ میں پہلا قدم
اُٹھانے سے لے کر پورا وقت آپ کے ساتھ کس طرح
رہا۔ 19 مَیں نے بڑی انکساری سے خداوند کی خدمت
کی ہے۔ مجھے بہت آنسو بہانے پڑے اور یہودیوں کی
سازشوں سے مجھ پر بہت آزمائشیں آئیں۔ 20 مَیں نے
آپ کے فائدے کی کوئی بھی بات آپ سے چھپائے نہ
رکھی بلکہ آپ کو علانیہ اور گھر گھر جا کر تعلیم دیتا رہا۔
21 مَیں نے یہودیوں کو یونانیوں سمیت گواہی دی کہ
اُنہیں توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنے اور ہمارے

خداوند عیسیٰ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ 22اور
اب مَیں روح القدس سے بندھا ہوا یروشلم جا رہا ہوں۔
مَیں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کچھ ہو گا، 23لیکن اِتنا
مجھے معلوم ہے کہ روح القدس مجھے شہر بہ شہر اِس بات
سے آگاہ کر رہا ہے کہ مجھے قید اور مصیبتوں کا سامنا کرنا
پڑے گا۔ 24خیر، مَیں اپنی زندگی کو کسی طرح بھی اہم
نہیں سمجھتا۔ اہم بات صرف یہ ہے کہ مَیں اپنا وہ مشن
اور ذمہ داری پوری کروں جو خداوند عیسیٰ نے میرے سپرد
کی ہے۔ اور وہ ذمہ داری یہ ہے کہ مَیں لوگوں کو گواہی
دے کر یہ خوش خبری سناؤں کہ اللہ نے اپنے فضل سے
اُن کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔
25اور اب مَیں جانتا ہوں کہ آپ سب جنہیں مَیں
نے اللہ کی بادشاہی کا پیغام سنا دیا ہے مجھے اِس کے
بعد کبھی نہیں دیکھیں گے۔ 26اِس لئے مَیں آج ہی
آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ میں سے کوئی بھی ہلاک
ہو جائے تو مَیں بےقصور ہوں، 27کیونکہ مَیں آپ کو
اللہ کی پوری مرضی بتانے سے نہ جھجکا۔ 28چنانچہ خبردار
رہ کر اپنا اور اُس پورے گلے کا خیال رکھنا جس پر روح
القدس نے آپ کو مقرر کیا ہے۔ نگرانوں اور چرواہوں
کی حیثیت سے اللہ کی جماعت کی خدمت کریں، اُس
جماعت کی جسے اُس نے اپنے ہی فرزند کے خون سے
حاصل کیا ہے۔ 29مجھے معلوم ہے کہ میرے جانے
کے بعد وحشی بھیڑیئے آپ میں گُھس آئیں گے جو گلے کو
نہیں چھوڑیں گے۔ 30آپ کے درمیان سے بھی آدمی
اُٹھ کر سچائی کو توڑ مروڑ کر بیان کریں گے تاکہ شاگردوں
کو اپنے پیچھے لگا لیں۔ 31اِس لئے جاگتے رہیں! یہ بات
ذہن میں رکھیں کہ مَیں تین سال کے دوران دن رات
ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔ میرے آنسوؤں کو یاد
رکھیں جو مَیں نے آپ کے لئے بہائے ہیں۔
32اور اب مَیں آپ کو اللہ اور اُس کے فضل کے
کلام کے سپرد کرتا ہوں۔ یہی کلام آپ کی تعمیر کر کے
آپ کو وہ میراث مہیا کرنے کے قابل ہے جو اللہ تمام
مقدّس کئے گئے لوگوں کو دیتا ہے۔ 33مَیں نے کسی
کے بھی سونے، چاندی یا کپڑوں کا لالچ نہ کیا۔ 34آپ
خود جانتے ہیں کہ مَیں نے اپنے اِن ہاتھوں سے کام کر
کے نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ساتھیوں کی ضروریات بھی
پوری کیں۔ 35اپنے ہر کام میں مَیں آپ کو دکھاتا رہا
کہ لازم ہے کہ ہم اِس قسم کی محنت کر کے کمزوروں کی
مدد کریں۔ کیونکہ ہمارے سامنے خداوند عیسیٰ کے یہ الفاظ
ہونے چاہئیں کہ دینا لینے سے مبارک ہے۔“
36یہ سب کچھ کہہ کر پولس نے گھٹنے ٹیک کر اُن
سب کے ساتھ دعا کی۔ 37سب خوب روئے اور اُس
کو گلے لگا لگا کر بوسے دیئے۔ 38اُنہیں خاص کر پولس
کی اِس بات سے تکلیف ہوئی کہ ’آپ اِس کے بعد
مجھے کبھی نہیں دیکھیں گے۔‘ پھر وہ اُس کے ساتھ جہاز
تک گئے۔

پولس یروشلم جاتا ہے

21 مشکل سے اِفسس کے بزرگوں سے الگ
ہو کر ہم روانہ ہوئے اور سیدھے جزیرۂ
کوس پہنچ گئے۔ اگلے دن ہم رُدس آئے اور وہاں سے
پترہ پہنچے۔ 2پترہ میں فینیکے کے لئے جہاز مل گیا تو ہم
اُس پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ 3جب قبرص دُور سے
نظر آیا تو ہم اُس کے جنوب میں سے گزر کر شام کے
شہر صور پہنچ گئے جہاں جہاز کو اپنا سامان اُتارنا تھا۔
4جہاز سے اُتر کر ہم نے مقامی شاگردوں کو تلاش کیا اور

سات دن اُن کے ساتھ ٹھہرے۔ اُن ایمان داروں نے
روح القدس کی ہدایت سے پولس کو سمجھانے کی کوشش
کی کہ وہ یروشلم نہ جائے۔ 5 جب ہم ایک ہفتے کے بعد
جہاز پر واپس چلے گئے تو پوری جماعت بال بچوں سمیت
ہمارے ساتھ شہر سے نکل کر ساحل تک آئی۔ وہیں ہم
نے گھٹنے ٹیک کر دعا کی 6 اور ایک دوسرے کو الوداع
کہا۔ پھر ہم دوبارہ جہاز پر سوار ہوئے جبکہ وہ اپنے گھروں
کو لوٹ گئے۔

7 صور سے اپنا سفر جاری رکھ کر ہم پتُلمَیِس پہنچے
جہاں ہم نے مقامی ایمان داروں کو سلام کیا اور ایک دن
اُن کے ساتھ گزارا۔ 8 اگلے دن ہم روانہ ہو کر قیصریہ
پہنچ گئے۔ وہاں ہم فلپّس کے گھر ٹھہرے۔ یہ وہی
فلپّس تھا جو اللہ کی خوش خبری کا مناد تھا اور جسے ابتدائی
دنوں میں یروشلم میں کھانا تقسیم کرنے کے لئے چھ اَور
آدمیوں کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا۔ 9 اُس کی چار غیر
شادی شدہ بیٹیاں تھیں جو نبوّت کی نعمت رکھتی تھیں۔
10 کئی دن گزر گئے تو یہودیہ سے ایک نبی آیا جس کا نام
اگبس تھا۔ 11 جب وہ ہم سے ملنے آیا تو اُس نے پولس
کی پیٹی لے کر اپنے پاؤں اور ہاتھوں کو باندھ لیا اور
کہا، ”روح القدس فرماتا ہے کہ یروشلم میں یہودی اِس
پیٹی کے مالک کو یوں باندھ کر غیر یہودیوں کے حوالے
کریں گے۔“

12 یہ سن کر ہم نے مقامی ایمان داروں سمیت پولس
کو سمجھانے کی خوب کوشش کی کہ وہ یروشلم نہ جائے۔
13 لیکن اُس نے جواب دیا، ”آپ کیوں روتے اور میرا
دل توڑتے ہیں؟ دیکھیں، مَیں خداوند عیسیٰ کے نام کی
خاطر یروشلم میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ اُس کے
لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہوں۔“

14 ہم اُسے قائل نہ کر سکے، اِس لئے ہم یہ کہتے
ہوئے خاموش ہو گئے کہ ”خداوند کی مرضی پوری ہو۔“
15 اِس کے بعد ہم تیاریاں کر کے یروشلم چلے گئے۔
16 قیصریہ کے کچھ شاگرد بھی ہمارے ساتھ چلے اور ہمیں
مناسون کے گھر پہنچا دیا جہاں ہمیں ٹھہرنا تھا۔ مناسون
قبرص کا تھا اور جماعت کے ابتدائی دنوں میں ایمان
لایا تھا۔

پولس یعقوب سے ملتا ہے

17 جب ہم یروشلم پہنچے تو مقامی بھائیوں نے گرم
جوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ 18 اگلے دن پولس ہمارے
ساتھ یعقوب سے ملنے گیا۔ تمام مقامی بزرگ بھی حاضر
ہوئے۔ 19 اُنہیں سلام کر کے پولس نے تفصیل سے
بیان کیا کہ اللہ نے اُس کی خدمت کی معرفت غیر
یہودیوں میں کیا کیا تھا۔ 20 یہ سن کر اُنہوں نے اللہ
کی تمجید کی۔ پھر اُنہوں نے کہا، ”بھائی، آپ کو معلوم
ہے کہ ہزاروں یہودی ایمان لائے ہیں۔ اور سب بڑی
سرگرمی سے شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ 21 اُنہیں آپ
کے بارے میں خبر دی گئی ہے کہ آپ غیریہودیوں کے
درمیان رہنے والے یہودیوں کو تعلیم دیتے ہیں کہ وہ
موسیٰ کی شریعت کو چھوڑ کر نہ اپنے بچوں کا ختنہ کروائیں
اور نہ ہمارے رسم و رواج کے مطابق زندگی گزاریں۔
22 اب ہم کیا کریں؟ وہ تو ضرور سنیں گے کہ آپ یہاں
آ گئے ہیں۔ 23 اِس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہ
کریں: ہمارے پاس چار مرد ہیں جنہوں نے مَنت مان
کر اُسے پورا کر لیا ہے۔ 24 اب اُنہیں ساتھ لے کر اُن
کی طہارت کی رسومات میں شریک ہو جائیں۔ اُن کے
اخراجات بھی آپ برداشت کریں تاکہ وہ اپنے سروں کو

مُنڈوا سکیں۔ پھر سب جان لیں گے کہ جو کچھ آپ کے
بارے میں کہا جاتا ہے وہ جھوٹ ہے اور کہ آپ بھی
شریعت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ 25 جہاں تک
غیریہودی ایمان داروں کی بات ہے ہم اُنہیں اپنا فیصلہ
خط کے ذریعے بھیج چکے ہیں کہ وہ اِن چیزوں سے پرہیز
کریں: بُتوں کو پیش کیا گیا کھانا، خون، ایسے جانوروں کا
گوشت جنہیں گلا گھونٹ کر مار دیا گیا ہو اور زناکاری۔“
26 چنانچہ اگلے دن پولس اُن آدمیوں کو ساتھ لے کر
اُن کی طہارت کی رسومات میں شریک ہوا۔ پھر وہ بیت
المقدّس میں اُس دن کا اعلان کرنے گیا جب طہارت
کے دن پورے ہو جائیں گے اور اُن سب کے لئے قربانی
پیش کی جائے گی۔

بیت المقدّس میں پولس کی گرفتاری

27 اِس رسم کے لئے مقررہ سات دن ختم ہونے کو
تھے کہ صوبہ آسیہ کے کچھ یہودیوں نے پولس کو بیت
المقدّس میں دیکھا۔ اُنہوں نے پورے ہجوم میں ہل چل
مچا کر اُسے پکڑ لیا 28 اور چیخنے لگے، ”اسرائیل کے
حضرات، ہماری مدد کریں! یہ وہی آدمی ہے جو ہر جگہ
تمام لوگوں کو ہماری قوم، ہماری شریعت اور اِس مقام
کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اِس نے
بیت المقدّس میں غیریہودیوں کو لا کر اِس مقدّس جگہ
کی بے حرمتی بھی کی ہے۔“ 29 (یہ آخری بات اُنہوں
نے اِس لئے کی کیونکہ اُنہوں نے شہر میں اِفسس کے
غیریہودی ترفمس کو پولس کے ساتھ دیکھا اور خیال کیا تھا
کہ وہ اُسے بیت المقدّس میں لایا ہے۔)
30 پورے شہر میں ہنگامہ برپا ہوا اور لوگ چاروں
طرف سے دوڑ کر آئے۔ پولس کو پکڑ کر اُنہوں نے
اُسے بیت المقدّس سے باہر گھسیٹ لیا۔ جوں ہی وہ نکل
گئے بیت المقدّس کے صحن کے دروازوں کو بند کر دیا
گیا۔ 31 وہ اُسے مار ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے کہ
رومی پلٹن کے کمانڈر کو خبر مل گئی، ”پورے یروشلم میں
ہل چل مچ گئی ہے۔“ 32 یہ سنتے ہی اُس نے اپنے
فوجیوں اور افسروں کو اکٹھا کیا اور دوڑ کر اُن کے ساتھ
ہجوم کے پاس اُتر گیا۔ جب ہجوم نے کمانڈر اور اُس کے
فوجیوں کو دیکھا تو وہ پولس کی پٹائی کرنے سے رُک گیا۔
33 کمانڈر نے نزدیک آ کر اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں
سے باندھنے کا حکم دیا۔ پھر اُس نے پوچھا، ”یہ کون
ہے؟ اِس نے کیا کِیا ہے؟“ 34 ہجوم میں سے بعض کچھ
چلّائے اور بعض کچھ۔ کمانڈر کوئی یقینی بات معلوم نہ کر
سکا، کیونکہ افرا تفری اور شور شرابہ بہت تھا۔ اِس لئے
اُس نے حکم دیا کہ پولس کو قلعے میں لے جایا جائے۔
35 وہ قلعے کی سیڑھی تک پہنچ تو گئے، لیکن پھر ہجوم اِتنا
بے قابو ہو گیا کہ فوجیوں کو اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر
چلنا پڑا۔ 36 لوگ اُن کے پیچھے پیچھے چلتے اور چیختے چلّاتے
رہے، ”اُسے مار ڈالو! اُسے مار ڈالو!“

پولس اپنا دفاع کرتا ہے

37 وہ پولس کو قلعے میں لے جا رہے تھے کہ اُس نے
کمانڈر سے پوچھا، ”کیا آپ سے ایک بات کرنے کی
اجازت ہے؟“
کمانڈر نے کہا، ”اچھا، آپ یونانی بول لیتے ہیں؟ 38 تو
کیا آپ وہی مصری نہیں ہیں جو کچھ دیر پہلے حکومت
کے خلاف اُٹھ کر چار ہزار دہشت گردوں کو ریگستان
میں لایا تھا؟“
39 پولس نے جواب دیا، ”مَیں یہودی اور کِلِکیہ کے

مرکزی شہر ترسس کا شہری ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے لوگوں
سے بات کرنے دیں۔“
40 کمانڈر مان گیا اور پولس نے سیڑھی پر کھڑے ہو کر
ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب سب خاموش ہو گئے تو پولس
ارامی زبان میں اُن سے مخاطب ہوا،

22 ”بھائیو اور بزرگو، میری بات سنیں کہ
مَیں اپنے دفاع میں کچھ بتاؤں۔“ 2 جب
اُنہوں نے سنا کہ وہ ارامی زبان میں بول رہا ہے تو وہ مزید
خاموش ہو گئے۔ پولس نے اپنی بات جاری رکھی۔
3 ”مَیں یہودی ہوں اور کلِکیہ کے شہر ترسس میں
پیدا ہوا۔ لیکن مَیں نے اِسی شہر یروشلم میں پرورش پائی
اور جملی ایل کے زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کی۔ اُنہوں
نے مجھے تفصیل اور احتیاط سے ہمارے باپ دادا کی
شریعت سکھائی۔ اُس وقت مَیں بھی آپ کی طرح اللہ
کے لئے سرگرم تھا۔ 4 اِس لئے مَیں نے اِس نئی راہ کے
پیروکاروں کا پیچھا کیا اور مردوں اور خواتین کو گرفتار کر
کے جیل میں ڈلوا دیا یہاں تک کہ مروا بھی دیا۔ 5 امامِ
اعظم اور یہودی عدالتِ عالیہ کے ممبران اِس بات کی
تصدیق کر سکتے ہیں۔ اُن ہی سے مجھے دمشق میں رہنے
والے یہودی بھائیوں کے لئے سفارشی خط مل گئے تاکہ
مَیں وہاں بھی جا کر اِس نئے فرقے کے لوگوں کو گرفتار
کر کے سزا دینے کے لئے یروشلم لاؤں۔

پولس کی تبدیلی کا بیان

6 مَیں اِس مقصد کے لئے دمشق کے قریب پہنچ گیا
تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک تیز روشنی میرے
گرد چمکی۔ 7 مَیں زمین پر گر پڑا تو ایک آواز سنائی دی،
’ساؤل، ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟‘ 8 مَیں نے
پوچھا، ’خداوند، آپ کون ہیں؟‘ آواز نے جواب دیا،
’مَیں عیسیٰ ناصری ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔‘ 9 میرے
ہم سفروں نے روشنی کو تو دیکھا، لیکن مجھ سے مخاطب
ہونے والے کی آواز نہ سنی۔ 10 مَیں نے پوچھا، ’خداوند،
مَیں کیا کروں؟‘ خداوند نے جواب دیا، ’اُٹھ کر دمشق
میں جا۔ وہاں تجھے وہ سارا کام بتایا جائے گا جو اللہ
تیرے ذمے لگانے کا ارادہ رکھتا ہے۔‘ 11 روشنی کی تیزی
نے مجھے اندھا کر دیا تھا، اِس لئے میرے ساتھی میرا ہاتھ
پکڑ کر مجھے دمشق لے گئے۔
12 وہاں ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام حننیاہ تھا۔
وہ شریعت کا کٹر پیروکار تھا اور وہاں کے رہنے والے
یہودیوں میں نیک نام۔ 13 وہ آیا اور میرے پاس کھڑے
ہو کر کہا، ’ساؤل بھائی، دوبارہ بینا ہو جائیں!‘ اُسی لمحے
مَیں اُسے دیکھ سکا۔ 14 پھر اُس نے کہا، ’ہمارے باپ
دادا کے خدا نے آپ کو اِس مقصد کے لئے چن لیا ہے
کہ آپ اُس کی مرضی جان کر اُس کے راست خادم کو
دیکھیں اور اُس کے اپنے منہ سے اُس کی آواز سنیں۔
15 جو کچھ آپ نے دیکھ اور سن لیا ہے اُس کی گواہی آپ
تمام لوگوں کو دیں گے۔ 16 چنانچہ آپ کیوں دیر کر رہے
ہیں؟ اُٹھیں اور اُس کے نام میں بپتسمہ لیں تاکہ آپ
کے گناہ دُھل جائیں۔‘

پولس کی غیریہودیوں میں خدمت کا بُلاوا

17 جب مَیں یروشلم واپس آیا تو مَیں ایک دن بیت
المقدس میں گیا۔ وہاں دعا کرتے کرتے مَیں وجد کی
حالت میں آ گیا 18 اور خداوند کو دیکھا۔ اُس نے
فرمایا، ’جلدی کر! یروشلم کو فوراً چھوڑ دے کیونکہ لوگ
میرے بارے میں تیری گواہی کو قبول نہیں کریں گے۔‘

19 مَیں نے اعتراض کیا، ’اے خداوند، وہ تو جانتے
ہیں کہ مَیں نے جگہ بہ جگہ عبادت خانے میں جا کر
تجھ پر ایمان رکھنے والوں کو گرفتار کیا اور اُن کی پٹائی
کروائی۔ 20 اور اُس وقت بھی جب تیرے شہید ستفنس
کو قتل کیا جا رہا تھا مَیں ساتھ کھڑا تھا۔ مَیں راضی تھا اور
اُن لوگوں کے کپڑوں کی نگرانی کر رہا تھا جو اُسے سنگسار
کر رہے تھے۔‘ 21 لیکن خداوند نے کہا، ’جا، کیونکہ
مَیں تجھے دُور دراز علاقوں میں غیریہودیوں کے پاس بھیج
دوں گا‘۔“

22 یہاں تک ہجوم پولس کی باتیں سنتا رہا۔ لیکن
اب وہ چلّا اُٹھے، ”اِسے ہٹا دو! اِسے جان سے مار
دو! یہ زندہ رہنے کے لائق نہیں!“ 23 وہ چیخیں مار
مار کر اپنی چادریں اُتارنے اور ہَوا میں گرد اُڑانے لگے۔
24 اِس پر کمانڈر نے حکم دیا کہ پولس کو قلعے میں لے
جایا جائے اور کوڑے لگا کر اُس کی پوچھ گچھ کی جائے۔
کیونکہ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ لوگ کس وجہ سے پولس
کے خلاف یوں چیخیں مار رہے ہیں۔ 25 جب وہ اُسے
کوڑے لگانے کے لئے لے کر جا رہے تھے تو پولس نے
ساتھ کھڑے افسر[a] سے کہا، ”کیا آپ کے لئے جائز ہے
کہ ایک رومی شہری کے کوڑے لگوائیں اور وہ بھی عدالت
میں پیش کئے بغیر؟“

26 افسر نے جب یہ سنا تو کمانڈر کے پاس جا کر اُسے
اطلاع دی، ”آپ کیا کرنے کو ہیں؟ یہ آدمی تو رومی
شہری ہے!“

27 کمانڈر پولس کے پاس آیا اور پوچھا، ”مجھے صحیح
بتائیں، کیا آپ رومی شہری ہیں؟“
پولس نے جواب دیا، ”جی ہاں۔“

28 کمانڈر نے کہا، ”مَیں تو بڑی رقم دے کر شہری
بنا ہوں۔“
پولس نے جواب دیا، ”لیکن مَیں تو پیدائشی شہری
ہوں۔“
29 یہ سنتے ہی وہ فوجی جو اُس کی پوچھ گچھ کرنے کو
تھے پیچھے ہٹ گئے۔ کمانڈر خود گھبرا گیا کہ مَیں نے ایک
رومی شہری کو زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔

پولس یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

30 اگلے دن کمانڈر صاف معلوم کرنا چاہتا تھا کہ
یہودی پولس پر کیوں الزام لگا رہے ہیں۔ اِس لئے اُس
نے راہنما اماموں اور یہودی عدالتِ عالیہ کے تمام
ممبران کا اجلاس منعقد کرنے کا حکم دیا۔ پھر پولس
کو آزاد کر کے قلعے سے نیچے لایا اور اُن کے سامنے
کھڑا کیا۔

23 پولس نے غور سے عدالتِ عالیہ کے
ممبران کی طرف دیکھ کر کہا، ”بھائیو، آج
تک مَیں نے صاف ضمیر کے ساتھ اللہ کے سامنے
زندگی گزاری ہے۔“ 2 اِس پر امامِ اعظم حننیاہ نے
پولس کے قریب کھڑے لوگوں سے کہا کہ وہ اُس کے
منہ پر تھپڑ ماریں۔ 3 پولس نے اُس سے کہا، ”مکار![b]
اللہ تم کو ہی مارے گا، کیونکہ تم یہاں بیٹھے شریعت کے
مطابق میرا فیصلہ کرنا چاہتے ہو جبکہ مجھے مارنے کا حکم دے
کر خود شریعت کی خلاف ورزی کر رہے ہو!“
4 پولس کے قریب کھڑے آدمیوں نے کہا، ”تم اللہ
کے امامِ اعظم کو بُرا کہنے کی جرأت کیوں کر کرتے ہو؟“
5 پولس نے جواب دیا، ”بھائیو، مجھے معلوم نہ تھا کہ

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

[b] لفظی ترجمہ: سفیدی کی ہوئی دیوار۔

وہ امامِ اعظم ہیں، ورنہ ایسے الفاظ استعمال نہ کرتا۔ کیونکہ
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ اپنی قوم کے حاکموں کو بُرا
بھلا مت کہنا۔“
6 پولس کو علم تھا کہ عدالتِ عالیہ کے کچھ لوگ
صدوقی ہیں جبکہ دیگر فریسی ہیں۔ اِس لئے وہ اجلاس
میں پکار اُٹھا، ”بھائیو، مَیں فریسی بلکہ فریسی کا بیٹا بھی
ہوں۔ مجھے اِس لئے عدالت میں پیش کیا گیا ہے کہ
مَیں مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی اُمید رکھتا ہوں۔“
7 اِس بات سے فریسی اور صدوقی ایک دوسرے سے
جھگڑنے لگے اور اجلاس کے افراد دو گروہوں میں بٹ
گئے۔ 8 وجہ یہ تھی کہ صدوقی نہیں مانتے کہ ہم جی
اُٹھیں گے۔ وہ فرشتوں اور روحوں کا بھی انکار کرتے
ہیں۔ اِس کے مقابلے میں فریسی یہ سب کچھ مانتے
ہیں۔ 9 ہوتے ہوتے بڑا شور مچ گیا۔ فریسی فرقے کے
کچھ عالِم کھڑے ہو کر جوش سے بحث کرنے لگے،
”ہمیں اِس آدمی میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی، شاید کوئی
روح یا فرشتہ اِس سے ہم کلام ہوا ہو۔“
10 جھگڑے نے اِتنا زور پکڑا کہ کمانڈر ڈر گیا، کیونکہ
خطرہ تھا کہ وہ پولس کے ٹکڑے کر ڈالیں۔ اِس لئے
اُس نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ وہ اُتریں اور
پولس کو یہودیوں کے بیچ میں سے چھین کر قلعے میں
واپس لائیں۔
11 اُسی رات خداوند پولس کے پاس آ کھڑا ہوا اور کہا،
”حوصلہ رکھ، کیونکہ جس طرح تُو نے یروشلم میں میرے
بارے میں گواہی دی ہے لازم ہے کہ اِسی طرح روم
شہر میں بھی گواہی دے۔“

پولس کے خلاف سازش

12 اگلے دن کچھ یہودیوں نے سازش کر کے قسم
کھائی، ”ہم نہ تو کچھ کھائیں گے، نہ پئیں گے جب تک
پولس کو قتل نہ کر لیں۔“ 13 چالیس سے زیادہ مردوں
نے اِس سازش میں حصہ لیا۔ 14 وہ راہنما اماموں اور
بزرگوں کے پاس گئے اور کہا، ”ہم نے پکی قسم کھائی
ہے کہ کچھ نہیں کھائیں گے جب تک پولس کو قتل نہ
کر لیں۔ 15 اب ذرا یہودی عدالتِ عالیہ کے ساتھ مل
کر کمانڈر سے گزارش کریں کہ وہ اُسے دوبارہ آپ کے
پاس لائیں۔ بہانہ یہ پیش کریں کہ آپ مزید تفصیل سے
اُس کے معاملے کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ جب اُسے لایا
جائے گا تو ہم اُس کے یہاں پہنچنے سے پہلے پہلے اُسے
مار ڈالنے کے لئے تیار ہوں گے۔“
16 لیکن پولس کے بھانجے کو اِس بات کا پتا چل
گیا۔ اُس نے قلعے میں جا کر پولس کو اطلاع دی۔
17 اِس پر پولس نے رومی افسروں[a] میں سے ایک کو بُلا
کر کہا، ”اِس جوان کو کمانڈر کے پاس لے جائیں۔ اِس
کے پاس اُن کے لئے خبر ہے۔“ 18 افسر بھانجے کو
کمانڈر کے پاس لے گیا اور کہا، ”قیدی پولس نے مجھے
بُلا کر مجھ سے گزارش کی کہ اِس نوجوان کو آپ کے پاس
لے آؤں۔ اُس کے پاس آپ کے لئے خبر ہے۔“
19 کمانڈر نوجوان کا ہاتھ پکڑ کر دوسروں سے الگ ہو
گیا۔ پھر اُس نے پوچھا، ”کیا خبر ہے جو آپ مجھے بتانا
چاہتے ہیں؟“
20 اُس نے جواب دیا، ”یہودی آپ سے درخواست
کرنے پر متفق ہو گئے ہیں کہ آپ کل پولس کو دوبارہ
یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے لائیں۔ بہانہ یہ ہو گا کہ

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

وہ اَور زیادہ تفصیل سے اُس کے بارے میں معلومات
حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ 21 لیکن اُن کی بات نہ مانیں،
کیونکہ اُن میں سے چالیس سے زیادہ آدمی اُس کی تاک میں
بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے قسم کھائی ہے کہ ہم نہ کچھ کھائیں
گے نہ پئیں گے جب تک اُسے قتل نہ کر لیں۔ وہ ابھی
تیار بیٹھے ہیں اور صرف اِس انتظار میں ہیں کہ آپ اُن
کی بات مانیں۔"
22 کمانڈر نے نوجوان کو رُخصت کر کے کہا، "جو کچھ
آپ نے مجھے بتا دیا ہے اُس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔"

پولس کو گورنر فیلکس کے پاس بھیجا جاتا ہے

23 پھر کمانڈر نے اپنے افسروں میں سے دو کو بُلایا جو
سَو سَو فوجیوں پر مقرر تھے۔ اُس نے حکم دیا، "دو سَو
فوجی، ستر گھڑسوار اور دو سَو نیزہ باز تیار کریں۔ اُنہیں آج
رات کو نو بجے قیصریہ جانا ہے۔ 24 پولس کے لئے بھی
گھوڑے تیار رکھنا تاکہ وہ صحیح سلامت گورنر کے پاس
پہنچے۔" 25 پھر اُس نے یہ خط لکھا،
26 "از: کلودِیُس لوسیاس
معزز گورنر فیلکس کو سلام۔ 27 یہودی اِس آدمی کو
پکڑ کر قتل کرنے کو تھے۔ مجھے پتا چلا کہ یہ رومی شہری
ہے، اِس لئے مَیں نے اپنے دستوں کے ساتھ آ کر
اِسے نکال کر بچا لیا۔ 28 مَیں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ
وہ کیوں اِس پر الزام لگا رہے ہیں، اِس لئے مَیں اُتر کر
اِسے اُن کی عدالتِ عالیہ کے سامنے لایا۔ 29 مجھے معلوم
ہوا کہ اُن کا الزام اُن کی شریعت سے تعلق رکھتا ہے۔
لیکن اِس نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی بنا پر یہ جیل
میں ڈالنے یا سزائے موت کے لائق ہو۔ 30 پھر مجھے
اطلاع دی گئی کہ اِس آدمی کو قتل کرنے کی سازش کی گئی
ہے، اِس لئے مَیں نے اِسے فوراً آپ کے پاس بھیج دیا۔
مَیں نے الزام لگانے والوں کو بھی حکم دیا کہ وہ اِس پر اپنا
الزام آپ کو ہی پیش کریں۔"
31 فوجیوں نے اُسی رات کمانڈر کا حکم پورا کیا۔ پولس
کو ساتھ لے کر وہ انتی پترس تک پہنچ گئے۔ 32 اگلے
دن پیادے قلعے کو واپس چلے جبکہ گھڑسواروں نے پولس
کو لے کر سفر جاری رکھا۔ 33 قیصریہ پہنچ کر اُنہوں نے
پولس کو خط سمیت گورنر فیلکس کے سامنے پیش کیا۔
34 اُس نے خط پڑھ لیا اور پھر پولس سے پوچھا، "آپ
کس صوبے کے ہیں؟" پولس نے کہا، "کلِکیہ کا۔"
35 اِس پر گورنر نے کہا، "مَیں آپ کی سماعت اُس وقت
کروں گا جب آپ پر الزام لگانے والے پہنچیں گے۔"
اور اُس نے حکم دیا کہ ہیرودیس کے محل میں پولس کی
پہرا داری کی جائے۔

پولس پر مقدمہ

24 پانچ دن کے بعد امامِ اعظم حننیاہ، کچھ
یہودی بزرگ اور ایک وکیل بنام ترطلس
قیصریہ آئے تاکہ گورنر کے سامنے پولس پر اپنا الزام پیش
کریں۔ 2 پولس کو بُلایا گیا تو ترطلس نے فیلکس کو یہودیوں
کا الزام پیش کیا،
"آپ کے زیرِ حکومت ہمیں بڑا امن و امان حاصل
ہے، اور آپ کی دُور اندیشی سے اِس ملک میں بہت
ترقی ہوئی ہے۔ 3 معزز فیلکس، اِن تمام باتوں کے
لئے ہم آپ کے خاص ممنون ہیں۔ 4 لیکن مَیں نہیں
چاہتا کہ آپ میری باتوں سے حد سے زیادہ تھک جائیں۔
عرض صرف یہ ہے کہ آپ ہم پر مہربانی کا اظہار کر
کے ایک لمحے کے لئے ہمارے معاملے پر توجہ دیں۔

5 ہم نے اِس آدمی کو عوام دشمن پایا ہے جو پوری دنیا کے
یہودیوں میں فساد پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہ ناصری فرقے کا
ایک سرغنہ ہے 6 اور ہمارے بیت المقدّس کی بے حرمتی
کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب ہم نے اِسے پکڑا [تاکہ
اپنی شریعت کے مطابق اِس پر مقدمہ چلائیں۔ 7 مگر
لوسیاس کمانڈر آ کر اِسے زبردستی ہم سے چھین کر لے
گیا اور حکم دیا کہ اِس کے مدعی آپ کے پاس حاضر
ہوں۔] 8 اِس کی پوچھ گچھ کر کے آپ خود ہمارے
الزامات کی تصدیق کرا سکتے ہیں۔“ 9 پھر باقی یہودیوں
نے اُس کی ہاں میں ہاں ملا کر کہا کہ یہ واقعی ایسا
ہی ہے۔

پولس کا دفاع

10 گورنر نے اشارہ کیا کہ پولس اپنی بات پیش
کرے۔ اُس نے جواب میں کہا،
”مَیں جانتا ہوں کہ آپ کئی سالوں سے اِس قوم
کے جج مقرر ہیں، اِس لئے خوشی سے آپ کو اپنا دفاع
پیش کرتا ہوں۔ 11 آپ خود معلوم کر سکتے ہیں کہ مجھے
یروشلم گئے صرف بارہ دن ہوئے ہیں۔ جانے کا مقصد
عبادت میں شریک ہونا تھا۔ 12 وہاں نہ مَیں نے بیت
المقدّس میں کسی سے بحث مباحثہ کیا، نہ شہر کے کسی
عبادت خانے میں یا کسی اَور جگہ ہل چل مچائی۔ اِن
لوگوں نے بھی میری کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھی۔ 13 جو
الزام یہ مجھ پر لگا رہے ہیں اُس کا کوئی بھی ثبوت پیش
نہیں کر سکتے۔ 14 بے شک مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ
مَیں اُسی راہ پر چلتا ہوں جسے یہ بدعت قرار دیتے ہیں۔
لیکن مَیں اپنے باپ دادا کے خدا کی پرستش کرتا ہوں۔ جو
کچھ بھی شریعت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے اُسے
مَیں مانتا ہوں۔ 15 اور مَیں اللہ پر وہی اُمید رکھتا ہوں جو
یہ بھی رکھتے ہیں، کہ قیامت کا ایک دن ہو گا جب
وہ راست بازوں اور ناراستوں کو مُردوں میں سے زندہ
کر دے گا۔ 16 اِس لئے میری پوری کوشش یہی ہوتی
ہے کہ ہر وقت میرا ضمیر اللہ اور انسان کے سامنے
صاف ہو۔
17 کئی سالوں کے بعد مَیں یروشلم واپس آیا۔ میرے
پاس قوم کے غریبوں کے لئے خیرات تھی اور مَیں
بیت المقدّس میں قربانیاں بھی پیش کرنا چاہتا تھا۔
18 مجھ پر الزام لگانے والوں نے مجھے بیت المقدّس میں
دیکھا جب مَیں طہارت کی رسومات ادا کر رہا تھا۔ اُس
وقت نہ کوئی ہجوم تھا، نہ فساد۔ 19 لیکن صوبہ آسیہ
کے کچھ یہودی وہاں تھے۔ اگر اُنہیں میرے خلاف کوئی
شکایت ہے تو اُنہیں ہی یہاں حاضر ہو کر مجھ پر الزام
لگانا چاہئے۔ 20 یا یہ لوگ خود بتائیں کہ جب مَیں یہودی
عدالتِ عالیہ کے سامنے کھڑا تھا تو اُنہوں نے میرا کیا
جرم معلوم کیا۔ 21 صرف یہ ایک جرم ہو سکتا ہے کہ
مَیں نے اُس وقت اُن کے حضور پکار کر یہ بات بیان
کی، ’آج مجھ پر اِس لئے الزام لگایا جا رہا ہے کہ مَیں
ایمان رکھتا ہوں کہ مُردے جی اُٹھیں گے‘۔“
22 فیلکس نے جو عیسیٰ کی راہ سے خوب واقف تھا
مقدمہ ملتوی کر دیا۔ اُس نے کہا، ”جب کمانڈر لوسیاس
آئیں گے پھر مَیں فیصلہ دوں گا۔“ 23 اُس نے پولس
پر مقرر افسر[a] کو حکم دیا کہ وہ اُس کی پہرا داری تو کرے
لیکن اُسے کچھ سہولیات بھی دے اور اُس کے عزیزوں
کو اُس سے ملنے اور اُس کی خدمت کرنے سے نہ روکے۔

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

پولس فیلکس اور دروسلہ کے سامنے

24 کچھ دنوں کے بعد فیلکس اپنی اہلیہ دروسلہ کے
ہمراہ واپس آیا۔ دروسلہ یہودی تھی۔ پولس کو بُلا کر اُنہوں
نے عیسیٰ پر ایمان کے بارے میں اُس کی باتیں سنیں۔
25 لیکن جب راست بازی، ضبطِ نفس اور آنے والی
عدالت کے مضامین چھڑ گئے تو فیلکس نے گھبرا کر اُس
کی بات کاٹی، ”فی الحال کافی ہے۔ اب اجازت ہے،
جب میرے پاس وقت ہو گا مَیں آپ کو بُلا لوں گا۔“
26 ساتھ ساتھ وہ یہ اُمید بھی رکھتا تھا کہ پولس رشوت
دے گا، اِس لئے وہ کئی بار اُسے بُلا کر اُس سے بات
کرتا رہا۔
27 دو سال گزر گئے تو فیلکس کی جگہ پُرکیُس فیستس آ
گیا۔ تاہم اُس نے پولس کو قید خانے میں چھوڑ دیا، کیونکہ
وہ یہودیوں کے ساتھ رعایت برتنا چاہتا تھا۔

پولس شہنشاہ سے اپیل کرتا ہے

25 قیصریہ پہنچنے کے تین دن بعد فیستس
یروشلم چلا گیا۔ 2 وہاں راہنما اماموں اور
باقی یہودی راہنماؤں نے اُس کے سامنے پولس پر اپنے
الزامات پیش کئے۔ اُنہوں نے بڑے زور سے 3 منت
کی کہ وہ اُن کی رعایت کر کے پولس کو یروشلم منتقل
کرے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ گھات میں بیٹھ کر راستے میں
پولس کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ 4 لیکن فیستس نے جواب
دیا، ”پولس کو قیصریہ میں رکھا گیا ہے اور مَیں خود وہاں
جانے کو ہوں۔ 5 اگر اُس سے کوئی جرم سرزد ہوا ہے تو
آپ کے کچھ راہنما میرے ساتھ وہاں جا کر اُس پر
الزام لگائیں۔“
6 فیستس نے مزید آٹھ دس دن اُن کے ساتھ
گزارے، پھر قیصریہ چلا گیا۔ اگلے دن وہ عدالت کرنے
کے لئے بیٹھا اور پولس کو لانے کا حکم دیا۔ 7 جب پولس
پہنچا تو یروشلم سے آئے ہوئے یہودی اُس کے اردگرد
کھڑے ہوئے اور اُس پر کئی سنجیدہ الزامات لگائے، لیکن
وہ کوئی بھی بات ثابت نہ کر سکے۔ 8 پولس نے اپنا دفاع
کر کے کہا، ”مجھ سے نہ یہودی شریعت، نہ بیت المقدّس
اور نہ شہنشاہ کے خلاف جرم سرزد ہوا ہے۔“
9 لیکن فیستس یہودیوں کے ساتھ رعایت برتنا چاہتا
تھا، اِس لئے اُس نے پوچھا، ”کیا آپ یروشلم جا کر وہاں
کی عدالت میں میرے سامنے پیش کئے جانے کے لئے
تیار ہیں؟“
10 پولس نے جواب دیا، ”مَیں شہنشاہ کی رومی عدالت
میں کھڑا ہوں اور لازم ہے کہ یہیں میرا فیصلہ کیا جائے۔
آپ بھی اِس سے خوب واقف ہیں کہ مَیں نے یہودیوں
سے کوئی ناانصافی نہیں کی۔ 11 اگر مجھ سے کوئی ایسا کام
سرزد ہوا ہو جو سزائے موت کے لائق ہو تو مَیں مرنے
سے انکار نہیں کروں گا۔ لیکن اگر بےقصور ہوں تو کسی
کو بھی مجھے اِن آدمیوں کے حوالے کرنے کا حق نہیں
ہے۔ مَیں شہنشاہ سے اپیل کرتا ہوں!“
12 یہ سن کر فیستس نے اپنی کونسل سے مشورہ کر
کے کہا، ”آپ نے شہنشاہ سے اپیل کی ہے، اِس لئے
آپ شہنشاہ ہی کے پاس جائیں گے۔“

پولس اگرپا اور برنیکے کے سامنے

13 کچھ دن گزر گئے تو اگرپا بادشاہ اپنی بہن برنیکے کے
ساتھ فیستس سے ملنے آیا۔ 14 وہ کئی دن وہاں ٹھہرے
رہے۔ اِتنے میں فیستس نے پولس کے معاملے پر بادشاہ
کے ساتھ بات کی۔ اُس نے کہا، ”یہاں ایک قیدی ہے

جسے فیلکس چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ 15 جب مَیں یروشلم
گیا تو راہنما اماموں اور یہودی بزرگوں نے اُس پر الزامات
لگا کر اُسے مجرم قرار دینے کا تقاضا کیا۔ 16 مَیں نے
اُنہیں جواب دیا، 'رومی قانون کسی کو عدالت میں پیش
کئے بغیر مجرم قرار نہیں دیتا۔ لازم ہے کہ اُسے پہلے
الزام لگانے والوں کا سامنا کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ
اپنا دفاع کر سکے۔' 17 جب اُس پر الزام لگانے والے
یہاں پہنچے تو مَیں نے تاخیر نہ کی۔ مَیں نے اگلے ہی
دن عدالت منعقد کر کے پولس کو پیش کرنے کا حکم
دیا۔ 18 لیکن جب اُس کے مخالف الزام لگانے کے
لئے کھڑے ہوئے تو وہ ایسے جرم نہیں تھے جن کی توقع
مَیں کر رہا تھا۔ 19 اُن کا اُس کے ساتھ کوئی اَور جھگڑا
تھا جو اُن کے اپنے مذہب اور ایک مُردہ آدمی بنام عیسیٰ
سے تعلق رکھتا ہے۔ اِس عیسیٰ کے بارے میں پولس
دعویٰ کرتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ 20 مَیں اُلجھن میں پڑ گیا
کیونکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اِس معاملے
کا صحیح جائزہ لوں۔ چنانچہ مَیں نے پوچھا، 'کیا آپ یروشلم
جا کر وہاں عدالت میں پیش کئے جانے کے لئے تیار
ہیں؟' 21 لیکن پولس نے اپیل کی، 'شہنشاہ ہی میرا فیصلہ
کرے۔' پھر مَیں نے حکم دیا کہ اُسے اُس وقت تک
قید میں رکھا جائے جب تک اُسے شہنشاہ کے پاس بھیجنے
کا انتظام نہ کروا سکوں۔"

22 اگرپا نے فیستس سے کہا، "مَیں بھی اُس شخص کو
سننا چاہتا ہوں۔"

اُس نے جواب دیا، "کل ہی آپ اُس کو سن
لیں گے۔"

23 اگلے دن اگرپا اور برنیکے بڑی دھوم دھام کے
ساتھ آئے اور بڑے فوجی افسروں اور شہر کے نامور
آدمیوں کے ساتھ دیوانِ عام میں داخل ہوئے۔ فیستس
کے حکم پر پولس کو اندر لایا گیا۔ 24 فیستس نے کہا،
"اگرپا بادشاہ اور تمام خواتین و حضرات! آپ یہاں ایک
آدمی کو دیکھتے ہیں جس کے بارے میں تمام یہودی خواہ
وہ یروشلم کے رہنے والے ہوں، خواہ یہاں کے، شور
مچا کر سزائے موت کا تقاضا کر رہے ہیں۔ 25 میری
دانست میں تو اِس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو سزائے
موت کے لائق ہو۔ لیکن اِس نے شہنشاہ سے اپیل کی
ہے، اِس لئے مَیں نے اِسے روم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔
26 لیکن مَیں شہنشاہ کو کیا لکھ دوں؟ کیونکہ اِس پر کوئی
صاف الزام نہیں لگایا گیا۔ اِس لئے مَیں اِسے آپ سب
کے سامنے لایا ہوں، خاص کر اگرپا بادشاہ آپ کے
سامنے، تاکہ آپ اِس کی تفتیش کریں اور مَیں کچھ لکھ
سکوں۔ 27 کیونکہ مجھے بےتُکی سی بات لگ رہی ہے
کہ ہم ایک قیدی کو روم بھیجیں جس پر اب تک صاف
الزامات نہیں لگائے گئے ہیں۔"

پولس کا اگرپا کے سامنے دفاع

26 اگرپا نے پولس سے کہا، "آپ کو اپنے
دفاع میں بولنے کی اجازت ہے۔" پولس
نے ہاتھ سے اشارہ کر کے اپنے دفاع میں بولنے کا
آغاز کیا،

2 "اگرپا بادشاہ، مَیں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا
ہوں کہ آج آپ ہی میرا یہ دفاعی بیان سن رہے ہیں
جو مجھے یہودیوں کے تمام الزامات کے جواب میں دینا پڑ
رہا ہے۔ 3 خاص کر اِس لئے کہ آپ یہودیوں کے رسم و
رواج اور تنازعوں سے واقف ہیں۔ میری عرض ہے کہ
آپ صبر سے میری بات سنیں۔

4 تمام یہودی جانتے ہیں کہ مَیں نے جوانی سے لے
کر اب تک اپنی قوم بلکہ یروشلم میں کس طرح زندگی
گزاری۔ 5 وہ مجھے بڑی دیر سے جانتے ہیں اور اگر چاہیں
تو اِس کی گواہی بھی دے سکتے ہیں کہ مَیں فریسی کی
زندگی گزارتا تھا، ہمارے مذہب کے اُسی فرقے کی جو
سب سے کٹر ہے۔ 6 اور آج میری عدالت اِس وجہ سے
کی جا رہی ہے کہ مَیں اُس وعدے پر اُمید رکھتا ہوں جو
اللہ نے ہمارے باپ دادا سے کیا۔ 7 حقیقت میں یہ وہی
اُمید ہے جس کی وجہ سے ہمارے بارہ قبیلے دن رات اور
بڑی لگن سے اللہ کی عبادت کرتے رہتے ہیں اور جس
کی تکمیل کے لئے وہ تڑپتے ہیں۔ تو بھی اے بادشاہ، یہ
لوگ مجھ پر یہ اُمید رکھنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ 8 لیکن
آپ سب کو یہ خیال کیوں ناقابلِ یقین لگتا ہے کہ اللہ
مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے؟

9 پہلے مَیں بھی سمجھتا تھا کہ ہر ممکن طریقے سے
عیسیٰ ناصری کی مخالفت کرنا میرا فرض ہے۔ 10 اور یہ
مَیں نے یروشلم میں کیا بھی۔ راہنما اماموں سے اختیار لے
کر مَیں نے وہاں کے بہت سے مقدّسوں کو جیل میں ڈلوا
دیا۔ اور جب کبھی اُنہیں سزائے موت دینے کا فیصلہ کرنا
تھا تو مَیں نے بھی اِس حق میں ووٹ دیا۔ 11 مَیں تمام
عبادت خانوں میں گیا اور بہت دفعہ اُنہیں سزا دلا کر
عیسیٰ کے بارے میں کفر بکنے پر مجبور کرنے کی کوشش
کرتا رہا۔ مَیں اِتنے طیش میں آ گیا تھا کہ اُن کی ایذا رسانی
کی غرض سے بیرونِ ملک بھی گیا۔

پولس اپنی تبدیلی کا ذکر کرتا ہے

12 ایک دن مَیں راہنما اماموں سے اختیار اور اجازت
نامہ لے کر دمشق جا رہا تھا۔ 13 دوپہر تقریباً بارہ بجے
مَیں سڑک پر چل رہا تھا کہ ایک روشنی دیکھی جو سورج
سے زیادہ تیز تھی۔ وہ آسمان سے آ کر میرے اور میرے
ہم سفروں کے گردا گرد چمکی۔ 14 ہم سب زمین پر گر
گئے اور مَیں نے ارامی زبان میں ایک آواز سنی، ’ساؤل،
ساؤل، تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ یوں میرے آنکس کے
خلاف پاؤں مارنا تیرے لئے ہی دشواری کا باعث ہے۔‘
15 مَیں نے پوچھا، ’خداوند، آپ کون ہیں؟‘ خداوند نے
جواب دیا، ’مَیں عیسیٰ ہوں، وہی جسے تُو ستاتا ہے۔
16 لیکن اب اُٹھ کر کھڑا ہو جا، کیونکہ مَیں تجھے اپنا
خادم اور گواہ مقرر کرنے کے لئے تجھ پر ظاہر ہوا
ہوں۔ جو کچھ تُو نے دیکھا ہے اُس کی تجھے گواہی دینی
ہے اور اُس کی بھی جو مَیں آئندہ تجھ پر ظاہر کروں گا۔
17 مَیں تجھے تیری اپنی قوم سے بچائے رکھوں گا اور اُن
غیر یہودی قوموں سے بھی جن کے پاس تجھے بھیجوں
گا۔ 18 تُو اُن کی آنکھوں کو کھول دے گا تاکہ وہ تاریکی
اور ابلیس کے اختیار سے نور اور اللہ کی طرف رجوع
کریں۔ پھر اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور
وہ اُن کے ساتھ آسمانی میراث میں شریک ہوں گے جو
مجھ پر ایمان لانے سے مقدّس کئے گئے ہیں۔‘

پولس اپنی خدمت کا بیان کرتا ہے

19 اے اگرپا بادشاہ، جب مَیں نے یہ سنا تو مَیں
نے اِس آسمانی رویا کی نافرمانی نہ کی 20 بلکہ اِس بات
کی منادی کی کہ لوگ توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع
کریں اور اپنے عمل سے اپنی تبدیلی کا اظہار بھی کریں۔
مَیں نے اِس کی تبلیغ پہلے دمشق میں کی، پھر یروشلم اور
پورے یہودیہ میں اور اِس کے بعد غیر یہودی قوموں
میں بھی۔ 21 اِسی وجہ سے یہودیوں نے مجھے بیت المقدّس

میں پکڑ کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ 22 لیکن اللہ نے
آج تک میری مدد کی ہے، اِس لئے مَیں یہاں کھڑا ہو کر
چھوٹوں اور بڑوں کو اپنی گواہی دے سکتا ہوں۔ جو کچھ
مَیں سناتا ہوں وہ وہی کچھ ہے جو موسیٰ اور نبیوں نے کہا
ہے، 23 کہ مسیح دُکھ اُٹھا کر پہلا شخص ہو گا جو مُردوں میں
سے جی اُٹھے گا اور کہ وہ یوں اپنی قوم اور غیریہودیوں
کے سامنے اللہ کے نور کا پرچار کرے گا۔“
24 اچانک فیستس پولس کی بات کاٹ کر چلّا اُٹھا،
”پولس، ہوش میں آؤ! علم کی زیادتی نے تمہیں دیوانہ کر
دیا ہے۔“
25 پولس نے جواب دیا، ”معزز فیستس، مَیں دیوانہ
نہیں ہوں۔ میری یہ باتیں حقیقی اور معقول ہیں۔
26 بادشاہ سلامت اِن سے واقف ہیں، اِس لئے مَیں اُن
سے کھل کر بات کر سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ
سب کچھ اُن سے چھپا نہیں رہا، کیونکہ یہ پوشیدگی میں
یا کسی کونے میں نہیں ہوا۔ 27 اے اگرپا بادشاہ، کیا آپ
نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں؟ بلکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ
اُن پر ایمان رکھتے ہیں۔“
28 اگرپا نے کہا، ”آپ تو بڑی جلدی سے مجھے قائل
کر کے مسیحی بنانا چاہتے ہیں۔“
29 پولس نے جواب دیا، ”جلد یا بدیر مَیں اللہ سے
دعا کرتا ہوں کہ نہ صرف آپ بلکہ تمام حاضرین میری
مانند بن جائیں، سوائے میری زنجیروں کے۔“
30 پھر بادشاہ، گورنر، برنیکے اور باقی سب اُٹھ کر چلے
گئے۔ 31 وہاں سے نکل کر وہ ایک دوسرے سے بات
کرنے لگے۔ سب اِس پر متفق تھے کہ ”اِس آدمی نے
کچھ نہیں کیا جو سزائے موت یا قید کے لائق ہو۔“
32 اور اگرپا نے فیستس سے کہا، ”اگر اِس نے شہنشاہ
سے اپیل نہ کی ہوتی تو اِسے رِہا کیا جا سکتا تھا۔“

پولس کا روم کی طرف سفر

27 جب ہمارا اٹلی کے لئے سفر متعین کیا گیا تو
پولس کو چند ایک اَور قیدیوں سمیت ایک
رومی افسر[a] کے حوالے کیا گیا جس کا نام یولیُس تھا جو
شاہی پلٹن پر مقرر تھا۔ 2 ارسترخس بھی ہمارے ساتھ
تھا۔ وہ تھسلُنیکے شہر کا مکدُنی آدمی تھا۔ ہم اَدرمتیُم شہر
کے ایک جہاز پر سوار ہوئے جسے صوبہ آسیہ کی چند بندر
گاہوں کو جانا تھا۔ 3 اگلے دن ہم صیدا پہنچے تو یولیُس
نے مہربانی کر کے پولس کو شہر میں اُس کے دوستوں
کے پاس جانے کی اجازت دی تاکہ وہ اُس کی ضروریات
پوری کر سکیں۔ 4 جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو
مخالف ہَواؤں کی وجہ سے جزیرۂ قبرص اور صوبہ آسیہ
کے درمیان سے گزرے۔ 5 پھر کھلے سمندر پر چلتے چلتے
ہم کِلِکیہ اور پمفیلیہ کے سمندر سے گزر کر صوبہ لوکیہ کے
شہر مورہ پہنچے۔ 6 وہاں قیدیوں پر مقرر افسر کو پتا چلا کہ
اسکندریہ کا ایک مصری جہاز اٹلی جا رہا ہے۔ اُس پر اُس
نے ہمیں سوار کیا۔
7 کئی دن ہم آہستہ آہستہ چلے اور بڑی مشکل سے
کِندُس کے قریب پہنچے۔ لیکن مخالف ہَوا کی وجہ سے ہم
نے جزیرۂ کریتے کی طرف رُخ کیا اور سلمونے شہر کے
قریب سے گزر کر کریتے کی آڑ میں سفر کیا۔ 8 لیکن
وہاں ہم ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بڑی مشکل
سے ایک جگہ پہنچے جس کا نام ’حسین بندر‘ تھا۔ شہر
لسیہ اُس کے قریب واقع تھا۔

[a] سو سپاہیوں پر مقرر افسر۔

9 بہت وقت ضائع ہو گیا تھا اور اب بحری سفر
خطرناک بھی ہو چکا تھا، کیونکہ کفارہ کا دن (تقریباً نومبر
کے شروع میں) گزر چکا تھا۔ اِس لئے پولُس نے
اُنہیں آگاہ کیا، 10 ”حضرات، مجھے پتا ہے کہ آگے
جا کر ہم پر بڑی مصیبت آئے گی۔ ہمیں جہاز، مال و
اسباب اور جانوں کا نقصان اُٹھانا پڑے گا۔“ 11 لیکن
قیدیوں پر مقرر رومی افسر نے اُس کی بات نظرانداز کر
کے جہاز کے ناخدا اور مالک کی بات مانی۔ 12 چونکہ
’حسین بندر‘ میں جہاز کو سردیوں کے موسم کے لئے
رکھنا مشکل تھا اِس لئے اکثر لوگ آگے فینکس تک پہنچ
کر سردیوں کا موسم گزارنا چاہتے تھے۔ کیونکہ فینکس
جزیرۂ کریتے کی اچھی بندرگاہ تھی جو صرف جنوب مغرب
اور شمال مغرب کی طرف کھلی تھی۔

سمندر پر طوفان

13 چنانچہ ایک دن جب جنوب کی سمت سے ہلکی
سی ہَوا چلنے لگی تو ملاحوں نے سوچا کہ ہمارا ارادہ پورا
ہو گیا ہے۔ وہ لنگر اُٹھا کر کریتے کے ساحل کے ساتھ
ساتھ چلنے لگے۔ 14 لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد موسم
بدل گیا اور اُن پر جزیرے کی طرف سے ایک طوفانی
ہَوا ٹوٹ پڑی جو بادِ شمال مشرقی کہلاتی ہے۔ 15 جہاز ہَوا
کے قابو میں آ گیا اور ہَوا کی طرف رُخ نہ کر سکا، اِس
لئے ہم نے ہار مان کر جہاز کو ہَوا کے ساتھ ساتھ چلنے
دیا۔ 16 جب ہم ایک چھوٹے جزیرہ بنام کَودہ کی آڑ میں
سے گزرنے لگے تو ہم نے بڑی مشکل سے بچاؤ کشتی
کو جہاز پر اُٹھا کر محفوظ رکھا۔ (اب تک وہ رسّے سے
جہاز کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔) 17 پھر ملاحوں نے
جہاز کے ڈھانچے کو زیادہ مضبوط بنانے کی خاطر اُس کے
اردگرد رسّے باندھے۔ خوف یہ تھا کہ جہاز شمالی افریقہ
کے قریب پڑے چوربالو میں دھنس جائے۔ (اِن ریتوں
کا نام سورتِس تھا۔) اِس سے بچنے کے لئے اُنہوں نے
لنگر ڈال دیا[a] تاکہ جہاز کچھ آہستہ چلے۔ یوں جہاز ہَوا
کے ساتھ چلتے چلتے آگے بڑھا۔ 18 اگلے دن بھی طوفان
جہاز کو اِتنی شدت سے جھنجھوڑ رہا تھا کہ ملاح مال و
اسباب کو سمندر میں پھینکنے لگے۔ 19 تیسرے دن اُنہوں
نے اپنے ہی ہاتھوں سے جہاز چلانے کا کچھ سامان سمندر
میں پھینک دیا۔ 20 طوفان کی شدت بہت دنوں کے
بعد بھی ختم نہ ہوئی۔ نہ سورج اور نہ ستارے نظر آئے
یہاں تک کہ آخرکار ہمارے بچنے کی ہر اُمید جاتی رہی۔
21 کافی دیر سے دل نہیں چاہتا تھا کہ کھانا کھایا
جائے۔ آخرکار پولُس نے لوگوں کے بیچ میں کھڑے
ہو کر کہا، ”حضرات، بہتر ہوتا کہ آپ میری بات مان
کر کریتے سے روانہ نہ ہوتے۔ پھر آپ اِس مصیبت
اور خسارے سے بچ جاتے۔ 22 لیکن اب مَیں آپ
کو نصیحت کرتا ہوں کہ حوصلہ رکھیں۔ آپ میں سے
ایک بھی نہیں مرے گا۔ صرف جہاز تباہ ہو جائے گا۔
23 کیونکہ پچھلی رات ایک فرشتہ میرے پاس آ کھڑا ہوا،
اُسی خدا کا فرشتہ جس کا مَیں بندہ ہوں اور جس کی عبادت
مَیں کرتا ہوں۔ 24 اُس نے کہا، ’پولُس، مت ڈر۔
لازم ہے کہ تجھے شہنشاہ کے سامنے پیش کیا جائے۔
اور اللہ اپنی مہربانی سے تیرے واسطے تمام ہم سفروں کی
جانیں بھی بچائے رکھے گا۔‘ 25 اِس لئے حوصلہ رکھیں،

[a] لنگر یعنی چھوٹا لنگر جس کی مدد سے جہاز کا رُخ ایک ہی سمت میں رکھا جاتا ہے۔

کیونکہ میرا اللہ پر ایمان ہے کہ ایسا ہی ہو گا جس طرح اُس نے فرمایا ہے۔ 26 لیکن جہاز کو کسی جزیرے کے ساحل پر چڑھ جانا ہے۔"

27 طوفان کی چودھویں رات جہاز بحیرۂ ادریہ پر بہے چلا جا رہا تھا کہ تقریباً آدھی رات کو ملاحوں نے محسوس کیا کہ ساحل نزدیک آ رہا ہے۔ 28 پانی کی گہرائی کی پیمائش کر کے اُنہیں معلوم ہوا کہ وہ 120 فٹ تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس کی گہرائی 90 فٹ ہو چکی تھی۔ 29 وہ ڈر گئے، کیونکہ اُنہوں نے اندازہ لگایا کہ خطرہ ہے کہ ہم ساحل پر پڑی چٹانوں سے ٹکرا جائیں۔ اِس لئے اُنہوں نے جہاز کے پچھلے حصے سے چار لنگر ڈال کر دعا کی کہ دن جلدی سے چڑھ جائے۔ 30 اُس وقت ملاحوں نے جہاز سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے یہ بہانہ بنا کر کہ ہم جہاز کے سامنے سے بھی لنگر ڈالنا چاہتے ہیں بچاؤ کشتی پانی میں اُترنے دی۔ 31 اِس پر پولس نے قیدیوں پر مقرر افسر اور فوجیوں سے کہا، "اگر یہ آدمی جہاز پر نہ رہیں تو آپ سب مر جائیں گے۔" 32 چنانچہ اُنہوں نے بچاؤ کشتی کے رسّے کو کاٹ کر اُسے کھلا چھوڑ دیا۔

33 پَو پھٹنے والی تھی کہ پولس نے سب کو سمجھایا کہ وہ کچھ کھا لیں۔ اُس نے کہا، "آپ نے چودہ دن سے اضطراب کی حالت میں رہ کر کچھ نہیں کھایا۔ 34 اب مہربانی کر کے کچھ کھا لیں۔ یہ آپ کے بچاؤ کے لئے ضروری ہے، کیونکہ آپ نہ صرف بچ جائیں گے بلکہ آپ کا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔" 35 یہ کہہ کر اُس نے کچھ روٹی لی اور اُن سب کے سامنے اللہ سے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُسے توڑ کر کھانے لگا۔ 36 اِس سے دوسروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور اُنہوں نے بھی کچھ کھانا کھایا۔ 37 جہاز پر ہم 276 افراد تھے۔ 38 جب سب سیر ہو گئے تو گندم کو بھی سمندر میں پھینکا گیا تاکہ جہاز اَور ہلکا ہو جائے۔

جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے

39 جب دن چڑھ گیا تو ملاحوں نے ساحلی علاقے کو نہ پہچانا۔ لیکن ایک خلیج نظر آئی جس کا ساحل اچھا تھا۔ اُنہیں خیال آیا کہ شاید ہم جہاز کو وہاں خشکی پر چڑھا سکیں۔ 40 چنانچہ اُنہوں نے لنگروں کے رسّے کاٹ کر اُنہیں سمندر میں چھوڑ دیا۔ پھر اُنہوں نے وہ رسّے کھول دیئے جن سے پتوار بندھے ہوتے تھے اور سامنے والے بادبان کو چڑھا کر ہَوا کے زور سے ساحل کی طرف رُخ کیا۔ 41 لیکن چلتے چلتے جہاز ایک چوربالو سے ٹکرا کر اُس پر چڑھ گیا۔ جہاز کا ماتھا دھنس گیا یہاں تک کہ وہ ہل بھی نہ سکا جبکہ اُس کا پچھلا حصہ موجوں کی ٹکروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

42 فوجی قیدیوں کو قتل کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ جہاز سے تیر کر فرار نہ ہو سکیں۔ 43 لیکن اُن پر مقرر افسر پولس کو بچانا چاہتا تھا، اِس لئے اُس نے اُنہیں ایسا کرنے نہ دیا۔ اُس نے حکم دیا کہ پہلے وہ سب جو تیر سکتے ہیں پانی میں چھلانگ لگا کر کنارے تک پہنچیں۔ 44 باقیوں کو تختوں یا جہاز کے کسی ٹکڑے کو پکڑ کر پہنچنا تھا۔ یوں سب صحیح سلامت ساحل تک پہنچے۔

جزیرۂ مِلتے میں

28 طوفان سے بچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ جزیرے کا نام مِلتے ہے۔ 2 مقامی لوگوں نے ہمیں غیرمعمولی مہربانی دکھائی۔ اُنہوں نے آگ جلا

کر ہمارا استقبال کیا، کیونکہ بارش شروع ہو چکی تھی اور ٹھنڈ تھی۔ 3 پولس نے بھی لکڑی کا ڈھیر جمع کیا۔ لیکن جوں ہی اُس نے اُسے آگ میں پھینکا ایک زہریلا سانپ آگ کی تپش سے بھاگ کر نکل آیا اور پولس کے ہاتھ سے چمٹ کر اُسے ڈس لیا۔ 4 مقامی لوگوں نے سانپ کو پولس کے ہاتھ سے لگے دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے، ''یہ آدمی ضرور قاتل ہو گا۔ گو یہ سمندر سے بچ گیا، لیکن انصاف کی دیوی اِسے جینے نہیں دیتی۔'' 5 لیکن پولس نے سانپ کو جھٹک کر آگ میں پھینک دیا، اور سانپ کا کوئی بُرا اثر اُس پر نہ ہوا۔ 6 لوگ اِس انتظار میں رہے کہ وہ سوج جائے یا اچانک گر پڑے، لیکن کافی دیر کے بعد بھی کچھ نہ ہوا۔ اِس پر اُنہوں نے اپنا خیال بدل کر اُسے دیوتا قرار دیا۔

7 قریب ہی جزیرے کے سب سے بڑے آدمی کی زمینیں تھیں۔ اُس کا نام پُبلیُس تھا۔ اُس نے اپنے گھر میں ہمارا استقبال کیا اور تین دن تک ہماری خوب مہمان نوازی کی۔ 8 اُس کا باپ بیمار پڑا تھا، وہ بخار اور پیچش کے مرض میں مبتلا تھا۔ پولس اُس کے کمرے میں گیا، اُس کے لئے دعا کی اور اپنے ہاتھ اُس پر رکھ دیئے۔ اِس پر مریض کو شفا ملی۔ 9 جب یہ ہوا تو جزیرے کے باقی تمام مریضوں نے پولس کے پاس آ کر شفا پائی۔ 10 نتیجے میں اُنہوں نے کئی طرح سے ہماری عزت کی۔ اور جب روانہ ہونے کا وقت آ گیا تو اُنہوں نے ہمیں وہ سب کچھ مہیا کیا جو سفر کے لئے درکار تھا۔

جزیرۂ ملتے سے روم تک

11 جزیرے پر تین ماہ گزر گئے۔ پھر ہم ایک جہاز پر سوار ہوئے جو سردیوں کے موسم کے لئے وہاں ٹھہر گیا تھا۔ یہ جہاز اسکندریہ کا تھا اور اُس کے ماتھے پر جُڑواں دیوتاؤں 'کاسٹر' اور 'پولکس' کی مورت نصب تھی۔ ہم وہاں سے رُخصت ہو کر 12 سرکوسہ شہر پہنچے۔ تین دن کے بعد 13 ہم وہاں سے ریگیُم شہر گئے جہاں ہم صرف ایک دن ٹھہرے۔ پھر جنوب سے ہَوا اُٹھی، اِس لئے ہم اگلے دن پُتیولی پہنچے۔ 14 اِس شہر میں ہماری ملاقات کچھ بھائیوں سے ہوئی۔ اُنہوں نے ہمیں اپنے پاس ایک ہفتہ رہنے کی دعوت دی۔ یوں ہم روم پہنچ گئے۔ 15 روم کے بھائیوں نے ہمارے بارے میں سن رکھا تھا، اور کچھ ہمارا استقبال کرنے کے لئے قصبہ بنام اپیُس کے چوک تک آئے جبکہ کچھ صرف 'تین سرائے' تک آ سکے۔ اُنہیں دیکھ کر پولس نے اللہ کا شکر کیا اور نیا حوصلہ پایا۔

روم میں

16 ہمارے روم میں پہنچنے پر پولس کو اپنے کرائے کے مکان میں رہنے کی اجازت ملی، گو ایک فوجی اُس کی پہرا داری کرنے کے لئے اُس کے ساتھ رہا۔

17 تین دن گزر گئے تو پولس نے یہودی راہنماؤں کو بُلایا۔ جب وہ جمع ہوئے تو اُس نے اُن سے کہا، ''بھائیو، مجھے یروشلم میں گرفتار کر کے رومیوں کے حوالے کر دیا گیا حالانکہ مَیں نے اپنی قوم یا اپنے باپ دادا کے رسم و رواج کے خلاف کچھ نہیں کیا تھا۔ 18 رومی میرا جائزہ لے کر مجھے رِہا کرنا چاہتے تھے، کیونکہ اُنہیں مجھے سزائے موت دینے کا کوئی سبب نہ ملا تھا۔ 19 لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا اور یوں مجھے شہنشاہ سے اپیل کرنے پر مجبور کر دیا گیا، گو میرا یہ ارادہ نہیں ہے کہ مَیں اپنی قوم پر کوئی الزام لگاؤں۔ 20 مَیں نے اِس لئے آپ کو بُلایا تاکہ آپ سے ملوں اور گفتگو کروں۔

مَیں اُس شخص کی خاطر اِن زنجیروں سے جکڑا ہوا ہوں
جس کے آنے کی اُمید اسرائیل رکھتا ہے۔“
21 یہودیوں نے اُسے جواب دیا، ”ہمیں یہودیہ سے
آپ کے بارے میں کوئی بھی خط نہیں ملا۔ اور جتنے بھائی
وہاں سے آئے ہیں اُن میں سے ایک نے بھی آپ کے
بارے میں نہ تو کوئی منفی رپورٹ دی نہ کوئی بُری بات
بتائی۔ 22 لیکن ہم آپ سے سننا چاہتے ہیں کہ آپ
کے خیالات کیا ہیں، کیونکہ ہم اِتنا جانتے ہیں کہ ہر جگہ
لوگ اِس فرقے کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔“
23 چنانچہ اُنہوں نے ملنے کا ایک دن مقرر کیا۔ جب
یہودی دوبارہ اُس جگہ آئے جہاں پولس رہتا تھا تو اُن کی
تعداد بہت زیادہ تھی۔ صبح سے لے کر شام تک اُس
نے اللہ کی بادشاہی بیان کی اور اُس کی گواہی دی۔ اُس
نے اُنہیں موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کے حوالہ جات
پیش کر کر کے عیسیٰ کے بارے میں قائل کرنے کی
کوشش کی۔ 24 کچھ تو قائل ہو گئے، لیکن باقی ایمان نہ
لائے۔ 25 اُن میں نااتفاقی پیدا ہوئی تو وہ چلے گئے۔
جب وہ جانے لگے تو پولس نے اُن سے کہا، ”روح
القدس نے یسعیاہ نبی کی معرفت آپ کے باپ دادا سے
ٹھیک کہا کہ
26 جا، اِس قوم کو بتا،

’تم اپنے کانوں سے سنو گے
مگر کچھ نہیں سمجھو گے،
تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے
مگر کچھ نہیں جانو گے۔
27 کیونکہ اِس قوم کا دل بے حس ہو گیا ہے۔
وہ مشکل سے اپنے کانوں سے سنتے ہیں،
اُنہوں نے اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے،
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
اپنے کانوں سے سنیں،
اپنے دل سے سمجھیں،
میری طرف رجوع کریں
اور مَیں اُنہیں شفا دوں‘۔“
28 پولس نے اپنی بات اِن الفاظ سے ختم کی، ”اب
جان لیں کہ اللہ کی طرف سے یہ نجات غیریہودیوں
کو بھی پیش کی گئی ہے اور وہ سنیں گے بھی!“
29 [جب اُس نے یہ کہا تو یہودی آپس میں بحث
مباحثہ کرتے ہوئے چلے گئے۔]
30 پولس پورے دو سال اپنے کرائے کے گھر میں
رہا۔ جو بھی اُس کے پاس آیا اُس کا اُس نے استقبال کر
کے 31 دلیری سے اللہ کی بادشاہی کی منادی کی اور خداوند
عیسیٰ مسیح کی تعلیم دی۔ اور کسی نے مداخلت نہ کی۔

رومیوں کے نام
پولس رسول کا خط

سلام

1 یہ خط مسیح عیسیٰ کے غلام پولس کی طرف سے ہے
جسے رسول ہونے کے لئے بُلایا اور اللہ کی خوش
خبری کی منادی کرنے کے لئے الگ کیا گیا ہے۔
2 پاک نوشتوں میں درج اِس خوش خبری کا وعدہ اللہ
نے پہلے ہی اپنے نبیوں سے کر رکھا تھا۔ 3 اور یہ پیغام
اُس کے فرزند عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ انسانی لحاظ
سے وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوا، 4 جبکہ روح القدس
کے لحاظ سے وہ قدرت کے ساتھ اللہ کا فرزند ٹھہرا جب
وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ یہ ہے ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کے بارے میں اللہ کی خوش خبری۔ 5 مسیح سے
ہمیں رسولی اختیار کا یہ فضل حاصل ہوا ہے کہ ہم تمام غیر
یہودیوں میں منادی کریں تاکہ وہ ایمان لا کر اُس کے تابع
ہو جائیں اور یوں مسیح کے نام کو جلال ملے۔ 6 آپ بھی اُن
غیریہودیوں میں سے ہیں، جو عیسیٰ مسیح کے بُلائے ہوئے
ہیں۔
7 مَیں آپ سب کو لکھ رہا ہوں جو روم میں اللہ کے
پیارے ہیں اور مخصوص و مقدّس ہونے کے لئے بُلائے
گئے ہیں۔
خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی
عطا کریں۔

روم جانے کی آرزو

8 اوّل، مَیں آپ سب کے لئے عیسیٰ مسیح کے وسیلے
سے اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں، کیونکہ پوری دنیا میں
آپ کے ایمان کا چرچا ہو رہا ہے۔ 9 خدا ہی میرا گواہ
ہے جس کی خدمت مَیں اپنی روح میں کرتا ہوں جب
مَیں اُس کے فرزند کے بارے میں خوش خبری پھیلاتا
ہوں، مَیں لگاتار آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں 10 اور ہر
وقت اپنی دعاؤں میں منت کرتا ہوں کہ اللہ مجھے آخرکار
آپ کے پاس آنے کی کامیابی عطا کرے۔ 11 کیونکہ
مَیں آپ سے ملنے کا آرزومند ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں
کہ میرے ذریعے آپ کو کچھ روحانی برکت مل جائے اور
یوں آپ مضبوط ہو جائیں۔ 12 یعنی آنے کا مقصد یہ ہے

کہ میرے ایمان سے آپ کی حوصلہ افزائی کی جائے اور
اِسی طرح آپ کے ایمان سے میرا حوصلہ بھی بڑھ جائے۔
13 بھائیو، آپ کے علم میں ہو کہ مَیں نے بہت دفعہ
آپ کے پاس آنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ جس طرح دیگر
غیریہودی اقوام میں میری خدمت سے پھل پیدا ہوا ہے
اُسی طرح آپ میں بھی پھل دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن آج
تک مجھے روکا گیا ہے۔ 14 بات یہ ہے کہ یہ خدمت
سرانجام دینا میرا فرض ہے، خواہ یونانیوں میں ہو یا غیر
یونانیوں میں، خواہ داناؤں میں ہو یا نادانوں میں۔ 15 یہی
وجہ ہے کہ مَیں آپ کو بھی جو روم میں رہتے ہیں اللہ کی
خوش خبری سنانے کا مشتاق ہوں۔

اللہ کی خوش خبری کی قدرت

16 مَیں تو خوش خبری کے سبب سے شرماتا نہیں،
کیونکہ یہ اللہ کی قدرت ہے جو ہر ایک کو جو ایمان لاتا
ہے نجات دیتی ہے، پہلے یہودیوں کو، پھر غیریہودیوں
کو۔ 17 کیونکہ اِس خوش خبری میں اللہ کی ہی راست
بازی ظاہر ہوتی ہے، وہ راست بازی جو شروع سے آخر
تک ایمان پر مبنی ہے۔ یہی بات کلامِ مقدّس میں درج
ہے جب لکھا ہے، ”راست باز ایمان ہی سے جیتا
رہے گا۔“

انسان پر اللہ کا غضب

18 لیکن اللہ کا غضب آسمان پر سے اُن تمام بےدین
اور ناراست لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو سچائی کو اپنی
ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔ 19 جو کچھ اللہ کے بارے
میں معلوم ہو سکتا ہے وہ تو اُن پر ظاہر ہے، ہاں اللہ
نے خود یہ اُن پر ظاہر کیا ہے۔ 20 کیونکہ دنیا کی تخلیق
سے لے کر آج تک انسان اللہ کی اَن دیکھی فطرت یعنی
اُس کی ازلی قدرت اور الوہیت مخلوقات کا مشاہدہ کرنے
سے پہچان سکتا ہے۔ اِس لئے اُن کے پاس کوئی عذر
نہیں۔ 21 اللہ کو جاننے کے باوجود اُنہوں نے اُسے وہ
جلال نہ دیا جو اُس کا حق ہے، نہ اُس کا شکر ادا کیا
بلکہ وہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بےسمجھ
دلوں پر تاریکی چھا گئی۔ 22 وہ دعویٰ تو کرتے تھے کہ
ہم دانا ہیں، لیکن احمق ثابت ہوئے۔ 23 یوں اُنہوں
نے غیرفانی خدا کو جلال دینے کے بجائے ایسے بُتوں کی
پوجا کی جو فانی انسان، پرندوں، چوپائیوں اور رینگنے والے
جانوروں کی صورت میں بنائے گئے تھے۔
24 اِس لئے اللہ نے اُنہیں اُن نجس کاموں میں چھوڑ
دیا جو اُن کے دل کرنا چاہتے تھے۔ نتیجے میں اُن
کے جسم ایک دوسرے سے بےحرمت ہوتے رہے۔
25 ہاں، اُنہوں نے اللہ کے بارے میں سچائی کو رد کر
کے جھوٹ کو اپنا لیا اور مخلوقات کی پرستش اور خدمت کی، نہ
کہ خالق کی، جس کی تعریف ابد تک ہوتی رہے، آمین۔
26 یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُنہیں اُن کی شرم ناک
شہوتوں میں چھوڑ دیا۔ اُن کی خواتین نے فطرتی جنسی
تعلقات کے بجائے غیرفطرتی تعلقات رکھے۔ 27 اِسی
طرح مرد خواتین کے ساتھ فطرتی تعلقات چھوڑ کر ایک
دوسرے کی شہوت میں مست ہو گئے۔ مردوں نے مردوں
کے ساتھ بےحیا حرکتیں کر کے اپنے بدنوں میں اپنی اِس
گم راہی کا مناسب بدلہ پایا۔
28 اور چونکہ اُنہوں نے اللہ کو جاننے سے انکار کر
دیا اِس لئے اُس نے اُنہیں اُن کی مکروہ سوچ میں چھوڑ
دیا۔ اور اِس لئے وہ ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جو کبھی
نہیں کرنی چاہئیں۔ 29 وہ ہر طرح کی ناراستی، شر، لالچ

اور بُرائی سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ حسد، خوں ریزی،
جھگڑے، فریب اور کینہ وری سے لبریز ہیں۔ وہ چغلی
کھانے والے، 30 تہمت لگانے والے، اللہ سے نفرت
کرنے والے، سرکش، مغرور، شیخی باز، بدی کو ایجاد کرنے
والے، ماں باپ کے نافرمان، 31 بے سمجھ، بےوفا،
سنگ دل اور بےرحم ہیں۔ 32 اگرچہ وہ اللہ کا فرمان جانتے
ہیں کہ ایسا کرنے والے سزائے موت کے مستحق ہیں تو بھی
وہ ایسا کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ایسا کرنے والے
دیگر لوگوں کو شاباش بھی دیتے ہیں۔

اللہ کی راست عدالت

2 اے انسان، کیا تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے؟
تُو جو کوئی بھی ہو تیرا کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ تُو
خود بھی وہی کچھ کرتا ہے جس میں تُو دوسروں کو مجرم
ٹھہراتا ہے اور یوں اپنے آپ کو بھی مجرم قرار دیتا ہے۔
2 اب ہم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں پر اللہ
کا فیصلہ منصفانہ ہے۔ 3 تاہم تُو وہی کچھ کرتا ہے جس
میں تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے۔ کیا تُو سمجھتا ہے کہ
خود اللہ کی عدالت سے بچ جائے گا؟ 4 یا کیا تُو اُس کی
وسیع مہربانی، تحمل اور صبر کو حقیر جانتا ہے؟ کیا تجھے
معلوم نہیں کہ اللہ کی مہربانی تجھے توبہ تک لے جانا
چاہتی ہے؟ 5 لیکن تُو ہٹ دھرم ہے، تُو توبہ کرنے کے
لئے تیار نہیں اور یوں اپنی سزا میں اضافہ کرتا جا رہا
ہے، وہ سزا جو اُس دن دی جائے گی جب اللہ کا غضب
نازل ہو گا، جب اُس کی راست عدالت ظاہر ہو گی۔
6 اللہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔ 7 کچھ
لوگ ثابت قدمی سے نیک کام کرتے اور جلال، عزت
اور بقا کے طالب رہتے ہیں۔ اُنہیں اللہ ابدی زندگی عطا
کرے گا۔ 8 لیکن کچھ لوگ خود غرض ہیں اور سچائی
کی نہیں بلکہ ناراستی کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن پر اللہ کا
غضب اور قہر نازل ہو گا۔ 9 مصیبت اور پریشانی ہر اُس
انسان پر آئے گی جو بُرائی کرتا ہے، پہلے یہودی پر، پھر
یونانی پر۔ 10 لیکن جلال، عزت اور سلامتی ہر اُس انسان
کو حاصل ہو گی جو نیکی کرتا ہے، پہلے یہودی کو، پھر یونانی
کو۔ 11 کیونکہ اللہ کسی کا بھی طرف دار نہیں۔
12 غیر یہودیوں کے پاس موسوی شریعت نہیں ہے،
اِس لئے وہ شریعت کے بغیر ہی گناہ کر کے ہلاک
ہو جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پاس شریعت ہے، لیکن
وہ بھی نہیں بچیں گے۔ کیونکہ جب وہ گناہ کرتے ہیں
تو شریعت ہی اُنہیں مجرم ٹھہراتی ہے۔ 13 کیونکہ اللہ
کے نزدیک یہ کافی نہیں کہ ہم شریعت کی باتیں سنیں
بلکہ وہ ہمیں اُس وقت ہی راست باز قرار دیتا ہے جب
شریعت پر عمل بھی کرتے ہیں۔ 14 اور گو غیر یہودیوں
کے پاس شریعت نہیں ہوتی لیکن جب بھی وہ فطرتی
طور پر وہ کچھ کرتے ہیں جو شریعت فرماتی ہے تو ظاہر کرتے
ہیں کہ گو ہمارے پاس شریعت نہیں تو بھی ہم اپنے آپ
کے لئے خود شریعت ہیں۔ 15 اِس میں وہ ثابت کرتے
ہیں کہ شریعت کے تقاضے اُن کے دل پر لکھے ہوئے
ہیں۔ اُن کا ضمیر بھی اِس کی گواہی دیتا ہے، کیونکہ اُن
کے خیالات کبھی ایک دوسرے کی مذمت اور کبھی ایک
دوسرے کا دفاع بھی کرتے ہیں۔ 16 غرض، میری خوش
خبری کے مطابق ہر ایک کو اُس دن اپنا اجر ملے گا
جب اللہ عیسیٰ مسیح کی معرفت انسانوں کی پوشیدہ باتوں
کی عدالت کرے گا۔

یہودی اور شریعت

17 اچھا، تُو اپنے آپ کو یہودی کہتا ہے۔ تُو شریعت
پر انحصار کرتا اور اللہ کے ساتھ اپنے تعلق پر فخر کرتا
ہے۔ 18 تُو اُس کی مرضی کو جانتا ہے اور شریعت کی تعلیم
پانے کے باعث صحیح راہ کی پہچان رکھتا ہے۔ 19 تجھے پورا
یقین ہے، 'مَیں اندھوں کا قائد، تاریکی میں بسنے والوں کی
روشنی، 20 بےسمجھوں کا معلم اور بچوں کا اُستاد ہوں۔'
ایک لحاظ سے یہ درست بھی ہے، کیونکہ شریعت کی
صورت میں تیرے پاس علم و عرفان اور سچائی موجود
ہے۔ 21 اب بتا، تُو جو اَوروں کو سکھاتا ہے اپنے آپ
کو کیوں نہیں سکھاتا؟ تُو جو چوری نہ کرنے کی منادی
کرتا ہے، خود چوری کیوں کرتا ہے؟ 22 تُو جو اَوروں کو
زنا کرنے سے منع کرتا ہے، خود زنا کیوں کرتا ہے؟ تُو
جو بُتوں سے گھن کھاتا ہے، خود مندروں کو کیوں لُوٹتا
ہے؟ 23 تُو جو شریعت پر فخر کرتا ہے، کیوں اِس کی
خلاف ورزی کر کے اللہ کی بےعزتی کرتا ہے؟ 24 یہ
وہی بات ہے جو کلامِ مقدّس میں لکھی ہے، ''تمہارے
سبب سے غیریہودیوں میں اللہ کے نام پر کفر بکا
جاتا ہے۔''

25 ختنے کا فائدہ تو اُس وقت ہوتا ہے جب تُو شریعت
پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر تُو اُس کی حکم عدولی کرتا ہے
تو تُو نامختون جیسا ہے۔ 26 اِس کے برعکس اگر نامختون
غیریہودی شریعت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو کیا اللہ
اُسے مختون یہودی کے برابر نہیں ٹھہرائے گا؟ 27 چنانچہ
جو نامختون غیریہودی شریعت پر عمل کرتے ہیں وہ آپ
یہودیوں کو مجرم ٹھہرائیں گے جن کا ختنہ ہوا ہے اور
جن کے پاس شریعت ہے، کیونکہ آپ شریعت پر عمل نہیں
کرتے۔ 28 آپ اِس بنا پر حقیقی یہودی نہیں ہیں کہ آپ
کے والدین یہودی تھے یا آپ کے بدن کا ختنہ ظاہری
طور پر ہوا ہے۔ 29 بلکہ حقیقی یہودی وہ ہے جو باطن میں
یہودی ہے۔ اور حقیقی ختنہ اُس وقت ہوتا ہے جب دل کا
ختنہ ہوا ہے۔ ایسا ختنہ شریعت سے نہیں بلکہ روح القدس
کے وسیلے سے کیا جاتا ہے۔ اور ایسے یہودی کو انسان کی
طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے تعریف ملتی ہے۔

3 تو کیا یہودی ہونے کا یا ختنہ کا کوئی فائدہ ہے؟
2 جی ہاں، ہر طرح کا! اوّل تو یہ کہ اللہ کا کلام
اُن کے سپرد کیا گیا ہے۔ 3 اگر اُن میں سے بعض بےوفا
نکلے تو کیا ہوا؟ کیا اِس سے اللہ کی وفاداری بھی ختم ہو
جائے گی؟ 4 کبھی نہیں! لازم ہے کہ اللہ سچا ٹھہرے
گو ہر انسان جھوٹا ہے۔ یوں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،
''لازم ہے کہ تُو بولتے وقت راست ٹھہرے اور عدالت
کرتے وقت غالب آئے۔''

5 کوئی کہہ سکتا ہے، ''ہماری ناراستی کا ایک اچھا مقصد
ہوتا ہے، کیونکہ اِس سے لوگوں پر اللہ کی راستی ظاہر
ہوتی ہے۔ تو کیا اللہ بےانصاف نہیں ہو گا اگر وہ اپنا
غضب ہم پر نازل کرے؟'' (مَیں انسانی خیال پیش کر
رہا ہوں)۔ 6 ہرگز نہیں! اگر اللہ راست نہ ہوتا تو پھر وہ
دنیا کی عدالت کس طرح کر سکتا؟

7 شاید کوئی اَور اعتراض کرے، ''اگر میرا جھوٹ اللہ
کی سچائی کو کثرت سے نمایاں کرتا ہے اور یوں اُس کا
جلال بڑھتا ہے تو وہ مجھے کیوں کر گناہ گار قرار دے سکتا
ہے؟'' 8 کچھ لوگ ہم پر یہ کفر بھی بکتے ہیں کہ ہم کہتے
ہیں، ''آؤ، ہم بُرائی کریں تاکہ بھلائی نکلے۔'' انصاف کا
تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کو مجرم ٹھہرایا جائے۔

کوئی راست باز نہیں

9 اب ہم کیا کہیں؟ کیا ہم یہودی دوسروں سے برتر
ہیں؟ بالکل نہیں۔ ہم تو پہلے ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ
یہودی اور یونانی سب ہی گناہ کے قبضے میں ہیں۔ 10 کلامِ
مقدّس میں یوں لکھا ہے،

”کوئی نہیں جو راست باز ہے، ایک بھی نہیں۔
11 کوئی نہیں جو سمجھ دار ہے،
کوئی نہیں جو اللہ کا طالب ہے۔
12 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے،
سب کے سب بگڑ گئے ہیں۔
کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک بھی نہیں۔
13 اُن کا گلا کھلی قبر ہے،
اُن کی زبان فریب دیتی ہے۔
اُن کے ہونٹوں میں سانپ کا زہر ہے۔
14 اُن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے۔
15 اُن کے پاؤں
خون بہانے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔
16 اپنے پیچھے وہ تباہی و بربادی چھوڑ جاتے ہیں،
17 اور وہ سلامتی کی راہ نہیں جانتے۔
18 اُن کی آنکھوں کے سامنے
خدا کا خوف نہیں ہوتا۔“

19 اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ فرماتی ہے
اُنہیں فرماتی ہے جن کے سپرد وہ کی گئی ہے۔ مقصد
یہ ہے کہ ہر انسان کے بہانے ختم کئے جائیں اور تمام
دنیا اللہ کے سامنے مجرم ٹھہرے۔ 20 کیونکہ شریعت
کے تقاضے پورے کرنے سے کوئی بھی اُس کے سامنے
راست باز نہیں ٹھہر سکتا، بلکہ شریعت کا کام یہ ہے کہ
ہمارے اندر گناہ گار ہونے کا احساس پیدا کرے۔

راست باز ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے

21 لیکن اب اللہ نے ہم پر ایک راہ کا انکشاف کیا ہے
جس سے ہم شریعت کے بغیر ہی اُس کے سامنے راست
باز ٹھہر سکتے ہیں۔ توریت اور نبیوں کے صحیفے بھی اِس
کی تصدیق کرتے ہیں۔ 22 راہ یہ ہے کہ جب ہم عیسیٰ
مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا
ہے۔ اور یہ راہ سب کے لئے ہے۔ کیونکہ کوئی بھی فرق
نہیں، 23 سب نے گناہ کیا، سب اللہ کے اُس جلال
سے محروم ہیں جس کا وہ تقاضا کرتا ہے، 24 اور سب
مفت میں اللہ کے فضل ہی سے راست باز ٹھہرائے
جاتے ہیں، اُس فدیئے کے وسیلے سے جو مسیح عیسیٰ نے
دیا۔ 25 کیونکہ اللہ نے عیسیٰ کو اُس کے خون کے باعث
کفارہ کا وسیلہ بنا کر پیش کیا، ایسا کفارہ جس سے ایمان
لانے والوں کو گناہوں کی معافی ملتی ہے۔ یوں اللہ نے
اپنی راستی ظاہر کی، پہلے ماضی میں جب وہ اپنے صبر و تحمل
میں گناہوں کی سزا دینے سے باز رہا 26 اور اب موجودہ
زمانے میں بھی۔ اِس سے وہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ راست
ہے اور ہر ایک کو راست باز ٹھہراتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان
لایا ہے۔

27 اب ہمارا فخر کہاں رہا؟ اُسے تو ختم کر دیا گیا
ہے۔ کس شریعت سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں،
بلکہ ایمان کی شریعت سے۔ 28 کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ
انسان کو ایمان سے راست باز ٹھہرایا جاتا ہے، نہ کہ
اعمال سے۔ 29 کیا اللہ صرف یہودیوں کا خدا ہے؟ غیر
یہودیوں کا نہیں؟ ہاں، غیریہودیوں کا بھی ہے۔ 30 کیونکہ
اللہ ایک ہی ہے جو مختون اور نامختون دونوں کو ایمان
ہی سے راست باز ٹھہرائے گا۔ 31 پھر کیا ہم شریعت
کو ایمان سے منسوخ کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ ہم

شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔

ابراہیم ایمان سے راست باز ٹھہرا

4 ابراہیم جسمانی لحاظ سے ہمارا باپ تھا۔ تو راست
باز ٹھہرنے کے سلسلے میں اُس کا کیا تجربہ تھا؟
2 ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ شریعت پر عمل کرنے سے
راست باز ٹھہرتا تو وہ اپنے آپ پر فخر کر سکتا تھا۔ لیکن
اللہ کے نزدیک اُس کے پاس اپنے آپ پر فخر کرنے کا
کوئی سبب نہ تھا۔ 3 کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،
”ابراہیم نے اللہ پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے
راست باز قرار دیا۔“ 4 جب لوگ کام کرتے ہیں تو اُن
کی مزدوری کوئی خاص مہربانی قرار نہیں دی جاتی، بلکہ یہ
تو اُن کا حق بنتا ہے۔ 5 لیکن جب لوگ کام نہیں کرتے
بلکہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو بےدینوں کو راست باز
قرار دیتا ہے تو اُن کا کوئی حق نہیں بنتا۔ وہ اُن کے ایمان
ہی کی بنا پر راست باز قرار دیئے جاتے ہیں۔ 6 داؤد یہی
بات بیان کرتا ہے جب وہ اُس شخص کو مبارک کہتا ہے
جسے اللہ بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے،

7 ”مبارک ہیں وہ
جن کے جرائم معاف کئے گئے،
جن کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔
8 مبارک ہے وہ
جس کا گناہ رب حساب میں نہیں لائے گا۔“

9 کیا یہ مبارک بادی صرف مختونوں کے لئے ہے
یا نامختونوں کے لئے بھی؟ ہم تو بیان کر چکے ہیں کہ
ابراہیم ایمان کی بنا پر راست باز ٹھہرا۔ 10 اُسے کس
حالت میں راست باز ٹھہرایا گیا؟ ختنہ کرانے کے بعد
یا پہلے؟ ختنے کے بعد نہیں بلکہ پہلے۔ 11 اور ختنہ کا
جو نشان اُسے ملا وہ اُس کی راست بازی کی مُہر تھی، وہ
راست بازی جو اُسے ختنہ کرانے سے پیشتر ملی، اُس وقت
جب وہ ایمان لایا۔ یوں وہ اُن سب کا باپ ہے جو
بغیر ختنہ کرائے ایمان لائے ہیں اور اِس بنا پر راست
باز ٹھہرتے ہیں۔ 12 ساتھ ہی وہ ختنہ کرانے والوں
کا باپ بھی ہے، لیکن اُن کا جن کا نہ صرف ختنہ ہوا
ہے بلکہ جو ہمارے باپ ابراہیم کے اُس ایمان کے نقشِ
قدم پر چلتے ہیں جو وہ ختنہ کرانے سے پیشتر رکھتا تھا۔

اللہ کا وعدہ ایمان سے حاصل ہوتا ہے

13 جب اللہ نے ابراہیم اور اُس کی اولاد سے وعدہ کیا
کہ وہ دنیا کا وارث ہو گا تو اُس نے یہ اِس لئے نہیں کیا
کہ ابراہیم نے شریعت کی پیروی کی بلکہ اِس لئے کہ وہ
ایمان لایا اور یوں راست باز ٹھہرایا گیا۔ 14 کیونکہ اگر وہ
وارث ہیں جو شریعت کے پیروکار ہیں تو پھر ایمان بےاثر
ٹھہرا اور اللہ کا وعدہ مٹ گیا۔ 15 شریعت اللہ کا غضب
ہی پیدا کرتی ہے۔ لیکن جہاں کوئی شریعت نہیں وہاں
اُس کی خلاف ورزی بھی نہیں۔

16 چنانچہ یہ میراث ایمان سے ملتی ہے تاکہ اِس کی
بنیاد اللہ کا فضل ہو اور اِس کا وعدہ ابراہیم کی تمام نسل
کے لئے ہو، نہ صرف شریعت کے پیروکاروں کے لئے
بلکہ اُن کے لئے بھی جو ابراہیم کا سا ایمان رکھتے ہیں۔
یہی ہم سب کا باپ ہے۔ 17 یوں اللہ کلامِ مقدّس میں
اُس سے وعدہ کرتا ہے، ”مَیں نے تجھے بہت قوموں کا
باپ بنا دیا ہے۔“ اللہ ہی کے نزدیک ابراہیم ہم سب کا
باپ ہے۔ کیونکہ اُس کا ایمان اُس خدا پر تھا جو مُردوں کو
زندہ کرتا اور جس کے حکم پر وہ کچھ پیدا ہوتا ہے جو پہلے
نہیں تھا۔ 18 اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی،

پھر بھی ابراہیم اُمید کے ساتھ ایمان رکھتا رہا کہ مَیں ضرور
بہت قوموں کا باپ بنوں گا۔ اور آخرکار ایسا ہی ہوا،
جیسا کلامِ مقدّس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ ”تیری اولاد اِتنی
ہی بےشمار ہو گی۔“ 19 اور ابراہیم کا ایمان کمزور نہ پڑا،
حالانکہ اُسے معلوم تھا کہ مَیں تقریباً سَو سال کا ہوں اور
میرا اور سارہ کے بدن گویا مُردہ ہیں، اب بچے پیدا کرنے
کی عمر سارہ کے لئے گزر چکی ہے۔ 20 تو بھی ابراہیم کا
ایمان ختم نہ ہوا، نہ اُس نے اللہ کے وعدے پر شک
کیا بلکہ ایمان میں وہ مزید مضبوط ہوا اور اللہ کو جلال
دیتا رہا۔ 21 اُسے پختہ یقین تھا کہ اللہ اپنے وعدے
کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ 22 اُس کے اِس
ایمان کی وجہ سے اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔
23 کلامِ مقدّس میں یہ بات کہ اللہ نے اُسے راست
باز قرار دیا نہ صرف اُس کی خاطر لکھی گئی 24 بلکہ ہماری
خاطر بھی۔ کیونکہ اللہ ہمیں بھی راست باز قرار دے گا
اگر ہم اُس پر ایمان رکھیں جس نے ہمارے خداوند عیسیٰ
کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ 25 ہماری ہی خطاؤں کی وجہ
سے اُسے موت کے حوالے کیا گیا، اور ہمیں ہی راست
باز قرار دینے کے لئے اُسے زندہ کیا گیا۔

راست بازی کا انجام

5 اب چونکہ ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا
گیا ہے اِس لئے اللہ کے ساتھ ہماری صلح
ہے۔ اِس صلح کا وسیلہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ہے۔
2 ہمارے ایمان لانے پر اُس نے ہمیں فضل کے اُس
مقام تک پہنچایا جہاں ہم آج قائم ہیں۔ اور یوں ہم اِس
اُمید پر فخر کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے جلال میں شریک
ہوں گے۔ 3 نہ صرف یہ بلکہ ہم اُس وقت بھی فخر
کرتے ہیں جب ہم مصیبتوں میں پھنسے ہوتے ہیں۔
کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مصیبت سے ثابت قدمی پیدا
ہوتی ہے، 4 ثابت قدمی سے پختگی اور پختگی سے اُمید۔
5 اور اُمید ہمیں شرمندہ ہونے نہیں دیتی، کیونکہ اللہ نے
ہمیں روح القدس دے کر اُس کے وسیلے سے ہمارے
دلوں میں اپنی محبت اُنڈیلی ہے۔
6 کیونکہ ہم ابھی کمزور ہی تھے تو مسیح نے ہم
بےدینوں کی خاطر اپنی جان دے دی۔ 7 مشکل سے
ہی کوئی کسی راست باز کی خاطر اپنی جان دے گا۔ ہاں،
ممکن ہے کہ کوئی کسی نیکوکار کے لئے اپنی جان دینے
کی جرأت کرے۔ 8 لیکن اللہ نے ہم سے اپنی محبت
کا اظہار یوں کیا کہ مسیح نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی
جان دی جب ہم گناہ گار ہی تھے۔ 9 ہمیں مسیح کے
خون سے راست باز ٹھہرایا گیا ہے۔ تو یہ بات کتنی یقینی
ہے کہ ہم اُس کے وسیلے سے اللہ کے غضب سے
بچیں گے۔ 10 ہم ابھی اللہ کے دشمن ہی تھے جب اُس
کے فرزند کی موت کے وسیلے سے ہماری اُس کے ساتھ
صلح ہو گئی۔ تو پھر یہ بات کتنی یقینی ہے کہ ہم اُس
کی زندگی کے وسیلے سے نجات بھی پائیں گے۔ 11 نہ
صرف یہ بلکہ اب ہم اللہ پر فخر کرتے ہیں اور یہ ہمارے
خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہے، جس نے ہماری
صلح کرائی ہے۔

آدم اور مسیح

12 جب آدم نے گناہ کیا تو اُس ایک ہی شخص سے
گناہ دنیا میں آیا۔ اِس گناہ کے ساتھ ساتھ موت بھی آ
کر سب آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب نے گناہ
کیا۔ 13 شریعت کے انکشاف سے پہلے گناہ تو دنیا میں تھا،

لیکن جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ کا حساب نہیں
کیا جاتا۔ 14 تاہم آدم سے لے کر موسیٰ تک موت کی
حکومت جاری رہی، اُن پر بھی جنہوں نے آدم کی سی حکم
عدولی نہ کی۔
اب آدم آنے والے عیسیٰ مسیح کی طرف اشارہ تھا۔
15 لیکن اِن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو نعمت اللہ
مفت میں دیتا ہے وہ آدم کے گناہ سے مطابقت نہیں
رکھتی۔ کیونکہ اِس ایک شخص آدم کی خلاف ورزی سے
بہت سے لوگ موت کی زد میں آ گئے، لیکن اللہ کا
فضل کہیں زیادہ موثر ہے، وہ مفت نعمت جو بہتوں کو
اُس ایک شخص عیسیٰ مسیح میں ملی ہے۔ 16 ہاں، اللہ کی
اِس نعمت اور آدم کے گناہ میں بہت فرق ہے۔ اُس
ایک شخص آدم کے گناہ کے نتیجے میں ہمیں تو مجرم قرار
دیا گیا، لیکن اللہ کی مفت نعمت کا اثر یہ ہے کہ ہمیں
راست باز قرار دیا جاتا ہے، گو ہم سے بے شمار گناہ
سرزد ہوئے ہیں۔ 17 اِس ایک شخص آدم کے گناہ کے
نتیجے میں موت سب پر حکومت کرنے لگی۔ لیکن اِس
ایک شخص عیسیٰ مسیح کا کام کتنا زیادہ موثر تھا۔ جتنے بھی
اللہ کا وافر فضل اور راست بازی کی نعمت پاتے ہیں وہ
مسیح کے وسیلے سے ابدی زندگی میں حکومت کریں گے۔
18 چنانچہ جس طرح ایک ہی شخص کے گناہ کے
باعث سب لوگ مجرم ٹھہرے اُسی طرح ایک ہی شخص
کے راست عمل سے وہ دروازہ کھل گیا جس میں داخل
ہو کر سب لوگ راست باز ٹھہر سکتے اور زندگی پا سکتے
ہیں۔ 19 جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت
سے لوگ گناہ گار بن گئے، اُسی طرح ایک ہی شخص
کی فرماں برداری سے بہت سے لوگ راست باز بن
جائیں گے۔
20 شریعت اِس لئے درمیان میں آ گئی کہ خلاف
ورزی بڑھ جائے۔ لیکن جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں اللہ کا
فضل اِس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ 21 چنانچہ جس طرح
گناہ موت کی صورت میں حکومت کرتا تھا اُسی طرح
اب اللہ کا فضل ہمیں راست باز ٹھہرا کر حکومت کرتا
ہے۔ یوں ہمیں اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی بدولت ابدی
زندگی حاصل ہوتی ہے۔

مسیح میں نئی زندگی

6 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم گناہ کرتے
رہیں تاکہ اللہ کے فضل میں اضافہ ہو؟ 2 ہرگز
نہیں! ہم تو مر کر گناہ سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ تو
پھر ہم کس طرح گناہ کو اپنے آپ پر حکومت کرنے
دے سکتے ہیں؟ 3 یا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم سب
جنہیں بپتسمہ دیا گیا ہے اِس سے مسیح عیسیٰ کی موت
میں شامل ہو گئے ہیں؟ 4 کیونکہ بپتسمے سے ہمیں دفنایا
گیا اور اُس کی موت میں شامل کیا گیا تاکہ ہم مسیح کی
طرح نئی زندگی گزاریں، جسے باپ کی جلالی قدرت نے
مُردوں میں سے زندہ کیا۔
5 چونکہ اِس طرح ہم اُس کی موت میں اُس کے
ساتھ پیوست ہو گئے ہیں اِس لئے ہم اُس کے جی اُٹھنے
میں بھی اُس کے ساتھ پیوست ہوں گے۔ 6 کیونکہ ہم
جانتے ہیں کہ ہمارا پرانا انسان مسیح کے ساتھ مصلوب
ہو گیا تاکہ گناہ کے قبضے میں یہ جسم نیست ہو جائے
اور یوں ہم گناہ کے غلام نہ رہیں۔ 7 کیونکہ جو مر گیا وہ
گناہ سے آزاد ہو گیا ہے۔ 8 اور ہمارا ایمان ہے کہ چونکہ
ہم مسیح کے ساتھ مر گئے ہیں اِس لئے ہم اُس کے
ساتھ زندہ بھی ہوں گے، 9 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مسیح

مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور اب کبھی نہیں مرے گا۔
اب موت کا اُس پر کوئی اختیار نہیں۔ 10 مرتے وقت
وہ ہمیشہ کے لئے گناہ کی حکومت سے نکل گیا، اور اب
جب وہ دوبارہ زندہ ہے تو اُس کی زندگی اللہ کے لئے
مخصوص ہے۔ 11 آپ بھی اپنے آپ کو ایسا سمجھیں۔
آپ بھی مر کر گناہ کی حکومت سے نکل گئے ہیں اور اب
آپ کی مسیح میں زندگی اللہ کے لئے مخصوص ہے۔
12 چنانچہ گناہ آپ کے فانی بدن میں حکومت نہ
کرے۔ دھیان دیں کہ آپ اُس کی بُری خواہشات کے
تابع نہ ہو جائیں۔ 13 اپنے بدن کے کسی بھی عضو کو
گناہ کی خدمت کے لئے پیش نہ کریں، نہ اُسے ناراستی
کا ہتھیار بننے دیں۔ اِس کے بجائے اپنے آپ کو اللہ کی
خدمت کے لئے پیش کریں۔ کیونکہ پہلے آپ مُردہ تھے،
لیکن اب آپ زندہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اپنے تمام اعضا
کو اللہ کی خدمت کے لئے پیش کریں اور اُنہیں راستی کے
ہتھیار بننے دیں۔ 14 آئندہ گناہ آپ پر حکومت نہیں
کرے گا، کیونکہ آپ اپنی زندگی شریعت کے تحت نہیں
گزارتے بلکہ اللہ کے فضل کے تحت۔

راست بازی کے غلام

15 اب سوال یہ ہے، چونکہ ہم شریعت کے تحت
نہیں بلکہ فضل کے تحت ہیں تو کیا اِس کا مطلب یہ
ہے کہ ہمیں گناہ کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے؟
ہرگز نہیں! 16 کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب آپ اپنے
آپ کو کسی کے تابع کر کے اُس کے غلام بن جاتے ہیں
تو آپ اُس مالک کے غلام ہیں جس کے تابع آپ ہیں؟
یا تو گناہ آپ کا مالک بن کر آپ کو موت تک لے جائے
گا، یا فرماں برداری آپ کی مالکن بن کر آپ کو راست
بازی تک لے جائے گی۔ 17 درحقیقت آپ پہلے گناہ
کے غلام تھے، لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب آپ پورے
دل سے اُسی تعلیم کے تابع ہو گئے ہیں جو آپ کے سپرد
کی گئی ہے۔ 18 اب آپ کو گناہ سے آزاد کر دیا گیا ہے،
راست بازی ہی آپ کی مالکن بن گئی ہے۔ 19 (آپ
کی فطرتی کمزوری کی وجہ سے مَیں غلامی کی یہ مثال دے
رہا ہوں تاکہ آپ میری بات سمجھ پائیں۔) پہلے آپ نے
اپنے اعضا کو نجاست اور بےدینی کی غلامی میں دے رکھا
تھا جس کے نتیجے میں آپ کی بےدینی بڑھتی گئی۔ لیکن
اب آپ اپنے اعضا کو راست بازی کی غلامی میں دے
دیں تاکہ آپ مقدّس بن جائیں۔
20 جب گناہ آپ کا مالک تھا تو آپ راست بازی سے
آزاد تھے۔ 21 اور اِس کا نتیجہ کیا تھا؟ جو کچھ آپ نے
اُس وقت کیا اُس سے آپ کو آج شرم آتی ہے اور اُس
کا انجام موت ہے۔ 22 لیکن اب آپ گناہ کی غلامی سے
آزاد ہو کر اللہ کے غلام بن گئے ہیں، جس کے نتیجے میں
آپ مخصوص و مقدّس بن جاتے ہیں اور جس کا انجام
ابدی زندگی ہے۔ 23 کیونکہ گناہ کا اجر موت ہے جبکہ
اللہ ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ کے وسیلے سے ہمیں ابدی زندگی
کی مفت نعمت عطا کرتا ہے۔

شادی کی مثال

7 بھائیو، آپ تو شریعت سے واقف ہیں۔ تو کیا
آپ نہیں جانتے کہ شریعت اُس وقت تک
انسان پر اختیار رکھتی ہے جب تک وہ زندہ ہے؟ 2 شادی
کی مثال لیں۔ جب کسی عورت کی شادی ہوتی ہے تو
شریعت اُس کا شوہر کے ساتھ بندھن اُس وقت تک
قائم رکھتی ہے جب تک شوہر زندہ ہے۔ اگر شوہر مر

جائے تو پھر وہ اِس بندھن سے آزاد ہو گئی۔ 3 چنانچہ اگر وہ
اپنے خاوند کے جیتے جی کسی اَور مرد کی بیوی بن جائے تو
اُسے زناکار قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اُس کا شوہر مر
جائے تو وہ شریعت سے آزاد ہوئی۔ اب وہ کسی دوسرے
مرد کی بیوی بنے تو زناکار نہیں ٹھہرتی۔ 4 میرے بھائیو،
یہ بات آپ پر بھی صادق آتی ہے۔ جب آپ مسیح کے
بدن کا حصہ بن گئے تو آپ مر کر شریعت کے اختیار
سے آزاد ہو گئے۔ اب آپ اُس کے ساتھ پیوست ہو
گئے ہیں جسے مُردوں میں سے زندہ کیا گیا تاکہ ہم اللہ
کی خدمت میں پھل لائیں۔ 5 کیونکہ جب ہم اپنی پرانی
فطرت کے تحت زندگی گزارتے تھے تو شریعت ہماری
گناہ آلودہ رغبتوں کو اُکساتی تھی۔ پھر یہی رغبتیں ہمارے
اعضا پر اثرانداز ہوتی تھیں اور نتیجے میں ہم ایسا پھل
لاتے تھے جس کا انجام موت ہے۔ 6 لیکن اب ہم مر
کر شریعت کے بندھن سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب ہم
شریعت کی پرانی زندگی کے تحت خدمت نہیں کرتے بلکہ
روح القدس کی نئی زندگی کے تحت۔

شریعت اور گناہ

7 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت خود گناہ ہے؟
ہرگز نہیں! بات تو یہ ہے کہ اگر شریعت مجھ پر میرے
گناہ ظاہر نہ کرتی تو مجھے اِن کا کچھ پتا نہ چلتا۔ مثلاً اگر
شریعت نہ بتاتی، ”لالچ نہ کرنا“ تو مجھے درحقیقت معلوم
نہ ہوتا کہ لالچ کیا ہے۔ 8 لیکن گناہ نے اِس حکم سے
فائدہ اُٹھا کر مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا۔ اِس کے
برعکس جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ مُردہ ہے اور
ایسا کام نہیں کر پاتا۔ 9 ایک وقت تھا جب مَیں شریعت
کے بغیر زندگی گزارتا تھا۔ لیکن جوں ہی حکم میرے
سامنے آیا تو گناہ میں جان آ گئی 10 اور مَیں مر گیا۔ اِس
طرح معلوم ہوا کہ جس حکم کا مقصد میری زندگی کو قائم
رکھنا تھا وہی میری موت کا باعث بن گیا۔ 11 کیونکہ گناہ
نے حکم سے فائدہ اُٹھا کر مجھے بہکایا اور حکم سے ہی مجھے
مار ڈالا۔

12 لیکن شریعت خود مقدّس ہے اور اِس کے احکام
مقدّس، راست اور اچھے ہیں۔ 13 کیا اِس کا مطلب
یہ ہے کہ جو اچھا ہے وہی میرے لئے موت کا باعث
بن گیا؟ ہرگز نہیں! گناہ ہی نے یہ کیا۔ اِس اچھی چیز
کو استعمال کر کے اُس نے میرے لئے موت پیدا کر
دی تاکہ گناہ ظاہر ہو جائے۔ یوں حکم کے ذریعے گناہ
کی سنجیدگی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

ہمارے اندر کی کشمکش

14 ہم جانتے ہیں کہ شریعت روحانی ہے۔ لیکن میری
فطرت انسانی ہے، مجھے گناہ کی غلامی میں بیچا گیا ہے۔
15 درحقیقت مَیں نہیں سمجھتا کہ کیا کرتا ہوں۔ کیونکہ
مَیں وہ کام نہیں کرتا جو کرنا چاہتا ہوں بلکہ وہ جس سے
مجھے نفرت ہے۔ 16 لیکن اگر مَیں وہ کرتا ہوں جو نہیں
کرنا چاہتا تو ظاہر ہے کہ مَیں متفق ہوں کہ شریعت اچھی
ہے۔ 17 اور اگر ایسا ہے تو پھر مَیں یہ کام خود نہیں کر رہا
بلکہ گناہ جو میرے اندر سکونت کرتا ہے۔ 18 مجھے معلوم
ہے کہ میرے اندر یعنی میری پرانی فطرت میں کوئی اچھی
چیز نہیں بستی۔ اگرچہ مجھ میں نیک کام کرنے کا ارادہ
تو موجود ہے لیکن مَیں اُسے عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔
19 جو نیک کام مَیں کرنا چاہتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ وہ بُرا
کام کرتا ہوں جو کرنا نہیں چاہتا۔ 20 اب اگر مَیں وہ کام
کرتا ہوں جو مَیں نہیں کرنا چاہتا تو اِس کا مطلب ہے کہ

مَیں خود نہیں کر رہا بلکہ وہ گناہ جو میرے اندر بستا ہے۔
21 چنانچہ مجھے ایک اَور طرح کی شریعت کام کرتی
ہوئی نظر آتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب مَیں نیک
کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو بُرائی آ موجود ہوتی
ہے۔ 22 ہاں، اپنے باطن میں تو مَیں خوشی سے اللہ کی
شریعت کو مانتا ہوں۔ 23 لیکن مجھے اپنے اعضا میں
ایک اَور طرح کی شریعت دکھائی دیتی ہے، ایسی شریعت
جو میری سمجھ کی شریعت کے خلاف لڑ کر مجھے گناہ کی
شریعت کا قیدی بنا دیتی ہے، اُس شریعت کا جو میرے
اعضا میں موجود ہے۔ 24 ہائے، میری حالت کتنی بُری
ہے! مجھے اِس بدن سے جس کا انجام موت ہے کون
چھڑائے گا؟ 25 خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کے وسیلے سے یہ کام کرتا ہے۔

غرض یہی میری حالت ہے، مسیح کے بغیر مَیں اللہ کی
شریعت کی خدمت صرف اپنی سمجھ سے کر سکتا ہوں جبکہ
میری پرانی فطرت گناہ کی شریعت کی غلام رہ کر اُسی کی
خدمت کرتی ہے۔

روح میں زندگی

8 اب جو مسیح عیسیٰ میں ہیں اُنہیں مجرم نہیں
ٹھہرایا جاتا۔ 2 کیونکہ روح کی شریعت نے جو
ہمیں مسیح میں زندگی عطا کرتی ہے تجھے گناہ اور موت
کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔ 3 موسوی شریعت ہماری
پرانی فطرت کی کمزور حالت کی وجہ سے ہمیں نہ بچا
سکی۔ اِس لئے اللہ نے وہ کچھ کیا جو شریعت کے بس میں
نہ تھا۔ اُس نے اپنا فرزند بھیج دیا تاکہ وہ گناہ گار کا سا
جسم اختیار کر کے ہمارے گناہوں کا کفارہ دے۔ اِس
طرح اللہ نے پرانی فطرت میں موجود گناہ کو مجرم ٹھہرایا

4 تاکہ ہم میں شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے، ہم جو
پرانی فطرت کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے
ہیں۔ 5 جو پرانی فطرت کے اختیار میں ہیں وہ پرانی سوچ
رکھتے ہیں جبکہ جو روح کے اختیار میں ہیں وہ روحانی
سوچ رکھتے ہیں۔ 6 پرانی فطرت کی سوچ کا انجام موت
ہے جبکہ روح کی سوچ زندگی اور سلامتی پیدا کرتی ہے۔
7 پرانی فطرت کی سوچ اللہ سے دشمنی رکھتی ہے۔ یہ اپنے
آپ کو اللہ کی شریعت کے تابع نہیں رکھتی، نہ ہی ایسا کر
سکتی ہے۔ 8 اِس لئے وہ لوگ اللہ کو پسند نہیں آ سکتے جو
پرانی فطرت کے اختیار میں ہیں۔

9 لیکن آپ پرانی فطرت کے اختیار میں نہیں بلکہ
روح کے اختیار میں ہیں۔ شرط یہ ہے کہ روح القدس
آپ میں بسا ہوا ہو۔ اگر کسی میں مسیح کا روح نہیں تو
وہ مسیح کا نہیں۔ 10 لیکن اگر مسیح آپ میں ہے تو پھر آپ
کا بدن گناہ کی وجہ سے مُردہ ہے جبکہ روح القدس آپ
کو راست باز ٹھہرانے کی وجہ سے آپ کے لئے زندگی کا
باعث ہے۔ 11 اُس کا روح آپ میں بستا ہے جس نے
عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ کیا۔ اور چونکہ روح القدس
آپ میں بستا ہے اِس لئے اللہ اِس کے ذریعے آپ کے
فانی بدنوں کو بھی مسیح کی طرح زندہ کرے گا۔

12 چنانچہ میرے بھائیو، ہماری پرانی فطرت کا کوئی حق
نہ رہا کہ ہمیں اپنے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور
کرے۔ 13 کیونکہ اگر آپ اپنی پرانی فطرت کے مطابق
زندگی گزاریں تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر آپ
روح القدس کی قوت سے اپنی پرانی فطرت کے غلط
کاموں کو نیست و نابود کریں تو پھر آپ زندہ رہیں گے۔
14 جس کی بھی راہنمائی روح القدس کرتا ہے وہ اللہ کا
فرزند ہے۔ 15 کیونکہ اللہ نے جو روح آپ کو دیا ہے

اُس نے آپ کو غلام بنا کر خوف زدہ حالت میں نہیں
رکھا بلکہ آپ کو اللہ کے فرزند بنا دیا ہے، اور اُسی کے
ذریعے ہم پکار کر اللہ کو ''ابّا'' یعنی ''اے باپ'' کہہ
سکتے ہیں۔ 16 روح القدس خود ہماری روح کے ساتھ مل
کر گواہی دیتا ہے کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں۔ 17 اور چونکہ
ہم اُس کے فرزند ہیں اِس لئے ہم وارث ہیں، اللہ کے
وارث اور مسیح کے ہم میراث۔ کیونکہ اگر ہم مسیح کے
دُکھ میں شریک ہوں تو اُس کے جلال میں بھی شریک
ہوں گے۔

آئندہ کا جلال

18 میرے خیال میں ہمارا موجودہ دُکھ اُس آنے والے
جلال کی نسبت کچھ بھی نہیں جو ہم پر ظاہر ہو گا۔
19 ہاں، تمام کائنات یہ دیکھنے کے لئے تڑپتی ہے کہ اللہ
کے فرزند ظاہر ہو جائیں، 20 کیونکہ کائنات اللہ کی لعنت
کے تحت آ کر فانی ہو گئی ہے۔ یہ اُس کی اپنی نہیں بلکہ
اللہ کی مرضی تھی جس نے اُس پر یہ لعنت بھیجی۔ تو بھی یہ
اُمید دلائی گئی 21 کہ ایک دن کائنات کو خود اُس کی فانی
حالت کی غلامی سے چھڑایا جائے گا۔ اُس وقت وہ اللہ
کے فرزندوں کی جلالی آزادی میں شریک ہو جائے گی۔
22 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج تک تمام کائنات کراہتی
اور دردِ زہ میں تڑپتی رہتی ہے۔ 23 نہ صرف کائنات
بلکہ ہم خود بھی اندر ہی اندر کراہتے ہیں، گو ہمیں آنے
والے جلال کا پہلا پھل روح القدس کی صورت میں مل
چکا ہے۔ ہم کراہتے کراہتے شدت سے اِس انتظار میں
ہیں کہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں
اور ہمارے بدنوں کو نجات ملے۔ 24 کیونکہ نجات پاتے
وقت ہمیں یہ اُمید دلائی گئی۔ لیکن اگر وہ کچھ نظر آ
چکا ہوتا جس کی اُمید ہم رکھتے تو یہ درحقیقت اُمید نہ
ہوتی۔ کون اُس کی اُمید رکھے جو اُسے نظر آ چکا ہے؟
25 لیکن چونکہ ہم اُس کی اُمید رکھتے ہیں جو ابھی نظر
نہیں آیا تو لازم ہے کہ ہم صبر سے اُس کا انتظار کریں۔
26 اِسی طرح روح القدس بھی ہماری کمزور حالت میں
ہماری مدد کرتا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح
مناسب دعا مانگیں۔ لیکن روح القدس خود ناقابلِ بیان
آہیں بھرتے ہوئے ہماری شفاعت کرتا ہے۔ 27 اور خدا
باپ جو تمام دلوں کی تحقیق کرتا ہے روح القدس کی
سوچ کو جانتا ہے، کیونکہ پاک روح اللہ کی مرضی کے
مطابق مقدسین کی شفاعت کرتا ہے۔

28 اور ہم جانتے ہیں کہ جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں
اُن کے لئے سب کچھ مل کر بھلائی کا باعث بنتا ہے،
اُن کے لئے جو اُس کے ارادے کے مطابق بُلائے گئے
ہیں۔ 29 کیونکہ اللہ نے پہلے سے اپنے لوگوں کو چن لیا،
اُس نے پہلے سے اُنہیں اِس کے لئے مقرر کیا کہ وہ
اُس کے فرزند کے ہم شکل بن جائیں اور یوں مسیح بہت
سے بھائیوں میں پہلوٹھا ہو۔ 30 لیکن جنہیں اُس نے
پہلے سے مقرر کیا اُنہیں اُس نے بُلایا بھی، جنہیں اُس
نے بُلایا اُنہیں اُس نے راست باز بھی ٹھہرایا اور جنہیں
اُس نے راست باز ٹھہرایا اُنہیں اُس نے جلال بھی بخشا۔

اللہ کی مسیح میں محبت

31 اِن تمام باتوں کے جواب میں ہم کیا کہیں؟ اگر
اللہ ہمارے حق میں ہے تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا
ہے؟ 32 اُس نے اپنے فرزند کو بھی دریغ نہ کیا بلکہ اُسے
ہم سب کے لئے دشمن کے حوالے کر دیا۔ جس نے
ہمیں اپنے فرزند کو دے دیا کیا وہ ہمیں اُس کے ساتھ

سب کچھ مفت نہیں دے گا؟ 33 اب کون اللہ کے چنے
ہوئے لوگوں پر الزام لگائے گا جب اللہ خود اُنہیں راست
باز قرار دیتا ہے؟ 34 کون ہمیں مجرم ٹھہرائے گا جب
مسیح عیسیٰ نے ہمارے لئے اپنی جان دی؟ بلکہ ہماری
خاطر اِس سے بھی زیادہ ہوا۔ اُسے زندہ کیا گیا اور وہ اللہ
کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا، جہاں وہ ہماری شفاعت کرتا ہے۔
35 غرض کون ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟
کیا کوئی مصیبت، تنگی، ایذارسانی، کال، ننگاپن، خطرہ یا
تلوار؟ 36 جیسے کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”تیری خاطر
ہمیں دن بھر موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لوگ ہمیں ذبح
ہونے والی بھیڑوں کے برابر سمجھتے ہیں۔“ 37 کوئی بات
نہیں، کیونکہ مسیح ہمارے ساتھ ہے اور ہم سے محبت
رکھتا ہے۔ اُس کے وسیلے سے ہم اِن سب خطروں کے
رُوبرُو زبردست فتح پاتے ہیں۔ 38 کیونکہ مجھے یقین ہے
کہ ہمیں اُس کی محبت سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی:
نہ موت اور نہ زندگی، نہ فرشتے اور نہ حکمران، نہ حال
اور نہ مستقبل، نہ طاقتیں، 39 نہ نشیب اور نہ فراز، نہ کوئی
اَور مخلوق ہمیں اللہ کی اُس محبت سے جدا کر سکے گی جو
ہمیں ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں حاصل ہے۔

اللہ اور اُس کی قوم

9 مَیں مسیح میں سچ کہتا ہوں، جھوٹ نہیں بولتا،
اور میرا ضمیر بھی روح القدس میں اِس کی گواہی
دیتا ہے 2 کہ مَیں دل میں اپنے یہودی ہم وطنوں کے
لئے شدید غم اور مسلسل درد محسوس کرتا ہوں۔ 3 کاش
میرے بھائی اور خونی رشتے دار نجات پائیں! اِس کے
لئے مَیں خود ملعون اور مسیح سے جدا ہونے کے لئے بھی
تیار ہوں۔ 4 اللہ نے اُن ہی کو جو اسرائیلی ہیں اپنے فرزند
بننے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اُن ہی پر اُس نے اپنا جلال
ظاہر کیا، اُن ہی کے ساتھ اپنے عہد باندھے اور اُن ہی
کو شریعت عطا کی۔ وہی حقیقی عبادت اور اللہ کے وعدوں
کے حق دار ہیں، 5 وہی ابراہیم اور یعقوب کی اولاد ہیں
اور اُن ہی میں سے جسمانی لحاظ سے مسیح آیا۔ اللہ کی
تمجید و تعریف ابد تک ہو جو سب پر حکومت کرتا ہے!
آمین۔

6 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ اپنا وعدہ پورا نہ کر
سکا۔ بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ کہ وہ سب حقیقی اسرائیلی
نہیں ہیں جو اسرائیلی قوم سے ہیں۔ 7 اور سب ابراہیم کی
حقیقی اولاد نہیں ہیں جو اُس کی نسل سے ہیں۔ کیونکہ اللہ
نے کلامِ مقدّس میں ابراہیم سے فرمایا، ”تیری نسل اسحاق
ہی سے قائم رہے گی۔“ 8 چنانچہ لازم نہیں کہ ابراہیم
کی تمام فطرتی اولاد اللہ کے فرزند ہوں بلکہ صرف وہی
ابراہیم کی حقیقی اولاد سمجھے جاتے ہیں جو اللہ کے وعدے
کے مطابق اُس کے فرزند بن گئے ہیں۔ 9 اور وعدہ یہ
تھا، ”مقررہ وقت پر مَیں واپس آؤں گا تو سارہ کے
بیٹا ہو گا۔“

10 لیکن نہ صرف سارہ کے ساتھ ایسا ہوا بلکہ اسحاق
کی بیوی رِبقہ کے ساتھ بھی۔ ایک ہی مرد یعنی ہمارے
باپ اسحاق سے اُس کے جُڑواں بچے پیدا ہوئے۔
11 لیکن بچے ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے نہ اُنہوں نے
کوئی نیک یا بُرا کام کیا تھا کہ ماں کو اللہ سے ایک پیغام
ملا۔ اِس پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ لوگوں کو اپنے
ارادے کے مطابق چن لیتا ہے۔ 12 اور اُس کا یہ چناؤ
اُن کے نیک اعمال پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ اُس کے
بُلاوے پر۔ پیغام یہ تھا، ”بڑا چھوٹے کی خدمت کرے
گا۔“ 13 یہ بھی کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”یعقوب مجھے

پیارا تھا، جبکہ عیسَو سے مَیں متنفر رہا۔“
14 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بےانصاف
ہے؟ ہرگز نہیں! 15 کیونکہ اُس نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں
جس پر مہربان ہونا چاہوں اُس پر مہربان ہوتا ہوں اور
جس پر رحم کرنا چاہوں اُس پر رحم کرتا ہوں۔“ 16 چنانچہ
سب کچھ اللہ کے رحم پر ہی مبنی ہے۔ اِس میں انسان
کی مرضی یا کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ 17 یوں اللہ اپنے
کلام میں مصر کے بادشاہ فرعون سے مخاطب ہو کر فرماتا
ہے، ”مَیں نے تجھے اِس لئے برپا کیا ہے کہ تجھ میں
اپنی قدرت کا اظہار کروں اور یوں تمام دنیا میں میرے
نام کا پرچار کیا جائے۔“ 18 غرض، یہ اللہ ہی کی مرضی
ہے کہ وہ کس پر رحم کرے اور کس کو سخت کر دے۔

اللہ کا غضب اور رحم

19 شاید کوئی کہے، ”اگر یہ بات ہے تو پھر اللہ کس
طرح ہم پر الزام لگا سکتا ہے جب ہم سے غلطیاں ہوتی
ہیں؟ ہم تو اُس کی مرضی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“ 20 یہ
نہ کہیں۔ آپ انسان ہوتے ہوئے کون ہیں کہ اللہ کے
ساتھ بحث مباحثہ کریں؟ کیا جس کو تشکیل دیا گیا ہے
وہ تشکیل دینے والے سے کہتا ہے، ”تُو نے مجھے اِس
طرح کیوں بنا دیا؟“ 21 کیا کمہار کا حق نہیں ہے کہ
گارے کے ایک ہی لوندے سے مختلف قسم کے برتن
بنائے، کچھ باعزت استعمال کے لئے اور کچھ ذلت آمیز
استعمال کے لئے؟

22 یہ بات اللہ پر بھی صادق آتی ہے۔ گو وہ اپنا
غضب نازل کرنا اور اپنی قدرت ظاہر کرنا چاہتا تھا،
لیکن اُس نے بڑے صبر و تحمل سے وہ برتن برداشت کئے
جن پر اُس کا غضب آنا ہے اور جو ہلاکت کے لئے تیار
کئے گئے ہیں۔ 23 اُس نے یہ اِس لئے کیا تاکہ اپنا جلال
کثرت سے اُن برتنوں پر ظاہر کرے جن پر اُس کا فضل
ہے اور جو پہلے سے جلال پانے کے لئے تیار کئے گئے
ہیں۔ 24 اور ہم اُن میں سے ہیں جن کو اُس نے چن
لیا ہے، نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیریہودیوں میں
سے بھی۔ 25 یوں وہ غیریہودیوں کے ناتے سے ہوسیع
کی کتاب میں فرماتا ہے،

”مَیں اُسے ’میری قوم‘ کہوں گا
جو میری قوم نہ تھی،
اور اُسے ’میری پیاری‘ کہوں گا
جو مجھے پیاری نہ تھی۔“
26 اور ”جہاں اُنہیں بتایا گیا
کہ ’تم میری قوم نہیں‘
وہاں وہ ’زندہ خدا کے فرزند‘ کہلائیں گے۔“

27 اور یسعیاہ نبی اسرائیل کے بارے میں پکارتا ہے،
”گو اسرائیلی ساحل پر کی ریت جیسے بےشمار کیوں نہ
ہوں تو بھی صرف ایک بچے ہوئے حصے کو نجات ملے
گی۔ 28 کیونکہ رب اپنا فرمان مکمل طور پر اور تیزی سے
دنیا میں پورا کرے گا۔“ 29 یسعیاہ نے یہ بات ایک اَور
پیش گوئی میں بھی کی، ”اگر رب الافواج ہماری کچھ اولاد
زندہ نہ چھوڑتا تو ہم سدوم کی طرح مٹ جاتے، ہمارا
عمورہ جیسا ستیاناس ہو جاتا۔“

اسرائیل کے لئے پولس کی دعا

30 اِس سے ہم کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہ کہ گو غیر
یہودی راست بازی کی تلاش میں نہ تھے تو بھی اُنہیں
راست بازی حاصل ہوئی، ایسی راست بازی جو ایمان
سے پیدا ہوئی۔ 31 اِس کے برعکس اسرائیلیوں کو یہ

حاصل نہ ہوئی، حالانکہ وہ ایسی شریعت کی تلاش میں
رہے جو اُنہیں راست باز ٹھہرائے۔ 32 اِس کی کیا وجہ
تھی؟ یہ کہ وہ اپنی تمام کوششوں میں ایمان پر انحصار
نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے نیک اعمال پر۔ اُنہوں نے
راہ میں پڑے پتھر سے ٹھوکر کھائی۔ 33 یہ بات کلامِ
مقدّس میں لکھی بھی ہے،

”دیکھو مَیں صیون میں ایک پتھر رکھ دیتا ہوں
جو ٹھوکر کا باعث بنے گا،
ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔
لیکن جو اُس پر ایمان لائے گا
اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔“

10 بھائیو، میری دلی آرزو اور میری اللہ سے
دعا یہ ہے کہ اسرائیلیوں کو نجات ملے۔
2 مَیں اِس کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ وہ اللہ کی غیرت
رکھتے ہیں۔ لیکن اِس غیرت کے پیچھے روحانی سمجھ نہیں
ہوتی۔ 3 وہ اُس راست بازی سے ناواقف رہے ہیں
جو اللہ کی طرف سے ہے۔ اِس کی بجائے وہ اپنی ذاتی
راست بازی قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔
یوں اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راست بازی کے
تابع نہیں کیا۔ 4 کیونکہ مسیح میں شریعت کا مقصد پورا
ہو گیا، ہاں وہ انجام تک پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ جو بھی
مسیح پر ایمان رکھتا ہے وہی راست باز ٹھہرتا ہے۔

سب کے لئے راست بازی

5 موسیٰ نے اُس راست بازی کے بارے میں لکھا
جو شریعت سے حاصل ہوتی ہے، ”جو شخص یوں کرے
گا وہ جیتا رہے گا۔“ 6 لیکن جو راست بازی ایمان سے
حاصل ہوتی ہے وہ کہتی ہے، ”اپنے دل میں نہ کہنا کہ
’کون آسمان پر چڑھے گا؟‘ (تاکہ مسیح کو نیچے لے آئے)۔
7 یہ بھی نہ کہنا کہ ’کون پاتال میں اُترے گا؟‘ (تاکہ
مسیح کو مُردوں میں سے واپس لے آئے)۔“ 8 تو پھر
کیا کرنا چاہئے؟ ایمان کی راست بازی فرماتی ہے، ”یہ
کلام تیرے قریب بلکہ تیرے منہ اور دل میں موجود
ہے۔“ کلام سے مراد ایمان کا وہ پیغام ہے جو ہم سناتے
ہیں۔ 9 یعنی یہ کہ اگر تُو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ
عیسیٰ خداوند ہے اور دل سے ایمان لائے کہ اللہ نے
اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو تجھے نجات ملے گی۔
10 کیونکہ جب ہم دل سے ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں
راست باز قرار دیتا ہے، اور جب ہم اپنے منہ سے اقرار
کرتے ہیں تو ہمیں نجات ملتی ہے۔ 11 یوں کلامِ مقدّس
فرماتا ہے، ”جو بھی اُس پر ایمان لائے اُسے شرمندہ نہیں
کیا جائے گا۔“ 12 اِس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی
ہو یا غیریہودی۔ کیونکہ سب کا ایک ہی خداوند ہے، جو
فیاضی سے ہر ایک کو دیتا ہے جو اُسے پکارتا ہے۔ 13 کیونکہ
”جو بھی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔“
14 لیکن وہ کس طرح اُسے پکار سکیں گے اگر وہ اُس
پر کبھی ایمان نہیں لائے؟ اور وہ کس طرح اُس پر ایمان
لا سکتے ہیں اگر اُنہوں نے کبھی اُس کے بارے میں سنا
نہیں؟ اور وہ کس طرح اُس کے بارے میں سن سکتے
ہیں اگر کسی نے اُنہیں یہ پیغام سنایا نہیں؟ 15 اور
سنانے والے کس طرح دوسروں کے پاس جائیں گے
اگر اُنہیں بھیجا نہ گیا؟ اِس لئے کلامِ مقدّس فرماتا ہے،
”اُن کے قدم کتنے پیارے ہیں جو خوش خبری سناتے
ہیں۔“ 16 لیکن سب نے اللہ کی یہ خوش خبری قبول
نہیں کی۔ یوں یسعیاہ نبی فرماتا ہے، ”اے رب، کون
ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟ 17 غرض، ایمان پیغام سننے

سے پیدا ہوتا ہے، یعنی مسیح کا کلام سننے سے۔
18 تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسرائیلیوں نے یہ پیغام
نہیں سنا؟ اُنہوں نے اِسے ضرور سنا۔ کلامِ مقدّس میں
لکھا ہے،

"اُن کی آواز نکل کر پوری دنیا میں سنائی دی،
اُن کے الفاظ دنیا کی انتہا تک پہنچ گئے۔"

19 تو کیا اسرائیل کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی؟ نہیں،
اُسے ضرور سمجھ آئی۔ پہلے موسیٰ اِس کا جواب دیتا ہے،

"مَیں خود ہی تمہیں غیرت دلاؤں گا،
ایک ایسی قوم کے ذریعے
جو حقیقت میں قوم نہیں ہے۔
ایک نادان قوم کے ذریعے
مَیں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔"

20 اور یسعیاہ نبی یہ کہنے کی جرأت کرتا ہے،

"جو مجھے تلاش نہیں کرتے تھے
اُنہیں مَیں نے مجھے پانے کا موقع دیا،
جو میرے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے
اُن پر مَیں ظاہر ہوا۔"

21 لیکن اسرائیل کے بارے میں وہ فرماتا ہے،

"دن بھر مَیں نے اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے
تاکہ ایک نافرمان اور سرکش قوم
کا استقبال کروں۔"

اسرائیل پر اللہ کا رحم

11 تو کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے
اپنی قوم کو رد کیا ہے؟ ہرگز نہیں! مَیں تو
خود اسرائیلی ہوں۔ ابراہیم میرا بھی باپ ہے، اور مَیں بن
یمین کے قبیلے کا ہوں۔ 2 اللہ نے اپنی قوم کو پہلے سے
چن لیا تھا۔ وہ کس طرح اُسے رد کرے گا! کیا آپ کو
معلوم نہیں کہ کلامِ مقدّس میں الیاس نبی کے بارے
میں کیا لکھا ہے؟ الیاس نے اللہ کے سامنے اسرائیلی قوم
کی شکایت کر کے کہا، 3 "اے رب، اُنہوں نے تیرے
نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو گرا دیا ہے۔ مَیں
اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے درپے
ہیں۔" 4 اِس پر اللہ نے اُسے کیا جواب دیا؟ "مَیں نے
اپنے لئے 7,000 مردوں کو بچا لیا ہے جنہوں نے
اپنے گھٹنے بعل دیوتا کے سامنے نہیں ٹیکے۔" 5 آج بھی
یہی حالت ہے۔ اسرائیل کا ایک چھوٹا حصہ بچ گیا ہے
جسے اللہ نے اپنے فضل سے چن لیا ہے۔ 6 اور چونکہ
یہ اللہ کے فضل سے ہوا ہے اِس لئے یہ اُن کی اپنی
کوششوں سے نہیں ہوا۔ ورنہ فضل فضل ہی نہ رہتا۔
7 غرض، جس چیز کی تلاش میں اسرائیل رہا وہ پوری
قوم کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ صرف اُس کے ایک چنے
ہوئے حصے کو۔ باقی سب کو فضل کے بارے میں بے
حس کر دیا گیا، 8 جس طرح کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

"آج تک اللہ نے اُنہیں
ایسی حالت میں رکھا ہے
کہ اُن کی روح مدہوش ہے،
اُن کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں
اور اُن کے کان سن نہیں سکتے۔"

9 اور داؤد فرماتا ہے،

"اُن کی میز
اُن کے لئے پھندا اور جال بن جائے،
اِس سے وہ ٹھوکر کھا کر
اپنے غلط کاموں کا معاوضہ پائیں۔
10 اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں

تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں،
اُن کی کمر ہمیشہ جھکی رہے۔"
11 تو کیا اللہ کی قوم ٹھوکر کھا کر یوں گر گئی کہ کبھی
بحال نہیں ہو گی؟ ہرگز نہیں! اُس کی خطاؤں کی وجہ
سے اللہ نے غیریہودیوں کو نجات پانے کا موقع دیا تاکہ
اسرائیلی غیرت کھائیں۔ 12 یوں یہودیوں کی خطائیں دنیا
کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن گئیں، اور اُن کا
نقصان غیریہودیوں کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن
گیا۔ تو پھر یہ برکت کتنی اَور زیادہ ہو گی جب یہودیوں کی
پوری تعداد اِس میں شامل ہو جائے گی!

غیریہودیوں کی نجات

13 آپ کو جو غیریہودی ہیں مَیں یہ بتاتا ہوں،
اللہ نے مجھے غیریہودیوں کے لئے رسول بنایا ہے، اِس
لئے مَیں اپنی اِس خدمت پر زور دیتا ہوں۔ 14 کیونکہ
مَیں چاہتا ہوں کہ میری قوم کے لوگ یہ دیکھ کر غیرت
کھائیں اور اُن میں سے کچھ بچ جائیں۔ 15 جب اُنہیں
رد کیا گیا تو باقی دنیا کی اللہ کے ساتھ صلح ہو گئی۔ تو پھر
کیا ہو گا جب اُنہیں دوبارہ قبول کیا جائے گا؟ یہ مُردوں
میں سے جی اُٹھنے کے برابر ہو گا!
16 جب آپ فصل کے پہلے آٹے سے روٹی بنا کر
اللہ کے لئے مخصوص و مقدّس کرتے ہیں تو باقی سارا آٹا
بھی مخصوص و مقدّس ہے۔ اور جب درخت کی جڑیں
مقدّس ہیں تو اُس کی شاخیں بھی مقدّس ہیں۔ 17 زیتون
کے درخت کی کچھ شاخیں توڑ دی گئی ہیں اور اُن کی جگہ
جنگلی زیتون کے درخت کی ایک شاخ پیوند کی گئی ہے۔
آپ غیریہودی اِس جنگلی شاخ سے مطابقت رکھتے ہیں۔
جس طرح یہ دوسرے درخت کی جڑ سے رس اور تقویت
پاتی ہے اُسی طرح آپ بھی یہودی قوم کی روحانی جڑ سے
تقویت پاتے ہیں۔ 18 چنانچہ آپ کا دوسری شاخوں کے
سامنے شیخی مارنے کا حق نہیں۔ اور اگر آپ شیخی ماریں
تو یہ خیال کریں کہ آپ جڑ کو قائم نہیں رکھتے بلکہ جڑ
آپ کو۔
19 شاید آپ اِس پر اعتراض کریں، "ہاں، لیکن
دوسری شاخیں توڑی گئیں تاکہ مَیں پیوند کیا جاؤں۔"
20 بےشک، لیکن یاد رکھیں، دوسری شاخیں اِس لئے
توڑی گئیں کہ وہ ایمان نہیں رکھتی تھیں اور آپ اِس لئے
اُن کی جگہ لگے ہیں کہ آپ ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ
اپنے آپ پر فخر نہ کریں بلکہ خوف رکھیں۔ 21 اللہ نے
اصلی شاخیں بچنے نہ دیں۔ اگر آپ اِس طرح کی حرکتیں
کریں تو کیا وہ آپ کو چھوڑ دے گا؟ 22 یہاں ہمیں اللہ
کی مہربانی اور سختی نظر آتی ہے — جو گر گئے ہیں اُن
کے سلسلے میں اُس کی سختی، لیکن آپ کے سلسلے میں
اُس کی مہربانی۔ اور یہ مہربانی رہے گی جب تک آپ اُس
کی مہربانی سے لپٹے رہیں گے۔ ورنہ آپ کو بھی درخت
سے کاٹ ڈالا جائے گا۔ 23 اور اگر یہودی اپنے کفر سے
باز آئیں تو اُن کی پیوند کاری دوبارہ درخت کے ساتھ
کی جائے گی، کیونکہ اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ 24 آخر
آپ خود قدرتی طور پر زیتون کے جنگلی درخت کی شاخ تھے
جسے اللہ نے توڑ کر قدرتی قوانین کے خلاف زیتون کے
اصل درخت پر لگایا۔ تو پھر وہ کتنی زیادہ آسانی سے یہودیوں
کی توڑی گئی شاخیں دوبارہ اُن کے اپنے درخت میں لگا
دے گا!

اللہ کا رحم سب پر

25 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ایک بھید سے

واقف ہو جائیں، کیونکہ یہ آپ کو اپنے آپ کو دانا سمجھنے
سے باز رکھے گا۔ بھید یہ ہے کہ اسرائیل کا ایک حصہ
اللہ کے فضل کے بارے میں بے حس ہو گیا ہے، اور
اُس کی یہ حالت اُس وقت تک رہے گی جب تک غیر
یہودیوں کی پوری تعداد اللہ کی بادشاہی میں داخل نہ
ہو جائے۔ 26 پھر پورا اسرائیل نجات پائے گا۔ یہ کلامِ
مقدّس میں بھی لکھا ہے،

''چھڑانے والا صیون سے آئے گا۔
وہ بے دینی کو یعقوب سے ہٹا دے گا۔
27 اور یہ میرا اُن کے ساتھ عہد ہو گا
جب مَیں اُن کے گناہوں کو
اُن سے دُور کروں گا۔''

28 چونکہ یہودی اللہ کی خوش خبری قبول نہیں کرتے
اِس لئے وہ اللہ کے دشمن ہیں، اور یہ بات آپ کے لئے
فائدے کا باعث بن گئی ہے۔ تو بھی وہ اللہ کو پیارے
ہیں، اِس لئے کہ اُس نے اُن کے باپ دادا ابراہیم،
اسحاق اور یعقوب کو چن لیا تھا۔ 29 کیونکہ جب بھی
اللہ کسی کو اپنی نعمتوں سے نواز کر بُلاتا ہے تو اُس کی
یہ نعمتیں اور بُلاوے کبھی نہیں مٹنے کی۔ 30 ماضی میں
غیر یہودی اللہ کے تابع نہیں تھے، لیکن اب اللہ نے
آپ پر یہودیوں کی نافرمانی کی وجہ سے رحم کیا ہے۔
31 اب اِس کے اُلٹ ہے کہ یہودی خود آپ پر کئے
گئے رحم کی وجہ سے اللہ کے تابع نہیں ہیں، اور لازم ہے
کہ اللہ اُن پر بھی رحم کرے۔ 32 کیونکہ اُس نے سب کو
نافرمانی کے قیدی بنا دیا ہے تاکہ سب پر رحم کرے۔

اللہ کی تمجید

33 واہ! اللہ کی دولت، حکمت اور علم کیا ہی گہرا ہے۔
کون اُس کے فیصلوں کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے! کون اُس
کی راہوں کا کھوج لگا سکتا ہے! 34 کلامِ مقدّس یوں
فرماتا ہے،

''کس نے رب کی سوچ کو جانا؟
یا کون اِتنا علم رکھتا ہے
کہ وہ اُسے مشورہ دے؟
35 کیا کسی نے کبھی اُسے کچھ دیا
کہ اُسے اِس کا معاوضہ دینا پڑے؟''

36 کیونکہ سب کچھ اُسی نے پیدا کیا ہے، سب کچھ
اُسی کے ذریعے اور اُسی کے جلال کے لئے قائم ہے۔
اُسی کی تمجید ابد تک ہوتی رہے! آمین۔

پوری زندگی اللہ کی خدمت میں

12 بھائیو، اللہ نے آپ پر کتنا رحم کیا ہے!
اب ضروری ہے کہ آپ اپنے بدنوں کو اللہ
کے لئے مخصوص کریں، کہ وہ ایک ایسی زندہ اور مقدّس
قربانی بن جائیں جو اُسے پسند آئے۔ ایسا کرنے سے آپ
اُس کی معقول عبادت کریں گے۔ 2 اِس دنیا کے سانچے
میں نہ ڈھل جائیں بلکہ اللہ کو آپ کی سوچ کی تجدید کرنے
دیں تاکہ آپ وہ شکل و صورت اپنا سکیں جو اُسے پسند
ہے۔ پھر آپ اللہ کی مرضی کو پہچان سکیں گے، وہ کچھ جو
اچھا، پسندیدہ اور کامل ہے۔
3 اُس رحم کی بنا پر جو اللہ نے مجھ پر کیا مَیں آپ میں
سے ہر ایک کو ہدایت دیتا ہوں کہ اپنی حقیقی حیثیت
کو جان کر اپنے آپ کو اِس سے زیادہ نہ سمجھیں۔ کیونکہ
جس پیمانے سے اللہ نے ہر ایک کو ایمان بخشا ہے اُسی
کے مطابق وہ سمجھ داری سے اپنی حقیقی حیثیت کو جان
لے۔ 4 ہمارے ایک ہی جسم میں بہت سے اعضا ہیں،

اور ہر ایک عضو کا فرق فرق کام ہوتا ہے۔ 5 اِسی طرح
گو ہم بہت ہیں، لیکن مسیح میں ایک ہی بدن ہیں، جس
میں ہر عضو دوسروں کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔ 6 اللہ
نے اپنے فضل سے ہر ایک کو مختلف نعمتوں سے نوازا
ہے۔ اگر آپ کی نعمت نبوّت کرنا ہے تو اپنے ایمان
کے مطابق نبوّت کریں۔ 7 اگر آپ کی نعمت خدمت کرنا
ہے تو خدمت کریں۔ اگر آپ کی نعمت تعلیم دینا ہے تو
تعلیم دیں۔ 8 اگر آپ کی نعمت حوصلہ افزائی کرنا ہے تو
حوصلہ افزائی کریں۔ اگر آپ کی نعمت دوسروں کی ضروریات
پوری کرنا ہے تو خلوص دلی سے یہی کریں۔ اگر آپ کی
نعمت راہنمائی کرنا ہے تو سرگرمی سے راہنمائی کریں۔ اگر
آپ کی نعمت رحم کرنا ہے تو خوشی سے رحم کریں۔

9 آپ کی محبت محض دکھاوے کی نہ ہو۔ جو کچھ بُرا
ہے اُس سے نفرت کریں اور جو کچھ اچھا ہے اُس کے
ساتھ لپٹے رہیں۔ 10 آپ کی ایک دوسرے کے لئے
برادرانہ محبت سرگرم ہو۔ ایک دوسرے کی عزت کرنے
میں آپ خود پہلا قدم اُٹھائیں۔ 11 آپ کا جوش ڈھیلا
نہ پڑ جائے بلکہ روحانی سرگرمی سے خداوند کی خدمت
کریں۔ 12 اُمید میں خوش، مصیبت میں ثابت قدم اور
دعا میں لگے رہیں۔ 13 جب مقدسین ضرورت مند ہیں
تو اُن کی مدد کرنے میں شریک ہوں۔ مہمان نوازی میں
لگے رہیں۔

14 جو آپ کو ایذا پہنچائیں اُن کو برکت دیں۔ اُن پر
لعنت مت کریں بلکہ برکت چاہیں۔ 15 خوشی منانے
والوں کے ساتھ خوشی منائیں اور رونے والوں کے ساتھ
روئیں۔ 16 ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں۔
اونچی سوچ نہ رکھیں بلکہ دبے ہوؤں سے رفاقت رکھیں۔
اپنے آپ کو دانا مت سمجھیں۔

17 اگر کوئی آپ سے بُرا سلوک کرے تو بدلے میں
اُس سے بُرا سلوک نہ کرنا۔ دھیان رکھیں کہ جو کچھ سب
کی نظر میں اچھا ہے وہی عمل میں لائیں۔ 18 اپنی طرف
سے پوری کوشش کریں کہ جہاں تک ممکن ہو سب کے
ساتھ میل ملاپ رکھیں۔ 19 عزیزو، انتقام مت لیں بلکہ
اللہ کے غضب کو بدلہ لینے کا موقع دیں۔ کیونکہ کلامِ
مقدّس میں لکھا ہے، ”رب فرماتا ہے، انتقام لینا میرا ہی
کام ہے، مَیں ہی بدلہ لوں گا۔“ 20 اِس کے بجائے ”اگر
تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا، اگر پیاسا ہو تو پانی
پلا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر جلتے ہوئے
کوئلوں کا ڈھیر لگائے گا۔“ 21 اپنے پر بُرائی کو غالب نہ
آنے دیں بلکہ بھلائی سے آپ بُرائی پر غالب آئیں۔

رعایا کے فرائض

13 ہر شخص اختیار رکھنے والے حکمرانوں کے
تابع رہے، کیونکہ تمام اختیار اللہ کی طرف
سے ہے۔ جو اختیار رکھتے ہیں اُنہیں اللہ کی طرف سے
مقرر کیا گیا ہے۔ 2 چنانچہ جو حکمران کی مخالفت کرتا ہے
وہ اللہ کے فرمان کی مخالفت کرتا اور یوں اپنے آپ پر اللہ
کی عدالت لاتا ہے۔ 3 کیونکہ حکمران اُن کے لئے خوف
کا باعث نہیں ہوتے جو صحیح کام کرتے ہیں بلکہ اُن کے
لئے جو غلط کام کرتے ہیں۔ کیا آپ حکمران سے خوف
کھائے بغیر زندگی گزارنا چاہتے ہیں؟ تو پھر وہ کچھ کریں
جو اچھا ہے تو وہ آپ کو شاباش دے گا۔ 4 کیونکہ وہ اللہ
کا خادم ہے جو آپ کی بہتری کے لئے خدمت کرتا ہے۔
لیکن اگر آپ غلط کام کریں تو ڈریں، کیونکہ وہ اپنی تلوار کو
خواہ مخواہ تھامے نہیں رکھتا۔ وہ اللہ کا خادم ہے اور اُس کا
غضب غلط کام کرنے والے پر نازل ہوتا ہے۔ 5 اِس لئے

لازم ہے کہ آپ حکومت کے تابع رہیں، نہ صرف سزا سے
بچنے کے لئے بلکہ اِس لئے بھی کہ آپ کے ضمیر پر داغ
نہ لگے۔
6 یہی وجہ ہے کہ آپ ٹیکس ادا کرتے ہیں،
کیونکہ سرکاری ملازم اللہ کے خادم ہیں جو اِس خدمت کو
سرانجام دینے میں لگے رہتے ہیں۔ 7 چنانچہ ہر ایک کو وہ
کچھ دیں جو اُس کا حق ہے، ٹیکس لینے والے کو ٹیکس
اور کسٹم ڈیوٹی لینے والے کو کسٹم ڈیوٹی۔ جس کا خوف رکھنا
آپ پر فرض ہے اُس کا خوف مانیں اور جس کا احترام کرنا
آپ پر فرض ہے اُس کا احترام کریں۔

ایک دوسرے کے لئے فرائض

8 کسی کے بھی قرض دار نہ رہیں۔ صرف ایک قرض ہے
جو آپ کبھی نہیں اُتار سکتے، ایک دوسرے سے محبت
رکھنے کا قرض۔ یہ کرتے رہیں کیونکہ جو دوسروں سے
محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت کے تمام تقاضے پورے
کئے ہیں۔ 9 مثلاً شریعت میں لکھا ہے، ”قتل نہ کرنا،
زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، لالچ نہ کرنا۔“ اور دیگر جتنے
احکام ہیں اِس ایک ہی حکم میں سمائے ہوئے ہیں کہ
”اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ
سے رکھتا ہے۔“ 10 جو کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اُس
سے غلط سلوک نہیں کرتا۔ یوں محبت شریعت کے تمام
تقاضے پورے کرتی ہے۔
11 ایسا کرنا لازم ہے، کیونکہ آپ خود اِس وقت کی
اہمیت کو جانتے ہیں کہ نیند سے جاگ اُٹھنے کی گھڑی
آ چکی ہے۔ کیونکہ جب ہم ایمان لائے تھے تو ہماری
نجات اِتنی قریب نہیں تھی جتنی کہ اب ہے۔ 12 رات
ڈھلنے والی ہے اور دن نکلنے والا ہے۔ اِس لئے آئیں، ہم
تاریکی کے کام گندے کپڑوں کی طرح اُتار کر نور کے
ہتھیار باندھ لیں۔ 13 ہم شریف زندگی گزاریں، ایسے
لوگوں کی طرح جو دن کی روشنی میں چلتے ہیں۔ اِس
لئے لازم ہے کہ ہم اِن چیزوں سے باز رہیں: بدمستوں
کی رنگ رلیوں اور شراب نوشی سے، زناکاری اور عیاشی
سے، اور جھگڑے اور حسد سے۔ 14 اِس کے بجائے خداوند
عیسیٰ مسیح کو پہن لیں اور اپنی پرانی فطرت کی پرورش
یوں نہ کریں کہ گناہ آلودہ خواہشات بیدار ہو جائیں۔

ایک دوسرے کو مجرم مت ٹھہرانا

14 جس کا ایمان کمزور ہے اُسے قبول کریں،
اور اُس کے ساتھ بحث مباحثہ نہ کریں۔
2 ایک کا ایمان تو اُسے ہر چیز کھانے کی اجازت دیتا ہے
جبکہ کمزور ایمان رکھنے والا صرف سبزیاں کھاتا ہے۔ 3 جو
سب کچھ کھاتا ہے وہ اُسے حقیر نہ جانے جو یہ نہیں کر
سکتا۔ اور جو یہ نہیں کر سکتا وہ اُسے مجرم نہ ٹھہرائے جو
سب کچھ کھاتا ہے، کیونکہ اللہ نے اُسے قبول کیا ہے۔
4 آپ کون ہیں کہ کسی اَور کے غلام کا فیصلہ کریں؟
اُس کا اپنا مالک فیصلہ کرے گا کہ وہ کھڑا رہے یا گر
جائے۔ اور وہ ضرور کھڑا رہے گا، کیونکہ خداوند اُسے قائم
رکھنے پر قادر ہے۔
5 کچھ لوگ ایک دن کو دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ
اہم قرار دیتے ہیں جبکہ دوسرے تمام دنوں کی اہمیت
برابر سمجھتے ہیں۔ آپ جو بھی خیال رکھیں، ہر ایک اُسے
پورے یقین کے ساتھ رکھے۔ 6 جو ایک دن کو خاص
قرار دیتا ہے وہ اِس سے خداوند کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔
اِسی طرح جو سب کچھ کھاتا ہے وہ اِس سے خداوند کو
جلال دینا چاہتا ہے۔ یہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس

کے لئے خدا کا شکر کرتا ہے۔ لیکن جو کچھ کھانوں سے
پرہیز کرتا ہے وہ بھی خدا کا شکر کر کے اِس سے اُس
کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔ 7 بات یہ ہے کہ ہم میں سے
کوئی نہیں جو صرف اپنے واسطے زندگی گزارتا ہے اور کوئی
نہیں جو صرف اپنے واسطے مرتا ہے۔ 8 اگر ہم زندہ ہیں
تو اِس لئے کہ خداوند کو جلال دیں، اور اگر ہم مریں
تو اِس لئے کہ ہم خداوند کو جلال دیں۔ غرض ہم خداوند
ہی کے ہیں، خواہ زندہ ہوں یا مُردہ۔ 9 کیونکہ مسیح اِسی
مقصد کے لئے مُوا اور جی اُٹھا کہ وہ مُردوں اور زندوں
دونوں کا مالک ہو۔ 10 تو پھر آپ جو صرف سبزی کھاتے
ہیں اپنے بھائی کو مجرم کیوں ٹھہراتے ہیں؟ اور آپ جو
سب کچھ کھاتے ہیں اپنے بھائی کو حقیر کیوں جانتے
ہیں؟ یاد رکھیں کہ ایک دن ہم سب اللہ کے تختِ
عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ 11 کلامِ مقدّس
میں یہی لکھا ہے،

رب فرماتا ہے، ”میری حیات کی قسم،
ہر گھٹنا میرے سامنے جھکے گا
اور ہر زبان اللہ کی تمجید کرے گی۔“

12 ہاں، ہم میں سے ہر ایک کو اللہ کے سامنے اپنی
زندگی کا جواب دینا پڑے گا۔

دوسروں کے لئے گرنے کا باعث نہ بننا

13 چنانچہ آئیں، ہم ایک دوسرے کو مجرم نہ ٹھہرائیں۔
پورے عزم کے ساتھ اِس کا خیال رکھیں کہ آپ اپنے
بھائی کے لئے ٹھوکر کھانے یا گناہ میں گرنے کا باعث
نہ بنیں۔ 14 مجھے خداوند مسیح میں علم اور یقین ہے کہ
کوئی بھی کھانا بذاتِ خود ناپاک نہیں ہے۔ لیکن جو کسی
کھانے کو ناپاک سمجھتا ہے اُس کے لئے وہ کھانا ناپاک
ہی ہے۔ 15 اگر آپ اپنے بھائی کو اپنے کسی کھانے کے
باعث پریشان کر رہے ہیں تو آپ محبت کی روح میں
زندگی نہیں گزار رہے۔ اپنے بھائی کو اپنے کھانے سے
ہلاک نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ مسیح نے اُس کے لئے اپنی
جان دی ہے۔ 16 ایسا نہ ہو کہ لوگ اُس اچھی چیز پر کفر
بکیں جو آپ کو مل گئی ہے۔ 17 کیونکہ اللہ کی بادشاہی
کھانے پینے کی چیزوں پر قائم نہیں ہے بلکہ راست بازی،
صلح سلامتی اور روح القدس میں خوشی پر۔ 18 جو یوں
مسیح کی خدمت کرتا ہے وہ اللہ کو پسند اور انسانوں کو
منظور ہے۔

19 چنانچہ آئیں، ہم پوری جد و جہد کے ساتھ وہ کچھ
کرنے کی کوشش کریں جو صلح سلامتی اور ایک دوسرے
کی روحانی تعمیر و ترقی کا باعث ہے۔ 20 اللہ کا کام کسی
کھانے کی خاطر برباد نہ کریں۔ ہر کھانا پاک ہے، لیکن
اگر آپ کچھ کھاتے ہیں جس سے دوسرے کو ٹھیس لگے تو
یہ غلط ہے۔ 21 بہتر یہ ہے کہ نہ آپ گوشت کھائیں،
نہ مَے پئیں اور نہ کوئی اَور قدم اُٹھائیں جس سے آپ
کا بھائی ٹھوکر کھائے۔ 22 جو بھی ایمان آپ اِس ناتے
سے رکھتے ہیں وہ آپ اور اللہ تک محدود رہے۔ مبارک
ہے وہ جو کسی چیز کو جائز قرار دے کر اپنے آپ کو مجرم
نہیں ٹھہراتا۔ 23 لیکن جو شک کرتے ہوئے کوئی کھانا
کھاتا ہے اُسے مجرم ٹھہرایا جاتا ہے، کیونکہ اُس کا یہ عمل
ایمان پر مبنی نہیں ہے۔ اور جو بھی عمل ایمان پر مبنی نہیں
ہوتا وہ گناہ ہے۔

بُردباری

15 ہم طاقت وروں کا فرض ہے کہ کمزوروں کی
کمزوریاں برداشت کریں۔ ہم صرف اپنے

آپ کو خوش کرنے کی خاطر زندگی نہ گزاریں 2 بلکہ ہر
ایک اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری اور روحانی تعمیر و ترقی
کے لئے خوش کرے۔ 3 کیونکہ مسیح نے بھی خود کو
خوش رکھنے کے لئے زندگی نہیں گزاری۔ کلامِ مقدّس
میں اُس کے بارے میں یہی لکھا ہے، ”جو تجھے گالیاں
دیتے ہیں اُن کی گالیاں مجھ پر آ گئی ہیں۔“ 4 یہ سب
کچھ ہمیں ہماری نصیحت کے لئے لکھا گیا تاکہ ہم ثابت
قدمی اور کلامِ مقدّس کی حوصلہ افزا باتوں سے اُمید
پائیں۔ 5 اب ثابت قدمی اور حوصلہ دینے والا خدا آپ
کو توفیق دے کہ آپ مسیح عیسیٰ کا نمونہ اپنا کر یگانگت کی
روح میں ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاریں۔ 6 تب
ہی آپ مل کر ایک ہی آواز کے ساتھ خدا، ہمارے
خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کو جلال دے سکیں گے۔

غیریہودیوں کے لئے خوش خبری

7 چنانچہ جس طرح مسیح نے آپ کو قبول کیا ہے
اُسی طرح ایک دوسرے کو بھی قبول کریں تاکہ اللہ کو
جلال ملے۔ 8 یاد رکھیں کہ مسیح اللہ کی صداقت کا اظہار
کر کے یہودیوں کا خادم بنا تاکہ اُن وعدوں کی تصدیق
کرے جو ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے کئے گئے تھے۔
9 وہ اِس لئے بھی خادم بنا کہ غیریہودی اللہ کو اُس
رحم کے لئے جلال دیں جو اُس نے اُن پر کیا ہے۔ کلامِ
مقدّس میں یہی لکھا ہے،

”اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا کروں گا،
تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔“

10 یہ بھی لکھا ہے،

”اے دیگر قومو،
اُس کی اُمّت کے ساتھ خوشی مناؤ!“

11 پھر لکھا ہے،

”اے تمام اقوام، رب کی تمجید کرو!
اے تمام اُمّتو، اُس کی ستائش کرو!“

12 اور یسعیاہ نبی یہ فرماتا ہے،

”یسّی کی جڑ سے ایک کونپل پھوٹ نکلے گی،
ایک ایسا آدمی اُٹھے گا
جو قوموں پر حکومت کرے گا۔
غیریہودی اُس پر آس رکھیں گے۔“

13 اُمید کا خدا آپ کو ایمان رکھنے کے باعث ہر خوشی
اور سلامتی سے معمور کرے تاکہ روح القدس کی قدرت
سے آپ کی اُمید بڑھ کر دل سے چھلک جائے۔

دلیری سے لکھنے کی وجہ

14 میرے بھائیو، مجھے پورا یقین ہے کہ آپ خود
بھلائی سے معمور ہیں، کہ آپ ہر طرح کا علم و عرفان
رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کے قابل
بھی ہیں۔ 15 تو بھی مَیں نے یاد دلانے کی خاطر آپ
کو کئی باتیں لکھنے کی دلیری کی ہے۔ کیونکہ مَیں اللہ کے
فضل سے 16 آپ غیریہودیوں کے لئے مسیح عیسیٰ کا
خادم ہوں۔ اور مَیں اللہ کی خوش خبری پھیلانے میں بیت
المقدّس کے امام کی سی خدمت سرانجام دیتا ہوں تاکہ
آپ ایک ایسی قربانی بن جائیں جو اللہ کو پسند آئے اور
جسے روح القدس نے اُس کے لئے مخصوص و مقدّس
کیا ہو۔ 17 چنانچہ مَیں مسیح عیسیٰ میں اللہ کے سامنے
اپنی خدمت پر فخر کر سکتا ہوں۔ 18 کیونکہ مَیں صرف
اُس کام کے بارے میں بات کرنے کی جرأت کروں
گا جو مسیح نے میری معرفت کیا ہے اور جس سے غیر
یہودی اللہ کے تابع ہو گئے ہیں۔ ہاں، مسیح ہی نے یہ

کام کلام اور عمل سے، 19 الٰہی نشانوں اور معجزوں کی
قوت سے اور اللہ کے روح کی قدرت سے سرانجام دیا
ہے۔ یوں مَیں نے یروشلم سے لے کر صوبہ اِلُرِکُم تک
سفر کرتے کرتے اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت
پوری کی ہے۔ 20 اور مَیں اِسے اپنی عزت کا باعث سمجھا
کہ خوش خبری وہاں سناؤں جہاں مسیح کے بارے میں
خبر نہیں پہنچی۔ کیونکہ مَیں ایسی بنیاد پر تعمیر نہیں کرنا
چاہتا تھا جو کسی اَور نے ڈالی تھی۔ 21 کلامِ مقدّس یہی
فرماتا ہے،

”جنہیں اُس کے بارے میں نہیں بتایا گیا
وہ دیکھیں گے،
اور جنہوں نے نہیں سنا
اُنہیں سمجھ آئے گی۔“

پولس کا روم جانے کا ارادہ

22 یہی وجہ ہے کہ مجھے اِتنی دفعہ آپ کے پاس آنے
سے روکا گیا ہے۔ 23 لیکن اب میری اِن علاقوں میں
خدمت پوری ہو چکی ہے۔ اور چونکہ مَیں اِتنے سالوں
سے آپ کے پاس آنے کا آرزومند رہا ہوں 24 اِس
لئے اب یہ خواہش پوری کرنے کی اُمید رکھتا ہوں۔
کیونکہ مَیں نے سپین جانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اُمید ہے
کہ راستے میں آپ سے ملوں گا اور آپ آگے کے سفر
کے لئے میری مدد کر سکیں گے۔ لیکن پہلے مَیں کچھ
دیر کے لئے آپ کی رفاقت سے لطف اندوز ہونا چاہتا
ہوں۔ 25 اِس وقت مَیں یروشلم جا رہا ہوں تاکہ وہاں
کے مقدّسین کی خدمت کروں۔ 26 کیونکہ مکِدُنیہ اور اخیہ
کی جماعتوں نے یروشلم کے اُن مقدّسین کے لئے ہدیہ
جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو غریب ہیں۔ 27 اُنہوں
نے یہ خوشی سے کیا اور در اصل یہ اُن کا فرض بھی ہے۔
غیریہودی تو یہودیوں کی روحانی برکتوں میں شریک ہوئے
ہیں، اِس لئے غیریہودیوں کا فرض ہے کہ وہ یہودیوں
کو بھی اپنی مالی برکتوں میں شریک کر کے اُن کی خدمت
کریں۔ 28 چنانچہ اپنا یہ فرض ادا کرنے اور مقامی بھائیوں
کا یہ سارا پھل یروشلم کے ایمان داروں تک پہنچانے کے
بعد مَیں آپ کے پاس سے ہوتا ہوا سپین جاؤں گا۔
29 اور مَیں جانتا ہوں کہ جب مَیں آپ کے پاس آؤں
گا تو مسیح کی پوری برکت لے کر آؤں گا۔

30 بھائیو، مَیں ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح اور روح
القدس کی محبت کو یاد دلا کر آپ سے منت کرتا ہوں
کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں اور یوں میری
روحانی جنگ میں شریک ہو جائیں۔ 31 اِس کے لئے دعا
کریں کہ مَیں صوبہ یہودیہ کے غیرایمان داروں سے بچا
رہوں اور کہ میری یروشلم میں خدمت وہاں کے مقدّسین
کو پسند آئے۔ 32 کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جب مَیں اللہ
کی مرضی سے آپ کے پاس آؤں گا تو میرے دل میں
خوشی ہو اور ہم ایک دوسرے کی رفاقت سے تر و تازہ
ہو جائیں۔ 33 سلامتی کا خدا آپ سب کے ساتھ ہو۔
آمین۔

سلام و دعا

16 ہماری بہن فیبے آپ کے پاس آ رہی ہے۔
وہ کنخریہ شہر کی جماعت میں خادمہ ہے۔
مَیں اُس کی سفارش کرتا ہوں 2 بلکہ خداوند میں عرض
ہے کہ آپ اُس کا ویسے ہی استقبال کریں جیسے کہ مقدّسین
کو کرنا چاہئے۔ جس معاملے میں بھی اُسے آپ کی مدد کی
ضرورت ہو اُس میں اُس کا ساتھ دیں، کیونکہ اُس نے بہت

لوگوں کی بلکہ میری بھی مدد کی ہے۔
3 پرسکلہ اور اکولہ کو میرا سلام دینا جو مسیح عیسیٰ میں
میرے ہم خدمت رہے ہیں۔ 4 اُنہوں نے میرے لئے
اپنی جان پر کھیلا۔ نہ صرف مَیں بلکہ غیریہودیوں کی جماعتیں
اُن کی احسان مند ہیں۔ 5 اُن کے گھر میں جمع ہونے والی
جماعت کو بھی میرا سلام دینا۔
میرے عزیز دوست اِپینتس کو میرا سلام دینا۔ وہ
صوبہ آسیہ میں مسیح کا پہلا پیروکار یعنی اُس علاقے کی
فصل کا پہلا پھل تھا۔ 6 مریم کو میرا سلام جس نے
آپ کے لئے بڑی محنت مشقت کی ہے۔ 7 اندرُنیکس
اور یونیہ کو میرا سلام۔ وہ میرے ہم وطن ہیں اور جیل
میں میرے ساتھ وقت گزارا ہے۔ رسولوں میں وہ نمایاں
حیثیت رکھتے ہیں، اور وہ مجھ سے پہلے مسیح کے پیچھے ہو
لئے تھے۔
8 امپلیاطس کو سلام۔ وہ خداوند میں مجھے عزیز ہے۔
9 مسیح میں ہمارے ہم خدمت اُربانس کو سلام اور اِسی
طرح میرے عزیز دوست اِستخُس کو بھی۔ 10 اپلیس کو
سلام جس کی مسیح کے ساتھ وفاداری کو آزمایا گیا ہے۔
ارستبولس کے گھر والوں کو سلام۔ 11 میرے ہم وطن
ہیرودیون کو سلام اور اِسی طرح نرکسس کے اُن گھر والوں
کو بھی جو مسیح کے پیچھے ہو لئے ہیں۔
12 ترُوفینہ اور ترُوفوسہ کو سلام جو خداوند کی خدمت
میں محنت مشقت کرتی ہیں۔ میری عزیز بہن پرسس کو
سلام جس نے خداوند کی خدمت میں بڑی محنت مشقت
کی ہے۔ 13 ہمارے خداوند کے چنے ہوئے بھائی روفس
کو سلام اور اِسی طرح اُس کی ماں کو بھی جو میری ماں بھی
ہے۔ 14 اسنکرتس، فلگون، ہرمیس، پتروباس، ہرماس اور اُن
کے ساتھی بھائیوں کو میرا سلام دینا۔ 15 فللگس اور یولیہ،
نیریوس اور اُس کی بہن، اُلمپاس اور اُن کے ساتھ تمام
مقدّسین کو سلام۔
16 ایک دوسرے کو مقدّس بوسہ دے کر سلام کریں۔
مسیح کی تمام جماعتوں کی طرف سے آپ کو سلام۔

آخری ہدایات

17 بھائیو، مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُن
سے خبردار رہیں جو پارٹی بازی اور ٹھوکر کا باعث بنتے
ہیں۔ یہ اُس تعلیم کے خلاف ہے جو آپ کو دی گئی
ہے۔ اُن سے کنارہ کریں 18 کیونکہ ایسے لوگ ہمارے
خداوند مسیح کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ اپنے پیٹ کی۔
وہ اپنی میٹھی اور چکنی چپڑی باتوں سے سادہ لوح لوگوں
کے دلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ 19 آپ کی فرماں برداری
کی خبر سب تک پہنچ گئی ہے۔ یہ دیکھ کر مَیں آپ کے
بارے میں خوش ہوں۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ آپ
اچھا کام کرنے کے لحاظ سے دانش مند اور بُرا کام کرنے
کے لحاظ سے بے قصور ہوں۔ 20 سلامتی کا خدا جلد ہی
ابلیس کو آپ کے پاؤں تلے کچلوا ڈالے گا۔
ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔
21 میرا ہم خدمت تیمُتھیُس آپ کو سلام دیتا ہے، اور
اِسی طرح میرے ہم وطن لوکیُس، یاسون اور سوسپطرس۔
22 مَیں، ترتیُس اِس خط کا کاتب ہوں۔ میری طرف
سے بھی خداوند میں آپ کو سلام۔
23 گیُس کی طرف سے آپ کو سلام۔ مَیں اور پوری
جماعت اُس کے مہمان رہے ہیں۔ شہر کے خزانچی
اراستس اور ہمارے بھائی کوارتس بھی آپ کو سلام کہتے
ہیں۔ 24 [ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ سب کے
ساتھ ہوتا رہے۔]

آخری دعا

25 اللہ کی تمجید ہو، جو آپ کو مضبوط کرنے پر قادر
ہے، کیونکہ عیسیٰ مسیح کے بارے میں اُس خوش خبری
سے جو مَیں سناتا ہوں اور اُس بھید کے انکشاف سے
جو ازل سے پوشیدہ رہا وہ آپ کو قائم رکھ سکتا ہے۔
26 اب اِس بھید کی حقیقت نبیوں کے صحیفوں سے ظاہر
کی گئی ہے اور ابدی خدا کے حکم پر تمام قوموں کو
معلوم ہو گئی ہے تاکہ سب ایمان لا کر اللہ کے تابع
ہو جائیں۔
27 اللہ کی تمجید ہو جو واحد دانش مند ہے۔ اُسی کا
عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ابد تک جلال ہوتا رہے!
آمین۔

کُرِنتھیوں کے نام
پولس رسول کا پہلا خط

سلام

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے، جو اللہ کے
ارادے سے مسیح عیسیٰ کا بُلایا ہوا رسول ہے، اور
ہمارے بھائی سوستھنیس کی طرف سے۔
2 مَیں کُرِنتھس میں موجود اللہ کی جماعت کو لکھ رہا
ہوں، آپ کو جنہیں مسیح عیسیٰ میں مقدّس کیا گیا ہے،
جنہیں مقدّس ہونے کے لئے بُلایا گیا ہے۔ ساتھ ہی
یہ خط اُن تمام لوگوں کے نام بھی ہے جو ہر جگہ ہمارے
خداوند عیسیٰ مسیح کا نام لیتے ہیں جو اُن کا اور ہمارا
خداوند ہے۔
3 ہمارا خدا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی عطا کریں۔

شکر

4 مَیں ہمیشہ آپ کے لئے خدا کا شکر کرتا ہوں کہ
اُس نے آپ کو مسیح عیسیٰ میں اِتنا فضل بخشا ہے۔
5 آپ کو اُس میں ہر لحاظ سے دولت مند کیا گیا ہے،
ہر قسم کی تقریر اور علم و عرفان میں۔ 6 کیونکہ مسیح
کی گواہی نے آپ کے درمیان زور پکڑ لیا ہے، 7 اِس
لئے آپ کو ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے ظہور کا انتظار
کرتے کرتے کسی بھی برکت میں کمی نہیں۔ 8 وہی آپ
کو آخر تک مضبوط بنائے رکھے گا، اِس لئے آپ ہمارے
خداوند عیسیٰ مسیح کی دوسری آمد کے دن بےالزام ٹھہریں
گے۔ 9 اللہ پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے جس نے آپ کو
بُلا کر اپنے فرزند ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی رفاقت میں
شریک کیا ہے۔

کُرِنتھیوں کی پارٹی بازی

10 بھائیو، مَیں اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں
آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ سب ایک ہی بات
کہیں۔ آپ کے درمیان پارٹی بازی نہیں بلکہ ایک ہی
سوچ اور ایک ہی رائے ہونی چاہئے۔ 11 کیونکہ میرے
بھائیو، آپ کے بارے میں مجھے خلوئے کے گھر والوں
سے معلوم ہوا ہے کہ آپ جھگڑوں میں اُلجھ گئے ہیں۔

12 مطلب یہ ہے کہ آپ میں سے کوئی کہتا ہے، ”مَیں
پولس کی پارٹی کا ہوں،“ کوئی ”مَیں اپلّوس کی پارٹی کا
ہوں،“ کوئی ”مَیں کیفا کی پارٹی کا ہوں“ اور کوئی
کہ ”مَیں مسیح کی پارٹی کا ہوں۔“ 13 کیا مسیح بٹ گیا؟
کیا آپ کی خاطر پولس کو صلیب پر چڑھایا گیا؟ یا کیا آپ
کو پولس کے نام سے بپتسمہ دیا گیا؟
14 خدا کا شکر ہے کہ مَیں نے آپ میں سے کسی کو
بپتسمہ نہیں دیا سوائے کرسپُس اور گیُس کے۔ 15 اِس
لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مَیں نے پولس کے نام سے
بپتسمہ پایا ہے۔ 16 ہاں مَیں نے ستفناس کے گھرانے
کو بھی بپتسمہ دیا۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے اِس
کے علاوہ کسی اَور کو بپتسمہ نہیں دیا۔ 17 مسیح نے مجھے
بپتسمہ دینے کے لئے رسول بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اِس
لئے کہ اللہ کی خوش خبری سناؤں۔ اور یہ کام مجھے دنیاوی
حکمت سے آراستہ تقریر سے نہیں کرنا ہے تاکہ مسیح کی
صلیب کی طاقت بےاثر نہ ہو جائے۔

صلیب کا پیغام

18 کیونکہ صلیب کا پیغام اُن کے لئے جن کا انجام
ہلاکت ہے بےوقوفی ہے جبکہ ہمارے لئے جن کا
انجام نجات ہے یہ اللہ کی قدرت ہے۔ 19 چنانچہ پاک
نوشتوں میں لکھا ہے،

”مَیں دانش مندوں کی دانش کو تباہ کروں گا
اور سمجھ داروں کی سمجھ کو رد کروں گا۔“

20 اب دانش مند شخص کہاں ہے؟ عالِم کہاں ہے؟
اِس جہان کا مناظرے کا ماہر کہاں ہے؟ کیا اللہ نے دنیا
کی حکمت و دانائی کو بےوقوفی ثابت نہیں کیا؟
21 کیونکہ اگرچہ دنیا اللہ کی دانائی سے گھری ہوئی ہے
تو بھی دنیا نے اپنی دانائی کی بدولت اللہ کو نہ پہچانا۔ اِس
لئے اللہ کو پسند آیا کہ وہ صلیب کے پیغام کی بےوقوفی
کے ذریعے ہی ایمان رکھنے والوں کو نجات دے۔
22 یہودی تقاضا کرتے ہیں کہ الٰہی باتوں کی تصدیق الٰہی
نشانوں سے کی جائے جبکہ یونانی دانائی کے وسیلے سے اِن
کی تصدیق کے خواہاں ہیں۔ 23 اِس کے مقابلے میں ہم
مسیحِ مصلوب کی منادی کرتے ہیں۔ یہودی اِس سے
ٹھوکر کھا کر ناراض ہو جاتے ہیں جبکہ غیریہودی اِسے
بےوقوفی قرار دیتے ہیں۔ 24 لیکن جو اللہ کے بُلائے
ہوئے ہیں، خواہ وہ یہودی ہوں خواہ یونانی، اُن کے لئے
مسیح اللہ کی قدرت اور اللہ کی دانائی ہوتا ہے۔ 25 کیونکہ
اللہ کی جو بات بےوقوفی لگتی ہے وہ انسان کی دانائی سے
زیادہ دانش مند ہے۔ اور اللہ کی جو بات کمزور لگتی ہے وہ
انسان کی طاقت سے زیادہ طاقت ور ہے۔
26 بھائیو، اِس پر غور کریں کہ آپ کا کیا حال تھا
جب خدا نے آپ کو بُلایا۔ آپ میں سے کم ہیں جو دنیا
کے معیار کے مطابق دانا ہیں، کم ہیں جو طاقت ور ہیں،
کم ہیں جو عالی خاندان سے ہیں۔ 27 بلکہ جو دنیا کی نگاہ
میں بےوقوف ہے اُسے اللہ نے چن لیا تاکہ داناؤں کو
شرمندہ کرے۔ اور جو دنیا میں کمزور ہے اُسے اللہ نے
چن لیا تاکہ طاقت وروں کو شرمندہ کرے۔ 28 اِسی
طرح جو دنیا کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہے اُسے اللہ نے
چن لیا۔ ہاں، جو کچھ بھی نہیں ہے اُسے اُس نے چن
لیا تاکہ اُسے نیست کرے جو بظاہر کچھ ہے۔ 29 چنانچہ
کوئی بھی اللہ کے سامنے اپنے پر فخر نہیں کر سکتا۔ 30 یہ
اللہ کی طرف سے ہے کہ آپ مسیح عیسیٰ میں ہیں۔ اللہ
کی بخشش سے عیسیٰ خود ہماری دانائی، ہماری راست بازی،
ہماری تقدیس اور ہماری مخلصی بن گیا ہے۔ 31 اِس لئے

جس طرح کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”فخر کرنے والا
خداوند ہی پر فخر کرے۔“

پولس کی سادہ منادی

2 بھائیو، مجھ پر بھی غور کریں۔ جب مَیں آپ کے
پاس آیا تو مَیں نے آپ کو اللہ کا بھید موٹے
موٹے الفاظ میں یا فلسفیانہ حکمت کا اظہار کرتے ہوئے
نہ سنایا۔ 2 وجہ کیا تھی؟ یہ کہ مَیں نے ارادہ کر رکھا تھا
کہ آپ کے درمیان ہوتے ہوئے مَیں عیسیٰ مسیح کے سوا
اَور کچھ نہ جانوں، خاص کر یہ کہ اُسے مصلوب کیا گیا۔
3 ہاں مَیں کمزور حال، خوف کھاتے اور بہت تھرتھراتے
ہوئے آپ کے پاس آیا۔ 4 اور گفتگو اور منادی کرتے
ہوئے مَیں نے دنیاوی حکمت کے بڑے زور دار الفاظ کی
معرفت آپ کو قائل کرنے کی کوشش نہ کی، بلکہ روح
القدس اور اللہ کی قدرت نے میری باتوں کی تصدیق کی،
5 تاکہ آپ کا ایمان انسانی حکمت پر مبنی نہ ہو بلکہ اللہ کی
قدرت پر۔

غلط اور صحیح دانائی

6 دانائی کی باتیں ہم اُس وقت کرتے ہیں جب کامل
ایمان رکھنے والوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ لیکن یہ
دانائی موجودہ جہان کی نہیں اور نہ اِس جہان کے حاکموں
ہی کی ہے جو مٹنے والے ہیں۔ 7 بلکہ ہم خدا ہی کی
دانائی کی باتیں کرتے ہیں جو بھید کی صورت میں چھپی
رہی ہے۔ اللہ نے تمام زمانوں سے پیشتر مقرر کیا ہے
کہ یہ دانائی ہمارے جلال کا باعث بنے۔ 8 اِس جہان
کے کسی بھی حاکم نے اِس دانائی کو نہ پہچانا، کیونکہ اگر
وہ پہچان لیتے تو پھر وہ ہمارے جلالی خداوند کو مصلوب
نہ کرتے۔ 9 دانائی کے بارے میں پاک نوشتے بھی یہی
کہتے ہیں،

”جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا،
اور نہ انسان کے ذہن میں آیا،
اُسے اللہ نے اُن کے لئے تیار کر دیا
جو اُس سے محبت رکھتے ہیں۔“

10 لیکن اللہ نے یہی کچھ اپنے روح کی معرفت ہم پر
ظاہر کیا کیونکہ اُس کا روح ہر چیز کا کھوج لگاتا ہے، یہاں
تک کہ اللہ کی گہرائیوں کا بھی۔ 11 انسان کے باطن سے
کون واقف ہے سوائے انسان کی روح کے جو اُس کے
اندر ہے؟ اِسی طرح اللہ سے تعلق رکھنے والی باتوں کو
کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے روح کے۔ 12 اور ہمیں
دنیا کی روح نہیں ملی بلکہ وہ روح جو اللہ کی طرف سے
ہے تاکہ ہم اُس کی عطا کردہ باتوں کو جان سکیں۔
13 یہی کچھ ہم بیان کرتے ہیں، لیکن ایسے الفاظ میں
نہیں جو انسانی حکمت سے ہمیں سکھایا گیا بلکہ روح
القدس سے۔ یوں ہم روحانی حقیقتوں کی تشریح روحانی
لوگوں کے لئے کرتے ہیں۔ 14 جو شخص روحانی نہیں ہے
وہ اللہ کے روح کی باتوں کو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس
کے نزدیک بےوقوفی ہیں۔ وہ اُنہیں پہچان نہیں سکتا
کیونکہ اُن کی پرکھ صرف روحانی شخص ہی کر سکتا ہے۔
15 وہی ہر چیز پرکھ لیتا ہے جبکہ اُس کی اپنی پرکھ کوئی
نہیں کر سکتا۔ 16 چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہے،

”کس نے رب کی سوچ کو جانا؟
کون اُس کو تعلیم دے گا؟“
لیکن ہم مسیح کی سوچ رکھتے ہیں۔

کُرِنتھس کی بچگانہ حالت

3 بھائیو، مَیں آپ سے روحانی لوگوں کی باتیں نہ کر سکا بلکہ صرف جسمانی لوگوں کی۔ کیونکہ آپ اب تک مسیح میں چھوٹے بچے ہیں۔ 2 مَیں نے آپ کو دودھ پلایا، ٹھوس غذا نہ کھلائی، کیونکہ آپ اُس وقت اِس قابل نہیں تھے بلکہ اب تک نہیں ہیں۔ 3 ابھی تک آپ جسمانی ہیں، کیونکہ آپ میں حسد اور جھگڑا پایا جاتا ہے۔ کیا اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ جسمانی ہیں اور روح کے بغیر چلتے ہیں؟ 4 جب کوئی کہتا ہے، ”مَیں پولس کی پارٹی کا ہوں“ اور دوسرا، ”مَیں اپلّوس کی پارٹی کا ہوں“ تو کیا اِس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ روحانی نہیں بلکہ انسانی سوچ رکھتے ہیں؟

پولس اور اپلّوس کی حیثیت

5 اپلّوس کی کیا حیثیت ہے اور پولس کی کیا؟ دونوں نوکر ہیں جن کے وسیلے سے آپ ایمان لائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک نے وہی خدمت انجام دی جو خداوند نے اُس کے سپرد کی۔ 6 مَیں نے پودے لگائے، اپلّوس پانی دیتا رہا، لیکن اللہ نے اُنہیں اُگنے دیا۔ 7 لہٰذا پودا لگانے والا اور آب پاشی کرنے والا دونوں کچھ بھی نہیں، بلکہ خدا ہی سب کچھ ہے جو پودے کو پھلنے پھولنے دیتا ہے۔ 8 پودا لگانے اور پانی دینے والا ایک جیسے ہیں، البتہ ہر ایک کو اُس کی محنت کے مطابق مزدوری ملے گی۔ 9 کیونکہ ہم اللہ کے معاون ہیں جبکہ آپ اللہ کا کھیت اور اُس کی عمارت ہیں۔

10 اللہ کے اُس فضل کے مطابق جو مجھے بخشا گیا مَیں نے ایک دانش مند ٹھیکے دار کی طرح بنیاد رکھی۔ اِس کے بعد کوئی اَور اُس پر عمارت تعمیر کر رہا ہے۔ لیکن ہر ایک دھیان رکھے کہ وہ بنیاد پر عمارت کس طرح بنا رہا ہے۔ 11 کیونکہ بنیاد رکھی جا چکی ہے اور وہ ہے عیسیٰ مسیح۔ اِس کے علاوہ کوئی بھی مزید کوئی بنیاد نہیں رکھ سکتا۔ 12 جو بھی اِس بنیاد پر کچھ تعمیر کرے وہ مختلف مواد تو استعمال کر سکتا ہے، مثلاً سونا، چاندی، قیمتی پتھر، لکڑی، سوکھی گھاس یا بھوسا، 13 لیکن آخر میں ہر ایک کا کام ظاہر ہو جائے گا۔ قیامت کے دن کچھ پوشیدہ نہیں رہے گا بلکہ آگ سب کچھ ظاہر کر دے گی۔ وہ ثابت کر دے گی کہ ہر کسی نے کیسا کام کیا ہے۔ 14 اگر اُس کا تعمیری کام نہ جلا جو اُس نے اِس بنیاد پر کیا تو اُسے اجر ملے گا۔ 15 اگر اُس کا کام جل گیا تو اُسے نقصان پہنچے گا۔ خود تو وہ بچ جائے گا مگر جلتے جلتے۔

16 کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ اللہ کا گھر ہیں، اور آپ میں اللہ کا روح سکونت کرتا ہے؟ 17 اگر کوئی اللہ کے گھر کو تباہ کرے تو اللہ اُسے تباہ کرے گا، کیونکہ اللہ کا گھر مخصوص و مقدّس ہے اور یہ گھر آپ ہی ہیں۔

اپنے بارے میں شیخی نہ مارنا

18 کوئی اپنے آپ کو فریب نہ دے۔ اگر آپ میں سے کوئی سمجھے کہ وہ اِس دنیا کی نظر میں دانش مند ہے تو پھر ضروری ہے کہ وہ بےوقوف بنے تاکہ واقعی دانش مند ہو جائے۔ 19 کیونکہ اِس دنیا کی حکمت اللہ کی نظر میں بےوقوفی ہے۔ چنانچہ مقدّس نوشتوں میں لکھا ہے، ”وہ دانش مندوں کو اُن کی اپنی چالاکی کے پھندے میں پھنسا دیتا ہے۔“ 20 یہ بھی لکھا ہے، ”رب دانش مندوں کے خیالات کو جانتا ہے کہ وہ باطل ہیں۔“ 21 غرض کوئی کسی انسان کے بارے میں شیخی نہ مارے۔ سب کچھ تو آپ کا ہے۔ 22 پولس، اپلّوس، کیفا، دنیا، زندگی، موت،

موجودہ جہان کے اور مستقبل کے امور سب کچھ آپ کا
ہے۔ 23 لیکن آپ مسیح کے ہیں اور مسیح اللہ کا ہے۔

خداوند کے خادم اور اُن کا کام

4 غرض لوگ ہمیں مسیح کے خادم سمجھیں، ایسے
نگران جنہیں اللہ کے بھیدوں کو کھولنے کی ذمہ
داری دی گئی ہے۔ 2 اب نگرانوں کا فرض یہ ہے کہ
اُن پر پورا اعتماد کیا جا سکے۔ 3 مجھے اِس بات کی زیادہ فکر
نہیں کہ آپ یا کوئی دنیاوی عدالت میرا احتساب کرے،
بلکہ مَیں خود بھی اپنا احتساب نہیں کرتا۔ 4 مجھے کسی غلطی
کا علم نہیں ہے اگرچہ یہ بات مجھے راست باز قرار دینے
کے لئے کافی نہیں ہے۔ خداوند خود میرا احتساب کرتا
ہے۔ 5 اِس لئے وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ
کریں۔ اُس وقت تک انتظار کریں جب تک خداوند نہ
آئے۔ کیونکہ وہی تاریکی میں چھپی ہوئی چیزوں کو روشنی
میں لائے گا اور دلوں کی منصوبہ بندیوں کو ظاہر کر
دے گا۔ اُس وقت اللہ خود ہر فرد کی مناسب تعریف
کرے گا۔

کُرِنتھیوں کی شیخی بازی

6 بھائیو، مَیں نے اِن باتوں کا اطلاق اپنے اور اپلّوس
پر کیا تاکہ آپ ہم پر غور کرتے ہوئے اللہ کے کلام
کی حدود جان لیں جن سے تجاوز کرنا مناسب نہیں۔
پھر آپ پھول کر ایک شخص کی حمایت کر کے دوسرے
کی مخالفت نہیں کریں گے۔ 7 کیونکہ کون آپ کو کسی
دوسرے سے افضل قرار دیتا ہے؟ جو کچھ آپ کے پاس
ہے کیا وہ آپ کو مفت نہیں ملا؟ اور اگر مفت ملا تو
اِس پر شیخی کیوں مارتے ہیں گویا کہ آپ نے اُسے اپنی
محنت سے حاصل کیا ہو؟

8 واہ جی واہ! آپ سیر ہو چکے ہیں۔ آپ امیر بن
چکے ہیں۔ آپ ہمارے بغیر بادشاہ بن چکے ہیں۔ کاش
آپ بادشاہ بن چکے ہوتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ
حکومت کرتے! 9 اِس کے بجائے مجھے لگتا ہے کہ اللہ
نے ہمارے لئے جو اُس کے رسول ہیں رومی تماشاگاہ میں
سب سے نچلا درجہ مقرر کیا ہے، جو اُن لوگوں کے لئے
مخصوص ہوتا ہے جنہیں سزائے موت کا فیصلہ سنایا گیا
ہو۔ ہاں، ہم دنیا، فرشتوں اور انسانوں کے سامنے تماشا
بن گئے ہیں۔ 10 ہم تو مسیح کی خاطر بےوقوف بن گئے
ہیں جبکہ آپ مسیح میں سمجھ دار خیال کئے جاتے ہیں۔
ہم کمزور ہیں جبکہ آپ طاقت ور۔ آپ کی عزت کی جاتی
ہے جبکہ ہماری بےعزتی۔ 11 اب تک ہمیں بھوک اور
پیاس ستاتی ہے۔ ہم چیتھڑوں میں ملبوس گویا ننگے پھرتے
ہیں۔ ہمیں مُکے مارے جاتے ہیں۔ ہماری کوئی مستقل
رہائش گاہ نہیں۔ 12 اور بڑی مشقت سے ہم اپنے ہاتھوں
سے روزی کماتے ہیں۔ لعن طعن کرنے والوں کو ہم
برکت دیتے ہیں، ایذا دینے والوں کو برداشت کرتے
ہیں۔ 13 جو ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں اُنہیں ہم دعا دیتے
ہیں۔ اب تک ہم دنیا کا کُوڑا کرکٹ اور غلاظت بنے
پھرتے ہیں۔

پولس کُرِنتھیوں کا روحانی باپ ہے

14 مَیں آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ نہیں لکھ
رہا، بلکہ اپنے پیارے بچے جان کر سمجھانے کی غرض
سے۔ 15 بےشک مسیح عیسیٰ میں آپ کے اُستاد تو بےشمار
ہیں، لیکن باپ کم ہیں۔ کیونکہ مسیح عیسیٰ میں مَیں ہی
آپ کو اللہ کی خوش خبری سنا کر آپ کا باپ بنا۔ 16 اب

مَیں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے نمونے پر چلیں۔
17 اِس لئے مَیں نے تیمُتھیُس کو آپ کے پاس بھیج دیا
جو خداوند میں میرا پیارا اور وفادار بیٹا ہے۔ وہ آپ کو مسیح
عیسیٰ میں میری اُن ہدایات کی یاد دلائے گا جو مَیں ہر جگہ
اور ایمان داروں کی ہر جماعت میں دیتا ہوں۔
18 آپ میں سے بعض یوں پھول گئے ہیں جیسے
مَیں اب آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔ 19 لیکن اگر
خداوند کی مرضی ہوئی تو جلد آ کر معلوم کروں گا کہ کیا
یہ پھولے ہوئے لوگ صرف باتیں کر رہے ہیں یا کہ
اللہ کی قدرت اُن میں کام کر رہی ہے۔ 20 کیونکہ اللہ
کی بادشاہی خالی باتوں سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی
قدرت سے۔ 21 کیا آپ چاہتے ہیں کہ مَیں چھڑی لے
کر آپ کے پاس آؤں یا پیار اور حلیمی کی روح میں؟

زناکاری

5 یہ بات ہمارے کانوں تک پہنچی ہے کہ آپ
کے درمیان زناکاری ہو رہی ہے، بلکہ ایسی
زناکاری جسے غیریہودی بھی روا نہیں سمجھتے۔ کہتے ہیں کہ
آپ میں سے کسی نے اپنی سوتیلی ماں[a] سے شادی کر رکھی
ہے۔ 2 کمال ہے کہ آپ اِس فعل پر نادم نہیں بلکہ
پھولے پھر رہے ہیں! کیا مناسب نہ ہوتا کہ آپ دُکھ
محسوس کر کے اِس بدی کے مرتکب کو اپنے درمیان سے
خارج کر دیتے؟ 3 گو مَیں جسم کے لحاظ سے آپ کے
پاس نہیں، لیکن روح کے لحاظ سے ضرور ہوں۔ اور
مَیں اُس شخص پر فتویٰ اِس طرح دے چکا ہوں جیسے کہ
مَیں آپ کے درمیان موجود ہوں۔ 4 جب آپ ہمارے
خداوند عیسیٰ کے نام میں جمع ہوں گے تو مَیں روح
میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور ہمارے خداوند عیسیٰ کی
قدرت بھی۔ 5 اُس وقت ایسے شخص کو ابلیس کے حوالے
کریں تاکہ صرف اُس کا جسم ہلاک ہو جائے، لیکن اُس
کی روح خداوند کے دن رِہائی پائے۔
6 آپ کا فخر کرنا اچھا نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں
کہ جب ہم تھوڑا سا خمیر تازہ گُندھے ہوئے آٹے میں
ملاتے ہیں تو وہ سارے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟ 7 اپنے
آپ کو خمیر سے پاک صاف کر کے تازہ گُندھا ہوا آٹا
بن جائیں۔ درحقیقت آپ ہیں بھی پاک، کیونکہ ہمارا
عیدِ فسح کا لیلا مسیح ہمارے لئے ذبح ہو چکا ہے۔ 8 اِس
لئے آیئے ہم پرانے خمیری آٹے یعنی بُرائی اور بدی کو
دُور کر کے تازہ گُندھے ہوئے آٹے یعنی خلوص اور سچائی
کی روٹیاں بنا کر فسح کی عید منائیں۔
9 مَیں نے خط میں لکھا تھا کہ آپ زناکاروں سے
تعلق نہ رکھیں۔ 10 میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ اِس
دنیا کے زناکاروں سے تعلق منقطع کر لیں یا اِس دنیا
کے لالچیوں، لٹیروں اور بُت پرستوں سے۔ اگر آپ ایسا
کرتے تو لازم ہوتا کہ آپ دنیا ہی سے کوچ کر جاتے۔
11 نہیں، میرا مطلب یہ تھا کہ آپ ایسے شخص سے تعلق
نہ رکھیں جو مسیح میں تو بھائی کہلاتا ہے مگر ہے وہ زناکار
یا لالچی یا بُت پرست یا گالی گلوچ کرنے والا یا شرابی یا
لٹیرا۔ ایسے شخص کے ساتھ کھانا تک بھی نہ کھائیں۔
12 مَیں اُن لوگوں کی عدالت کیوں کرتا پھروں جو
ایمان داروں کی جماعت سے باہر ہیں؟ کیا آپ خود بھی
صرف اُن کی عدالت نہیں کرتے جو جماعت کے اندر

---

a لفظی ترجمہ: 'باپ کی بیوی،' لیکن غالباً اِس سے مراد سوتیلی ماں ہے۔

ہیں؟ 13 باہر والوں کی عدالت تو خدا ہی کرے گا۔ کلامِ
مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’شریر کو اپنے درمیان سے
نکال دو۔‘

مقدمہ بازی

6 آپ میں یہ جرأت کیسے پیدا ہوئی کہ جب کسی
کا کسی دوسرے ایمان دار کے ساتھ تنازع ہو
تو وہ اپنا جھگڑا بےدینوں کے سامنے لے جاتا ہے نہ
کہ مقدّسوں کے سامنے؟ 2 کیا آپ نہیں جانتے کہ
مقدّسین دنیا کی عدالت کریں گے؟ اور اگر آپ دنیا کی
عدالت کریں گے تو کیا آپ اِس قابل نہیں کہ چھوٹے
موٹے جھگڑوں کا فیصلہ کر سکیں؟ 3 کیا آپ کو معلوم
نہیں کہ ہم فرشتوں کی عدالت کریں گے؟ تو پھر کیا ہم
روزمرہ کے معاملات کو نہیں نپٹا سکتے؟ 4 اور اِس قسم
کے معاملات کو فیصل کرنے کے لئے آپ ایسے لوگوں
کو کیوں مقرر کرتے ہیں جو جماعت کی نگاہ میں کوئی
حیثیت نہیں رکھتے؟ 5 یہ بات مَیں آپ کو شرم دلانے
کے لئے کہتا ہوں۔ کیا آپ میں ایک بھی سیانا شخص
نہیں جو اپنے بھائیوں کے مابین فیصلہ کرنے کے قابل
ہو؟ 6 لیکن نہیں۔ بھائی اپنے ہی بھائی پر مقدمہ چلاتا
ہے اور وہ بھی غیرایمان داروں کے سامنے۔

7 اوّل تو آپ سے یہ غلطی ہوئی کہ آپ ایک دوسرے
سے مقدمہ بازی کرتے ہیں۔ اگر کوئی آپ سے ناانصافی
کر رہا ہو تو کیا بہتر نہیں کہ آپ اُسے ایسا کرنے دیں؟
اور اگر کوئی آپ کو ٹھگ رہا ہو تو کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ
اُسے ٹھگنے دیں؟ 8 اِس کے برعکس آپ کا یہ حال ہے کہ
آپ خود ہی ناانصافی کرتے اور ٹھگتے ہیں اور وہ بھی اپنے
بھائیوں کو۔ 9 کیا آپ نہیں جانتے کہ ناانصاف اللہ کی
بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے؟ فریب نہ کھائیں!
حرام کار، بُت پرست، زناکار، ہم جنس پرست، لونڈے
باز، 10 چور، لالچی، شرابی، بدزبان، لٹیرے، یہ سب اللہ
کی بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے۔ 11 آپ میں
سے کچھ ایسے تھے بھی۔ لیکن آپ کو دھویا گیا، آپ
کو مقدّس کیا گیا، آپ کو خداوند عیسیٰ مسیح کے نام اور
ہمارے خدا کے روح سے راست باز بنایا گیا ہے۔

جسم اللہ کا گھر ہے

12 میرے لئے سب کچھ جائز ہے، لیکن سب کچھ
مفید نہیں۔ میرے لئے سب کچھ جائز تو ہے،
لیکن مَیں کسی بھی چیز کو اجازت نہیں دوں گا کہ
مجھ پر حکومت کرے۔ 13 بےشک خوراک پیٹ کے
لئے اور پیٹ خوراک کے لئے ہے، مگر اللہ دونوں کو
نیست کر دے گا۔ لیکن ہم اِس سے یہ نتیجہ نہیں
نکال سکتے کہ جسم زناکاری کے لئے ہے۔ ہرگز نہیں!
جسم خداوند کے لئے ہے اور خداوند جسم کے لئے۔
14 اللہ نے اپنی قدرت سے خداوند عیسیٰ کو زندہ کیا اور
اِسی طرح وہ ہمیں بھی زندہ کرے گا۔

15 کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے جسم مسیح کے
اعضا ہیں؟ تو کیا مَیں مسیح کے اعضا کو لے کر فاحشہ
کے اعضا بناؤں؟ ہرگز نہیں۔ 16 کیا آپ کو معلوم نہیں
کہ جو فاحشہ سے لپٹ جاتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک
تن ہو جاتا ہے؟ جیسے پاک نوشتوں میں لکھا ہے، ”وہ
دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔“ 17 اِس کے برعکس جو
خداوند سے لپٹ جاتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک روح
ہو جاتا ہے۔

18 زناکاری سے بھاگیں! انسان سے سرزد ہونے والا

ہر گناہ اُس کے جسم سے باہر ہوتا ہے سوائے زنا کے۔
زناکار تو اپنے ہی جسم کا گناہ کرتا ہے۔ 19 کیا آپ نہیں
جانتے کہ آپ کا بدن روح القدس کا گھر ہے جو آپ
کے اندر سکونت کرتا ہے اور جو آپ کو اللہ کی طرف
سے ملا ہے؟ آپ اپنے مالک نہیں ہیں 20 کیونکہ آپ کو
قیمت ادا کر کے خریدا گیا ہے۔ اب اپنے بدن سے اللہ
کو جلال دیں۔

ازدواجی زندگی

7 اب مَیں آپ کے سوالات کا جواب دیتا ہوں۔
بےشک اچھا ہے کہ مرد شادی نہ کرے۔
2 لیکن زناکاری سے بچنے کی خاطر ہر مرد کی اپنی بیوی
اور ہر عورت کا اپنا شوہر ہو۔ 3 شوہر اپنی بیوی کا حق
ادا کرے اور اِسی طرح بیوی اپنے شوہر کا۔ 4 بیوی اپنے
جسم پر اختیار نہیں رکھتی بلکہ اُس کا شوہر۔ اِسی طرح
شوہر بھی اپنے جسم پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ اُس کی بیوی۔
5 چنانچہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سوائے اِس کے
کہ آپ دونوں باہمی رضامندی سے ایک وقت مقرر کر
لیں تاکہ دعا کے لئے زیادہ فرصت مل سکے۔ لیکن اِس
کے بعد آپ دوبارہ اکٹھے ہو جائیں تاکہ ابلیس آپ
کے بےضبطِ نفس سے فائدہ اُٹھا کر آپ کو آزمائش میں
نہ ڈالے۔

6 یہ مَیں حکم کے طور پر نہیں بلکہ آپ کے حالات
کے پیشِ نظر رعایتاً کہہ رہا ہوں۔ 7 مَیں چاہتا ہوں
کہ تمام لوگ مجھ جیسے ہی ہوں۔ لیکن ہر ایک کو اللہ
کی طرف سے الگ نعمت ملی ہے، ایک کو یہ نعمت،
دوسرے کو وہ۔

طلاق اور غیرایمان دار سے شادی

8 مَیں غیرشادی شدہ افراد اور بیواؤں سے یہ کہتا
ہوں کہ اچھا ہو اگر آپ میری طرح غیرشادی شدہ
رہیں۔ 9 لیکن اگر آپ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکیں تو
شادی کر لیں۔ کیونکہ اِس سے پیشتر کہ آپ کے شہوانی
جذبات بےلگام ہونے لگیں بہتر یہ ہے کہ آپ شادی
کر لیں۔

10 شادی شدہ جوڑوں کو مَیں نہیں بلکہ خداوند حکم
دیتا ہے کہ بیوی اپنے شوہر سے تعلق منقطع نہ کرے۔
11 اگر وہ ایسا کر چکی ہو تو دوسری شادی نہ کرے یا اپنے
شوہر سے صلح کر لے۔ اِسی طرح شوہر بھی اپنی بیوی کو
طلاق نہ دے۔

12 دیگر لوگوں کو خداوند نہیں بلکہ مَیں نصیحت کرتا
ہوں کہ اگر کسی ایمان دار بھائی کی بیوی ایمان نہیں لائی،
لیکن وہ شوہر کے ساتھ رہنے پر راضی ہو تو پھر وہ اپنی
بیوی کو طلاق نہ دے۔ 13 اِسی طرح اگر کسی ایمان دار
خاتون کا شوہر ایمان نہیں لایا، لیکن وہ بیوی کے ساتھ
رہنے پر رضامند ہو تو وہ اپنے شوہر کو طلاق نہ دے۔
14 کیونکہ جو شوہر ایمان نہیں لایا اُسے اُس کی ایمان
دار بیوی کی معرفت مقدّس ٹھہرایا گیا ہے اور جو بیوی
ایمان نہیں لائی اُسے اُس کے ایمان دار شوہر کی معرفت
مقدّس قرار دیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کے بچے
ناپاک ہوتے، مگر اب وہ مقدّس ہیں۔ 15 لیکن اگر غیر
ایمان دار شوہر یا بیوی اپنا تعلق منقطع کر لے تو اُسے
جانے دیں۔ ایسی صورت میں ایمان دار بھائی یا بہن اِس
بندھن سے آزاد ہو گئے۔ مگر اللہ نے آپ کو صلح سلامتی
کی زندگی گزارنے کے لئے بُلایا ہے۔ 16 بہن، ممکن ہے
آپ اپنے خاوند کی نجات کا باعث بن جائیں۔ یا بھائی،

ممکن ہے آپ اپنی بیوی کی نجات کا باعث بن جائیں۔

اللہ کی طرف سے مقررہ راہ پر رہیں

17 ہر شخص اُسی راہ پر چلے جو خداوند نے اُس کے
لئے مقرر کی اور اُس حالت میں جس میں اللہ نے اُسے
بُلایا ہے۔ ایمان داروں کی تمام جماعتوں کے لئے میری
یہی ہدایت ہے۔ 18 اگر کسی کو مختون حالت میں بُلایا
گیا تو وہ نامختون ہونے کی کوشش نہ کرے۔ اگر کسی کو
نامختونی کی حالت میں بُلایا گیا تو وہ اپنا ختنہ نہ کروائے۔
19 نہ ختنہ کچھ چیز ہے اور نہ ختنے کا نہ ہونا، بلکہ اللہ
کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ہی سب کچھ ہے۔
20 ہر شخص اُسی حیثیت میں رہے جس میں اُسے بُلایا
گیا تھا۔ 21 کیا آپ غلام تھے جب خداوند نے آپ کو
بُلایا؟ یہ بات آپ کو پریشان نہ کرے۔ البتہ اگر آپ کو
آزاد ہونے کا موقع ملے تو اِس سے ضرور فائدہ اُٹھائیں۔
22 کیونکہ جو اُس وقت غلام تھا جب خداوند نے اُسے بُلایا
وہ اب خداوند کا آزاد کیا ہوا ہے۔ اِسی طرح جو آزاد تھا
جب اُسے بُلایا گیا وہ اب مسیح کا غلام ہے۔ 23 آپ کو
قیمت دے کر خریدا گیا ہے، اِس لئے انسان کے غلام
نہ بنیں۔ 24 بھائیو، ہر شخص جس حالت میں بُلایا گیا اُسی
میں وہ اللہ کے سامنے قائم رہے۔

غیرشادی شدہ لوگ

25 کنواریوں کے بارے میں مجھے خداوند کی طرف
سے کوئی خاص حکم نہیں ملا۔ تو بھی مَیں جسے اللہ نے
اپنی رحمت سے قابلِ اعتماد بنایا ہے آپ پر اپنی رائے کا
اظہار کرتا ہوں۔
26 میری دانست میں موجودہ مصیبت کے پیشِ نظر
انسان کے لئے اچھا ہے کہ غیرشادی شدہ رہے۔ 27 اگر
آپ کسی خاتون کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھ
چکے ہیں تو پھر اِس بندھن کو توڑنے کی کوشش نہ کریں۔
لیکن اگر آپ شادی کے بندھن میں نہیں بندھے تو
پھر اِس کے لئے کوشش نہ کریں۔ 28 تاہم اگر آپ
نے شادی کر ہی لی ہے تو آپ نے گناہ نہیں کیا۔ اِسی
طرح اگر کنواری شادی کر چکی ہے تو یہ گناہ نہیں۔ مگر
ایسے لوگ جسمانی طور پر مصیبت میں پڑ جائیں گے جبکہ
مَیں آپ کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔
29 بھائیو، مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ وقت تھوڑا ہے۔
آئندہ شادی شدہ ایسے زندگی بسر کریں جیسے کہ غیرشادی
شدہ ہیں۔ 30 رونے والے ایسے ہوں جیسے نہیں رو
رہے۔ خوشی منانے والے ایسے ہوں جیسے خوشی نہیں
منا رہے۔ خریدنے والے ایسے ہوں جیسے اُن کے پاس
کچھ بھی نہیں۔ 31 دنیا سے فائدہ اُٹھانے والے ایسے ہوں
جیسے اِس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اِس دنیا کی موجودہ
شکل و صورت ختم ہوتی جا رہی ہے۔
32 مَیں تو چاہتا ہوں کہ آپ فکروں سے آزاد رہیں۔
غیرشادی شدہ شخص خداوند کے معاملوں کی فکر میں
رہتا ہے کہ کس طرح اُسے خوش کرے۔ 33 اِس کے
برعکس شادی شدہ شخص دنیاوی فکر میں رہتا ہے کہ کس
طرح اپنی بیوی کو خوش کرے۔ 34 یوں وہ بڑی کش
مکش میں مبتلا رہتا ہے۔ اِسی طرح غیرشادی شدہ خاتون
اور کنواری خداوند کی فکر میں رہتی ہے کہ وہ جسمانی اور
روحانی طور پر اُس کے لئے مخصوص و مقدّس ہو۔ اِس
کے مقابلے میں شادی شدہ خاتون دنیاوی فکر میں رہتی
ہے کہ اپنے خاوند کو کس طرح خوش کرے۔
35 مَیں یہ آپ ہی کے فائدے کے لئے کہتا ہوں۔

مقصد یہ نہیں کہ آپ پر پابندیاں لگائی جائیں بلکہ یہ کہ
آپ شرافت، ثابت قدمی اور یک سوئی کے ساتھ خداوند
کی حضوری میں چلیں۔

36 اگر کوئی سمجھتا ہے، 'مَیں اپنی کنواری منگیتر سے
شادی نہ کرنے سے اُس کا حق مار رہا ہوں' یا یہ کہ
'میری اُس کے لئے خواہش حد سے زیادہ ہے، اِس لئے
شادی ہونی چاہئے' تو پھر وہ اپنے ارادے کو پورا کرے،
یہ گناہ نہیں۔ وہ شادی کر لے۔ 37 لیکن اِس کے برعکس
اگر اُس نے شادی نہ کرنے کا پختہ عزم کر لیا ہے اور وہ
مجبور نہیں بلکہ اپنے ارادے پر اختیار رکھتا ہے اور اُس
نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنی کنواری لڑکی کو
ایسے ہی رہنے دے تو اُس نے اچھا کیا۔ 38 غرض جس
نے اپنی کنواری منگیتر سے شادی کر لی ہے اُس نے اچھا
کیا ہے، لیکن جس نے نہیں کی اُس نے اَور بھی اچھا
کیا ہے۔

39 جب تک خاوند زندہ ہے بیوی کو اُس سے رشتہ
توڑنے کی اجازت نہیں۔ خاوند کی وفات کے بعد وہ آزاد
ہے کہ جس سے چاہے شادی کر لے، مگر صرف خداوند
میں۔ 40 لیکن میری دانست میں اگر وہ ایسے ہی رہے تو
زیادہ مبارک ہو گی۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھ میں بھی
اللہ کا روح ہے۔

بُتوں کی قربانیاں

8 اب مَیں بُتوں کی قربانی کے بارے میں بات
کرتا ہوں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب صاحبِ
علم ہیں۔ علم انسان کے پھولنے کا باعث بنتا ہے جبکہ
محبت اُس کی تعمیر کرتی ہے۔ 2 جو سمجھتا ہے کہ اُس نے
کچھ جان لیا ہے اُس نے اب تک اُس طرح نہیں جانا
جس طرح اُس کو جاننا چاہئے۔ 3 لیکن جو اللہ سے محبت
رکھتا ہے اُسے اللہ نے جان لیا ہے۔

4 بُتوں کی قربانی کھانے کے ضمن میں ہم جانتے ہیں
کہ دنیا میں بُت کوئی چیز نہیں اور کہ رب کے سوا کوئی
اَور خدا نہیں ہے۔ 5 بےشک آسمان و زمین پر کئی نام
نہاد دیوتا ہوتے ہیں، ہاں در اصل بہتیرے دیوتاؤں اور
خداوندوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ 6 تو بھی ہم جانتے ہیں
کہ فقط ایک ہی خدا ہے، ہمارا باپ جس نے سب کچھ
پیدا کیا ہے اور جس کے لئے ہم زندگی گزارتے ہیں۔
اور ایک ہی خداوند ہے یعنی عیسیٰ مسیح جس کے وسیلے
سے سب کچھ وجود میں آیا ہے اور جس سے ہمیں زندگی
حاصل ہے۔

7 لیکن ہر کسی کو اِس کا علم نہیں۔ بعض ایمان دار
تو اب تک یہ سوچنے کے عادی ہیں کہ بُت کا وجود
ہے۔ اِس لئے جب وہ کسی بُت کی قربانی کا گوشت
کھاتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایسا کرنے سے اُس
بُت کی پوجا کر رہے ہیں۔ یوں اُن کا ضمیر کمزور ہونے
کی وجہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ 8 حقیقت تو یہ ہے
کہ ہمارا اللہ کو پسند آنا اِس بات پر مبنی نہیں کہ ہم
کیا کھاتے ہیں اور کیا نہیں کھاتے۔ نہ پرہیز کرنے
سے ہمیں کوئی نقصان پہنچتا ہے اور نہ کھا لینے سے
کوئی فائدہ۔

9 لیکن خبردار رہیں کہ آپ کی یہ آزادی کمزوروں
کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنے۔ 10 کیونکہ اگر کوئی کمزور
ضمیر شخص آپ کو بُت خانے میں کھانا کھاتے ہوئے
دیکھے تو کیا اُسے اُس کے ضمیر کے خلاف بُتوں کی
قربانیاں کھانے پر اُبھارا نہیں جائے گا؟ 11 اِس طرح
آپ کا کمزور بھائی جس کی خاطر مسیح قربان ہوا آپ کے

علم و عرفان کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا۔ 12 جب
آپ اِس طرح اپنے بھائیوں کا گناہ کرتے اور اُن کے
کمزور ضمیر کو مجروح کرتے ہیں تو آپ مسیح کا ہی گناہ
کرتے ہیں۔ 13 اِس لئے اگر ایسا کھانا میرے بھائی کو صحیح
راہ سے بھٹکانے کا باعث بنے تو مَیں کبھی گوشت نہیں
کھاؤں گا تاکہ اپنے بھائی کی گم راہی کا باعث نہ بنوں۔

رسول کا حق

9 کیا مَیں آزاد نہیں؟ کیا مَیں مسیح کا رسول نہیں؟
کیا مَیں نے عیسیٰ کو نہیں دیکھا جو ہمارا خداوند
ہے؟ کیا آپ خداوند میں میری محنت کا پھل نہیں ہیں؟
2 اگرچہ مَیں دوسروں کے نزدیک مسیح کا رسول نہیں،
لیکن آپ کے نزدیک تو ضرور ہوں۔ خداوند میں آپ
ہی میری رسالت پر مُہر ہیں۔

3 جو میری باز پُرس کرنا چاہتے ہیں اُنہیں مَیں اپنے
دفاع میں کہتا ہوں، 4 کیا ہمیں کھانے پینے کا حق نہیں؟
5 کیا ہمیں حق نہیں کہ شادی کر کے اپنی بیوی کو ساتھ
لئے پھریں؟ دوسرے رسول اور خداوند کے بھائی اور کیفا
تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ 6 کیا مجھے اور برنباس ہی کو اپنی
خدمت کے اجر میں کچھ پانے کا حق نہیں؟ 7 کون سا
فوجی اپنے خرچ پر جنگ لڑتا ہے؟ کون انگور کا باغ لگا کر
اُس کے پھل سے اپنا حصہ نہیں پاتا؟ یا کون ریوڑ کی گلہ
بانی کر کے اُس کے دودھ سے اپنا حصہ نہیں پاتا؟

8 کیا مَیں یہ فقط انسانی سوچ کے تحت کہہ رہا ہوں؟
کیا شریعت بھی یہی نہیں کہتی؟ 9 توریت میں لکھا ہے،
”جب تُو فصل گاہنے کے لئے اُس پر بَیل چلنے دیتا ہے
تو اُس کا منہ باندھ کر نہ رکھنا۔“ کیا اللہ صرف بَیلوں
کی فکر کرتا ہے 10 یا وہ ہماری خاطر یہ فرماتا ہے؟ ہاں،
ضرور ہماری خاطر کیونکہ ہل چلانے والا اِس اُمید پر چلاتا
ہے کہ اُسے کچھ ملے گا۔ اِسی طرح گاہنے والا اِس
اُمید پر گاہتا ہے کہ وہ پیداوار میں سے اپنا حصہ پائے
گا۔ 11 ہم نے آپ کے لئے روحانی بیج بویا ہے۔ تو کیا
یہ نامناسب ہے اگر ہم آپ سے جسمانی فصل کاٹیں؟
12 اگر دوسروں کو آپ سے اپنا حصہ لینے کا حق ہے تو
کیا ہمارا اُن سے زیادہ حق نہیں بنتا؟

لیکن ہم نے اِس حق سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ ہم سب
کچھ برداشت کرتے ہیں تاکہ مسیح کی خوش خبری کے
لئے کسی بھی طرح سے رُکاوٹ کا باعث نہ بنیں۔ 13 کیا
آپ نہیں جانتے کہ بیت المقدّس میں خدمت کرنے
والوں کی ضروریات بیت المقدّس ہی سے پوری کی جاتی
ہیں؟ جو قربانیاں چڑھانے کے کام میں مصروف رہتے
ہیں اُنہیں قربانیوں سے ہی حصہ ملتا ہے۔ 14 اِسی طرح
خداوند نے مقرر کیا ہے کہ اِنجیل کی خوش خبری کی
منادی کرنے والوں کی ضروریات اُن سے پوری کی جائیں
جو اِس خدمت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

15 لیکن مَیں نے کسی طرح بھی اِس سے فائدہ نہیں
اُٹھایا، اور نہ اِس لئے لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایسا
سلوک کیا جائے۔ نہیں، اِس سے پہلے کہ فخر کرنے کا
میرا یہ حق مجھ سے چھین لیا جائے بہتر یہ ہے کہ مَیں مر
جاؤں۔ 16 لیکن اللہ کی خوش خبری کی منادی کرنا میرے
لئے فخر کا باعث نہیں۔ مَیں تو یہ کرنے پر مجبور ہوں۔
مجھ پر افسوس اگر اِس خوش خبری کی منادی نہ کروں۔
17 اگر مَیں یہ اپنی مرضی سے کرتا تو پھر اجر کا میرا حق بنتا۔
لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ خدا ہی نے مجھے یہ ذمہ داری دی
ہے۔ 18 تو پھر میرا اجر کیا ہے؟ یہ کہ مَیں اِنجیل کی خوش
خبری مفت سناؤں اور اپنے اُس حق سے فائدہ نہ اُٹھاؤں

جو مجھے اُس کی منادی کرنے سے حاصل ہے۔
19 اگرچہ مَیں سب لوگوں سے آزاد ہوں پھر بھی مَیں
نے اپنے آپ کو سب کا غلام بنا لیا تاکہ زیادہ سے زیادہ
لوگوں کو جیت لوں۔ 20 مَیں یہودیوں کے درمیان یہودی
کی مانند بنا تاکہ یہودیوں کو جیت لوں۔ موسوی شریعت
کے تحت زندگی گزارنے والوں کے درمیان مَیں اُن کی
مانند بنا تاکہ اُنہیں جیت لوں، گو مَیں شریعت کے ماتحت
نہیں۔ 21 موسوی شریعت کے بغیر زندگی گزارنے والوں
کے درمیان مَیں اُن ہی کی مانند بنا تاکہ اُنہیں جیت
لوں۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں اللہ کی شریعت کے
تابع نہیں ہوں۔ حقیقت میں مَیں مسیح کی شریعت کے
تحت زندگی گزارتا ہوں۔ 22 مَیں کمزوروں کے لئے کمزور
بنا تاکہ اُنہیں جیت لوں۔ سب کے لئے مَیں سب کچھ
بنا تاکہ ہر ممکن طریقے سے بعض کو بچا سکوں۔ 23 جو
کچھ بھی کرتا ہوں اللہ کی خوش خبری کے واسطے کرتا
ہوں تاکہ اِس کی برکات میں شریک ہو جاؤں۔

24 کیا آپ نہیں جانتے کہ سٹیڈیم میں دوڑتے تو
سب ہی ہیں، لیکن انعام ایک ہی شخص حاصل کرتا ہے؟
چنانچہ ایسے دوڑیں کہ آپ ہی جیتیں۔ 25 کھیلوں میں
شریک ہونے والا ہر شخص اپنے آپ کو سخت نظم و ضبط
کا پابند رکھتا ہے۔ وہ فانی تاج پانے کے لئے ایسا کرتے
ہیں، لیکن ہم غیرفانی تاج پانے کے لئے۔ 26 چنانچہ
مَیں ہر وقت منزلِ مقصود کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دوڑتا
ہوں۔ اور مَیں اِسی طرح باکسنگ بھی کرتا ہوں، مَیں ہَوا
میں مُکے نہیں مارتا بلکہ نشانے کو۔ 27 مَیں اپنے بدن
کو مارتا کوٹتا اور اِسے اپنا غلام بناتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ
دوسروں میں منادی کر کے خود نامقبول ٹھہروں۔

اسرائیل کا عبرت ناک تجربہ

10 بھائیو، مَیں نہیں چاہتا کہ آپ اِس بات
سے ناواقف رہیں کہ ہمارے باپ دادا
سب بادل کے نیچے تھے۔ وہ سب سمندر میں سے
گزرے۔ 2 اُن سب نے بادل اور سمندر میں موسیٰ کا
بپتسمہ لیا۔ 3 سب نے ایک ہی روحانی خوراک کھائی
4 اور سب نے ایک ہی روحانی پانی پیا۔ کیونکہ مسیح
روحانی چٹان کی صورت میں اُن کے ساتھ ساتھ چلتا
رہا اور وہی اُن سب کو پانی پلاتا رہا۔ 5 اِس کے باوجود
اُن میں سے بیشتر لوگ اللہ کو پسند نہ آئے، اِس لئے وہ
ریگستان میں ہلاک ہو گئے۔

6 یہ سب کچھ ہماری عبرت کے لئے واقع ہوا تاکہ
ہم اُن لوگوں کی طرح بُری چیزوں کی ہَوس نہ کریں۔
7 اُن میں سے بعض کی طرح بُت پرست نہ بنیں، جیسے
مقدّس نوشتوں میں لکھا ہے، ”لوگ کھانے پینے کے
لئے بیٹھ گئے اور پھر اُٹھ کر رنگ رلیوں میں اپنے دل
بہلانے لگے۔“ 8 ہم زنا بھی نہ کریں جیسے اُن میں سے
بعض نے کیا اور نتیجے میں ایک ہی دن میں 23,000
افراد ڈھیر ہو گئے۔ 9 ہم خداوند کی آزمائش بھی نہ کریں
جس طرح اُن میں سے بعض نے کی اور نتیجے میں
سانپوں سے ہلاک ہوئے۔ 10 اور نہ بڑبڑائیں جس طرح
اُن میں سے بعض بڑبڑانے لگے اور نتیجے میں ہلاک
کرنے والے فرشتے کے ہاتھوں مارے گئے۔

11 یہ ماجرے عبرت کی خاطر اُن پر واقع ہوئے اور
ہم آخر زمانے میں رہنے والوں کی نصیحت کے لئے
لکھے گئے۔

12 غرض جو سمجھتا ہے کہ وہ مضبوطی سے کھڑا ہے،
خبردار رہے کہ گر نہ پڑے۔ 13 آپ صرف ایسی آزمائشوں

میں پڑے ہیں جو انسان کے لئے عام ہوتی ہیں۔ اور
اللہ وفادار ہے۔ وہ آپ کو آپ کی طاقت سے زیادہ
آزمائش میں نہیں پڑنے دے گا۔ جب آپ آزمائش
میں پڑ جائیں گے تو وہ اُس میں سے نکلنے کی راہ بھی پیدا
کر دے گا تاکہ آپ اُسے برداشت کر سکیں۔

عشائے ربانی اور بُت پرستی میں تضاد

14 غرض میرے پیارو، بُت پرستی سے بھاگیں۔ 15 مَیں
آپ کو سمجھ دار جان کر بات کر رہا ہوں۔ آپ خود
میری اِس بات کا فیصلہ کریں۔ 16 جب ہم عشائے ربانی
کے موقع پر برکت کے پیالے کو برکت دے کر اُس میں
سے پیتے ہیں تو کیا ہم یوں مسیح کے خون میں شریک
نہیں ہوتے؟ اور جب ہم روٹی توڑ کر کھاتے ہیں تو کیا
مسیح کے بدن میں شریک نہیں ہوتے؟ 17 روٹی تو ایک
ہی ہے، اِس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک ہی
بدن ہیں، کیونکہ ہم سب ایک ہی روٹی میں شریک
ہوتے ہیں۔

18 بنی اسرائیل پر غور کریں۔ کیا بیت المقدّس میں
قربانیاں کھانے والے قربان گاہ کی رفاقت میں شریک
نہیں ہوتے؟ 19 کیا مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بُتوں
کے چڑھاوے کی کوئی حیثیت ہے؟ یا کہ بُت کی کوئی
حیثیت ہے؟ ہرگز نہیں۔ 20 مَیں یہ کہتا ہوں کہ جو
قربانیاں وہ گزرانتے ہیں اللہ کو نہیں بلکہ شیاطین کو
گزرانتے ہیں۔ اور مَیں نہیں چاہتا کہ آپ شیاطین کی
رفاقت میں شریک ہوں۔ 21 آپ خداوند کے پیالے اور
ساتھ ہی شیاطین کے پیالے سے نہیں پی سکتے۔ آپ
خداوند کے رفاقتی کھانے اور ساتھ ہی شیاطین کے رفاقتی
کھانے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ 22 یا کیا ہم اللہ کی
غیرت کو اُکسانا چاہتے ہیں؟ کیا ہم اُس سے طاقت
ور ہیں؟

دوسروں کے ضمیر کا لحاظ کرنا

23 سب کچھ روا تو ہے، لیکن سب کچھ مفید نہیں۔
سب کچھ جائز تو ہے، لیکن سب کچھ ہماری تعمیر و ترقی
کا باعث نہیں ہوتا۔ 24 ہر کوئی اپنے ہی فائدے کی تلاش
میں نہ رہے بلکہ دوسرے کے۔

25 بازار میں جو کچھ بِکتا ہے اُسے کھائیں اور اپنے ضمیر
کو مطمئن کرنے کی خاطر پوچھ گچھ نہ کریں، 26 کیونکہ
”زمین اور جو کچھ اُس پر ہے رب کا ہے۔“

27 اگر کوئی غیر ایمان دار آپ کی دعوت کرے اور
آپ اُس دعوت کو قبول کر لیں تو آپ کے سامنے جو
کچھ بھی رکھا جائے اُسے کھائیں۔ اپنے ضمیر کے اطمینان
کے لئے تفتیش نہ کریں۔ 28 لیکن اگر کوئی آپ کو بتا
دے، ”یہ بُتوں کا چڑھاوا ہے“ تو پھر اُس شخص کی
خاطر جس نے آپ کو آگاہ کیا ہے اور ضمیر کی خاطر اُسے
نہ کھائیں۔ 29 مطلب ہے اپنے ضمیر کی خاطر نہیں بلکہ
دوسرے کے ضمیر کی خاطر۔ کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا
ہے کہ کسی دوسرے کا ضمیر میری آزادی کے بارے میں
فیصلہ کرے؟ 30 اگر مَیں خدا کا شکر کر کے کسی کھانے
میں شریک ہوتا ہوں تو پھر مجھے کیوں بُرا کہا جائے؟
مَیں تو اُسے خدا کا شکر کر کے کھاتا ہوں۔

31 چنانچہ سب کچھ اللہ کے جلال کی خاطر کریں، خواہ
آپ کھائیں، پئیں یا اَور کچھ کریں۔ 32 کسی کے لئے
ٹھوکر کا باعث نہ بنیں، نہ یہودیوں کے لئے، نہ یونانیوں
کے لئے اور نہ اللہ کی جماعت کے لئے۔ 33 اِسی طرح
مَیں بھی سب کو پسند آنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔

مَیں اپنے ہی فائدے کے خیال میں نہیں رہتا بلکہ دوسروں کے تاکہ بہتیرے نجات پائیں۔

11 میرے نمونے پر چلیں جس طرح مَیں مسیح کے نمونے پر چلتا ہوں۔

عبادت میں خواتین کا کردار

2 شاباش کہ آپ ہر طرح سے مجھے یاد رکھتے ہیں۔
آپ نے روایات کو یوں محفوظ رکھا ہے جس طرح
مَیں نے اُنہیں آپ کے سپرد کیا تھا۔ 3 لیکن مَیں آپ
کو ایک اَور بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر مرد کا سر
مسیح ہے جبکہ عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر اللہ ہے۔
4 اگر کوئی مرد سر ڈھانک کر دعا یا نبوّت کرے تو وہ اپنے
سر کی بےعزتی کرتا ہے۔ 5 اور اگر کوئی خاتون ننگے سر
دعا یا نبوّت کرے تو وہ اپنے سر کی بےعزتی کرتی ہے،
گویا وہ سر مُنڈی ہے۔ 6 جو عورت اپنے سر پر دوپٹا نہیں
لیتی وہ ٹِنڈ کروائے۔ لیکن اگر ٹِنڈ کروانا یا سر مُنڈوانا
اُس کے لئے بےعزتی کا باعث ہے تو پھر وہ اپنے سر
کو ضرور ڈھانکے۔ 7 لیکن مرد کے لئے لازم ہے کہ وہ
اپنے سر کو نہ ڈھانکے کیونکہ وہ اللہ کی صورت اور جلال
کو منعکس کرتا ہے۔ لیکن عورت مرد کا جلال منعکس
کرتی ہے، 8 کیونکہ پہلا مرد عورت سے نہیں نکلا بلکہ
عورت مرد سے نکلی ہے۔ 9 مرد کو عورت کے لئے خلق
نہیں کیا گیا بلکہ عورت کو مرد کے لئے۔ 10 اِس وجہ سے
عورت فرشتوں کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے سر پر دوپٹا لے
جو اُس پر اختیار کا نشان ہے۔ 11 لیکن یاد رہے کہ
خداوند میں نہ عورت مرد کے بغیر کچھ ہے اور نہ مرد
عورت کے بغیر۔ 12 کیونکہ اگرچہ ابتدا میں عورت مرد
سے نکلی، لیکن اب مرد عورت ہی سے پیدا ہوتا ہے۔
اور ہر شے اللہ سے نکلتی ہے۔
13 آپ خود فیصلہ کریں۔ کیا مناسب ہے کہ کوئی
عورت اللہ کے سامنے ننگے سر دعا کرے؟ 14 کیا
فطرت بھی یہ نہیں سکھاتی کہ لمبے بال مرد کی بےعزتی
کا باعث ہیں 15 جبکہ عورت کے لمبے بال اُس کی عزت
کا موجب ہیں؟ کیونکہ بال اُسے ڈھانپنے کے لئے دیئے
گئے ہیں۔ 16 لیکن اِس سلسلے میں اگر کوئی جھگڑنے کا
شوق رکھے تو جان لے کہ نہ ہمارا یہ دستور ہے، نہ اللہ
کی جماعتوں کا۔

عشائے ربانی

17 مَیں آپ کو ایک اَور ہدایت دیتا ہوں۔ لیکن اِس
سلسلے میں میرے پاس آپ کے لئے تعریفی الفاظ نہیں،
کیونکہ آپ کا جمع ہونا آپ کی بہتری کا باعث نہیں ہوتا
بلکہ نقصان کا باعث۔ 18 اوّل تو مَیں سنتا ہوں کہ جب
آپ جماعت کی صورت میں اکٹھے ہوتے ہیں تو آپ
کے درمیان پارٹی بازی نظر آتی ہے۔ اور کسی حد تک
مجھے اِس کا یقین بھی ہے۔ 19 لازم ہے کہ آپ کے
درمیان مختلف پارٹیاں نظر آئیں تاکہ آپ میں سے وہ
ظاہر ہو جائیں جو آزمانے کے بعد بھی سچے نکلیں۔
20 جب آپ جمع ہوتے ہیں تو جو کھانا آپ کھاتے ہیں
اُس کا عشائے ربانی سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ 21 کیونکہ
ہر شخص دوسروں کا انتظار کئے بغیر اپنا کھانا کھانے لگتا
ہے۔ نتیجے میں ایک بھوکا رہتا ہے جبکہ دوسرے کو نشہ
ہو جاتا ہے۔ 22 تعجب ہے! کیا کھانے پینے کے لئے
آپ کے گھر نہیں؟ یا کیا آپ اللہ کی جماعت کو حقیر
جان کر اُن کو جو خالی ہاتھ آئے ہیں شرمندہ کرنا چاہتے
ہیں؟ مَیں کیا کہوں؟ کیا آپ کو شاباش دوں؟ اِس میں

مَیں آپ کو شاباش نہیں دے سکتا۔
23 کیونکہ جو کچھ مَیں نے آپ کے سپرد کیا ہے وہ
مجھے خداوند ہی سے ملا ہے۔ جس رات خداوند عیسیٰ کو
دشمن کے حوالے کر دیا گیا اُس نے روٹی لے کر 24 شکر
گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے کہا، ”یہ میرا
بدن ہے جو تمہارے لئے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے
کے لئے یہی کیا کرو۔“ 25 اِسی طرح اُس نے کھانے
کے بعد پیالہ لے کر کہا، ”مَے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے
جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔ جب کبھی
اِسے پیو تو مجھے یاد کرنے کے لئے پیو۔“ 26 کیونکہ
جب بھی آپ یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہیں تو
خداوند کی موت کا اعلان کرتے ہیں، جب تک وہ واپس
نہ آئے۔

27 چنانچہ جو نالائق طور پر خداوند کی روٹی کھائے اور
اُس کا پیالہ پیئے وہ خداوند کے بدن اور خون کا گناہ کرتا
ہے اور قصور وار ٹھہرے گا۔ 28 ہر شخص اپنے آپ کو
پرکھ کر ہی اِس روٹی میں سے کھائے اور پیالے میں سے
پیئے۔ 29 جو روٹی کھاتے اور پیالہ پیتے وقت خداوند کے
بدن کا احترام نہیں کرتا وہ اپنے آپ پر اللہ کی عدالت لاتا
ہے۔ 30 اِسی لئے آپ کے درمیان بہتیرے کمزور اور
بیمار ہیں بلکہ بہت سے موت کی نیند سو چکے ہیں۔ 31 اگر
ہم اپنے آپ کو جانچتے تو اللہ کی عدالت سے بچے رہتے۔
32 لیکن خداوند ہماری عدالت کرنے سے ہماری تربیت
کرتا ہے تاکہ ہم دنیا کے ساتھ مجرم نہ ٹھہریں۔

33 غرض میرے بھائیو، جب آپ کھانے کے لئے جمع
ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کا انتظار کریں۔ 34 اگر کسی
کو بھوک لگی ہو تو وہ اپنے گھر میں ہی کھانا کھا لے تاکہ
آپ کا جمع ہونا آپ کی عدالت کا باعث نہ ٹھہرے۔
دیگر ہدایات مَیں آپ کو اُس وقت دوں گا جب آپ
کے پاس آؤں گا۔

ایک روح اور مختلف نعمتیں

12 بھائیو، مَیں نہیں چاہتا کہ آپ روحانی
نعمتوں کے بارے میں ناواقف رہیں۔
2 آپ جانتے ہیں کہ ایمان لانے سے پیشتر آپ کو
بار بار بہکایا اور گونگے بُتوں کی طرف کھینچا جاتا تھا۔
3 اِسی کے پیشِ نظر مَیں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ
اللہ کے روح کی ہدایت سے بولنے والا کبھی نہیں
کہے گا، ”عیسیٰ پر لعنت۔“ اور روح القدس کی ہدایت
سے بولنے والے کے سوا کوئی نہیں کہے گا، ”عیسیٰ
خداوند ہے۔“

4 گو طرح طرح کی نعمتیں ہوتی ہیں، لیکن روح ایک
ہی ہے۔ 5 طرح طرح کی خدمتیں ہوتی ہیں، لیکن خداوند
ایک ہی ہے۔ 6 اللہ اپنی قدرت کا اظہار مختلف انداز
سے کرتا ہے، لیکن خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر
طرح کا کام کرتا ہے۔ 7 ہم میں سے ہر ایک میں روح
القدس کا اظہار کسی نعمت سے ہوتا ہے۔ یہ نعمتیں اِس
لئے دی جاتی ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں۔
8 ایک کو روح القدس حکمت کا کلام عطا کرتا ہے،
دوسرے کو وہی روح علم و عرفان کا کلام۔ 9 تیسرے
کو وہی روح پختہ ایمان دیتا ہے اور چوتھے کو وہی ایک
روح شفا دینے کی نعمتیں۔ 10 وہ ایک کو معجزے کرنے
کی طاقت دیتا ہے، دوسرے کو نبوّت کرنے کی صلاحیت
اور تیسرے کو مختلف روحوں میں امتیاز کرنے کی نعمت۔
ایک کو اُس سے غیر زبانیں بولنے کی نعمت ملتی ہے اور
دوسرے کو اِن کا ترجمہ کرنے کی۔ 11 وہی ایک روح یہ

تمام نعمتیں تقسیم کرتا ہے۔ اور وہی فیصلہ کرتا ہے کہ
کس کو کیا نعمت ملنی ہے۔

ایک جسم اور مختلف اعضا

12 انسانی جسم کے بہت سے اعضا ہوتے ہیں، لیکن
یہ تمام اعضا ایک ہی بدن کو تشکیل دیتے ہیں۔ مسیح کا
بدن بھی ایسا ہے۔ 13 خواہ ہم یہودی تھے یا یونانی، غلام
تھے یا آزاد، بپتسمے سے ہم سب کو ایک ہی روح کی
معرفت ایک ہی بدن میں شامل کیا گیا ہے، ہم سب کو
ایک ہی روح پلایا گیا ہے۔

14 بدن کے بہت سے حصے ہوتے ہیں، نہ صرف
ایک۔ 15 فرض کریں کہ پاؤں کہے، ”مَیں ہاتھ نہیں
ہوں اِس لئے بدن کا حصہ نہیں۔“ کیا یہ کہنے پر اُس
کا بدن سے تعلق ختم ہو جائے گا؟ 16 یا فرض کریں کہ
کان کہے، ”مَیں آنکھ نہیں ہوں اِس لئے بدن کا حصہ
نہیں۔“ کیا یہ کہنے پر اُس کا بدن سے ناتا ٹوٹ جائے
گا؟ 17 اگر پورا جسم آنکھ ہی ہوتا تو پھر سننے کی صلاحیت
کہاں ہوتی؟ اگر سارا بدن کان ہی ہوتا تو پھر سونگھنے کا کیا
بنتا؟ 18 لیکن اللہ نے جسم کے مختلف اعضا بنا کر ہر ایک
کو وہاں لگایا جہاں وہ چاہتا تھا۔ 19 اگر ایک ہی عضو پورا
جسم ہوتا تو پھر یہ کس قسم کا جسم ہوتا؟ 20 نہیں، بہت
سے اعضا ہوتے ہیں، لیکن جسم ایک ہی ہے۔

21 آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی، ”مجھے تیری ضرورت
نہیں،“ نہ سر پاؤں سے کہہ سکتا ہے، ”مجھے تمہاری
ضرورت نہیں۔“ 22 بلکہ اگر دیکھا جائے تو اکثر ایسا ہوتا
ہے کہ جسم کے جو اعضا زیادہ کمزور لگتے ہیں اُن کی زیادہ
ضرورت ہوتی ہے۔ 23 وہ اعضا جنہیں ہم کم عزت کے
لائق سمجھتے ہیں اُنہیں ہم زیادہ عزت کے ساتھ ڈھانپ
لیتے ہیں، اور وہ اعضا جنہیں ہم شرم سے چھپا کر رکھتے
ہیں اُن ہی کا ہم زیادہ احترام کرتے ہیں۔ 24 اِس کے
برعکس ہمارے عزت دار اعضا کو اِس کی ضرورت ہی نہیں
ہوتی کہ ہم اُن کا خاص احترام کریں۔ لیکن اللہ نے جسم
کو اِس طرح ترتیب دیا کہ اُس نے کم قدر اعضا کو زیادہ
عزت دار ٹھہرایا، 25 تاکہ جسم کے اعضا میں تفرقہ نہ ہو
بلکہ وہ ایک دوسرے کی فکر کریں۔ 26 اگر ایک عضو دُکھ
میں ہو تو اُس کے ساتھ دیگر تمام اعضا بھی دُکھ محسوس
کرتے ہیں۔ اگر ایک عضو سرفراز ہو جائے تو اُس کے
ساتھ باقی تمام اعضا بھی مسرور ہوتے ہیں۔

27 آپ سب مل کر مسیح کا بدن ہیں اور انفرادی طور
پر اُس کے مختلف اعضا۔ 28 اور اللہ نے اپنی جماعت
میں پہلے رسول، دوسرے نبی اور تیسرے اُستاد مقرر کئے
ہیں۔ پھر اُس نے ایسے لوگ بھی مقرر کئے ہیں جو
معجزے کرتے، شفا دیتے، دوسروں کی مدد کرتے، انتظام
چلاتے اور مختلف قسم کی غیر زبانیں بولتے ہیں۔ 29 کیا
سب رسول ہیں؟ کیا سب نبی ہیں؟ کیا سب اُستاد ہیں؟
کیا سب معجزے کرتے ہیں؟ 30 کیا سب کو شفا دینے کی
نعمتیں حاصل ہیں؟ کیا سب غیر زبانیں بولتے ہیں؟ کیا
سب اِن کا ترجمہ کرتے ہیں؟ 31 لیکن آپ اُن نعمتوں
کی تلاش میں رہیں جو افضل ہیں۔

اب مَیں آپ کو اِس سے کہیں عمدہ راہ بتاتا ہوں۔

محبت

13 اگر مَیں انسانوں اور فرشتوں کی زبانیں
بولوں، لیکن محبت نہ رکھوں تو پھر مَیں بس
گونجتا ہوا گھڑیال یا ٹھنٹھناتی ہوئی جھانجھ ہی ہوں۔
2 اگر میری نبوّت کی نعمت ہو اور مجھے تمام بھیدوں اور

ہر علم سے واقفیت ہو، ساتھ ہی میرا ایسا ایمان ہو کہ
پہاڑوں کو کھسکا سکوں، لیکن میرا دل محبت سے خالی
ہو تو مَیں کچھ بھی نہیں۔ 3 اگر مَیں اپنا سارا مال غریبوں
میں تقسیم کر دوں بلکہ اپنا بدن جلائے جانے کے لئے
دے دوں، لیکن میرا دل محبت سے خالی ہو تو مجھے کچھ
فائدہ نہیں۔

4 محبت صبر سے کام لیتی ہے، محبت مہربان ہے۔
نہ یہ حسد کرتی ہے نہ ڈینگیں مارتی ہے۔ یہ پھولتی بھی
نہیں۔ 5 محبت بدتمیزی نہیں کرتی نہ اپنے ہی فائدے
کی تلاش میں رہتی ہے۔ یہ جلدی سے غصے میں نہیں
آ جاتی اور دوسروں کی غلطیوں کا ریکارڈ نہیں رکھتی۔ 6 یہ
ناانصافی دیکھ کر خوش نہیں ہوتی بلکہ سچائی کے غالب
آنے پر ہی خوشی مناتی ہے۔ 7 یہ ہمیشہ دوسروں کی
کمزوریاں برداشت کرتی ہے، ہمیشہ اعتماد کرتی ہے، ہمیشہ
اُمید رکھتی ہے، ہمیشہ ثابت قدم رہتی ہے۔

8 محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اِس کے مقابلے میں
نبوّتیں ختم ہو جائیں گی، غیر زبانیں جاتی رہیں گی، علم
مٹ جائے گا۔ 9 کیونکہ اِس وقت ہمارا علم نامکمل ہے
اور ہماری نبوّت سب کچھ ظاہر نہیں کرتی۔ 10 لیکن
جب وہ کچھ آئے گا جو کامل ہے تو یہ ادھوری چیزیں جاتی
رہیں گی۔

11 جب مَیں بچہ تھا تو بچے کی طرح بولتا، بچے کی سی
سوچ رکھتا اور بچے کی سی سمجھ سے کام لیتا تھا۔ لیکن اب
مَیں بالغ ہوں، اِس لئے مَیں نے بچے کا سا انداز چھوڑ
دیا ہے۔ 12 اِس وقت ہمیں آئینے میں دُھندلا سا دکھائی
دیتا ہے، لیکن اُس وقت ہم رُوبرُو دیکھیں گے۔ اب
مَیں جزوی طور پر جانتا ہوں، لیکن اُس وقت کامل طور
سے جان لوں گا، ایسے ہی جیسے اللہ نے مجھے پہلے سے
جان لیا ہے۔
13 غرض ایمان، اُمید اور محبت تینوں قائم رہتے ہیں،
لیکن اِن میں افضل محبت ہے۔

نبوّت اور غیر زبانیں

14 محبت کا دامن تھامے رکھیں۔ لیکن ساتھ
ہی روحانی نعمتوں کو سرگرمی سے استعمال
میں لائیں، خصوصاً نبوّت کی نعمت کو۔ 2 غیر زبان بولنے
والا لوگوں سے نہیں بلکہ اللہ سے بات کرتا ہے۔ کوئی
اُس کی بات نہیں سمجھتا کیونکہ وہ روح میں بھید کی باتیں
کرتا ہے۔ 3 اِس کے برعکس نبوّت کرنے والا لوگوں سے
ایسی باتیں کرتا ہے جو اُن کی تعمیر و ترقی، حوصلہ افزائی
اور تسلی کا باعث بنتی ہیں۔ 4 غیر زبان بولنے والا اپنی تعمیر
و ترقی کرتا ہے جبکہ نبوّت کرنے والا جماعت کی۔
5 مَیں چاہتا ہوں کہ آپ سب غیر زبانیں بولیں،
لیکن اِس سے زیادہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ آپ نبوّت
کریں۔ نبوّت کرنے والا غیر زبانیں بولنے والے سے اہم
ہے۔ ہاں، غیر زبانیں بولنے والا بھی اہم ہے بشرطیکہ اپنی
زبان کا ترجمہ کرے، کیونکہ اِس سے خدا کی جماعت کی
تعمیر و ترقی ہوتی ہے۔
6 بھائیو، اگر مَیں آپ کے پاس آ کر غیر زبانیں بولوں،
لیکن مکاشفے، علم، نبوّت اور تعلیم کی کوئی بات نہ کروں تو
آپ کو کیا فائدہ ہو گا؟ 7 بے جان سازوں پر غور کرنے
سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے۔ اگر بانسری یا سرود
کو کسی خاص سُر کے مطابق نہ بجایا جائے تو پھر سننے
والے کس طرح پہچان سکیں گے کہ اِن پر کیا کیا پیش
کیا جا رہا ہے؟ 8 اِسی طرح اگر بِگل کی آواز جنگ کے
لئے تیار ہو جانے کے لئے صاف طور سے نہ بجے تو

کیا فوجی کمربستہ ہو جائیں گے؟ 9 اگر آپ صاف صاف
بات نہ کریں تو آپ کی حالت بھی ایسی ہی ہو گی۔ پھر
آپ کی بات کون سمجھے گا؟ کیونکہ آپ لوگوں سے نہیں
بلکہ ہَوا سے باتیں کریں گے۔ 10 اِس دنیا میں بہت زیادہ
زبانیں بولی جاتی ہیں اور اِن میں سے کوئی بھی نہیں جو
بےمعنی ہو۔ 11 اگر مَیں کسی زبان سے واقف نہیں تو
مَیں اُس زبان میں بولنے والے کے نزدیک اجنبی
ٹھہروں گا اور وہ میرے نزدیک۔ 12 یہ اصول آپ پر بھی
لاگو ہوتا ہے۔ چونکہ آپ روحانی نعمتوں کے لئے تڑپتے
ہیں تو پھر خاص کر اُن نعمتوں میں ماہر بننے کی کوشش
کریں جو خدا کی جماعت کو تعمیر کرتی ہیں۔

13 چنانچہ غیرزبان بولنے والا دعا کرے کہ اِس کا
ترجمہ بھی کر سکے۔ 14 کیونکہ اگر مَیں غیرزبان میں دعا
کروں تو میری روح تو دعا کرتی ہے مگر میری عقل
بےعمل رہتی ہے۔ 15 تو پھر کیا کروں؟ مَیں روح
میں دعا کروں گا، لیکن عقل کو بھی استعمال کروں گا۔
مَیں روح میں حمد و ثنا کروں گا، لیکن عقل کو بھی
استعمال میں لاؤں گا۔ 16 اگر آپ صرف روح میں حمد و
ثنا کریں تو حاضرین میں سے جو آپ کی بات نہیں سمجھتا
وہ کس طرح آپ کی شکرگزاری پر ''آمین'' کہہ سکے گا؟
اُسے تو آپ کی باتوں کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ 17 بےشک
آپ اچھی طرح خدا کا شکر کر رہے ہوں گے، لیکن اِس
سے دوسرے شخص کی تعمیر و ترقی نہیں ہو گی۔

18 مَیں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ آپ سب کی نسبت
زیادہ غیر زبانوں میں بات کرتا ہوں۔ 19 پھر بھی مَیں
خدا کی جماعت میں ایسی باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں جو
دوسرے سمجھ سکیں اور جن سے وہ تربیت حاصل کر
سکیں۔ کیونکہ غیر زبانوں میں بولی گئی بےشمار باتوں کی
نسبت پانچ تربیت دینے والے الفاظ کہیں بہتر ہیں۔

20 بھائیو، بچوں جیسی سوچ سے باز آئیں۔ بُرائی کے
لحاظ سے تو ضرور بچے بنے رہیں، لیکن سمجھ میں بالغ بن
جائیں۔ 21 شریعت میں لکھا ہے، ''رب فرماتا ہے کہ
مَیں غیر زبانوں اور اجنبیوں کے ہونٹوں کی معرفت اِس
قوم سے بات کروں گا۔ لیکن وہ پھر بھی میری نہیں سنیں
گے۔'' 22 اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر زبانیں ایمان
داروں کے لئے امتیازی نشان نہیں ہوتیں بلکہ غیر ایمان
داروں کے لئے۔ اِس کے برعکس نبوّت غیرایمان داروں
کے لئے امتیازی نشان نہیں ہوتی بلکہ ایمان داروں
کے لئے۔

23 اب فرض کریں کہ ایمان دار ایک جگہ جمع ہیں
اور تمام حاضرین غیر زبانیں بول رہے ہیں۔ اِسی اثنا میں
غیرزبان کو نہ سمجھنے والے یا غیرایمان دار آ شامل ہوتے
ہیں۔ آپ کو اِس حالت میں دیکھ کر کیا وہ آپ کو دیوانہ
قرار نہیں دیں گے؟ 24 اِس کے مقابلے میں اگر تمام
لوگ نبوّت کر رہے ہوں اور کوئی غیرایمان دار اندر آئے
تو کیا ہو گا؟ وہ سب اُسے قائل کر لیں گے کہ گناہ گار
ہے اور سب اُسے پرکھ لیں گے۔ 25 یوں اُس کے دل
کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی، وہ گر کر اللہ کو سجدہ
کرے گا اور تسلیم کرے گا کہ فی الحقیقت اللہ آپ کے
درمیان موجود ہے۔

جماعت میں ترتیب کی ضرورت

26 بھائیو، پھر کیا ہونا چاہئے؟ جب آپ جمع ہوتے
ہیں تو ہر ایک کے پاس کوئی گیت یا تعلیم یا مکاشفہ
یا غیرزبان یا اِس کا ترجمہ ہو۔ اِن سب کا مقصد خدا
کی جماعت کی تعمیر و ترقی ہو۔ 27 غیرزبان میں بولتے

وقت صرف دو یا زیادہ سے زیادہ تین اشخاص بولیں اور
وہ بھی باری باری۔ ساتھ ہی کوئی اُن کا ترجمہ بھی کرے۔
28 اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو غیرزبان بولنے والا
جماعت میں خاموش رہے، البتہ اُسے اپنے آپ سے اور
اللہ سے بات کرنے کی آزادی ہے۔ 29 نبیوں میں سے
دو یا تین نبوّت کریں اور دوسرے اُن کی باتوں کی صحت
کو پرکھیں۔ 30 اگر اِس دوران کسی بیٹھے ہوئے شخص کو
کوئی مکاشفہ ملے تو پہلا شخص خاموش ہو جائے۔ 31 کیونکہ
آپ سب باری باری نبوّت کر سکتے ہیں تاکہ تمام لوگ
سیکھیں اور اُن کی حوصلہ افزائی ہو۔ 32 نبیوں کی روحیں
نبیوں کے تابع رہتی ہیں، 33 کیونکہ اللہ بے ترتیبی کا نہیں
بلکہ سلامتی کا خدا ہے۔

جیسا مقدّسین کی تمام جماعتوں کا دستور ہے 34 خواتین
جماعت میں خاموش رہیں۔ اُنہیں بولنے کی اجازت
نہیں، بلکہ وہ فرماں بردار رہیں۔ شریعت بھی یہی فرماتی
ہے۔ 35 اگر وہ کچھ سیکھنا چاہیں تو اپنے گھر پر اپنے شوہر
سے پوچھ لیں، کیونکہ عورت کا خدا کی جماعت میں بولنا
شرم کی بات ہے۔

36 کیا اللہ کا کلام آپ میں سے نکلا ہے، یا کیا وہ
صرف آپ ہی تک پہنچا ہے؟ 37 اگر کوئی خیال کرے کہ
مَیں نبی ہوں یا خاص روحانی حیثیت رکھتا ہوں تو وہ جان
لے کہ جو کچھ مَیں آپ کو لکھ رہا ہوں وہ خداوند کا حکم
ہے۔ 38 جو یہ نظرانداز کرتا ہے اُسے خود بھی نظرانداز
کیا جائے گا۔

39 غرض بھائیو، نبوّت کرنے کے لئے تڑپتے رہیں،
البتہ کسی کو غیر زبانیں بولنے سے نہ روکیں۔ 40 لیکن
سب کچھ شائستگی اور ترتیب سے عمل میں آئے۔

مسیح کا جی اُٹھنا

15 بھائیو، مَیں آپ کی توجہ اُس خوش خبری کی
طرف دلاتا ہوں جو مَیں نے آپ کو سنائی،
وہی خوش خبری جسے آپ نے قبول کیا اور جس پر آپ
قائم بھی ہیں۔ 2 اِسی پیغام کے وسیلے سے آپ کو نجات
ملتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ وہ باتیں جوں کی توں
تھامے رکھیں جس طرح مَیں نے آپ تک پہنچائی ہیں۔
بے شک یہ بات اِس پر منحصر ہے کہ آپ کا ایمان لانا
بے مقصد نہیں تھا۔

3 کیونکہ مَیں نے اِس پر خاص زور دیا کہ وہی کچھ
آپ کے سپرد کروں جو مجھے بھی ملا ہے۔ یہ کہ مسیح نے
پاک نوشتوں کے مطابق ہمارے گناہوں کی خاطر اپنی
جان دی، 4 پھر وہ دفن ہوا اور تیسرے دن پاک نوشتوں
کے مطابق جی اُٹھا۔ 5 وہ پطرس کو دکھائی دیا، پھر بارہ
شاگردوں کو۔ 6 اِس کے بعد وہ ایک ہی وقت پانچ سَو
سے زیادہ بھائیوں پر ظاہر ہوا۔ اُن میں سے بیشتر اب
تک زندہ ہیں اگرچہ چند ایک انتقال کر چکے ہیں۔ 7 پھر
یعقوب نے اُسے دیکھا، پھر تمام رسولوں نے۔

8 اور سب کے بعد وہ مجھ پر بھی ظاہر ہوا، مجھ پر جو
گویا قبل از وقت پیدا ہوا۔ 9 کیونکہ رسولوں میں میرا درجہ
سب سے چھوٹا ہے، بلکہ مَیں تو رسول کہلانے کے بھی
لائق نہیں، اِس لئے کہ مَیں نے اللہ کی جماعت کو ایذا
پہنچائی۔ 10 لیکن مَیں جو کچھ ہوں اللہ کے فضل ہی سے
ہوں۔ اور جو فضل اُس نے مجھ پر کیا وہ بے اثر نہ رہا،
کیونکہ مَیں نے اُن سب سے زیادہ جاں فشانی سے کام
کیا ہے۔ البتہ یہ کام مَیں نے خود نہیں بلکہ اللہ کے
فضل نے کیا ہے جو میرے ساتھ تھا۔ 11 خیر، یہ کام
مَیں نے کیا یا اُنہوں نے، ہم سب اُسی پیغام کی منادی

کرتے ہیں جس پر آپ ایمان لائے ہیں۔

جی اُٹھنے پر اعتراض

12 اب مجھے یہ بتائیں، ہم تو منادی کرتے ہیں کہ
مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ تو پھر آپ میں سے
کچھ لوگ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مُردے جی نہیں اُٹھتے؟
13 اگر مُردے جی نہیں اُٹھتے تو مطلب یہ ہوا کہ مسیح
بھی نہیں جی اُٹھا۔ 14 اور اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو پھر
ہماری منادی عبث ہوتی اور آپ کا ایمان لانا بھی بے فائدہ
ہوتا۔ 15 نیز ہم اللہ کے بارے میں جھوٹے گواہ ثابت
ہوتے۔ کیونکہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ نے مسیح کو
زندہ کیا جبکہ اگر واقعی مُردے نہیں جی اُٹھتے تو وہ بھی زندہ
نہیں ہوا۔ 16 غرض اگر مُردے جی نہیں اُٹھتے تو پھر مسیح
بھی نہیں جی اُٹھا۔ 17 اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو آپ کا
ایمان بے فائدہ ہے اور آپ اب تک اپنے گناہوں میں
گرفتار ہیں۔ 18 ہاں، اِس کے مطابق جنہوں نے مسیح
میں ہوتے ہوئے انتقال کیا ہے وہ سب ہلاک ہو گئے
ہیں۔ 19 چنانچہ اگر مسیح پر ہماری اُمید صرف اِسی زندگی
تک محدود ہے تو ہم انسانوں میں سب سے زیادہ قابلِ
رحم ہیں۔

مسیح واقعی جی اُٹھا ہے

20 لیکن مسیح واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ وہ
انتقال کئے ہوؤں کی فصل کا پہلا پھل ہے۔ 21 چونکہ
انسان کے وسیلے سے موت آئی، اِس لئے انسان ہی کے
وسیلے سے مُردوں کے جی اُٹھنے کی بھی راہ کھلی۔ 22 جس
طرح سب اِس لئے مرتے ہیں کہ وہ آدم کے فرزند ہیں
اُسی طرح سب زندہ کئے جائیں گے جو مسیح کے ہیں۔
23 لیکن جی اُٹھنے کی ایک ترتیب ہے۔ مسیح تو فصل کے
پہلے پھل کی حیثیت سے جی اُٹھ چکا ہے جبکہ اُس کے
لوگ اُس وقت جی اُٹھیں گے جب وہ واپس آئے گا۔
24 اِس کے بعد خاتمہ ہو گا۔ تب ہر حکومت، اختیار
اور قوت کو نیست کر کے وہ بادشاہی کو خدا باپ کے
حوالے کر دے گا۔ 25 کیونکہ لازم ہے کہ مسیح اُس
وقت تک حکومت کرے جب تک اللہ تمام دشمنوں
کو اُس کے پاؤں کے نیچے نہ کر دے۔ 26 آخری دشمن
جسے نیست کیا جائے گا موت ہو گی۔ 27 کیونکہ اللہ کے
بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”اُس نے سب
کچھ اُس (یعنی مسیح) کے پاؤں کے نیچے کر دیا۔“ جب
کہا گیا ہے کہ سب کچھ مسیح کے ماتحت کر دیا گیا ہے،
تو ظاہر ہے کہ اِس میں اللہ شامل نہیں جس نے سب
کچھ مسیح کے ماتحت کیا ہے۔ 28 جب سب کچھ مسیح کے
ماتحت کر دیا گیا تب فرزند خود بھی اُسی کے ماتحت ہو
جائے گا جس نے سب کچھ اُس کے ماتحت کیا۔ یوں
اللہ سب میں سب کچھ ہو گا۔

جی اُٹھنے کے پیشِ نظر زندگی گزارنا

29 اگر مُردے واقعی جی نہیں اُٹھتے تو پھر وہ لوگ
کیا کریں گے جو مُردوں کی خاطر بپتسمہ لیتے ہیں؟ اگر
مُردے جی نہیں اُٹھیں گے تو پھر وہ اُن کی خاطر
کیوں بپتسمہ لیتے ہیں؟ 30 اور ہم بھی ہر وقت اپنی
جان خطرے میں کیوں ڈالے ہوئے ہیں؟ 31 بھائیو،
مَیں روزانہ مرتا ہوں۔ یہ بات اُتنی ہی یقینی ہے جتنی
یہ کہ آپ ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں میرا فخر ہیں۔
32 اگر مَیں صرف اِسی زندگی کی اُمید رکھتے ہوئے اِفسس
میں وحشی درندوں سے لڑا تو مجھے کیا فائدہ ہوا؟ اگر

مُردے جی نہیں اُٹھتے تو اِس قول کے مطابق زندگی
گزارنا بہتر ہو گا کہ ''آؤ، ہم کھائیں پئیں، کیونکہ کل
تو مر ہی جانا ہے۔''
33 فریب نہ کھائیں، بُری صحبت اچھی عادتوں کو بگاڑ
دیتی ہے۔ 34 پورے طور پر ہوش میں آئیں اور گناہ نہ
کریں۔ آپ میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کے بارے
میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ بات مَیں آپ کو شرم دلانے
کے لئے کہتا ہوں۔

مُردے کس طرح جی اُٹھیں گے

35 شاید کوئی سوال اُٹھائے، ''مُردے کس طرح جی
اُٹھتے ہیں؟ اور جی اُٹھنے کے بعد اُن کا جسم کیسا ہو گا؟''
36 بھئی، عقل سے کام لیں۔ جو بیج آپ بوتے ہیں وہ
اُس وقت تک نہیں اُگتا جب تک کہ مر نہ جائے۔
37 جو آپ بوتے ہیں وہ وہی پودا نہیں ہے جو بعد میں
اُگے گا بلکہ محض ایک ننگا سا دانہ ہے، خواہ گندم کا ہو یا
کسی اَور چیز کا۔ 38 لیکن اللہ اُسے ایسا جسم دیتا ہے جیسا
وہ مناسب سمجھتا ہے۔ ہر قسم کے بیج کو وہ اُس کا خاص
جسم عطا کرتا ہے۔
39 تمام جانداروں کو ایک جیسا جسم نہیں ملا بلکہ
انسانوں کو اَور قسم کا، مویشیوں کو اَور قسم کا، پرندوں کو
اَور قسم کا، اور مچھلیوں کو اَور قسم کا۔
40 اِس کے علاوہ آسمانی جسم بھی ہیں اور زمینی جسم
بھی۔ آسمانی جسموں کی شان اَور ہے اور زمینی جسموں
کی شان اَور۔ 41 سورج کی شان اَور ہے، چاند کی شان
اَور، اور ستاروں کی شان اَور، بلکہ ایک ستارہ شان میں
دوسرے ستارے سے فرق ہے۔
42 مُردوں کا جی اُٹھنا بھی ایسا ہی ہے۔ جسم فانی حالت
میں بویا جاتا ہے اور لافانی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔
43 وہ ذلیل حالت میں بویا جاتا ہے اور جلالی حالت میں
جی اُٹھتا ہے۔ وہ کمزور حالت میں بویا جاتا ہے اور قوی
حالت میں جی اُٹھتا ہے۔ 44 فطرتی جسم بویا جاتا ہے اور
روحانی جسم جی اُٹھتا ہے۔ جہاں فطرتی جسم ہے وہاں
روحانی جسم بھی ہوتا ہے۔ 45 پاک نوشتوں میں بھی لکھا
ہے کہ پہلے انسان آدم میں جان آ گئی۔ لیکن آخری آدم
زندہ کرنے والی روح بنا۔ 46 روحانی جسم پہلے نہیں تھا
بلکہ فطرتی جسم، پھر روحانی جسم ہوا۔ 47 پہلا انسان زمین
کی مٹی سے بنا تھا، لیکن دوسرا آسمان سے آیا۔ 48 جیسا
پہلا خاکی انسان تھا ویسے ہی دیگر خاکی انسان بھی ہیں،
اور جیسا آسمان سے آیا ہوا انسان ہے ویسے ہی دیگر
آسمانی انسان بھی ہیں۔ 49 یوں ہم اِس وقت خاکی انسان
کی شکل و صورت رکھتے ہیں جبکہ ہم اُس وقت آسمانی
انسان کی شکل و صورت رکھیں گے۔

موت پر فتح

50 بھائیو، مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خاکی انسان کا
موجودہ جسم اللہ کی بادشاہی کو میراث میں نہیں پا سکتا۔
جو کچھ فانی ہے وہ لافانی چیزوں کو میراث میں نہیں
پا سکتا۔
51 دیکھو مَیں آپ کو ایک بھید بتاتا ہوں۔ ہم سب
وفات نہیں پائیں گے، لیکن سب ہی بدل جائیں گے۔
52 اور یہ اچانک، آنکھ جھپکتے میں، آخری بِگل بجتے ہی
رونما ہو گا۔ کیونکہ بِگل بجنے پر مُردے لافانی حالت میں
جی اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ 53 کیونکہ لازم ہے
کہ یہ فانی جسم بقا کا لباس پہن لے اور مرنے والا جسم
ابدی زندگی کا۔ 54 جب اِس فانی اور مرنے والے جسم

نے بقا اور ابدی زندگی کا لباس پہن لیا ہو گا تو پھر وہ
کلام پورا ہو گا جو پاک نوشتوں میں لکھا ہے کہ
”موت الٰہی فتح کا لقمہ ہو گئی ہے۔
55 اے موت، تیری فتح کہاں رہی؟
اے موت، تیرا ڈنک کہاں رہا؟“
56 موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ شریعت سے
تقویت پاتا ہے۔ 57 لیکن خدا کا شکر ہے جو ہمیں
ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے فتح بخشتا ہے۔
58 غرض، میرے پیارے بھائیو، مضبوط بنے رہیں۔
کوئی چیز آپ کو ڈانواں ڈول نہ کر دے۔ ہمیشہ خداوند کی
خدمت جاں فشانی سے کریں، یہ جانتے ہوئے کہ خداوند
کے لئے آپ کی محنت مشقت رائیگاں نہیں جائے گی۔

یروشلم کی جماعت کے لئے چندہ

16 رہی چندے کی بات جو یروشلم کے
مقدسین کے لئے جمع کیا جا رہا ہے تو اُسی
ہدایت پر عمل کریں جو مَیں گلتیہ کی جماعتوں کو دے
چکا ہوں۔ 2 ہر اتوار کو آپ میں سے ہر کوئی اپنے کمائے
ہوئے پیسوں میں سے کچھ اِس چندے کے لئے مخصوص
کر کے اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ پھر میرے آنے پر ہدیہ
جات جمع کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ 3 جب
مَیں آؤں گا تو ایسے افراد کو جو آپ کے نزدیک قابلِ
اعتماد ہیں خطوط دے کر یروشلم بھیجوں گا تاکہ وہ آپ کا
ہدیہ وہاں تک پہنچا دیں۔ 4 اگر مناسب ہو کہ مَیں بھی
جاؤں تو وہ میرے ساتھ جائیں گے۔
5 مَیں مکدُنیہ سے ہو کر آپ کے پاس آؤں گا کیونکہ
مکدُنیہ میں سے سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ 6 شاید
آپ کے پاس تھوڑے عرصے کے لئے ٹھہروں، لیکن
یہ بھی ممکن ہے کہ سردیوں کا موسم آپ ہی کے ساتھ
کاٹوں تاکہ میرے بعد کے سفر کے لئے آپ میری مدد
کر سکیں۔ 7 مَیں نہیں چاہتا کہ اِس دفعہ مختصر ملاقات
کے بعد چلتا بنوں، بلکہ میری خواہش ہے کہ کچھ وقت
آپ کے ساتھ گزاروں۔ شرط یہ ہے کہ خداوند مجھے
اجازت دے۔
8 لیکن عیدِ پنتکُست تک مَیں اِفسس میں ہی ٹھہروں
گا، 9 کیونکہ یہاں میرے سامنے موثر کام کے لئے ایک
بڑا دروازہ کھل گیا ہے اور ساتھ ہی بہت سے مخالف بھی
پیدا ہو گئے ہیں۔
10 اگر تیمُتھیُس آئے تو اِس کا خیال رکھیں کہ وہ
بلاخوف آپ کے پاس رہ سکے۔ میری طرح وہ بھی خداوند
کے کھیت میں فصل کاٹ رہا ہے۔ 11 اِس لئے کوئی اُسے
حقیر نہ جانے۔ اُسے سلامتی سے سفر پر روانہ کریں تاکہ
وہ مجھ تک پہنچے، کیونکہ مَیں اور دیگر بھائی اُس کے
منتظر ہیں۔
12 بھائی اپلّوس کی مَیں نے بڑی حوصلہ افزائی کی ہے
کہ وہ دیگر بھائیوں کے ساتھ آپ کے پاس آئے، لیکن
اللہ کو قطعاً منظور نہ تھا۔ تاہم موقع ملنے پر وہ ضرور
آئے گا۔

نصیحتیں اور سلام

13 جاگتے رہیں، ایمان میں ثابت قدم رہیں،
مردانگی دکھائیں، مضبوط بنے رہیں۔ 14 سب کچھ محبت
سے کریں۔
15 بھائیو، مَیں ایک بات میں آپ کو نصیحت کرنا
چاہتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ ستفناس کا گھرانا اخیہ کا
پہلا پھل ہے اور کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو مقدسین

کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ 16 آپ ایسے
لوگوں کے تابع رہیں اور ساتھ ہی ہر اُس شخص کے
جو اُن کے ساتھ خدمت کے کام میں جاں فشانی
کرتا ہے۔

17 ستفناس، فرتُوناتس اور اَخیکُس کے پہنچنے پر مَیں
بہت خوش ہوا، کیونکہ اُنہوں نے وہ کمی پوری کر دی جو
آپ کی غیر حاضری سے پیدا ہوئی تھی۔ 18 اُنہوں نے
میری روح کو اور ساتھ ہی آپ کی روح کو بھی تازہ کیا
ہے۔ ایسے لوگوں کی قدر کریں۔

19 آسیہ کی جماعتیں آپ کو سلام کہتی ہیں۔ اکوِلہ اور
پرسکلہ آپ کو خداوند میں پُرجوش سلام کہتے ہیں اور اُن
کے ساتھ وہ جماعت بھی جو اُن کے گھر میں جمع ہوتی
ہے۔ 20 تمام بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں۔ ایک دوسرے
کو مقدّس بوسہ دیتے ہوئے سلام کہیں۔

21 یہ سلام مَیں یعنی پولس اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں۔
22 لعنت اُس شخص پر جو خداوند سے محبت نہیں
رکھتا۔

اے ہمارے خداوند، آ! 23 خداوند عیسیٰ کا فضل آپ
کے ساتھ رہے۔

24 مسیح عیسیٰ میں آپ سب کو میرا پیار۔

کُرِنتھیوں کے نام
پولس رسول کا دوسرا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے، جو اللہ کی مرضی
سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔ ساتھ ہی یہ بھائی
تیمُتھیُس کی طرف سے بھی ہے۔
مَیں کُرِنتھس میں اللہ کی جماعت اور صوبہ اخیہ میں
موجود تمام مقدسین کو یہ لکھ رہا ہوں۔
2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی عطا کریں۔

اللہ کی حمد و ثنا

3 ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے خدا اور باپ کی تمجید
ہو، جو رحم کا باپ اور تمام طرح کی تسلی کا خدا ہے۔
4 جب بھی ہم مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو وہ ہمیں
تسلی دیتا ہے تاکہ ہم اَوروں کو بھی تسلی دے سکیں۔
پھر جب وہ کسی مصیبت سے دوچار ہوتے ہیں تو ہم بھی
اُن کو اُسی طرح تسلی دے سکتے ہیں جس طرح اللہ نے
ہمیں تسلی دی ہے۔ 5 کیونکہ جتنی کثرت سے مسیح کی
سی مصیبتیں ہم پر آ جاتی ہیں اُتنی کثرت سے اللہ مسیح
کے ذریعے ہمیں تسلی دیتا ہے۔ 6 جب ہم مصیبتوں
سے دوچار ہوتے ہیں تو یہ بات آپ کی تسلی اور نجات
کا باعث بنتی ہے۔ جب ہماری تسلی ہوتی ہے تو یہ آپ
کی بھی تسلی کا باعث بنتی ہے۔ یوں آپ بھی صبر سے
وہ کچھ برداشت کرنے کے قابل بن جاتے ہیں جو ہم
برداشت کر رہے ہیں۔ 7 چنانچہ ہماری آپ کے بارے
میں اُمید پختہ رہتی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس
طرح آپ ہماری مصیبتوں میں شریک ہیں اُسی طرح
آپ اُس تسلی میں بھی شریک ہیں جو ہمیں حاصل
ہوتی ہے۔
8 بھائیو، ہم آپ کو اُس مصیبت سے آگاہ کرنا چاہتے
ہیں جس میں ہم صوبہ آسیہ میں پھنس گئے۔ ہم پر دباؤ
اِتنا شدید تھا کہ اُسے برداشت کرنا ناممکن سا ہو گیا اور
ہم جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 9 ہم نے محسوس کیا کہ
ہمیں سزائے موت دی گئی ہے۔ لیکن یہ اِس لئے
ہوا تاکہ ہم اپنے آپ پر بھروسا نہ کریں بلکہ اللہ پر جو
مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ 10 اُسی نے ہمیں ایسی ہیبت

ناک موت سے بچایا اور وہ آئندہ بھی ہمیں بچائے گا۔
اور ہم نے اُس پر اُمید رکھی ہے کہ وہ ہمیں ایک بار
پھر بچائے گا۔ 11 آپ بھی اپنی دعاؤں سے ہماری مدد کر
رہے ہیں۔ یہ کتنی خوب صورت بات ہے کہ اللہ بہتوں
کی دعاؤں کو سن کر ہم پر مہربانی کرے گا اور نتیجے میں
بہتیرے ہمارے لئے شکر کریں گے۔

پولس کے منصوبوں میں تبدیلی

12 یہ بات ہمارے لئے فخر کا باعث ہے کہ ہمارا
ضمیر صاف ہے۔ کیونکہ ہم نے اللہ کے سامنے سادہ دلی
اور خلوص سے زندگی گزاری ہے، اور ہم نے اپنی انسانی
حکمت پر انحصار نہیں کیا بلکہ اللہ کے فضل پر۔ دنیا میں
اور خاص کر آپ کے ساتھ ہمارا رویہ ایسا ہی رہا ہے۔
13 ہم تو آپ کو ایسی کوئی بات نہیں لکھتے جو آپ پڑھ
یا سمجھ نہیں سکتے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ آپ کو پورے
طور پر سمجھ آئے گی، 14 اگرچہ آپ فی الحال سب کچھ
نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جب آپ کو سب کچھ سمجھ آئے گا
تب آپ خداوند عیسیٰ کے دن ہم پر اُتنا فخر کر سکیں گے
جتنا ہم آپ پر۔

15 چونکہ مجھے اِس کا پورا یقین تھا اِس لئے مَیں پہلے
آپ کے پاس آنا چاہتا تھا تاکہ آپ کو دُگنی برکت مل
جائے۔ 16 خیال یہ تھا کہ مَیں آپ کے ہاں سے ہو کر
مکدُنیہ جاؤں اور وہاں سے آپ کے پاس واپس آؤں۔
پھر آپ صوبہ یہودیہ کے سفر کے لئے تیاریاں کرنے
میں میری مدد کر کے مجھے آگے بھیج سکتے تھے۔ 17 آپ
مجھے بتائیں کہ کیا مَیں نے یہ منصوبہ یوں ہی بنایا تھا؟ کیا
مَیں دنیاوی لوگوں کی طرح منصوبے بنا لیتا ہوں جو ایک
ہی لمحے میں ”جی ہاں“ اور ”جی نہیں“ کہتے ہیں؟
18 لیکن اللہ وفادار ہے اور وہ میرا گواہ ہے کہ ہم آپ
کے ساتھ بات کرتے وقت ”نہیں“ کو ”ہاں“ کے
ساتھ نہیں ملاتے۔ 19 کیونکہ اللہ کا فرزند عیسیٰ مسیح جس
کی منادی مَیں، سیلاس اور تیمُتھیُس نے کی وہ بھی ایسا
نہیں ہے۔ اُس نے کبھی بھی ”ہاں“ کو ”نہیں“ کے
ساتھ نہیں ملایا بلکہ اُس میں اللہ کی حتمی ”جی ہاں“
وجود میں آئی۔ 20 کیونکہ وہی اللہ کے تمام وعدوں کی
”ہاں“ ہے۔ اِس لئے ہم اُسی کے وسیلے سے ”آمین“
(جی ہاں) کہہ کر اللہ کو جلال دیتے ہیں۔ 21 اور اللہ خود
ہمیں اور آپ کو مسیح میں مضبوط کر دیتا ہے۔ اُسی نے
ہمیں مسح کر کے مخصوص کیا ہے۔ 22 اُسی نے ہم پر اپنی
مُہر لگا کر ظاہر کیا ہے کہ ہم اُس کی ملکیت ہیں اور اُسی
نے ہمیں روح القدس دے کر اپنے وعدوں کا بیعانہ ادا
کیا ہے۔

23 اگر مَیں جھوٹ بولوں تو اللہ میرے خلاف گواہی
دے۔ بات یہ ہے کہ مَیں آپ کو بچانے کے لئے
کُرِنتھس واپس نہ آیا۔ 24 مطلب یہ نہیں کہ ہم ایمان
کے معاملے میں آپ پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ نہیں،
ہم آپ کے ساتھ مل کر خدمت کرتے ہیں تاکہ آپ
خوشی سے بھر جائیں، کیونکہ آپ تو ایمان کی معرفت
قائم ہیں۔

2 چنانچہ مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں دوبارہ آپ کے
پاس نہیں آؤں گا، ورنہ آپ کو بہت غم کھانا
پڑے گا۔ 2 کیونکہ اگر مَیں آپ کو دُکھ پہنچاؤں تو کون
مجھے خوش کرے گا؟ یہ وہ شخص نہیں کرے گا جسے
مَیں نے دُکھ پہنچایا ہے۔ 3 یہی وجہ ہے کہ مَیں نے آپ
کو یہ لکھ دیا۔ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کے پاس آ
کر اُن ہی لوگوں سے غم کھاؤں جنہیں مجھے خوش کرنا

چاہئے۔ کیونکہ مجھے آپ سب کے بارے میں یقین ہے
کہ میری خوشی آپ سب کی خوشی ہے۔ 4 مَیں نے آپ
کو نہایت رنجیدہ اور پریشان حالت میں آنسو بہا بہا کر لکھ
دیا۔ مقصد یہ نہیں تھا کہ آپ غم گین ہو جائیں بلکہ
مَیں چاہتا تھا کہ آپ جان لیں کہ مَیں آپ سے کتنی
گہری محبت رکھتا ہوں۔

مجرم کو معاف کر دیا جائے

5 اگر کسی نے دُکھ پہنچایا ہے تو مجھے نہیں بلکہ کسی حد
تک آپ سب کو (مَیں زیادہ سختی سے بات نہیں کرنا
چاہتا)۔ 6 لیکن مذکورہ شخص کے لئے یہ کافی ہے کہ اُسے
جماعت کے اکثر لوگوں نے سزا دی ہے۔ 7 اب ضروری
ہے کہ آپ اُسے معاف کر کے تسلی دیں، ورنہ وہ غم
کھا کھا کر تباہ ہو جائے گا۔ 8 چنانچہ مَیں اِس پر زور دینا
چاہتا ہوں کہ آپ اُسے اپنی محبت کا احساس دلائیں۔
9 مَیں نے یہ معلوم کرنے کے لئے آپ کو لکھا کہ
کیا آپ امتحان میں پورے اُتریں گے اور ہر بات میں
تابع رہیں گے۔ 10 جسے آپ کچھ معاف کرتے ہیں
اُسے مَیں بھی معاف کرتا ہوں۔ اور جو کچھ مَیں نے
معاف کیا، اگر مجھے کچھ معاف کرنے کی ضرورت تھی،
وہ مَیں نے آپ کی خاطر مسیح کے حضور معاف کیا ہے
11 تاکہ ابلیس ہم سے فائدہ نہ اُٹھائے۔ کیونکہ ہم اُس کی
چالوں سے خوب واقف ہیں۔

تروآس میں پولس کی پریشانی

12 جب مَیں مسیح کی خوش خبری سنانے کے لئے
تروآس گیا تو خداوند نے میرے لئے آگے خدمت کرنے
کا ایک دروازہ کھول دیا۔ 13 لیکن جب مجھے اپنا بھائی
طِطُس وہاں نہ ملا تو مَیں بے چین ہو گیا اور اُنہیں خیرباد
کہہ کر صوبہ مکدُنیہ چلا گیا۔

مسیح میں فتح

14 لیکن خدا کا شکر ہے! وہی ہمارے آگے آگے چلتا
ہے اور ہم مسیح کے قیدی بن کر اُس کی فتح مناتے
ہوئے اُس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ یوں اللہ ہمارے
وسیلے سے ہر جگہ مسیح کے بارے میں علم خوشبو کی
طرح پھیلاتا ہے۔ 15 کیونکہ ہم مسیح کی خوشبو ہیں جو
اللہ تک پہنچتی ہے اور ساتھ ساتھ لوگوں میں بھی پھیلتی
ہے، نجات پانے والوں میں بھی اور ہلاک ہونے والوں
میں بھی۔ 16 بعض لوگوں کے لئے ہم موت کی مہلک
بُو ہیں جبکہ بعض کے لئے ہم زندگی بخش خوشبو ہیں۔ تو
کون یہ ذمہ داری نبھانے کے لائق ہے؟ 17 کیونکہ ہم
اکثر لوگوں کی طرح اللہ کے کلام کی تجارت نہیں کرتے،
بلکہ یہ جان کر کہ ہم اللہ کے حضور میں ہیں اور اُس
کے بھیجے ہوئے ہیں ہم خلوص دلی سے لوگوں سے بات
کرتے ہیں۔

نئے عہد کے خادم

3 کیا ہم دوبارہ اپنی خوبیوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے
ہیں؟ یا کیا ہم بعض لوگوں کی مانند ہیں جنہیں
آپ کو سفارشی خط دینے یا آپ سے ایسے خط لکھوانے کی
ضرورت ہوتی ہے؟ 2 نہیں، آپ تو خود ہمارا خط ہیں جو
ہمارے دلوں پر لکھا ہوا ہے۔ سب اِسے پہچان اور پڑھ
سکتے ہیں۔ 3 یہ صاف ظاہر ہے کہ آپ مسیح کا خط ہیں
جو اُس نے ہماری خدمت کے ذریعے لکھ دیا ہے۔ اور یہ
خط سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ خدا کے روح سے لکھا گیا،

پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ انسانی دلوں پر۔
4 ہم یہ اِس لئے یقین سے کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہم
مسیح کے وسیلے سے اللہ پر اعتماد رکھتے ہیں۔ 5 ہمارے
اندر تو کچھ نہیں ہے جس کی بنا پر ہم دعویٰ کر سکتے کہ
ہم یہ کام کرنے کے لائق ہیں۔ نہیں، ہماری لیاقت
اللہ کی طرف سے ہے۔ 6 اُسی نے ہمیں نئے عہد کے
خادم ہونے کے لائق بنا دیا ہے۔ اور یہ عہد لکھی ہوئی
شریعت پر مبنی نہیں ہے بلکہ روح پر، کیونکہ لکھی ہوئی
شریعت کے اثر سے ہم مر جاتے ہیں جبکہ روح ہمیں
زندہ کر دیتا ہے۔
7 شریعت کے حروف پتھر کی تختیوں پر کندہ کئے گئے
اور جب اُسے دیا گیا تو اللہ کا جلال ظاہر ہوا۔ یہ جلال اِتنا
تیز تھا کہ اسرائیلی موسیٰ کے چہرے کو لگاتار دیکھ نہ سکے۔
اگر اُس چیز کا جلال اِتنا تیز تھا جو اب منسوخ ہے 8 تو کیا
روح کے نظام کا جلال اِس سے کہیں زیادہ نہیں ہو گا؟
9 اگر پرانا نظام جو ہمیں مجرم ٹھہراتا تھا جلالی تھا تو پھر نیا
نظام جو ہمیں راست باز قرار دیتا ہے کہیں زیادہ جلالی ہو
گا۔ 10 ہاں، پہلے نظام کا جلال نئے نظام کے زبردست
جلال کی نسبت کچھ بھی نہیں ہے۔ 11 اور اگر اُس پرانے
نظام کا جلال بہت تھا جو اب منسوخ ہے تو پھر اُس نئے
نظام کا جلال کہیں زیادہ ہو گا جو قائم رہے گا۔
12 پس چونکہ ہم ایسی اُمید رکھتے ہیں اِس لئے بڑی
دلیری سے خدمت کرتے ہیں۔ 13 ہم موسیٰ کی مانند
نہیں ہیں جس نے شریعت سنانے کے اختتام پر اپنے
چہرے پر نقاب ڈال لیا تاکہ اسرائیلی اُسے تکتے نہ رہیں جو
اب منسوخ ہے۔ 14 تو بھی وہ ذہنی طور پر اَڑ گئے، کیونکہ
آج تک جب پرانے عہد نامے کی تلاوت کی جاتی ہے
تو یہی نقاب قائم ہے۔ آج تک نقاب کو ہٹایا نہیں گیا
کیونکہ یہ عہد صرف مسیح میں منسوخ ہوتا ہے۔ 15 ہاں،
آج تک جب موسیٰ کی شریعت پڑھی جاتی ہے تو یہ نقاب
اُن کے دلوں پر پڑا رہتا ہے۔ 16 لیکن جب بھی کوئی
خداوند کی طرف رجوع کرتا ہے تو یہ نقاب ہٹایا جاتا ہے،
17 کیونکہ خداوند روح ہے اور جہاں خداوند کا روح ہے
وہاں آزادی ہے۔ 18 چنانچہ ہم سب جن کے چہروں سے
نقاب ہٹایا گیا ہے خداوند کا جلال منعکس کرتے اور قدم
بہ قدم جلال پاتے ہوئے مسیح کی صورت میں بدلتے
جاتے ہیں۔ یہ خداوند ہی کا کام ہے جو روح ہے۔

مٹی کے برتنوں میں روحانی خزانہ

4 پس چونکہ ہمیں اللہ کے رحم سے یہ خدمت سونپی
گئی ہے اِس لئے ہم بے دل نہیں ہو جاتے۔
2 ہم نے چھپی ہوئی شرم ناک باتیں مسترد کر دی ہیں۔
نہ ہم چالاکی سے کام کرتے، نہ اللہ کے کلام میں تحریف
کرتے ہیں۔ بلکہ ہمیں اپنی سفارش کی ضرورت بھی نہیں،
کیونکہ جب ہم اللہ کے حضور لوگوں پر حقیقت کو ظاہر
کرتے ہیں تو ہماری نیک نامی خود بخود ہر ایک کے
ضمیر پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ 3 اور اگر ہماری خوش خبری
نقاب تلے چھپی ہوئی بھی ہو تو وہ صرف اُن کے لئے
چھپی ہوئی ہے جو ہلاک ہو رہے ہیں۔ 4 اِس جہان کے
شریر خدا نے اُن کے ذہنوں کو اندھا کر دیا ہے جو ایمان
نہیں رکھتے۔ اِس لئے وہ اللہ کی خوش خبری کی جلالی
روشنی نہیں دیکھ سکتے۔ وہ یہ پیغام نہیں سمجھ سکتے جو مسیح
کے جلال کے بارے میں ہے، اُس کے بارے میں جو
اللہ کی صورت ہے۔ 5 کیونکہ ہم اپنا پرچار نہیں کرتے
بلکہ عیسیٰ مسیح کا پیغام سناتے ہیں کہ وہ خداوند ہے۔
اپنے آپ کو ہم عیسیٰ کی خاطر آپ کے خادم قرار دیتے

ہیں۔ 6 کیونکہ جس خدا نے فرمایا، ”اندھیرے میں سے
روشنی چمکے،“ اُس نے ہمارے دلوں میں اپنی روشنی
چمکنے دی تاکہ ہم اللہ کا وہ جلال جان لیں جو عیسیٰ مسیح
کے چہرے سے چمکتا ہے۔
7 لیکن ہم جن کے اندر یہ خزانہ ہے عام مٹی کے
برتنوں کی مانند ہیں تاکہ ظاہر ہو کہ یہ زبردست قوت
ہماری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔
8 لوگ ہمیں چاروں طرف سے دباتے ہیں، لیکن کوئی
ہمیں کچل کر ختم نہیں کر سکتا۔ ہم اُلجھن میں پڑ جاتے
ہیں، لیکن اُمید کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔
9 لوگ ہمیں ایذا دیتے ہیں، لیکن ہمیں اکیلا نہیں چھوڑا
جاتا۔ لوگوں کے دھکوں سے ہم زمین پر گر جاتے ہیں،
لیکن ہم تباہ نہیں ہوتے۔ 10 ہر وقت ہم اپنے بدن میں
عیسیٰ کی موت لئے پھرتے ہیں تاکہ عیسیٰ کی زندگی بھی
ہمارے بدن میں ظاہر ہو جائے۔ 11 کیونکہ ہر وقت
ہمیں زندہ حالت میں عیسیٰ کی خاطر موت کے حوالے
کر دیا جاتا ہے تاکہ اُس کی زندگی ہمارے فانی بدن میں
ظاہر ہو جائے۔ 12 یوں ہم میں موت کا اثر کام کرتا ہے
جبکہ آپ میں زندگی کا اثر۔
13 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”مَیں ایمان لایا اور
اِس لئے بولا۔“ ہمیں ایمان کا یہی روح حاصل ہے
اِس لئے ہم بھی ایمان لانے کی وجہ سے بولتے ہیں۔
14 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند عیسیٰ کو
مُردوں میں سے زندہ کر دیا ہے وہ عیسیٰ کے ساتھ
ہمیں بھی زندہ کر کے آپ لوگوں سمیت اپنے حضور کھڑا
کرے گا۔ 15 یہ سب کچھ آپ کے فائدے کے لئے
ہے۔ یوں اللہ کا فضل آگے بڑھتے بڑھتے مزید بہت
سے لوگوں تک پہنچ رہا ہے اور نتیجے میں وہ اللہ کو
جلال دے کر شکرگزاری کی دعاؤں میں بہت اضافہ کر
رہے ہیں۔

ایمان کی زندگی

16 اِسی وجہ سے ہم بے دل نہیں ہو جاتے۔ بے شک
ظاہری طور پر ہم ختم ہو رہے ہیں، لیکن اندر ہی اندر روز
بہ روز ہماری تجدید ہوتی جا رہی ہے۔ 17 کیونکہ ہماری
موجودہ مصیبت ہلکی اور پل بھر کی ہے، اور وہ ہمارے
لئے ایک ایسا ابدی جلال پیدا کر رہی ہے جس کی نسبت
موجودہ مصیبت کچھ بھی نہیں۔ 18 اِس لئے ہم دیکھی
ہوئی چیزوں پر غور نہیں کرتے بلکہ اَن دیکھی چیزوں پر۔
کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں عارضی ہیں، جبکہ اَن دیکھی چیزیں
ابدی ہیں۔

5 ہم تو جانتے ہیں کہ جب ہماری دنیاوی جھونپڑی
جس میں ہم رہتے ہیں گرائی جائے گی تو اللہ
ہمیں آسمان پر ایک مکان دے گا، ایک ایسا ابدی گھر
جسے انسانی ہاتھوں نے نہیں بنایا ہو گا۔ 2 اِس لئے ہم
اِس جھونپڑی میں کراہتے ہیں اور آسمانی گھر پہن لینے کی
شدید آرزو رکھتے ہیں، 3 کیونکہ جب ہم اُسے پہن لیں
گے تو ہم ننگے نہیں پائے جائیں گے۔ 4 اِس جھونپڑی
میں رہتے ہوئے ہم بوجھ تلے کراہتے ہیں۔ کیونکہ ہم اپنا
فانی لباس اُتارنا نہیں چاہتے بلکہ اُس پر آسمانی گھر کا لباس
پہن لینا چاہتے ہیں تاکہ زندگی وہ کچھ نگل جائے جو فانی
ہے۔ 5 اللہ نے خود ہمیں اِس مقصد کے لئے تیار کیا
ہے اور اُسی نے ہمیں روح القدس کو آنے والے جلال
کے بیعانے کے طور پر دے دیا ہے۔
6 چنانچہ ہم ہمیشہ حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں
کہ جب تک اپنے بدن میں رہائش پذیر ہیں اُس

وقت تک خداوند کے گھر سے دُور ہیں۔ 7 ہم ظاہری
چیزوں پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ ایمان پر چلتے ہیں۔
8 ہاں، ہمارا حوصلہ بلند ہے بلکہ ہم زیادہ یہ چاہتے ہیں
کہ اپنے جسمانی گھر سے روانہ ہو کر خداوند کے گھر میں
رہیں۔ 9 لیکن خواہ ہم اپنے بدن میں ہوں یا نہ، ہم اِسی
کوشش میں رہتے ہیں کہ خداوند کو پسند آئیں۔ 10 کیونکہ
لازم ہے کہ ہم سب مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے
حاضر ہو جائیں۔ وہاں ہر ایک کو اُس کام کا اجر ملے گا
جو اُس نے اپنے بدن میں رہتے ہوئے کیا ہے، خواہ وہ
اچھا تھا یا بُرا۔

مسیح کے وسیلے سے ہماری اللہ کے ساتھ دوستی

11 اب ہم خداوند کے خوف کو جان کر لوگوں کو
سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے سامنے
پورے طور پر ظاہر ہیں۔ اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ ہم
آپ کے ضمیر کے سامنے بھی ظاہر ہیں۔ 12 کیا ہم یہ
بات کر کے دوبارہ اپنی سفارش کر رہے ہیں؟ نہیں،
آپ کو ہم پر فخر کرنے کا موقع دے رہے ہیں تاکہ آپ
اُن کے جواب میں کچھ کہہ سکیں جو ظاہری باتوں پر شیخی
مارتے اور دلی باتیں نظرانداز کرتے ہیں۔ 13 کیونکہ اگر
ہم بےخود ہوئے تو اللہ کی خاطر، اور اگر ہوش میں ہیں
تو آپ کی خاطر۔ 14 بات یہ ہے کہ مسیح کی محبت ہمیں
مجبور کر دیتی ہے، کیونکہ ہم اِس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں کہ
ایک سب کے لئے مُوا۔ اِس کا مطلب ہے کہ سب
ہی مر گئے ہیں۔ 15 اور وہ سب کے لئے اِس لئے مُوا
تاکہ جو زندہ ہیں وہ اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے
جو اُن کی خاطر مُوا اور پھر جی اُٹھا۔

16 اِس وجہ سے ہم اب سے کسی کو بھی دنیاوی نگاہ
سے نہیں دیکھتے۔ پہلے تو ہم مسیح کو بھی اِس زاویے سے
دیکھتے تھے، لیکن یہ وقت گزر گیا ہے۔ 17 چنانچہ جو مسیح
میں ہے وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی زندگی جاتی رہی اور نئی
زندگی شروع ہو گئی ہے۔ 18 یہ سب کچھ اللہ کی طرف
سے ہے جس نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ ہمارا
میل ملاپ کر لیا ہے۔ اور اُسی نے ہمیں میل ملاپ
کرانے کی خدمت کی ذمہ داری دی ہے۔ 19 اِس خدمت
کے تحت ہم یہ پیغام سناتے ہیں کہ اللہ نے مسیح کے
وسیلے سے اپنے ساتھ دنیا کی صلح کرائی اور لوگوں کے
گناہوں کو اُن کے ذمے نہ لگایا۔ صلح کرانے کا یہ پیغام
اُس نے ہمارے سپرد کر دیا۔

20 پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں اور اللہ ہمارے وسیلے
سے لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ ہم مسیح کے واسطے آپ سے
منت کرتے ہیں کہ اللہ کی صلح کی پیش کش کو قبول
کریں تاکہ اُس کی آپ کے ساتھ صلح ہو جائے۔
21 مسیح بےگناہ تھا، لیکن اللہ نے اُسے ہماری خاطر گناہ
ٹھہرایا تاکہ ہمیں اُس میں راستباز قرار دیا جائے۔

6 اللہ کے ہم خدمت ہوتے ہوئے ہم آپ سے
منت کرتے ہیں کہ جو فضل آپ کو ملا ہے وہ
ضائع نہ جائے۔ 2 کیونکہ اللہ فرماتا ہے، ”قبولیت کے
وقت مَیں نے تیری سنی، نجات کے دن تیری مدد کی۔“
سنیں! اب قبولیت کا وقت آ گیا ہے، اب نجات کا
دن ہے۔

3 ہم کسی کے لئے بھی ٹھوکر کا باعث نہیں بنتے تاکہ
لوگ ہماری خدمت میں نقص نہ نکال سکیں۔ 4 ہاں، ہمیں
سفارش کی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ اللہ کے خادم ہوتے

ہوئے ہم ہر حالت میں اپنی نیک نامی ظاہر کرتے ہیں:
جب ہم صبر سے مصیبتیں، مشکلات اور آفتیں برداشت
کرتے ہیں، 5 جب لوگ ہمیں مارتے اور قید میں ڈالتے
ہیں، جب ہم بے قابو ہجوموں کا سامنا کرتے ہیں، جب
ہم محنت مشقت کرتے، رات کے وقت جاگتے اور
بھوکے رہتے ہیں، 6 جب ہم اپنی پاکیزگی، علم، صبر اور
مہربان سلوک کا اظہار کرتے ہیں، جب ہم روح القدس
کے وسیلے سے حقیقی محبت رکھتے، 7 سچی باتیں کرتے
اور اللہ کی قدرت سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔
ہم اپنی نیک نامی اِس میں بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم
دونوں ہاتھوں سے راست بازی کے ہتھیار تھامے رکھتے
ہیں۔ 8 ہم اپنی خدمت جاری رکھتے ہیں، چاہے لوگ
ہماری عزت کریں چاہے بے عزتی، چاہے وہ ہماری بُری
رپورٹ دیں چاہے اچھی۔ اگرچہ ہماری خدمت سچی ہے،
لیکن لوگ ہمیں دغاباز قرار دیتے ہیں۔ 9 اگرچہ لوگ
ہمیں جانتے ہیں تو بھی ہمیں نظرانداز کیا جاتا ہے۔ ہم
مرتے مرتے زندہ رہتے ہیں اور لوگ ہمیں مار مار کر قتل
نہیں کر سکتے۔ 10 ہم غم کھا کھا کر ہر وقت خوش رہتے
ہیں، ہم غریب حالت میں بہتوں کو دولت مند بنا دیتے
ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، تو بھی ہمیں سب کچھ
حاصل ہے۔

11 کُرِنتھس کے عزیزو، ہم نے کھل کر آپ سے
بات کی ہے، ہمارا دل آپ کے لئے کشادہ ہو گیا ہے۔
12 جو جگہ ہم نے دل میں آپ کو دی ہے وہ اب تک
کم نہیں ہوئی۔ لیکن آپ کے دلوں میں ہمارے لئے
کوئی جگہ نہیں رہی۔ 13 اب مَیں آپ سے جو میرے
بچے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ جواب میں ہمیں بھی
اپنے دلوں میں جگہ دیں۔

غیرمسیحی اثرات سے خبردار

14 غیرایمان داروں کے ساتھ مل کر ایک جوئے تلے
زندگی نہ گزاریں، کیونکہ راستی کا ناراستی سے کیا واسطہ
ہے؟ یا روشنی تاریکی کے ساتھ کیا تعلق رکھ سکتی ہے؟
15 مسیح اور ابلیس کے درمیان کیا مطابقت ہو سکتی ہے؟
ایمان دار کا غیرایمان دار کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟
16 اللہ کے مقدِس اور بُتوں میں کیا اتفاق ہو سکتا ہے؟
ہم تو زندہ خدا کا گھر ہیں۔ اللہ نے یوں فرمایا ہے،

”مَیں اُن کے درمیان سکونت کروں گا
اور اُن میں پھروں گا۔
مَیں اُن کا خدا ہوں گا،
اور وہ میری قوم ہوں گے۔“

17 چنانچہ رب فرماتا ہے،

”اِس لئے اُن میں سے نکل آؤ
اور اُن سے الگ ہو جاؤ۔
کسی ناپاک چیز کو نہ چھونا،
تو پھر مَیں تمہیں قبول کروں گا۔
18 مَیں تمہارا باپ ہوں گا
اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہو گے،
رب قادرِ مطلق فرماتا ہے۔“

7 میرے عزیزو، یہ تمام وعدے ہم سے کئے گئے
ہیں۔ اِس لئے آئیں، ہم اپنے آپ کو ہر اُس
چیز سے پاک صاف کریں جو جسم اور روح کو آلودہ کر
دیتی ہے۔ اور ہم خدا کے خوف میں مکمل طور پر مقدّس
بننے کے لئے کوشاں رہیں۔

پولس کی خوشی

2 ہمیں اپنے دل میں جگہ دیں۔ نہ ہم نے کسی سے

ناانصافی کی، نہ کسی کو بگاڑا یا اُس سے غلط فائدہ اُٹھایا۔
3 مَیں یہ بات آپ کو مجرم ٹھہرانے کے لئے نہیں کہہ
رہا۔ مَیں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ آپ ہمیں اِتنے
عزیز ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ مرنے اور جینے کے لئے
تیار ہیں۔ 4 اِس لئے مَیں آپ سے کھل کر بات کرتا
ہوں اور مَیں آپ پر بڑا فخر بھی کرتا ہوں۔ اِس ناتے
سے مجھے پوری تسلی ہے، اور ہماری تمام مصیبتوں کے
باوجود میری خوشی کی انتہا نہیں۔

5 کیونکہ جب ہم مکِدُنیہ پہنچے تو ہم جسم کے لحاظ سے
آرام نہ کر سکے۔ مصیبتوں نے ہمیں ہر طرف سے گھیر
لیا۔ دوسروں کی طرف سے جھگڑوں سے اور دل میں
طرح طرح کے ڈر سے نپٹنا پڑا۔ 6 لیکن اللہ نے جو
دبے ہوؤں کو تسلی بخشتا ہے طِطُس کے آنے سے ہماری
حوصلہ افزائی کی۔ 7 ہمارا حوصلہ نہ صرف اُس کے آنے
سے بڑھ گیا بلکہ اُن حوصلہ افزا باتوں سے بھی جن سے
آپ نے اُسے تسلی دی۔ اُس نے ہمیں آپ کی آرزو، آپ
کی آہ و زاری اور میرے لئے آپ کی سرگرمی کے بارے
میں رپورٹ دی۔ یہ سن کر میری خوشی مزید بڑھ گئی۔
8 کیونکہ اگرچہ مَیں نے آپ کو اپنے خط سے دُکھ پہنچایا
تو بھی مَیں پچھتاتا نہیں۔ پہلے تو مَیں خط لکھنے سے پچھتایا،
لیکن اب مَیں دیکھتا ہوں کہ جو دُکھ اُس نے آپ کو
پہنچایا وہ صرف عارضی تھا 9 اور اُس نے آپ کو توبہ تک
پہنچایا۔ یہ سن کر مَیں اب خوشی مناتا ہوں، اِس لئے
نہیں کہ آپ کو دُکھ اُٹھانا پڑا ہے بلکہ اِس لئے کہ اِس
دُکھ نے آپ کو توبہ تک پہنچایا۔ اللہ نے یہ دُکھ اپنی
مرضی پوری کرانے کے لئے استعمال کیا، اِس لئے آپ
کو ہماری طرف سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ 10 کیونکہ جو
دُکھ اللہ اپنی مرضی پوری کرانے کے لئے استعمال کرتا
ہے اُس سے توبہ پیدا ہوتی ہے اور اُس کا انجام نجات
ہے۔ اِس میں پچھتانے کی گنجائش ہی نہیں۔ اِس کے
برعکس دنیاوی دُکھ کا انجام موت ہے۔ 11 آپ خود
دیکھیں کہ اللہ کے اِس دُکھ نے آپ میں کیا پیدا کیا
ہے: کتنی سنجیدگی، اپنا دفاع کرنے کا کتنا جوش، غلط
حرکتوں پر کتنا غصہ، کتنا خوف، کتنی چاہت، کتنی سرگرمی۔
آپ سزا دینے کے لئے کتنے تیار تھے! آپ نے ہر لحاظ
سے ثابت کیا ہے کہ آپ اِس معاملے میں بےقصور
ہیں۔

12 غرض، اگرچہ مَیں نے آپ کو لکھا، لیکن مقصد یہ
نہیں تھا کہ غلط حرکتیں کرنے والے کے بارے میں
لکھوں یا اُس کے بارے میں جس کے ساتھ غلط کام کیا
گیا۔ نہیں، مقصد یہ تھا کہ اللہ کے حضور آپ پر ظاہر ہو
جائے کہ آپ ہمارے لئے کتنے سرگرم ہیں۔ 13 یہی وجہ
ہے کہ ہمارا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔
لیکن نہ صرف ہماری حوصلہ افزائی ہوئی ہے بلکہ ہم یہ
دیکھ کر بےانتہا خوش ہوئے کہ طِطُس کتنا خوش تھا۔ وہ
کیوں خوش تھا؟ اِس لئے کہ اُس کی روح آپ سب سے
تر و تازہ ہوئی۔ 14 اُس کے سامنے مَیں نے آپ پر فخر
کیا تھا، اور مَیں شرمندہ نہیں ہوا کیونکہ یہ بات درست
ثابت ہوئی ہے۔ جس طرح ہم نے آپ کو ہمیشہ سچی
باتیں بتائی ہیں اُسی طرح طِطُس کے سامنے آپ پر ہمارا
فخر بھی درست نکلا۔ 15 آپ اُسے نہایت عزیز ہیں کیونکہ
وہ آپ سب کی فرماں برداری یاد کرتا ہے، کہ آپ نے
ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُسے خوش آمدید کہا۔ 16 مَیں خوش
ہوں کہ مَیں ہر لحاظ سے آپ پر اعتماد کر سکتا ہوں۔

یہودیہ کے غریبوں کے لئے ہدیہ

8 بھائیو، ہم آپ کی توجہ اُس فضل کی طرف
دلانا چاہتے ہیں جو اللہ نے صوبہ مکدُنیہ کی
جماعتوں پر کیا۔ 2 جس مصیبت میں وہ پھنسے ہوئے
ہیں اُس سے اُن کی سخت آزمائش ہوئی۔ تو بھی اُن کی
بے انتہا خوشی اور شدید غربت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُنہوں
نے بڑی فیاض دلی سے ہدیہ دیا۔ 3 مَیں گواہ ہوں
کہ جتنا وہ دے سکے اُتنا اُنہوں نے دے دیا بلکہ اِس
سے بھی زیادہ۔ اپنی ہی طرف سے 4 اُنہوں نے بڑے
زور سے ہم سے منت کی کہ ہمیں بھی یہودیہ کے
مقدسین کی خدمت کرنے کا موقع دیں، ہم بھی دینے کے
فضل میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ 5 اور اُنہوں نے ہماری
اُمید سے کہیں زیادہ کیا! اللہ کی مرضی سے اُن کا پہلا قدم
یہ تھا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو خداوند کے لئے مخصوص
کیا۔ اُن کا دوسرا قدم یہ تھا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو
ہمارے لئے مخصوص کیا۔ 6 اِس پر ہم نے طِطُس کی
حوصلہ افزائی کی کہ وہ آپ کے پاس بھی ہدیہ جمع کرنے
کا وہ سلسلہ انجام تک پہنچائے جو اُس نے شروع کیا تھا۔
7 آپ کے پاس سب کچھ کثرت سے پایا جاتا ہے، خواہ
ایمان ہو، خواہ کلام، علم، مکمل سرگرمی یا ہم سے محبت
ہو۔ اب اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ یہ ہدیہ دینے
میں بھی اپنی کثیر دولت کا اظہار کریں۔

8 میری طرف سے یہ کوئی حکم نہیں ہے۔ لیکن
دوسروں کی سرگرمی کے پیشِ نظر مَیں آپ کی بھی
محبت پرکھ رہا ہوں کہ وہ کتنی حقیقی ہے۔ 9 آپ تو
جانتے ہیں کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ پر
کیسا فضل کیا ہے، کہ اگرچہ وہ دولت مند تھا تو بھی
وہ آپ کی خاطر غریب بن گیا تاکہ آپ اُس کی غربت
سے دولت مند بن جائیں۔
10 اِس معاملے میں میرا مشورہ سنیں، کیونکہ وہ آپ
کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ پچھلے سال آپ پہلی جماعت
تھے جو نہ صرف ہدیہ دینے لگی بلکہ اِسے دینا بھی
چاہتی تھی۔ 11 اب اُسے تکمیل تک پہنچائیں جو آپ
نے شروع کر رکھا ہے۔ دینے کا جو شوق آپ رکھتے ہیں
وہ عمل میں لایا جائے۔ اُتنا دیں جتنا آپ دے سکیں۔
12 کیونکہ اگر آپ دینے کا شوق رکھتے ہیں تو پھر اللہ آپ
کا ہدیہ اُس بنا پر قبول کرے گا جو آپ دے سکتے ہیں،
اُس بنا پر نہیں جو آپ نہیں دے سکتے۔
13 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ دوسروں کو آرام دلانے
کے باعث آپ خود مصیبت میں پڑ جائیں۔ بات صرف
یہ ہے کہ لوگوں کے حالات کچھ برابر ہونے چاہئیں۔
14 اِس وقت تو آپ کے پاس بہت ہے اور آپ اُن
کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔ بعد میں کسی وقت جب
اُن کے پاس بہت ہو گا تو وہ آپ کی ضرورت بھی پوری
کر سکیں گے۔ یوں آپ کے حالات کچھ برابر رہیں گے،
15 جس طرح کلامِ مقدّس میں بھی لکھا ہے، ”جس نے
زیادہ جمع کیا تھا اُس کے پاس کچھ نہ بچا۔ لیکن جس نے
کم جمع کیا تھا اُس کے پاس بھی کافی تھا۔“

طِطُس اور اُس کے ساتھی

16 خدا کا شکر ہے جس نے طِطُس کے دل میں وہی
جوش پیدا کیا ہے جو مَیں آپ کے لئے رکھتا ہوں۔
17 جب ہم نے اُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آپ
کے پاس جائے تو وہ نہ صرف اِس کے لئے تیار ہوا بلکہ
بڑا سرگرم ہو کر خود بخود آپ کے پاس جانے کے لئے
روانہ ہوا۔ 18 ہم نے اُس کے ساتھ اُس بھائی کو بھیج

دیا جس کی خدمت کی تعریف تمام جماعتیں کرتی ہیں،
کیونکہ اُسے اللہ کی خوش خبری سنانے کی نعمت ملی ہے۔
19 اُسے نہ صرف آپ کے پاس جانا ہے بلکہ جماعتوں
نے اُسے مقرر کیا ہے کہ جب ہم ہدیئے کو یروشلم لے
جائیں گے تو وہ ہمارے ساتھ جائے۔ یوں ہم یہ خدمت
ادا کرتے وقت خداوند کو جلال دیں گے اور اپنی سرگرمی
کا اظہار کریں گے۔
20 کیونکہ اُس بڑے ہدیئے کے پیشِ نظر جو ہم
لے جائیں گے ہم اِس سے بچنا چاہتے ہیں کہ کسی کو
ہم پر شک کرنے کا موقع ملے۔ 21 ہماری پوری کوشش
یہ ہے کہ وہی کچھ کریں جو نہ صرف خداوند کی نظر میں
درست ہے بلکہ انسان کی نظر میں بھی۔
22 اُن کے ساتھ ہم نے ایک اَور بھائی کو بھی بھیج
دیا جس کی سرگرمی ہم نے کئی موقعوں پر پرکھی ہے۔ اب
وہ مزید سرگرم ہو گیا ہے، کیونکہ وہ آپ پر بڑا اعتماد کرتا
ہے۔ 23 جہاں تک طِطُس کا تعلق ہے، وہ میرا ساتھی اور
ہم خدمت ہے۔ اور جو بھائی اُس کے ساتھ ہیں اُنہیں
جماعتوں نے بھیجا ہے۔ وہ مسیح کے لئے عزت کا باعث
ہیں۔ 24 اُن پر اپنی محبت کا اظہار کر کے یہ ظاہر کریں
کہ ہم آپ پر کیوں فخر کرتے ہیں۔ پھر یہ بات خدا کی
دیگر جماعتوں کو بھی نظر آئے گی۔

مقدسین کی مدد

9 اصل میں اِس کی ضرورت نہیں کہ مَیں آپ کو اُس
کام کے بارے میں لکھوں جو ہمیں یہودیہ کے
مقدّسین کی خدمت میں کرنا ہے۔ 2 کیونکہ مَیں آپ کی
گرم جوشی جانتا ہوں، اور مَیں مکِدُنیہ کے ایمان داروں
کے سامنے آپ پر فخر کرتا رہا ہوں کہ ”اخیہ کے لوگ
پچھلے سال سے دینے کے لئے تیار تھے۔“ یوں آپ کی
سرگرمی نے زیادہ تر لوگوں کو خود دینے کے لئے اُبھارا۔
3 اب مَیں نے اِن بھائیوں کو بھیج دیا ہے تاکہ ہمارا
آپ پر فخر بےبنیاد نہ نکلے بلکہ جس طرح مَیں نے کہا تھا
آپ تیار رہیں۔ 4 ایسا نہ ہو کہ جب مَیں مکِدُنیہ کے کچھ
بھائیوں کو ساتھ لے کر آپ کے پاس پہنچوں گا تو آپ
تیار نہ ہوں۔ اُس وقت مَیں، بلکہ آپ بھی شرمندہ ہوں
گے کہ مَیں نے آپ پر اِتنا اعتماد کیا ہے۔ 5 اِس لئے
مَیں نے اِس بات پر زور دینا ضروری سمجھا کہ بھائی پہلے
ہی آپ کے پاس آ کر اُس ہدیئے کا انتظام کریں جس کا
وعدہ آپ نے کیا ہے۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے
آنے تک یہ ہدیہ جمع کیا گیا ہو اور ایسا نہ لگے جیسا اِسے
مشکل سے آپ سے نکالنا پڑا۔ اِس کے بجائے آپ کی
سخاوت ظاہر ہو جائے۔
6 یاد رہے کہ جو شخص بیج کو بچا بچا کر بوتا ہے اُس
کی فصل بھی اُتنی کم ہو گی۔ لیکن جو بہت بیج بوتا ہے اُس
کی فصل بھی بہت زیادہ ہو گی۔ 7 ہر ایک اُتنا دے جتنا
دینے کے لئے اُس نے پہلے اپنے دل میں ٹھہرا لیا ہے۔
وہ اِس میں تکلیف یا مجبوری محسوس نہ کرے، کیونکہ اللہ
اُس سے محبت رکھتا ہے جو خوشی سے دیتا ہے۔ 8 اور
اللہ اِس قابل ہے کہ آپ کو آپ کی ضروریات سے
کہیں زیادہ دے۔ پھر آپ کے پاس ہر وقت اور ہر لحاظ
سے کافی ہو گا بلکہ اِتنا زیادہ کہ آپ ہر قسم کا نیک کام کر
سکیں گے۔ 9 چنانچہ کلامِ مقدّس میں یہ بھی لکھا ہے،
”اُس نے فیاضی سے ضرورت مندوں میں خیرات بکھیر
دی، اُس کی راست بازی ہمیشہ تک قائم رہے گی۔“
10 خدا ہی بیج بونے والے کو بیج مہیا کرتا اور اُسے کھانے
کے لئے روٹی دیتا ہے۔ اور وہ آپ کو بھی بیج دے کر

اُس میں اضافہ کرے گا اور آپ کی راست بازی کی فصل
اُگنے دے گا۔ 11 ہاں، وہ آپ کو ہر لحاظ سے دولت
مند بنا دے گا اور آپ ہر موقع پر فیاضی سے دے
سکیں گے۔ چنانچہ جب ہم آپ کا ہدیہ اُن کے پاس
لے جائیں گے جو ضرورت مند ہیں تو وہ خدا کا شکر کریں
گے۔ 12 یوں آپ نہ صرف مقدّسین کی ضروریات پوری
کریں گے بلکہ وہ آپ کی اِس خدمت سے اِتنے متاثر
ہو جائیں گے کہ وہ بڑے جوش سے خدا کا بھی شکریہ
ادا کریں گے۔ 13 آپ کی خدمت کے نتیجے میں وہ اللہ
کو جلال دیں گے۔ کیونکہ آپ کی اُن پر اور تمام ایمان
داروں پر سخاوت کا اظہار ثابت کرے گا کہ آپ مسیح
کی خوش خبری نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ اُس کے
تابع بھی رہتے ہیں۔ 14 اور جب وہ آپ کے لئے دعا
کریں گے تو آپ کے آرزومند رہیں گے، اِس لئے کہ
اللہ نے آپ کو کتنا بڑا فضل دے دیا ہے۔ 15 اللہ کا
اُس کی ناقابلِ بیان بخشش کے لئے شکر ہو!

پولس اپنی خدمت کا دفاع کرتا ہے

10 مَیں آپ سے اپیل کرتا ہوں، مَیں پولس
جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ
مَیں آپ کے رُوبرُو عاجز ہوتا ہوں اور صرف آپ سے
دُور ہو کر دلیر ہوتا ہوں۔ مسیح کی حلیمی اور نرمی کے نام
میں 2 مَیں آپ سے منت کرتا ہوں کہ مجھے آپ کے
پاس آ کر اِتنی دلیری سے اُن لوگوں سے نپٹنا نہ پڑے
جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا چال چلن دنیاوی ہے۔ کیونکہ فی
الحال ایسا لگتا ہے کہ اِس کی ضرورت ہو گی۔ 3 بے شک
ہم انسان ہی ہیں، لیکن ہم دنیا کی طرح جنگ نہیں
لڑتے۔ 4 اور جو ہتھیار ہم اِس جنگ میں استعمال
کرتے ہیں وہ اِس دنیا کے نہیں ہیں، بلکہ اُنہیں اللہ کی
طرف سے قلعے ڈھا دینے کی قوت حاصل ہے۔ اِن
سے ہم غلط خیالات کے ڈھانچے 5 اور ہر اونچی چیز ڈھا
دیتے ہیں جو اللہ کے علم و عرفان کے خلاف کھڑی ہو
جاتی ہے۔ اور ہم ہر خیال کو قید کر کے مسیح کے تابع
کر دیتے ہیں۔ 6 ہاں، آپ کے پورے طور پر تابع ہو
جانے پر ہم ہر نافرمانی کی سزا دینے کے لئے تیار
ہوں گے۔

7 آپ صرف ظاہری باتوں پر غور کر رہے ہیں۔
اگر کسی کو اِس بات کا اعتماد ہو کہ وہ مسیح کا ہے تو وہ
اِس کا بھی خیال کرے کہ ہم بھی اُسی کی طرح مسیح کے
ہیں۔ 8 کیونکہ اگر مَیں اُس اختیار پر مزید فخر بھی کروں
جو خداوند نے ہمیں دیا ہے تو بھی مَیں شرمندہ نہیں
ہوں گا۔ غور کریں کہ اُس نے ہمیں آپ کو ڈھا دینے کا
نہیں بلکہ آپ کی روحانی تعمیر کرنے کا اختیار دیا ہے۔
9 مَیں نہیں چاہتا کہ ایسا لگے جیسے مَیں آپ کو اپنے
خطوں سے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ 10 کیونکہ
بعض کہتے ہیں، ”پولس کے خط زور دار اور زبردست
ہیں، لیکن جب وہ خود حاضر ہوتا ہے تو وہ کمزور اور
اُس کے بولنے کا طرز حقارت آمیز ہے۔“ 11 ایسے
لوگ اِس بات کا خیال کریں کہ جو باتیں ہم آپ سے
دُور ہوتے ہوئے اپنے خطوں میں پیش کرتے ہیں
اُن ہی باتوں پر ہم عمل کریں گے جب آپ کے پاس
آئیں گے۔

12 ہم تو اپنے آپ کو اُن میں شمار نہیں کرتے جو اپنی
تعریف کر کے اپنی سفارش کرتے رہتے ہیں، نہ اپنا اُن
کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں۔ وہ کتنے بے سمجھ ہیں جب
وہ اپنے آپ کو معیار بنا کر اُسی پر اپنے آپ کو جانچتے

ہیں اور اپنا موازنہ اپنے آپ سے کرتے ہیں۔ 13 لیکن
ہم مناسب حد سے زیادہ فخر نہیں کریں گے بلکہ صرف
اُس حد تک جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ اور
آپ بھی اِس حد کے اندر آ جاتے ہیں۔ 14 اِس میں
ہم مناسب حد سے زیادہ فخر نہیں کر رہے، کیونکہ ہم
تو مسیح کی خوش خبری لے کر آپ تک پہنچ گئے ہیں۔ اگر
ایسا نہ ہوتا تو پھر اَور بات ہوتی۔ 15 ہم ایسے کام پر فخر
نہیں کرتے جو دوسروں کی محنت سے سرانجام دیا گیا
ہے۔ اِس میں بھی ہم مناسب حدوں کے اندر رہتے
ہیں، بلکہ ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ آپ کا ایمان بڑھ
جائے اور یوں ہماری قدر و قیمت بھی اللہ کی مقررہ حد
تک بڑھ جائے۔ خدا کرے کہ آپ میں ہمارا یہ کام اِتنا
بڑھ جائے 16 کہ ہم اللہ کی خوش خبری آپ سے آگے
جا کر بھی سنا سکیں۔ کیونکہ ہم اُس کام پر فخر نہیں کرنا
چاہتے جسے دوسرے کر چکے ہیں۔

17 کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ”فخر کرنے والا خداوند
ہی پر فخر کرے۔“ 18 جب لوگ اپنی تعریف کر کے
اپنی سفارش کرتے ہیں تو اِس میں کیا ہے! اِس سے
وہ صحیح ثابت نہیں ہوتے، بلکہ اہم بات یہ ہے کہ
خداوند ہی اِس کی تصدیق کرے۔

پولس اور جھوٹے رسول

11 خدا کرے کہ جب مَیں اپنی حماقت کا
کچھ اظہار کرتا ہوں تو آپ مجھے برداشت
کریں۔ ہاں، ضرور مجھے برداشت کریں، 2 کیونکہ مَیں آپ
کے لئے اللہ کی سی غیرت رکھتا ہوں۔ مَیں نے آپ کا
رشتہ ایک ہی مرد کے ساتھ باندھا، اور مَیں آپ کو پاک
دامن کنواری کی حیثیت سے اُس مرد مسیح کے حضور پیش
کرنا چاہتا تھا۔ 3 لیکن افسوس، مجھے ڈر ہے کہ آپ حوا
کی طرح گناہ میں گر جائیں گے، کہ جس طرح سانپ
نے اپنی چالاکی سے حوا کو دھوکا دیا اُسی طرح آپ کی
سوچ بھی بگڑ جائے گی اور وہ خلوص دلی اور پاک لگن ختم
ہو جائے گی جو آپ مسیح کے لئے محسوس کرتے ہیں۔
4 کیونکہ آپ خوشی سے ہر ایک کو برداشت کرتے ہیں جو
آپ کے پاس آ کر ایک فرق قسم کا عیسیٰ پیش کرتا ہے،
ایک ایسا عیسیٰ جو ہم نے آپ کو پیش نہیں کیا تھا۔ اور
آپ ایک ایسی روح اور ایسی ”خوش خبری“ قبول کرتے
ہیں جو اُس روح اور خوش خبری سے بالکل فرق ہے جو
آپ کو ہم سے ملی تھی۔

5 میرا نہیں خیال کہ مَیں اِن نام نہاد ’خاص‘ رسولوں
کی نسبت کم ہوں۔ 6 ہو سکتا ہے کہ مَیں بولنے میں ماہر
نہیں ہوں، لیکن یہ میرے علم کے بارے میں نہیں کہا
جا سکتا۔ یہ ہم نے آپ کو صاف صاف اور ہر لحاظ سے
دکھایا ہے۔

7 مَیں نے اللہ کی خوش خبری سنانے کے لئے آپ
سے کوئی بھی معاوضہ نہ لیا۔ یوں مَیں نے اپنے آپ
کو نیچا کر دیا تاکہ آپ کو سرفراز کر دیا جائے۔ کیا اِس
میں مجھ سے غلطی ہوئی؟ 8 جب مَیں آپ کی خدمت
کر رہا تھا تو مجھے خدا کی دیگر جماعتوں سے پیسے مل رہے
تھے، یعنی آپ کی مدد کرنے کے لئے مَیں اُنہیں لُوٹ
رہا تھا۔ 9 اور جب مَیں آپ کے پاس تھا اور ضرورت
مند تھا تو مَیں کسی پر بوجھ نہ بنا، کیونکہ جو بھائی مکدُنیہ
سے آئے اُنہوں نے میری ضروریات پوری کیں۔ ماضی
میں مَیں آپ پر بوجھ نہ بنا اور آئندہ بھی نہیں بنوں گا۔
10 مسیح کی اُس سچائی کی قسم جو میرے اندر ہے، اخیہ
کے پورے صوبے میں کوئی مجھے اِس پر فخر کرنے سے

نہیں روکے گا۔ 11 مَیں یہ کیوں کہہ رہا ہوں؟ اِس لئے کہ مَیں آپ سے محبت نہیں رکھتا؟ خدا ہی جانتا ہے کہ مَیں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

12 اور جو کچھ مَیں اب کر رہا ہوں وہی کرتا رہوں گا، تاکہ مَیں نام نہاد رسولوں کو وہ موقع نہ دوں جو وہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ کیونکہ یہی اُن کا مقصد ہے کہ وہ فخر کر کے یہ کہہ سکیں کہ وہ ہم جیسے ہیں۔ 13 ایسے لوگ تو جھوٹے رسول ہیں، دھوکے باز مزدور جنہوں نے مسیح کے رسولوں کا روپ دھار لیا ہے۔ 14 اور کیا عجب، کیونکہ ابلیس بھی نور کے فرشتے کا روپ دھار کر گھومتا پھرتا ہے۔ 15 تو پھر یہ بڑی بات نہیں کہ اُس کے چیلے راست بازی کے خادم کا روپ دھار کر گھومتے پھرتے ہیں۔ اُن کا انجام اُن کے اعمال کے مطابق ہی ہو گا۔

رسول ہونے کی وجہ سے پولس کی ایذا رسانی

16 مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ کوئی مجھے احمق نہ سمجھے۔ لیکن اگر آپ یہ سوچیں بھی تو کم از کم مجھے احمق کی حیثیت سے قبول کریں تاکہ مَیں بھی تھوڑا بہت اپنے آپ پر فخر کروں۔ 17 اصل میں جو کچھ مَیں اب بیان کر رہا ہوں وہ خداوند کو پسند نہیں ہے، بلکہ مَیں احمق کی طرح بات کر رہا ہوں۔ 18 لیکن چونکہ اِتنے لوگ جسمانی طور پر فخر کر رہے ہیں اِس لئے مَیں بھی فخر کروں گا۔ 19 بے شک آپ خود اِتنے دانش مند ہیں کہ آپ احمقوں کو خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔ 20 ہاں، بلکہ آپ یہ بھی برداشت کرتے ہیں جب لوگ آپ کو غلام بناتے، آپ کو لُوٹتے، آپ سے غلط فائدہ اُٹھاتے، نخرے کرتے اور آپ کو تھپڑ مارتے ہیں۔ 21 یہ کہہ کر مجھے شرم آتی ہے کہ ہم اِتنے کمزور تھے کہ ہم ایسا نہ کر سکے۔

لیکن اگر کوئی کسی بات پر فخر کرنے کی جرأت کرے (مَیں احمق کی سی بات کر رہا ہوں) تو مَیں بھی اُتنی ہی جرأت کروں گا۔ 22 کیا وہ عبرانی ہیں؟ مَیں بھی ہوں۔ کیا وہ اسرائیلی ہیں؟ مَیں بھی ہوں۔ کیا وہ ابراہیم کی اولاد ہیں؟ مَیں بھی ہوں۔ 23 کیا وہ مسیح کے خادم ہیں؟ (اب تو مَیں گویا بے خود ہو گیا ہوں کہ اِس طرح کی باتیں کر رہا ہوں!) مَیں اُن سے زیادہ مسیح کی خدمت کرتا ہوں۔ مَیں نے اُن سے کہیں زیادہ محنت مشقت کی، زیادہ دفعہ جیل میں رہا، میرے زیادہ سختی سے کوڑے لگائے گئے اور مَیں بار بار مرنے کے خطروں میں رہا ہوں۔ 24 مجھے یہودیوں سے پانچ دفعہ 39 کوڑوں کی سزا ملی ہے۔ 25 تین دفعہ رومیوں نے مجھے لاٹھی سے مارا۔ ایک بار مجھے سنگسار کیا گیا۔ جب مَیں سمندر میں سفر کر رہا تھا تو تین مرتبہ میرا جہاز تباہ ہوا۔ ہاں، ایک دفعہ مجھے جہاز کے تباہ ہونے پر ایک پوری رات اور دن سمندر میں گزارنا پڑا۔ 26 میرے بے شمار سفروں کے دوران مجھے کئی طرح کے خطروں کا سامنا کرنا پڑا، دریاؤں اور ڈاکوؤں کا خطرہ، اپنے ہم وطنوں اور غیر یہودیوں کے حملوں کا خطرہ۔ جہاں بھی مَیں گیا ہوں وہاں یہ خطرے موجود رہے، خواہ مَیں شہر میں تھا، خواہ غیر آباد علاقے میں یا سمندر میں۔ جھوٹے بھائیوں کی طرف سے بھی خطرے رہے ہیں۔ 27 مَیں نے جاں فشانی سے سخت محنت مشقت کی ہے اور کئی رات جاگتا رہا ہوں، مَیں بھوکا اور پیاسا رہا ہوں، مَیں نے بہت روزے رکھے ہیں۔ مجھے سردی اور ننگے پن کا تجربہ ہوا ہے۔ 28 اور یہ اُن فکروں کے علاوہ ہے جو مَیں خدا کی تمام جماعتوں کے لئے محسوس کرتا ہوں اور جو مجھے دباتی رہتی ہیں۔ 29 جب

کوئی کمزور ہے تو مَیں اپنے آپ کو بھی کمزور محسوس کرتا
ہوں۔ جب کسی کو غلط راہ پر لایا جاتا ہے تو مَیں اُس کے
لئے شدید رنجش محسوس کرتا ہوں۔
30 اگر مجھے فخر کرنا پڑے تو مَیں اُن چیزوں پر فخر
کروں گا جو میری کمزور حالت ظاہر کرتی ہیں۔ 31 ہمارا
خدا اور خداوند عیسیٰ کا باپ (اُس کی حمد و ثنا ابد تک ہو)
جانتا ہے کہ مَیں جھوٹ نہیں بول رہا۔ 32 جب مَیں
دمشق شہر میں تھا تو بادشاہ ارتاس کے گورنر نے شہر کے
تمام دروازوں پر اپنے پہرے دار مقرر کئے تاکہ وہ مجھے
گرفتار کریں۔ 33 لیکن شہر کی فصیل میں ایک دریچہ تھا،
اور مجھے ایک ٹوکرے میں رکھ کر وہاں سے اُتارا گیا۔
یوں مَیں اُس کے ہاتھوں سے بچ نکلا۔

پولس پر کئی باتوں کا انکشاف

12 لازم ہے کہ مَیں کچھ اَور فخر کروں۔
اگرچہ اِس کا کوئی فائدہ نہیں، لیکن اب
مَیں اُن رویاؤں اور انکشافات کا ذکر کروں گا جو خداوند
نے مجھ پر ظاہر کئے۔ 2 مَیں مسیح میں ایک آدمی کو جانتا
ہوں جسے چودہ سال ہوئے چھین کر تیسرے آسمان تک
پہنچایا گیا۔ مجھے نہیں پتا کہ اُسے یہ تجربہ جسم میں یا اِس
کے باہر ہوا۔ خدا جانتا ہے۔ 3 ہاں، خدا ہی جانتا ہے
کہ وہ جسم میں تھا یا نہیں۔ لیکن یہ مَیں جانتا ہوں
4 کہ اُسے چھین کر فردوس میں لایا گیا جہاں اُس نے
ناقابلِ بیان باتیں سنیں، ایسی باتیں جن کا ذکر کرنا انسان
کے لئے روا نہیں۔ 5 اِس قسم کے آدمی پر مَیں فخر
کروں گا، لیکن اپنے آپ پر نہیں۔ مَیں صرف اُن
باتوں پر فخر کروں گا جو میری کمزور حالت کو ظاہر کرتی
ہیں۔ 6 اگر مَیں فخر کرنا چاہتا تو اِس میں احمق نہ ہوتا،
کیونکہ مَیں حقیقت بیان کرتا۔ لیکن مَیں یہ نہیں کروں
گا، کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ سب کی میرے بارے میں
رائے صرف اُس پر منحصر ہو جو مَیں کرتا یا بیان کرتا
ہوں۔ کوئی مجھے اِس سے زیادہ نہ سمجھے۔
7 لیکن مجھے اِن اعلیٰ انکشافات کی وجہ سے ایک کانٹا
چبھو دیا گیا، ایک تکلیف دہ چیز جو میرے جسم میں
دھنسی رہتی ہے تاکہ مَیں پھول نہ جاؤں۔ ابلیس کا
یہ پیغمبر میرے مُکے مارتا رہتا ہے تاکہ مَیں مغرور نہ
ہو جاؤں۔ 8 تین بار مَیں نے خداوند سے التجا کی کہ
وہ اِسے مجھ سے دُور کرے۔ 9 لیکن اُس نے مجھے
یہی جواب دیا، ”میرا فضل تیرے لئے کافی ہے، کیونکہ
میری قدرت کا پورا اظہار تیری کمزور حالت ہی میں ہوتا
ہے۔“ اِس لئے مَیں مزید خوشی سے اپنی کمزوریوں پر
فخر کروں گا تاکہ مسیح کی قدرت مجھ پر ٹھہری رہے۔
10 یہی وجہ ہے کہ مَیں مسیح کی خاطر کمزوریوں، گالیوں،
مجبوریوں، ایذارسانیوں اور پریشانیوں میں خوش ہوں،
کیونکہ جب مَیں کمزور ہوتا ہوں تب ہی مَیں طاقت ور
ہوتا ہوں۔

پولس کی کُرِنتھیوں کے لئے فکر

11 مَیں بےوقوف بن گیا ہوں، لیکن آپ نے مجھے
مجبور کر دیا ہے۔ چاہئے تھا کہ آپ ہی دوسروں کے
سامنے میرے حق میں بات کرتے۔ کیونکہ بےشک
مَیں کچھ بھی نہیں ہوں، لیکن اِن نام نہاد خاص رسولوں
کے مقابلے میں مَیں کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہوں۔
12 جو متعدد الٰہی نشان، معجزے اور زبردست کام میرے
وسیلے سے ہوئے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مَیں رسول
ہوں۔ ہاں، وہ بڑی ثابت قدمی سے آپ کے درمیان

کئے گئے۔ 13 جو خدمت مَیں نے آپ کے درمیان کی،
کیا وہ خدا کی دیگر جماعتوں میں میری خدمت کی نسبت
کم تھی؟ ہرگز نہیں! اِس میں فرق صرف یہ تھا کہ
مَیں آپ کے لئے مالی بوجھ نہ بنا۔ مجھے معاف کریں اگر
مجھ سے اِس میں غلطی ہوئی ہے۔
14 اب مَیں تیسری بار آپ کے پاس آنے کے لئے
تیار ہوں۔ اِس مرتبہ بھی مَیں آپ کے لئے بوجھ کا باعث
نہیں بنوں گا، کیونکہ مَیں آپ کا مال نہیں بلکہ آپ ہی کو
چاہتا ہوں۔ آخر بچوں کو ماں باپ کی مدد کے لئے مال
جمع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ماں باپ کو بچوں کے لئے۔
15 مَیں تو بڑی خوشی سے آپ کے لئے ہر خرچہ اُٹھا لوں
گا بلکہ اپنے آپ کو بھی خرچ کر دوں گا۔ کیا آپ مجھے کم
پیار کریں گے اگر مَیں آپ سے زیادہ محبت رکھوں؟
16 ٹھیک ہے، مَیں آپ کے لئے بوجھ نہ بنا۔ لیکن
بعض سوچتے ہیں کہ مَیں چالاک ہوں اور آپ کو دھوکے
سے اپنے جال میں پھنسا لیا۔ 17 کس طرح؟ جن لوگوں
کو مَیں نے آپ کے پاس بھیجا کیا مَیں نے اُن میں
سے کسی کے ذریعے آپ سے غلط فائدہ اُٹھایا؟ 18 مَیں
نے طِطُس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آپ کے پاس جائے
اور دوسرے بھائی کو بھی ساتھ بھیج دیا۔ کیا طِطُس نے
آپ سے غلط فائدہ اُٹھایا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ ہم دونوں
ایک ہی روح میں ایک ہی راہ پر چلتے ہیں۔
19 آپ کافی دیر سے سوچ رہے ہوں گے کہ ہم
آپ کے سامنے اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں
ہے بلکہ ہم مسیح میں ہوتے ہوئے اللہ کے حضور ہی یہ
کچھ بیان کر رہے ہیں۔ اور میرے عزیزو، جو کچھ بھی ہم
کرتے ہیں ہم آپ کی تعمیر کرنے کے لئے کرتے ہیں۔
20 مجھے ڈر ہے کہ جب مَیں آؤں گا تو نہ آپ کی حالت
مجھے پسند آئے گی، نہ میری حالت آپ کو۔ مجھے ڈر ہے
کہ آپ میں جھگڑا، حسد، غصہ، خود غرضی، بہتان، گپ
بازی، غرور اور بےترتیبی پائی جائے گی۔ 21 ہاں، مجھے
ڈر ہے کہ اگلی دفعہ جب آؤں گا تو اللہ مجھے آپ کے
سامنے نیچا دکھائے گا، اور مَیں اُن بہتوں کے لئے غم
کھاؤں گا جنہوں نے ماضی میں گناہ کر کے اب تک اپنی
ناپاکی، زناکاری اور عیاشی سے توبہ نہیں کی۔

آخری تنبیہ اور سلام

13 اب مَیں تیسری دفعہ آپ کے پاس آ رہا
ہوں۔ کلامِ مقدّس کے مطابق لازم ہے
کہ ہر الزام کی تصدیق دو یا تین گواہوں سے کی جائے۔
2 جب مَیں دوسری دفعہ آپ کے پاس آیا تھا تو مَیں نے
پہلے سے آپ کو آگاہ کیا تھا۔ اب مَیں آپ سے دُور یہ
بات دوبارہ کہتا ہوں کہ جب مَیں واپس آؤں گا تو نہ
وہ بچیں گے جنہوں نے پہلے گناہ کیا تھا نہ دیگر لوگ۔
3 جو بھی ثبوت آپ مانگ رہے ہیں کہ مسیح میرے ذریعے
بولتا ہے وہ مَیں آپ کو دوں گا۔ آپ کے ساتھ
سلوک میں مسیح کمزور نہیں ہے۔ نہیں، وہ آپ کے
درمیان ہی اپنی قوت کا اظہار کرتا ہے۔ 4 کیونکہ اگرچہ
اُسے کمزور حالت میں مصلوب کیا گیا، لیکن اب وہ اللہ
کی قدرت سے زندہ ہے۔ اِسی طرح ہم بھی اُس میں
کمزور ہیں، لیکن اللہ کی قدرت سے ہم آپ کی خدمت
کرتے وقت اُس کے ساتھ زندہ ہیں۔
5 اپنے آپ کو جانچ کر معلوم کریں کہ کیا آپ کا
ایمان قائم ہے؟ خود اپنے آپ کو پرکھیں۔ کیا آپ
نہیں جانتے کہ عیسیٰ مسیح آپ میں ہے؟ اگر نہیں تو
اِس کا مطلب ہوتا کہ آپ کا ایمان نامقبول ثابت ہوتا۔

6 لیکن مجھے اُمید ہے کہ آپ اِتنا پہچان لیں گے کہ
جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نامقبول ثابت نہیں ہوئے
ہیں۔ 7 ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ سے کوئی
غلطی نہ ہو جائے۔ بات یہ نہیں کہ لوگوں کے سامنے
ہم صحیح نکلیں بلکہ یہ کہ آپ صحیح کام کریں، چاہے لوگ
ہمیں خود ناکام کیوں نہ قرار دیں۔ 8 کیونکہ ہم حقیقت
کے خلاف کھڑے نہیں ہو سکتے بلکہ صرف اُس کے
حق میں۔ 9 ہم خوش ہیں جب آپ طاقت ور ہیں گو
ہم خود کمزور ہیں۔ اور ہماری دعا یہ ہے کہ آپ کامل
ہو جائیں۔ 10 یہی وجہ ہے کہ مَیں آپ سے دُور رہ کر
لکھتا ہوں۔ پھر جب مَیں آؤں گا تو مجھے اپنا اختیار استعمال
کر کے آپ پر سختی نہیں کرنی پڑے گی۔ کیونکہ خداوند
نے مجھے یہ اختیار آپ کو ڈھا دینے کے لئے نہیں بلکہ
آپ کو تعمیر کرنے کے لئے دیا ہے۔

11 بھائیو، آخر میں مَیں آپ کو سلام کہتا ہوں۔ سُدھر
جائیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں، ایک ہی
سوچ رکھیں اور صلح سلامتی کے ساتھ زندگی گزاریں۔ پھر
محبت اور سلامتی کا خدا آپ کے ساتھ ہو گا۔

12 ایک دوسرے کو مقدّس بوسہ دینا۔ تمام مقدّسین
آپ کو سلام کہتے ہیں۔

13 خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل، اللہ کی محبت اور روح
القدس کی رفاقت آپ سب کے ساتھ ہوتی رہے۔

گلتیوں کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس رسول کی طرف سے ہے۔ مجھے
نہ کسی گروہ نے مقرر کیا نہ کسی شخص نے بلکہ
عیسیٰ مسیح اور خدا باپ نے جس نے اُسے مُردوں میں
سے زندہ کر دیا۔ 2 تمام بھائی بھی جو میرے ساتھ ہیں
گلتیہ کی جماعتوں کو سلام کہتے ہیں۔
3 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی عطا کریں۔
4 مسیح وہی ہے جس نے اپنے آپ کو ہمارے گناہوں
کی خاطر قربان کر دیا اور یوں ہمیں اِس موجودہ شریر
جہان سے بچا لیا ہے، کیونکہ یہ اللہ ہمارے باپ کی
مرضی تھی۔ 5 اُسی کا جلال ابد تک ہوتا رہے! آمین۔

ایک ہی خوش خبری

6 مَیں حیران ہوں! آپ اِتنی جلدی سے اُسے ترک
کر رہے ہیں جس نے مسیح کے فضل سے آپ کو بُلایا۔
اور اب آپ ایک فرق قسم کی ”خوش خبری“ کے پیچھے
لگ گئے ہیں۔ 7 اصل میں یہ اللہ کی خوش خبری ہے
نہیں۔ بس کچھ لوگ آپ کو اُلجھن میں ڈال کر مسیح
کی خوش خبری میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ 8 ہم نے تو
اصلی خوش خبری سنائی اور جو اِس سے فرق پیغام سناتا ہے
اُس پر لعنت، خواہ ہم خود ایسا کریں خواہ آسمان سے کوئی
فرشتہ اُتر کر یہ غلط پیغام سنائے۔ 9 ہم یہ پہلے بیان کر
چکے ہیں اور اب مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی آپ
کو ایسی ”خوش خبری“ سنائے جو اُس سے فرق ہے جسے
آپ نے قبول کیا ہے تو اُس پر لعنت!
10 کیا مَیں اِس میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ لوگ
مجھے قبول کریں؟ ہرگز نہیں! مَیں چاہتا ہوں کہ اللہ
مجھے قبول کرے۔ کیا میری کوشش یہ ہے کہ مَیں لوگوں
کو پسند آؤں؟ اگر مَیں اب تک ایسا کرتا تو مسیح کا خادم
نہ ہوتا۔

پولس کس طرح رسول بن گیا

11 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ جان لیں کہ جو
خوش خبری مَیں نے سنائی وہ انسان کی طرف سے نہیں

ہے۔ 12 نہ مجھے یہ پیغام کسی انسان سے ملا، نہ یہ مجھے
کسی نے سکھایا ہے بلکہ عیسیٰ مسیح نے خود مجھ پر یہ پیغام
ظاہر کیا۔
13 آپ نے تو خود سن لیا ہے کہ مَیں اُس وقت
کس طرح زندگی گزارتا تھا جب یہودی مذہب کا پیروکار
تھا۔ اُس وقت مَیں نے کتنے جوش اور شدت سے اللہ
کی جماعت کو ایذا پہنچائی۔ میری پوری کوشش یہ تھی کہ
یہ جماعت ختم ہو جائے۔ 14 یہودی مذہب کے لحاظ سے
مَیں اکثر دیگر ہم عمر یہودیوں پر سبقت لے گیا تھا۔ ہاں،
مَیں اپنے باپ دادا کی روایتوں کی پیروی میں حد سے زیادہ
سرگرم تھا۔
15 لیکن اللہ نے اپنے فضل سے مجھے پیدا ہونے سے
پیشتر ہی چن کر اپنی خدمت کرنے کے لئے بُلایا۔ اور
جب اُس نے اپنی مرضی سے 16 اپنے فرزند کو مجھ پر ظاہر
کیا تاکہ مَیں اُس کے بارے میں غیریہودیوں کو خوش
خبری سناؤں تو مَیں نے کسی بھی شخص سے مشورہ نہ لیا۔
17 اُس وقت مَیں یروشلم بھی نہ گیا تاکہ اُن سے ملوں
جو مجھ سے پہلے رسول تھے بلکہ مَیں سیدھا عرب چلا گیا
اور بعد میں دمشق واپس آیا۔ 18 اِس کے تین سال بعد
ہی مَیں پطرس سے شناسا ہونے کے لئے یروشلم گیا۔
وہاں مَیں پندرہ دن اُس کے ساتھ رہا۔ 19 اِس کے علاوہ
مَیں نے صرف خداوند کے بھائی یعقوب کو دیکھا، کسی اَور
رسول کو نہیں۔
20 جو کچھ مَیں لکھ رہا ہوں اللہ گواہ ہے کہ وہ صحیح
ہے۔ مَیں جھوٹ نہیں بول رہا۔
21 بعد میں مَیں ملکِ شام اور کلِکیہ چلا گیا۔ 22 اُس
وقت صوبہ یہودیہ میں مسیح کی جماعتیں مجھے نہیں
جانتی تھیں۔ 23 اُن تک صرف یہ خبر پہنچی تھی کہ جو
آدمی پہلے ہمیں ایذا پہنچا رہا تھا وہ اب خود اُس ایمان کی
خوش خبری سناتا ہے جسے وہ پہلے ختم کرنا چاہتا تھا۔ 24 یہ
سن کر اُنہوں نے میری وجہ سے اللہ کی تمجید کی۔

پولس اور دیگر رسول

2 چودہ سال کے بعد مَیں دوبارہ یروشلم گیا۔ اِس
دفعہ برنباس ساتھ تھا۔ مَیں طِطُس کو بھی ساتھ
لے کر گیا۔ 2 مَیں ایک مکاشفے کی وجہ سے گیا جو
اللہ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا۔ میری علیٰحدگی میں اُن کے
ساتھ میٹنگ ہوئی جو اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ اِس میں
مَیں نے اُنہیں وہ خوش خبری پیش کی جو مَیں غیریہودیوں
کو سناتا ہوں۔ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ جو دوڑ مَیں دوڑ
رہا ہوں یا ماضی میں دوڑا تھا وہ آخرکار بےفائدہ نکلے۔
3 اُس وقت وہ یہاں تک میرے حق میں تھے کہ اُنہوں
نے طِطُس کو بھی اپنا ختنہ کروانے پر مجبور نہیں کیا،
اگرچہ وہ غیریہودی ہے۔ 4 اور چند یہی چاہتے تھے۔
لیکن یہ جھوٹے بھائی تھے جو چپکے سے اندر گھُس آئے
تھے تاکہ جاسوس بن کر ہماری اُس آزادی کے بارے
میں معلومات حاصل کر لیں جو ہمیں مسیح میں ملی ہے۔
یہ ہمیں غلام بنانا چاہتے تھے، 5 لیکن ہم نے لمحہ بھر
اُن کی بات نہ مانی اور نہ اُن کے تابع ہوئے تاکہ اللہ کی
خوش خبری کی سچائی آپ کے درمیان قائم رہے۔
6 اور جو راہنما سمجھے جاتے تھے اُنہوں نے میری بات
میں کوئی اضافہ نہ کیا۔ (اصل میں مجھے کوئی پروا نہیں کہ
اُن کا اثر و رسوخ تھا کہ نہیں۔ اللہ تو انسان کی ظاہری
حالت کا لحاظ نہیں کرتا۔) 7 بہر حال اُنہوں نے دیکھا
کہ اللہ نے مجھے غیریہودیوں کو مسیح کی خوش خبری سنانے
کی ذمہ داری دی تھی، بالکل اُسی طرح جس طرح اُس

نے پطرس کو یہودیوں کو یہ پیغام سنانے کی ذمہ داری
دی تھی۔ 8 کیونکہ جو کام اللہ یہودیوں کے رسول پطرس
کی خدمت کے وسیلے سے کر رہا تھا وہی کام وہ میرے
وسیلے سے بھی کر رہا تھا، جو غیر یہودیوں کا رسول ہوں۔
9 یعقوب، پطرس اور یوحنا کو جماعت کے ستون مانا جاتا
تھا۔ جب اُنہوں نے جان لیا کہ اللہ نے اِس ناتے
سے مجھے خاص فضل دیا ہے تو اُنہوں نے مجھ سے
اور برنباس سے دہنا ہاتھ ملا کر اِس کا اظہار کیا کہ وہ
ہمارے ساتھ ہیں۔ یوں ہم متفق ہوئے کہ برنباس اور
مَیں غیر یہودیوں میں خدمت کریں گے اور وہ یہودیوں
میں۔ 10 اُنہوں نے صرف ایک بات پر زور دیا کہ ہم
ضرورت مندوں کو یاد رکھیں، وہی بات جسے مَیں ہمیشہ
کرنے کے لئے کوشاں رہا ہوں۔

انطاکیہ میں پولس پطرس کو ملامت کرتا ہے

11 لیکن جب پطرس انطاکیہ شہر آیا تو مَیں نے رُوبرُو
اُس کی مخالفت کی، کیونکہ وہ اپنے رویے کے سبب سے
مجرم ٹھہرا۔ 12 جب وہ آیا تو پہلے وہ غیر یہودی ایمان
داروں کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ لیکن پھر یعقوب کے
کچھ عزیز آئے۔ اُسی وقت پطرس پیچھے ہٹ کر غیر
یہودیوں سے الگ ہوا، کیونکہ وہ اُن سے ڈرتا تھا جو غیر
یہودیوں کا ختنہ کروانے کے حق میں تھے۔ 13 باقی
یہودی بھی اِس ریاکاری میں شامل ہوئے، یہاں تک
کہ برنباس کو بھی اُن کی ریاکاری سے بہکایا گیا۔ 14 جب
مَیں نے دیکھا کہ وہ اُس سیدھی راہ پر نہیں چل رہے
ہیں جو اللہ کی خوش خبری کی سچائی پر مبنی ہے تو مَیں نے
سب کے سامنے پطرس سے کہا، ”آپ یہودی ہیں۔
لیکن آپ غیر یہودی کی طرح زندگی گزار رہے ہیں،
یہودی کی طرح نہیں۔ تو پھر یہ کیسی بات ہے کہ آپ
غیر یہودیوں کو یہودی روایات کی پیروی کرنے پر مجبور کر
رہے ہیں؟“

سب ایمان سے نجات پاتے ہیں

15 بےشک ہم پیدائشی یہودی ہیں اور 'غیر یہودی
گناہ گار' نہیں ہیں۔ 16 لیکن ہم جانتے ہیں کہ انسان
کو شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز نہیں ٹھہرایا
جاتا بلکہ عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے۔ ہم بھی مسیح
عیسیٰ پر ایمان لائے ہیں تاکہ ہمیں راست باز قرار
دیا جائے، شریعت کی پیروی کرنے سے نہیں بلکہ
مسیح پر ایمان لانے سے۔ کیونکہ شریعت کی پیروی کرنے
سے کسی کو بھی راست باز قرار نہیں دیا جائے گا۔
17 لیکن اگر مسیح میں راست باز ٹھہرنے کی کوشش
کرتے کرتے ہم خود گناہ گار ثابت ہو جائیں تو کیا اِس
کا مطلب یہ ہے کہ مسیح گناہ کا خادم ہے؟ ہرگز نہیں!
18 اگر مَیں شریعت کے اُس نظام کو دوبارہ تعمیر کروں جو
مَیں نے ڈھا دیا تو پھر مَیں ظاہر کرتا ہوں کہ مَیں مجرم
ہوں۔ 19 کیونکہ جہاں تک شریعت کا تعلق ہے مَیں مُردہ
ہوں۔ مجھے شریعت ہی سے مارا گیا ہے تاکہ اللہ کے لئے
جی سکوں۔ مجھے مسیح کے ساتھ مصلوب کیا گیا 20 اور
یوں مَیں خود زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔
اب جو زندگی مَیں اِس جسم میں گزارتا ہوں وہ اللہ کے
فرزند پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں۔ اُسی نے مجھ سے
محبت رکھ کر میرے لئے اپنی جان دی۔ 21 مَیں اللہ
کا فضل رد کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر کسی
کو شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز ٹھہرایا جا سکتا
تو اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ مسیح کا مرنا عبث تھا۔

شریعت یا ایمان

3 ناسمجھ گلتیو! کس نے آپ پر جادو کر دیا؟ آپ
کی آنکھوں کے سامنے ہی عیسیٰ مسیح اور اُس
کی صلیبی موت کو صاف صاف پیش کیا گیا۔ 2 مجھے
ایک بات بتائیں، کیا آپ کو شریعت کی پیروی کرنے
سے روح القدس ملا؟ ہرگز نہیں! وہ آپ کو اُس وقت ملا
جب آپ مسیح کے بارے میں پیغام سن کر اُس پر ایمان
لائے۔ 3 کیا آپ اِتنے بےسمجھ ہیں؟ آپ کی روحانی
زندگی روح القدس کے وسیلے سے شروع ہوئی۔ تو اب
آپ یہ کام اپنی انسانی کوششوں سے کس طرح تکمیل تک
پہنچانا چاہتے ہیں؟ 4 آپ کو کئی طرح کے تجربے حاصل
ہوئے ہیں۔ کیا یہ سب بےفائدہ تھے؟ یقیناً یہ بےفائدہ
نہیں تھے۔ 5 کیا اللہ اِس لئے آپ کو اپنا روح دیتا اور
آپ کے درمیان معجزے کرتا ہے کہ آپ شریعت کی
پیروی کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ اِس لئے کہ آپ مسیح
کے بارے میں پیغام سن کر ایمان لائے ہیں۔

6 ابراہیم کی مثال لیں۔ اُس نے اللہ پر بھروسا کیا
اور اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔ 7 تو پھر
آپ کو جان لینا چاہئے کہ ابراہیم کی حقیقی اولاد وہ لوگ
ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ 8 کلامِ مقدّس نے اِس بات
کی پیش گوئی کی کہ اللہ غیریہودیوں کو ایمان کے ذریعے
راست باز قرار دے گا۔ یوں اُس نے ابراہیم کو یہ خوش
خبری سنائی، ”تمام قومیں تجھ سے برکت پائیں گی۔“
9 ابراہیم ایمان لایا، اِس لئے اُسے برکت ملی۔ اِسی طرح
سب کو ایمان لانے پر ابراہیم کی سی برکت ملتی ہے۔

10 لیکن جو بھی اِس پر تکیہ کرتے ہیں کہ ہمیں
شریعت کی پیروی کرنے سے راست باز قرار دیا جائے گا
اُن پر اللہ کی لعنت ہے۔ کیونکہ کلامِ مقدّس فرماتا ہے،
”ہر ایک پر لعنت جو شریعت کی کتاب کی تمام باتیں
قائم نہ رکھے، نہ اِن پر عمل کرے۔“ 11 یہ بات تو
صاف ہے کہ اللہ کسی کو بھی شریعت کی پیروی کرنے
کی بنا پر راست باز نہیں ٹھہراتا، کیونکہ کلامِ مقدّس کے
مطابق راست باز ایمان ہی سے جیتا رہے گا۔ 12 ایمان
کی یہ راہ شریعت کی راہ سے بالکل فرق ہے جو کہتی ہے،
”جو یوں کرے گا وہ جیتا رہے گا۔“

13 لیکن مسیح نے ہمارا فدیہ دے کر ہمیں شریعت کی
لعنت سے آزاد کر دیا ہے۔ یہ اُس نے اِس طرح کیا کہ
وہ ہماری خاطر خود لعنت بنا۔ کیونکہ کلامِ مقدّس میں لکھا
ہے، ”جسے بھی درخت سے لٹکایا گیا ہے اُس پر اللہ کی
لعنت ہے۔“ 14 اِس کا مقصد یہ تھا کہ جو برکت ابراہیم
کو حاصل ہوئی وہ مسیح کے وسیلے سے غیریہودیوں کو بھی
ملے اور یوں ہم ایمان لا کر وعدہ کیا ہوا روح پائیں۔

شریعت اور وعدہ

15 بھائیو، انسانی زندگی کی ایک مثال لیں۔ جب دو
پارٹیاں کسی معاملے میں متفق ہو کر معاہدہ کرتی ہیں تو
کوئی اِس معاہدے کو منسوخ یا اِس میں اضافہ نہیں کر
سکتا۔ 16 اب غور کریں کہ اللہ نے اپنے وعدے ابراہیم
اور اُس کی اولاد سے ہی کئے۔ لیکن جو لفظ عبرانی میں
اولاد کے لئے استعمال ہوا ہے اِس سے مراد بہت سے
افراد نہیں بلکہ ایک فرد ہے اور وہ ہے مسیح۔ 17 کہنے
سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے ابراہیم سے عہد باندھ کر
اُسے قائم رکھنے کا وعدہ کیا۔ شریعت جو 430 سال کے
بعد دی گئی اِس عہد کو رد کر کے اللہ کا وعدہ منسوخ
نہیں کر سکتی۔ 18 کیونکہ اگر ابراہیم کی میراث شریعت کی
پیروی کرنے سے ملتی تو پھر وہ اللہ کے وعدے پر منحصر

نہ ہوتی۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ اللہ نے اِسے اپنے وعدے
کی بنا پر ابراہیم کو دے دیا۔
19 تو پھر شریعت کا کیا مقصد تھا؟ اُسے اِس لئے
وعدے کے علاوہ دیا گیا تاکہ لوگوں کے گناہوں کو ظاہر
کرے۔ اور اُسے اُس وقت تک قائم رہنا تھا جب تک
ابراہیم کی وہ اولاد نہ آ جاتی جس سے وعدہ کیا گیا تھا۔
اللہ نے اپنی شریعت فرشتوں کے وسیلے سے موسیٰ کو دے
دی جو اللہ اور لوگوں کے بیچ میں درمیانی رہا۔ 20 اب
درمیانی اُس وقت ضروری ہوتا ہے جب ایک سے زیادہ
پارٹیوں میں اتفاق کرانے کی ضرورت ہے۔ لیکن اللہ جو
ایک ہی ہے اُس نے درمیانی استعمال نہ کیا جب اُس
نے ابراہیم سے وعدہ کیا۔

شریعت کا مقصد

21 تو کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت اللہ کے
وعدوں کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں! اگر انسان کو ایسی
شریعت ملی ہوتی جو زندگی دلا سکتی تو پھر سب اُس کی
پیروی کرنے سے راست باز ٹھہرتے۔ 22 لیکن کلامِ
مقدّس فرماتا ہے کہ پوری دنیا گناہ کے قبضے میں ہے۔
چنانچہ ہمیں اللہ کا وعدہ صرف عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے
سے حاصل ہوتا ہے۔
23 اِس سے پہلے کہ ایمان کی یہ راہ دست یاب ہوئی
شریعت نے ہمیں قید کر کے محفوظ رکھا تھا۔ اِس قید
میں ہم اُس وقت تک رہے جب تک ایمان کی راہ ظاہر
نہیں ہوئی تھی۔ 24 یوں شریعت کو ہماری تربیت کرنے
کی ذمہ داری دی گئی۔ اُسے ہمیں مسیح تک پہنچانا تھا تاکہ
ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا جائے۔ 25 اب چونکہ
ایمان کی راہ آ گئی ہے اِس لئے ہم شریعت کی تربیت
کے تحت نہیں رہے۔
26 کیونکہ مسیح عیسیٰ پر ایمان لانے سے آپ سب اللہ
کے فرزند بن گئے ہیں۔ 27 آپ میں سے جتنوں کو مسیح
میں بپتسمہ دیا گیا اُنہوں نے مسیح کو پہن لیا۔ 28 اب نہ
یہودی رہا نہ غیریہودی، نہ غلام رہا نہ آزاد، نہ مرد رہا نہ
عورت۔ مسیح عیسیٰ میں آپ سب کے سب ایک ہیں۔
29 شرط یہ ہے کہ آپ مسیح کے ہوں۔ تب آپ ابراہیم
کی اولاد اور اُن چیزوں کے وارث ہیں جن کا وعدہ اللہ
نے کیا ہے۔

4 دیکھیں، جو بیٹا اپنے باپ کی ملکیت کا وارث ہے
وہ اُس وقت تک غلاموں سے فرق نہیں جب
تک وہ بالغ نہ ہو، حالانکہ وہ پوری ملکیت کا مالک ہے۔
2 باپ کی طرف سے مقرر کی ہوئی عمر تک دوسرے اُس
کی دیکھ بھال کرتے اور اُس کی ملکیت سنبھالتے ہیں۔
3 اِسی طرح ہم بھی جب بچے تھے دنیا کی قوتوں کے غلام
تھے۔ 4 لیکن جب مقررہ وقت آ گیا تو اللہ نے اپنے
فرزند کو بھیج دیا۔ ایک عورت سے پیدا ہو کر وہ شریعت
کے تابع ہوا 5 تاکہ فدیہ دے کر ہمیں جو شریعت کے
تابع تھے آزاد کر دے۔ یوں ہمیں اللہ کے فرزند ہونے
کا مرتبہ ملا ہے۔
6 اب چونکہ آپ اُس کے فرزند ہیں اِس لئے اللہ
نے اپنے فرزند کے روح کو ہمارے دلوں میں بھیج دیا،
وہ روح جو ”ابّا“ یعنی ”اے باپ“ کہہ کر پکارتا رہتا
ہے۔ 7 غرض اب آپ غلام نہ رہے بلکہ بیٹے کی حیثیت
رکھتے ہیں۔ اور بیٹا ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے
آپ کو وارث بھی بنا دیا ہے۔

پولس کی گلتیوں کے لئے فکر

8 ماضی میں جب آپ اللہ کو نہیں جانتے تھے تو آپ
اُن کے غلام تھے جو حقیقت میں خدا نہیں ہیں۔ 9 لیکن
اب آپ اللہ کو جانتے ہیں، بلکہ اب اللہ نے آپ کو
جان لیا ہے۔ تو پھر آپ مُڑ کر اِن کمزور اور گھٹیا اصولوں
کی طرف کیوں واپس جانے لگے ہیں؟ کیا آپ دوبارہ
اِن کی غلامی میں آنا چاہتے ہیں؟ 10 آپ بڑی فکرمندی
سے خاص دن، ماہ، موسم اور سال مناتے ہیں۔ 11 مجھے
آپ کے بارے میں ڈر ہے، کہیں میری آپ پر محنت
مشقت ضائع نہ جائے۔

12 بھائیو، مَیں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میری مانند
بن جائیں، کیونکہ مَیں تو آپ کی مانند بن گیا ہوں۔ آپ
نے میرے ساتھ کوئی غلط سلوک نہیں کیا۔ 13 آپ
کو معلوم ہے کہ جب مَیں نے پہلی دفعہ آپ کو اللہ
کی خوش خبری سنائی تو اِس کی وجہ میرے جسم کی کمزور
حالت تھی۔ 14 لیکن اگرچہ میری یہ حالت آپ کے لئے
آزمائش کا باعث تھی تو بھی آپ نے مجھے حقیر نہ جانا، نہ
مجھے نیچ سمجھا، بلکہ آپ نے مجھے یوں خوش آمدید کہا جیسا
کہ مَیں اللہ کا کوئی فرشتہ یا مسیح عیسیٰ خود ہوں۔ 15 اُس
وقت آپ اِتنے خوش تھے! اب کیا ہوا ہے؟ مَیں گواہ
ہوں، اُس وقت اگر آپ کو موقع ملتا تو آپ اپنی آنکھیں
نکال کر مجھے دے دیتے۔ 16 تو کیا اب مَیں آپ کو
حقیقت بتانے کی وجہ سے آپ کا دشمن بن گیا ہوں؟

17 وہ دوسرے لوگ آپ کی دوستی پانے کی پوری جد
و جہد کر رہے ہیں، لیکن اُن کی نیت صاف نہیں ہے۔
بس وہ آپ کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ اُن
ہی کے حق میں جد و جہد کرتے رہیں۔ 18 جب لوگ
آپ کی دوستی پانے کی جد و جہد کرتے ہیں تو یہ ہے تو
ٹھیک، لیکن اِس کا مقصد اچھا ہونا چاہئے۔ ہاں، صحیح جد
و جہد ہر وقت اچھی ہوتی ہے، نہ صرف اُس وقت جب
مَیں آپ کے درمیان ہوں۔ 19 میرے پیارے بچو!
اب مَیں دوبارہ آپ کو جنم دینے کا سا درد محسوس کر رہا
ہوں اور اُس وقت تک کرتا رہوں گا جب تک مسیح آپ
میں صورت نہ پکڑے۔ 20 کاش مَیں اِس وقت آپ
کے پاس ہوتا تاکہ فرق انداز میں آپ سے بات کر سکتا،
کیونکہ مَیں آپ کے سبب سے بڑی اُلجھن میں ہوں!

ہاجرہ اور سارہ کی مثال

21 آپ جو شریعت کے تابع رہنا چاہتے ہیں مجھے ایک
بات بتائیں، کیا آپ وہ بات نہیں سنتے جو شریعت کہتی
ہے؟ 22 وہ کہتی ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے۔ ایک
لونڈی کا بیٹا تھا، ایک آزاد عورت کا۔ 23 لونڈی کے بیٹے
کی پیدائش حسبِ معمول تھی، لیکن آزاد عورت کے
بیٹے کی پیدائش غیرمعمولی تھی، کیونکہ اُس میں اللہ کا وعدہ
پورا ہوا۔ 24 جب یہ کنایتہً سمجھا جائے تو یہ دو خواتین اللہ
کے دو عہدوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پہلی خاتون ہاجرہ
سینا پہاڑ پر بندھے ہوئے عہد کی نمائندگی کرتی ہے، اور
جو بچے اُس سے پیدا ہوتے ہیں وہ غلامی کے لئے مقرر
ہیں۔ 25 ہاجرہ جو عرب میں واقع پہاڑ سینا کی علامت ہے
موجودہ شہر یروشلم سے مطابقت رکھتی ہے۔ وہ اور اُس
کے تمام بچے غلامی میں زندگی گزارتے ہیں۔ 26 لیکن
آسمانی یروشلم آزاد ہے اور وہی ہماری ماں ہے۔ 27 کیونکہ
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے،

”خوش ہو جا، تُو جو بےاولاد ہے،
جو بچے کو جنم ہی نہیں دے سکتی۔
بلند آواز سے شادیانہ بجا،

تُو جسے پیدائش کا درد نہ ہوا۔
کیونکہ اب ترک کی ہوئی عورت کے بچے
شادی شدہ عورت کے بچوں سے زیادہ ہیں۔“

28 بھائیو، آپ اسحاق کی طرح اللہ کے وعدے کے
فرزند ہیں۔ 29 اُس وقت اسمٰعیل نے جو حسبِ معمول
پیدا ہوا تھا اسحاق کو ستایا جو روح القدس کی قدرت سے
پیدا ہوا تھا۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ 30 لیکن کلامِ مقدّس
میں کیا فرمایا گیا ہے؟ ”اِس لونڈی اور اِس کے بیٹے کو
گھر سے نکال دیں، کیونکہ وہ آزاد عورت کے بیٹے کے
ساتھ ورثہ نہیں پائے گا۔“ 31 غرض بھائیو، ہم لونڈی
کے فرزند نہیں ہیں بلکہ آزاد عورت کے۔

اپنی آزادی محفوظ رکھیں

5 مسیح نے ہمیں آزاد رہنے کے لئے ہی آزاد کیا
ہے۔ تو اب قائم رہیں اور دوبارہ اپنے گلے میں
غلامی کا جوا ڈالنے نہ دیں۔
2 سنیں! مَیں پولس آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ
اپنا ختنہ کروائیں تو آپ کو مسیح کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔
3 مَیں ایک بار پھر اِس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ
جس نے بھی اپنا ختنہ کروایا اُس کا فرض ہے کہ وہ پوری
شریعت کی پیروی کرے۔ 4 آپ جو شریعت کی پیروی
کرنے سے راست باز بننا چاہتے ہیں آپ کا مسیح کے
ساتھ کوئی واسطہ نہ رہا۔ ہاں، آپ اللہ کے فضل سے
دُور ہو گئے ہیں۔ 5 لیکن ہمیں ایک فرق اُمید دلائی گئی
ہے۔ اُمید یہ ہے کہ خدا ہی ہمیں راست باز قرار دیتا
ہے۔ چنانچہ ہم روح القدس کے باعث ایمان رکھ کر
اِسی راست بازی کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔ 6 کیونکہ
جب ہم مسیح عیسیٰ میں ہوتے ہیں تو ختنہ کروانے یا نہ
کروانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فرق صرف اُس ایمان
سے پڑتا ہے جو محبت کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔
7 آپ ایمان کی دوڑ میں اچھی ترقی کر رہے تھے! تو
پھر کس نے آپ کو سچائی کی پیروی کرنے سے روک لیا؟
8 کس نے آپ کو اُبھارا؟ اللہ تو نہیں تھا جو آپ کو بُلاتا
ہے۔ 9 دیکھیں، تھوڑا سا خمیر تمام گُندھے ہوئے آٹے
کو خمیر کر دیتا ہے۔ 10 مجھے خداوند میں آپ پر اِتنا اعتماد
ہے کہ آپ یہی سوچ رکھتے ہیں۔ جو بھی آپ میں افرا
تفری پیدا کر رہا ہے اُسے سزا ملے گی۔
11 بھائیو، جہاں تک میرا تعلق ہے، اگر مَیں یہ پیغام
دیتا کہ اب تک ختنہ کروانے کی ضرورت ہے تو میری
ایذا رسانی کیوں ہو رہی ہوتی؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگ مسیح کے
مصلوب ہونے کے بارے میں سن کر ٹھوکر نہ کھاتے۔
12 بہتر ہے کہ آپ کو پریشان کرنے والے نہ صرف اپنا
ختنہ کروائیں بلکہ خوجے بن جائیں۔
13 بھائیو، آپ کو آزاد ہونے کے لئے بُلایا گیا ہے۔
لیکن خبردار رہیں کہ اِس آزادی سے آپ کی گناہ آلودہ
فطرت کو عمل میں آنے کا موقع نہ ملے۔ اِس کے بجائے
محبت کی روح میں ایک دوسرے کی خدمت کریں۔
14 کیونکہ پوری شریعت ایک ہی حکم میں سمائی ہوئی ہے،
”اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ
سے رکھتا ہے۔“ 15 اگر آپ ایک دوسرے کو کاٹتے اور
پھاڑتے ہیں تو خبردار! ایسا نہ ہو کہ آپ ایک دوسرے
کو ختم کر کے سب کے سب تباہ ہو جائیں۔

روح القدس اور انسانی فطرت

16 مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ روح القدس میں زندگی
گزاریں۔ پھر آپ اپنی پرانی فطرت کی خواہشات پوری

نہیں کریں گے۔ 17 کیونکہ جو کچھ ہماری پرانی فطرت
چاہتی ہے وہ اُس کے خلاف ہے جو روح چاہتا ہے،
اور جو کچھ روح چاہتا ہے وہ اُس کے خلاف ہے جو
ہماری پرانی فطرت چاہتی ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے
کے دشمن ہیں، اِس لئے آپ وہ کچھ نہیں کر پاتے جو
آپ کرنا چاہتے ہیں۔ 18 لیکن جب روح القدس آپ کی
راہنمائی کرتا ہے تو آپ شریعت کے تابع نہیں ہوتے۔

19 جو کام پرانی فطرت کرتی ہے وہ صاف ظاہر
ہوتا ہے۔ مثلاً زناکاری، ناپاکی، عیاشی، 20 بُت پرستی،
جادوگری، دشمنی، جھگڑا، حسد، غصہ، خود غرضی، اَن بن،
پارٹی بازی، 21 جلن، نشہ بازی، رنگ رلیاں وغیرہ۔ مَیں
پہلے بھی آپ کو آگاہ کر چکا ہوں، لیکن اب ایک بار پھر
کہتا ہوں کہ جو اِس طرح کی زندگی گزارتے ہیں وہ اللہ
کی بادشاہی میراث میں نہیں پائیں گے۔

22 روح القدس کا پھل فرق ہے۔ وہ محبت، خوشی،
صلح سلامتی، صبر، مہربانی، نیکی، وفاداری، 23 نرمی اور
ضبطِ نفس پیدا کرتا ہے۔ شریعت ایسی چیزوں کے خلاف
نہیں ہوتی۔ 24 اور جو مسیح عیسیٰ کے ہیں اُنہوں نے
اپنی پرانی فطرت کو اُس کی رغبتوں اور بُری خواہشوں
سمیت مصلوب کر دیا ہے۔ 25 چونکہ ہم روح میں
زندگی گزارتے ہیں اِس لئے آئیں، ہم قدم بہ قدم
اُس کے مطابق چلتے بھی رہیں۔ 26 نہ ہم مغرور ہوں،
نہ ایک دوسرے کو مشتعل کریں یا ایک دوسرے سے
حسد کریں۔

ایک دوسرے کے بوجھ اُٹھانا

6 بھائیو، اگر کوئی کسی گناہ میں پھنس جائے تو آپ
جو روحانی ہیں اُسے نرم دلی سے بحال کریں۔ لیکن
اپنا بھی خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ آپ بھی آزمائش
میں پھنس جائیں۔ 2 بوجھ اُٹھانے میں ایک دوسرے کی
مدد کریں، کیونکہ اِس طرح آپ مسیح کی شریعت پوری
کریں گے۔ 3 جو سمجھتا ہے کہ مَیں کچھ ہوں اگرچہ وہ
حقیقت میں کچھ بھی نہیں ہے تو وہ اپنے آپ کو فریب
دے رہا ہے۔ 4 ہر ایک اپنا ذاتی عمل پرکھے۔ پھر ہی
اُسے اپنے آپ پر فخر کا موقع ہو گا اور اُسے کسی دوسرے
سے اپنا موازنہ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ 5 کیونکہ ہر
ایک کو اپنا ذاتی بوجھ اُٹھانا ہوتا ہے۔

6 جسے کلامِ مقدّس کی تعلیم دی جاتی ہے اُس کا
فرض ہے کہ وہ اپنے اُستاد کو اپنی تمام اچھی چیزوں میں
شریک کرے۔

7 فریب مت کھانا، اللہ انسان کو اپنا مذاق اُڑانے
نہیں دیتا۔ جو کچھ بھی انسان بوتا ہے اُسی کی فصل وہ کاٹے
گا۔ 8 جو اپنی پرانی فطرت کے کھیت میں بیج بوئے وہ
ہلاکت کی فصل کاٹے گا۔ اور جو روح القدس کے کھیت
میں بیج بوئے وہ ابدی زندگی کی فصل کاٹے گا۔ 9 چنانچہ
ہم نیک کام کرنے میں بےدل نہ ہو جائیں، کیونکہ
ہم مقررہ وقت پر ضرور فصل کی کٹائی کریں گے۔ شرط
صرف یہ ہے کہ ہم ہتھیار نہ ڈالیں۔ 10 اِس لئے
آئیں، جتنا وقت رہ گیا ہے سب کے ساتھ نیکی کریں،
خاص کر اُن کے ساتھ جو ایمان میں ہمارے بھائی اور
بہنیں ہیں۔

آخری آگاہی اور سلام

11 دیکھیں، مَیں بڑے بڑے حروف کے ساتھ اپنے
ہاتھ سے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ 12 یہ لوگ جو دنیا کے
سامنے عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں آپ کو ختنہ

کروانے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ مقصد اُن کا صرف
ایک ہی ہے، کہ وہ اُس ایذارسانی سے بچے رہیں جو
تب پیدا ہوتی ہے جب ہم مسیح کی صلیبی موت کی
تعلیم دیتے ہیں۔ 13 بات یہ ہے کہ جو اپنا ختنہ کراتے
ہیں وہ خود شریعت کی پیروی نہیں کرتے۔ تو بھی یہ
چاہتے ہیں کہ آپ اپنا ختنہ کروائیں تاکہ آپ کے
جسم کی حالت پر وہ فخر کر سکیں۔ 14 لیکن خدا کرے
کہ مَیں صرف ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی صلیب
ہی پر فخر کروں۔ کیونکہ اُس کی صلیب سے دنیا میرے
لئے مصلوب ہوئی ہے اور مَیں دنیا کے لئے۔ 15 ختنہ
کروانے یا نہ کروانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ فرق
اُس وقت پڑتا ہے جب اللہ کسی کو نئے سرے سے خلق
کرتا ہے۔ 16 جو بھی اِس اصول پر عمل کرتے ہیں اُنہیں
سلامتی اور رحم حاصل ہوتا رہے، اُنہیں بھی اور اللہ کی قوم
اسرائیل کو بھی۔

17 آئندہ کوئی مجھے تکلیف نہ دے، کیونکہ میرے
جسم پر زخموں کے نشان ظاہر کرتے ہیں کہ مَیں عیسیٰ کا
غلام ہوں۔

18 بھائیو، ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ کی
روح کے ساتھ ہوتا رہے۔ آمین۔

اِفسیوں کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کی مرضی
سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔
مَیں اِفسس شہر کے مقدسین کو لکھ رہا ہوں، اُنہیں جو
مسیح عیسیٰ میں ایمان دار ہیں۔
2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی بخشیں۔

مسیح میں روحانی برکتیں

3 خدا ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کی حمد و ثنا
ہو! کیونکہ مسیح میں اُس نے ہمیں آسمان پر ہر روحانی
برکت سے نوازا ہے۔ 4 دنیا کی تخلیق سے پیشتر ہی اُس
نے مسیح میں ہمیں چن لیا تاکہ ہم مقدّس اور بے عیب
حالت میں اُس کے سامنے زندگی گزاریں۔
یہ کتنی عظیم محبت تھی! 5 پہلے ہی سے اُس نے فیصلہ
کر لیا کہ وہ ہمیں مسیح میں اپنے بیٹے بیٹیاں بنا لے گا۔
یہی اُس کی مرضی اور خوشی تھی 6 تاکہ ہم اُس کے جلالی
فضل کی تمجید کریں، اُس مفت نعمت کے لئے جو اُس
نے ہمیں اپنے پیارے فرزند میں دے دی۔ 7 کیونکہ
اُس نے مسیح کے خون سے ہمارا فدیہ دے کر ہمیں
آزاد اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ اللہ کا یہ
فضل کتنا وسیع ہے 8 جو اُس نے کثرت سے ہمیں عطا
کیا ہے۔
اپنی پوری حکمت اور دانائی کا اظہار کر کے 9 اللہ
نے ہم پر اپنی پوشیدہ مرضی ظاہر کر دی، یعنی وہ منصوبہ
جو اُسے پسند تھا اور جو اُس نے مسیح میں پہلے سے بنا
رکھا تھا۔ 10 منصوبہ یہ ہے کہ جب مقررہ وقت آئے
گا تو اللہ مسیح میں تمام کائنات کو جمع کر دے گا۔ اُس
وقت سب کچھ مل کر مسیح کے تحت ہو جائے گا، خواہ
وہ آسمان پر ہو یا زمین پر۔
11 مسیح میں ہم آسمانی بادشاہی کے وارث بھی بن گئے
ہیں۔ اللہ نے پہلے سے ہمیں اِس کے لئے مقرر کیا،
کیونکہ وہ سب کچھ یوں سرانجام دیتا ہے کہ اُس کی مرضی
کا ارادہ پورا ہو جائے۔ 12 اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے
جلال کی ستائش کا باعث بنیں، ہم جنہوں نے پہلے سے

مسیح پر اُمید رکھی۔
13 آپ بھی مسیح میں ہیں، کیونکہ آپ سچائی کا کلام اور
اپنی نجات کی خوش خبری سن کر ایمان لائے۔ اور اللہ
نے آپ پر بھی روح القدس کی مُہر لگا دی جس کا وعدہ
اُس نے کیا تھا۔ 14 روح القدس ہماری میراث کا بیعانہ
ہے۔ وہ ہمیں یہ ضمانت دیتا ہے کہ اللہ ہمارا جو اُس کی
ملکیت ہیں فدیہ دے کر ہمیں پوری مخلصی تک پہنچائے
گا۔ کیونکہ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اُس کے جلال
کی ستائش کی جائے۔

پولس کی دعا

15 بھائیو، مَیں خداوند عیسیٰ پر آپ کے ایمان اور
آپ کی تمام مقدسین سے محبت کے بارے میں سن کر
16 آپ کے لئے خدا کا شکر کرنے سے باز نہیں آتا
بلکہ آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد کرتا رہتا ہوں۔ 17 میری
خاص دعا یہ ہے کہ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا خدا اور
جلالی باپ آپ کو دانائی اور مکاشفہ کی روح دے تاکہ
آپ اُسے بہتر طور پر جان سکیں۔ 18 وہ کرے کہ آپ
کے دلوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ کیونکہ پھر ہی آپ
جان لیں گے کہ یہ کیسی اُمید ہے جس کے لئے اُس
نے آپ کو بُلایا ہے، کہ یہ جلالی میراث کیسی دولت ہے
جو مقدسین کو حاصل ہے، 19 اور کہ ہم ایمان رکھنے
والوں پر اُس کی قدرت کا اظہار کتنا زبردست ہے۔ یہ
وہی بے حد قدرت ہے 20 جس سے اُس نے مسیح کو
مُردوں میں سے زندہ کر کے آسمان پر اپنے دہنے ہاتھ
بٹھایا۔ 21 وہاں مسیح ہر حکمران، اختیار، قوت، حکومت،
ہاں ہر نام سے کہیں سرفراز ہے، خواہ اِس دنیا میں ہو یا
آنے والی دنیا میں۔ 22 اللہ نے سب کچھ اُس کے پاؤں
کے نیچے کر کے اُسے سب کا سر بنا دیا۔ یہ اُس نے اپنی
جماعت کی خاطر کیا 23 جو مسیح کا بدن ہے اور جسے مسیح
سے پوری معموری حاصل ہوتی ہے یعنی اُس سے جو ہر
طرح سے سب کچھ معمور کر دیتا ہے۔

موت سے زندگی تک

2 آپ بھی اپنی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے
روحانی طور پر مُردہ تھے۔ 2 کیونکہ پہلے آپ اِن
میں پھنسے ہوئے اِس دنیا کے طور طریقوں کے مطابق
زندگی گزارتے تھے۔ آپ ہَوا کی قوتوں کے سردار کے
تابع تھے، اُس روح کے جو اِس وقت اُن میں
سرگرمِ عمل ہے جو اللہ کے نافرمان ہیں۔ 3 پہلے تو ہم بھی
سب اُن میں زندگی گزارتے تھے۔ ہم بھی اپنی پرانی
فطرت کی شہوتیں، مرضی اور سوچ پوری کرنے کی کوشش
کرتے رہے۔ دوسروں کی طرح ہم پر بھی فطری طور پر اللہ
کا غضب نازل ہونا تھا۔
4 لیکن اللہ کا رحم اِتنا وسیع ہے اور وہ اِتنی شدت سے
ہم سے محبت رکھتا ہے 5 کہ اگرچہ ہم اپنے گناہوں میں
مُردہ تھے تو بھی اُس نے ہمیں مسیح کے ساتھ زندہ کر
دیا۔ ہاں، آپ کو اللہ کے فضل ہی سے نجات ملی ہے۔
6 جب ہم مسیح عیسیٰ پر ایمان لائے تو اُس نے ہمیں
مسیح کے ساتھ زندہ کر کے آسمان پر بٹھا دیا۔ 7 عیسیٰ
مسیح میں ہم پر مہربانی کرنے سے اللہ آنے والے زمانوں
میں اپنے فضل کی لامحدود دولت دکھانا چاہتا تھا۔ 8 کیونکہ
یہ اُس کا فضل ہی ہے کہ آپ کو ایمان لانے پر نجات
ملی ہے۔ یہ آپ کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی
بخشش ہے۔ 9 اور یہ نجات ہمیں اپنے کسی کام کے
نتیجے میں نہیں ملی، اِس لئے کوئی اپنے آپ پر فخر نہیں

کر سکتا۔ 10 ہاں، ہم اُسی کی مخلوق ہیں جنہیں اُس نے
مسیح میں نیک کام کرنے کے لئے خلق کیا ہے۔ اور یہ
کام اُس نے پہلے سے ہمارے لئے تیار کر رکھے ہیں،
کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں سرانجام دیتے ہوئے
زندگی گزاریں۔

مسیح میں ایک

11 یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ماضی میں آپ کیا
تھے۔ یہودی صرف اپنے لئے لفظ مختون استعمال کرتے
تھے اگرچہ وہ اپنا ختنہ صرف انسانی ہاتھوں سے کرواتے
ہیں۔ آپ کو جو غیریہودی ہیں وہ نامختون قرار دیتے
تھے۔ 12 اُس وقت آپ مسیح کے بغیر ہی چلتے تھے۔
آپ اسرائیل قوم کے شہری نہ بن سکے اور جو وعدے
اللہ نے عہدوں کے ذریعے اپنی قوم سے کئے تھے وہ
آپ کے لئے نہیں تھے۔ اِس دنیا میں آپ کی کوئی اُمید
نہیں تھی، آپ اللہ کے بغیر ہی زندگی گزارتے تھے۔
13 لیکن اب آپ مسیح میں ہیں۔ پہلے آپ دُور تھے،
لیکن اب آپ کو مسیح کے خون کے وسیلے سے قریب
لایا گیا ہے۔ 14 کیونکہ مسیح ہماری صلح ہے اور اُسی نے
یہودیوں اور غیریہودیوں کو ملا کر ایک قوم بنا دیا ہے۔
اپنے جسم کو قربان کر کے اُس نے وہ دیوار گرا دی جس
نے اُنہیں الگ کر کے ایک دوسرے کے دشمن بنا رکھا
تھا۔ 15 اُس نے شریعت کو اُس کے احکام اور ضوابط
سمیت منسوخ کر دیا تاکہ دونوں گروہوں کو ملا کر ایک
نیا انسان خلق کرے، ایسا انسان جو اُس میں ایک ہو اور
صلح سلامتی کے ساتھ زندگی گزارے۔ 16 اپنی صلیبی
موت سے اُس نے دونوں گروہوں کو ایک بدن میں ملا
کر اُن کی اللہ کے ساتھ صلح کرائی۔ ہاں، اُس نے اپنے
آپ میں یہ دشمنی ختم کر دی۔ 17 اُس نے آ کر دونوں
گروہوں کو صلح سلامتی کی خوش خبری سنائی، آپ غیر
یہودیوں کو جو اللہ سے دُور تھے اور آپ یہودیوں کو بھی
جو اُس کے قریب تھے۔ 18 اب ہم دونوں مسیح کے
ذریعے ایک ہی روح میں باپ کے حضور آ سکتے ہیں۔
19 نتیجے میں اب آپ پردیسی اور اجنبی نہیں رہے
بلکہ مقدّسین کے ہم وطن اور اللہ کے گھرانے کے ہیں۔
20 آپ کو رسولوں اور نبیوں کی بنیاد پر تعمیر کیا گیا
ہے جس کے کونے کا بنیادی پتھر مسیح عیسیٰ خود ہے۔
21 اُس میں پوری عمارت جُڑ جاتی اور بڑھتی بڑھتی خداوند
میں اللہ کا مقدّس گھر بن جاتی ہے۔ 22 دوسروں کے
ساتھ ساتھ اُس میں آپ کی بھی تعمیر ہو رہی ہے تاکہ
آپ روح میں اللہ کی سکونت گاہ بن جائیں۔

پولس کی غیریہودیوں میں خدمت

3 اِس وجہ سے مَیں پولس جو آپ غیریہودیوں کی
خاطر مسیح عیسیٰ کا قیدی ہوں اللہ سے دعا کرتا
ہوں۔ 2 آپ نے تو سن لیا ہے کہ مجھے آپ میں اللہ
کے فضل کا انتظام چلانے[a] کی خاص ذمہ داری دی گئی
ہے۔ 3 جس طرح مَیں نے پہلے ہی مختصر طور پر لکھا
ہے، اللہ نے خود مجھ پر یہ راز ظاہر کر دیا۔ 4 جب آپ
وہ پڑھیں گے جو مَیں نے لکھا تو آپ جان لیں گے کہ
مجھے مسیح کے راز کے بارے میں کیا کیا سمجھ آئی ہے۔
5 گزرے زمانوں میں اللہ نے یہ بات ظاہر نہیں کی،
لیکن اب اُس نے اِسے روح القدس کے ذریعے اپنے
مقدّس رسولوں اور نبیوں پر ظاہر کر دیا۔ 6 اور اللہ کا

[a] یعنی خوش خبری سنانے۔

راز یہ ہے کہ اُس کی خوش خبری کے ذریعے غیریہودی
اسرائیل کے ساتھ آسمانی بادشاہی کے وارث، ایک ہی
بدن کے اعضا اور اُسی وعدے میں شریک ہیں جو اللہ
نے مسیح عیسیٰ میں کیا ہے۔
7 مَیں اللہ کے مفت فضل اور اُس کی قدرت کے
اظہار سے خوش خبری کا خادم بن گیا۔ 8 اگرچہ مَیں اللہ
کے تمام مقدسین سے کمتر ہوں تو بھی اُس نے مجھے یہ
فضل بخشا کہ مَیں غیریہودیوں کو اُس لامحدود دولت کی
خوش خبری سناؤں جو مسیح میں دست یاب ہے۔ 9 یہی
میری ذمہ داری بن گئی کہ مَیں سب پر اُس راز کا انتظام
ظاہر کروں جو گزرے زمانوں میں سب چیزوں کے
خالق خدا میں پوشیدہ رہا۔ 10 کیونکہ اللہ چاہتا تھا کہ اب
مسیح کی جماعت ہی آسمانی حکمرانوں اور قوتوں کو اللہ کی
وسیع حکمت کے بارے میں علم پہنچائے۔ 11 یہی اُس کا
ازلی منصوبہ تھا جو اُس نے ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ کے
وسیلے سے تکمیل تک پہنچایا۔ 12 اُس میں اور اُس پر ایمان
رکھ کر ہم پوری آزادی اور اعتماد کے ساتھ اللہ کے حضور
آ سکتے ہیں۔ 13 اِس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ
آپ میری مصیبتیں دیکھ کر بےدل نہ ہو جائیں۔ یہ
مَیں آپ کی خاطر برداشت کر رہا ہوں، اور یہ آپ کی
عزت کا باعث ہیں۔

مسیح کی محبت

14 اِس وجہ سے مَیں باپ کے حضور اپنے گھٹنے ٹیکتا
ہوں، 15 اُس باپ کے سامنے جس سے آسمان و زمین
کا ہر خاندان نامزد ہے۔ 16 میری دعا ہے کہ وہ اپنے
جلال کی دولت کے موافق یہ بخشے کہ آپ اُس کے روح
کے وسیلے سے باطنی طور پر زبردست تقویت پائیں،
17 کہ مسیح ایمان کے ذریعے آپ کے دلوں میں سکونت
کرے۔ ہاں، میری دعا ہے کہ آپ محبت میں جڑ پکڑیں
اور اِس بنیاد پر زندگی یوں گزاریں 18 کہ آپ باقی تمام
مقدسین کے ساتھ یہ سمجھنے کے قابل بن جائیں کہ مسیح
کی محبت کتنی چوڑی، کتنی لمبی، کتنی اونچی اور کتنی گہری
ہے۔ 19 خدا کرے کہ آپ مسیح کی یہ محبت جان لیں جو
ہر علم سے کہیں افضل ہے اور یوں اللہ کی پوری معموری
سے بھر جائیں۔
20 اللہ کی تمجید ہو جو اپنی اُس قدرت کے موافق جو
ہم میں کام کر رہی ہے ایسا زبردست کام کر سکتا ہے جو
ہماری ہر سوچ اور دعا سے کہیں باہر ہے۔ 21 ہاں، مسیح
عیسیٰ اور اُس کی جماعت میں اللہ کی تمجید پشت در پشت
اور ازل سے ابد تک ہوتی رہے۔ آمین۔

بدن کی یگانگت

4 چنانچہ مَیں جو خداوند میں قیدی ہوں آپ کو تاکید
کرتا ہوں کہ اُس زندگی کے مطابق چلیں جس
کے لئے خدا نے آپ کو بُلایا ہے۔ 2 ہر وقت حلیم اور نرم
دل رہیں، صبر سے کام لیں اور ایک دوسرے سے محبت
رکھ کر اُسے برداشت کریں۔ 3 صلح سلامتی کے بندھن
میں رہ کر روح کی یگانگت قائم رکھنے کی پوری کوشش
کریں۔ 4 ایک ہی بدن اور ایک ہی روح ہے۔ یوں آپ
کو بھی ایک ہی اُمید کے لئے بُلایا گیا۔ 5 ایک خداوند،
ایک ایمان، ایک بپتسمہ ہے۔ 6 ایک خدا ہے، جو سب
کا واحد باپ ہے۔ وہ سب کا مالک ہے، سب کے
ذریعے کام کرتا ہے اور سب میں موجود ہے۔
7 اب ہم سب کو اللہ کا فضل بخشا گیا۔ لیکن مسیح ہر
ایک کو مختلف پیمانے سے یہ فضل عطا کرتا ہے۔ 8 اِس

لئے کلامِ مقدّس فرماتا ہے، ”اُس نے بلندی پر چڑھ کر
قیدیوں کا ہجوم گرفتار کر لیا اور آدمیوں کو تحفے دیئے۔“
9 اب غور کریں کہ چڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اِس کا
مطلب ہے کہ پہلے وہ زمین کی گہرائیوں میں اُترا۔ 10 جو
اُترا وہ وہی ہے جو تمام آسمانوں سے اونچا چڑھ گیا تاکہ
تمام کائنات کو اپنے آپ سے معمور کرے۔ 11 اُسی نے
اپنی جماعت کو طرح طرح کے خادموں سے نوازا۔ بعض
رسول، بعض نبی، بعض مبشر، بعض چرواہے اور بعض
اُستاد ہیں۔ 12 اِن کا مقصد یہ ہے کہ مقدسین کو خدمت
کرنے کے لئے تیار کیا جائے اور یوں مسیح کے بدن
کی تعمیر و ترقی ہو جائے۔ 13 اِس طریقے سے ہم سب
ایمان اور اللہ کے فرزند کی پہچان میں ایک ہو کر بالغ ہو
جائیں گے، اور ہم مل کر مسیح کی معموری اور بلوغت کو
منعکس کریں گے۔ 14 پھر ہم بچے نہیں رہیں گے، اور
تعلیم کے ہر ایک جھونکے سے اُچھلتے پھرتے نہیں رہیں
گے جب لوگ اپنی چالاکی اور دھوکے بازی سے ہمیں
اپنے جالوں میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ 15 اِس
کے بجائے ہم محبت کی روح میں سچی بات کر کے ہر
لحاظ سے مسیح کی طرف بڑھتے جائیں گے جو ہمارا سر
ہے۔ 16 وہی نسوں کے ذریعے پورے بدن کے مختلف
حصوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر متحد کر دیتا
ہے۔ ہر حصہ اپنی طاقت کے موافق کام کرتا ہے، اور
یوں پورا بدن محبت کی روح میں بڑھتا اور اپنی تعمیر کرتا
رہتا ہے۔

مسیح میں نئی زندگی

17 پس مَیں خداوند کے نام میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں
کہ اب سے غیرایمان داروں کی طرح زندگی نہ گزاریں
جن کی سوچ بے کار ہے 18 اور جن کی سمجھ اندھیرے کی
گرفت میں ہے۔ اُن کا اُس زندگی میں کوئی حصہ نہیں
جو اللہ دیتا ہے، کیونکہ وہ جاہل ہیں اور اُن کے دل سخت
ہو گئے ہیں۔ 19 بےحس ہو کر اُنہوں نے اپنے آپ
کو عیاشی کے حوالے کر دیا۔ یوں وہ نہ بجھنے والی پیاس
کے ساتھ ہر قسم کی ناپاک حرکتیں کرتے ہیں۔
20 لیکن آپ نے مسیح کو یوں نہیں جانا۔ 21 آپ نے
تو اُس کے بارے میں سن لیا ہے، اور اُس میں ہو کر
آپ کو وہ سچائی سکھائی گئی جو عیسیٰ میں ہے۔ 22 چنانچہ
اپنے پرانے انسان کو اُس کے پرانے چال چلن سمیت
اُتار دینا، کیونکہ وہ اپنی دھوکے باز شہوتوں سے بگڑتا جا رہا
ہے۔ 23 اللہ کو آپ کی سوچ کی تجدید کرنے دیں 24 اور
نئے انسان کو پہن لیں جو یوں بنایا گیا ہے کہ وہ حقیقی
راست بازی اور قدوسیت میں اللہ کے مشابہ ہے۔
25 اِس لئے ہر شخص جھوٹ سے باز رہ کر دوسروں
سے سچ بات کرے، کیونکہ ہم سب ایک ہی بدن کے
اعضا ہیں۔ 26 غصے میں آتے وقت گناہ مت کرنا۔
آپ کا غصہ سورج کے غروب ہونے تک ٹھنڈا ہو
جائے، 27 ورنہ آپ ابلیس کو اپنی زندگی میں کام کرنے
کا موقع دیں گے۔ 28 چور اب سے چوری نہ کرے بلکہ
خوب محنت مشقت کر کے اپنے ہاتھوں سے اچھا کام
کرے۔ ہاں، وہ اِتنا کمائے کہ ضرورت مندوں کو بھی کچھ
دے سکے۔ 29 کوئی بھی بُری بات آپ کے منہ سے نہ
نکلے بلکہ صرف ایسی باتیں جو دوسروں کی ضروریات کے
مطابق اُن کی تعمیر کریں۔ یوں سننے والوں کو برکت ملے
گی۔ 30 اللہ کے مقدّس روح کو دُکھ نہ پہنچانا، کیونکہ اُسی
سے اللہ نے آپ پر مُہر لگا کر یہ ضمانت دے دی ہے
کہ آپ اُسی کے ہیں اور نجات کے دن بچ جائیں گے۔

31 تمام طرح کی تلخی، طیش، غصے، شور شرابہ، گالی گلوچ
بلکہ ہر قسم کے بُرے رویے سے باز آئیں۔ 32 ایک
دوسرے پر مہربان اور رحم دل ہوں اور ایک دوسرے کو
یوں معاف کریں جس طرح اللہ نے آپ کو بھی مسیح
میں معاف کر دیا ہے۔

روشنی میں زندگی گزارنا

5 چونکہ آپ اللہ کے پیارے بچے ہیں اِس لئے
اُس کے نمونے پر چلیں۔ 2 محبت کی روح میں
زندگی یوں گزاریں جیسے مسیح نے گزاری۔ کیونکہ اُس نے
ہم سے محبت رکھ کر اپنے آپ کو ہمارے لئے اللہ کے
حضور قربان کر دیا اور یوں ایسی قربانی بن گیا جس کی
خوشبو اللہ کو پسند آئی۔

3 آپ کے درمیان زناکاری، ہر طرح کی ناپاکی یا لالچ
کا ذکر تک نہ ہو، کیونکہ یہ اللہ کے مقدسین کے لئے
مناسب نہیں ہے۔ 4 اِسی طرح شرم ناک، احمقانہ یا
گندی باتیں بھی ٹھیک نہیں۔ اِن کی جگہ شکر گزاری
ہونی چاہئے۔ 5 کیونکہ یقین جانیں کہ زناکار، ناپاک یا
لالچی مسیح اور اللہ کی بادشاہی میں میراث نہیں پائیں گے
(لالچ تو ایک قسم کی بُت پرستی ہے)۔

6 کوئی آپ کو بے معنی الفاظ سے دھوکا نہ دے۔
ایسی ہی باتوں کی وجہ سے اللہ کا غضب اُن پر جو نافرمان
ہیں نازل ہوتا ہے۔ 7 چنانچہ اُن میں شریک نہ ہو جائیں
جو یہ کرتے ہیں۔ 8 کیونکہ پہلے آپ تاریکی تھے، لیکن
اب آپ خداوند میں روشنی ہیں۔ روشنی کے فرزند کی طرح
زندگی گزاریں، 9 کیونکہ روشنی کا پھل ہر طرح کی بھلائی،
راست بازی اور سچائی ہے۔ 10 اور معلوم کرتے رہیں
کہ خداوند کو کیا کچھ پسند ہے۔ 11 تاریکی کے بے پھل
کاموں میں حصہ نہ لیں بلکہ اُنہیں روشنی میں لائیں۔
12 کیونکہ جو کچھ یہ لوگ پوشیدگی میں کرتے ہیں اُس
کا ذکر کرنا بھی شرم کی بات ہے۔ 13 لیکن سب کچھ
بے نقاب ہو جاتا ہے جب اُسے روشنی میں لایا جاتا ہے۔
14 کیونکہ جو روشنی میں لایا جاتا ہے وہ روشن ہو جاتا
ہے۔ اِس لئے کہا جاتا ہے،

”اے سونے والے، جاگ اُٹھ!
مُردوں میں سے جی اُٹھ،
تو مسیح تجھ پر چمکے گا۔“

15 چنانچہ بڑی احتیاط سے اِس پر دھیان دیں کہ آپ
زندگی کس طرح گزارتے ہیں — بے سمجھ یا سمجھ دار
لوگوں کی طرح۔ 16 ہر موقع سے پورا فائدہ اُٹھائیں، کیونکہ
دن بُرے ہیں۔ 17 اِس لئے احمق نہ بنیں بلکہ خداوند کی
مرضی کو سمجھیں۔

18 شراب میں متوالے نہ ہو جائیں، کیونکہ اِس کا
انجام عیاشی ہے۔ اِس کے بجائے روح القدس سے معمور
ہوتے جائیں۔ 19 زبوروں، حمد و ثنا اور روحانی گیتوں
سے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اپنے دلوں
میں خداوند کے لئے گیت گائیں اور نغمہ سرائی کریں۔
20 ہاں، ہر وقت ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں
ہر چیز کے لئے خدا باپ کا شکر کریں۔

میاں بیوی کا تعلق

21 مسیح کے خوف میں ایک دوسرے کے تابع رہیں۔
22 بیویو، جس طرح آپ خداوند کے تابع ہیں اُسی طرح
اپنے شوہر کے تابع بھی رہیں۔ 23 کیونکہ شوہر ویسے
ہی اپنی بیوی کا سر ہے جیسے مسیح اپنی جماعت کا۔ ہاں،
جماعت مسیح کا بدن ہے جسے اُس نے نجات دی ہے۔

24 اب جس طرح جماعت مسیح کے تابع ہے اُسی طرح
بیویاں بھی اپنے شوہروں کے تابع رہیں۔
25 شوہرو، اپنی بیویوں سے محبت رکھیں، بالکل اُسی
طرح جس طرح مسیح نے اپنی جماعت سے محبت رکھ کر
اپنے آپ کو اُس کے لئے قربان کیا 26 تاکہ اُسے اللہ
کے لئے مخصوص و مقدّس کرے۔ اُس نے اُسے کلامِ
پاک سے دھو کر پاک صاف کر دیا 27 تاکہ اپنے آپ
کو ایک ایسی جماعت پیش کرے جو جلالی، مقدّس اور
بےالزام ہو، جس میں نہ کوئی داغ ہو، نہ کوئی جُھری،
نہ کسی اَور قسم کا نقص۔ 28 شوہروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی
بیویوں سے ایسی ہی محبت رکھیں۔ ہاں، وہ اُن سے ویسی
محبت رکھیں جیسی اپنے جسم سے رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو
اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے ہی محبت
رکھتا ہے۔ 29 آخر کوئی بھی اپنے جسم سے نفرت نہیں
کرتا بلکہ اُسے خوراک مہیا کرتا اور پالتا ہے۔ مسیح بھی اپنی
جماعت کے لئے یہی کچھ کرتا ہے۔ 30 کیونکہ ہم اُس
کے بدن کے اعضا ہیں۔ 31 کلامِ مقدّس میں بھی لکھا
ہے، ''اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی
کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک ہو جاتے
ہیں۔'' 32 یہ راز بہت گہرا ہے۔ مَیں تو اِس کا اطلاق
مسیح اور اُس کی جماعت پر کرتا ہوں۔ 33 لیکن اِس کا
اطلاق آپ پر بھی ہے۔ ہر شوہر اپنی بیوی سے اِس طرح
محبت رکھے جس طرح وہ اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ اور
ہر بیوی اپنے شوہر کی عزت کرے۔

بچوں اور والدین کا تعلق

6 بچو، خداوند میں اپنے ماں باپ کے تابع رہیں،
کیونکہ یہی راست بازی کا تقاضا ہے۔ 2 کلامِ
مقدّس میں لکھا ہے، ''اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت
کرنا۔'' یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ ایک وعدہ بھی کیا
گیا ہے، 3 ''پھر تُو خوش حال اور زمین پر دیر تک جیتا
رہے گا۔''
4 اے والدو، اپنے بچوں سے ایسا سلوک مت کریں
کہ وہ غصے ہو جائیں بلکہ اُنہیں خداوند کی طرف سے
تربیت اور ہدایت دے کر پالیں۔

غلام اور مالک

5 غلامو، ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنے انسانی مالکوں
کے تابع رہیں۔ خلوص دلی سے اُن کی خدمت یوں کریں
جیسے مسیح کی۔ 6 نہ صرف اُن کے سامنے ہی اور اُنہیں
خوش رکھنے کے لئے خدمت کریں بلکہ مسیح کے غلاموں
کی حیثیت سے جو پوری لگن سے اللہ کی مرضی پوری کرنا
چاہتے ہیں۔ 7 خوشی سے خدمت کریں، اِس طرح جیسا
کہ آپ نہ صرف انسانوں کی بلکہ خداوند کی خدمت کر
رہے ہوں۔ 8 آپ تو جانتے ہیں کہ جو بھی اچھا کام ہم
نے کیا اُس کا اجر خداوند دے گا، خواہ ہم غلام ہوں
یا آزاد۔
9 اور مالکو، آپ بھی اپنے غلاموں سے ایسا ہی سلوک
کریں۔ اُنہیں دھمکیاں نہ دیں۔ آپ کو تو معلوم ہے
کہ آسمان پر آپ کا بھی مالک ہے اور کہ وہ جانب دار
نہیں ہوتا۔

روحانی زرہ بکتر

10 ایک آخری بات، خداوند اور اُس کی زبردست
قوت میں طاقت ور بن جائیں۔ 11 اللہ کا پورا زرہ
بکتر پہن لیں تاکہ ابلیس کی چالوں کا سامنا کر سکیں۔

12 کیونکہ ہماری جنگ انسان کے ساتھ نہیں ہے بلکہ
حکمرانوں اور اختیار والوں کے ساتھ، اِس تاریک دنیا کے
حاکموں کے ساتھ اور آسمانی دنیا کی شیطانی قوتوں کے
ساتھ ہے۔ 13 چنانچہ اللہ کا پورا زرہ بکتر پہن لیں تاکہ
آپ مصیبت کے دن ابلیس کے حملوں کا سامنا کر سکیں
بلکہ سب کچھ سرانجام دینے کے بعد قائم رہ سکیں۔
14 اب یوں کھڑے ہو جائیں کہ آپ کی کمر میں
سچائی کا پٹکا بندھا ہوا ہو، آپ کے سینے پر راست
بازی کا سینہ بند لگا ہو 15 اور آپ کے پاؤں میں ایسے
جوتے ہوں جو صلح سلامتی کی خوش خبری سنانے کے لئے
تیار رہیں۔ 16 اِس کے علاوہ ایمان کی ڈھال بھی اُٹھائے
رکھیں، کیونکہ اِس سے آپ ابلیس کے جلتے ہوئے تیر بجھا
سکتے ہیں۔ 17 اپنے سر پر نجات کا خود پہن کر ہاتھ میں
روح کی تلوار جو اللہ کا کلام ہے تھامے رکھیں۔ 18 اور ہر
موقع پر روح میں ہر طرح کی دعا اور منت کرتے
رہیں۔ جاگتے اور ثابت قدمی سے تمام مقدسین کے
لئے دعا کرتے رہیں۔ 19 میرے لئے بھی دعا کریں کہ
جب بھی مَیں اپنا منہ کھولوں اللہ مجھے ایسے الفاظ عطا
کرے کہ پوری دلیری سے اُس کی خوش خبری کا راز
سنا سکوں۔ 20 کیونکہ مَیں اِسی پیغام کی خاطر قیدی، ہاں
زنجیروں میں جکڑا ہوا مسیح کا ایلچی ہوں۔ دعا کریں کہ
مَیں مسیح میں اُتنی دلیری سے یہ پیغام سناؤں جتنا مجھے
کرنا چاہئے۔

آخری سلام

21 آپ میرے حال اور کام کے بارے میں بھی جاننا
چاہیں گے۔ خداوند میں ہمارا عزیز بھائی اور وفادار خادم
تُخِکُس آپ کو یہ سب کچھ بتا دے گا۔ 22 مَیں نے اُسے
اِسی لئے آپ کے پاس بھیج دیا کہ آپ کو ہمارے حال
کا پتا چلے اور آپ کو تسلی ملے۔
23 خدا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ بھائیوں کو
سلامتی اور ایمان کے ساتھ محبت عطا کریں۔ 24 اللہ کا
فضل اُن سب کے ساتھ ہو جو اَن مٹ محبت کے ساتھ
ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کو پیار کرتے ہیں۔

فِلِپّیوں کے نام

پولُس رسول کا خط

سلام

1 یہ خط مسیح عیسیٰ کے غلاموں پولُس اور تیمُتھِیُس
کی طرف سے ہے۔
مَیں فلپی میں موجود اُن تمام لوگوں کو لکھ رہا ہوں
جنہیں اللہ نے مسیح عیسیٰ کے ذریعے مخصوص و مقدّس
کیا ہے۔ مَیں اُن کے بزرگوں اور خادموں کو بھی لکھ
رہا ہوں۔
2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی عطا کریں۔

جماعت کے لئے شکر و دعا

3 جب بھی مَیں آپ کو یاد کرتا ہوں تو اپنے خدا کا شکر
کرتا ہوں۔ 4 آپ کے لئے تمام دعاؤں میں مَیں ہمیشہ
خوشی سے دعا کرتا ہوں، 5 اِس لئے کہ آپ پہلے دن
سے لے کر آج تک اللہ کی خوش خبری پھیلانے میں
میرے شریک رہے ہیں۔ 6 اور مجھے یقین ہے کہ اللہ
جس نے آپ میں یہ اچھا کام شروع کیا ہے اِسے اُس
دن تکمیل تک پہنچائے گا جب مسیح عیسیٰ واپس آئے گا۔
7 اور مناسب ہے کہ آپ سب کے بارے میں میرا یہی
خیال ہو، کیونکہ آپ مجھے عزیز رکھتے ہیں۔ ہاں، جب
مجھے جیل میں ڈالا گیا یا مَیں اللہ کی خوش خبری کا دفاع
یا اُس کی تصدیق کر رہا تھا تو آپ بھی میرے اِس خاص
فضل میں شریک ہوئے۔ 8 اللہ میرا گواہ ہے کہ مَیں کتنی
شدت سے آپ سب کا آرزومند ہوں۔ ہاں، مَیں مسیح
کی سی دلی شفقت کے ساتھ آپ کا خواہش مند ہوں۔
9 اور میری دعا ہے کہ آپ کی محبت میں علم و عرفان
اور ہر طرح کی روحانی بصیرت کا یہاں تک اضافہ ہو
جائے کہ وہ بڑھتی بڑھتی دل سے چھلک اُٹھے۔ 10 کیونکہ
یہ ضروری ہے تاکہ آپ وہ باتیں قبول کریں جو بنیادی
اہمیت کی حامل ہیں اور آپ مسیح کی آمد تک بےلوث
اور بےالزام زندگی گزاریں۔ 11 اور یوں آپ اُس راست
بازی کے پھل سے بھرے رہیں گے جو آپ کو عیسیٰ مسیح
کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر آپ اپنی زندگی سے
اللہ کو جلال دیں گے اور اُس کی تمجید کریں گے۔

ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ مسیح کون ہے

12 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ یہ بات آپ کے علم
میں ہو کہ جو کچھ بھی مجھ پر گزرا ہے وہ حقیقت میں اللہ
کی خوش خبری کے پھیلاؤ کا باعث بن گیا ہے۔ 13 کیونکہ
پریٹوریُم[a] کے تمام افراد اور باقی سب کو معلوم ہو گیا ہے
کہ مَیں مسیح کی خاطر قیدی ہوں۔ 14 اور میرے قید میں
ہونے کی وجہ سے خداوند میں زیادہ تر بھائیوں کا اعتماد اِتنا
بڑھ گیا ہے کہ وہ مزید دلیری کے ساتھ بلاخوف اللہ کا
کلام سناتے ہیں۔

15 بےشک بعض تو حسد اور مخالفت کے باعث مسیح
کی منادی کر رہے ہیں، لیکن باقیوں کی نیت اچھی ہے،
16 کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مَیں اللہ کی خوش خبری کے
دفاع کی وجہ سے یہاں پڑا ہوں۔ اِس لئے وہ محبت
کی روح میں تبلیغ کرتے ہیں۔ 17 اِس کے مقابلے میں
دوسرے خلوص دلی سے مسیح کے بارے میں پیغام نہیں
سناتے بلکہ خود غرضی سے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اِس
طرح پولس کی گرفتاری کو مزید تکلیف دہ بنا سکتے ہیں۔

18 لیکن اِس سے کیا فرق پڑتا ہے! اہم بات تو یہ ہے
کہ مسیح کی منادی ہر طرح سے کی جا رہی ہے، خواہ مناد
کی نیت پُرخلوص ہو یا نہ۔ اور اِس وجہ سے مَیں خوش
ہوں۔ اور خوش رہوں گا بھی، 19 کیونکہ مَیں جانتا ہوں
کہ یہ میرے لئے رِہائی کا باعث بنے گا، اِس لئے کہ
آپ میرے لئے دعا کر رہے ہیں اور عیسیٰ مسیح کا روح
میری حمایت کر رہا ہے۔ 20 ہاں، یہ میری پوری توقع
اور اُمید ہے۔ مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھے کسی بھی
بات میں شرمندہ نہیں کیا جائے گا بلکہ جیسا ماضی میں
ہمیشہ ہوا اب بھی مجھے بڑی دلیری سے مسیح کو جلال
دینے کا فضل ملے گا، خواہ مَیں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔
21 کیونکہ میرے لئے مسیح زندگی ہے اور موت نفع کا
باعث۔ 22 اگر مَیں زندہ رہوں تو اِس کا فائدہ یہ ہو
گا کہ مَیں محنت کر کے مزید پھل لا سکوں گا۔ چنانچہ
مَیں نہیں کہہ سکتا کہ کیا بہتر ہے۔ 23 مَیں بڑی کش
مکش میں رہتا ہوں۔ ایک طرف مَیں کوچ کر کے مسیح
کے پاس ہونے کی آرزو رکھتا ہوں، کیونکہ یہ میرے
لئے سب سے بہتر ہوتا۔ 24 لیکن دوسری طرف زیادہ
ضروری یہ ہے کہ مَیں آپ کی خاطر زندہ رہوں۔
25 اور چونکہ مجھے اِس ضرورت کا یقین ہے، اِس لئے
مَیں جانتا ہوں کہ مَیں زندہ رہ کر دوبارہ آپ سب کے
ساتھ رہوں گا تاکہ آپ ترقی کریں اور ایمان میں خوش
رہیں۔ 26 ہاں، میرے آپ کے پاس واپس آنے سے
آپ میرے سبب سے مسیح عیسیٰ پر حد سے زیادہ فخر
کریں گے۔

27 لیکن آپ ہر صورت میں مسیح کی خوش خبری اور
آسمان کے شہریوں کے لائق زندگی گزاریں۔ پھر خواہ
مَیں آ کر آپ کو دیکھوں، خواہ غیرموجودگی میں آپ
کے بارے میں سنوں، مجھے معلوم ہو گا کہ آپ ایک
روح میں قائم ہیں، آپ مل کر یک دلی سے اُس ایمان
کے لئے جاں فشانی کر رہے ہیں جو اللہ کی خوش خبری
سے پیدا ہوا ہے، 28 اور آپ کسی صورت میں اپنے
مخالفوں سے دہشت نہیں کھاتے۔ یہ اُن کے لئے ایک
نشان ہو گا کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے جبکہ آپ کو نجات
حاصل ہو گی، اور وہ بھی اللہ سے۔ 29 کیونکہ آپ کو نہ
صرف مسیح پر ایمان لانے کا فضل حاصل ہوا ہے بلکہ اُس
کی خاطر دُکھ اُٹھانے کا بھی۔ 30 آپ بھی اُس مقابلے میں

[a] گورنر کا سرکاری محل پریٹوریُم کہلاتا تھا۔ یہاں اِس کا مطلب شاہنشاہ کے پہرے داروں کے کوارٹر بھی ہو سکتا ہے۔

جاں فشانی کر رہے ہیں جس میں آپ نے مجھے دیکھا ہے
اور جس کے بارے میں آپ نے اب سن لیا ہے کہ
مَیں اب تک اُس میں مصروف ہوں۔

یگانگت کی ضرورت

2 کیا آپ کے درمیان مسیح میں حوصلہ افزائی، محبت
کی تسلی، روح القدس کی رفاقت، نرم دلی اور
رحمت پائی جاتی ہے؟ 2 اگر ایسا ہے تو میری خوشی اِس
میں پوری کریں کہ آپ ایک جیسی سوچ رکھیں اور ایک
جیسی محبت رکھیں، ایک جان اور ایک ذہن ہو جائیں۔
3 خود غرض نہ ہوں، نہ باطل عزت کے پیچھے پڑیں بلکہ
فروتنی سے دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ 4 ہر ایک
نہ صرف اپنا فائدہ سوچے بلکہ دوسروں کا بھی۔

مسیح کی راہِ صلیب

5 وہی سوچ رکھیں جو مسیح عیسیٰ کی بھی تھی۔
6 وہ جو اللہ کی صورت پر تھا
نہیں سمجھتا تھا کہ میرا اللہ کے برابر ہونا
کوئی ایسی چیز ہے
جس کے ساتھ زبردستی چمٹے رہنے
کی ضرورت ہے۔
7 نہیں، اُس نے اپنے آپ کو
اِس سے محروم کر کے
غلام کی صورت اپنائی
اور انسانوں کی مانند بن گیا۔
شکل و صورت میں وہ انسان پایا گیا۔
8 اُس نے اپنے آپ کو پست کر دیا
اور موت تک تابع رہا،
بلکہ صلیبی موت تک۔
9 اِس لئے اللہ نے اُسے
سب سے اعلیٰ مقام پر سرفراز کر دیا
اور اُسے وہ نام بخشا جو ہر نام سے اعلیٰ ہے،
10 تاکہ عیسیٰ کے اِس نام کے سامنے
ہر گھٹنا جھکے،
خواہ وہ گھٹنا آسمان پر، زمین پر
یا اِس کے نیچے ہو،
11 اور ہر زبان تسلیم کرے
کہ عیسیٰ مسیح خداوند ہے۔
یوں خدا باپ کو جلال دیا جائے گا۔

روحانی ترقی کا راز

12 میرے عزیزو، جب مَیں آپ کے پاس تھا تو
آپ ہمیشہ فرماں بردار رہے۔ اب جب مَیں غیر حاضر
ہوں تو اِس کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ چنانچہ ڈرتے
اور کانپتے ہوئے جاں فشانی کرتے رہیں تاکہ آپ کی
نجات تکمیل تک پہنچے۔ 13 کیونکہ خدا ہی آپ میں وہ کچھ
کرنے کی خواہش پیدا کرتا ہے جو اُسے پسند ہے، اور وہی
آپ کو یہ پورا کرنے کی طاقت دیتا ہے۔
14 سب کچھ بڑبڑائے اور بحث مباحثہ کئے بغیر کریں
15 تاکہ آپ بےالزام اور پاک ہو کر اللہ کے بےداغ
فرزند ثابت ہو جائیں، ایسے لوگ جو ایک ٹیڑھی اور
اُلٹی نسل کے درمیان ہی آسمان کے ستاروں کی طرح
چمکتے دمکتے 16 اور زندگی کا کلام تھامے رکھتے ہیں۔ پھر
مَیں مسیح کی آمد کے دن فخر کر سکوں گا کہ نہ مَیں
رائیگاں دوڑا، نہ بےفائدہ جد و جہد کی۔
17 دیکھیں، جو خدمت آپ ایمان سے سرانجام دے

رہے ہیں وہ ایک ایسی قربانی ہے جو اللہ کو پسند ہے۔
خدا کرے کہ جو دُکھ مَیں اُٹھا رہا ہوں وہ مَے کی اُس
نذر کی مانند ہو جو بیت المقدّس میں قربانی پر اُنڈیلی جاتی
ہے۔ اگر میری نذر واقعی آپ کی قربانی یوں مکمل کرے
تو مَیں خوش ہوں اور آپ کے ساتھ خوشی مناتا ہوں۔
18 آپ بھی اِسی وجہ سے خوش ہوں اور میرے ساتھ
خوشی منائیں۔

تیمُتھیُس اور اِپَفرُدِتس کو فلپّیوں کے پاس بھیجا جائے گا

19 مجھے اُمید ہے کہ اگر خداوند عیسیٰ نے چاہا تو مَیں
جلد ہی تیمُتھیُس کو آپ کے پاس بھیج دوں گا تاکہ آپ
کے بارے میں خبر پا کر میرا حوصلہ بھی بڑھ جائے۔
20 کیونکہ میرے پاس کوئی اَور نہیں جس کی سوچ بالکل
میری جیسی ہے اور جو اِتنی خلوص دلی سے آپ کی فکر
کرے۔ 21 دوسرے سب اپنے مفاد کی تلاش میں رہتے
ہیں اور وہ کچھ نظرانداز کرتے ہیں جو عیسیٰ مسیح کا کام
بڑھاتا ہے۔ 22 لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ تیمُتھیُس
قابلِ اعتماد ثابت ہوا، کہ اُس نے میرا بیٹا بن کر میرے
ساتھ اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت سرانجام
دی۔ 23 چنانچہ اُمید ہے کہ جوں ہی مجھے پتا چلے کہ میرا
کیا بنے گا مَیں اُسے آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ 24 اور
میرا خداوند میں ایمان ہے کہ مَیں بھی جلد ہی آپ کے
پاس آؤں گا۔

25 لیکن مَیں نے ضروری سمجھا کہ اِتنے میں اِپَفرُدِتس
کو آپ کے پاس واپس بھیج دوں جسے آپ نے قاصد
کے طور پر میری ضروریات پوری کرنے کے لئے میرے
پاس بھیج دیا تھا۔ وہ میرا سچا بھائی، ہم خدمت اور ساتھی
سپاہی ثابت ہوا۔ 26 مَیں اُسے اِس لئے بھیج رہا ہوں
کیونکہ وہ آپ سب کا نہایت آرزومند ہے اور اِس لئے
بےچین ہے کہ آپ کو اُس کے بیمار ہونے کی خبر
مل گئی تھی۔ 27 اور وہ تھا بھی بیمار بلکہ مرنے کو تھا۔
لیکن اللہ نے اُس پر رحم کیا، اور نہ صرف اُس پر بلکہ
مجھ پر بھی تاکہ میرے دُکھ میں اضافہ نہ ہو جائے۔
28 اِس لئے مَیں اُسے اَور جلدی سے آپ کے پاس
بھیجوں گا تاکہ آپ اُسے دیکھ کر خوش ہو جائیں اور میری
پریشانی بھی دُور ہو جائے۔ 29 چنانچہ خداوند میں بڑی خوشی
سے اُس کا استقبال کریں۔ اُس جیسے لوگوں کی عزت
کریں، 30 کیونکہ وہ مسیح کے کام کے باعث مرنے کی
نوبت تک پہنچ گیا تھا۔ اُس نے اپنی جان خطرے میں
ڈال دی تاکہ آپ کی جگہ میری وہ خدمت کرے جو آپ
نہ کر سکے۔

اللہ میں خوشی

3 میرے بھائیو، جو کچھ بھی ہو، خداوند میں خوش
رہیں۔ مَیں آپ کو یہ بات بتاتے رہنے سے کبھی
تھکتا نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ محفوظ رہتے ہیں۔

یہودیوں سے خبردار

2 کُتوں سے خبردار! اُن شریر مزدوروں سے ہوشیار
رہنا جو جسم کی کانٹ چھانٹ یعنی ختنہ کرواتے ہیں۔
3 کیونکہ ہم ہی حقیقی ختنہ کے پیروکار ہیں، ہم ہی ہیں جو
اللہ کے روح میں پرستش کرتے، مسیح عیسیٰ پر فخر کرتے
اور انسانی خوبیوں پر بھروسا نہیں کرتے۔

پولس کی شخصی گواہی

4 بات یہ نہیں کہ میرا اپنی انسانی خوبیوں پر بھروسا
کرنے کا کوئی جواز نہ ہوتا۔ جب دوسرے اپنی انسانی
خوبیوں پر فخر کرتے ہیں تو مَیں اُن کی نسبت زیادہ کر
سکتا ہوں۔ 5 میرا ختنہ ہوا جب مَیں ابھی آٹھ دن
کا بچہ تھا۔ مَیں اسرائیل قوم کے قبیلے بن یمین کا
ہوں، ایسا عبرانی جس کے والدین بھی عبرانی تھے۔
مَیں فریسیوں کا ممبر تھا جو یہودی شریعت کے کٹر پیروکار
ہیں۔ 6 مَیں اِتنا سرگرم تھا کہ مسیح کی جماعتوں کو ایذا
پہنچائی۔ ہاں، مَیں شریعت پر عمل کرنے میں راست باز
اور بےالزام تھا۔

حقیقی فائدہ

7 اُس وقت یہ سب کچھ میرے نزدیک نفع کا باعث
تھا، لیکن اب مَیں اِسے مسیح میں ہونے کے باعث
نقصان ہی سمجھتا ہوں۔ 8 ہاں، بلکہ مَیں سب کچھ اِس
عظیم ترین بات کے سبب سے نقصان سمجھتا ہوں کہ
مَیں اپنے خداوند مسیح عیسیٰ کو جانتا ہوں۔ اُسی کی خاطر
مجھے تمام چیزوں کا نقصان پہنچا ہے۔ مَیں اُنہیں کُوڑا
ہی سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں 9 اور اُس میں
پایا جاؤں۔ لیکن مَیں اِس نوبت تک اپنی اُس راست
بازی کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا جو شریعت کے تابع رہنے
سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس کے لئے وہ راست بازی
ضروری ہے جو مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے، جو
اللہ کی طرف سے ہے اور جو ایمان پر مبنی ہوتی ہے۔
10 ہاں، مَیں سب کچھ کُوڑا ہی سمجھتا ہوں تاکہ مسیح
کو، اُس کے جی اُٹھنے کی قدرت اور اُس کے دُکھوں میں
شریک ہونے کا فضل جان لوں۔ یوں مَیں اُس کی موت
کا ہم شکل بنتا جا رہا ہوں، 11 اِس اُمید میں کہ مَیں کسی
نہ کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی نوبت تک
پہنچوں گا۔

انعام حاصل کرنے کے لئے دوڑیں

12 مطلب یہ نہیں کہ مَیں یہ سب کچھ حاصل کر چکا
یا کامل ہو چکا ہوں۔ لیکن مَیں منزلِ مقصود کی طرف
دوڑا ہوا جاتا ہوں تاکہ وہ کچھ پکڑ لوں جس کے لئے
مسیح عیسیٰ نے مجھے پکڑ لیا ہے۔ 13 بھائیو، مَیں اپنے
بارے میں یہ خیال نہیں کرتا کہ مَیں اِسے حاصل کر
چکا ہوں۔ لیکن مَیں اِس ایک ہی بات پر دھیان دیتا
ہوں، جو کچھ میرے پیچھے ہے وہ مَیں بھول کر سخت
تگ و دَو کے ساتھ اُس طرف بڑھتا ہوں جو آگے پڑا
ہے۔ 14 مَیں سیدھا منزلِ مقصود کی طرف دوڑا ہوا جاتا
ہوں تاکہ وہ انعام حاصل کروں جس کے لئے اللہ نے
مجھے مسیح عیسیٰ میں آسمان پر بُلایا ہے۔

مسیح میں پختہ ہونا

15 چنانچہ ہم میں سے جتنے کامل ہیں آئیں، ہم ایسی
سوچ رکھیں۔ اور اگر آپ کسی بات میں فرق سوچتے ہیں
تو اللہ آپ پر یہ بھی ظاہر کرے گا۔ 16 جو بھی ہو، جس
مرحلے تک ہم پہنچ گئے ہیں آئیں، ہم اُس کے مطابق
زندگی گزاریں۔
17 بھائیو، مل کر میرے نقشِ قدم پر چلیں۔ اور اُن پر
خوب دھیان دیں جو ہمارے نمونے پر چلتے ہیں۔
18 کیونکہ جس طرح مَیں نے آپ کو کئی بار بتایا ہے
اور اب رو رو کر بتا رہا ہوں، بہت سے لوگ اپنے چال
چلن سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی صلیب کے

دشمن ہیں۔ 19 ایسے لوگوں کا انجام ہلاکت ہے۔ کھانے
پینے کی پابندیاں اور ختنے پر فخر اُن کا خدا بن گیا ہے۔[a]
ہاں، وہ صرف دنیاوی سوچ رکھتے ہیں۔ 20 لیکن ہم
آسمان کے شہری ہیں، اور ہم شدت سے اِس انتظار میں
ہیں کہ ہمارا نجات دہندہ اور خداوند عیسیٰ مسیح وہیں سے
آئے۔ 21 اُس وقت وہ ہمارے پست حال بدنوں کو بدل
کر اپنے جلالی بدن کے ہم شکل بنا دے گا۔ اور یہ وہ
اُس قوت کے ذریعے کرے گا جس سے وہ تمام چیزیں
اپنے تابع کر سکتا ہے۔

ہدایات

4 چنانچہ میرے پیارے بھائیو، جن کا آرزومند
مَیں ہوں اور جو میری مسرت کا باعث اور
میرا تاج ہیں، خداوند میں ثابت قدم رہیں۔ عزیزو،
2 مَیں یوؤدیہ اور سنتخے سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خداوند
میں ایک جیسی سوچ رکھیں۔ 3 ہاں میرے ہم خدمت
بھائی، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اُن کی مدد
کریں۔ کیونکہ وہ اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی جد و جہد
میں میرے ساتھ خدمت کرتی رہی ہیں، اُس مقابلے
میں جس میں کلیمینس اور میرے وہ باقی مددگار بھی
شریک تھے جن کے نام کتابِ حیات میں درج ہیں۔

4 ہر وقت خداوند میں خوشی منائیں۔ ایک بار پھر کہتا
ہوں، خوشی منائیں۔

5 آپ کی نرم دلی تمام لوگوں پر ظاہر ہو۔ یاد رکھیں
کہ خداوند آنے کو ہے۔ 6 اپنی کسی بھی فکر میں اُلجھ کر
پریشان نہ ہو جائیں بلکہ ہر حالت میں دعا اور التجا کر کے
اپنی درخواستیں اللہ کے سامنے پیش کریں۔ دھیان رکھیں
کہ آپ یہ شکر گزاری کی روح میں کریں۔ 7 پھر اللہ کی
سلامتی جو سمجھ سے باہر ہے آپ کے دلوں اور خیالات
کو مسیح عیسیٰ میں محفوظ رکھے گی۔

8 بھائیو، ایک آخری بات، جو کچھ سچا ہے، جو کچھ
شریف ہے، جو کچھ راست ہے، جو کچھ مقدّس ہے، جو
کچھ پسندیدہ ہے، جو کچھ عمدہ ہے، غرض، اگر کوئی اخلاقی
یا قابلِ تعریف بات ہو تو اُس کا خیال رکھیں۔ 9 جو کچھ
آپ نے میرے وسیلے سے سیکھ لیا، حاصل کر لیا، سن لیا
یا دیکھ لیا ہے اُس پر عمل کریں۔ پھر سلامتی کا خدا آپ
کے ساتھ ہو گا۔

جماعت کی مالی امداد کے لئے شکریہ

10 مَیں خداوند میں نہایت ہی خوش ہوا کہ اب
آخرکار آپ کی میرے لئے فکرمندی دوبارہ جاگ اُٹھی
ہے۔ ہاں، مجھے پتا ہے کہ آپ پہلے بھی فکرمند تھے،
لیکن آپ کو اِس کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔
11 مَیں یہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں کہہ رہا،
کیونکہ مَیں نے ہر حالت میں خوش رہنے کا راز سیکھ لیا
ہے۔ 12 مجھے دبائے جانے کا تجربہ ہوا ہے اور ہر چیز
کثرت سے میسر ہونے کا بھی۔ مجھے ہر حالت سے
خوب واقف کیا گیا ہے، سیر ہونے سے اور بھوکا رہنے
سے بھی، ہر چیز کثرت سے میسر ہونے سے اور ضرورت
مند ہونے سے بھی۔ 13 مسیح میں مَیں سب کچھ کرنے
کے قابل ہوں، کیونکہ وہی مجھے تقویت دیتا رہتا ہے۔
14 تو بھی اچھا تھا کہ آپ میری مصیبت میں شریک

[a] لفظی ترجمہ: اُن کا پیٹ اور اُن کا اپنی شرم پر فخر اُن کا خدا بن گیا ہے۔

ہوئے۔ 15 آپ جو فلپی کے رہنے والے ہیں خود جانتے
ہیں کہ اُس وقت جب مسیح کی منادی کا کام آپ کے
علاقے میں شروع ہوا تھا اور مَیں صوبہ مکدُنیہ سے نکل
آیا تھا تو صرف آپ کی جماعت پورے حساب کتاب
کے ساتھ پیسے دے کر میری خدمت میں شریک ہوئی۔
16 اُس وقت بھی جب مَیں تھسلُنیکے شہر میں تھا آپ
نے کئی بار میری ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ
بھیج دیا۔ 17 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں آپ سے
کچھ پانا چاہتا ہوں، بلکہ میری شدید خواہش یہ ہے کہ
آپ کے دینے سے آپ ہی کو اللہ سے کثرت کا سود مل
جائے۔ 18 یہی میری رسید ہے۔ مَیں نے پوری رقم وصول
پائی ہے بلکہ اب میرے پاس ضرورت سے زیادہ ہے۔
جب سے مجھے اِپَفرُدِتُس کے ہاتھ آپ کا ہدیہ مل گیا ہے
میرے پاس بہت کچھ ہے۔ یہ خوشبو دار اور قابلِ قبول
قربانی اللہ کو پسندیدہ ہے۔ 19 جواب میں میرا خدا اپنی
اُس جلالی دولت کے موافق جو مسیح عیسیٰ میں ہے آپ
کی تمام ضروریات پوری کرے۔ 20 اللہ ہمارے باپ کا
جلال ازل سے ابد تک ہو۔ آمین۔

سلام اور برکت

21 تمام مقامی مقدّسین کو مسیح عیسیٰ میں میرا سلام
دینا۔ جو بھائی میرے ساتھ ہیں وہ آپ کو سلام کہتے
ہیں۔ 22 یہاں کے تمام مقدّسین آپ کو سلام کہتے
ہیں، خاص کر شہنشاہ کے گھرانے کے بھائی اور بہنیں۔
23 خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ کی روح کے ساتھ
رہے۔ آمین۔

کُلسّیوں کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کی مرضی
سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے۔ ساتھ ہی یہ بھائی
تیمُتھِیُس کی طرف سے بھی ہے۔
2 مَیں کُلسّے شہر کے مقدّس بھائیوں کو لکھ رہا ہوں
جو مسیح پر ایمان لائے ہیں:
خدا ہمارا باپ آپ کو فضل اور سلامتی بخشے۔

شکر گزاری کی دعا

3 جب ہم آپ کے لئے دعا کرتے ہیں تو ہر وقت
خدا اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کا شکر کرتے ہیں،
4 کیونکہ ہم نے آپ کے مسیح عیسیٰ پر ایمان اور آپ کی
تمام مقدسین سے محبت کے بارے میں سن لیا ہے۔
5 آپ کا یہ ایمان اور محبت وہ کچھ ظاہر کرتے ہیں
جس کی آپ اُمید رکھتے ہیں اور جو آسمان پر آپ کے
لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اور آپ نے یہ اُمید اُس وقت
سے رکھی ہے جب سے آپ نے پہلی مرتبہ سچائی کا کلام
یعنی اللہ کی خوش خبری سنی۔ 6 یہ پیغام جو آپ کے پاس
پہنچ گیا پوری دنیا میں پھل لا رہا اور بڑھ رہا ہے، بالکل
اُسی طرح جس طرح یہ آپ میں بھی اُس دن سے کام
کر رہا ہے جب آپ نے پہلی بار اِسے سن کر اللہ کے
فضل کی پوری حقیقت سمجھ لی۔ 7 آپ نے ہمارے عزیز
ہم خدمت اِپَفراس سے اِس خوش خبری کی تعلیم پا لی تھی۔
مسیح کا یہ وفادار خادم ہماری جگہ آپ کی خدمت کر رہا
ہے۔ 8 اُسی نے ہمیں آپ کی اُس محبت کے بارے
میں بتایا جو روح القدس نے آپ کے دلوں میں ڈال
دی ہے۔
9 اِس وجہ سے ہم آپ کے لئے دعا کرنے سے باز
نہیں آئے بلکہ یہ مانگتے رہتے ہیں کہ اللہ آپ کو ہر
روحانی حکمت اور سمجھ سے نواز کر اپنی مرضی کے علم سے
بھر دے۔ 10 کیونکہ پھر ہی آپ اپنی زندگی خداوند کے
لائق گزار سکیں گے اور ہر طرح سے اُسے پسند آئیں
گے۔ ہاں، آپ ہر قسم کا اچھا کام کر کے پھل لائیں
گے اور اللہ کے علم و عرفان میں ترقی کریں گے۔ 11 اور
آپ اُس کی جلالی قدرت سے ملنے والی ہر قسم کی قوت

سے تقویت پا کر ہر وقت ثابت قدمی اور صبر سے چل
سکیں گے۔ آپ خوشی سے 12 باپ کا شکر کریں گے
جس نے آپ کو اُس میراث میں حصہ لینے کے لائق بنا
دیا جو اُس کے روشنی میں رہنے والے مقدسین کو حاصل
ہے۔ 13 کیونکہ وہی ہمیں تاریکی کے اختیار سے رِہائی
دے کر اپنے پیارے فرزند کی بادشاہی میں لایا، 14 اُس
واحد شخص کے اختیار میں جس نے ہمارا فدیہ دے کر
ہمارے گناہوں کو معاف کر دیا۔

مسیح کی شخصیت اور کام

15 اللہ کو دیکھا نہیں جا سکتا، لیکن ہم مسیح کو دیکھ
سکتے ہیں جو اللہ کی صورت اور کائنات کا پہلوٹھا ہے۔
16 کیونکہ اللہ نے اُسی میں سب کچھ خلق کیا، خواہ
آسمان پر ہو یا زمین پر، آنکھوں کو نظر آئے یا نہ، خواہ
شاہی تخت، قوتیں، حکمران یا اختیار والے ہوں۔ سب
کچھ مسیح کے ذریعے اور اُسی کے لئے خلق ہوا۔ 17 وہی
سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب کچھ قائم
رہتا ہے۔ 18 اور وہ بدن یعنی اپنی جماعت کا سر بھی ہے۔
وہی ابتدا ہے، اور چونکہ پہلے وہی مُردوں میں سے جی
اُٹھا اِس لئے وہی اُن میں سے پہلوٹھا بھی ہے تاکہ وہ
سب باتوں میں اوّل ہو۔ 19 کیونکہ اللہ کو پسند آیا کہ مسیح
میں اُس کی پوری معموری سکونت کرے 20 اور وہ مسیح
کے ذریعے سب باتوں کی اپنے ساتھ صلح کرا لے، خواہ
وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔ کیونکہ اُس نے مسیح کے
صلیب پر بہائے گئے خون کے وسیلے سے صلح سلامتی
قائم کی۔

21 آپ بھی پہلے اللہ کے سامنے اجنبی تھے اور دشمن
کی سی سوچ رکھ کر بُرے کام کرتے تھے۔ 22 لیکن اب
اُس نے مسیح کے انسانی بدن کی موت سے آپ کے
ساتھ صلح کر لی ہے تاکہ وہ آپ کو مقدّس، بےداغ
اور بےالزام حالت میں اپنے حضور کھڑا کرے۔
23 بےشک اب ضروری ہے کہ آپ ایمان میں قائم
رہیں، کہ آپ ٹھوس بنیاد پر مضبوطی سے کھڑے رہیں
اور اُس خوش خبری کی اُمید سے ہٹ نہ جائیں جو آپ
نے سن لی ہے۔ یہ وہی پیغام ہے جس کی منادی دنیا
میں ہر مخلوق کے سامنے کر دی گئی ہے اور جس کا خادم
مَیں پولس بن گیا ہوں۔

جماعت کے خادم کی حیثیت سے پولس کی خدمت

24 اب مَیں اُن دُکھوں کے باعث خوشی مناتا ہوں جو
مَیں آپ کی خاطر اُٹھا رہا ہوں۔ کیونکہ مَیں اپنے جسم
میں مسیح کے بدن یعنی اُس کی جماعت کی خاطر مسیح کی
مصیبتوں کی وہ کمیاں پوری کر رہا ہوں جو اب تک رہ
گئی ہیں۔ 25 ہاں، اللہ نے مجھے اپنی جماعت کا خادم بنا کر
یہ ذمہ داری دی کہ مَیں آپ کو اللہ کا پورا کلام سنا دوں،
26 وہ راز جو ازل سے تمام گزری نسلوں سے پوشیدہ رہا
تھا لیکن اب مقدسین پر ظاہر کیا گیا ہے۔ 27 کیونکہ اللہ
چاہتا تھا کہ وہ جان لیں کہ غیریہودیوں میں یہ راز کتنا
بیش قیمت اور جلالی ہے۔ اور یہ راز ہے کیا؟ یہ کہ مسیح
آپ میں ہے۔ وہی آپ میں ہے جس کے باعث ہم
اللہ کے جلال میں شریک ہونے کی اُمید رکھتے ہیں۔
28 یوں ہم سب کو مسیح کا پیغام سناتے ہیں۔ ہر ممکنہ
حکمت سے ہم اُنہیں سمجھاتے اور تعلیم دیتے ہیں تاکہ
ہر ایک کو مسیح میں کامل حالت میں اللہ کے حضور پیش
کریں۔ 29 یہی مقصد پورا کرنے کے لئے مَیں سخت

محنت کرتا ہوں۔ ہاں، مَیں پوری جد و جہد کر کے مسیح
کی اُس قوت کا سہارا لیتا ہوں جو بڑے زور سے میرے
اندر کام کر رہی ہے۔

2 مَیں چاہتا ہوں کہ آپ جان لیں کہ مَیں آپ
کے لئے کس قدر جاں فشانی کر رہا ہوں —
آپ کے لئے، لودیکیہ والوں کے لئے اور اُن تمام ایمان
داروں کے لئے بھی جن کی میرے ساتھ ملاقات نہیں
ہوئی۔ 2 میری کوشش یہ ہے کہ اُن کی دلی حوصلہ افزائی
کی جائے اور وہ محبت میں ایک ہو جائیں، کہ اُنہیں وہ
ٹھوس اعتماد حاصل ہو جائے جو پوری سمجھ سے پیدا ہوتا
ہے۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ اللہ کا راز جان لیں۔
راز کیا ہے؟ مسیح خود۔ 3 اُسی میں حکمت اور علم و عرفان
کے تمام خزانے پوشیدہ ہیں۔

4 غرض خبردار رہیں کہ کوئی آپ کو بظاہر صحیح اور میٹھے
میٹھے الفاظ سے دھوکا نہ دے۔ 5 کیونکہ گو مَیں جسم کے
لحاظ سے حاضر نہیں ہوں، لیکن روح میں مَیں آپ کے
ساتھ ہوں۔ اور مَیں یہ دیکھ کر خوش ہوں کہ آپ کتنی
منظم زندگی گزارتے ہیں، کہ آپ کا مسیح پر ایمان کتنا
پختہ ہے۔

مسیح میں زندگی

6 آپ نے عیسیٰ مسیح کو خداوند کے طور پر قبول کر لیا
ہے۔ اب اُس میں زندگی گزاریں۔ 7 اُس میں جڑ پکڑیں،
اُس پر اپنی زندگی تعمیر کریں، اُس ایمان میں مضبوط رہیں
جس کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے اور شکر گزاری سے
لبریز ہو جائیں۔

8 محتاط رہیں کہ کوئی آپ کو فلسفیانہ اور محض فریب
دینے والی باتوں سے اپنے جال میں نہ پھنسا لے۔ ایسی
باتوں کا سرچشمہ مسیح نہیں بلکہ انسانی روایتیں اور اِس
دنیا کی قوتیں ہیں۔ 9 کیونکہ مسیح میں الوہیت کی ساری
معموری مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ 10 اور آپ کو جو
مسیح میں ہیں اُس کی معموری میں شریک کر دیا گیا ہے۔
وہی ہر حکمران اور اختیار والے کا سر ہے۔

11 اُس میں آتے وقت آپ کا ختنہ بھی کروایا گیا۔
لیکن یہ ختنہ انسانی ہاتھوں سے نہیں کیا گیا بلکہ مسیح
کے وسیلے سے۔ اُس وقت آپ کی پرانی فطرت اُتار دی
گئی، 12 آپ کو بپتسمہ دے کر مسیح کے ساتھ دفنایا گیا
اور آپ کو ایمان سے زندہ کر دیا گیا۔ کیونکہ آپ اللہ
کی قدرت پر ایمان لائے تھے، اُسی قدرت پر جس نے
مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کر دیا تھا۔ 13 پہلے آپ
اپنے گناہوں اور نامختون جسمانی حالت کے سبب سے
مُردہ تھے، لیکن اب اللہ نے آپ کو مسیح کے ساتھ
زندہ کر دیا ہے۔ اُس نے ہمارے تمام گناہوں کو معاف
کر دیا ہے۔ 14 ہمارے قرض کی جو رسید اپنی شرائط کی
بنا پر ہمارے خلاف تھی اُسے اُس نے منسوخ کر دیا۔
ہاں، اُس نے ہم سے دُور کر کے اُسے کیلوں سے
صلیب پر جڑ دیا۔ 15 اُس نے حکمرانوں اور اختیار والوں
سے اُن کا اسلحہ چھین کر سب کے سامنے اُن کی رُسوائی
کی۔ ہاں، مسیح کی صلیبی موت سے وہ اللہ کے قیدی بن
گئے اور اُنہیں فتح کے جلوس میں اُس کے پیچھے پیچھے
چلنا پڑا۔

16 چنانچہ کوئی آپ کو اِس وجہ سے مجرم نہ ٹھہرائے کہ
آپ کیا کیا کھاتے پیتے یا کون کون سی عیدیں مناتے
ہیں۔ اِسی طرح کوئی آپ کی عدالت نہ کرے اگر آپ
ہلال کی عید یا سبت کا دن نہیں مناتے۔ 17 یہ چیزیں تو
صرف آنے والی حقیقت کا سایہ ہی ہیں جبکہ یہ حقیقت

خود مسیح میں پائی جاتی ہے۔ 18 ایسے لوگ آپ کو مجرم
نہ ٹھہرائیں جو ظاہری فروتنی اور فرشتوں کی پوجا پر اصرار
کرتے ہیں۔ بڑی تفصیل سے اپنی رویاؤں میں دیکھی
ہوئی باتیں بیان کرتے کرتے اُن کے غیر روحانی ذہن
خواہ مخواہ پھول جاتے ہیں۔ 19 یوں اُنہوں نے مسیح کے
ساتھ لگے رہنا چھوڑ دیا اگرچہ وہ بدن کا سر ہے۔ وہی
جوڑوں اور پٹھوں کے ذریعے پورے بدن کو سہارا دے
کر اُس کے مختلف حصوں کو جوڑ دیتا ہے۔ یوں پورا بدن
اللہ کی مدد سے ترقی کرتا جاتا ہے۔

مسیح کے ساتھ مرنا اور زندگی گزارنا

20 آپ تو مسیح کے ساتھ مر کر دنیا کی قوتوں سے
آزاد ہو گئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ زندگی ایسے کیوں
گزارتے ہیں جیسے کہ آپ ابھی تک اِس دنیا کی ملکیت
ہیں؟ آپ کیوں اِس کے احکام کے تابع رہتے ہیں؟
21 مثلاً ”اِسے ہاتھ نہ لگانا، وہ نہ چکھنا، یہ نہ چھونا۔“
22 اِن تمام چیزوں کا مقصد تو یہ ہے کہ استعمال ہو کر
ختم ہو جائیں۔ یہ صرف انسانی احکام اور تعلیمات ہیں۔
23 بےشک یہ احکام جو گھڑے ہوئے مذہبی فرائض،
نام نہاد فروتنی اور جسم کے سخت دباؤ کا تقاضا کرتے ہیں
حکمت پر مبنی تو لگتے ہیں، لیکن یہ بےکار ہیں اور صرف
جسم ہی کی خواہشات پوری کرتے ہیں۔

3 آپ کو مسیح کے ساتھ زندہ کر دیا گیا ہے، اِس
لئے وہ کچھ تلاش کریں جو آسمان پر ہے جہاں مسیح
اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ 2 دنیاوی چیزوں کو اپنے
خیالوں کا مرکز نہ بنائیں بلکہ آسمانی چیزوں کو۔ 3 کیونکہ
آپ مر گئے ہیں اور اب آپ کی زندگی مسیح کے ساتھ
اللہ میں پوشیدہ ہے۔ 4 مسیح ہی آپ کی زندگی ہے۔ جب
وہ ظاہر ہو جائے گا تو آپ بھی اُس کے ساتھ ظاہر ہو کر
اُس کے جلال میں شریک ہو جائیں گے۔

پرانی اور نئی زندگی

5 چنانچہ اُن دنیاوی چیزوں کو مار ڈالیں جو آپ کے
اندر کام کر رہی ہیں: زناکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُری
خواہشات اور لالچ (لالچ تو ایک قسم کی بُت پرستی ہے)۔
6 اللہ کا غضب ایسی ہی باتوں کی وجہ سے نازل ہو
گا۔ 7 ایک وقت تھا جب آپ بھی اِن کے مطابق زندگی
گزارتے تھے، جب آپ کی زندگی اِن کے قابو
میں تھی۔
8 لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ آپ یہ سب کچھ یعنی
غصہ، طیش، بدسلوکی، بہتان اور گندی زبان خستہ حال
کپڑے کی طرح اُتار کر پھینک دیں۔ 9 ایک دوسرے سے
بات کرتے وقت جھوٹ مت بولنا، کیونکہ آپ نے اپنی
پرانی فطرت اُس کی حرکتوں سمیت اُتار دی ہے۔ 10 ساتھ
ساتھ آپ نے نئی فطرت پہن لی ہے، وہ فطرت جس کی
تجدید ہمارا خالق اپنی صورت پر کرتا جا رہا ہے تاکہ آپ
اُسے اَور بہتر طور پر جان لیں۔ 11 جہاں یہ کام ہو رہا
ہے وہاں لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے، خواہ کوئی غیر
یہودی ہو یا یہودی، مختون ہو یا نامختون، غیریونانی ہو یا
سکوتی[a] غلام ہو یا آزاد۔ کوئی فرق نہیں پڑتا، صرف مسیح
ہی سب کچھ اور سب میں ہے۔
12 اللہ نے آپ کو چن کر اپنے لئے مخصوص و مقدّس
کر لیا ہے۔ وہ آپ سے محبت رکھتا ہے۔ اِس لئے اب
ترس، نیکی، فروتنی، نرم دلی اور صبر کو پہن لیں۔ 13 ایک

[a] ایک قبیلہ جو ذلیل سمجھا جاتا تھا۔

دوسرے کو برداشت کریں، اور اگر آپ کی کسی سے
شکایت ہو تو اُسے معاف کر دیں۔ ہاں، یوں معاف
کریں جس طرح خداوند نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔
14 اِن کے علاوہ محبت بھی پہن لیں جو سب کچھ باندھ
کر کاملیت کی طرف لے جاتی ہے۔ 15 مسیح کی سلامتی
آپ کے دلوں میں حکومت کرے۔ کیونکہ اللہ نے آپ
کو اِسی سلامتی کی زندگی گزارنے کے لئے بُلا کر ایک بدن
میں شامل کر دیا ہے۔ شکر گزار بھی رہیں۔ 16 آپ کی
زندگی میں مسیح کے کلام کی پوری دولت گھر کر جائے۔
ایک دوسرے کو ہر طرح کی حکمت سے تعلیم دیتے اور
سمجھاتے رہیں۔ ساتھ ساتھ اپنے دلوں میں اللہ کے
لئے شکر گزاری کے ساتھ زبور، حمد و ثنا اور روحانی گیت
گاتے رہیں۔ 17 اور جو کچھ بھی آپ کریں خواہ زبانی ہو یا
عملی وہ خداوند عیسیٰ کا نام لے کر کریں۔ ہر کام میں اُسی
کے وسیلے سے خدا باپ کا شکر کریں۔

نئی زندگی میں تعلقات کیسے ہوں

18 بیویو، اپنے شوہر کے تابع رہیں، کیونکہ جو خداوند
میں ہے اُس کے لئے یہی مناسب ہے۔
19 شوہرو، اپنی بیویوں سے محبت رکھیں۔ اُن سے تلخ
مزاجی سے پیش نہ آئیں۔
20 بچو، ہر بات میں اپنے ماں باپ کے تابع رہیں،
کیونکہ یہی خداوند کو پسند ہے۔
21 والدو، اپنے بچوں کو مشتعل نہ کریں، ورنہ وہ
بے دل ہو جائیں گے۔
22 غلامو، ہر بات میں اپنے دنیاوی مالکوں کے تابع
رہیں۔ نہ صرف اُن کے سامنے ہی اور اُنہیں خوش
رکھنے کے لئے خدمت کریں بلکہ خلوص دلی اور خداوند
کا خوف مان کر کام کریں۔ 23 جو کچھ بھی آپ کرتے
ہیں اُسے پوری لگن کے ساتھ کریں، اِس طرح جیسا کہ
آپ نہ صرف انسانوں کی بلکہ خداوند کی خدمت کر رہے
ہوں۔ 24 آپ تو جانتے ہیں کہ خداوند آپ کو اِس کے
معاوضے میں وہ میراث دے گا جس کا وعدہ اُس نے
کیا ہے۔ حقیقت میں آپ خداوند مسیح کی ہی خدمت کر
رہے ہیں۔ 25 لیکن جو غلط کام کرے اُسے اپنی غلطیوں
کا معاوضہ بھی ملے گا۔ اللہ تو کسی کی بھی جانب داری
نہیں کرتا۔

4 مالکو، اپنے غلاموں کے ساتھ منصفانہ اور جائز
سلوک کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ آسمان پر
آپ کا بھی مالک ہے۔

ہدایات

2 دعا میں لگے رہیں۔ اور دعا کرتے وقت شکر گزاری
کے ساتھ جاگتے رہیں۔ 3 ساتھ ساتھ ہمارے لئے بھی
دعا کریں تاکہ اللہ ہمارے لئے کلام سنانے کا دروازہ
کھولے اور ہم مسیح کا راز پیش کر سکیں۔ آخر مَیں اِسی
راز کی وجہ سے قید میں ہوں۔ 4 دعا کریں کہ مَیں اِسے
یوں پیش کروں جس طرح کرنا چاہئے، کہ اِسے صاف
سمجھا جا سکے۔
5 جو اب تک ایمان نہ لائے ہوں اُن کے ساتھ دانش
مندانہ سلوک کریں۔ اِس سلسلے میں ہر موقع سے فائدہ
اُٹھائیں۔ 6 آپ کی گفتگو ہر وقت مہربان ہو، ایسی کہ مزہ
آئے اور آپ ہر ایک کو مناسب جواب دے سکیں۔

آخری سلام و دعا

7 جہاں تک میرا تعلق ہے ہمارا عزیز بھائی تُخِکُس

آپ کو سب کچھ بتا دے گا۔ وہ ایک وفادار خادم اور
خداوند میں ہم خدمت رہا ہے۔ 8 مَیں نے اُسے خاص
کر اِس لئے آپ کے پاس بھیج دیا تاکہ آپ کو ہمارا حال
معلوم ہو جائے اور وہ آپ کی حوصلہ افزائی کرے۔ 9 وہ
ہمارے وفادار اور عزیز بھائی اُنیسمس کے ساتھ آپ کے
پاس آ رہا ہے، وہی جو آپ کی جماعت سے ہے۔ دونوں
آپ کو وہ سب کچھ سنا دیں گے جو یہاں ہو رہا ہے۔

10 ارسترخس جو میرے ساتھ قید میں ہے آپ کو
سلام کہتا ہے اور اِسی طرح برنباس کا کزن[a] مرقس بھی۔
(آپ کو اُس کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔ جب
وہ آپ کے پاس آئے تو اُسے خوش آمدید کہنا۔) 11 عیسیٰ
جو یُوستس کہلاتا ہے بھی آپ کو سلام کہتا ہے۔ اُن میں
سے جو میرے ساتھ اللہ کی بادشاہی میں خدمت کر رہے
ہیں صرف یہ تین مرد یہودی ہیں۔ اور یہ میرے لئے
تسلی کا باعث رہے ہیں۔

12 مسیح عیسیٰ کا خادم اِپَفراس بھی جو آپ کی جماعت
سے ہے سلام کہتا ہے۔ وہ ہر وقت بڑی جد و جہد کے
ساتھ آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ اُس کی خاص دعا یہ
ہے کہ آپ مضبوطی کے ساتھ کھڑے رہیں، کہ آپ
بالغ مسیحی بن کر ہر بات میں اللہ کی مرضی کے مطابق
چلیں۔ 13 مَیں خود اِس کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ
اُس نے آپ کے لئے سخت محنت کی ہے بلکہ لودیکیہ اور
ہیراپلِس کی جماعتوں کے لئے بھی۔ 14 ہمارے عزیز ڈاکٹر
لوقا اور دیماس آپ کو سلام کہتے ہیں۔

15 میرا سلام لودیکیہ کی جماعت کو دینا اور اِسی طرح
نُمفاس کو اُس جماعت سمیت جو اُس کے گھر میں جمع
ہوتی ہے۔ 16 یہ پڑھنے کے بعد دھیان دیں کہ لودیکیہ
کی جماعت میں بھی یہ خط پڑھا جائے اور آپ لودیکیہ کا
خط بھی پڑھیں۔ 17 ارخپس کو بتا دینا، خبردار کہ آپ وہ
خدمت تکمیل تک پہنچائیں جو آپ کو خداوند میں سونپی
گئی ہے۔

18 مَیں اپنے ہاتھ سے یہ الفاظ لکھ رہا ہوں۔ میری
یعنی پولس کی طرف سے سلام۔ میری زنجیریں مت
بھولنا! اللہ کا فضل آپ کے ساتھ ہوتا رہے۔

[a] یونانی لفظ سے ظاہر نہیں ہوتا کہ مرقس چچا، ماموں، پھوپھی یا خالہ کا لڑکا ہے۔

تِھسّلُنیکیوں کے نام
پولس رسول کا پہلا خط

1 یہ خط پولس، سلوانس اور تیمُتھیُس کی طرف سے ہے۔
ہم تِھسّلُنیکیوں کی جماعت کو لکھ رہے ہیں، اُنہیں جو خدا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے ہیں۔
اللہ آپ کو فضل اور سلامتی بخشے۔

تِھسّلُنیکیوں کی زندگی اور ایمان

2 ہم ہر وقت آپ سب کے لئے خدا کا شکر کرتے
اور اپنی دعاؤں میں آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ 3 ہمیں
اپنے خدا باپ کے حضور خاص کر آپ کا عمل، محنت
مشقت اور ثابت قدمی یاد آتی رہتی ہے۔ آپ اپنا ایمان
کتنی اچھی طرح عمل میں لائے، آپ نے محبت کی روح
میں کتنی محنت مشقت کی اور آپ نے کتنی ثابت قدمی
دکھائی، ایسی ثابت قدمی جو صرف ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح پر اُمید ہی دلا سکتی ہے۔ 4 بھائیو، اللہ آپ سے محبت
رکھتا ہے، اور ہمیں پورا علم ہے کہ اُس نے آپ کو واقعی
چن لیا ہے۔ 5 کیونکہ جب ہم نے اللہ کی خوش خبری
آپ تک پہنچائی تو نہ صرف باتیں کر کے بلکہ قوت کے
ساتھ، روح القدس میں اور پورے اعتماد کے ساتھ۔ آپ
جانتے ہیں کہ جب ہم آپ کے پاس تھے تو ہم نے
کس طرح کی زندگی گزاری۔ جو کچھ ہم نے کیا وہ آپ
کی خاطر کیا۔ 6 اُس وقت آپ ہمارے اور خداوند کے
نمونے پر چلنے لگے۔ اگرچہ آپ بڑی مصیبت میں پڑ گئے
تو بھی آپ نے ہمارے پیغام کو اُس خوشی کے ساتھ
قبول کیا جو صرف روح القدس دے سکتا ہے۔ 7 یوں
آپ صوبہ مکِدُنیہ اور صوبہ اخیہ کے تمام ایمان داروں
کے لئے نمونہ بن گئے۔ 8 خداوند کے پیغام کی آواز آپ
میں سے نکل کر نہ صرف مکِدُنیہ اور اخیہ میں سنائی دی،
بلکہ یہ خبر کہ آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ہر جگہ تک
پہنچ گئی ہے۔ نتیجے میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں
رہی، 9 کیونکہ لوگ ہر جگہ بات کر رہے ہیں کہ آپ نے
ہمیں کس طرح خوش آمدید کہا ہے، کہ آپ نے کس

طرح بُتوں سے منہ پھیر کر اللہ کی طرف رجوع کیا تاکہ
زندہ اور حقیقی خدا کی خدمت کریں۔ 10 لوگ یہ بھی کہہ
رہے ہیں کہ اب آپ اِس انتظار میں ہیں کہ اللہ کا فرزند
آسمان پر سے آئے یعنی عیسیٰ جسے اللہ نے مُردوں میں
سے زندہ کر دیا اور جو ہمیں آنے والے غضب سے
بچائے گا۔

تھسلُنیکے میں پولس کا کام

2 بھائیو، آپ جانتے ہیں کہ ہمارا آپ کے پاس آنا
بے فائدہ نہ ہوا۔ 2 آپ اُس دُکھ سے بھی واقف
ہیں جو ہمیں آپ کے پاس آنے سے پہلے سہنا پڑا، کہ
فلپی شہر میں ہمارے ساتھ کتنی بدسلوکی ہوئی تھی۔ تو بھی
ہم نے اپنے خدا کی مدد سے آپ کو اُس کی خوش خبری
سنانے کی جرأت کی حالانکہ بہت مخالفت کا سامنا کرنا
پڑا۔ 3 کیونکہ جب ہم آپ کو اُبھارتے ہیں تو اِس کے
پیچھے نہ تو کوئی غلط نیت ہوتی ہے، نہ کوئی ناپاک مقصد یا
چالاکی۔ 4 نہیں، اللہ نے خود ہمیں جانچ کر اِس لائق سمجھا
کہ ہم اُس کی خوش خبری سنانے کی ذمہ داری سنبھالیں۔
اِسی بنا پر ہم بولتے ہیں، انسانوں کو خوش رکھنے کے لئے
نہیں بلکہ اللہ کو جو ہمارے دلوں کو پرکھتا ہے۔ 5 آپ
کو بھی معلوم ہے کہ ہم نے نہ خوشامد سے کام لیا، نہ
ہم پسِ پردہ لالچی تھے — اللہ ہمارا گواہ ہے! 6 ہم اِس
مقصد سے کام نہیں کر رہے تھے کہ لوگ ہماری عزت
کریں، خواہ آپ ہوں یا دیگر لوگ۔ 7 مسیح کے رسولوں کی
حیثیت سے ہم آپ کے لئے مالی بوجھ بن سکتے تھے،
لیکن ہم آپ کے درمیان ہوتے ہوئے نرم دل رہے،
ایسی ماں کی طرح جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کرتی
ہے۔ 8 ہماری آپ کے لئے چاہت اِتنی شدید تھی کہ
ہم آپ کو نہ صرف اللہ کی خوش خبری کی برکت میں
شریک کرنے کو تیار تھے بلکہ اپنی زندگیوں میں بھی۔
ہاں، آپ ہمیں اِتنے عزیز تھے! 9 بھائیو، بےشک آپ
کو یاد ہے کہ ہم نے کتنی سخت محنت مشقت کی۔ دن
رات ہم کام کرتے رہے تاکہ اللہ کی خوش خبری سناتے
وقت کسی پر بوجھ نہ بنیں۔

10 آپ اور اللہ ہمارے گواہ ہیں کہ آپ ایمان لانے
والوں کے ساتھ ہمارا سلوک کتنا مقدّس، راست اور
بےالزام تھا۔ 11 کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہم نے آپ
میں سے ہر ایک سے ایسا سلوک کیا جیسا باپ اپنے
بچوں کے ساتھ کرتا ہے۔ 12 ہم آپ کی حوصلہ افزائی
کرتے، آپ کو تسلی دیتے اور آپ کو سمجھاتے رہے کہ
آپ اللہ کے لائق زندگی گزاریں، کیونکہ وہ آپ کو اپنی
بادشاہی اور جلال میں حصہ لینے کے لئے بُلاتا ہے۔

13 ایک اَور وجہ ہے کہ ہم ہر وقت خدا کا شکر کرتے
ہیں۔ جب ہم نے آپ تک اللہ کا پیغام پہنچایا تو آپ
نے اُسے سن کر یوں قبول کیا جیسا یہ حقیقت میں
ہے یعنی اللہ کا کلام جو انسانوں کی طرف سے نہیں ہے
اور جو آپ ایمان داروں میں کام کر رہا ہے۔ 14 بھائیو،
نہ صرف یہ بلکہ آپ یہودیہ میں اللہ کی اُن جماعتوں
کے نمونے پر چل پڑے جو مسیح عیسیٰ میں ہیں۔ کیونکہ
آپ کو اپنے ہم وطنوں کے ہاتھوں وہ کچھ سہنا پڑا جو
اُنہیں پہلے ہی اپنے ہم وطن یہودیوں سے سہنا پڑا تھا۔
15 ہاں، یہودیوں نے نہ صرف خداوند عیسیٰ اور نبیوں کو
قتل کیا بلکہ ہمیں بھی اپنے بیچ میں سے نکال دیا۔ یہ
لوگ اللہ کو پسند نہیں آتے اور تمام لوگوں کے خلاف
ہو کر 16 ہمیں اِس سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں
کہ غیریہودیوں کو اللہ کی خوش خبری سنائیں، ایسا نہ ہو

کہ وہ نجات پائیں۔ یوں وہ ہر وقت اپنے گناہوں کا
پیالہ کنارے تک بھرتے جا رہے ہیں۔ لیکن اللہ کا پورا
غضب اُن پر نازل ہو چکا ہے۔

پولس کی اُن سے دوبارہ ملنے کی خواہش

17 بھائیو، جب ہمیں کچھ دیر کے لئے آپ سے الگ
کر دیا گیا (گو ہم دل سے آپ کے ساتھ رہے) تو
ہم نے بڑی آرزو سے آپ سے ملنے کی پوری کوشش
کی۔ 18 کیونکہ ہم آپ کے پاس آنا چاہتے تھے۔ ہاں،
مَیں پولس نے بار بار آنے کی کوشش کی، لیکن ابلیس
نے ہمیں روک لیا۔ 19 آخر آپ ہی ہماری اُمید اور خوشی
کا باعث ہیں۔ آپ ہی ہمارا انعام اور ہمارا تاج ہیں
جس پر ہم اپنے خداوند عیسیٰ کے حضور فخر کریں گے
جب وہ آئے گا۔ 20 ہاں، آپ ہمارا جلال اور خوشی ہیں۔
3 آخر کار ہم یہ حالت مزید برداشت نہ کر سکے۔
ہم نے فیصلہ کیا کہ اکیلے ہی اتھینے میں رہ کر
2 تیمُتھیُس کو بھیج دیں گے جو ہمارا بھائی اور مسیح کی
خوش خبری پھیلانے میں ہمارے ساتھ اللہ کی خدمت
کرتا ہے۔ ہم نے اُسے بھیج دیا تاکہ وہ آپ کو مضبوط
کرے اور ایمان میں آپ کی حوصلہ افزائی کرے 3 تاکہ
کوئی اِن مصیبتوں سے بےچین نہ ہو جائے۔ کیونکہ
آپ خود جانتے ہیں کہ اِن کا سامنا کرنا ہمارے لئے اللہ
کی مرضی ہے۔ 4 بلکہ جب ہم آپ کے پاس تھے تو ہم
نے اِس کی پیش گوئی کی کہ ہمیں مصیبت برداشت
کرنی پڑے گی۔ اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ خوب جانتے
ہیں۔ 5 یہی وجہ تھی کہ مَیں نے تیمُتھیُس کو بھیج دیا۔
مَیں یہ حالات برداشت نہ کر سکا، اِس لئے مَیں نے
اُسے آپ کے ایمان کو معلوم کرنے کے لئے بھیج دیا۔
ایسا نہ ہو کہ آزمانے والے نے آپ کو یوں آزمائش میں
ڈال دیا ہو کہ ہماری آپ پر محنت ضائع جائے۔
6 لیکن اب تیمُتھیُس لوٹ آیا ہے، اور وہ آپ کے
ایمان اور محبت کے بارے میں اچھی خبر لے کر آیا
ہے۔ اُس نے ہمیں بتایا کہ آپ ہمیں بہت یاد کرتے
ہیں اور ہم سے اُتنا ہی ملنے کے آرزومند ہیں جتنا کہ
ہم آپ سے۔ 7 بھائیو، آپ اور آپ کے ایمان کے
بارے میں یہ سن کر ہماری حوصلہ افزائی ہوئی، حالانکہ
ہم خود طرح طرح کے دباؤ اور مصیبتوں میں پھنسے
ہوئے ہیں۔ 8 اب ہماری جان میں جان آ گئی ہے، کیونکہ
آپ مضبوطی سے خداوند میں قائم ہیں۔ 9 ہم آپ کی
وجہ سے اللہ کے کتنے شکرگزار ہیں! یہ خوشی ناقابلِ
بیان ہے جو ہم آپ کی وجہ سے اللہ کے حضور محسوس
کرتے ہیں۔ 10 دن رات ہم بڑی سنجیدگی سے دعا کرتے
رہتے ہیں کہ آپ سے دوبارہ مل کر وہ کمیاں پوری کریں
جو آپ کے ایمان میں اب تک رہ گئی ہیں۔

11 اب ہمارا خدا اور باپ خود اور ہمارا خداوند عیسیٰ
راستہ کھولے تاکہ ہم آپ تک پہنچ سکیں۔ 12 خداوند
کرے کہ آپ کی ایک دوسرے اور دیگر تمام لوگوں
سے محبت اِتنی بڑھ جائے کہ وہ یوں دل سے چھلک
اُٹھے جس طرح آپ کے لئے ہماری محبت بھی چھلک
رہی ہے۔ 13 کیونکہ اِس طرح اللہ آپ کے دلوں کو
مضبوط کرے گا اور آپ اُس وقت ہمارے خدا اور باپ
کے حضور بےالزام اور مقدّس ثابت ہوں گے جب
ہمارا خداوند عیسیٰ اپنے تمام مقدسین کے ساتھ آئے گا۔
آمین۔

اللہ کو پسندیدہ زندگی

4 بھائیو، ایک آخری بات، آپ نے ہم سے
سیکھ لیا تھا کہ ہماری زندگی کس طرح ہونی چاہئے تاکہ
وہ اللہ کو پسند آئے۔ اور آپ اِس کے مطابق زندگی
گزارتے بھی ہیں۔ اب ہم خداوند عیسیٰ میں آپ سے
درخواست اور آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ
آپ اِس میں مزید ترقی کرتے جائیں۔ 2 آپ تو اُن
ہدایات سے واقف ہیں جو ہم نے آپ کو خداوند عیسیٰ
کے وسیلے سے دی تھیں۔ 3 کیونکہ اللہ کی مرضی ہے
کہ آپ اُس کے لئے مخصوص و مقدّس ہوں، کہ آپ
زناکاری سے باز رہیں۔ 4 ہر ایک اپنے بدن پر یوں قابو
پانا سیکھ لے کہ وہ مقدّس اور شریف زندگی گزار سکے۔
5 وہ غیرایمان داروں کی طرح جو اللہ سے ناواقف ہیں
شہوت پرستی کا شکار نہ ہو۔ 6 اِس معاملے میں کوئی اپنے
بھائی کا گناہ نہ کرے، نہ اُس سے غلط فائدہ اُٹھائے۔
خداوند ایسے گناہوں کی سزا دیتا ہے۔ ہم یہ سب کچھ
بتا چکے اور آپ کو آگاہ کر چکے ہیں۔ 7 کیونکہ اللہ نے
ہمیں ناپاک زندگی گزارنے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ
مخصوص و مقدّس زندگی گزارنے کے لئے۔ 8 اِس لئے
جو یہ ہدایات رد کرتا ہے وہ انسان کو نہیں بلکہ اللہ کو رد
کرتا ہے جو آپ کو اپنا مقدّس روح دے دیتا ہے۔

9 یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ آپ دوسرے ایمان
داروں سے محبت رکھیں۔ اللہ نے خود آپ کو ایک
دوسرے سے محبت رکھنا سکھایا ہے۔ 10 اور حقیقتاً آپ
مکدُنیہ کے تمام بھائیوں سے ایسی ہی محبت رکھتے ہیں۔
تو بھی بھائیو، ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں کہ
آپ اِس میں مزید ترقی کرتے جائیں۔ 11 اپنی عزت اِس
میں برقرار رکھیں کہ آپ سکون سے زندگی گزاریں، اپنے
فرائض ادا کریں اور اپنے ہاتھوں سے کام کریں، جس
طرح ہم نے آپ کو کہہ دیا تھا۔ 12 جب آپ ایسا
کریں گے تو غیرایمان دار آپ کی قدر کریں گے اور
آپ کسی بھی چیز کے محتاج نہیں رہیں گے۔

خداوند کی آمد

13 بھائیو، ہم چاہتے ہیں کہ آپ اُن کے بارے میں
حقیقت جان لیں جو سو گئے ہیں تاکہ آپ دوسروں کی
طرح جن کی کوئی اُمید نہیں ماتم نہ کریں۔ 14 ہمارا ایمان
ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور دوبارہ جی اُٹھا، اِس لئے ہمارا یہ
بھی ایمان ہے کہ جب عیسیٰ واپس آئے گا تو اللہ اُس
کے ساتھ اُن ایمان داروں کو بھی واپس لائے گا جو موت
کی نیند سو گئے ہیں۔

15 جو کچھ ہم اب آپ کو بتا رہے ہیں وہ خداوند
کی تعلیم ہے۔ خداوند کی آمد پر ہم جو زندہ ہوں گے
سوئے ہوئے لوگوں سے پہلے خداوند سے نہیں ملیں
گے۔ 16 اُس وقت اونچی آواز سے حکم دیا جائے گا،
فرشتۂ اعظم کی آواز سنائی دے گی، اللہ کا تُرم بجے گا اور
خداوند خود آسمان پر سے اُتر آئے گا۔ تب پہلے وہ جی
اُٹھیں گے جو مسیح میں مر گئے تھے۔ 17 اِن کے بعد ہی
ہمیں جو زندہ ہوں گے بادلوں پر اُٹھا لیا جائے گا تاکہ ہَوا
میں خداوند سے ملیں۔ پھر ہم ہمیشہ خداوند کے ساتھ
رہیں گے۔ 18 چنانچہ اِن الفاظ سے ایک دوسرے کو تسلی
دیا کریں۔

خداوند کی آمد کے لئے تیار رہنا

5 بھائیو، اِس کی ضرورت نہیں کہ ہم آپ کو لکھیں
کہ یہ سب کچھ کب اور کس موقع پر ہو گا۔

2 کیونکہ آپ خود خوب جانتے ہیں کہ خداوند کا دن یوں
آئے گا جس طرح چور رات کے وقت گھر میں گھُس آتا
ہے۔ 3 جب لوگ کہیں گے، ”اب امن و امان ہے،“
تو ہلاکت اچانک ہی اُن پر آن پڑے گی۔ وہ اِس طرح
مصیبت میں پڑ جائیں گے جس طرح وہ عورت جس کا
بچہ پیدا ہو رہا ہے۔ وہ ہرگز نہیں بچ سکیں گے۔ 4 لیکن
آپ بھائیو تاریکی کی گرفت میں نہیں ہیں، اِس لئے یہ
دن چور کی طرح آپ پر غالب نہیں آنا چاہئے۔ 5 کیونکہ
آپ سب روشنی اور دن کے فرزند ہیں۔ ہمارا رات یا
تاریکی سے کوئی واسطہ نہیں۔ 6 غرض آئیں، ہم دوسروں
کی مانند نہ ہوں جو سوئے ہوئے ہیں بلکہ جاگتے رہیں،
ہوش مند رہیں۔ 7 کیونکہ رات کے وقت ہی لوگ سو
جاتے ہیں، رات کے وقت ہی لوگ نشے میں دُھت ہو
جاتے ہیں۔ 8 لیکن چونکہ ہم دن کے ہیں اِس لئے آئیں
ہم ہوش میں رہیں۔ لازم ہے کہ ہم ایمان اور محبت
کو زرہ بکتر کے طور پر اور نجات کی اُمید کو خود کے
طور پر پہن لیں۔ 9 کیونکہ اللہ نے ہمیں اِس لئے نہیں
چنا کہ ہم پر اپنا غضب نازل کرے بلکہ اِس لئے کہ
ہم اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے نجات پائیں۔
10 اُس نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی تاکہ ہم اُس
کے ساتھ جئیں، خواہ ہم اُس کی آمد کے دن مُردہ ہوں
یا زندہ۔ 11 اِس لئے ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی اور
تعمیر کرتے رہیں، جیسا کہ آپ کر بھی رہے ہیں۔

آخری ہدایات اور سلام

12 بھائیو، ہماری درخواست ہے کہ آپ اُن کی قدر
کریں جو آپ کے درمیان سخت محنت کر کے خداوند
میں آپ کی راہنمائی اور ہدایت کرتے ہیں۔ 13 اُن
کی خدمت کو سامنے رکھ کر پیار سے اُن کی بڑی عزت
کریں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ سے
زندگی گزاریں۔

14 بھائیو، ہم اِس پر زور دینا چاہتے ہیں کہ اُنہیں
سمجھائیں جو بے قاعدہ زندگی گزارتے ہیں، اُنہیں تسلی دیں
جو جلدی سے مایوس ہو جاتے ہیں، کمزوروں کا خیال رکھیں
اور سب کو صبر سے برداشت کریں۔ 15 اِس پر دھیان
دیں کہ کوئی کسی سے بُرائی کے بدلے بُرائی نہ کرے
بلکہ آپ ہر وقت ایک دوسرے اور تمام لوگوں کے ساتھ
نیک کام کرنے میں لگے رہیں۔

16 ہر وقت خوش رہیں، 17 بلاناغہ دعا کریں، 18 اور ہر
حالت میں خدا کا شکر کریں۔ کیونکہ جب آپ مسیح میں
ہیں تو اللہ یہی کچھ آپ سے چاہتا ہے۔

19 روح القدس کو مت بجھائیں۔ 20 نبوّتوں کی تحقیر
نہ کریں۔ 21 سب کچھ پرکھ کر وہ تھامے رکھیں جو اچھا
ہے، 22 اور ہر قسم کی بُرائی سے باز رہیں۔

23 اللہ خود جو سلامتی کا خدا ہے آپ کو پورے طور پر
مخصوص و مقدّس کرے۔ وہ کرے کہ آپ پورے
طور پر روح، جان اور بدن سمیت اُس وقت تک محفوظ
اور بےالزام رہیں جب تک ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح واپس
نہیں آ جاتا۔ 24 جو آپ کو بُلاتا ہے وہ وفادار ہے اور وہ
ایسا کرے گا بھی۔

25 بھائیو، ہمارے لئے دعا کریں۔

26 تمام بھائیوں کو ہماری طرف سے بوسہ دینا۔

27 خداوند کے حضور مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ
یہ خط تمام بھائیوں کے سامنے پڑھا جائے۔

28 ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ کے ساتھ
ہوتا رہے۔

تِھسّلُنیکیوں کے نام
پولس رسول کا دوسرا خط

1 یہ خط پولس، سلوانس اور تیمُتھیُس کی طرف
سے ہے۔
ہم تِھسّلُنیکیوں کی جماعت کو لکھ رہے ہیں، اُنہیں
جو اللہ ہمارے باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان
لائے ہیں۔
2 خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی بخشیں۔

مسیح کی آمد پر عدالت

3 بھائیو، واجب ہے کہ ہم ہر وقت آپ کے لئے
خدا کا شکر کریں۔ ہاں، یہ موزوں ہے، کیونکہ آپ کا
ایمان حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے اور آپ سب کی ایک
دوسرے سے محبت بڑھ رہی ہے۔ 4 یہی وجہ ہے کہ ہم
اللہ کی دیگر جماعتوں میں آپ پر فخر کرتے ہیں۔ ہاں،
ہم فخر کرتے ہیں کہ آپ اِن دنوں میں کتنی ثابت قدمی
اور ایمان دکھا رہے ہیں حالانکہ آپ بہت ایذا رسانیاں اور
مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں۔
5 یہ سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ اللہ کی عدالت
راست ہے، اور نتیجے میں آپ اُس کی بادشاہی کے لائق
ٹھہریں گے، جس کے لئے آپ اب دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔
6 اللہ وہی کچھ کرے گا جو راست ہے۔ وہ اُنہیں
مصیبتوں میں ڈال دے گا جو آپ کو مصیبت میں ڈال
رہے ہیں، 7 اور آپ کو جو مصیبت میں ہیں ہمارے
سمیت آرام دے گا۔ وہ یہ اُس وقت کرے گا جب
خداوند عیسیٰ اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ آسمان پر سے
آ کر ظاہر ہو گا 8 اور بھڑکتی ہوئی آگ میں اُنہیں سزا
دے گا جو نہ اللہ کو جانتے ہیں، نہ ہمارے خداوند عیسیٰ
کی خوش خبری کے تابع ہیں۔ 9 ایسے لوگ ابدی ہلاکت
کی سزا پائیں گے، وہ ہمیشہ تک خداوند کی حضوری اور
اُس کی جلالی قدرت سے دُور ہو جائیں گے۔ 10 لیکن
اُس دن خداوند اِس لئے بھی آئے گا کہ اپنے مقدّسین
میں جلال پائے اور تمام ایمان داروں میں حیرت کا
باعث ہو۔ آپ بھی اُن میں شامل ہوں گے، کیونکہ آپ
اُس پر ایمان لائے جس کی گواہی ہم نے آپ کو دی۔

11 یہ پیشِ نظر رکھ کر ہم لگاتار آپ کے لئے دعا
کرتے ہیں۔ ہمارا خدا آپ کو اُس بُلاوے کے لائق
ٹھہرائے جس کے لئے آپ کو بُلایا گیا ہے۔ اور وہ اپنی
قدرت سے آپ کی نیکی کرنے کی ہر خواہش اور آپ
کے ایمان کا ہر کام تکمیل تک پہنچائے۔ 12 کیونکہ اِس
طرح ہی ہمارے خداوند عیسیٰ کا نام آپ میں جلال پائے
گا اور آپ بھی اُس میں جلال پائیں گے، اُس فضل کے
مطابق جو ہمارے خدا اور خداوند عیسیٰ مسیح نے آپ کو
دیا ہے۔

بے دینی کا آدمی

2 بھائیو، یہ سوال اُٹھا ہے کہ ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کی آمد کیسی ہو گی؟ ہم کس طرح اُس کے
ساتھ جمع ہو جائیں گے؟ اِس ناتے سے ہماری آپ سے
درخواست ہے 2 کہ جب لوگ کہتے ہیں کہ خداوند کا دن
آ چکا ہے تو آپ جلدی سے بےچین یا پریشان نہ ہو
جائیں۔ اُن کی بات نہ مانیں، چاہے وہ یہ دعویٰ بھی کریں
کہ اُن کے پاس ہماری طرف سے کوئی نبوّت، پیغام یا
خط ہے۔ 3 کوئی بھی آپ کو کسی بھی چال سے فریب نہ
دے، کیونکہ یہ دن اُس وقت تک نہیں آئے گا جب
تک آخری بغاوت پیش نہ آئے اور ”بےدینی کا آدمی“
ظاہر نہ ہو جائے، وہ جس کا انجام ہلاکت ہو گا۔ 4 وہ ہر
ایک کی مخالفت کرے گا جو خدا اور معبود کہلاتا ہے اور
اپنے آپ کو اُن سب سے بڑا ٹھہرائے گا۔ ہاں، وہ اللہ
کے گھر میں بیٹھ کر اعلان کرے گا، ”مَیں اللہ ہوں۔“
5 کیا آپ کو یاد نہیں کہ مَیں آپ کو یہ بتاتا رہا جب
ابھی آپ کے پاس تھا؟ 6 اور اب آپ جانتے ہیں کہ کیا
کچھ اُسے روک رہا ہے تاکہ وہ اپنے مقررہ وقت پر ظاہر
ہو جائے۔ 7 کیونکہ یہ پُراسرار بےدینی اب بھی اثر کر
رہی ہے۔ لیکن یہ اُس وقت تک ظاہر نہیں ہو گی جب
تک وہ شخص ہٹ نہ جائے جو اب تک اُسے روک رہا
ہے۔ 8 پھر ہی ”بےدینی کا آدمی“ ظاہر ہو گا۔ لیکن
جب خداوند عیسیٰ آئے گا تو وہ اُسے اپنے منہ کی پھونک
سے مار ڈالے گا، ظاہر ہونے پر ہی وہ اُسے ہلاک کر
دے گا۔ 9 ”بےدینی کے آدمی“ میں ابلیس کام کرے
گا۔ جب وہ آئے گا تو ہر قسم کی طاقت کا اظہار کرے گا۔
وہ جھوٹے نشان اور معجزے پیش کرے گا۔ 10 یوں وہ
اُنہیں ہر طرح کے شریر فریب میں پھنسائے گا جو ہلاک
ہونے والے ہیں۔ لوگ اِس لئے ہلاک ہو جائیں گے کہ
اُنہوں نے سچائی سے محبت کرنے سے انکار کیا، ورنہ وہ
بچ جاتے۔ 11 اِس وجہ سے اللہ اُنہیں بُری طرح سے
فریب میں پھنسنے دیتا ہے تاکہ وہ اِس جھوٹ پر ایمان
لائیں۔ 12 نتیجے میں سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ
ناراستی سے لطف اندوز ہوئے مجرم ٹھہریں گے۔

آپ کو نجات کے لئے چن لیا گیا ہے

13 میرے بھائیو، واجب ہے کہ ہم ہر وقت آپ
کے لئے خدا کا شکر کریں جنہیں خداوند پیار کرتا ہے۔
کیونکہ اللہ نے آپ کو شروع ہی سے نجات پانے کے
لئے چن لیا، ایسی نجات کے لئے جو روح القدس سے
پاکیزگی پا کر سچائی پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔
14 اللہ نے آپ کو اُس وقت یہ نجات پانے کے لئے بُلا
لیا جب ہم نے آپ کو اُس کی خوش خبری سنائی۔ اور اب
آپ ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے جلال میں شریک ہو
سکتے ہیں۔ 15 بھائیو، اِس لئے ثابت قدم رہیں اور اُن
روایات کو تھامے رکھیں جو ہم نے آپ کو سکھائی ہیں،

خواہ زبانی یا خط کے ذریعے۔
16 ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح خود اور خدا ہمارا باپ جس
نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے فضل سے ہمیں ابدی
تسلی اور ٹھوس اُمید بخشی 17 آپ کی حوصلہ افزائی کرے
اور یوں مضبوط کرے کہ آپ ہمیشہ وہ کچھ بولیں اور
کریں جو اچھا ہے۔

ہمارے لئے دعا کرنا

3 بھائیو، ایک آخری بات، ہمارے لئے دعا کریں
کہ خداوند کا پیغام جلدی سے پھیل جائے اور
عزت پائے، بالکل اُسی طرح جس طرح آپ کے
درمیان ہوا۔ 2 اِس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ ہمیں
غلط اور شریر لوگوں سے بچائے رکھے، کیونکہ سب تو
ایمان نہیں رکھتے۔
3 لیکن خداوند وفادار ہے، اور وہی آپ کو مضبوط
کر کے ابلیس سے محفوظ رکھے گا۔ 4 ہم خداوند میں آپ
پر اعتماد رکھتے ہیں کہ آپ وہ کچھ کر رہے ہیں بلکہ کرتے
رہیں گے جو ہم نے آپ کو کرنے کو کہا تھا۔
5 خداوند آپ کے دلوں کو اللہ کی محبت اور مسیح کی
ثابت قدمی کی طرف مائل کرتا رہے۔

کام کرنے کا فرض

6 بھائیو، اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں ہم
آپ کو حکم دیتے ہیں کہ ہر اُس بھائی سے کنارہ کریں
جو بے قاعدہ چلتا اور جو ہم سے پائی ہوئی روایت کے
مطابق زندگی نہیں گزارتا۔ 7 آپ خود جانتے ہیں کہ
آپ کو کس طرح ہمارے نمونے پر چلنا چاہئے۔ جب
ہم آپ کے پاس تھے تو ہماری زندگی میں بے ترتیبی نہیں
پائی جاتی تھی۔ 8 ہم نے کسی کا کھانا بھی پیسے دیئے بغیر
نہ کھایا، بلکہ دن رات سخت محنت مشقت کرتے
رہے تاکہ آپ میں سے کسی کے لئے بوجھ نہ بنیں۔
9 بات یہ نہیں کہ ہمیں آپ سے معاوضہ ملنے کا
حق نہیں تھا۔ نہیں، ہم نے ایسا کیا تاکہ ہم آپ کے
لئے اچھا نمونہ بنیں اور آپ اِس نمونے پر چلیں۔
10 جب ہم ابھی آپ کے پاس تھے تو ہم نے آپ
کو حکم دیا، ”جو کام نہیں کرنا چاہتا وہ کھانا بھی
نہ کھائے۔“
11 اب ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ میں سے بعض
بے قاعدہ زندگی گزارتے ہیں۔ وہ کام نہیں کرتے بلکہ
دوسروں کے کاموں میں خواہ مخواہ دخل دیتے ہیں۔
12 خداوند عیسیٰ مسیح کے نام میں ہم ایسے لوگوں کو حکم
دیتے اور سمجھاتے ہیں کہ آرام سے کام کر کے اپنی
روزی کمائیں۔
13 بھائیو، آپ بھلائی کرنے سے کبھی ہمت نہ ہاریں۔
14 اگر کوئی اِس خط میں درج ہماری ہدایت پر عمل نہ
کرے تو اُس سے تعلق نہ رکھنا تاکہ اُسے شرم آئے۔
15 لیکن اُسے دشمن مت سمجھنا بلکہ اُسے بھائی جان
کر سمجھانا۔

آخری الفاظ

16 خداوند خود جو سلامتی کا سرچشمہ ہے آپ کو ہر
وقت اور ہر طرح سے سلامتی بخشے۔ خداوند آپ سب
کے ساتھ ہو۔
17 مَیں، پولس اپنے ہاتھ سے یہ لکھ رہا ہوں۔ میری
طرف سے سلام۔ مَیں اِسی طریقے سے اپنے ہر خط پر
دست خط کرتا اور اِسی طرح لکھتا ہوں۔
18 ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کا فضل آپ سب کے
ساتھ رہے۔

تیمُتھیُس کے نام

پولس رسول کا پہلا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو ہمارے نجات
دہندہ اللہ اور ہماری اُمید مسیح عیسیٰ کے حکم پر مسیح
عیسیٰ کا رسول ہے۔
2 مَیں تیمُتھیُس کو لکھ رہا ہوں جو ایمان میں میرا سچا بیٹا
ہے۔
خدا باپ اور ہمارا خداوند مسیح عیسیٰ آپ کو فضل، رحم
اور سلامتی عطا کریں۔

غلط تعلیم سے خبردار

3 مَیں نے آپ کو مکدُنیہ جاتے وقت نصیحت کی تھی
کہ اِفسس میں رہیں تاکہ آپ وہاں کے کچھ لوگوں کو غلط
تعلیم دینے سے روکیں۔ 4 اُنہیں فرضی کہانیوں اور ختم
نہ ہونے والے نسب ناموں کے پیچھے نہ لگنے دیں۔ اِن
سے محض بحث مباحثہ پیدا ہوتا ہے اور اللہ کا نجات بخش
منصوبہ پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ منصوبہ صرف ایمان
سے تکمیل تک پہنچتا ہے۔ 5 میری اِس ہدایت کا مقصد
یہ ہے کہ محبت اُبھر آئے، ایسی محبت جو خالص دل،
صاف ضمیر اور بے ریا ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ 6 کچھ
لوگ اِن چیزوں سے بھٹک کر بے معنی باتوں میں گم ہو
گئے ہیں۔ 7 یہ شریعت کے اُستاد بننا چاہتے ہیں، لیکن
اُنہیں اُن باتوں کی سمجھ نہیں آتی جو وہ کر رہے ہیں اور
جن پر وہ اِتنے اعتماد سے اصرار کر رہے ہیں۔
8 لیکن ہم تو جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ
اِسے صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ 9 اور یاد رہے کہ یہ
راست بازوں کے لئے نہیں دی گئی۔ کیونکہ یہ اُن کے
لئے ہے جو بغیر شریعت کے اور سرکش زندگی گزارتے
ہیں، جو بے دین اور گناہ گار ہیں، جو مقدّس اور روحانی
باتوں سے خالی ہیں، جو اپنے ماں باپ کے قاتل ہیں،
جو خونی، 10 زناکار، ہم جنس پرست اور غلاموں کے تاجر
ہیں، جو جھوٹ بولتے، جھوٹی قسم کھاتے اور مزید بہت
کچھ کرتے ہیں جو صحت بخش تعلیم کے خلاف ہے۔
11 اور صحت بخش تعلیم کیا ہے؟ وہ جو مبارک خدا کی
اُس جلالی خوش خبری میں پائی جاتی ہے جو میرے سپرد کی
گئی ہے۔

اللہ کے رحم کے لئے شکر گزاری

12 مَیں اپنے خداوند مسیح عیسیٰ کا شکر کرتا ہوں جس
نے میری تقویت کی ہے۔ مَیں اُس کا شکر کرتا ہوں کہ
اُس نے مجھے وفادار سمجھ کر خدمت کے لئے مقرر کیا۔
13 گو مَیں پہلے کفر بکنے والا اور گستاخ آدمی تھا، جو لوگوں
کو ایذا دیتا تھا، لیکن اللہ نے مجھ پر رحم کیا۔ کیونکہ اُس
وقت مَیں ایمان نہیں لایا تھا اور اِس لئے نہیں جانتا تھا
کہ کیا کر رہا ہوں۔ 14 ہاں، ہمارے خداوند نے مجھ پر اپنا
فضل کثرت سے اُنڈیل دیا اور مجھے وہ ایمان اور محبت
عطا کی جو ہمیں مسیح عیسیٰ میں ہوتے ہوئے ملتی ہے۔
15 ہم اِس قابلِ قبول بات پر پورا بھروسا رکھ سکتے ہیں
کہ مسیح عیسیٰ گناہ گاروں کو نجات دینے کے لئے اِس دنیا
میں آیا۔ اُن میں سے مَیں سب سے بڑا گناہ گار ہوں،
16 لیکن یہی وجہ ہے کہ اللہ نے مجھ پر رحم کیا۔ کیونکہ
وہ چاہتا تھا کہ مسیح عیسیٰ مجھ میں جو اوّل گناہ گار ہوں اپنا
وسیع صبر ظاہر کرے اور مَیں یوں اُن کے لئے نمونہ بن
جاؤں جو اُس پر ایمان لا کر ابدی زندگی پانے والے ہیں۔
17 ہاں، ہمارے ازلی و ابدی شہنشاہ کی ہمیشہ تک عزت
و جلال ہو! وہی لافانی، اَن دیکھا اور واحد خدا ہے۔
آمین۔

18 تیمُتھِیُس میرے بیٹے، مَیں آپ کو یہ ہدایت
اُن پیش گوئیوں کے مطابق دیتا ہوں جو پہلے آپ کے
بارے میں کی گئی تھیں۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ
آپ اِن کی پیروی کر کے اچھی طرح لڑ سکیں 19 اور
ایمان اور صاف ضمیر کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ کیونکہ
بعض نے یہ باتیں رد کر دی ہیں اور نتیجے میں اُن کے
ایمان کا بیڑا غرق ہو گیا۔ 20 ہمنیُس اور سکندر بھی اِن
میں شامل ہیں۔ اب مَیں نے اِنہیں ابلیس کے حوالے
کر دیا ہے تاکہ وہ کفر بکنے سے باز آنا سیکھیں۔

جماعت کی پرستش

2 پہلے مَیں اِس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آپ
سب کے لئے درخواستیں، دعائیں، سفارشیں اور
شکر گزاریاں پیش کریں، 2 بادشاہوں اور اختیار والوں
کے لئے بھی تاکہ ہم آرام اور سکون سے خدا ترس اور
شریف زندگی گزار سکیں۔ 3 یہ اچھا اور ہمارے نجات
دہندہ اللہ کو پسندیدہ ہے۔ 4 ہاں، وہ چاہتا ہے کہ تمام
انسان نجات پا کر سچائی کو جان لیں۔ 5 کیونکہ ایک ہی
خدا ہے اور اللہ اور انسان کے بیچ میں ایک ہی درمیانی
ہے یعنی مسیح عیسیٰ، وہ انسان 6 جس نے اپنے آپ کو
فدیہ کے طور پر سب کے لئے دے دیا تاکہ وہ مخلصی
پائیں۔ یوں اُس نے مقررہ وقت پر گواہی دی 7 اور یہ
گواہی سنانے کے لئے مجھے مناد، رسول اور غیریہودیوں کا
اُستاد مقرر کیا تاکہ اُنہیں ایمان اور سچائی کا پیغام سناؤں۔
مَیں جھوٹ نہیں بول رہا بلکہ سچ کہہ رہا ہوں۔

8 اب مَیں چاہتا ہوں کہ ہر مقامی جماعت کے مرد
مقدّس ہاتھ اُٹھا کر دعا کریں۔ وہ غصے یا بحث مباحثہ کی
حالت میں ایسا نہ کریں۔ 9 اِسی طرح مَیں چاہتا ہوں
کہ خواتین مناسب کپڑے پہن کر شرافت اور شائستگی
سے اپنے آپ کو آراستہ کریں۔ وہ گُندھے ہوئے بال،
سونا، موتی یا حد سے زیادہ مہنگے کپڑوں سے اپنے آپ
کو آراستہ نہ کریں 10 بلکہ نیک کاموں سے۔ کیونکہ یہی
ایسی خواتین کے لئے مناسب ہے جو خدا ترس ہونے کا
دعویٰ کرتی ہیں۔ 11 خاتون خاموشی سے اور پوری فرماں
برداری کے ساتھ سیکھے۔ 12 مَیں خواتین کو تعلیم دینے
یا آدمیوں پر حکومت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ

خاموش رہیں۔ 13 کیونکہ پہلے آدم کو تشکیل دیا گیا، پھر
حوا کو۔ 14 اور آدم نے ابلیس سے دھوکا نہ کھایا بلکہ حوا
نے، جس کا نتیجہ گناہ تھا۔ 15 لیکن خواتین بچے جنم دینے
سے نجات پائیں گی۔ شرط یہ ہے کہ وہ سمجھ کے ساتھ
ایمان، محبت اور مقدّس حالت میں زندگی گزارتی رہیں۔

خدا کی جماعت کے نگران

3 یہ بات یقینی ہے کہ جو جماعت کا نگران بننا
چاہتا ہے وہ ایک اچھی ذمہ داری کی آرزو رکھتا
ہے۔ 2 لازم ہے کہ نگران بےالزام ہو۔ اُس کی ایک ہی
بیوی ہو۔ وہ ہوش مند، سمجھ دار[a] شریف، مہمان نواز
اور تعلیم دینے کے قابل ہو۔ 3 وہ شرابی نہ ہو، نہ لڑاکا
بلکہ نرم دل اور اَمن پسند۔ وہ پیسوں کا لالچ کرنے والا
نہ ہو۔ 4 لازم ہے کہ وہ اپنے خاندان کو اچھی طرح
سنبھال سکے اور کہ اُس کے بچے شرافت کے ساتھ اُس
کی بات مانیں۔ 5 کیونکہ اگر وہ اپنا خاندان نہ سنبھال
سکے تو وہ کس طرح اللہ کی جماعت کی دیکھ بھال کر سکے
گا؟ 6 وہ نومرید نہ ہو ورنہ خطرہ ہے کہ وہ پھول کر
ابلیس کے جال میں اُلجھ جائے اور یوں اُس کی عدالت
کی جائے۔ 7 لازم ہے کہ جماعت سے باہر کے لوگ
اُس کی اچھی گواہی دے سکیں، ایسا نہ ہو کہ وہ بدنام ہو
کر ابلیس کے پھندے میں پھنس جائے۔

جماعت کے مددگار

8 اِسی طرح جماعت کے مددگار بھی شریف ہوں۔ وہ
ریاکار نہ ہوں، نہ حد سے زیادہ مَے پئیں۔ وہ لالچی بھی
نہ ہوں۔ 9 لازم ہے کہ وہ صاف ضمیر رکھ کر ایمان
کی پُراسرار سچائیاں محفوظ رکھیں۔ 10 یہ بھی ضروری ہے
کہ اُنہیں پہلے پرکھا جائے۔ اگر وہ اِس کے بعد بےالزام
نکلیں تو پھر وہ خدمت کریں۔ 11 اُن کی بیویاں بھی
شریف ہوں۔ وہ بہتان لگانے والی نہ ہوں بلکہ ہوش
مند اور ہر بات میں وفادار۔ 12 مددگار کی ایک ہی بیوی
ہو۔ لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور خاندان کو اچھی
طرح سنبھال سکے۔ 13 جو مددگار اچھی طرح اپنی خدمت
سنبھالتے ہیں اُن کی حیثیت بڑھ جائے گی اور مسیح عیسیٰ
پر اُن کا ایمان اِتنا پختہ ہو جائے گا کہ وہ بڑے اعتماد
کے ساتھ زندگی گزار سکیں گے۔

ایک عظیم بھید

14 اگرچہ مَیں جلد آپ کے پاس آنے کی اُمید رکھتا
ہوں تو بھی آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ 15 لیکن اگر
دیر بھی لگے تو یہ پڑھ کر آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ
کے گھرانے میں ہمارا برتاؤ کیسا ہونا چاہئے۔ اللہ کا گھرانا
کیا ہے؟ زندہ خدا کی جماعت، جو سچائی کا ستون اور بنیاد
ہے۔ 16 یقیناً ہمارے ایمان کا بھید عظیم ہے۔

وہ جسم میں ظاہر ہوا،
روح میں راست باز ٹھہرا
اور فرشتوں کو دکھائی دیا۔
اُس کی غیریہودیوں میں منادی کی گئی،
اُس پر دنیا میں ایمان لایا گیا
اور اُسے آسمان کے جلال میں اُٹھا لیا گیا۔

[a] یونانی لفظ میں ضبطِ نفس کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

جھوٹے اُستاد

4 روح القدس صاف فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں
کچھ ایمان سے ہٹ کر فریب دہ روحوں اور
شیطانی تعلیمات کی پیروی کریں گے۔ 2 ایسی تعلیمات
جھوٹ بولنے والوں کی ریاکار باتوں سے آتی ہیں، جن
کے ضمیر پر ابلیس نے اپنا نشان لگا کر ظاہر کر دیا ہے
کہ یہ اُس کے اپنے ہیں۔ 3 یہ شادی کرنے کی اجازت
نہیں دیتے اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ وہ مختلف کھانے
کی چیزوں سے پرہیز کریں۔ لیکن اللہ نے یہ چیزیں اِس
لئے بنائی ہیں کہ جو ایمان رکھتے ہیں اور سچائی سے واقف
ہیں اِنہیں شکر گزاری کے ساتھ کھائیں۔ 4 جو کچھ بھی
اللہ نے خلق کیا ہے وہ اچھا ہے، اور ہمیں اُسے رد نہیں
کرنا چاہئے بلکہ خدا کا شکر کر کے اُسے کھا لینا چاہئے۔
5 کیونکہ اُسے اللہ کے کلام اور دعا سے مخصوص و مقدّس
کیا گیا ہے۔

مسیح عیسیٰ کا اچھا خادم

6 اگر آپ بھائیوں کو یہ تعلیم دیں تو آپ مسیح عیسیٰ
کے اچھے خادم ہوں گے۔ پھر یہ ثابت ہو جائے گا
کہ آپ کو ایمان اور اُس اچھی تعلیم کی سچائیوں میں
تربیت دی گئی ہے جس کی پیروی آپ کرتے رہے ہیں۔
7 لیکن دادی اماں کی اِن بےمعنی فرضی کہانیوں سے باز
رہیں۔ اِن کی بجائے ایسی تربیت حاصل کریں جس سے
آپ کی روحانی زندگی مضبوط ہو جائے۔ 8 کیونکہ جسم کی
تربیت کا تھوڑا ہی فائدہ ہے، لیکن روحانی تربیت ہر لحاظ
سے مفید ہے، اِس لئے کہ اگر ہم اِس قسم کی تربیت
حاصل کریں تو ہم سے حال اور مستقبل میں زندگی پانے
کا وعدہ کیا گیا ہے۔ 9 یہ بات قابلِ اعتماد ہے اور اِسے
پورے طور پر قبول کرنا چاہئے۔ 10 یہی وجہ ہے کہ ہم
محنت مشقت اور جاں فشانی کرتے رہتے ہیں، کیونکہ ہم
نے اپنی اُمید زندہ خدا پر رکھی ہے جو تمام انسانوں کا
نجات دہندہ ہے، خاص کر ایمان رکھنے والوں کا۔
11 لوگوں کو یہ ہدایات دیں اور سکھائیں۔ 12 کوئی بھی
آپ کو اِس لئے حقیر نہ جانے کہ آپ جوان ہیں۔ لیکن
ضروری ہے کہ آپ کلام میں، چال چلن میں، محبت میں،
ایمان میں اور پاکیزگی میں ایمان داروں کے لئے نمونہ
بن جائیں۔ 13 جب تک مَیں نہیں آتا اِس پر خاص
دھیان دیں کہ جماعت میں باقاعدگی سے کلام کی تلاوت
کی جائے، لوگوں کو نصیحت کی جائے اور اُنہیں تعلیم
دی جائے۔ 14 اپنی اُس نعمت کو نظرانداز نہ کریں جو
آپ کو اُس وقت پیش گوئی کے ذریعے ملی جب بزرگوں
نے آپ پر اپنے ہاتھ رکھے۔ 15 اِن باتوں کو فروغ دیں
اور اِن کے پیچھے لگے رہیں تاکہ آپ کی ترقی سب کو
نظر آئے۔ 16 اپنا اور تعلیم کا خاص خیال رکھیں۔ اِن میں
ثابت قدم رہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ اپنے آپ کو
اور اپنے سننے والوں کو بچا لیں گے۔

ایمان داروں سے سلوک

5 بزرگ بھائیوں کو سختی سے نہ ڈانٹنا بلکہ اُنہیں
یوں سمجھانا جس طرح کہ وہ آپ کے باپ
ہوں۔ اِسی طرح جوان آدمیوں کو یوں سمجھانا جیسے وہ
آپ کے بھائی ہوں، 2 بزرگ بہنوں کو یوں جیسے وہ آپ
کی مائیں ہوں اور جوان خواتین کو تمام پاکیزگی کے ساتھ
یوں جیسے وہ آپ کی بہنیں ہوں۔
3 اُن بیواؤں کی مدد کر کے اُن کی عزت کریں جو
واقعی ضرورت مند ہیں۔ 4 اگر کسی بیوہ کے بچے یا پوتے

نواسے ہوں تو اُس کی مدد کرنا اُن ہی کا فرض ہے۔ ہاں،
وہ سیکھیں کہ خدا ترس ہونے کا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم
اپنے گھر والوں کی فکر کریں اور یوں اپنے ماں باپ، دادا
دادی اور نانا نانی کو وہ کچھ واپس کریں جو ہمیں اُن سے
ملا ہے، کیونکہ ایسا عمل اللہ کو پسند ہے۔ 5 جو عورت واقعی
ضرورت مند بیوہ اور تنہا رہ گئی ہے وہ اپنی اُمید اللہ پر رکھ
کر دن رات اپنی التجاؤں اور دعاؤں میں لگی رہتی ہے۔
6 لیکن جو بیوہ عیش و عشرت میں زندگی گزارتی ہے وہ
زندہ حالت میں ہی مُردہ ہے۔ 7 یہ ہدایات لوگوں تک
پہنچائیں تاکہ اُن پر الزام نہ لگایا جا سکے۔ 8 کیونکہ اگر کوئی
اپنوں اور خاص کر اپنے گھر والوں کی فکر نہ کرے تو اُس
نے اپنے ایمان کا انکار کر دیا۔ ایسا شخص غیرایمان داروں
سے بدتر ہے۔

9 جس بیوہ کی عمر 60 سال سے کم ہے اُسے بیواؤں
کی فہرست میں درج نہ کیا جائے۔ شرط یہ بھی ہے کہ
جب اُس کا شوہر زندہ تھا تو وہ اُس کی وفادار رہی ہو
10 اور کہ لوگ اُس کے نیک کاموں کی اچھی گواہی دے
سکیں، مثلاً کیا اُس نے اپنے بچوں کو اچھی طرح پالا
ہے؟ کیا اُس نے مہمان نوازی کی اور مقدسین کے پاؤں
دھو کر اُن کی خدمت کی ہے؟ کیا وہ مصیبت میں پھنسے
ہوؤں کی مدد کرتی رہی ہے؟ کیا وہ ہر نیک کام کے لئے
کوشاں رہی ہے؟

11 لیکن جوان بیوائیں اِس فہرست میں شامل مت
کرنا، کیونکہ جب اُن کی جسمانی خواہشات اُن پر غالب
آتی ہیں تو وہ مسیح سے دُور ہو کر شادی کرنا چاہتی ہیں۔
12 یوں وہ اپنا پہلا ایمان چھوڑ کر مجرم ٹھہرتی ہیں۔
13 اِس کے علاوہ وہ سُست ہونے اور اِدھر اُدھر گھروں
میں پھرنے کی عادی بن جاتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ
باتونی بھی بن جاتی ہیں اور دوسروں کے معاملات میں
دخل دے کر نامناسب باتیں کرتی ہیں۔ 14 اِس لئے
مَیں چاہتا ہوں کہ جوان بیوائیں دوبارہ شادی کر کے بچوں
کو جنم دیں اور اپنے گھروں کو سنبھالیں۔ پھر وہ دشمن کو بد
گوئی کرنے کا موقع نہیں دیں گی۔ 15 کیونکہ بعض تو صحیح
راہ سے ہٹ کر ابلیس کے پیچھے لگ چکی ہیں۔ 16 لیکن
جس ایمان دار عورت کے خاندان میں بیوائیں ہیں اُس کا
فرض ہے کہ وہ اُن کی مدد کرے تاکہ وہ خدا کی جماعت
کے لئے بوجھ نہ بنیں۔ ورنہ جماعت اُن بیواؤں کی صحیح
مدد نہیں کر سکے گی جو واقعی ضرورت مند ہیں۔

17 جو بزرگ جماعت کو اچھی طرح سنبھالتے ہیں
اُنہیں دُگنی عزت کے لائق سمجھا جائے۔[a] مَیں خاص کر
اُن کی بات کر رہا ہوں جو پاک کلام سنانے اور تعلیم دینے
میں محنت مشقت کرتے ہیں۔ 18 کیونکہ کلامِ مقدّس
فرماتا ہے، ”جب تُو فصل گاہنے کے لئے اُس پر بَیل
چلنے دیتا ہے تو اُس کا منہ باندھ کر نہ رکھنا۔“ یہ بھی لکھا
ہے، ”مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے۔“ 19 جب کسی
بزرگ پر الزام لگایا جائے تو یہ بات صرف اِس صورت
میں مانیں کہ دو یا اِس سے زیادہ گواہ اِس کی تصدیق
کریں۔ 20 لیکن جنہوں نے واقعی گناہ کیا ہو اُنہیں پوری
جماعت کے سامنے سمجھائیں تاکہ دوسرے ایسی حرکتیں
کرنے سے ڈر جائیں۔

21 اللہ اور مسیح عیسیٰ اور اُس کے چنیدہ فرشتوں
کے سامنے مَیں سنجیدگی سے تاکید کرتا ہوں کہ اِن

[a] یہاں مطلب ہے کہ اُن کی عزت خاص کر مالی لحاظ سے کی
جائے۔

ہدایات کی یوں پیروی کریں کہ آپ کسی معاملے سے صحیح
طور پر واقف ہونے سے پیشتر فیصلہ نہ کریں، نہ جانب
داری کا شکار ہو جائیں۔ 22 جلدی سے کسی پر ہاتھ رکھ کر
اُسے کسی خدمت کے لئے مخصوص مت کرنا، نہ دوسروں
کے گناہوں میں شریک ہونا۔ اپنے آپ کو پاک رکھیں۔
23 چونکہ آپ اکثر بیمار رہتے ہیں اِس لئے اپنے
معدے کا لحاظ کر کے نہ صرف پانی ہی پیا کریں بلکہ
ساتھ ساتھ کچھ مَے بھی استعمال کریں۔
24 کچھ لوگوں کے گناہ صاف صاف نظر آتے ہیں،
اور وہ اُن سے پہلے ہی عدالت کے تخت کے سامنے
آ پہنچتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جن کے گناہ گویا
اُن کے پیچھے چل کر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں۔ 25 اِسی
طرح کچھ لوگوں کے اچھے کام صاف نظر آتے ہیں جبکہ
بعض کے اچھے کام ابھی نظر نہیں آتے۔ لیکن یہ بھی
پوشیدہ نہیں رہیں گے بلکہ کسی وقت ظاہر ہو جائیں گے۔

6 جو بھی غلامی کے جوئے میں ہیں وہ اپنے مالکوں
کو پوری عزت کے لائق سمجھیں تاکہ لوگ اللہ
کے نام اور ہماری تعلیم پر کفر نہ بکیں۔ 2 جب مالک
ایمان لاتے ہیں تو غلاموں کو اُن کی اِس لئے کم عزت
نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اب مسیح میں بھائی ہیں۔ بلکہ
وہ اُن کی اَور زیادہ خدمت کریں، کیونکہ اب جو اُن کی
اچھی خدمت سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں وہ ایمان دار اور
عزیز ہیں۔

غلط تعلیم اور حقیقی دولت

لازم ہے کہ آپ لوگوں کو اِن باتوں کی تعلیم دیں
اور اِس میں اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ 3 جو بھی اِس
سے فرق تعلیم دے کر ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے
صحت بخش الفاظ اور اِس خدا ترس زندگی کی تعلیم سے
وابستہ نہیں رہتا 4 وہ خود پسندی سے پھولا ہوا ہے اور
کچھ نہیں سمجھتا۔ ایسا شخص بحث مباحثہ کرنے اور خالی
باتوں پر جھگڑنے میں غیرصحت مند دل چسپی لیتا ہے۔
نتیجے میں حسد، جھگڑے، کفر اور بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔
5 یہ لوگ آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے ہمیشہ کُڑھتے
رہتے ہیں۔ اُن کے ذہن بگڑ گئے ہیں اور سچائی اُن سے
چھین لی گئی ہے۔ ہاں، یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ترس زندگی
گزارنے سے مالی نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔
6 خدا ترس زندگی واقعی بہت نفع کا باعث ہے، لیکن
شرط یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ بھی مل جائے وہ اُس پر
اکتفا کرے۔ 7 ہم دنیا میں اپنے ساتھ کیا لائے؟ کچھ
نہیں! تو ہم دنیا سے نکلتے وقت کیا کچھ ساتھ لے جا
سکیں گے؟ کچھ بھی نہیں! 8 چنانچہ اگر ہمارے پاس
خوراک اور لباس ہو تو یہ ہمارے لئے کافی ہونا چاہئے۔
9 جو امیر بننے کے خواہاں رہتے ہیں وہ کئی طرح کی
آزمائشوں اور پھندوں میں پھنس جاتے ہیں۔ بہت سی
ناسمجھ اور نقصان دہ خواہشات اُنہیں ہلاکت اور تباہی
میں غرق ہو جانے دیتی ہیں۔ 10 کیونکہ پیسوں کا لالچ
ہر غلط کام کا سرچشمہ ہے۔ کئی لوگوں نے اِسی لالچ کے
باعث ایمان سے بھٹک کر اپنے آپ کو بہت اذیت
پہنچائی ہے۔

شخصی ہدایات

11 لیکن آپ جو اللہ کے بندے ہیں اِن چیزوں
سے بھاگتے رہیں۔ اِن کی بجائے راست بازی، خدا
ترسی، ایمان، محبت، ثابت قدمی اور نرم دلی کے پیچھے
لگے رہیں۔ 12 ایمان کی اچھی کُشتی لڑیں۔ ابدی زندگی سے

خوب لپٹ جائیں، کیونکہ اللہ نے آپ کو یہی زندگی پانے
کے لئے بُلایا، اور آپ نے اپنی طرف سے بہت سے
گواہوں کے سامنے اِس بات کا اقرار بھی کیا۔ 13 میرے
دو گواہ ہیں، اللہ جو سب کچھ زندہ رکھتا ہے اور مسیح
عیسیٰ جس نے پنطیُس پیلاطُس کے سامنے اپنے ایمان
کی اچھی گواہی دی۔ اِن ہی کے سامنے مَیں آپ کو کہتا
ہوں کہ 14 یہ حکم یوں پورا کریں کہ آپ پر نہ داغ
لگے، نہ الزام۔ اور اِس حکم پر اُس دن تک عمل کرتے
رہیں جب تک ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ظاہر نہیں ہو جاتا۔
15 کیونکہ اللہ مسیح کو مقررہ وقت پر ظاہر کرے گا۔
ہاں، جو مبارک اور واحد حکمران، بادشاہوں کا بادشاہ اور
مالکوں کا مالک ہے وہ اُسے مقررہ وقت پر ظاہر کرے
گا۔ 16 صرف وہی لافانی ہے، وہی ایسی روشنی میں رہتا
ہے جس کے قریب کوئی نہیں آ سکتا۔ نہ کسی انسان نے
اُسے کبھی دیکھا، نہ وہ اُسے دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی عزت
اور قدرت ابد تک رہے۔ آمین۔

17 جو موجودہ دنیا میں امیر ہیں اُنہیں سمجھائیں کہ
وہ مغرور نہ ہوں، نہ دولت جیسی غیریقینی چیز پر اُمید
رکھیں۔ اِس کی بجائے وہ اللہ پر اُمید رکھیں جو ہمیں فیاضی
سے سب کچھ مہیا کرتا ہے تاکہ ہم اُس سے لطف اندوز
ہو جائیں۔ 18 یہ پیشِ نظر رکھ کر امیر نیک کام کریں اور
بھلائی کرنے میں ہی امیر ہوں۔ وہ خوشی سے دوسروں
کو دینے اور اپنی دولت میں شریک کرنے کے لئے تیار
ہوں۔ 19 یوں وہ اپنے لئے ایک اچھا خزانہ جمع کریں
گے یعنی آنے والے جہان کے لئے ایک ٹھوس بنیاد
جس پر کھڑے ہو کر وہ حقیقی زندگی پا سکیں گے۔
20 تیمُتھِیُس بیٹے، جو کچھ آپ کے حوالے کیا گیا ہے
اُسے محفوظ رکھیں۔ دنیاوی بکواس اور اُن متضاد خیالات
سے کتراتے رہیں جنہیں غلطی سے علم کا نام دیا گیا
ہے۔ 21 کچھ تو اِس علم کے ماہر ہونے کا دعویٰ کر کے
ایمان کی صحیح راہ سے ہٹ گئے ہیں۔
اللہ کا فضل آپ سب کے ساتھ رہے۔

تیمُتھیُس کے نام

پولُس رسول کا دوسرا خط

1 یہ خط پولُس کی طرف سے ہے جو اللہ کی مرضی
سے مسیح عیسیٰ کا رسول ہے تاکہ اُس وعدہ کی
ہوئی زندگی کا پیغام سنائے جو ہمیں مسیح عیسیٰ میں حاصل
ہوتی ہے۔

2 مَیں اپنے پیارے بیٹے تیمُتھیُس کو لکھ رہا ہوں۔
خدا باپ اور ہمارا خداوند مسیح عیسیٰ آپ کو فضل، رحم
اور سلامتی عطا کریں۔

شکرگزاری اور حوصلہ افزائی

3 مَیں آپ کے لئے خدا کا شکر کرتا ہوں جس کی
خدمت مَیں اپنے باپ دادا کی طرح صاف ضمیر سے
کرتا ہوں۔ دن رات مَیں لگاتار آپ کو اپنی دعاؤں میں
یاد رکھتا ہوں۔ 4 مجھے آپ کے آنسو یاد آتے ہیں، اور
مَیں آپ سے ملنے کا آرزومند ہوں تاکہ خوشی سے بھر
جاؤں۔ 5 مجھے خاص کر آپ کا مخلص ایمان یاد ہے جو
پہلے آپ کی نانی لوئس اور ماں یونیکے رکھتی تھیں۔ اور مجھے
یقین ہے کہ آپ بھی یہی ایمان رکھتے ہیں۔ 6 یہی وجہ
ہے کہ مَیں آپ کو ایک بات یاد دلاتا ہوں۔ اللہ نے
آپ کو اُس وقت ایک نعمت سے نوازا جب مَیں نے
آپ پر ہاتھ رکھے۔ آپ کو اِس نعمت کی آگ کو نئے
سرے سے بھڑکانے کی ضرورت ہے۔ 7 کیونکہ جس
روح سے اللہ نے ہمیں نوازا ہے وہ ہمیں بُزدل نہیں
بناتا بلکہ ہمیں قوت، محبت اور نظم و ضبط دلاتا ہے۔

8 اِس لئے ہمارے خداوند کے بارے میں گواہی
دینے سے نہ شرمائیں، نہ مجھ سے جو مسیح کی خاطر قیدی
ہوں۔ اِس کے بجائے میرے ساتھ اللہ کی قوت سے
مدد لے کر اُس کی خوش خبری کی خاطر دُکھ اُٹھائیں۔
9 کیونکہ اُس نے ہمیں نجات دے کر مقدّس زندگی
گزارنے کے لئے بُلایا۔ اور یہ چیزیں ہمیں اپنی محنت
سے نہیں ملیں بلکہ اللہ کے ارادے اور فضل سے۔ یہ
فضل زمانوں کی ابتدا سے پہلے ہمیں مسیح میں دیا گیا
10 لیکن اب ہمارے نجات دہندہ مسیح عیسیٰ کی آمد سے
ظاہر ہوا۔ مسیح ہی نے موت کو نیست کر دیا۔ اُسی نے
اپنی خوش خبری کے ذریعے لافانی زندگی روشنی میں لا کر

ہم پر ظاہر کر دی ہے۔
11 اللہ نے مجھے یہی خوش خبری سنانے کے لئے مناد،
رسول اور اُستاد مقرر کیا ہے۔ 12 اِسی وجہ سے مَیں دُکھ اُٹھا
رہا ہوں۔ تو بھی مَیں شرماتا نہیں، کیونکہ مَیں اُسے جانتا
ہوں جس پر مَیں ایمان لایا ہوں، اور مجھے پورا یقین ہے
کہ جو کچھ مَیں نے اُس کے حوالے کر دیا ہے اُسے وہ
اپنی آمد کے دن تک محفوظ رکھنے کے قابل ہے۔ 13 اُن
صحت بخش باتوں کے مطابق چلتے رہیں جو آپ نے مجھ
سے سن لی ہیں، اور یوں ایمان اور محبت کے ساتھ مسیح
عیسیٰ میں زندگی گزاریں۔ 14 جو بیش قیمت چیز آپ کے
حوالے کر دی گئی ہے اُسے روح القدس کی مدد سے جو
ہم میں سکونت کرتا ہے محفوظ رکھیں۔
15 آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ آسیہ میں تمام لوگوں
نے مجھے ترک کر دیا ہے۔ اِن میں فوگلس اور ہرمگنیس بھی
شامل ہیں۔ 16 خداوند اُنیسفرس کے گھرانے پر رحم کرے،
کیونکہ اُس نے کئی دفعہ مجھے تر و تازہ کیا۔ ہاں، وہ اِس
سے کبھی نہ شرمایا کہ مَیں قیدی ہوں۔ 17 بلکہ جب وہ
روم شہر پہنچا تو بڑی کوششوں سے میرا کھوج لگا کر مجھے
ملا۔ 18 خداوند کرے کہ وہ قیامت کے دن خداوند سے
رحم پائے۔ آپ خود بہتر جانتے ہیں کہ اُس نے اِفسس
میں کتنی خدمت کی۔

مسیح عیسیٰ کا وفادار سپاہی

2 لیکن آپ، میرے بیٹے، اُس فضل سے تقویت
پائیں جو آپ کو مسیح عیسیٰ میں مل گیا ہے۔ 2 جو
کچھ آپ نے بہت گواہوں کی موجودگی میں مجھ سے سنا
ہے اُسے معتبر لوگوں کے سپرد کریں۔ یہ ایسے لوگ ہوں
جو اَوروں کو سکھانے کے قابل ہوں۔
3 مسیح عیسیٰ کے اچھے سپاہی کی طرح ہمارے ساتھ
دُکھ اُٹھاتے رہیں۔ 4 جس سپاہی کی ڈیوٹی ہے وہ عام رعایا
کے معاملات میں پھنسنے سے باز رہتا ہے، کیونکہ وہ اپنے
افسر کو پسند آنا چاہتا ہے۔ 5 اِسی طرح کھیل کے مقابلے
میں حصہ لینے والے کو صرف اِس صورت میں انعام
مل سکتا ہے کہ وہ قواعد کے مطابق ہی مقابلہ کرے۔
6 اور لازم ہے کہ فصل کی کٹائی کے وقت پہلے اُس
کو فصل کا حصہ ملے جس نے کھیت میں محنت کی ہے۔
7 اُس پر دھیان دینا جو مَیں آپ کو بتا رہا ہوں، کیونکہ
خداوند آپ کو اِن تمام باتوں کی سمجھ عطا کرے گا۔
8 مسیح عیسیٰ کو یاد رکھیں، جو داؤد کی اولاد میں سے ہے
اور جسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا گیا۔ یہی میری خوش
خبری ہے 9 جس کی خاطر مَیں دُکھ اُٹھا رہا ہوں، یہاں
تک کہ مجھے عام مجرم کی طرح زنجیروں سے باندھا گیا
ہے۔ لیکن اللہ کا کلام زنجیروں سے باندھا نہیں جا سکتا۔
10 اِس لئے مَیں سب کچھ اللہ کے چنے ہوئے لوگوں کی
خاطر برداشت کرتا ہوں تاکہ وہ بھی نجات پائیں ——
وہ نجات جو مسیح عیسیٰ سے ملتی ہے اور جو ابدی جلال کا
باعث بنتی ہے۔ 11 یہ قول قابلِ اعتماد ہے،

اگر ہم اُس کے ساتھ مر گئے
تو ہم اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔
12 اگر ہم برداشت کرتے رہیں
تو ہم اُس کے ساتھ حکومت بھی کریں گے۔
اگر ہم اُسے جاننے سے انکار کریں
تو وہ بھی ہمیں جاننے سے انکار کرے گا۔
13 اگر ہم بےوفا نکلیں
تو بھی وہ وفادار رہے گا۔
کیونکہ وہ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔

قابلِ قبول خدمت گزار

14 لوگوں کو اِن باتوں کی یاد دلاتے رہیں اور اُنہیں سنجیدگی سے اللہ کے حضور سمجھائیں کہ وہ بال کی کھال اُتار کر ایک دوسرے سے نہ جھگڑیں۔ یہ بے فائدہ ہے بلکہ سننے والوں کو بگاڑ دیتا ہے۔ 15 اپنے آپ کو اللہ کے سامنے یوں پیش کرنے کی پوری کوشش کریں کہ آپ مقبول ثابت ہوں، کہ آپ ایسا مزدور نکلیں جسے اپنے کام سے شرمانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ جو صحیح طور پر اللہ کا سچا کلام پیش کرے۔ 16 دنیاوی بکواس سے باز رہیں۔ کیونکہ جتنا یہ لوگ اِس میں پھنس جائیں گے اُتنا ہی بے دینی کا اثر بڑھے گا 17 اور اُن کی تعلیم کینسر کی طرح پھیل جائے گی۔ اِن لوگوں میں ہمنیُس اور فلیتس بھی شامل ہیں 18 جو سچائی سے ہٹ گئے ہیں۔ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مُردوں کے جی اُٹھنے کا عمل ہو چکا ہے اور یوں بعض ایک کا ایمان تباہ ہو گیا ہے۔ 19 لیکن اللہ کی ٹھوس بنیاد قائم رہتی ہے اور اُس پر اِن دو باتوں کی مُہر لگی ہے، ”خداوند نے اپنے لوگوں کو جان لیا ہے“ اور ”جو بھی سمجھے کہ مَیں خداوند کا پیروکار ہوں وہ ناراستی سے باز رہے۔“

20 بڑے گھروں میں نہ صرف سونے اور چاندی کے برتن ہوتے ہیں بلکہ لکڑی اور مٹی کے بھی۔ یعنی کچھ شریف کاموں کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور کچھ کم قدر کاموں کے لئے۔ 21 اگر کوئی اپنے آپ کو اِن بُری چیزوں سے پاک صاف کرے تو وہ شریف کاموں کے لئے استعمال ہونے والا برتن ہو گا۔ وہ مخصوص و مقدّس، مالک کے لئے مفید اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو گا۔ 22 جوانی کی بُری خواہشات سے بھاگ کر راست بازی، ایمان، محبت اور صلح سلامتی کے پیچھے لگے رہیں۔ اور یہ اُن کے ساتھ مل کر کریں جو خلوص دلی سے خداوند کی پرستش کرتے ہیں۔ 23 حماقت اور جہالت کی بحثوں سے کنارہ کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ اِن سے صرف جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ 24 لازم ہے کہ خداوند کا خادم نہ جھگڑے بلکہ ہر ایک سے مہربانی کا سلوک کرے۔ وہ تعلیم دینے کے قابل ہو اور صبر سے غلط سلوک برداشت کرے۔ 25 جو مخالفت کرتے ہیں اُنہیں وہ نرم دلی سے تربیت دے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ اُنہیں توبہ کرنے کی توفیق دے اور وہ سچائی کو جان لیں، 26 ہوش میں آئیں اور ابلیس کے پھندے سے بچ نکلیں۔ کیونکہ ابلیس نے اُنہیں قید کر لیا ہے تاکہ وہ اُس کی مرضی پوری کریں۔

آخری دن

3 لیکن یہ بات جان لیں کہ آخری دنوں میں ہول ناک لمحے آئیں گے۔ 2 لوگ خود پسند اور پیسوں کے لالچی ہوں گے۔ وہ شیخی باز، مغرور، کفر بکنے والے، ماں باپ کے نافرمان، ناشکرے، بے دین 3 اور محبت سے خالی ہوں گے۔ وہ صلح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے، دوسروں پر تہمت لگائیں گے، عیاش اور وحشی ہوں گے اور بھلائی سے نفرت رکھیں گے۔ 4 وہ نمک حرام، غیرمحتاط اور غرور سے پھولے ہوئے ہوں گے۔ اللہ سے محبت رکھنے کے بجائے اُنہیں عیش و عشرت پیاری ہو گی۔ 5 وہ بظاہر خدا ترس زندگی گزاریں گے، لیکن حقیقی خدا ترس زندگی کی قوت کا انکار کریں گے۔ ایسوں سے کنارہ کریں۔ 6 اُن میں سے کچھ لوگ گھروں میں گھُس کر کمزور خواتین کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، ایسی خواتین کو جو اپنے گناہوں تلے دبی ہوئی

ہیں اور جنہیں کئی طرح کی شہوتیں چلاتی ہیں۔ 7 گو
یہ ہر وقت تعلیم حاصل کرتی رہتی ہیں تو بھی سچائی کو
جاننے تک کبھی نہیں پہنچ سکتیں۔ 8 جس طرح ینّیس
اور یمبریس موسیٰ کی مخالفت کرتے تھے اُسی طرح یہ
لوگ بھی سچائی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اِن کا ذہن بگڑا
ہوا ہے اور اِن کا ایمان نامقبول نکلا۔ 9 لیکن یہ زیادہ
ترقی نہیں کریں گے کیونکہ اِن کی حماقت سب پر ظاہر
ہو جائے گی، بالکل اُسی طرح جس طرح ینّیس اور
یمبریس کے ساتھ بھی ہوا۔

آخری ہدایات

10 لیکن آپ ہر لحاظ سے میرے شاگرد رہے ہیں،
چال چلن میں، ارادے میں، ایمان میں، صبر میں، محبت
میں، ثابت قدمی میں، 11 ایذارسانیوں میں اور دُکھوں
میں۔ انطاکیہ، اکنیُم اور لسترہ میں میرے ساتھ کیا کچھ
نہ ہوا! وہاں مجھے کتنی سخت ایذارسانیوں کا سامنا کرنا
پڑا۔ لیکن خداوند نے مجھے اِن سب سے رِہائی دی۔
12 بات یہ ہے کہ سب جو مسیح عیسیٰ میں خدا ترس
زندگی گزارنا چاہتے ہیں اُنہیں ستایا جائے گا۔ 13 ساتھ
ساتھ شریر اور دھوکے باز لوگ اپنے غلط کاموں میں
ترقی کرتے جائیں گے۔ وہ دوسروں کو غلط راہ پر لے
جائیں گے اور اُنہیں خود بھی غلط راہ پر لایا جائے گا۔
14 لیکن آپ خود اُس پر قائم رہیں جو آپ نے سیکھ لیا اور
جس پر آپ کو یقین آیا ہے۔ کیونکہ آپ اپنے اُستادوں کو
جانتے ہیں 15 اور آپ بچپن سے مقدّس صحیفوں سے
واقف ہیں۔ اللہ کا یہ کلام آپ کو وہ حکمت عطا کر سکتا
ہے جو مسیح عیسیٰ پر ایمان لانے سے نجات تک پہنچاتی
ہے۔ 16 کیونکہ ہر پاک نوشتہ اللہ کے روح سے وجود میں
آیا ہے اور تعلیم دینے، ملامت کرنے، اصلاح کرنے اور
راست باز زندگی گزارنے کی تربیت دینے کے لئے مفید
ہے۔ 17 کلامِ مقدّس کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کا بندہ
ہر لحاظ سے قابل اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو۔

4 مَیں اللہ اور مسیح عیسیٰ کے سامنے جو زندوں اور
مُردوں کی عدالت کرے گا اور اُس کی آمد اور
بادشاہی کی یاد دلا کر سنجیدگی سے اِس کی تاکید کرتا ہوں،
2 کہ وقت بےوقت کلامِ مقدّس کی منادی کرنے
کے لئے تیار رہیں۔ بڑے صبر سے ایمان داروں کو تعلیم
دے کر اُنہیں سمجھائیں، ملامت کریں اور اُن کی حوصلہ
افزائی بھی کریں۔ 3 کیونکہ ایک وقت آئے گا جب لوگ
صحت بخش تعلیم برداشت نہیں کریں گے بلکہ اپنے
پاس اپنی بُری خواہشات سے مطابقت رکھنے والے
اُستادوں کا ڈھیر لگا لیں گے۔ یہ اُستاد اُنہیں صرف دل
بہلانے والی باتیں سنائیں گے، صرف وہ کچھ جو وہ سننا
چاہتے ہیں۔ 4 وہ سچائی کو سننے سے باز آ کر فرضی کہانیوں
کے پیچھے پڑ جائیں گے۔ 5 لیکن آپ خود ہر حالت میں
ہوش میں رہیں۔ دُکھ کو برداشت کریں، اللہ کی خوش خبری
سناتے رہیں اور اپنی خدمت کے تمام فرائض ادا کریں۔
6 جہاں تک میرا تعلق ہے، وہ وقت آ چکا ہے کہ
مجھے مَے کی نذر کی طرح قربان گاہ پر اُنڈیلا جائے۔
میرے کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ 7 مَیں نے اچھی کُشتی
لڑی ہے، مَیں دوڑ کے اختتام تک پہنچ گیا ہوں، مَیں
نے ایمان کو محفوظ رکھا ہے۔ 8 اور اب ایک انعام تیار پڑا
ہے، راست بازی کا وہ تاج جو خداوند ہمارا راست
منصف مجھے اپنی آمد کے دن دے گا۔ اور نہ صرف مجھے
بلکہ اُن سب کو جو اُس کی آمد کے آرزومند رہے ہیں۔

کچھ شخصی باتیں

9 میرے پاس آنے میں جلدی کریں۔ 10 کیونکہ
دیماس نے اِس دنیا کو پیار کر کے مجھے چھوڑ دیا ہے۔
وہ تھسلُنیکے چلا گیا۔ کریسکینس گلتیہ اور طِطُس دلمتیہ چلے
گئے ہیں۔ 11 صرف لوقا میرے پاس ہے۔ مرقس کو اپنے
ساتھ لے آنا، کیونکہ وہ خدمت کے لئے مفید ثابت ہو
گا۔ 12 تُخِکُس کو مَیں نے اِفسس بھیج دیا ہے۔ 13 آتے
وقت میرا وہ کوٹ اپنے ساتھ لے آئیں جو مَیں تروآس
میں کرپس کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ میری کتابیں بھی لے
آئیں، خاص کر چرمی کاغذ والی۔

14 سکندر لوہار نے مجھے بہت نقصان پہنچایا ہے۔
خداوند اُسے اُس کے کام کا بدلہ دے گا۔ 15 اُس سے
محتاط رہیں کیونکہ اُس نے بڑی شدت سے ہماری باتوں
کی مخالفت کی۔

16 جب مجھے پہلی دفعہ اپنے دفاع کے لئے عدالت
میں پیش کیا گیا تو سب نے مجھے ترک کر دیا۔ اللہ اُن
سے اِس بات کا حساب نہ لے بلکہ اِسے نظرانداز کر
دے۔ 17 لیکن خداوند میرے ساتھ تھا۔ اُسی نے مجھے
تقویت دی، کیونکہ اُس کی مرضی تھی کہ میرے وسیلے
سے اُس کا پورا پیغام سنایا جائے اور تمام غیریہودی
اُسے سنیں۔ یوں اللہ نے مجھے شیر ببر کے منہ سے نکال
کر بچا لیا۔ 18 اور آگے بھی خداوند مجھے ہر شریر حملے سے
بچائے گا اور اپنی آسمانی بادشاہی میں لا کر نجات دے
گا۔ اُس کا جلال ازل سے ابد تک ہوتا رہے۔ آمین۔

آخری سلام

19 پرسکلہ، اکوِلہ اور اُنیسفرس کے گھرانے کو ہمارا سلام
کہنا۔ 20 اراستس کُرنتھس میں رہا، اور مجھے ترفمس کو
میلیتس میں چھوڑنا پڑا، کیونکہ وہ بیمار تھا۔ 21 جلدی
کریں تاکہ سردیوں کے موسم سے پہلے یہاں پہنچیں۔
یوبولس، پُودینس، لینس، کلودیہ اور تمام بھائی آپ کو
سلام کہتے ہیں۔

22 خداوند آپ کی روح کے ساتھ ہو۔ اللہ کا فضل
آپ کے ساتھ ہوتا رہے۔

طِطُس کے نام
پولس رسول کا خط

1 یہ خط پولس کی طرف سے ہے جو اللہ کا خادم اور
عیسیٰ مسیح کا رسول ہے۔
مجھے چن کر بھیجا گیا تاکہ مَیں ایمان لانے اور خدا ترس
زندگی کی سچائی جان لینے میں اللہ کے چنے ہوئے لوگوں
کی مدد کروں۔ 2 کیونکہ اِس سے اُنہیں ابدی زندگی کی
اُمید دلائی جاتی ہے، ایسی زندگی کی جس کا وعدہ اللہ نے
دنیا کے زمانوں سے پیشتر ہی کیا تھا۔ اور وہ جھوٹ نہیں
بولتا۔ 3 اپنے مقررہ وقت پر اللہ نے اپنے کلام کا اعلان
کر کے اُسے ظاہر کر دیا۔ یہی اعلان میرے سپرد کیا گیا
ہے اور مَیں اِسے ہمارے نجات دہندہ اللہ کے حکم کے
مطابق سناتا ہوں۔

4 مَیں طِطُس کو لکھ رہا ہوں جو ہمارے مشترکہ ایمان
کے مطابق میرا حقیقی بیٹا ہے۔
خدا باپ اور ہمارا نجات دہندہ مسیح عیسیٰ آپ کو فضل
اور سلامتی عطا کریں۔

کریتے میں طِطُس کی خدمت

5 مَیں نے آپ کو کریتے میں اِس لئے چھوڑا تھا
کہ آپ وہ کمیاں درست کریں جو اب تک رہ گئی تھیں۔
یہ بھی ایک مقصد تھا کہ آپ ہر شہر کی جماعت میں
بزرگ مقرر کریں، جس طرح مَیں نے آپ کو کہا تھا۔
6 بزرگ بےالزام ہو۔ اُس کی صرف ایک بیوی ہو۔ اُس
کے بچے ایمان دار ہوں اور لوگ اُن پر عیاش یا سرکش
ہونے کا الزام نہ لگا سکیں۔ 7 نگران کو تو اللہ کا گھرانا
سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی ہے، اِس لئے لازم ہے
کہ وہ بےالزام ہو۔ وہ خودسر، غصیلا، شرابی، لڑاکا یا
لالچی نہ ہو۔ 8 اِس کے بجائے وہ مہمان نواز ہو اور سب
اچھی چیزوں سے پیار کرنے والا ہو۔ وہ سمجھ دار، راست
باز اور مقدّس ہو۔ وہ اپنے آپ پر قابو رکھ سکے۔ 9 وہ
اُس کلام کے ساتھ لپٹا رہے جو قابلِ اعتماد اور ہماری
تعلیم کے مطابق ہے۔ کیونکہ اِس طرح ہی وہ صحت
بخش تعلیم دے کر دوسروں کی حوصلہ افزائی کر سکے گا
اور مخالفت کرنے والوں کو سمجھا بھی سکے گا۔

10 بات یہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو سرکش
ہیں، جو فضول باتیں کر کے دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں۔
یہ بات خاص کر اُن پر صادق آتی ہے جو یہودیوں میں
سے ہیں۔ 11 لازم ہے کہ اُنہیں چپ کرا دیا جائے،
کیونکہ یہ لالچ میں آ کر کئی لوگوں کے پورے گھر اپنی غلط
تعلیم سے خراب کر رہے ہیں۔ 12 اُن کے اپنے ایک
نبی نے کہا ہے، ”کریتے کے باشندے ہمیشہ جھوٹ
بولنے والے، وحشی جانور اور سُست پیٹو ہوتے ہیں۔“
13 اُس کی یہ گواہی درست ہے۔ اِس وجہ سے لازم ہے
کہ آپ اُنہیں سختی سے سمجھائیں تاکہ اُن کا ایمان صحت
مند رہے 14 اور وہ یہودی فرضی کہانیوں یا اُن انسانوں
کے احکام پر دھیان نہ دیں جو سچائی سے ہٹ گئے ہیں۔
15 جو لوگ پاک صاف ہیں اُن کے لئے سب کچھ پاک
ہے۔ لیکن جو ناپاک اور ایمان سے خالی ہیں اُن کے
لئے کچھ بھی پاک نہیں ہوتا بلکہ اُن کا ذہن اور اُن کا
ضمیر دونوں ناپاک ہو گئے ہیں۔ 16 یہ اللہ کو جاننے کا
دعویٰ تو کرتے ہیں، لیکن اُن کی حرکتیں اِس بات کا
انکار کرتی ہیں۔ یہ گھنونے، نافرمان اور کوئی بھی اچھا کام
کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

صحت بخش تعلیم

2 لیکن آپ وہ کچھ سنائیں جو صحت بخش تعلیم سے
مطابقت رکھتا ہے۔ 2 بزرگ مردوں کو بتا دینا کہ
وہ ہوش مند، شریف اور سمجھ دار ہوں۔ اُن کا ایمان،
محبت اور ثابت قدمی صحت مند ہوں۔
3 اِسی طرح بزرگ خواتین کو ہدایت دینا کہ وہ مقدسین
کی سی زندگی گزاریں۔ نہ وہ تہمت لگائیں نہ شراب کی
غلام ہوں۔ اِس کے بجائے وہ اچھی تعلیم دینے کے لائق
ہوں 4 تاکہ وہ جوان عورتوں کو سمجھ دار زندگی گزارنے کی
تربیت دے سکیں، کہ وہ اپنے شوہروں اور بچوں سے
محبت رکھیں، 5 کہ وہ سمجھ دار[a] اور مقدّس ہوں، کہ وہ
گھر کے فرائض ادا کرنے میں لگی رہیں، کہ وہ نیک
ہوں، کہ وہ اپنے شوہروں کے تابع رہیں۔ اگر وہ ایسی
زندگی گزاریں تو وہ دوسروں کو اللہ کے کلام پر کفر بکنے
کا موقع فراہم نہیں کریں گی۔
6 اِسی طرح جوان آدمیوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ
وہ ہر لحاظ سے سمجھ دار زندگی گزاریں۔ 7 آپ خود نیک
کام کرنے میں اُن کے لئے نمونہ بنیں۔ تعلیم دیتے
وقت آپ کی خلوص دلی، شرافت 8 اور الفاظ کی بےالزام
صحت صاف نظر آئے۔ پھر آپ کے مخالف شرمندہ ہو
جائیں گے، کیونکہ وہ ہمارے بارے میں کوئی بُری بات
نہیں کہہ سکیں گے۔
9 غلاموں کو کہہ دینا کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے مالکوں
کے تابع رہیں۔ وہ اُنہیں پسند آئیں، بحث مباحثہ کئے
بغیر اُن کی بات مانیں 10 اور اُن کی چیزیں چوری نہ کریں
بلکہ ثابت کریں کہ اُن پر ہر طرح کا اعتماد کیا جا سکتا
ہے۔ کیونکہ اِس طریقے سے وہ ہمارے نجات دہندہ
اللہ کے بارے میں تعلیم کو ہر طرح سے دل کش بنا
دیں گے۔
11 کیونکہ اللہ کا نجات بخش فضل تمام انسانوں پر ظاہر
ہوا ہے۔ 12 اور یہ فضل ہمیں تربیت دے کر اِس قابل
بنا دیتا ہے کہ ہم بےدینی اور دنیاوی خواہشات کا انکار کر
کے اِس دنیا میں سمجھ دار، راست باز اور خدا ترس زندگی
گزار سکیں۔ 13 ساتھ ساتھ یہ تربیت اُس مبارک دن

[a] یونانی لفظ میں ضبطِ نفس کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

کا انتظار کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے جس کی اُمید ہم
رکھتے ہیں اور جب ہمارے عظیم خدا اور نجات دہندہ عیسیٰ
مسیح کا جلال ظاہر ہو جائے گا۔ 14 کیونکہ مسیح نے ہمارے
لئے اپنی جان دے دی تاکہ فدیہ دے کر ہمیں ہر
طرح کی بےدینی سے چھڑا کر اپنے لئے ایک پاک اور
مخصوص قوم بنائے جو نیک کام کرنے میں سرگرم ہو۔
15 اِن ہی باتوں کی تعلیم دے کر پورے اختیار کے
ساتھ لوگوں کو سمجھائیں اور اُن کی اصلاح کریں۔ کوئی بھی
آپ کو حقیر نہ جانے۔

مسیحی کردار

3 اُنہیں یاد دلانا کہ وہ حکمرانوں اور اختیار والوں
کے تابع اور فرماں بردار رہیں۔ وہ ہر نیک کام
کرنے کے لئے تیار رہیں، 2 کسی پر تہمت نہ لگائیں، امن
پسند اور نرم دل ہوں اور تمام لوگوں کے ساتھ نرم مزاجی
سے پیش آئیں۔ 3 کیونکہ ایک وقت تھا جب ہم بھی
ناسمجھ، نافرمان اور صحیح راہ سے بھٹکے ہوئے تھے۔ اُس
وقت ہم کئی طرح کی شہوتوں اور غلط خواہشوں کی غلامی
میں تھے۔ ہم بُرے کاموں اور حسد کرنے میں زندگی
گزارتے تھے۔ دوسرے ہم سے نفرت کرتے تھے اور
ہم بھی اُن سے نفرت کرتے تھے۔ 4 لیکن جب ہمارے
نجات دہندہ اللہ کی مہربانی اور محبت ظاہر ہوئی 5 تو اُس
نے ہمیں بچایا۔ یہ نہیں کہ ہم نے راست کام کرنے
کے باعث نجات حاصل کی بلکہ اُس کے رحم ہی نے
ہمیں روح القدس کے وسیلے سے بچایا جس نے ہمیں
دھو کر نئے سرے سے جنم دیا اور نئی زندگی عطا کی۔
6 اللہ نے اپنے اِس روح کو بڑی فیاضی سے ہمارے
نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہم پر اُنڈیل دیا
7 تاکہ ہمیں اُس کے فضل سے راست باز قرار دیا جائے
اور ہم اُس ابدی زندگی کے وارث بن جائیں جس کی اُمید
ہم رکھتے ہیں۔ 8 اِس بات پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔
مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اِن باتوں پر خاص زور دیں
تاکہ جو اللہ پر ایمان لائے ہیں وہ دھیان سے نیک کام
کرنے میں لگے رہیں۔ یہ باتیں سب کے لئے اچھی
اور مفید ہیں۔ 9 لیکن بےہودہ بحثوں، نسب ناموں،
جھگڑوں اور شریعت کے بارے میں تنازعوں سے باز
رہیں، کیونکہ ایسا کرنا بےفائدہ اور فضول ہے۔ 10 جو
شخص پارٹی باز ہے اُسے دو بار سمجھائیں۔ اگر وہ اِس
کے بعد بھی نہ مانے تو اُسے رفاقت سے خارج کریں۔
11 کیونکہ آپ کو پتا ہو گا کہ ایسا شخص غلط راہ پر ہے اور
گناہ میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ اُس نے اپنی حرکتوں سے
اپنے آپ کو مجرم ٹھہرایا ہے۔

آخری ہدایات

12 جب مَیں ارتماس یا تُخِکُس کو آپ کے پاس بھیج
دوں گا تو میرے پاس آنے میں جلدی کریں۔ مَیں
نیکپلس شہر میں ہوں، کیونکہ مَیں نے فیصلہ کر لیا ہے
کہ سردیوں کا موسم یہاں گزاروں۔ 13 جب زیناس وکیل
اور اپلّوس سفر کی تیاریاں کر رہے ہیں تو اُن کی مدد
کریں۔ خیال رکھیں کہ اُن کی ہر ضرورت پوری کی
جائے۔ 14 لازم ہے کہ ہمارے لوگ نیک کام کرنے میں
لگے رہنا سیکھیں، خاص کر جہاں بہت ضرورت ہے، ایسا
نہ ہو کہ آخرکار وہ بےپھل نکلیں۔ 15 سب جو میرے
ساتھ ہیں آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اُنہیں میرا سلام دینا
جو ایمان میں ہم سے محبت رکھتے ہیں۔
اللہ کا فضل آپ سب کے ساتھ ہوتا رہے۔

فلیمون کے نام

پولس رسول کا خط

1یہ خط مسیح عیسیٰ کے قیدی پولس اور تیمُتھیُس کی
طرف سے ہے۔
مَیں اپنے عزیز دوست اور ہم خدمت فلیمون کو لکھ
رہا ہوں 2اور ساتھ ساتھ اپنی بہن افیہ، اپنے ہم
سپاہ ارخپس اور اُس جماعت کو جو آپ کے گھر میں جمع
ہوتی ہے۔
3خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور
سلامتی عطا کریں۔

فلیمون کی محبت اور ایمان

4جب بھی مَیں دعا کرتا ہوں تو آپ کو یاد کر کے
اپنے خدا کا شکر کرتا ہوں۔ 5کیونکہ مجھے خداوند عیسیٰ
کے بارے میں آپ کے ایمان اور آپ کی تمام مقدسین
سے محبت کی خبر ملتی رہتی ہے۔ 6میری دعا ہے کہ آپ
کی جو رفاقت ایمان سے پیدا ہوئی ہے وہ آپ میں یوں
زور پکڑے کہ آپ کو بہتر طور پر ہر اُس اچھی چیز کی سمجھ
آئے جو ہمیں مسیح میں حاصل ہے۔ 7بھائی، آپ کی
محبت دیکھ کر مجھے بڑی خوشی اور تسلی ہوئی ہے، کیونکہ
آپ نے مقدسین کے دلوں کو تر و تازہ کر دیا ہے۔

اُنیسمس کی سفارش

8اِس وجہ سے مَیں مسیح میں اِتنی دلیری محسوس کرتا
ہوں کہ آپ کو وہ کچھ کرنے کا حکم دوں جو اب
مناسب ہے۔ 9تو بھی مَیں ایسا نہیں کرنا چاہتا بلکہ محبت
کی بنا پر آپ سے اپیل ہی کرتا ہوں۔ گو مَیں پولس مسیح
عیسیٰ کا ایلچی بلکہ اب اُس کا قیدی بھی ہوں 10تو بھی
منت کر کے اپنے بیٹے اُنیسمس کی سفارش کرتا ہوں۔
کیونکہ میرے قید میں ہوتے ہوئے وہ میرا بیٹا بن گیا۔
11پہلے تو وہ آپ کے کام نہیں آ سکتا تھا، لیکن اب وہ
آپ کے لئے اور میرے لئے کافی مفید ثابت ہوا ہے۔[a]
12اب مَیں اِس کو گویا اپنی جان کو آپ کے پاس
واپس بھیج رہا ہوں۔ 13اصل میں مَیں اُسے اپنے پاس

[a] اُنیسمس کا مطلب 'کار آمد، فائدہ مند' ہے۔

رکھنا چاہتا تھا تاکہ جب تک مَیں خوش خبری کی خاطر قید
میں ہوں وہ آپ کی جگہ میری خدمت کرے۔ 14 لیکن
مَیں آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔
کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جو بھی مہربانی آپ کریں گے وہ
آپ مجبور ہو کر نہ کریں بلکہ خوشی سے۔
15 ہو سکتا ہے کہ اُنیسمس اِس لئے کچھ دیر کے لئے
آپ سے جدا ہو گیا کہ وہ آپ کو ہمیشہ کے لئے دوبارہ
مل جائے۔ 16 کیونکہ اب وہ نہ صرف غلام ہے بلکہ
غلام سے کہیں زیادہ۔ اب وہ ایک عزیز بھائی ہے جو مجھے
خاص عزیز ہے۔ لیکن وہ آپ کو کہیں زیادہ عزیز ہو گا،
غلام کی حیثیت سے بھی اور خداوند میں بھائی کی حیثیت
سے بھی۔
17 غرض، اگر آپ مجھے اپنا ساتھی سمجھیں تو اُسے یوں
خوش آمدید کہیں جیسے مَیں خود آ کر حاضر ہوتا۔ 18 اگر
اُس نے آپ کو کوئی نقصان پہنچایا یا آپ کا قرض دار ہوا
تو مَیں اِس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ 19 یہاں
مَیں پولس اپنے ہی ہاتھ سے اِس بات کی تصدیق کرتا
ہوں: مَیں اِس کا معاوضہ دوں گا اگرچہ مجھے آپ کو
یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ آپ خود میرے قرض دار
ہیں۔ کیونکہ میرا قرض جو آپ پر ہے وہ آپ خود ہیں۔
20 چنانچہ میرے بھائی، مجھ پر یہ مہربانی کریں کہ مجھے
خداوند میں آپ سے کچھ فائدہ ملے۔ مسیح میں میری جان
کو تازہ کریں۔
21 مَیں آپ کی فرماں برداری پر اعتبار کر کے آپ کو
یہ لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ آپ نہ صرف
میری سنیں گے بلکہ اِس سے کہیں زیادہ میرے لئے
کریں گے۔ 22 ایک اَور گزارش بھی ہے، میرے لئے ایک
کمرا تیار کریں، کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ آپ کی دعاؤں
کے جواب میں مجھے آپ کو واپس دیا جائے گا۔

آخری سلام

23 اِپَفراس جو مسیح عیسیٰ میں میرے ساتھ قیدی ہے
آپ کو سلام کہتا ہے۔ 24 اِسی طرح مرقس، ارسترخس،
دیماس اور لوقا بھی آپ کو سلام کہتے ہیں۔
25 خداوند عیسیٰ کا فضل آپ سب کے ساتھ
ہوتا رہے۔

عبرانیوں کے نام خط

اللہ کا اپنے فرزند کے ذریعے کلام

1 ماضی میں اللہ مختلف موقعوں پر اور کئی طریقوں
سے ہمارے باپ دادا سے ہم کلام ہوا۔ اُس
وقت اُس نے یہ نبیوں کے وسیلے سے کیا 2 لیکن اِن
آخری دنوں میں وہ اپنے فرزند کے وسیلے سے ہم سے ہم
کلام ہوا، اُسی کے وسیلے سے جسے اُس نے سب چیزوں
کا وارث بنا دیا اور جس کے وسیلے سے اُس نے کائنات
کو بھی خلق کیا۔ 3 فرزند اللہ کا شاندار جلال منعکس کرتا
اور اُس کی ذات کی عین شبیہ[a] ہے۔ وہ اپنے قوی کلام
سے سب کچھ سنبھالے رکھتا ہے۔ جب وہ دنیا میں تھا تو
اُس نے ہمارے لئے گناہوں سے پاک صاف ہو جانے
کا انتظام قائم کیا۔ اِس کے بعد وہ آسمان پر قادرِ مطلق
کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

اللہ کے فرزند کی عظمت

4 فرزند فرشتوں سے کہیں عظیم ہے، اِتنا جتنا اُس کا
میراث میں پایا ہوا نام اُن کے ناموں سے عظیم ہے۔
5 کیونکہ اللہ نے کس فرشتے سے کبھی کہا،

”تُو میرا فرزند ہے،
آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔“

یہ بھی اُس نے کسی فرشتے کے بارے میں کبھی
نہیں کہا،

”مَیں اُس کا باپ ہوں گا
اور وہ میرا فرزند ہو گا۔“

6 اور جب اللہ اپنے پہلوٹھے فرزند کو آسمانی دنیا میں
لاتا ہے تو وہ فرماتا ہے،

”اللہ کے تمام فرشتے اُس کی پرستش کریں۔“

7 فرشتوں کے بارے میں وہ فرماتا ہے،

”وہ اپنے فرشتوں کو ہوائیں
اور اپنے خادموں کو آگ کے شعلے
بنا دیتا ہے۔“

8 لیکن فرزند کے بارے میں وہ کہتا ہے،

---

[a] یا نقش۔

''اے خدا، تیرا تخت ازل سے ابد تک
قائم و دائم رہے گا،
اور انصاف کا شاہی عصا
تیری بادشاہی پر حکومت کرے گا۔
9 تُو نے راست بازی سے محبت
اور بے دینی سے نفرت کی،
اِس لئے اللہ تیرے خدا نے
تجھے خوشی کے تیل سے مسح کر کے
تجھے تیرے ساتھیوں سے کہیں زیادہ
سرفراز کر دیا۔''
10 وہ یہ بھی فرماتا ہے،
''اے رب، تُو نے ابتدا میں دنیا کی بنیاد رکھی،
اور تیرے ہی ہاتھوں نے آسمانوں کو بنایا۔
11 یہ تو تباہ ہو جائیں گے،
لیکن تُو قائم رہے گا۔
یہ سب لباس کی طرح گِھس پھٹ جائیں گے
12 اور تُو اِنہیں چادر کی طرح لپیٹے گا،
پرانے کپڑے کی طرح یہ بدلے جائیں گے۔
لیکن تُو وہی کا وہی رہتا ہے،
اور تیری زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی۔''
13 اللہ نے کبھی بھی اپنے کسی فرشتے سے یہ بات
نہ کہی،
''میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔''
14 پھر فرشتے کیا ہیں؟ وہ تو سب خدمت گزار روحیں
ہیں جنہیں اللہ اُن کی خدمت کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے
جنہیں میراث میں نجات پانی ہے۔

نجات کی عظمت

2 اِس لئے لازم ہے کہ ہم اَور زیادہ دھیان سے
کلامِ مقدّس کی اُن باتوں پر غور کریں جو ہم نے
سن لی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سمندر پر بے قابو کشتی کی
طرح بے مقصد اِدھر اُدھر پھریں۔ 2 جو کلام فرشتوں نے
انسان تک پہنچایا وہ تو اَن مٹ رہا، اور جس سے بھی کوئی
خطا یا نافرمانی ہوئی اُسے اُس کی مناسب سزا ملی۔ 3 تو
پھر ہم کس طرح اللہ کے غضب سے بچ سکیں گے اگر
ہم مسیح کی اِتنی عظیم نجات کو نظرانداز کریں؟ پہلے
خداوند نے خود اِس نجات کا اعلان کیا، اور پھر ایسے
لوگوں نے ہمارے پاس آ کر اِس کی تصدیق کی جنہوں
نے اُسے سن لیا تھا۔ 4 ساتھ ساتھ اللہ نے اِس بات
کی اِس طرح تصدیق بھی کی کہ اُس نے اپنی مرضی کے
مطابق الٰہی نشان، معجزے اور مختلف قسم کے زور دار کام
دکھائے اور روح القدس کی نعمتیں لوگوں میں تقسیم کیں۔

مسیح کا نجات بخش کام

5 اب ایسا ہے کہ اللہ نے مذکورہ آنے والی دنیا کو
فرشتوں کے تابع نہیں کیا۔ 6 کیونکہ کلامِ مقدّس میں
کسی نے کہیں یہ گواہی دی ہے،
''انسان کون ہے کہ تُو اُسے یاد کرے
یا آدم زاد کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟
7 تُو نے اُسے تھوڑی دیر کے لئے
فرشتوں سے کم کر دیا،
تُو نے اُسے جلال اور عزت کا تاج پہنا کر
8 سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر دیا۔''
جب لکھا ہے کہ سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا
گیا تو اِس کا مطلب ہے کہ کوئی چیز نہ رہی جو اُس کے

تابع نہیں ہے۔ بے شک ہمیں حال میں یہ بات نظر
نہیں آتی کہ سب کچھ اُس کے تابع ہے، 9 لیکن ہم
اُسے ضرور دیکھتے ہیں جو ”تھوڑی دیر کے لئے فرشتوں
سے کم“ تھا یعنی عیسیٰ کو جسے اُس کی موت تک کے
دُکھ کی وجہ سے ”جلال اور عزت کا تاج“ پہنایا گیا ہے۔
ہاں، اللہ کے فضل سے اُس نے سب کی خاطر موت
برداشت کی۔ 10 کیونکہ یہی مناسب تھا کہ اللہ جس
کے لئے اور جس کے وسیلے سے سب کچھ ہے یوں
بہت سے بیٹوں کو اپنے جلال میں شریک کرے کہ وہ
اُن کی نجات کے بانی عیسیٰ کو دُکھ اُٹھانے سے کاملیت
تک پہنچائے۔

11 عیسیٰ اور وہ جنہیں وہ مخصوص و مقدّس کر دیتا ہے
دونوں کا ایک ہی باپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ
یہ کہنے سے نہیں شرماتا کہ مقدسین میرے بھائی ہیں۔
12 مثلاً وہ اللہ سے کہتا ہے،

”مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے
تیرے نام کا اعلان کروں گا،
جماعت کے درمیان ہی
تیری مدح سرائی کروں گا۔“

13 وہ یہ بھی کہتا ہے، ”مَیں اُس پر بھروسا رکھوں
گا۔“ اور پھر ”مَیں حاضر ہوں، مَیں اور وہ بچے جو اللہ
نے مجھے دیئے ہیں۔“

14 اب چونکہ یہ بچے گوشت پوست اور خون کے
انسان ہیں اِس لئے عیسیٰ خود اُن کی مانند بن گیا اور اُن
کی انسانی فطرت میں شریک ہوا۔ کیونکہ اِس طرح ہی
وہ اپنی موت سے موت کے مالک ابلیس کو تباہ کر سکا،
15 اور اِس طرح ہی وہ اُنہیں چھڑا سکا جو موت سے
ڈرنے کی وجہ سے زندگی بھر غلامی میں تھے۔ 16 ظاہر
ہے کہ جن کی مدد وہ کرتا ہے وہ فرشتے نہیں ہیں بلکہ
ابراہیم کی اولاد۔ 17 اِس لئے لازم تھا کہ وہ ہر لحاظ سے
اپنے بھائیوں کی مانند بن جائے۔ صرف اِس سے اُس کا
یہ مقصد پورا ہو سکا کہ وہ اللہ کے حضور ایک رحیم اور
وفادار امامِ اعظم بن کر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ دے
سکے۔ 18 اور اب وہ اُن کی مدد کر سکتا ہے جو آزمائش
میں اُلجھے ہوئے ہیں، کیونکہ اُس کی بھی آزمائش ہوئی اور
اُس نے خود دُکھ اُٹھایا ہے۔

عیسیٰ موسیٰ سے بڑا ہے

3 مقدّس بھائیو، جو میرے ساتھ اللہ کے بُلائے
ہوئے ہیں! عیسیٰ پر غور و خوض کرتے رہیں جو
اللہ کا پیغمبر اور امامِ اعظم ہے اور جس کا ہم اقرار کرتے
ہیں۔ 2 عیسیٰ اللہ کا وفادار رہا جب اُس نے اُسے یہ کام
کرنے کے لئے مقرر کیا، بالکل اُسی طرح جس طرح
موسیٰ بھی وفادار رہا جب اللہ کا پورا گھر اُس کے سپرد کیا
گیا۔ 3 اب جو کسی گھر کو تعمیر کرتا ہے اُسے گھر کی نسبت
زیادہ عزت حاصل ہوتی ہے۔ اِسی طرح عیسیٰ موسیٰ کی
نسبت زیادہ عزت کے لائق ہے۔ 4 کیونکہ ہر گھر کو کسی نہ
کسی نے بنایا ہوتا ہے، جبکہ اللہ نے سب کچھ بنایا ہے۔
5 موسیٰ تو اللہ کے پورے گھر میں خدمت کرتے وقت
وفادار رہا، لیکن ملازم کی حیثیت سے تاکہ کلامِ مقدّس
کی آنے والی باتوں کی گواہی دیتا رہے۔ 6 مسیح فرق ہے۔
اُسے فرزند کی حیثیت سے اللہ کے گھر پر اختیار ہے اور
اِسی میں وہ وفادار ہے۔ ہم اُس کا گھر ہیں بشرطیکہ ہم اپنی
دلیری اور وہ اُمید قائم رکھیں جس پر ہم فخر کرتے ہیں۔

اللہ کی قوم کے لئے سکون

7 چنانچہ جس طرح روح القدس فرماتا ہے،
''اگر تم آج اللہ کی آواز سنو
8 تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جس طرح بغاوت کے دن ہوا،
جب تمہارے باپ دادا نے
ریگستان میں مجھے آزمایا۔
9 وہاں اُنہوں نے مجھے آزمایا اور جانچا،
حالانکہ اُنہوں نے چالیس سال کے دوران
میرے کام دیکھ لئے تھے۔
10 اِس لئے مجھے اُس نسل پر غصہ آیا اور مَیں بولا،
'اُن کے دل ہمیشہ صحیح راہ سے ہٹ جاتے ہیں
اور وہ میری راہیں نہیں جانتے۔'
11 اپنے غضب میں مَیں نے قسم کھائی،
'یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے
جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا'۔''
12 بھائیو، خبردار رہیں تاکہ آپ میں سے کسی کا دل بُرائی
اور کفر سے بھر کر زندہ خدا سے برگشتہ نہ ہو جائے۔
13 اِس کے بجائے جب تک اللہ کا یہ فرمان قائم ہے
روزانہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ آپ میں
سے کوئی بھی گناہ کے فریب میں آ کر سخت دل نہ ہو۔
14 بات یہ ہے کہ ہم مسیح کے شریکِ کار بن گئے ہیں۔
لیکن اِس شرط پر کہ ہم آخر تک وہ اعتماد مضبوطی سے
قائم رکھیں جو ہم آغاز میں رکھتے تھے۔
15 مذکورہ کلام میں لکھا ہے،
''اگر تم آج اللہ کی آواز سنو،
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو
جس طرح بغاوت کے دن ہوا۔''

16 یہ کون تھے جو اللہ کی آواز سن کر باغی ہو گئے؟
وہ سب جنہیں موسیٰ مصر سے نکال کر باہر لایا۔ 17 اور
یہ کون تھے جن سے اللہ چالیس سال کے دوران ناراض
رہا؟ یہ وہی تھے جنہوں نے گناہ کیا اور جو ریگستان میں
مر کر وہیں پڑے رہے۔ 18 اللہ نے کن کی بابت قسم
کھائی کہ ''یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں
گے جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا''؟ ظاہر ہے اُن کی
بابت جنہوں نے نافرمانی کی تھی۔ 19 چنانچہ ہم دیکھتے
ہیں کہ وہ ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے ملک میں داخل نہ
ہو سکے۔

4 دیکھیں، اب تک اللہ کا یہ وعدہ قائم ہے، اور
اب تک ہم سکون کے ملک میں داخل ہو سکتے
ہیں۔ اِس لئے آئیں، ہم خبردار رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ
میں سے کوئی پیچھے رہ کر اُس میں داخل نہ ہونے پائے۔
2 کیونکہ ہمیں بھی اُن کی طرح ایک خوش خبری سنائی گئی۔
لیکن یہ پیغام اُن کے لئے بے فائدہ تھا، کیونکہ وہ اُسے
سن کر ایمان نہ لائے۔ 3 اُن کی نسبت ہم جو ایمان لائے
ہیں سکون کے اِس ملک میں داخل ہو سکتے ہیں۔
غرض، یہ ایسا ہی ہے جس طرح اللہ نے فرمایا،
''اپنے غضب میں مَیں نے قسم کھائی،
'یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے
جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا'۔''
اب غور کریں کہ اُس نے یہ کہا اگرچہ اُس کا کام دنیا
کی تخلیق پر اختتام تک پہنچ گیا تھا۔ 4 کیونکہ کلامِ مقدّس
میں ساتویں دن کے بارے میں لکھا ہے، ''ساتویں دن
اللہ کا سارا کام تکمیل تک پہنچ گیا۔ اِس سے فارغ ہو کر
اُس نے آرام کیا۔'' 5 اب اِس کا مقابلہ مذکورہ آیت
سے کریں،

”یہ کبھی اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے
جہاں مَیں اُنہیں سکون دیتا۔“
6 جنہوں نے پہلے اللہ کی خوش خبری سنی اُنہیں نافرمان
ہونے کی وجہ سے یہ سکون نہ ملا۔ تو بھی یہ بات قائم
رہی کہ کچھ تو سکون کے اِس ملک میں داخل ہو جائیں
گے۔ 7 یہ مدِ نظر رکھ کر اللہ نے ایک اَور دن مقرر کیا،
مذکورہ ”آج“ کا دن۔ کئی سالوں کے بعد ہی اُس نے
داؤد کی معرفت وہ بات کی جس پر ہم غور کر رہے ہیں،
”اگر تم آج اللہ کی آواز سنو
تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔“
8 جب یشوع اُنہیں ملکِ کنعان میں لایا تب اُس
نے اسرائیلیوں کو یہ سکون نہ دیا، ورنہ اللہ اِس کے بعد
کے کسی اَور دن کا ذکر نہ کرتا۔ 9 چنانچہ اللہ کی قوم
کے لئے ایک خاص سکون باقی رہ گیا ہے، ایسا سکون جو
اللہ کے ساتویں دن آرام کرنے سے مطابقت رکھتا ہے۔
10 کیونکہ جو بھی وہ سکون پاتا ہے جس کا وعدہ اللہ نے کیا
وہ اللہ کی طرح اپنے کاموں سے فارغ ہو کر آرام کرے
گا۔ 11 اِس لئے آئیں، ہم اِس سکون میں داخل ہونے
کی پوری کوشش کریں تاکہ ہم میں سے کوئی بھی باپ دادا
کے نافرمان نمونے پر چل کر گناہ میں نہ گر جائے۔
12 کیونکہ اللہ کا کلام زندہ، موثر اور ہر دو دھاری تلوار
سے زیادہ تیز ہے۔ وہ انسان میں سے گزر کر اُس کی
جان روح سے اور اُس کے جوڑوں کو گُودے سے الگ
کر لیتا ہے۔ وہی دل کے خیالات اور سوچ کو جانچ کر
اُن پر فیصلہ کرنے کے قابل ہے۔ 13 کوئی مخلوق بھی
اللہ کی نظر سے نہیں چھپ سکتی۔ اُس کی آنکھوں کے
سامنے جس کے جواب دہ ہم ہوتے ہیں سب کچھ عیاں
اور بے نقاب ہے۔

عیسیٰ ہمارا امامِ اعظم ہے

14 غرض آئیں، ہم اُس ایمان سے لپٹے رہیں جس
کا اقرار ہم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا ایسا عظیم امامِ اعظم
ہے جو آسمانوں میں سے گزر گیا یعنی عیسیٰ اللہ کا فرزند۔
15 اور وہ ایسا امامِ اعظم نہیں ہے جو ہماری کمزوریوں کو
دیکھ کر ہم دردی نہ دکھائے بلکہ اگرچہ وہ بے گناہ رہا تو
بھی ہماری طرح اُسے ہر قسم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔
16 اب آئیں، ہم پورے اعتماد کے ساتھ اللہ کے تخت
کے سامنے حاضر ہو جائیں جہاں فضل پایا جاتا ہے۔
کیونکہ وہیں ہم وہ رحم اور فضل پائیں گے جو ضرورت کے
وقت ہماری مدد کر سکتا ہے۔

5 اب انسانوں میں سے چنے گئے امامِ اعظم کو
اِس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اُن کی خاطر
اللہ کی خدمت کرے، تاکہ وہ گناہوں کے لئے نذرانے
اور قربانیاں پیش کرے۔ 2 وہ جاہل اور آوارہ لوگوں کے
ساتھ نرم سلوک رکھ سکتا ہے، کیونکہ وہ خود کئی طرح
کی کمزوریوں کی گرفت میں ہوتا ہے۔ 3 یہی وجہ ہے
کہ اُسے نہ صرف قوم کے گناہوں کے لئے بلکہ اپنے
گناہوں کے لئے بھی قربانیاں چڑھانی پڑتی ہیں۔ 4 اور
کوئی اپنی مرضی سے امامِ اعظم کا پُروقار عُہدہ نہیں اپنا
سکتا بلکہ لازم ہے کہ اللہ اُسے ہارون کی طرح بُلا کر
مقرر کرے۔
5 اِسی طرح مسیح نے بھی اپنی مرضی سے امامِ اعظم
کا پُروقار عُہدہ نہیں اپنایا۔ اِس کے بجائے اللہ نے اُس
سے کہا،
”تُو میرا فرزند ہے،
آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔“
6 کہیں اَور وہ فرماتا ہے،

’’تُو ابد تک امام ہے،
ایسا امام جیسا مَلِک صِدق تھا۔‘‘
7 جب عیسیٰ اِس دنیا میں تھا تو اُس نے زور زور سے
پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُسے دعائیں اور التجائیں پیش
کیں[a] جو اُسے موت سے بچا سکتا تھا۔ اور اللہ نے اُس
کی سنی، کیونکہ وہ خدا کا خوف رکھتا تھا۔ 8 وہ اللہ کا فرزند تو
تھا، تو بھی اُس نے دُکھ اُٹھانے سے فرماں برداری سیکھی۔
9 جب وہ کاملیت تک پہنچ گیا تو وہ اُن سب کی ابدی
نجات کا سرچشمہ بن گیا جو اُس کی سنتے ہیں۔ 10 اُس
وقت اللہ نے اُسے امامِ اعظم بھی متعین کیا، ایسا امام
جیسا مَلِک صِدق تھا۔

ایمان ترک کرنے کی بابت آگاہی

11 اِس کے بارے میں ہم مزید بہت کچھ کہہ سکتے
ہیں، لیکن ہم مشکل سے اِس کی تشریح کر سکتے ہیں،
کیونکہ آپ سننے میں سُست ہیں۔ 12 اصل میں اِتنا وقت
گزر گیا ہے کہ اب آپ کو خود اُستاد ہونا چاہئے۔ افسوس
کہ ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کو اِس کی ضرورت ہے کہ
کوئی آپ کے پاس آ کر آپ کو اللہ کے کلام کی بنیادی
سچائیاں دوبارہ سکھائے۔ آپ اب تک ٹھوس کھانا نہیں
کھا سکتے بلکہ آپ کو دودھ کی ضرورت ہے۔ 13 جو دودھ
ہی پی سکتا ہے وہ ابھی چھوٹا بچہ ہی ہے اور وہ راست
بازی کی تعلیم سے ناواقف ہے۔ 14 اِس کے مقابلے میں
ٹھوس کھانا بالغوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنی بلوغت
کے باعث اپنی روحانی بصارت کو اِتنی تربیت دی ہے کہ
وہ بھلائی اور بُرائی میں امتیاز کر سکتے ہیں۔

6 اِس لئے آئیں، ہم مسیح کے بارے میں بنیادی
تعلیم کو چھوڑ کر بلوغت کی طرف آگے بڑھیں۔
کیونکہ ایسی باتیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے
جن سے ایمان کی بنیاد رکھی جاتی ہے، مثلاً موت تک
پہنچانے والے کام سے توبہ، 2 بپتسمہ کیا ہے، کسی پر
ہاتھ رکھنے کی تعلیم، مُردوں کے جی اُٹھنے اور ابدی سزا
پانے کی تعلیم۔ 3 چنانچہ اللہ کی مرضی ہوئی تو ہم یہ چھوڑ
کر آگے بڑھیں گے۔
4 ناممکن ہے کہ اُنہیں بحال کر کے دوبارہ توبہ تک
پہنچایا جائے جنہوں نے اپنا ایمان ترک کر دیا ہو۔ اُنہیں
تو ایک بار اللہ کے نور میں لایا گیا تھا، اُنہوں نے آسمان
کی نعمت چکھ لی تھی، وہ روح القدس میں شریک ہوئے،
5 اُنہوں نے اللہ کے کلام کی بھلائی اور آنے والے
زمانے کی قوتوں کا تجربہ کیا تھا۔ 6 اور پھر اُنہوں نے اپنا
ایمان ترک کر دیا! ایسے لوگوں کو بحال کر کے دوبارہ
توبہ تک پہنچانا ناممکن ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ اللہ
کے فرزند کو دوبارہ مصلوب کر کے اُسے لعن طعن کا
نشانہ بنا دیتے ہیں۔
7 اللہ اُس زمین کو برکت دیتا ہے جو اپنے پر بار بار
پڑنے والی بارش کو جذب کر کے ایسی فصل پیدا کرتی ہے
جو کھیتی باڑی کرنے والے کے لئے مفید ہو۔ 8 لیکن اگر
وہ صرف خاردار پودے اور اونٹ کٹارے پیدا کرے تو
وہ بے کار ہے اور اِس خطرے میں ہے کہ اُس پر لعنت
بھیجی جائے۔ انجامِ کار اُس پر کا سب کچھ جلایا جائے گا۔
9 عزیزو، گو ہم اِس طرح کی باتیں کر رہے ہیں تو بھی
ہمارا اعتماد یہ ہے کہ آپ کو وہ بہترین برکتیں حاصل ہیں
جو نجات سے ملتی ہیں۔ 10 کیونکہ اللہ بےانصاف نہیں

[a] یعنی امام کی حیثیت سے اُس نے یہ دعائیں اور التجائیں قربانی کے طور پر پیش کیں۔

ہے۔ وہ آپ کا کام اور وہ محبت نہیں بھولے گا جو آپ
نے اُس کا نام لے کر ظاہر کی جب آپ نے مقدسین
کی خدمت کی بلکہ آج تک کر رہے ہیں۔ 11 لیکن ہماری
بڑی خواہش یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اِسی سرگرمی
کا اظہار آخر تک کرتا رہے تاکہ جن باتوں کی اُمید
آپ رکھتے ہیں وہ واقعی پوری ہو جائیں۔ 12 ہم نہیں
چاہتے کہ آپ سُست ہو جائیں بلکہ یہ کہ آپ اُن کے
نمونے پر چلیں جو ایمان اور صبر سے وہ کچھ میراث میں پا
رہے ہیں جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔

اللہ کا یقینی وعدہ

13 جب اللہ نے قسم کھا کر ابراہیم سے وعدہ کیا تو
اُس نے اپنی ہی قسم کھا کر یہ وعدہ کیا۔ کیونکہ کوئی اَور
نہیں تھا جو اُس سے بڑا تھا جس کی قسم وہ کھا سکتا۔
14 اُس وقت اُس نے کہا، ”مَیں ضرور تجھے بہت برکت
دوں گا، اور مَیں یقیناً تجھے کثرت کی اولاد دوں گا۔“
15 اِس پر ابراہیم نے صبر سے انتظار کر کے وہ کچھ پایا
جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ 16 قسم کھاتے وقت لوگ اُس
کی قسم کھاتے ہیں جو اُن سے بڑا ہوتا ہے۔ اِس طرح
سے قسم میں بیان کردہ بات کی تصدیق بحث مباحثہ کی
ہر گنجائش کو ختم کر دیتی ہے۔ 17 اللہ نے بھی قسم کھا کر
اپنے وعدے کی تصدیق کی۔ کیونکہ وہ اپنے وعدے کے
وارثوں پر صاف ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اُس کا ارادہ کبھی
نہیں بدلے گا۔ 18 غرض، یہ دو باتیں قائم رہی ہیں، اللہ
کا وعدہ اور اُس کی قسم۔ وہ اِنہیں نہ تو بدل سکتا نہ اِن
کے بارے میں جھوٹ بول سکتا ہے۔ یوں ہم جنہوں
نے اُس کے پاس پناہ لی ہے بڑی تسلی پا کر اُس اُمید کو
مضبوطی سے تھامے رکھ سکتے ہیں جو ہمیں پیش کی گئی
ہے۔ 19 کیونکہ یہ اُمید ہماری جان کے لئے مضبوط لنگر
ہے۔ اور یہ آسمانی بیت المقدس کے مقدّس ترین کمرے
کے پردے میں سے گزر کر اُس میں داخل ہوتی ہے۔
20 وہیں عیسیٰ ہمارے آگے آگے جا کر ہماری خاطر داخل
ہوا ہے۔ یوں وہ مَلِک صِدق کی مانند ہمیشہ کے لئے امامِ
اعظم بن گیا ہے۔

مَلِک صِدق

7 یہ مَلِک صِدق، سالم کا بادشاہ اور اللہ تعالیٰ کا امام
تھا۔ جب ابراہیم چار بادشاہوں کو شکست دینے
کے بعد واپس آ رہا تھا تو مَلِک صِدق اُس سے ملا اور
اُسے برکت دی۔ 2 اِس پر ابراہیم نے اُسے تمام لُوٹ کے
مال کا دسواں حصہ دے دیا۔ اب مَلِک صِدق کا مطلب
”راست بازی کا بادشاہ“ ہے۔ دوسرے، ”سالم کا بادشاہ“
کا مطلب ”سلامتی کا بادشاہ“ ہے۔ 3 نہ اُس کا باپ یا
ماں ہے، نہ کوئی نسب نامہ۔ اُس کی زندگی کا نہ تو آغاز
ہے، نہ اختتام۔ اللہ کے فرزند کی طرح وہ ابد تک امام
رہتا ہے۔

4 غور کریں کہ وہ کتنا عظیم تھا۔ ہمارے باپ دادا
ابراہیم نے اُسے لُوٹے ہوئے مال کا دسواں حصہ دے
دیا۔ 5 اب شریعت طلب کرتی ہے کہ لاوی کی وہ اولاد
جو امام بن جاتی ہے قوم یعنی اپنے بھائیوں سے پیداوار
کا دسواں حصہ لے، حالانکہ اُن کے بھائی ابراہیم کی اولاد
ہیں۔ 6 لیکن مَلِک صِدق لاوی کی اولاد میں سے نہیں
تھا۔ تو بھی اُس نے ابراہیم سے دسواں حصہ لے کر اُسے
برکت دی جس سے اللہ نے وعدہ کیا تھا۔ 7 اِس میں
کوئی شک نہیں کہ کم حیثیت شخص کو اُس سے برکت
ملتی ہے جو زیادہ حیثیت کا ہو۔ 8 جہاں لاوی اماموں

کا تعلق ہے فانی انسان دسواں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن
مَلِک صِدق کے معاملے میں یہ حصہ اُس کو ملا جس کے
بارے میں گواہی دی گئی ہے کہ وہ زندہ رہتا ہے۔
9 یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب ابراہیم نے مال کا دسواں
حصہ دے دیا تو لاوی نے اُس کے ذریعے بھی یہ حصہ
دیا، حالانکہ وہ خود دسواں حصہ لیتا ہے۔ 10 کیونکہ گو لاوی
اُس وقت پیدا نہیں ہوا تھا تو بھی وہ ایک طرح سے
ابراہیم کے جسم میں موجود تھا جب مَلِک صِدق اُس
سے ملا۔

11 اگر لاوی کی کہانت (جس پر شریعت مبنی تھی)
کاملیت پیدا کر سکتی تو پھر ایک اَور قسم کے امام کی کیا
ضرورت ہوتی، اُس کی جو ہارون جیسا نہ ہو بلکہ مَلِک
صِدق جیسا؟ 12 کیونکہ جب بھی کہانت بدل جاتی ہے
تو لازم ہے کہ شریعت میں بھی تبدیلی آئے۔ 13 اور ہمارا
خداوند جس کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے وہ
ایک فرق قبیلے کا فرد تھا۔ اُس کے قبیلے کے کسی بھی فرد
نے امام کی خدمت ادا نہیں کی۔ 14 کیونکہ صاف معلوم
ہے کہ خداوند مسیح یہوداہ قبیلے کا فرد تھا، اور موسیٰ نے
اِس قبیلے کو اماموں کی خدمت میں شامل نہ کیا۔

مَلِک صِدق جیسا ایک اَور امام

15 معاملہ مزید صاف ہو جاتا ہے۔ ایک فرق امام
ظاہر ہوا ہے جو مَلِک صِدق جیسا ہے۔ 16 وہ لاوی کے
قبیلے کا فرد ہونے سے امام نہ بنا جس طرح شریعت تقاضا
کرتی تھی، بلکہ وہ لافانی زندگی کی قوت ہی سے امام بن
گیا۔ 17 کیونکہ کلامِ مقدّس فرماتا ہے،

”تُو ابد تک امام ہے،
ایسا امام جیسا مَلِک صِدق تھا۔“

18 یوں پرانے حکم کو منسوخ کر دیا جاتا ہے، کیونکہ
وہ کمزور اور بے کار تھا 19 (موسیٰ کی شریعت تو کسی چیز کو
کامل نہیں بنا سکتی تھی) اور اب ایک بہتر اُمید مہیا کی
گئی ہے جس سے ہم اللہ کے قریب آ جاتے ہیں۔

20 اور یہ نیا نظام اللہ کی قسم سے قائم ہوا۔ ایسی کوئی
قسم نہ کھائی گئی جب دوسرے امام بنے۔ 21 لیکن عیسیٰ
ایک قسم کے ذریعے امام بن گیا جب اللہ نے فرمایا،

”رب نے قسم کھائی ہے
اور اِس سے پچھتائے گا نہیں،
’تُو ابد تک امام ہے‘۔“

22 اِس قسم کی وجہ سے عیسیٰ ایک بہتر عہد کی
ضمانت دیتا ہے۔

23 ایک اَور فرق، پرانے نظام میں بہت سے امام
تھے، کیونکہ موت نے ہر ایک کی خدمت محدود کئے
رکھی۔ 24 لیکن چونکہ عیسیٰ ابد تک زندہ ہے اِس لئے اُس
کی کہانت کبھی بھی ختم نہیں ہو گی۔ 25 یوں وہ اُنہیں
ابدی نجات دے سکتا ہے جو اُس کے وسیلے سے اللہ
کے پاس آتے ہیں، کیونکہ وہ ابد تک زندہ ہے اور اُن کی
شفاعت کرتا رہتا ہے۔

26 ہمیں ایسے ہی امامِ اعظم کی ضرورت تھی۔ ہاں،
ایسا امام جو مقدّس، بے قصور، بے داغ، گناہ گاروں سے
الگ اور آسمانوں سے بلند ہوا ہے۔ 27 اُسے دوسرے
اماموں کی طرح اِس کی ضرورت نہیں کہ ہر روز قربانیاں
پیش کرے، پہلے اپنے لئے پھر قوم کے لئے۔ بلکہ اُس
نے اپنے آپ کو پیش کر کے اپنی اِس قربانی سے اُن
کے گناہوں کو ایک بار سدا کے لئے مٹا دیا۔ 28 موسوی
شریعت ایسے لوگوں کو امامِ اعظم مقرر کرتی ہے جو کمزور
ہیں۔ لیکن شریعت کے بعد اللہ کی قسم فرزند کو امامِ

اعظم مقرر کرتی ہے، اور یہ فرزند ابد تک کامل ہے۔

عیسیٰ ہمارا امامِ اعظم

8 جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اُس کی مرکزی بات
یہ ہے، ہمارا ایک ایسا امامِ اعظم ہے جو آسمان
پر جلالی خدا کے تخت کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ 2 وہاں
وہ مقدِس میں خدمت کرتا ہے، اُس حقیقی ملاقات کے
خیمے میں جسے انسانی ہاتھوں نے کھڑا نہیں کیا بلکہ
رب نے۔

3 ہر امامِ اعظم کو نذرانے اور قربانیاں پیش کرنے
کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ
ہمارے امامِ اعظم کے پاس بھی کچھ ہو جو وہ پیش کر
سکے۔ 4 اگر یہ دنیا میں ہوتا تو امامِ اعظم نہ ہوتا، کیونکہ
یہاں امام تو ہیں جو شریعت کے مطلوبہ نذرانے پیش
کرتے ہیں۔ 5 جس مقدِس میں وہ خدمت کرتے ہیں
وہ اُس مقدِس کی صرف نقلی صورت اور سایہ ہے جو
آسمان پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے موسیٰ کو ملاقات
کا خیمہ بنانے سے پہلے آگاہ کر کے یہ کہا، ”غور کر
کہ سب کچھ عین اُس نمونے کے مطابق بنایا جائے جو
مَیں تجھے یہاں پہاڑ پر دکھاتا ہوں۔“ 6 لیکن جو خدمت
عیسیٰ کو مل گئی ہے وہ دنیا کے اماموں کی خدمت سے
کہیں بہتر ہے، اُتنی بہتر جتنا وہ عہد جس کا درمیانی عیسیٰ
ہے پرانے عہد سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ عہد بہتر وعدوں
کی بنیاد پر باندھا گیا۔

7 اگر پہلا عہد بےالزام ہوتا تو پھر نئے عہد کی
ضرورت نہ ہوتی۔ 8 لیکن اللہ کو اپنی قوم پر الزام لگانا
پڑا۔ اُس نے کہا،

”رب کا فرمان ہے، ایسے دن آ رہے ہیں
جب مَیں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ
کے گھرانے سے ایک نیا عہد باندھوں گا۔
9 یہ اُس عہد کی مانند نہیں ہو گا
جو مَیں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ
اُس دن باندھا تھا جب مَیں اُن کا ہاتھ پکڑ کر
اُنہیں مصر سے نکال لایا۔
کیونکہ وہ اُس عہد کے وفادار نہ رہے
جو مَیں نے اُن سے باندھا تھا۔
نتیجے میں میری اُن کے لئے فکر نہ رہی۔
10 خداوند فرماتا ہے کہ
جو نیا عہد مَیں اُن دنوں کے بعد
اُن سے باندھوں گا
اُس کے تحت مَیں اپنی شریعت
اُن کے ذہنوں میں ڈال کر
اُن کے دلوں پر کندہ کروں گا۔
تب مَیں ہی اُن کا خدا ہوں گا،
اور وہ میری قوم ہوں گے۔
11 اُس وقت سے اِس کی ضرورت نہیں رہے گی
کہ کوئی اپنے پڑوسی یا بھائی کو تعلیم دے کر کہے،
’رب کو جان لو۔‘
کیونکہ چھوٹے سے لے کر بڑے تک
سب مجھے جانیں گے،
12 کیونکہ مَیں اُن کا قصور معاف کروں گا
اور آئندہ اُن کے گناہوں کو
یاد نہیں کروں گا۔“

13 اِن الفاظ میں اللہ ایک نئے عہد کا ذکر کرتا ہے
اور یوں پرانے عہد کو متروک قرار دیتا ہے۔ اور جو متروک
اور پرانا ہے اُس کا انجام قریب ہی ہے۔

دنیاوی اور آسمانی عبادت

9 جب پہلا عہد باندھا گیا تو عبادت کرنے کے لئے
ہدایات دی گئیں۔ زمین پر ایک مقدِس بھی بنایا
گیا، 2 ایک خیمہ جس کے پہلے کمرے میں شمع دان، میز
اور اُس پر پڑی مخصوص کی گئی روٹیاں تھیں۔ اُس کا نام
”مقدّس کمرا“ تھا۔ 3 اُس کے پیچھے ایک اَور کمرا تھا جس
کا نام ”مقدّس ترین کمرا“ تھا۔ پہلے اور دوسرے کمرے
کے درمیان واقع دروازے پر پردہ لگا تھا۔ 4 اِس پچھلے
کمرے میں بخور جلانے کے لئے سونے کی قربان گاہ اور
عہد کا صندوق تھا۔ عہد کے صندوق پر سونا منڈھا ہوا تھا
اور اُس میں تین چیزیں تھیں: سونے کا مرتبان جس میں
مَن بھرا تھا، ہارون کا وہ عصا جس سے کونپلیں پھوٹ
نکلی تھیں اور پتھر کی وہ دو تختیاں جن پر عہد کے احکام
لکھے تھے۔ 5 صندوق پر الٰہی جلال کے دو کروبی فرشتے
لگے تھے جو صندوق کے ڈھکنے کو سایہ دیتے تھے جس
کا نام ”کفارہ کا ڈھکنا“ تھا۔ لیکن اِس جگہ پر ہم سب
کچھ مزید تفصیل سے بیان نہیں کرنا چاہتے۔

6 یہ چیزیں اِسی ترتیب سے رکھی جاتی ہیں۔ جب امام
اپنی خدمت کے فرائض ادا کرتے ہیں تو باقاعدگی سے
پہلے کمرے میں جاتے ہیں۔ 7 لیکن صرف امامِ اعظم
ہی دوسرے کمرے میں داخل ہوتا ہے، اور وہ بھی سال
میں صرف ایک دفعہ۔ جب بھی وہ جاتا ہے وہ اپنے ساتھ
خون لے کر جاتا ہے جسے وہ اپنے اور قوم کے لئے پیش
کرتا ہے تاکہ وہ گناہ مٹ جائیں جو لوگوں نے غیرارادی
طور پر کئے ہوتے ہیں۔ 8 اِس سے روح القدس دکھاتا
ہے کہ مقدّس ترین کمرے تک رسائی اُس وقت تک
ظاہر نہیں کی گئی تھی جب تک پہلا کمرا استعمال میں تھا۔
9 یہ مجازاً موجودہ زمانے کی طرف اشارہ ہے۔ اِس کا
مطلب یہ ہے کہ جو نذرانے اور قربانیاں پیش کی جا
رہی ہیں وہ پرستار کے ضمیر کو پاک صاف کر کے کامل
نہیں بنا سکتیں۔ 10 کیونکہ اِن کا تعلق صرف کھانے
پینے والی چیزوں اور غسل کی مختلف رسموں سے ہوتا ہے،
ایسی ظاہری ہدایات جو صرف نئے نظام کے آنے تک
لاگو ہیں۔

11 لیکن اب مسیح آ چکا ہے، اُن اچھی چیزوں کا امامِ
اعظم جو اب حاصل ہوئی ہیں۔ جس خیمے میں وہ خدمت
کرتا ہے وہ کہیں زیادہ عظیم اور کامل ہے۔ یہ خیمہ انسانی
ہاتھوں سے نہیں بنایا گیا یعنی یہ اِس کائنات کا حصہ نہیں
ہے۔ 12 جب مسیح ایک بار سدا کے لئے خیمے کے
مقدّس ترین کمرے میں داخل ہوا تو اُس نے قربانیاں
پیش کرنے کے لئے بکروں اور بچھڑوں کا خون استعمال
نہ کیا۔ اِس کے بجائے اُس نے اپنا ہی خون پیش کیا
اور یوں ہمارے لئے ابدی نجات حاصل کی۔ 13 پرانے
نظام میں بَیل بکروں کا خون اور جوان گائے کی راکھ
ناپاک لوگوں پر چھڑکے جاتے تھے تاکہ اُن کے جسم
پاک صاف ہو جائیں۔ 14 اگر اِن چیزوں کا یہ اثر تھا تو
پھر مسیح کے خون کا کیا زبردست اثر ہو گا! ازلی روح
کے ذریعے اُس نے اپنے آپ کو بےداغ قربانی کے
طور پر پیش کیا۔ یوں اُس کا خون ہمارے ضمیر کو موت
تک پہنچانے والے کاموں سے پاک صاف کرتا ہے تاکہ
ہم زندہ خدا کی خدمت کر سکیں۔

15 یہی وجہ ہے کہ مسیح ایک نئے عہد کا درمیانی
ہے۔ مقصد یہ تھا کہ جتنے لوگوں کو اللہ نے بُلایا ہے
اُنہیں اللہ کی موعودہ اور ابدی میراث ملے۔ اور یہ
صرف اِس لئے ممکن ہوا ہے کہ مسیح نے مر کر فدیہ
دیا تاکہ لوگ اُن گناہوں سے چھٹکارا پائیں جو اُن سے

اُس وقت سرزد ہوئے جب وہ پہلے عہد کے تحت تھے۔
16 جہاں وصیت ہے وہاں ضروری ہے کہ وصیت
کرنے والے کی موت کی تصدیق کی جائے۔ 17 کیونکہ
جب تک وصیت کرنے والا زندہ ہو وصیت بےاثر ہوتی
ہے۔ اِس کا اثر وصیت کرنے والے کی موت ہی سے
شروع ہوتا ہے۔ 18 یہی وجہ ہے کہ پہلا عہد باندھتے
وقت بھی خون استعمال ہوا۔ 19 کیونکہ پوری قوم کو
شریعت کا ہر حکم سنانے کے بعد موسیٰ نے بچھڑوں کا
خون پانی سے ملا کر اُسے زوفے کے گُچھے اور قرمزی
رنگ کے دھاگے کے ذریعے شریعت کی کتاب اور پوری
قوم پر چھڑکا۔ 20 اُس نے کہا، ”یہ خون اُس عہد
کی تصدیق کرتا ہے جس کی پیروی کرنے کا حکم اللہ
نے تمہیں دیا ہے۔“ 21 اِسی طرح موسیٰ نے یہ خون
ملاقات کے خیمے اور عبادت کے تمام سامان پر چھڑکا۔
22 نہ صرف یہ بلکہ شریعت تقاضا کرتی ہے کہ تقریباً ہر
چیز کو خون ہی سے پاک صاف کیا جائے بلکہ اللہ کے
حضور خون پیش کئے بغیر معافی مل ہی نہیں سکتی۔

مسیح کی قربانی گناہوں کو مٹا دیتی ہے

23 غرض، لازم تھا کہ یہ چیزیں جو آسمان کی اصلی
چیزوں کی نقلی صورتیں ہیں پاک صاف کی جائیں۔ لیکن
آسمانی چیزیں خود ایسی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہیں جو اِن
سے کہیں بہتر ہوں۔ 24 کیونکہ مسیح صرف انسانی ہاتھوں
سے بنے مقدِس میں داخل نہیں ہوا جو اصلی مقدِس کی
صرف نقلی صورت تھی بلکہ وہ آسمان میں ہی داخل ہوا
تاکہ اب سے ہماری خاطر اللہ کے سامنے حاضر ہو۔
25 دنیا کا امامِ اعظم تو سالانہ کسی اَور (یعنی جانور) کا خون
لے کر مقدّس ترین کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن
مسیح اِس لئے آسمان میں داخل نہ ہوا کہ وہ اپنے آپ کو
بار بار قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 26 اگر ایسا ہوتا تو
اُسے دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک بہت دفعہ دُکھ
سہنا پڑتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اب وہ زمانوں کے
اختتام پر ایک ہی بار سدا کے لئے ظاہر ہوا تاکہ اپنے
آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو دُور کرے۔ 27 ایک بار
مرنا اور اللہ کی عدالت میں حاضر ہونا ہر انسان کے لئے
مقرر ہے۔ 28 اِسی طرح مسیح کو بھی ایک ہی بار بہتوں
کے گناہوں کو اُٹھا کر لے جانے کے لئے قربان کیا گیا۔
دوسری بار جب وہ ظاہر ہو گا تو گناہوں کو دُور کرنے
کے لئے ظاہر نہیں ہو گا بلکہ اُنہیں نجات دینے کے
لئے جو شدت سے اُس کا انتظار کر رہے ہیں۔

10 موسوی شریعت آنے والی اچھی اور اصلی
چیزوں کی صرف نقلی صورت اور سایہ
ہے۔ یہ اُن چیزوں کی اصلی شکل نہیں ہے۔ اِس لئے
یہ اُنہیں کبھی بھی کامل نہیں کر سکتی جو سال بہ سال
اور بار بار اللہ کے حضور آ کر وہی قربانیاں پیش کرتے
رہتے ہیں۔ 2 اگر وہ کامل کر سکتی تو قربانیاں پیش کرنے
کی ضرورت نہ رہتی۔ کیونکہ اِس صورت میں پرستار ایک
بار سدا کے لئے پاک صاف ہو جاتے اور اُنہیں گناہ
گار ہونے کا شعور نہ رہتا۔ 3 لیکن اِس کے بجائے یہ
قربانیاں سال بہ سال لوگوں کو اُن کے گناہوں کی یاد دلاتی
ہیں۔ 4 کیونکہ ممکن ہی نہیں کہ بَیل بکروں کا خون گناہوں
کو دُور کرے۔
5 اِس لئے مسیح دنیا میں آتے وقت اللہ سے کہتا ہے،
”تُو قربانیاں اور نذریں نہیں چاہتا تھا
لیکن تُو نے میرے لئے ایک جسم تیار کیا۔
6 بھسم ہونے والی قربانیاں اور گناہ کی قربانیاں

تجھے پسند نہیں تھیں۔
7 پھر مَیں بول اُٹھا، 'اے خدا، مَیں حاضر ہوں
تاکہ تیری مرضی پوری کروں،
جس طرح میرے بارے میں
کلامِ مقدّس میں[a] لکھا ہے'۔"
8 پہلے مسیح کہتا ہے، "نہ تُو قربانیاں، نذریں، بھسم
ہونے والی قربانیاں یا گناہ کی قربانیاں چاہتا تھا، نہ
اُنہیں پسند کرتا تھا" گو شریعت اِنہیں پیش کرنے کا
مطالبہ کرتی ہے۔ 9 پھر وہ فرماتا ہے، "مَیں حاضر ہوں
تاکہ تیری مرضی پوری کروں۔" یوں وہ پہلا نظام ختم کر
کے اُس کی جگہ دوسرا نظام قائم کرتا ہے۔ 10 اور اُس کی
مرضی پوری ہو جانے سے ہمیں عیسیٰ مسیح کے بدن کے
وسیلے سے مخصوص و مقدّس کیا گیا ہے۔ کیونکہ اُسے ایک
ہی بار سدا کے لئے ہمارے لئے قربان کیا گیا۔

11 ہر امام روز بہ روز مقدِس میں کھڑا اپنی خدمت
کے فرائض ادا کرتا ہے۔ روزانہ اور بار بار وہ وہی
قربانیاں پیش کرتا رہتا ہے جو کبھی بھی گناہوں کو دُور
نہیں کر سکتیں۔ 12 لیکن مسیح نے گناہوں کو دُور کرنے
کے لئے ایک ہی قربانی پیش کی، ایک ایسی قربانی جس
کا اثر سدا کے لئے رہے گا۔ پھر وہ اللہ کے دہنے ہاتھ
بیٹھ گیا۔ 13 وہیں وہ اب انتظار کرتا ہے جب تک اللہ
اُس کے دشمنوں کو اُس کے پاؤں کی چوکی نہ بنا دے۔
14 یوں اُس نے ایک ہی قربانی سے اُنہیں سدا کے لئے
کامل بنا دیا ہے جنہیں مقدّس کیا جا رہا ہے۔
15 روح القدس بھی ہمیں اِس کے بارے میں گواہی
دیتا ہے۔ پہلے وہ کہتا ہے،
16 "رب فرماتا ہے کہ
جو نیا عہد مَیں اُن دنوں کے بعد
اُن سے باندھوں گا
اُس کے تحت مَیں اپنی شریعت
اُن کے دلوں میں ڈال کر
اُن کے ذہنوں پر کندہ کروں گا۔"
17 پھر وہ کہتا ہے، "اُس وقت سے مَیں اُن کے
گناہوں اور بُرائیوں کو یاد نہیں کروں گا۔" 18 اور جہاں
اِن گناہوں کی معافی ہوئی ہے وہاں گناہوں کو دُور کرنے
کی قربانیوں کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

آئیں، ہم اللہ کے حضور آئیں

19 چنانچہ بھائیو، اب ہم عیسیٰ کے خون کے وسیلے
سے پورے اعتماد کے ساتھ مقدّس ترین کمرے میں
داخل ہو سکتے ہیں۔ 20 اپنے بدن کی قربانی سے عیسیٰ
نے اُس کمرے کے پردے میں سے گزرنے کا ایک
نیا اور زندگی بخش راستہ کھول دیا۔ 21 ہمارا ایک عظیم
امامِ اعظم ہے جو اللہ کے گھر پر مقرر ہے۔ 22 اِس لئے
آئیں، ہم خلوصِ دلی اور ایمان کے پورے اعتماد کے
ساتھ اللہ کے حضور آئیں۔ کیونکہ ہمارے دلوں پر مسیح
کا خون چھڑکا گیا ہے تاکہ ہمارے مجرم ضمیر صاف ہو
جائیں۔ نیز، ہمارے بدنوں کو پاک صاف پانی سے دھویا
گیا ہے۔ 23 آئیں، ہم مضبوطی سے اُس اُمید کو تھامے
رکھیں جس کا اقرار ہم کرتے ہیں۔ ہم ڈانواں ڈول نہ
ہو جائیں، کیونکہ جس نے اِس اُمید کا وعدہ کیا ہے وہ
وفادار ہے۔ 24 اور آئیں، ہم اِس پر دھیان دیں کہ ہم
ایک دوسرے کو کس طرح محبت دکھانے اور نیک کام
کرنے پر اُبھار سکیں۔ 25 ہم باہم جمع ہونے سے باز نہ

[a] لفظی ترجمہ: کتاب کے طومار میں۔

آئیں، جس طرح بعض کی عادت بن گئی ہے۔ اِس کے
بجائے ہم ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں، خاص کر
یہ بات مدِ نظر رکھ کر کہ خداوند کا دن قریب آ رہا ہے۔
26 خبردار! اگر ہم سچائی جان لینے کے بعد بھی جان
بوجھ کر گناہ کرتے رہیں تو مسیح کی قربانی اِن گناہوں کو
دُور نہیں کر سکے گی۔ 27 پھر صرف اللہ کی عدالت کی
ہول ناک توقع باقی رہے گی، اُس بھڑکتی ہوئی آگ کی
جو اللہ کے مخالفوں کو بھسم کر ڈالے گی۔ 28 جو موسیٰ
کی شریعت رد کرتا ہے اُس پر رحم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اگر
دو یا اِس سے زائد لوگ اِس جرم کی گواہی دیں تو اُسے
سزائے موت دی جائے۔ 29 تو پھر کیا خیال ہے، وہ
کتنی سخت سزا کے لائق ہو گا جس نے اللہ کے فرزند کو
پاؤں تلے روندا؟ جس نے عہد کا وہ خون حقیر جانا جس
سے اُسے مخصوص و مقدّس کیا گیا تھا؟ اور جس نے فضل
کے روح کی بے عزتی کی؟ 30 کیونکہ ہم اُسے جانتے
ہیں جس نے فرمایا، ”انتقام لینا میرا ہی کام ہے، مَیں ہی
بدلہ لوں گا۔“ اُس نے یہ بھی کہا، ”رب اپنی قوم کا
انصاف کرے گا۔“ 31 یہ ایک ہول ناک بات ہے اگر
زندہ خدا ہمیں سزا دینے کے لئے پکڑے۔
32 ایمان کے پہلے دن یاد کریں جب اللہ نے آپ کو
روشن کر دیا تھا۔ اُس وقت کے سخت مقابلے میں آپ کو
کئی طرح کا دُکھ سہنا پڑا، لیکن آپ ثابت قدم رہے۔
33 کبھی کبھی آپ کی بے عزتی اور عوام کے سامنے ہی
ایذا رسانی ہوتی تھی، کبھی کبھی آپ اُن کے ساتھی تھے
جن سے ایسا سلوک ہو رہا تھا۔ 34 جنہیں جیل میں
ڈالا گیا آپ اُن کے دُکھ میں شریک ہوئے اور جب
آپ کا مال و متاع لُوٹا گیا تو آپ نے یہ بات خوشی سے
برداشت کی۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہ مال ہم سے
نہیں چھین لیا گیا جو پہلے کی نسبت کہیں بہتر ہے اور
ہر صورت میں قائم رہے گا۔ 35 چنانچہ اپنے اِس اعتماد
کو ہاتھ سے جانے نہ دیں کیونکہ اِس کا بڑا اجر ملے گا۔
36 لیکن اِس کے لئے آپ کو ثابت قدمی کی ضرورت
ہے تاکہ آپ اللہ کی مرضی پوری کر سکیں اور یوں آپ کو
وہ کچھ مل جائے جس کا وعدہ اُس نے کیا ہے۔ 37 کیونکہ
کلامِ مقدّس یہ فرماتا ہے،

”تھوڑی ہی دیر باقی ہے
تو آنے والا پہنچے گا، وہ دیر نہیں کرے گا۔
38 لیکن میرا راست باز
ایمان ہی سے جیتا رہے گا،
اور اگر وہ پیچھے ہٹ جائے
تو مَیں اُس سے خوش نہیں ہوں گا۔“

39 لیکن ہم اُن میں سے نہیں ہیں جو پیچھے ہٹ کر
تباہ ہو جائیں گے بلکہ ہم اُن میں سے ہیں جو ایمان رکھ
کر نجات پاتے ہیں۔

ایمان

11 ایمان کیا ہے؟ یہ کہ ہم اُس میں قائم
رہیں جس پر ہم اُمید رکھتے ہیں اور کہ ہم
اُس کا یقین رکھیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ 2 ایمان ہی سے
پرانے زمانوں کے لوگوں کو اللہ کی قبولیت حاصل ہوئی۔
3 ایمان کے ذریعے ہم جان لیتے ہیں کہ کائنات کو
اللہ کے کلام سے خلق کیا گیا، کہ جو کچھ ہم دیکھ سکتے
ہیں نظر آنے والی چیزوں سے نہیں بنا۔
4 یہ ایمان کا کام تھا کہ ہابیل نے اللہ کو ایک ایسی
قربانی پیش کی جو قابیل کی قربانی سے بہتر تھی۔ اِس
ایمان کی بنا پر اللہ نے اُسے راست باز ٹھہرا کر اُس کی

اچھی گواہی دی، جب اُس نے اُس کی قربانیوں کو قبول
کیا۔ اور ایمان کے ذریعے وہ اب تک بولتا رہتا ہے
حالانکہ وہ مُردہ ہے۔ 5 یہ ایمان کا کام تھا کہ حنوک نہ
مرا بلکہ زندہ حالت میں آسمان پر اُٹھایا گیا۔ کوئی بھی اُسے
ڈھونڈ کر پا نہ سکا کیونکہ اللہ اُسے آسمان پر اُٹھا لے گیا
تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اُٹھائے جانے سے پہلے اُسے یہ گواہی
ملی کہ وہ اللہ کو پسند آیا۔ 6 اور ایمان رکھے بغیر ہم اللہ
کو پسند نہیں آ سکتے۔ کیونکہ لازم ہے کہ اللہ کے حضور
آنے والا ایمان رکھے کہ وہ ہے اور کہ وہ اُنہیں اجر دیتا
ہے جو اُس کے طالب ہیں۔

7 یہ ایمان کا کام تھا کہ نوح نے اللہ کی سنی جب اُس
نے اُسے آنے والی باتوں کے بارے میں آگاہ کیا، ایسی
باتوں کے بارے میں جو ابھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں۔
نوح نے خدا کا خوف مان کر ایک کشتی بنائی تاکہ اُس کا
خاندان بچ جائے۔ یوں اُس نے اپنے ایمان کے ذریعے
دنیا کو مجرم قرار دیا اور اُس راست بازی کا وارث بن گیا
جو ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

8 یہ ایمان کا کام تھا کہ ابراہیم نے اللہ کی سنی جب
اُس نے اُسے بُلا کر کہا کہ وہ ایک ایسے ملک میں جائے
جو اُسے بعد میں میراث میں ملے گا۔ ہاں، وہ اپنے ملک
کو چھوڑ کر روانہ ہوا، حالانکہ اُسے معلوم نہ تھا کہ وہ
کہاں جا رہا ہے۔ 9 ایمان کے ذریعے وہ وعدہ کئے ہوئے
ملک میں اجنبی کی حیثیت سے رہنے لگا۔ وہ خیموں میں
رہتا تھا اور اِسی طرح اسحاق اور یعقوب بھی جو اُس کے
ساتھ اُسی وعدے کے وارث تھے۔ 10 کیونکہ ابراہیم اُس
شہر کے انتظار میں تھا جس کی مضبوط بنیاد ہے اور جس
کا نقش بنانے اور تعمیر کرنے والا خود اللہ ہے۔

11 یہ ایمان کا کام تھا کہ ابراہیم باپ بننے کے قابل
ہو گیا، حالانکہ وہ بُڑھاپے کی وجہ سے باپ نہیں
بن سکتا تھا۔ اِسی طرح سارہ بھی بچے جنم نہیں دے
سکتی تھی۔ لیکن ابراہیم سمجھتا تھا کہ اللہ جس نے وعدہ
کیا ہے وفادار ہے۔ 12 گو ابراہیم تقریباً مر چکا تھا تو
بھی اُسی ایک شخص سے بے شمار اولاد نکلی، تعداد میں
آسمان پر کے ستاروں اور ساحل پر کی ریت کے ذروں
کے برابر۔

13 یہ تمام لوگ ایمان رکھتے رکھتے مر گئے۔ اُنہیں وہ
کچھ نہ ملا جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے اُسے صرف
دُور ہی سے دیکھ کر خوش آمدید[a] کہا۔ اور اُنہوں نے تسلیم
کیا کہ ہم زمین پر[b] صرف مہمان اور عارضی طور پر رہنے
والے اجنبی ہیں۔ 14 جو اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ
ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اب تک اپنے وطن کی تلاش میں
ہیں۔ 15 اگر اُن کے ذہن میں وہ ملک ہوتا جس سے وہ
نکل آئے تھے تو وہ اب بھی واپس جا سکتے تھے۔ 16 اِس
کے بجائے وہ ایک بہتر ملک یعنی ایک آسمانی ملک کی
آرزو کر رہے تھے۔ اِس لئے اللہ اُن کا خدا کہلانے سے
نہیں شرماتا، کیونکہ اُس نے اُن کے لئے ایک شہر تیار
کیا ہے۔

17 یہ ایمان کا کام تھا کہ ابراہیم نے اُس وقت اسحاق
کو قربانی کے طور پر پیش کیا جب اللہ نے اُسے آزمایا۔
ہاں، وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار
تھا اگرچہ اُسے اللہ کے وعدے مل گئے تھے 18 کہ
”تیری نسل اسحاق ہی سے قائم رہے گی۔“ 19 ابراہیم

[a] لفظی ترجمہ: سلامی دی۔ سلام دے کر عزت کا اظہار کیا۔ سلیوٹ کیا۔

[b] زمین پر یا ملک (یعنی کنعان) میں۔

نے سوچا، ''اللہ مُردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے،'' اور
مجازاً اُسے واقعی اسحاق مُردوں میں سے واپس مل گیا۔
20 یہ ایمان کا کام تھا کہ اسحاق نے آنے والی چیزوں
کے لحاظ سے یعقوب اور عیسَو کو برکت دی۔
21 یہ ایمان کا کام تھا کہ یعقوب نے مرتے وقت
یوسف کے دونوں بیٹوں کو برکت دی اور اپنی لاٹھی کے
سرے پر ٹیک لگا کر اللہ کو سجدہ کیا۔
22 یہ ایمان کا کام تھا کہ یوسف نے مرتے وقت یہ
پیش گوئی کی کہ اسرائیلی مصر سے نکلیں گے بلکہ یہ بھی
کہا کہ نکلتے وقت میری ہڈیاں بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔
23 یہ ایمان کا کام تھا کہ موسیٰ کے ماں باپ نے اُسے
پیدائش کے بعد تین ماہ تک چھپائے رکھا، کیونکہ اُنہوں
نے دیکھا کہ وہ خوب صورت ہے۔ وہ بادشاہ کے حکم کی
خلاف ورزی کرنے سے نہ ڈرے۔
24 یہ ایمان کا کام تھا کہ موسیٰ نے پروان چڑھ کر انکار
کیا کہ اُسے فرعون کی بیٹی کا بیٹا ٹھہرایا جائے۔ 25 عارضی
طور پر گناہ سے لطف اندوز ہونے کے بجائے اُس نے
اللہ کی قوم کے ساتھ بدسلوکی کا نشانہ بننے کو ترجیح دی۔
26 وہ سمجھا کہ جب میری مسیح کی خاطر رُسوائی کی جاتی ہے
تو یہ مصر کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہے، کیونکہ اُس
کی آنکھیں آنے والے اجر پر لگی رہیں۔
27 یہ ایمان کا کام تھا کہ موسیٰ نے بادشاہ کے غصے سے
ڈرے بغیر مصر کو چھوڑ دیا، کیونکہ وہ گویا اَن دیکھے خدا
کو مسلسل اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا رہا۔ 28 یہ ایمان
کا کام تھا کہ اُس نے فسح کی عید منا کر حکم دیا کہ خون
کو چوکھٹوں پر لگایا جائے تاکہ ہلاک کرنے والا فرشتہ اُن
کے پہلوٹھے بیٹوں کو نہ چھوئے۔
29 یہ ایمان کا کام تھا کہ اسرائیلی بحرِ قُلزم میں سے
یوں گزر سکے جیسے کہ یہ خشک زمین تھی۔ جب مصریوں
نے یہ کرنے کی کوشش کی تو وہ ڈوب گئے۔
30 یہ ایمان کا کام تھا کہ سات دن تک یریحو شہر کی
فصیل کے گرد چکر لگانے کے بعد پوری دیوار گر گئی۔
31 یہ بھی ایمان کا کام تھا کہ راحب فاحشہ اپنے شہر کے
باقی نافرمان باشندوں کے ساتھ ہلاک نہ ہوئی، کیونکہ
اُس نے اسرائیلی جاسوسوں کو سلامتی کے ساتھ خوش آمدید
کہا تھا۔
32 مَیں مزید کیا کچھ کہوں؟ میرے پاس اِتنا وقت
نہیں کہ مَیں جدعون، برق، سمسون، اِفتاح، داؤد،
سموایل اور نبیوں کے بارے میں سناتا رہوں۔ 33 یہ
سب ایمان کے سبب سے ہی کامیاب رہے۔ وہ
بادشاہیوں پر غالب آئے اور انصاف کرتے رہے۔ اُنہیں
اللہ کے وعدے حاصل ہوئے۔ اُنہوں نے شیر ببروں
کے منہ بند کر دیئے 34 اور آگ کے بھڑکتے شعلوں کو
بجھا دیا۔ وہ تلوار کی زد سے بچ نکلے۔ وہ کمزور تھے لیکن
اُنہیں قوت حاصل ہوئی۔ جب جنگ چھڑ گئی تو وہ اِتنے
طاقت ور ثابت ہوئے کہ اُنہوں نے غیرملکی لشکروں کو
شکست دی۔ 35 ایمان رکھنے کے باعث خواتین کو اُن
کے مُردہ عزیز زندہ حالت میں واپس ملے۔
لیکن ایسے بھی تھے جنہیں تشدد برداشت کرنا پڑا اور
جنہوں نے آزاد ہو جانے سے انکار کیا تاکہ اُنہیں ایک
بہتر چیز یعنی جی اُٹھنے کا تجربہ حاصل ہو جائے۔ 36 بعض
کو لعن طعن اور کوڑوں بلکہ زنجیروں اور قید کا بھی سامنا
کرنا پڑا۔ 37 اُنہیں سنگسار کیا گیا، اُنہیں آرے سے چیرا
گیا، اُنہیں تلوار سے مار ڈالا گیا۔ بعض کو بھیڑ بکریوں کی
کھالوں میں گھومنا پھرنا پڑا۔ ضرورت مند حالت میں
اُنہیں دبایا اور اُن پر ظلم کیا جاتا رہا۔ 38 دنیا اُن کے لائق

نہیں تھی! وہ ویران جگہوں میں، پہاڑوں پر، غاروں اور
گڑھوں میں آوارہ پھرتے رہے۔
39 اِن سب کو ایمان کی وجہ سے اچھی گواہی ملی۔
تو بھی اِنہیں وہ کچھ حاصل نہ ہوا جس کا وعدہ اللہ نے کیا
تھا۔ 40 کیونکہ اُس نے ہمارے لئے ایک ایسا منصوبہ بنایا
تھا جو کہیں بہتر ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ لوگ ہمارے بغیر
کاملیت تک نہ پہنچیں۔

اللہ ہمارا باپ

12 غرض، ہم گواہوں کے اِتنے بڑے لشکر
سے گھیرے رہتے ہیں! اِس لئے آئیں،
ہم سب کچھ اُتاریں جو ہمارے لئے رُکاوٹ کا باعث بن
گیا ہے، ہر گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے۔
آئیں، ہم ثابت قدمی سے اُس دوڑ میں دوڑتے رہیں
جو ہمارے لئے مقرر کی گئی ہے۔ 2 اور دوڑتے ہوئے
ہم عیسیٰ کو تکتے رہیں، اُسے جو ایمان کا بانی بھی ہے اور
اُسے تکمیل تک پہنچانے والا بھی۔ یاد رہے کہ گو وہ خوشی
حاصل کر سکتا تھا تو بھی اُس نے صلیبی موت کی شرم
ناک بے عزتی کی پروا نہ کی بلکہ اِسے برداشت کیا۔ اور
اب وہ اللہ کے تخت کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا ہے!
3 اُس پر دھیان دیں جس نے گناہ گاروں کی اِتنی
مخالفت برداشت کی۔ پھر آپ تھکتے تھکتے بے دل نہیں
ہو جائیں گے۔ 4 دیکھیں، آپ گناہ سے لڑے تو ہیں،
لیکن ابھی تک آپ کو جان دینے تک اِس کی مخالفت
نہیں کرنی پڑی۔ 5 کیا آپ کلامِ مقدّس کی یہ حوصلہ افزا
بات بھول گئے ہیں جو آپ کو اللہ کے فرزند ٹھہرا کر بیان
کرتی ہے،

"میرے بیٹے، رب کی تربیت کو
حقیر مت جان،
جب وہ تجھے ڈانٹے تو نہ بے دل ہو۔
6 کیونکہ جو رب کو پیارا ہے
اُس کی وہ تادیب کرتا ہے،
وہ ہر ایک کو سزا دیتا ہے
جسے اُس نے بیٹے کے طور پر قبول کیا ہے۔"

7 اپنی مصیبتوں کو الٰہی تربیت سمجھ کر برداشت کریں۔
اِس میں اللہ آپ سے بیٹوں کا سا سلوک کر رہا ہے۔
کیا کبھی کوئی بیٹا تھا جس کی اُس کے باپ نے تربیت
نہ کی؟ 8 اگر آپ کی تربیت سب کی طرح نہ کی جاتی
تو اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ آپ اللہ کے حقیقی فرزند نہ
ہوتے بلکہ ناجائز اولاد۔ 9 دیکھیں، جب ہمارے انسانی
باپ نے ہماری تربیت کی تو ہم نے اُس کی عزت کی۔
اگر ایسا ہے تو کتنا زیادہ ضروری ہے کہ ہم اپنے روحانی باپ
کے تابع ہو کر زندگی پائیں۔ 10 ہمارے انسانی باپوں نے
ہمیں اپنی سمجھ کے مطابق تھوڑی دیر کے لئے تربیت
دی۔ لیکن اللہ ہماری ایسی تربیت کرتا ہے جو فائدے کا
باعث ہے اور جس سے ہم اُس کی قدوسیت میں شریک
ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ 11 جب ہماری تربیت
کی جاتی ہے تو اُس وقت ہم خوشی محسوس نہیں کرتے
بلکہ غم۔ لیکن جن کی تربیت اِس طرح ہوتی ہے وہ بعد
میں راست بازی اور سلامتی کی فصل کاٹتے ہیں۔

ہدایات

12 چنانچہ اپنے تھکے ہارے بازوؤں اور کمزور گھٹنوں کو
مضبوط کریں۔ 13 اپنے راستے چلنے کے قابل بنا دیں تاکہ

جو عضو لنگڑا ہے اُس کا جوڑ اُتر نہ جائے[a] بلکہ شفا پائے۔
14 سب کے ساتھ مل کر صلح سلامتی اور قدوسیت
کے لئے جد و جہد کرتے رہیں، کیونکہ جو مقدّس نہیں
ہے وہ خداوند کو کبھی نہیں دیکھے گا۔ 15 اِس پر دھیان
دینا کہ کوئی اللہ کے فضل سے محروم نہ رہے۔ ایسا نہ ہو
کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ نکلے اور بڑھ کر تکلیف کا باعث
بن جائے اور بہتوں کو ناپاک کر دے۔ 16 دھیان دیں
کہ کوئی بھی زناکار یا عیسَو جیسا دنیاوی شخص نہ ہو جس
نے ایک ہی کھانے کے عوض اپنے وہ موروثی حقوق بیچ
ڈالے جو اُسے بڑے بیٹے کی حیثیت سے حاصل تھے۔
17 آپ کو بھی معلوم ہے کہ بعد میں جب وہ یہ برکت
وراثت میں پانا چاہتا تھا تو اُسے رد کیا گیا۔ اُس وقت اُسے
توبہ کا موقع نہ ملا حالانکہ اُس نے آنسو بہا بہا کر یہ برکت
حاصل کرنے کی کوشش کی۔

18 آپ اُس طرح اللہ کے حضور نہیں آئے جس طرح
اسرائیلی جب وہ سینا پہاڑ پر پہنچے، اُس پہاڑ کے پاس جسے
چھوا جا سکتا تھا۔ وہاں آگ بھڑک رہی تھی، اندھیرا ہی
اندھیرا تھا اور آندھی چل رہی تھی۔ 19 جب نرسنگے کی
آواز سنائی دی اور اللہ اُن سے ہم کلام ہوا تو سننے والوں
نے اُس سے التجا کی کہ ہمیں مزید کوئی بات نہ بتا۔
20 کیونکہ وہ یہ حکم برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ
''اگر کوئی جانور بھی پہاڑ کو چھو لے تو اُسے سنگسار کرنا
ہے۔'' 21 یہ منظر اِتنا ہیبت ناک تھا کہ موسیٰ نے کہا،
''مَیں خوف کے مارے کانپ رہا ہوں۔''

22 نہیں، آپ صیون پہاڑ کے پاس آ گئے ہیں، یعنی
زندہ خدا کے شہر آسمانی یروشلم کے پاس۔ آپ بے شمار
فرشتوں اور جشن منانے والی جماعت کے پاس آ گئے
ہیں، 23 اُن پہلوٹھوں کی جماعت کے پاس جن کے
نام آسمان پر درج کئے گئے ہیں۔ آپ تمام انسانوں کے
منصف اللہ کے پاس آ گئے ہیں اور کامل کئے گئے راست
بازوں کی روحوں کے پاس۔ 24 نیز آپ نئے عہد کے
درمیانی عیسیٰ کے پاس آ گئے ہیں اور اُس چھڑکائے گئے
خون کے پاس جو ہابیل کے خون کی طرح بدلہ لینے کی
بات نہیں کرتا بلکہ ایک ایسی معافی دیتا ہے جو کہیں زیادہ
موثر ہے۔

25 چنانچہ خبردار رہیں کہ آپ اُس کی سننے سے انکار
نہ کریں جو اِس وقت آپ سے ہم کلام ہو رہا ہے۔
کیونکہ اگر اسرائیلی نہ بچے جب اُنہوں نے دنیاوی پیغمبر
موسیٰ کی سننے سے انکار کیا تو پھر ہم کس طرح بچیں
گے اگر ہم اُس کی سننے سے انکار کریں جو آسمان سے ہم
سے ہم کلام ہوتا ہے۔ 26 جب اللہ سینا پہاڑ پر سے بول
اُٹھا تو زمین کانپ گئی، لیکن اب اُس نے وعدہ کیا ہے،
''ایک بار پھر مَیں نہ صرف زمین کو ہلا دوں گا بلکہ آسمان
کو بھی۔'' 27 ''ایک بار پھر'' کے الفاظ اِس طرف اشارہ
کرتے ہیں کہ خلق کی گئی چیزوں کو ہلا کر دُور کیا جائے
گا اور نتیجے میں صرف وہ چیزیں قائم رہیں گی جنہیں ہلایا
نہیں جا سکتا۔

28 چنانچہ آئیں، ہم شکر گزار ہوں۔ کیونکہ ہمیں ایک
ایسی بادشاہی حاصل ہو رہی ہے جسے ہلایا نہیں جا سکتا۔
ہاں، ہم شکر گزاری کی اِس روح میں احترام اور خوف
کے ساتھ اللہ کی پسندیدہ پرستش کریں، 29 کیونکہ ہمارا
خدا حقیقتاً بھسم کر دینے والی آگ ہے۔

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: جو لنگڑا ہے وہ بھٹک نہ جائے۔

ہم اللہ کو کس طرح پسند آئیں

13 ایک دوسرے سے بھائیوں کی سی محبت
رکھتے رہیں۔ 2 مہمان نوازی مت بھولنا،
کیونکہ ایسا کرنے سے بعض نے نادانستہ طور پر فرشتوں
کی مہمان نوازی کی ہے۔ 3 جو قید میں ہیں، اُنہیں یوں
یاد رکھنا جیسے آپ خود اُن کے ساتھ قید میں ہوں۔ اور
جن کے ساتھ بدسلوکی ہو رہی ہے اُنہیں یوں یاد رکھنا جیسے
آپ سے یہ بدسلوکی ہو رہی ہو۔

4 لازم ہے کہ سب کے سب ازدواجی زندگی کا احترام
کریں۔ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وفادار رہیں، کیونکہ
اللہ زناکاروں اور شادی کا بندھن توڑنے والوں کی عدالت
کرے گا۔

5 آپ کی زندگی پیسوں کے لالچ سے آزاد ہو۔ اُسی
پر اکتفا کریں جو آپ کے پاس ہے، کیونکہ اللہ نے فرمایا
ہے، ”مَیں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا، مَیں تجھے کبھی
ترک نہیں کروں گا۔“ 6 اِس لئے ہم اعتماد سے کہہ
سکتے ہیں،

”رب میری مدد کرنے والا ہے،
اِس لئے مَیں نہیں ڈروں گا۔
انسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟“

7 اپنے راہنماؤں کو یاد رکھیں جنہوں نے آپ کو
اللہ کا کلام سنایا۔ اِس پر غور کریں کہ اُن کے چال
چلن سے کتنی بھلائی پیدا ہوئی ہے، اور اُن کے ایمان
کے نمونے پر چلیں۔ 8 عیسیٰ مسیح ماضی میں، آج
اور ابد تک یکساں ہے۔ 9 طرح طرح کی اور بیگانہ
تعلیمات آپ کو اِدھر اُدھر نہ بھٹکائیں۔ آپ تو اللہ کے
فضل سے تقویت پاتے ہیں اور اِس سے نہیں کہ
آپ مختلف کھانوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اِس میں
کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔

10 ہمارے پاس ایک ایسی قربان گاہ ہے جس کی
قربانی کھانا ملاقات کے خیمے میں خدمت کرنے والوں
کے لئے منع ہے۔ 11 کیونکہ گو امامِ اعظم جانوروں کا
خون گناہ کی قربانی کے طور پر مقدّس ترین کمرے میں
لے جاتا ہے، لیکن اُن کی لاشوں کو خیمہ گاہ کے باہر
جلایا جاتا ہے۔ 12 اِس وجہ سے عیسیٰ کو بھی شہر کے
باہر صلیبی موت سہنی پڑی تاکہ قوم کو اپنے خون سے
مخصوص و مقدّس کرے۔ 13 اِس لئے آئیں، ہم خیمہ گاہ
سے نکل کر اُس کے پاس جائیں اور اُس کی بےعزتی
میں شریک ہو جائیں۔ 14 کیونکہ یہاں ہمارا کوئی قائم
رہنے والا شہر نہیں ہے بلکہ ہم آنے والے شہر کی شدید
آرزو رکھتے ہیں۔ 15 چنانچہ آئیں، ہم عیسیٰ کے وسیلے
سے اللہ کو حمد و ثنا کی قربانی پیش کریں، یعنی ہمارے
ہونٹوں سے اُس کے نام کی تعریف کرنے والا پھل
نکلے۔ 16 نیز، بھلائی کرنا اور دوسروں کو اپنی برکات
میں شریک کرنا مت بھولنا، کیونکہ ایسی قربانیاں اللہ کو
پسند ہیں۔

17 اپنے راہنماؤں کی سنیں اور اُن کی بات مانیں۔
کیونکہ وہ آپ کی دیکھ بھال کرتے کرتے جاگتے رہتے ہیں،
اور اِس میں وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اُن کی بات
مانیں تاکہ وہ خوشی سے اپنی خدمت سرانجام دیں۔ ورنہ وہ
کراہتے کراہتے اپنی ذمہ داری نبھائیں گے، اور یہ آپ کے
لئے مفید نہیں ہو گا۔

18 ہمارے لئے دعا کریں، گو ہمیں یقین ہے کہ ہمارا
ضمیر صاف ہے اور ہم ہر لحاظ سے اچھی زندگی گزارنے
کے خواہش مند ہیں۔

19 مَیں خاص کر اِس پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آپ

دعا کریں کہ اللہ مجھے آپ کے پاس جلد واپس آنے کی
توفیق بخشے۔

آخری دعا

20 اب سلامتی کا خدا جو ابدی عہد کے خون سے
ہمارے خداوند اور بھیڑوں کے عظیم چرواہے عیسیٰ کو
مُردوں میں سے واپس لایا 21 وہ آپ کو ہر اچھی چیز سے
نوازے تاکہ آپ اُس کی مرضی پوری کر سکیں۔ اور وہ
عیسیٰ مسیح کے ذریعے ہم میں وہ کچھ پیدا کرے جو اُسے
پسند آئے۔ اُس کا جلال ازل سے ابد تک ہوتا رہے!
آمین۔

آخری الفاظ

22 بھائیو، مہربانی کر کے نصیحت کی اِن باتوں پر
سنجیدگی سے غور کریں، کیونکہ مَیں نے آپ کو صرف چند
الفاظ لکھے ہیں۔ 23 یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہئے
کہ ہمارے بھائی تیمُتھیُس کو رِہا کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ
جلدی پہنچے تو اُسے ساتھ لے کر آپ سے ملنے آؤں گا۔
24 اپنے تمام راہنماؤں اور تمام مقدّسین کو میرا سلام
کہنا۔ اٹلی کے ایمان دار آپ کو سلام کہتے ہیں۔
25 اللہ کا فضل آپ سب کے ساتھ رہے۔

یعقوب کا عام خط

1 یہ خط اللہ اور خداوند عیسیٰ مسیح کے خادم یعقوب
کی طرف سے ہے۔
غیر یہودی قوموں میں بکھرے ہوئے بارہ اسرائیلی
قبیلوں کو سلام۔

ایمان اور حکمت

2 میرے بھائیو، جب آپ کو طرح طرح کی آزمائشوں
کا سامنا کرنا پڑے تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں،
3 کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ایمان کے آزمائے
جانے سے ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے۔ 4 چنانچہ ثابت
قدمی کو بڑھنے دیں، کیونکہ جب وہ تکمیل تک پہنچے گی تو
آپ بالغ اور کامل بن جائیں گے، اور آپ میں کوئی بھی
کمی نہیں پائی جائے گی۔ 5 لیکن اگر آپ میں سے کسی
میں حکمت کی کمی ہو تو اللہ سے مانگے جو سب کو فیاضی
سے اور بغیر جھڑکی دیئے دیتا ہے۔ وہ ضرور آپ کو
حکمت دے گا۔ 6 لیکن اپنی گزارش ایمان کے ساتھ
پیش کریں اور شک نہ کریں، کیونکہ شک کرنے والا
سمندر کی موج کی مانند ہوتا ہے جو ہَوا سے اِدھر اُدھر
اُچھلتی بہتی جاتی ہے۔ 7 ایسا شخص نہ سمجھے کہ مجھے خداوند
سے کچھ ملے گا، 8 کیونکہ وہ دو دلا اور اپنے ہر کام میں
غیر مستقل مزاج ہے۔

غربت اور دولت

9 پست حال بھائی مسیح میں اپنے اونچے مرتبے پر فخر
کرے 10 جبکہ دولت مند شخص اپنے ادنیٰ مرتبے پر فخر
کرے، کیونکہ وہ جنگلی پھول کی طرح جلد ہی جاتا رہے
گا۔ 11 جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس کی جھُلسا دینے
والی دھوپ میں پودا مُرجھا جاتا، اُس کا پھول گر جاتا اور
اُس کی تمام خوب صورتی ختم ہو جاتی ہے۔ اِس طرح
دولت مند شخص بھی کام کرتے کرتے مُرجھا جائے گا۔

آزمائش

12 مبارک ہے وہ جو آزمائش کے وقت ثابت قدم
رہتا ہے، کیونکہ قائم رہنے پر اُسے زندگی کا وہ تاج ملے گا
جس کا وعدہ اللہ نے اُن سے کیا ہے جو اُس سے محبت
رکھتے ہیں۔ 13 آزمائش کے وقت کوئی نہ کہے کہ اللہ مجھے
آزمائش میں پھنسا رہا ہے۔ نہ تو اللہ کو بُرائی سے آزمائش
میں پھنسایا جا سکتا ہے، نہ وہ کسی کو پھنساتا ہے۔ 14 بلکہ

ہر ایک کی اپنی بُری خواہشات اُسے کھینچ کر اور اُکسا کر
آزمائش میں پھنسا دیتی ہیں۔ 15 پھر یہ خواہشات حاملہ
ہو کر گناہ کو جنم دیتی ہیں اور گناہ بالغ ہو کر موت کو جنم
دیتا ہے۔
16 میرے عزیز بھائیو، فریب مت کھانا! 17 ہر اچھی
نعمت اور ہر اچھا تحفہ آسمان سے نازل ہوتا ہے، نوروں
کے باپ سے، جس میں نہ کبھی تبدیلی آتی ہے، نہ
بدلتے ہوئے سایوں کی سی حالت پائی جاتی ہے۔ 18 اُسی
نے اپنی مرضی سے ہمیں سچائی کے کلام کے وسیلے سے
پیدا کیا۔ یوں ہم ایک طرح سے اُس کی تمام مخلوقات
کا پہلا پھل ہیں۔

سننا کافی نہیں ہے

19 میرے عزیز بھائیو، اِس کا خیال رکھنا، ہر شخص
سننے میں تیز ہو، لیکن بولنے اور غصہ کرنے میں دھیما۔
20 کیونکہ انسان کا غصہ وہ راست بازی پیدا نہیں کرتا جو
اللہ چاہتا ہے۔ 21 چنانچہ اپنی زندگی کی گندی عادتیں اور
شریر چال چلن دُور کر کے حلیمی سے کلامِ مقدّس کا وہ بیج
قبول کریں جو آپ کے اندر بویا گیا ہے، کیونکہ یہی آپ
کو نجات دے سکتا ہے۔
22 کلامِ مقدّس کو نہ صرف سنیں بلکہ اُس پر عمل بھی
کریں، ورنہ آپ اپنے آپ کو فریب دیں گے۔ 23 جو
کلام کو سن کر اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس آدمی کی مانند
ہے جو آئینے میں اپنے چہرے پر نظر ڈالتا ہے۔ 24 اپنے
آپ کو دیکھ کر وہ چلا جاتا ہے اور فوراً بھول جاتا ہے کہ
مَیں نے کیا کچھ دیکھا۔ 25 اِس کی نسبت وہ مبارک ہے
جو آزاد کرنے والی کامل شریعت میں غور سے نظر ڈال کر
اُس میں قائم رہتا ہے اور اُسے سننے کے بعد نہیں بھولتا
بلکہ اُس پر عمل کرتا ہے۔
26 کیا آپ اپنے آپ کو دین دار سمجھتے ہیں؟ اگر آپ
اپنی زبان پر قابو نہیں رکھ سکتے تو آپ اپنے آپ کو
فریب دیتے ہیں۔ پھر آپ کی دین داری کا اظہار بے کار
ہے۔ 27 خدا باپ کی نظر میں دین داری کا پاک اور
بے داغ اظہار یہ ہے، یتیموں اور بیواؤں کی دیکھ بھال کرنا
جب وہ مصیبت میں ہوں اور اپنے آپ کو دنیا کی آلودگی
سے بچائے رکھنا۔

تعصب سے خبردار

2 میرے بھائیو، لازم ہے کہ آپ جو ہمارے جلالی
خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان رکھتے ہیں جانب داری
نہ دکھائیں۔ 2 فرض کریں کہ ایک آدمی سونے کی انگوٹھی
اور شاندار کپڑے پہنے ہوئے آپ کی جماعت میں آ
جائے اور ساتھ ساتھ ایک غریب آدمی بھی مَیلے کچیلے
کپڑے پہنے ہوئے اندر آئے۔ 3 اور آپ شاندار کپڑے
پہنے ہوئے آدمی پر خاص دھیان دے کر اُس سے کہیں،
”یہاں اِس اچھی کرسی پر تشریف رکھیں،“ لیکن غریب
آدمی کو کہیں، ”وہاں کھڑا ہو جا“ یا ”آ، میرے پاؤں
کے پاس فرش پر بیٹھ جا۔“ 4 کیا آپ ایسا کرنے سے
مجرمانہ خیالات والے منصف نہیں ثابت ہوئے؟ کیونکہ
آپ نے لوگوں میں ناروا فرق کیا ہے۔
5 میرے عزیز بھائیو، سنیں! کیا اللہ نے اُنہیں نہیں
چنا جو دنیا کی نظر میں غریب ہیں تاکہ وہ ایمان میں
دولت مند ہو جائیں؟ یہی لوگ وہ بادشاہی میراث میں
پائیں گے جس کا وعدہ اللہ نے اُن سے کیا ہے جو اُسے
پیار کرتے ہیں۔ 6 لیکن آپ نے ضرورت مندوں کی
بے عزتی کی ہے۔ ذرا سوچ لیں، وہ کون ہیں جو آپ کو

دباتے اور عدالت میں گھسیٹ کر لے جاتے ہیں؟ کیا یہ
دولت مند ہی نہیں ہیں؟ 7 وہی تو عیسیٰ پر کفر بکتے ہیں،
اُس عظیم نام پر جس کے پیروکار آپ بن گئے ہیں۔
8 اللہ چاہتا ہے کہ آپ کلامِ مقدّس میں مذکور شاہی
شریعت پوری کریں، ”اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا
جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔“ 9 چنانچہ جب آپ
جانب داری دکھاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں اور شریعت
آپ کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ 10 مت بھولنا کہ جس نے
شریعت کا صرف ایک حکم توڑا ہے وہ پوری شریعت کا
قصور وار ٹھہرتا ہے۔ 11 کیونکہ جس نے فرمایا، ”زنا نہ
کرنا“ اُس نے یہ بھی کہا، ”قتل نہ کرنا۔“ ہو سکتا ہے
کہ آپ نے زنا تو نہ کیا ہو، لیکن کسی کو قتل کیا ہو۔
تو بھی آپ اِس ایک جرم کی وجہ سے پوری شریعت
توڑنے کے مجرم بن گئے ہیں۔ 12 چنانچہ جو کچھ بھی آپ
کہتے اور کرتے ہیں یاد رکھیں کہ آزاد کرنے والی شریعت
آپ کی عدالت کرے گی۔ 13 کیونکہ اللہ عدالت کرتے
وقت اُس پر رحم نہیں کرے گا جس نے خود رحم نہیں
دکھایا۔ لیکن رحم عدالت پر غالب آ جاتا ہے۔ جب آپ
رحم کریں گے تو اللہ آپ پر رحم کرے گا۔

ایمان نیک کاموں کے بغیر مُردہ ہے

14 میرے بھائیو، اگر کوئی ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے،
لیکن اُس کے مطابق زندگی نہ گزارے تو اِس کا کیا فائدہ
ہے؟ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دلا سکتا ہے؟ 15 فرض
کریں کہ کوئی بھائی یا بہن کپڑوں اور روزمرہ روٹی کی
ضرورت مند ہو۔ 16 یہ دیکھ کر آپ میں سے کوئی اُس
سے کہے، ”اچھا جی، خدا حافظ۔ گرم کپڑے پہنو اور
جی بھر کر کھانا کھاؤ۔“ لیکن وہ خود یہ ضروریات پوری
کرنے میں مدد نہ کرے۔ کیا اِس کا کوئی فائدہ ہے؟
17 غرض، محض ایمان کافی نہیں۔ اگر وہ نیک کاموں
سے عمل میں نہ لایا جائے تو وہ مُردہ ہے۔
18 ہو سکتا ہے کوئی اعتراض کرے، ”ایک شخص کے
پاس تو ایمان ہوتا ہے، دوسرے کے پاس نیک کام۔“
آئیں، مجھے دکھائیں کہ آپ نیک کاموں کے بغیر کس
طرح ایمان رکھ سکتے ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے۔ لیکن
مَیں ضرور آپ کو اپنے نیک کاموں سے دکھا سکتا ہوں
کہ مَیں ایمان رکھتا ہوں۔ 19 اچھا، آپ کہتے ہیں، ”ہم
ایمان رکھتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہے۔“ شاباش، یہ
بالکل صحیح ہے۔ شیاطین بھی یہ ایمان رکھتے ہیں، گو وہ یہ
جان کر خوف کے مارے تھرتھراتے ہیں۔ 20 ہوش میں
آئیں! کیا آپ نہیں سمجھتے کہ نیک اعمال کے بغیر ایمان
بے کار ہے؟ 21 ہمارے باپ ابراہیم پر غور کریں۔ وہ تو
اِسی وجہ سے راست باز ٹھہرایا گیا کہ اُس نے اپنے بیٹے
اسحاق کو قربان گاہ پر پیش کیا۔ 22 آپ خود دیکھ سکتے ہیں
کہ اُس کا ایمان اور نیک کام مل کر عمل کر رہے تھے۔
اُس کا ایمان تو اُس سے مکمل ہوا جو کچھ اُس نے کیا
23 اور اِس طرح ہی کلامِ مقدّس کی یہ بات پوری ہوئی،
”ابراہیم نے اللہ پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے
راست باز قرار دیا۔“ اِسی وجہ سے وہ ”اللہ کا دوست“
کہلایا۔ 24 یوں آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ انسان اپنے
نیک اعمال کی بنا پر راست باز قرار دیا جاتا ہے، نہ کہ
صرف ایمان رکھنے کی وجہ سے۔
25 راحب فاحشہ کی مثال بھی لیں۔ اُسے بھی اپنے
کاموں کی بنا پر راست باز قرار دیا گیا جب اُس نے
اسرائیلی جاسوسوں کی مہمان نوازی کی اور اُنہیں شہر سے
نکلنے کا دوسرا راستہ دکھا کر بچایا۔

26 غرض، جس طرح بدن روح کے بغیر مُردہ ہے
اُسی طرح ایمان بھی نیک اعمال کے بغیر مُردہ ہے۔

زبان

3 میرے بھائیو، آپ میں سے زیادہ اُستاد نہ بنیں۔
آپ کو معلوم ہے کہ ہم اُستادوں کی زیادہ سختی
سے عدالت کی جائے گی۔ 2 ہم سب سے تو کئی طرح
کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ لیکن جس شخص سے
بولنے میں کبھی غلطی نہیں ہوتی وہ کامل ہے اور اپنے
پورے بدن کو قابو میں رکھنے کے قابل ہے۔ 3 ہم
گھوڑے کے منہ میں لگام کا دہانہ رکھ دیتے ہیں تاکہ
وہ ہمارے حکم پر چلے، اور اِس طرح ہم اپنی مرضی سے
اُس کا پورا جسم چلا لیتے ہیں۔ 4 یا بادبانی جہاز کی مثال
لیں۔ جتنا بھی بڑا وہ ہو اور جتنی بھی تیز ہَوا چلتی ہو ناخدا
ایک چھوٹی سی پتوار کے ذریعے اُس کا رُخ ٹھیک رکھتا
ہے۔ یوں ہی وہ اُسے اپنی مرضی سے چلا لیتا ہے۔ 5 اِسی
طرح زبان ایک چھوٹا سا عضو ہے، لیکن وہ بڑی بڑی
باتیں کرتی ہے۔

دیکھیں، ایک بڑے جنگل کو بھسم کرنے کے لئے
ایک ہی چنگاری کافی ہوتی ہے۔ 6 زبان بھی آگ کی
مانند ہے۔ بدن کے دیگر اعضا کے درمیان رہ کر اُس
میں ناراستی کی پوری دنیا پائی جاتی ہے۔ وہ پورے بدن
کو آلودہ کر دیتی ہے، ہاں انسان کی پوری زندگی کو آگ
لگا دیتی ہے، کیونکہ وہ خود جہنم کی آگ سے سُلگائی گئی
ہے۔ 7 دیکھیں، انسان ہر قسم کے جانوروں پر قابو پا
لیتا ہے اور اُس نے ایسا کیا بھی ہے، خواہ جنگلی جانور
ہوں یا پرندے، رینگنے والے ہوں یا سمندری جانور۔
8 لیکن زبان پر کوئی قابو نہیں پا سکتا، اِس بےتاب
اور شریر چیز پر جو مہلک زہر سے لبالب بھری ہے۔
9 زبان سے ہم اپنے خداوند اور باپ کی ستائش بھی
کرتے ہیں اور دوسروں پر لعنت بھی بھیجتے ہیں، جنہیں
اللہ کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ 10 ایک ہی منہ سے
ستائش اور لعنت نکلتی ہے۔ میرے بھائیو، ایسا نہیں ہونا
چاہئے۔ 11 یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی چشمے سے
میٹھا اور کڑوا پانی پھوٹ نکلے۔ 12 میرے بھائیو، کیا انجیر
کے درخت پر زیتون لگ سکتے ہیں یا انگور کی بیل پر
انجیر؟ ہرگز نہیں! اِسی طرح نمکین چشمے سے میٹھا پانی
نہیں نکل سکتا۔

آسمان سے حکمت

13 کیا آپ میں سے کوئی دانا اور سمجھ دار ہے؟ وہ یہ
بات اپنے اچھے چال چلن سے ظاہر کرے، حکمت سے
پیدا ہونے والی حلیمی کے نیک کاموں سے۔ 14 لیکن
خبردار! اگر آپ دل میں حسد کی کڑواہٹ اور خودغرضی
پال رہے ہیں تو اِس پر شیخی مت مارنا، نہ سچائی کے
خلاف جھوٹ بولیں۔ 15 ایسا فخر آسمان کی طرف سے
نہیں ہے، بلکہ دنیاوی، غیرروحانی اور ابلیس سے ہے۔
16 کیونکہ جہاں حسد اور خودغرضی ہے وہاں فساد اور ہر
شریر کام پایا جاتا ہے۔ 17 آسمان کی حکمت فرق ہے۔
اوّل تو وہ پاک اور مقدّس ہے۔ نیز وہ امن پسند، نرم
دل، فرماں بردار، رحم اور اچھے پھل سے بھری ہوئی،
غیرجانب دار اور خلوص دل ہے۔ 18 اور جو صلح کراتے
ہیں اُن کے لئے راستی بازی کا پھل سلامتی سے بویا
جاتا ہے۔

دنیا سے دوستی

4 یہ لڑائیاں اور جھگڑے جو آپ کے درمیان ہیں
کہاں سے آتے ہیں؟ کیا اِن کا سرچشمہ وہ بُری
خواہشات نہیں جو آپ کے اعضا میں لڑتی رہتی ہیں؟
2 آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں، لیکن اُسے حاصل
نہیں کر سکتے۔ آپ قتل اور حسد کرتے ہیں، لیکن جو
کچھ آپ چاہتے ہیں وہ پا نہیں سکتے۔ آپ جھگڑتے اور
لڑتے ہیں۔ تو بھی آپ کے پاس کچھ نہیں ہے، کیونکہ
آپ اللہ سے مانگتے نہیں۔ 3 اور جب آپ مانگتے ہیں تو
آپ کو کچھ نہیں ملتا۔ وجہ یہ ہے کہ آپ غلط نیت سے
مانگتے ہیں۔ آپ اِس سے اپنی خود غرض خواہشات پوری
کرنا چاہتے ہیں۔ 4 بےوفا لوگو! کیا آپ کو نہیں معلوم
کہ دنیا کا دوست اللہ کا دشمن ہوتا ہے؟ جو دنیا کا دوست
بننا چاہتا ہے وہ اللہ کا دشمن بن جاتا ہے۔ 5 یا کیا آپ
سمجھتے ہیں کہ کلامِ مقدّس کی یہ بات بےتُکی سی ہے
کہ اللہ غیرت سے اُس روح کا آرزومند ہے جس کو اُس
نے ہمارے اندر سکونت کرنے دیا؟ 6 لیکن وہ ہمیں
اِس سے کہیں زیادہ فضل بخشتا ہے۔ کلامِ مقدّس یوں
فرماتا ہے، ”اللہ مغروروں کا مقابلہ کرتا لیکن فروتنوں پر
مہربانی کرتا ہے۔“

7 غرض، اللہ کے تابع ہو جائیں۔ ابلیس کا مقابلہ کریں
تو وہ بھاگ جائے گا۔ 8 اللہ کے قریب آ جائیں تو وہ
آپ کے قریب آئے گا۔ گناہ گارو، اپنے ہاتھوں کو پاک
صاف کریں۔ دو دلو، اپنے دلوں کو مخصوص و مقدّس کریں۔
9 افسوس کریں، ماتم کریں، خوب روئیں۔ آپ کی ہنسی
ماتم میں بدل جائے اور آپ کی خوشی مایوسی میں۔ 10 اپنے
آپ کو خداوند کے سامنے نیچا کریں تو وہ آپ کو سرفراز
کرے گا۔

ایک دوسرے کا منصف مت بننا

11 بھائیو، ایک دوسرے پر تہمت مت لگانا۔ جو اپنے
بھائی پر تہمت لگاتا یا اُسے مجرم ٹھہراتا ہے وہ شریعت پر
تہمت لگاتا ہے اور شریعت کو مجرم ٹھہراتا ہے۔ اور
جب آپ شریعت پر تہمت لگاتے ہیں تو آپ اُس کے
پیروکار نہیں رہتے بلکہ اُس کے منصف بن گئے ہیں۔
12 شریعت دینے والا اور منصف صرف ایک ہی ہے اور
وہ ہے اللہ جو نجات دینے اور ہلاک کرنے کے قابل
ہے۔ تو پھر آپ کون ہیں جو اپنے آپ کو منصف سمجھ
کر اپنے پڑوسی کو مجرم ٹھہرا رہے ہیں!

شیخی مت مارنا

13 اور اب میری بات سنیں، آپ جو کہتے ہیں، ”آج
یا کل ہم فلاں فلاں شہر میں جائیں گے۔ وہاں ہم
ایک سال ٹھہر کر کاروبار کر کے پیسے کمائیں گے۔“
14 دیکھیں، آپ یہ بھی نہیں جانتے کہ کل کیا ہو گا۔
آپ کی زندگی چیز ہی کیا ہے! آپ بھاپ ہی ہیں جو
تھوڑی دیر کے لئے نظر آتی، پھر غائب ہو جاتی ہے۔
15 بلکہ آپ کو یہ کہنا چاہئے، ”اگر خداوند کی مرضی ہوئی
تو ہم جئیں گے اور یہ یا وہ کریں گے۔“ 16 لیکن فی
الحال آپ شیخی مار کر اپنے غرور کا اظہار کرتے ہیں۔ اِس
قسم کی تمام شیخی بازی بُری ہے۔
17 چنانچہ جو جانتا ہے کہ اُسے کیا کیا نیک کام کرنا
ہے، لیکن پھر بھی کچھ نہیں کرتا وہ گناہ کرتا ہے۔

دولت مندو، خبردار!

5 دولت مندو، اب میری بات سنیں! خوب روئیں
اور گریہ و زاری کریں، کیونکہ آپ پر مصیبت

آنے والی ہے۔ 2 آپ کی دولت سڑ گئی ہے اور کیڑے
آپ کے شاندار کپڑے کھا گئے ہیں۔ 3 آپ کے سونے
اور چاندی کو زنگ لگ گیا ہے۔ اور اُن کی زنگ آلودہ
حالت آپ کے خلاف گواہی دے گی اور آپ کے
جسموں کو آگ کی طرح کھا جائے گی۔ کیونکہ آپ
نے اِن آخری دنوں میں اپنے لئے خزانے جمع کر لئے
ہیں۔ 4 دیکھیں، جو مزدوری آپ نے فصل کی کٹائی کرنے
والوں سے باز رکھی ہے وہ آپ کے خلاف چلّا رہی ہے۔
اور آپ کی فصل جمع کرنے والوں کی چیخیں آسمانی لشکروں
کے رب کے کانوں تک پہنچ گئی ہیں۔ 5 آپ نے دنیا
میں عیاشی اور عیش و عشرت کی زندگی گزاری ہے۔ ذبح
کے دن آپ نے اپنے آپ کو موٹا تازہ کر دیا ہے۔
6 آپ نے راست باز کو مجرم ٹھہرا کر قتل کیا ہے، اور
اُس نے آپ کا مقابلہ نہیں کیا۔

صبر اور دعا

7 بھائیو، اب صبر سے خداوند کی آمد کے انتظار میں
رہیں۔ کسان پر غور کریں جو اِس انتظار میں رہتا ہے
کہ زمین اپنی قیمتی فصل پیدا کرے۔ وہ کتنے صبر سے
خریف اور بہار کی بارشوں کا انتظار کرتا ہے! 8 آپ بھی
صبر کریں اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھیں، کیونکہ خداوند
کی آمد قریب آ گئی ہے۔

9 بھائیو، ایک دوسرے پر مت بڑبڑانا، ورنہ آپ کی
عدالت کی جائے گی۔ منصف تو دروازے پر کھڑا ہے۔
10 بھائیو، اُن نبیوں کے نمونے پر چلیں جنھوں نے
رب کے نام میں کلام پیش کر کے صبر سے دُکھ اُٹھایا۔
11 دیکھیں، ہم اُنہیں مبارک کہتے ہیں جو صبر سے دُکھ
برداشت کرتے تھے۔ آپ نے ایوب کی ثابت قدمی
کے بارے میں سنا ہے اور یہ بھی دیکھ لیا کہ رب نے
آخر میں کیا کچھ کیا، کیونکہ رب بہت مہربان اور
رحیم ہے۔

12 میرے بھائیو، سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ قسم
نہ کھائیں، نہ آسمان کی قسم، نہ زمین کی، نہ کسی اَور چیز
کی۔ جب آپ ''ہاں'' کہنا چاہتے ہیں تو بس ''ہاں''
ہی کافی ہے۔ اور اگر انکار کرنا چاہیں تو بس ''نہیں''
کہنا کافی ہے، ورنہ آپ مجرم ٹھہریں گے۔

13 کیا آپ میں سے کوئی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے؟
وہ دعا کرے۔ کیا کوئی خوش ہے؟ وہ ستائش کے گیت
گائے۔ 14 کیا آپ میں سے کوئی بیمار ہے؟ وہ جماعت
کے بزرگوں کو بُلائے تاکہ وہ آ کر اُس کے لئے دعا
کریں اور خداوند کے نام میں اُس پر تیل ملیں۔ 15 پھر
ایمان سے کی گئی دعا مریض کو بچائے گی اور خداوند اُسے
اُٹھا کھڑا کرے گا۔ اور اگر اُس نے گناہ کیا ہو تو اُسے
معاف کیا جائے گا۔ 16 چنانچہ ایک دوسرے کے سامنے
اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور ایک دوسرے کے لئے دعا
کریں تاکہ آپ شفا پائیں۔ راست شخص کی موثر دعا سے
بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ 17 الیاس ہم جیسا انسان تھا۔
لیکن جب اُس نے زور سے دعا کی کہ بارش نہ ہو تو
ساڑھے تین سال تک بارش نہ ہوئی۔ 18 پھر اُس نے
دوبارہ دعا کی تو آسمان نے بارش عطا کی اور زمین نے اپنی
فصلیں پیدا کیں۔

19 میرے بھائیو، اگر آپ میں سے کوئی سچائی سے
بھٹک جائے اور کوئی اُسے صحیح راہ پر واپس لائے 20 تو
یقین جانیں، جو کسی گناہ گار کو اُس کی غلط راہ سے واپس
لاتا ہے وہ اُس کی جان کو موت سے بچائے گا اور
گناہوں کی بڑی تعداد کو چھپا دے گا۔

پطرس کا پہلا عام خط

1 یہ خط عیسیٰ مسیح کے رسول پطرس کی طرف
سے ہے۔
مَیں اللہ کے چنے ہوؤں کو لکھ رہا ہوں، دنیا کے اُن
مہمانوں کو جو پنطس، گلتیہ، کپدُکیہ، آسیہ اور بِتھُنیہ کے
صوبوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ 2 خدا باپ نے آپ کو
بہت دیر پہلے جان کر چن لیا اور اُس کے روح نے آپ
کو مخصوص و مقدّس کر دیا۔ نتیجے میں آپ عیسیٰ مسیح کے
تابع اور اُس کے چھڑکائے گئے خون سے پاک صاف ہو
گئے ہیں۔
اللہ آپ کو بھرپور فضل اور سلامتی بخشے۔

زندہ اُمید

3 خدا ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے باپ کی تعریف
ہو! اپنے عظیم رحم سے اُس نے عیسیٰ مسیح کو زندہ کرنے
کے وسیلے سے ہمیں نئے سرے سے پیدا کیا ہے۔ اِس
سے ہمیں ایک زندہ اُمید ملی ہے، 4 ایک ایسی میراث
جو کبھی نہیں سڑے گی، کبھی نہیں ناپاک ہو جائے گی
اور کبھی نہیں مُرجھائے گی۔ کیونکہ یہ آسمان پر آپ کے
لئے محفوظ رکھی گئی ہے۔ 5 اور اللہ آپ کے ایمان کے
ذریعے اپنی قدرت سے آپ کی اُس وقت تک حفاظت
کرتا رہے گا جب تک آپ کو نجات نہ مل جائے، وہ
نجات جو آخرت کے دن سب پر ظاہر ہونے کے لئے
تیار ہے۔
6 اُس وقت آپ خوشی منائیں گے، گو فی الحال
آپ کو تھوڑی دیر کے لئے طرح طرح کی آزمائشوں کا
سامنا کر کے غم کھانا پڑتا ہے 7 تاکہ آپ کا ایمان اصلی
ثابت ہو جائے۔ کیونکہ جس طرح آگ سونے کو آزما کر
خالص بنا دیتی ہے اُسی طرح آپ کا ایمان بھی آزمایا جا
رہا ہے، حالانکہ یہ فانی سونے سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔
کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ آپ کو اُس دن تعریف، جلال
اور عزت مل جائے جب عیسیٰ مسیح ظاہر ہو گا۔ 8 اُسی
کو آپ پیار کرتے ہیں اگرچہ آپ نے اُسے دیکھا نہیں،
اور اُسی پر آپ ایمان رکھتے ہیں گو وہ آپ کو اِس وقت
نظر نہیں آتا۔ ہاں، آپ دل میں ناقابلِ بیان اور جلالی
خوشی منائیں گے، 9 جب آپ وہ کچھ پائیں گے جو ایمان
کی منزلِ مقصود ہے یعنی اپنی جانوں کی نجات۔

10 نبی اِسی نجات کی تلاش اور تفتیش میں لگے رہے،
اور اُنہوں نے اُس فضل کی پیش گوئی کی جو اللہ آپ کو
دینے والا تھا۔ 11 اُنہوں نے معلوم کرنے کی کوشش کی
کہ مسیح کا روح جو اُن میں تھا کس وقت یا کن حالات
کے بارے میں بات کر رہا تھا جب اُس نے مسیح کے
دُکھ اور بعد کے جلال کی پیش گوئی کی۔ 12 اُن پر اِتنا
ظاہر کیا گیا کہ اُن کی یہ پیش گوئیاں اُن کے اپنے
لئے نہیں تھیں، بلکہ آپ کے لئے۔ اور اب یہ سب
کچھ آپ کو اُن ہی کے وسیلے سے پیش کیا گیا ہے
جنہوں نے آسمان سے بھیجے گئے روح القدس کے ذریعے
آپ کو اللہ کی خوش خبری سنائی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں
جن پر فرشتے بھی نظر ڈالنے کے آرزومند ہیں۔

مقدّس زندگی گزارنا

13 چنانچہ ذہنی طور پر کمربستہ ہو جائیں۔ ہوش مندی
سے اپنی پوری اُمید اُس فضل پر رکھیں جو آپ کو عیسیٰ
مسیح کے ظہور پر بخشا جائے گا۔ 14 آپ اللہ کے تابع
فرمان فرزند ہیں، اِس لئے اُن بُری خواہشات کو اپنی
زندگی میں جگہ نہ دیں جو آپ جاہل ہوتے وقت رکھتے
تھے۔ ورنہ وہ آپ کی زندگی کو اپنے سانچے میں ڈھال
لیں گی۔ 15 اِس کے بجائے اللہ کی مانند بنیں جس نے
آپ کو بُلایا ہے۔ جس طرح وہ قدوس ہے اُسی طرح
آپ بھی ہر وقت مقدّس زندگی گزاریں۔ 16 کیونکہ کلامِ
مقدّس میں لکھا ہے، ”اپنے آپ کو مخصوص و مقدّس
رکھو کیونکہ مَیں مقدّس ہوں۔“
17 اور یاد رکھیں کہ آسمانی باپ جس سے آپ دعا
کرتے ہیں جانب داری نہیں کرتا بلکہ آپ کے عمل
کے مطابق آپ کا فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ جب تک
آپ اِس دنیا کے مہمان رہیں گے خدا کے خوف میں
زندگی گزاریں۔ 18 کیونکہ آپ خود جانتے ہیں کہ آپ
کو باپ دادا کی بےمعنی زندگی سے چھڑانے کے لئے کیا
فدیہ دیا گیا۔ یہ سونے یا چاندی جیسی فانی چیز نہیں تھی
19 بلکہ مسیح کا قیمتی خون تھا۔ اُسی کو بےنقص اور بےداغ
لیلے کی حیثیت سے ہمارے لئے قربان کیا گیا۔ 20 اُسے
دنیا کی تخلیق سے پیشتر چنا گیا، لیکن اِن آخری دنوں میں
آپ کی خاطر ظاہر کیا گیا۔ 21 اور اُس کے وسیلے سے
آپ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جس نے اُسے مُردوں میں
سے زندہ کر کے عزت و جلال دیا تاکہ آپ کا ایمان اور
اُمید اللہ پر ہو۔
22 سچائی کے تابع ہو جانے سے آپ کو مخصوص و
مقدّس کر دیا گیا اور آپ کے دلوں میں بھائیوں کے
لئے بےریا محبت ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اب ایک دوسرے
کو خلوص دلی اور لگن سے پیار کرتے رہیں۔ 23 کیونکہ
آپ کی نئے سرے سے پیدائش ہوئی ہے۔ اور یہ کسی
فانی بیج کا پھل نہیں ہے بلکہ اللہ کے لافانی، زندہ اور
قائم رہنے والے کلام کا پھل ہے۔ 24 یوں کلامِ مقدّس
فرماتا ہے،

”تمام انسان گھاس ہی ہیں،
اُن کی تمام شان و شوکت
جنگلی پھول کی مانند ہے۔
گھاس تو مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے،
25 لیکن رب کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔“

مذکورہ کلام اللہ کی خوش خبری ہے جو آپ کو سنائی
گئی ہے۔

زندہ پتھر اور مقدّس قوم

2 چنانچہ اپنی زندگی سے تمام طرح کی بُرائی،
دھوکے بازی، ریاکاری، حسد اور بہتان نکالیں۔
2 چونکہ آپ نومولود بچے ہیں اِس لئے خالص روحانی
دودھ پینے کے آرزومند رہیں، کیونکہ اِسے پینے سے ہی
آپ بڑھتے بڑھتے نجات کی نوبت تک پہنچیں گے۔
3 جنہوں نے خداوند کی بھلائی کا تجربہ کیا ہے اُن کے
لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔
4 خداوند کے پاس آئیں، اُس زندہ پتھر کے پاس جسے
انسانوں نے رد کیا ہے، لیکن جو اللہ کے نزدیک چنیدہ
اور قیمتی ہے۔ 5 اور آپ بھی زندہ پتھر ہیں جن کو اللہ
اپنے روحانی مقدِس کو تعمیر کرنے کے لئے استعمال کر رہا
ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ اُس کے مخصوص و مقدّس امام
ہیں۔ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے آپ ایسی روحانی قربانیاں
پیش کر رہے ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔ 6 کیونکہ کلامِ
مقدّس فرماتا ہے،

"دیکھو، مَیں صیون میں ایک پتھر
رکھ دیتا ہوں،
کونے کا ایک چنیدہ اور قیمتی پتھر۔
جو اُس پر ایمان لائے گا
اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔"

7 یہ پتھر آپ کے نزدیک جو ایمان رکھتے ہیں بیش
قیمت ہے۔ لیکن جو ایمان نہیں لائے اُنہوں نے اُسے
رد کیا۔

"جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔"
8 نیز وہ ایک ایسا پتھر ہے
"جو ٹھوکر کا باعث بنے گا،
ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔"

وہ اِس لئے ٹھوکر کھاتے ہیں کیونکہ وہ کلامِ مقدّس
کے تابع نہیں ہوتے۔ یہی کچھ اللہ کی اُن کے لئے
مرضی تھی۔
9 لیکن آپ اللہ کی چنی ہوئی نسل ہیں، آپ آسمانی
بادشاہ کے امام اور اُس کی مخصوص و مقدّس قوم ہیں۔ آپ
اُس کی ملکیت بن گئے ہیں تاکہ اللہ کے قوی کاموں کا
اعلان کریں، کیونکہ وہ آپ کو تاریکی سے اپنی حیرت انگیز
روشنی میں لایا ہے۔ 10 ایک وقت تھا جب آپ اُس
کی قوم نہیں تھے، لیکن اب آپ اللہ کی قوم ہیں۔ پہلے
آپ پر رحم نہیں ہوا تھا، لیکن اب اللہ نے آپ پر اپنے
رحم کا اظہار کیا ہے۔

اللہ کے خادم

11 عزیزو، آپ اِس دنیا میں اجنبی اور مہمان ہیں۔
اِس لئے مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ جسمانی
خواہشات کا انکار کریں۔ کیونکہ یہ آپ کی جان سے لڑتی
ہیں۔ 12 غیرایمان داروں کے درمیان رہتے ہوئے اِتنی
اچھی زندگی گزاریں کہ گو وہ آپ پر غلط کام کرنے
کی تہمت بھی لگائیں تو بھی اُنہیں آپ کے نیک کام
نظر آئیں اور اُنہیں اللہ کی آمد کے دن اُس کی تمجید
کرنی پڑے۔
13 خداوند کی خاطر ہر انسانی اختیار کے تابع رہیں، خواہ
بادشاہ ہو جو سب سے اعلیٰ اختیار رکھنے والا ہے، 14 خواہ
اُس کے وزیر جنہیں اُس نے اِس لئے مقرر کیا ہے کہ
وہ غلط کام کرنے والوں کو سزا اور اچھا کام کرنے والوں
کو شاباش دیں۔ 15 کیونکہ اللہ کی مرضی ہے کہ آپ اچھا
کام کرنے سے ناسمجھ لوگوں کی جاہل باتوں کو بند کریں۔

16 آپ آزاد ہیں، اِس لئے آزادانہ زندگی گزاریں۔ لیکن
اپنی آزادی کو غلط کام چھپانے کے لئے استعمال نہ کریں،
کیونکہ آپ اللہ کے خادم ہیں۔ 17 ہر ایک کا مناسب
احترام کریں، اپنے بہن بھائیوں سے محبت رکھیں، خدا کا
خوف مانیں، بادشاہ کا احترام کریں۔

مسیح کے دُکھ کا نمونہ

18 اے غلامو، ہر لحاظ سے اپنے مالکوں کا احترام کر
کے اُن کے تابع رہیں۔ اور یہ سلوک نہ صرف اُن کے
ساتھ ہو جو نیک اور نرم دل ہیں بلکہ اُن کے ساتھ بھی
جو ظالم ہیں۔ 19 کیونکہ اگر کوئی اللہ کی مرضی کا خیال کر
کے بےانصاف تکلیف کا غم صبر سے برداشت کرے
تو یہ اللہ کا فضل ہے۔ 20 بےشک اِس میں فخر کی کوئی
بات نہیں اگر آپ صبر سے پٹائی کی وہ سزا برداشت
کریں جو آپ کو غلط کام کرنے کی وجہ سے ملی ہو۔
لیکن اگر آپ کو اچھا کام کرنے کی وجہ سے دُکھ سہنا
پڑے اور آپ یہ سزا صبر سے برداشت کریں تو یہ اللہ
کا فضل ہے۔ 21 آپ کو اِسی کے لئے بُلایا گیا ہے۔ کیونکہ
مسیح نے آپ کی خاطر دُکھ سہنے میں آپ کے لئے ایک
نمونہ چھوڑا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اُس کے نقشِ
قدم پر چلیں۔ 22 اُس نے تو کوئی گناہ نہ کیا، اور نہ کوئی
فریب کی بات اُس کے منہ سے نکلی۔ 23 جب لوگوں
نے اُسے گالیاں دیں تو اُس نے جواب میں گالیاں نہ
دیں۔ جب اُسے دُکھ سہنا پڑا تو اُس نے کسی کو دھمکی نہ
دی بلکہ اُس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا جو
انصاف سے عدالت کرتا ہے۔ 24 مسیح خود اپنے بدن
پر ہمارے گناہوں کو صلیب پر لے گیا تاکہ ہم گناہوں
کے اعتبار سے مر جائیں اور یوں ہمارا گناہ سے تعلق ختم
ہو جائے۔ اب وہ چاہتا ہے کہ ہم راست بازی کی زندگی
گزاریں۔ کیونکہ آپ کو اُسی کے زخموں کے وسیلے سے
شفا ملی ہے۔ 25 پہلے آپ آوارہ بھیڑوں کی طرح آوارہ
پھر رہے تھے، لیکن اب آپ اپنی جانوں کے چرواہے
اور نگران کے پاس لوٹ آئے ہیں۔

بیوی اور شوہر

3 اِسی طرح آپ بیویوں کو بھی اپنے اپنے شوہر کے
تابع رہنا ہے۔ کیونکہ اِس طرح وہ جو ایمان نہیں
رکھتے اپنی بیوی کے چال چلن سے جیتے جا سکتے ہیں۔
کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی 2 کیونکہ وہ دیکھیں
گے کہ آپ کتنی پاکیزگی سے خدا کے خوف میں زندگی
گزارتی ہیں۔ 3 اِس کی فکر مت کرنا کہ آپ ظاہری
طور پر آراستہ ہوں، مثلاً خاص طور طریقوں سے گُندھے
ہوئے بالوں سے یا سونے کے زیور اور شاندار لباس
پہننے سے۔ 4 اِس کے بجائے اِس کی فکر کریں کہ آپ
کی باطنی شخصیت آراستہ ہو۔ کیونکہ جو روح نرم دلی اور
سکون کے لافانی زیوروں سے سجی ہوئی ہے وہی اللہ کے
نزدیک بیش قیمت ہے۔ 5 ماضی میں اللہ پر اُمید رکھنے
والی مقدّس خواتین بھی اِسی طرح اپنا سنگار کیا کرتی
تھیں۔ یوں وہ اپنے شوہروں کے تابع رہیں، 6 سارہ کی
طرح جو اپنے شوہر ابراہیم کو آقا کہہ کر اُس کی مانتی تھی۔
آپ تو سارہ کی بیٹیاں بن گئی ہیں۔ چنانچہ نیک کام
کریں اور کسی بھی چیز سے نہ ڈریں، خواہ وہ کتنی ہی ڈراؤنی
کیوں نہ ہو۔

7 اِس طرح لازم ہے کہ آپ جو شوہر ہیں سمجھ کے
ساتھ اپنی بیویوں کے ساتھ زندگی گزاریں، یہ جان کر
کہ یہ آپ کی نسبت کمزور ہیں۔ اُن کی عزت کریں،

کیونکہ یہ بھی آپ کے ساتھ زندگی کے فضل کی وارث
ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اِس میں بےپروائی کرنے سے آپ
کی دعائیہ زندگی میں رُکاوٹ پیدا ہو جائے۔

نیک زندگی گزارنے کی وجہ سے دُکھ

8 آخر میں ایک اَور بات، آپ سب ایک ہی سوچ
رکھیں اور ایک دوسرے سے تعلقات میں ہم دردی،
پیار، رحم اور حلیمی کا اظہار کریں۔ 9 کسی کے غلط کام
کے جواب میں غلط کام مت کرنا، نہ کسی کی گالیوں
کے جواب میں گالی دینا۔ اِس کے بجائے جواب میں
ایسے شخص کو برکت دیں، کیونکہ اللہ نے آپ کو بھی اِس
لئے بُلایا ہے کہ آپ اُس کی برکت وراثت میں پائیں۔
10 کلامِ مقدّس یوں فرماتا ہے،

”کون مزے سے زندگی گزارنا
اور اچھے دن دیکھنا چاہتا ہے؟
وہ اپنی زبان کو شریر باتیں کرنے سے روکے
اور اپنے ہونٹوں کو جھوٹ بولنے سے۔
11 وہ بُرائی سے منہ پھیر کر نیک کام کرے،
صلح سلامتی کا طالب ہو کر
اُس کے پیچھے لگا رہے۔
12 کیونکہ رب کی آنکھیں
راست بازوں پر لگی رہتی ہیں،
اور اُس کے کان
اُن کی دعاؤں کی طرف مائل ہیں۔
لیکن رب کا چہرہ اُن کے خلاف ہے
جو غلط کام کرتے ہیں۔“

13 اگر آپ نیک کام کرنے میں سرگرم ہوں تو کون
آپ کو نقصان پہنچائے گا؟ 14 لیکن اگر آپ کو راست
کام کرنے کی وجہ سے دُکھ بھی اُٹھانا پڑے تو آپ مبارک
ہیں۔ اُن کی دھمکیوں سے مت ڈرنا اور مت گھبرانا
15 بلکہ اپنے دلوں میں خداوند مسیح کو مخصوص و مقدّس
جانیں۔ اور جو بھی آپ سے آپ کی مسیح پر اُمید کے
بارے میں پوچھے ہر وقت اُسے جواب دینے کے لئے
تیار رہیں۔ لیکن نرم دلی سے اور خدا کے خوف کے ساتھ
جواب دیں۔ 16 ساتھ ساتھ آپ کا ضمیر صاف ہو۔ پھر
جو لوگ آپ کے مسیح میں اچھے چال چلن کے بارے
میں غلط باتیں کر رہے ہیں اُنہیں اپنی تہمت پر شرم
آئے گی۔ 17 یاد رہے کہ غلط کام کرنے کی وجہ سے
دُکھ سہنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ ہم نیک کام کرنے
کی وجہ سے تکلیف اُٹھائیں، بشرطیکہ یہ اللہ کی مرضی ہو۔
18 کیونکہ مسیح نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کی خاطر
ایک بار سدا کے لئے موت سہی۔ ہاں، جو راست باز
ہے اُس نے یہ ناراستوں کے لئے کیا تاکہ آپ کو اللہ
کے پاس پہنچائے۔ اُسے بدن کے اعتبار سے سزائے
موت دی گئی، لیکن روح کے اعتبار سے اُسے زندہ کر
دیا گیا۔ 19 اِس روح کے ذریعے اُس نے جا کر قیدی
روحوں کو پیغام دیا۔ 20 یہ اُن کی روحیں تھیں جو اُن دنوں
میں نافرمان تھے جب نوح اپنی کشتی بنا رہا تھا۔ اُس وقت
اللہ صبر سے انتظار کرتا رہا، لیکن آخرکار صرف چند ایک
لوگ یعنی آٹھ افراد پانی میں سے گزر کر بچ نکلے۔ 21 یہ
پانی اُس بپتسمے کی طرف اشارہ ہے جو اِس وقت آپ
کو نجات دلاتا ہے۔ اِس سے جسم کی گندگی دُور نہیں
کی جاتی بلکہ بپتسمہ لیتے وقت ہم اللہ سے عرض کرتے
ہیں کہ وہ ہمارا ضمیر پاک صاف کر دے۔ پھر یہ آپ
کو عیسیٰ مسیح کے جی اُٹھنے سے نجات دلاتا ہے۔ 22 اب
مسیح آسمان پر جا کر اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا ہے جہاں

فرشتے، اختیار والے اور قوتیں اُس کے تابع ہیں۔

تبدیل شدہ زندگیاں

4 اب چونکہ مسیح نے جسمانی طور پر دُکھ اُٹھایا اِس
لئے آپ بھی اپنے آپ کو اُس کی سی سوچ
سے لیس کریں۔ کیونکہ جس نے مسیح کی خاطر جسمانی
طور پر دُکھ سہہ لیا ہے اُس نے گناہ سے نپٹ لیا ہے۔
2 نتیجے میں وہ زمین پر اپنی باقی زندگی انسان کی بُری
خواہشات پوری کرنے میں نہیں گزارے گا بلکہ اللہ
کی مرضی پوری کرنے میں۔ 3 ماضی میں آپ نے کافی
وقت وہ کچھ کرنے میں گزارا جو غیرایمان دار پسند کرتے
ہیں یعنی عیاشی، شہوت پرستی، نشہ بازی، شراب نوشی،
رنگ رلیوں، ناچ رنگ اور گھنونی بُت پرستی میں۔ 4 اب
آپ کے غیرایمان دار دوست تعجب کرتے ہیں کہ آپ
اُن کے ساتھ مل کر عیاشی کے اِس تیز دھارے میں
چھلانگ نہیں لگاتے۔ اِس لئے وہ آپ پر کفر بکتے ہیں۔
5 لیکن اُنہیں اللہ کو جواب دینا پڑے گا جو زندوں اور
مُردوں کی عدالت کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ 6 یہی
وجہ ہے کہ اللہ کی خوش خبری اُنہیں بھی سنائی گئی جو اب
مُردہ ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ کے سامنے روح میں
زندگی گزار سکیں اگرچہ انسانی لحاظ سے اُن کے جسم کی
عدالت کی گئی ہے۔

اپنی نعمتوں سے ایک دوسرے کی خدمت کریں

7 تمام چیزوں کا خاتمہ قریب آ گیا ہے۔ چنانچہ دعا
کرنے کے لئے چست اور ہوش مند رہیں۔ 8 سب سے
ضروری بات یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے سے لگاتار
محبت رکھیں، کیونکہ محبت گناہوں کی بڑی تعداد پر پردہ
ڈال دیتی ہے۔ 9 بڑبڑائے بغیر ایک دوسرے کی مہمان
نوازی کریں۔ 10 اللہ اپنا فضل مختلف نعمتوں سے ظاہر
کرتا ہے۔ فضل کا یہ انتظام وفاداری سے چلاتے ہوئے
ایک دوسرے کی خدمت کریں، ہر ایک اُس نعمت سے
جو اُسے ملی ہے۔ 11 اگر کوئی بولے تو اللہ کے سے الفاظ
کے ساتھ بولے۔ اگر کوئی خدمت کرے تو اُس طاقت
کے ذریعے جو اللہ اُسے مہیا کرتا ہے، کیونکہ اِس طرح
ہی اللہ کو عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے جلال دیا جائے گا۔
ازل سے ابد تک جلال اور قدرت اُسی کی ہو! آمین۔

آپ کی مصیبت غیرمعمولی نہیں ہے

12 عزیزو، ایذارسانی کی اُس آگ پر تعجب نہ کریں
جو آپ کو آزمانے کے لئے آپ پر آن پڑی ہے۔ یہ
مت سوچنا کہ میرے ساتھ کیسی غیرمعمولی بات ہو
رہی ہے۔ 13 بلکہ خوشی منائیں کہ آپ مسیح کے دُکھوں
میں شریک ہو رہے ہیں۔ کیونکہ پھر آپ اُس وقت بھی
خوشی منائیں گے جب مسیح کا جلال ظاہر ہو گا۔ 14 اگر
لوگ اِس لئے آپ کی بےعزتی کرتے ہیں کہ آپ
مسیح کے پیروکار ہیں تو آپ مبارک ہیں۔ کیونکہ اِس کا
مطلب ہے کہ اللہ کا جلالی روح آپ پر ٹھہرا ہوا ہے۔
15 اگر آپ میں سے کسی کو دُکھ اُٹھانا پڑے تو یہ اِس لئے
نہیں ہونا چاہئے کہ آپ قاتل، چور، مجرم یا فسادی
ہیں۔ 16 لیکن اگر آپ کو مسیح کے پیروکار ہونے کی وجہ
سے دُکھ اُٹھانا پڑے تو نہ شرمائیں بلکہ مسیح کے نام میں
اللہ کی حمد و ثنا کریں۔

17 کیونکہ اب وقت آ گیا ہے کہ اللہ کی عدالت شروع
ہو جائے، اور پہلے اُس کے گھر والوں کی عدالت کی
جائے گی۔ اگر ایسا ہے تو پھر اِس کا انجام اُن کے لئے کیا

ہو گا جو اللہ کی خوش خبری کے تابع نہیں ہیں؟ 18 اور
اگر راست باز مشکل سے بچیں گے تو پھر بے دین اور
گناہ گار کا کیا ہو گا؟ 19 چنانچہ جو اللہ کی مرضی سے
دُکھ اُٹھا رہے ہیں وہ نیک کام کرنے سے باز نہ آئیں
بلکہ اپنی جانوں کو اُسی کے حوالے کریں جو اُن کا وفادار
خالق ہے۔

اللہ کا گلہ

5 اب مَیں آپ کو جو جماعتوں کے بزرگ ہیں
نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں خود بھی بزرگ
ہوں بلکہ مسیح کے دُکھوں کا گواہ بھی ہوں، اور مَیں آپ
کے ساتھ اُس آنے والے جلال میں شریک ہو جاؤں
گا جو ظاہر ہو جائے گا۔ اِس حیثیت سے مَیں آپ سے
اپیل کرتا ہوں، 2 گلہ بان ہوتے ہوئے اللہ کے اُس
گلے کی دیکھ بھال کریں جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔
یہ خدمت مجبوراً نہ کریں بلکہ خوشی سے، کیونکہ یہ اللہ
کی مرضی ہے۔ لالچ کے بغیر پوری لگن سے یہ خدمت
سرانجام دیں۔ 3 جنہیں آپ کے سپرد کیا گیا ہے اُن
پر حکومت مت کرنا بلکہ گلے کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔
4 پھر جب ہمارا سردار گلہ بان ظاہر ہو گا تو آپ کو جلال
کا غیر فانی تاج ملے گا۔

5 اِسی طرح لازم ہے کہ آپ جو جوان ہیں بزرگوں
کے تابع رہیں۔ سب انکساری کا لباس پہن کر ایک
دوسرے کی خدمت کریں، کیونکہ اللہ مغروروں کا مقابلہ
کرتا لیکن فروتنوں پر مہربانی کرتا ہے۔ 6 چنانچہ اللہ کے
قادر ہاتھ کے نیچے جھک جائیں تاکہ وہ موزوں وقت پر
آپ کو سرفراز کرے۔ 7 اپنی تمام پریشانیاں اُس پر ڈال
دیں، کیونکہ وہ آپ کی فکر کرتا ہے۔
8 ہوش مند رہیں، جاگتے رہیں۔ آپ کا دشمن ابلیس
گرجتے ہوئے شیر ببر کی طرح گھومتا پھرتا اور کسی کو
ہڑپ کر لینے کی تلاش میں رہتا ہے۔ 9 ایمان میں
مضبوط رہ کر اُس کا مقابلہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے
کہ پوری دنیا میں آپ کے بھائی اِسی قسم کا دُکھ اُٹھا رہے
ہیں۔ 10 لیکن آپ کو زیادہ دیر کے لئے دُکھ اُٹھانا نہیں
پڑے گا۔ کیونکہ ہر طرح کے فضل کا خدا جس نے آپ
کو مسیح میں اپنے ابدی جلال میں شریک ہونے کے لئے
بُلایا ہے وہ خود آپ کو کاملیت تک پہنچائے گا، مضبوط
بنائے گا، تقویت دے گا اور ایک ٹھوس بنیاد پر کھڑا
کرے گا۔ 11 ابد تک قدرت اُسی کو حاصل رہے۔
آمین۔

آخری سلام

12 مَیں آپ کو یہ مختصر خط سلوانس کی مدد سے لکھ
رہا ہوں جسے مَیں وفادار بھائی سمجھتا ہوں۔ مَیں اِس
سے آپ کی حوصلہ افزائی اور اِس کی تصدیق کرنا چاہتا
ہوں کہ یہی اللہ کا حقیقی فضل ہے۔ اِس پر قائم رہیں۔
13 بابل میں جو جماعت اللہ نے آپ کی طرح چنی
ہے وہ آپ کو سلام کہتی ہے، اور اِسی طرح میرا بیٹا
مرقس بھی۔ 14 ایک دوسرے کو محبت کا بوسہ دینا۔
آپ سب کی جو مسیح میں ہیں سلامتی ہو۔

پطرس کا دوسرا عام خط

1 یہ خط عیسیٰ مسیح کے خادم اور رسول شمعون پطرس
کی طرف سے ہے۔
مَیں اُن سب کو لکھ رہا ہوں جنہیں ہمارے خدا اور
نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کی راست بازی کے وسیلے سے
وہی بیش قیمت ایمان بخشا گیا ہے جو ہمیں بھی ملا۔
2 خدا کرے کہ آپ اُسے اور ہمارے خداوند عیسیٰ
کو جاننے میں ترقی کرتے کرتے کثرت سے فضل اور
سلامتی پاتے جائیں۔

اللہ کا بُلاوا

3 اللہ نے اپنی الٰہی قدرت سے ہمیں وہ سب کچھ عطا
کیا ہے جو خدا ترس زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔
اور ہمیں یہ اُسے جان لینے سے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ
اُس نے ہمیں اپنے ذاتی جلال اور قدرت کے ذریعے
بُلایا ہے۔ 4 اِس جلال اور قدرت سے اُس نے ہمیں وہ
عظیم اور بیش قیمت چیزیں دی ہیں جن کا وعدہ اُس نے
کیا تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ آپ اِن سے دنیا کی بُری
خواہشات سے پیدا ہونے والے فساد سے بچ کر اُس کی
الٰہی ذات میں شریک ہو جائیں۔ 5 یہ سب کچھ پیشِ نظر
رکھ کر پوری لگن سے کوشش کریں کہ آپ کے ایمان
سے اخلاق پیدا ہو جائے، اخلاق سے علم، 6 علم سے
ضبطِ نفس، ضبطِ نفس سے ثابت قدمی، ثابت قدمی سے
خدا ترس زندگی، 7 خدا ترس زندگی سے برادرانہ شفقت اور
برادرانہ شفقت سے سب کے لئے محبت۔ 8 کیونکہ جتنا
ہی آپ اِن خوبیوں میں بڑھتے جائیں گے اُتنا ہی یہ آپ
کو اِس سے محفوظ رکھیں گی کہ آپ ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کو جاننے میں سُست اور بے پھل رہیں۔ 9 لیکن
جس میں یہ خوبیاں نہیں ہیں اُس کی نظر اِتنی کمزور ہے
کہ وہ اندھا ہے۔ وہ بھول گیا ہے کہ اُسے اُس کے
گزرے گناہوں سے پاک صاف کیا گیا ہے۔
10 چنانچہ بھائیو، مزید لگن سے اپنے بُلاوے اور چناؤ
کی تصدیق کرنے میں کوشاں رہیں۔ کیونکہ یہ کرنے
سے آپ گر جانے سے بچیں گے 11 اور اللہ بڑی خوشی
سے آپ کو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کی
بادشاہی میں داخل ہونے کی اجازت دے گا۔
12 اِس لئے مَیں ہمیشہ آپ کو اِن باتوں کی یاد دلاتا

رہوں گا، حالانکہ آپ اِن سے واقف ہیں اور مضبوطی
سے اُس سچائی پر قائم ہیں جو آپ کو ملی ہے۔ 13 بلکہ
مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جتنی اَور دیر مَیں جسم کی اِس
جھونپڑی میں رہتا ہوں آپ کو اِن باتوں کی یاد دلانے
سے اُبھارتا رہوں۔ 14 کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اب
میری یہ جھونپڑی جلد ہی ڈھا دی جائے گی۔ ہمارے
خداوند عیسیٰ مسیح نے بھی مجھ پر یہ ظاہر کیا تھا۔ 15 لیکن
مَیں پوری کوشش کروں گا کہ میرے کوچ کر جانے کے
بعد بھی آپ ہر وقت اِن باتوں کو یاد رکھ سکیں۔

مسیح کے جلال کے گواہ

16 کیونکہ جب ہم نے آپ کو اپنے اور آپ کے
خداوند مسیح کی قدرت اور آمد کے بارے میں بتایا تو ہم
چالاکی سے گھڑے قصے کہانیوں پر انحصار نہیں کر رہے
تھے بلکہ ہم نے یہ گواہوں کی حیثیت سے بتایا۔ کیونکہ
ہم نے اپنی ہی آنکھوں سے اُس کی عظمت دیکھی تھی۔
17 ہم موجود تھے جب اُسے خدا باپ سے عزت و جلال
ملا، جب ایک آواز نے اللہ کی پُرجلال شان سے آ کر
کہا، ”یہ میرا پیارا فرزند ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔“
18 جب ہم اُس کے ساتھ مقدّس پہاڑ پر تھے تو ہم نے
خود یہ آواز آسمان سے آتی سنی۔

19 اِس تجربے کی بنا پر ہمارا نبیوں کے پیغام پر اعتماد
زیادہ مضبوط ہے۔ آپ اچھا کریں گے اگر اِس پر خوب
دھیان دیں۔ کیونکہ یہ کسی تاریک جگہ میں روشنی کی مانند
ہے جو اُس وقت تک چمکتی رہے گی جب تک پَو پھٹ
کر صبح کا ستارہ آپ کے دلوں میں طلوع نہ ہو جائے۔
20 سب سے بڑھ کر آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے
کہ کلامِ مقدّس کی کوئی بھی پیش گوئی نبی کی اپنی ہی
تفسیر سے پیدا نہیں ہوتی۔ 21 کیونکہ کوئی بھی پیش
گوئی کبھی بھی انسان کی تحریک سے وجود میں نہیں آئی
بلکہ پیش گوئی کرتے وقت انسانوں نے روح القدس سے
تحریک پا کر اللہ کی طرف سے بات کی۔

جھوٹے اُستاد

2 لیکن جس طرح ماضی میں اسرائیل قوم میں
جھوٹے نبی بھی تھے، اُسی طرح آپ میں
سے بھی جھوٹے اُستاد کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ خدا
کی جماعتوں میں مہلک تعلیمات پھیلائیں گے بلکہ
اپنے مالک کو جاننے سے انکار بھی کریں گے جس نے
اُنہیں خرید لیا تھا۔ ایسی حرکتوں سے یہ جلد ہی اپنے
آپ پر ہلاکت لائیں گے۔ 2 بہت سے لوگ اُن کی
عیاش حرکتوں کی پیروی کریں گے، اور اِس وجہ سے
دوسرے سچائی کی راہ پر کفر بکیں گے۔ 3 لالچ کے سبب
سے یہ اُستاد آپ کو فرضی کہانیاں سنا کر آپ کی لُوٹ
کھسوٹ کریں گے۔ لیکن اللہ نے بڑی دیر سے اُنہیں
مجرم ٹھہرایا، اور اُس کا فیصلہ سُست رفتار نہیں ہے۔ ہاں،
اُن کا منصف اونگھ نہیں رہا بلکہ اُنہیں ہلاک کرنے کے
لئے تیار کھڑا ہے۔
4 دیکھیں، اللہ نے اُن فرشتوں کو بچنے نہ دیا جنہوں
نے گناہ کیا بلکہ اُنہیں تاریکی کی زنجیروں میں باندھ کر
جہنم میں ڈال دیا جہاں وہ عدالت کے دن تک محفوظ
رہیں گے۔ 5 اِسی طرح اُس نے قدیم دنیا کو بچنے نہ دیا
بلکہ اُس کے بےدین باشندوں پر سیلاب کو آنے دیا۔
اُس نے صرف راست بازی کے پیغمبر نوح کو سات
اَور جانوں سمیت بچایا۔ 6 اور اُس نے سدوم اور عمورہ
کے شہروں کو مجرم قرار دے کر راکھ کر دیا۔ یوں اللہ

نے اُنہیں عبرت بنا کر دکھایا کہ بے دینوں کے ساتھ کیا
کچھ کیا جائے گا۔ 7 ساتھ ساتھ اُس نے لوط کو بچایا جو
راست باز تھا اور بے اصول لوگوں کے گندے چال
چلن دیکھ دیکھ کر پِستا رہا۔ 8 کیونکہ یہ راست باز آدمی اُن
کے درمیان بستا تھا، اور اُس کی راست باز جان روز بہ
روز اُن کی شریر حرکتیں دیکھ اور سن کر سخت عذاب میں
پھنسی رہی۔ 9 یوں ظاہر ہے کہ رب دین دار لوگوں کو
آزمائش سے بچانا اور بے دینوں کو عدالت کے دن تک
سزا کے تحت رکھنا جانتا ہے، 10 خاص کر اُنہیں جو اپنے
جسم کی گندی خواہشات کے پیچھے لگے رہتے اور خداوند
کے اختیار کو حقیر جانتے ہیں۔

یہ لوگ گستاخ اور مغرور ہیں اور جلالی ہستیوں پر کفر
بکنے سے نہیں ڈرتے۔ 11 اِس کے مقابلے میں فرشتے
بھی جو کہیں زیادہ طاقت ور اور قوی ہیں رب کے حضور
ایسی ہستیوں پر بہتان اور الزامات لگانے کی جرأت نہیں
کرتے۔ 12 لیکن یہ جھوٹے اُستاد بےعقل جانوروں کی
مانند ہیں، جو فطری طور پر اِس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ
اُنہیں پکڑا اور ختم کیا جائے۔ جو کچھ وہ نہیں سمجھتے
اُس پر وہ کفر بکتے ہیں۔ اور جنگلی جانوروں کی طرح وہ
بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ 13 یوں جو نقصان اُنہوں
نے دوسروں کو پہنچایا وہی اُنہیں خود بُھگتنا پڑے گا۔ اُن
کے نزدیک لطف اُٹھانے سے مراد یہ ہے کہ دن کے
وقت کھل کر عیش کریں۔ وہ داغ اور دھبے ہیں جو آپ
کی ضیافتوں میں شریک ہو کر اپنی دغا بازیوں کی رنگ
رلیاں مناتے ہیں۔ 14 اُن کی آنکھیں ہر وقت کسی بدکار
عورت سے زنا کرنے کی تلاش میں رہتی ہیں اور گناہ
کرنے سے کبھی نہیں رُکتیں۔ وہ کمزور لوگوں کو غلط کام
کرنے کے لئے اُکساتے اور لالچ کرنے میں ماہر ہیں۔
اُن پر اللہ کی لعنت! 15 وہ صحیح راہ سے ہٹ کر آوارہ پھر
رہے اور بلعام بن بعور کے نقشِ قدم پر چل رہے
ہیں، کیونکہ بلعام نے پیسوں کے لالچ میں غلط کام
کیا۔ 16 لیکن گدھی نے اُسے اِس گناہ کے سبب سے
ڈانٹا۔ اِس جانور نے جو بولنے کے قابل نہیں تھا انسان
کی سی آواز میں بات کی اور نبی کو اُس کی دیوانگی سے
روک دیا۔

17 یہ لوگ سوکھے ہوئے چشمے اور آندھی سے دھکیلے
ہوئے بادل ہیں۔ اِن کی تقدیر اندھیرے کا تاریک ترین
حصہ ہے۔ 18 یہ مغرور باتیں کرتے ہیں جن کے پیچھے
کچھ نہیں ہے اور غیراخلاقی جسمانی شہوتوں سے ایسے
لوگوں کو اُکساتے ہیں جو حال ہی میں دھوکے کی زندگی
گزارنے والوں میں سے بچ نکلے ہیں۔ 19 یہ اُنہیں
آزاد کرنے کا وعدہ کرتے ہیں جبکہ خود بدکاری کے غلام
ہیں۔ کیونکہ انسان اُسی کا غلام ہے جو اُس پر غالب آ گیا
ہے۔ 20 اور جو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح
کو جان لینے سے اِس دنیا کی آلودگی سے بچ نکلتے ہیں،
لیکن بعد میں ایک بار پھر اِس میں پھنس کر مغلوب ہو
جاتے ہیں اُن کا انجام پہلے کی نسبت زیادہ بُرا ہو جاتا
ہے۔ 21 ہاں، جن لوگوں نے راست بازی کی راہ کو
جان لیا، لیکن بعد میں اُس مقدّس حکم سے منہ پھیر لیا
جو اُن کے حوالے کیا گیا تھا، اُن کے لئے بہتر ہوتا کہ
وہ اِس راہ سے کبھی واقف نہ ہوتے۔ 22 اُن پر یہ محاورہ
صادق آتا ہے کہ ”کُتا اپنی قَے کے پاس واپس آ جاتا
ہے۔“ اور یہ بھی کہ ”سؤرنی نہانے کے بعد دوبارہ کیچڑ
میں لوٹنے لگتی ہے۔“

خداوند کی آمد کا وعدہ

3 عزیزو، یہ اب دوسرا خط ہے جو مَیں نے آپ
کو لکھ دیا ہے۔ دونوں خطوں میں مَیں نے کئی
باتوں کی یاد دلا کر آپ کے ذہنوں میں پاک سوچ
اُبھارنے کی کوشش کی۔ 2 مَیں چاہتا ہوں کہ آپ وہ کچھ
یاد رکھیں جس کی پیش گوئی مقدّس نبیوں نے کی تھی اور
ساتھ ساتھ ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کا وہ حکم بھی
جو آپ کو اپنے رسولوں کی معرفت ملا۔ 3 اوّل آپ کو یہ
بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اِن آخری دنوں میں ایسے
لوگ آئیں گے جو مذاق اُڑا کر اپنی شہوتوں کے قبضے میں
رہیں گے۔ 4 وہ پوچھیں گے، ”عیسیٰ نے آنے کا وعدہ تو
کیا، لیکن وہ کہاں ہے؟ ہمارے باپ دادا تو مر چکے ہیں،
اور دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک سب کچھ ویسے کا
ویسا ہی ہے۔“ 5 لیکن یہ لوگ نظرانداز کرتے ہیں کہ
قدیم زمانے میں اللہ کے حکم پر آسمانوں کی تخلیق ہوئی
اور زمین پانی میں سے اور پانی کے ذریعے وجود میں آئی۔
6 اِسی پانی کے ذریعے قدیم زمانے کی دنیا پر سیلاب آیا اور
سب کچھ تباہ ہوا۔ 7 اور اللہ کے اِسی حکم نے موجودہ
آسمان اور زمین کو آگ کے لئے محفوظ کر رکھا ہے، اُس
دن کے لئے جب بےدین لوگوں کی عدالت کی جائے گی
اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

8 لیکن میرے عزیزو، ایک بات آپ سے پوشیدہ نہ
رہے۔ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار سال کے برابر
ہے اور ہزار سال ایک دن کے برابر۔ 9 خداوند اپنا وعدہ
پورا کرنے میں دیر نہیں کرتا جس طرح کچھ لوگ سمجھتے ہیں
بلکہ وہ تو آپ کی خاطر صبر کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں
چاہتا کہ کوئی ہلاک ہو جائے بلکہ یہ کہ سب توبہ کی
نوبت تک پہنچیں۔

10 لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آئے گا۔ آسمان
بڑے شور کے ساتھ ختم ہو جائیں گے، اجرامِ فلکی آگ
میں پگھل جائیں گے اور زمین اُس کے کاموں سمیت
ظاہر ہو کر عدالت میں پیش کی جائے گی۔ 11 اب
سوچیں، اگر سب کچھ اِس طرح ختم ہو جائے گا تو پھر
آپ کس قسم کے لوگ ہونے چاہئیں؟ آپ کو مقدّس
اور خداترس زندگی گزارتے ہوئے 12 اللہ کے دن کی راہ
دیکھنی چاہئے۔ ہاں، آپ کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ
وہ دن جلدی آئے جب آسمان جل جائیں گے اور اجرامِ
فلکی آگ میں پگھل جائیں گے۔ 13 لیکن ہم اُن نئے
آسمانوں اور نئی زمین کے انتظار میں ہیں جن کا وعدہ اللہ
نے کیا ہے۔ اور وہاں راستی سکونت کرے گی۔

14 چنانچہ عزیزو، چونکہ آپ اِس انتظار میں ہیں اِس
لئے پوری لگن کے ساتھ کوشاں رہیں کہ آپ اللہ کے
نزدیک بےداغ اور بےالزام ٹھہریں اور آپ کی اُس
کے ساتھ صلح ہو۔ 15 یاد رکھیں کہ ہمارے خداوند کا صبر
لوگوں کو نجات پانے کا موقع دیتا ہے۔ ہمارے عزیز بھائی
پولس نے بھی اُس حکمت کے مطابق جو اللہ نے اُسے
عطا کی ہے آپ کو یہی کچھ لکھا ہے۔ 16 وہ یہی کچھ
اپنے تمام خطوں میں لکھتا ہے جب وہ اِس مضمون کا
ذکر کرتا ہے۔ اُس کے خطوں میں کچھ ایسی باتیں ہیں
جو سمجھنے میں مشکل ہیں اور جنہیں جاہل اور کمزور لوگ
توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں، بالکل اُسی طرح جس طرح
وہ باقی صحیفوں کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔ لیکن اِس سے
وہ اپنے آپ کو ہی ہلاک کر رہے ہیں۔

17 میرے عزیزو، مَیں آپ کو وقت سے پہلے اِن
باتوں سے آگاہ کر رہا ہوں۔ اِس لئے خبردار رہیں تاکہ
بےاصول لوگوں کی غلط سوچ آپ کو بہکا کر آپ کو محفوظ

مقام سے ہٹا نہ دے۔ 18 اِس کے بجائے ہمارے خداوند اور نجات دہندہ عیسیٰ مسیح کے فضل اور علم میں ترقی کرتے رہیں۔ اُسے اب اور ابد تک جلال حاصل ہوتا رہے! آمین۔

یوحنا کا پہلا عام خط

زندگی کا کلام

1 ہم آپ کو اُس کی منادی کرتے ہیں جو ابتدا
سے تھا، جسے ہم نے اپنے کانوں سے سنا، اپنی
آنکھوں سے دیکھا، جس کا مشاہدہ ہم نے کیا اور جسے ہم
نے اپنے ہاتھوں سے چھوا۔ وہی زندگی کا کلام ہے۔ 2 وہ
جو خود زندگی تھا ظاہر ہوا، ہم نے اُسے دیکھا۔ اور اب ہم
گواہی دے کر آپ کو اُس ابدی زندگی کی منادی کرتے
ہیں جو خدا باپ کے پاس تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔
3 ہم آپ کو وہ کچھ سناتے ہیں جو ہم نے خود دیکھ اور سن
لیا ہے تاکہ آپ بھی ہماری رفاقت میں شریک ہو جائیں۔
اور ہماری رفاقت خدا باپ اور اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح
کے ساتھ ہے۔ 4 ہم یہ اِس لئے لکھ رہے ہیں تاکہ
ہماری خوشی پوری ہو جائے۔

اللہ نور ہے

5 جو پیغام ہم نے اُس سے سنا اور آپ کو سنا رہے
ہیں وہ یہ ہے، اللہ نور ہے اور اُس میں تاریکی ہے ہی
نہیں۔ 6 جب ہم تاریکی میں چلتے ہوئے اللہ کے ساتھ
رفاقت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم جھوٹ بول رہے
اور سچائی کے مطابق زندگی نہیں گزار رہے۔ 7 لیکن
جب ہم نور میں چلتے ہیں، بالکل اُسی طرح جس طرح
اللہ نور میں ہے، تو پھر ہم ایک دوسرے کے ساتھ
رفاقت رکھتے ہیں اور اُس کے فرزند عیسیٰ کا خون ہمیں
تمام گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے۔
8 اگر ہم گناہ سے پاک ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم اپنے
آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں ہے۔
9 لیکن اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ وفادار اور
راست ثابت ہو گا۔ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے
ہمیں تمام ناراستی سے پاک صاف کرے گا۔ 10 اگر ہم
دعویٰ کریں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو ہم اُسے جھوٹا قرار
دیتے ہیں اور اُس کا کلام ہمارے اندر نہیں ہے۔

مسیح ہماری شفاعت کرتا ہے

2 میرے بچو، مَیں آپ کو یہ اِس لئے لکھ رہا ہوں
کہ آپ گناہ نہ کریں۔ لیکن اگر کوئی گناہ کرے
تو ایک ہے جو خدا باپ کے سامنے ہماری شفاعت کرتا
ہے، عیسیٰ مسیح جو راست ہے۔ 2 وہی ہمارے گناہوں کا
کفارہ دینے والی قربانی ہے، اور نہ صرف ہمارے گناہوں

کا بلکہ پوری دنیا کے گناہوں کا بھی۔
3 اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہم نے اُسے جان لیا
ہے، جب ہم اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ 4 جو کہتا
ہے، ”مَیں اُسے جانتا ہوں“ لیکن اُس کے احکام پر
عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور سچائی اُس میں نہیں ہے۔
5 لیکن جو اُس کے کلام کی پیروی کرتا ہے اُس میں اللہ
کی محبت حقیقتاً تکمیل تک پہنچ گئی ہے۔ اِس سے ہمیں
پتا چلتا ہے کہ ہم اُس میں ہیں۔ 6 جو کہتا ہے کہ وہ اُس
میں قائم ہے اُس کے لئے لازم ہے کہ وہ یوں چلے
جس طرح عیسیٰ چلتا تھا۔

ایک نیا حکم

7 عزیزو، مَیں آپ کو کوئی نیا حکم نہیں لکھ رہا، بلکہ
وہی پرانا حکم جو آپ کو شروع سے ملا ہے۔ یہ پرانا حکم
وہی پیغام ہے جو آپ نے سن لیا ہے۔ 8 لیکن دوسری
طرف سے یہ حکم نیا بھی ہے، اور اِس کی سچائی مسیح اور
آپ میں ظاہر ہوئی ہے۔ کیونکہ تاریکی ختم ہونے والی
ہے اور حقیقی روشنی چمکنے لگ گئی ہے۔
9 جو نور میں ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے بھائی سے
نفرت کرتا ہے وہ اب تک تاریکی میں ہے۔ 10 جو اپنے
بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور اُس میں
کوئی بھی چیز نہیں پائی جاتی جو ٹھوکر کا باعث بن سکے۔
11 لیکن جو اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وہ تاریکی ہی
میں ہے اور اندھیرے میں چلتا پھرتا ہے۔ اُس کو یہ نہیں
معلوم کہ وہ کہاں جا رہا ہے، کیونکہ تاریکی نے اُسے اندھا
کر رکھا ہے۔
12 پیارے بچو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ
آپ کے گناہوں کو اُس کے نام کی خاطر معاف کر دیا
گیا ہے۔ 13 والدو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں
کہ آپ نے اُسے جان لیا ہے جو ابتدا ہی سے ہے۔
جوان مردو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ
ابلیس پر غالب آ گئے ہیں۔ بچو، مَیں آپ کو اِس لئے لکھ
رہا ہوں کہ آپ نے باپ کو جان لیا ہے۔ 14 والدو،
مَیں آپ کو اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے اُسے جان
لیا ہے جو ابتدا ہی سے ہے۔ جوان مردو، مَیں آپ کو اِس
لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ مضبوط ہیں۔ اللہ کا کلام آپ
میں بستا ہے اور آپ ابلیس پر غالب آ گئے ہیں۔
15 دنیا کو پیار مت کرنا، نہ کسی چیز کو جو دنیا میں ہے۔
اگر کوئی دنیا کو پیار کرے تو خدا باپ کی محبت اُس میں
نہیں ہے۔ 16 کیونکہ جو بھی چیز دنیا میں ہے وہ باپ کی
طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہے، خواہ وہ جسم
کی بُری خواہشات، آنکھوں کا لالچ یا اپنی ملکیت پر فخر
ہو۔ 17 دنیا اور اُس کی وہ چیزیں جو انسان چاہتا ہے ختم ہو
رہی ہیں، لیکن جو اللہ کی مرضی پوری کرتا ہے وہ ابد تک
جیتا رہے گا۔

مسیح کا دشمن

18 بچو، اب آخری گھڑی آ پہنچی ہے۔ آپ نے خود سن
لیا ہے کہ مخالفِ مسیح آ رہا ہے، اور حقیقتاً بہت سے
ایسے مخالفِ مسیح آ چکے ہیں۔ اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے
کہ آخری گھڑی آ گئی ہے۔ 19 یہ لوگ ہم میں سے نکلے تو
ہیں، لیکن حقیقت میں ہم میں سے نہیں تھے۔ کیونکہ
اگر وہ ہم میں سے ہوتے تو وہ ہمارے ساتھ ہی رہتے۔
لیکن ہمیں چھوڑنے سے ظاہر ہوا کہ سب ہم میں سے
نہیں ہیں۔
20 لیکن آپ فرق ہیں۔ آپ کو اُس سے جو قدوس

ہے روح کا مسح مل گیا ہے، اور آپ پوری سچائی کو جانتے
ہیں۔ 21 مَیں آپ کو اِس لئے نہیں لکھ رہا کہ آپ سچائی
کو نہیں جانتے بلکہ اِس لئے کہ آپ سچائی جانتے ہیں
اور کہ کوئی بھی جھوٹ سچائی کی طرف سے نہیں آ سکتا۔
22 کون جھوٹا ہے؟ وہ جو عیسیٰ کے مسیح ہونے کا انکار
کرتا ہے۔ مخالفِ مسیح ایسا شخص ہے۔ وہ باپ اور فرزند کا
انکار کرتا ہے۔ 23 جو فرزند کا انکار کرتا ہے اُس کے پاس
باپ بھی نہیں ہے، اور جو فرزند کا اقرار کرتا ہے اُس کے
پاس باپ بھی ہے۔
24 چنانچہ لازم ہے کہ جو کچھ آپ نے ابتدا سے سنا
وہ آپ میں رہے۔ اگر وہ آپ میں رہے تو آپ بھی فرزند
اور باپ میں رہیں گے۔ 25 اور جو وعدہ اُس نے ہم سے
کیا ہے وہ ہے ابدی زندگی۔
26 مَیں آپ کو یہ اُن کے بارے میں لکھ رہا ہوں
جو آپ کو صحیح راہ سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔
27 لیکن آپ کو اُس سے روح کا مسح مل گیا ہے۔ وہ
آپ کے اندر بستا ہے، اِس لئے آپ کو اِس کی ضرورت
ہی نہیں کہ کوئی آپ کو تعلیم دے۔ کیونکہ مسیح کا روح
آپ کو سب باتوں کے بارے میں تعلیم دیتا ہے اور جو
کچھ بھی وہ سکھاتا ہے وہ سچ ہے، جھوٹ نہیں۔ چنانچہ
جس طرح اُس نے آپ کو تعلیم دی ہے، اُسی طرح مسیح
میں رہیں۔
28 اور اب پیارے بچو، اُس میں قائم رہیں تاکہ اُس
کے ظاہر ہونے پر ہم پورے اعتماد کے ساتھ اُس کے
سامنے کھڑے ہو سکیں اور اُس کی آمد پر شرمندہ نہ ہونا
پڑے۔ 29 اگر آپ جانتے ہیں کہ مسیح راست باز ہے
تو آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو بھی راست کام کرتا ہے
وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے۔

اللہ کے فرزند

3 دھیان دیں کہ باپ نے ہم سے کتنی محبت کی
ہے، یہاں تک کہ ہم اللہ کے فرزند کہلاتے
ہیں۔ اور ہم واقعی ہیں بھی۔ اِس لئے دنیا ہمیں نہیں
جانتی۔ وہ تو اُسے بھی نہیں جانتی۔ 2 عزیزو، اب ہم اللہ
کے فرزند ہیں، اور جو کچھ ہم ہوں گے وہ ابھی تک ظاہر
نہیں ہوا ہے۔ لیکن اِتنا ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر
ہو جائے گا تو ہم اُس کی مانند ہوں گے۔ کیونکہ ہم اُس
کا مشاہدہ ویسے ہی کریں گے جیسا وہ ہے۔ 3 جو بھی مسیح
میں یہ اُمید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو پاک صاف رکھتا
ہے، ویسے ہی جیسا مسیح خود ہے۔
4 جو گناہ کرتا ہے وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا
ہے۔ ہاں، گناہ شریعت کی خلاف ورزی ہی ہے۔ 5 لیکن
آپ جانتے ہیں کہ عیسیٰ ہمارے گناہوں کو اُٹھا لے
جانے کے لئے ظاہر ہوا۔ اور اُس میں گناہ نہیں ہے۔
6 جو اُس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ اور جو گناہ
کرتا رہتا ہے نہ تو اُس نے اُسے دیکھا ہے، نہ اُسے
جانا ہے۔
7 پیارے بچو، کسی کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو صحیح
راہ سے ہٹا دے۔ جو راست کام کرتا ہے وہ راست باز،
ہاں مسیح جیسا راست باز ہے۔ 8 جو گناہ کرتا ہے وہ ابلیس
سے ہے، کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا آیا ہے۔
اللہ کا فرزند اِسی لئے ظاہر ہوا کہ ابلیس کا کام تباہ کرے۔
9 جو بھی اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے وہ
گناہ نہیں کرے گا، کیونکہ اللہ کی فطرت اُس میں رہتی
ہے۔ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ اللہ سے پیدا ہو
کر اُس کا فرزند بن گیا ہے۔ 10 اِس سے پتا چلتا ہے
کہ اللہ کے فرزند کون ہیں اور ابلیس کے فرزند کون: جو

راست کام نہیں کرتا، نہ اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے،
وہ اللہ کا فرزند نہیں ہے۔

ایک دوسرے سے محبت رکھنا

11 کیونکہ یہی وہ پیغام ہے جو آپ نے شروع سے سن
رکھا ہے، کہ ہمیں ایک دوسرے سے محبت رکھنا ہے۔
12 قابیل کی طرح نہ ہوں، جو ابلیس کا تھا اور جس
نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اور اُس نے اُس کو قتل کیوں
کیا؟ اِس لئے کہ اُس کا کام بُرا تھا جبکہ بھائی کا کام
راست تھا۔

13 چنانچہ بھائیو، جب دنیا آپ سے نفرت کرتی ہے
تو حیران نہ ہو جائیں۔ 14 ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت
سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہم یہ اِس
لئے جانتے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں سے محبت رکھتے
ہیں۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ اب تک موت کی حالت
میں ہے۔ 15 جو بھی اپنے بھائی سے نفرت رکھتا ہے وہ
قاتل ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ جو قاتل ہے اُس میں
ابدی زندگی نہیں رہتی۔ 16 اِس سے ہی ہم نے محبت کو
جانا ہے کہ مسیح نے ہماری خاطر اپنی جان دے دی۔
اور ہمارا بھی فرض یہی ہے کہ اپنے بھائیوں کی خاطر اپنی
جان دیں۔ 17 اگر کسی کے مالی حالات ٹھیک ہوں اور وہ
اپنے بھائی کی ضرورت مند حالت کو دیکھ کر رحم نہ کرے
تو اُس میں اللہ کی محبت کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟
18 پیارے بچو، آئیں ہم الفاظ اور باتوں سے محبت کا
اظہار نہ کریں بلکہ ہماری محبت عملی اور حقیقی ہو۔

اللہ کے حضور پورا اعتماد

19 غرض اِس سے ہم جان لیتے ہیں کہ ہم سچائی کی
طرف سے ہیں، اور یوں ہی ہم اپنے دل کو تسلی دے
سکتے ہیں 20 جب وہ ہمیں مجرم ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ اللہ
ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ 21 اور
عزیزو، جب ہمارا دل ہمیں مجرم نہیں ٹھہراتا تو ہم
پورے اعتماد کے ساتھ اللہ کے حضور آ سکتے ہیں 22 اور
وہ کچھ پاتے ہیں جو اُس سے مانگتے ہیں۔ کیونکہ ہم اُس
کے احکام پر چلتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جو اُسے
پسند ہے۔ 23 اور اُس کا یہ حکم ہے کہ ہم اُس کے فرزند
عیسیٰ مسیح کے نام پر ایمان لا کر ایک دوسرے سے محبت
رکھیں، جس طرح مسیح نے ہمیں حکم دیا تھا۔ 24 جو اللہ
کے احکام کے تابع رہتا ہے وہ اللہ میں بستا ہے اور اللہ
اُس میں۔ ہم کس طرح جان لیتے ہیں کہ وہ ہم میں
بستا ہے؟ اُس روح کے وسیلے سے جو اُس نے ہمیں
دیا ہے۔

حقیقی اور جھوٹی روح

4 عزیزو، ہر ایک روح کا یقین مت کرنا بلکہ
روحوں کو پرکھ کر معلوم کریں کہ وہ اللہ سے ہیں
یا نہیں، کیونکہ متعدد جھوٹے نبی دنیا میں نکلے ہیں۔
2 اِس سے آپ اللہ کے روح کو پہچان لیتے ہیں: جو بھی
روح اِس کا اعتراف کرتی ہے کہ عیسیٰ مسیح مجسم ہو کر
آیا ہے وہ اللہ سے ہے۔ 3 لیکن جو بھی روح عیسیٰ کے
بارے میں یہ تسلیم نہ کرے وہ اللہ سے نہیں ہے۔
یہ مخالفِ مسیح کی روح ہے جس کے بارے میں آپ
کو خبر ملی کہ وہ آنے والا ہے بلکہ اِس وقت دنیا میں آ
چکا ہے۔
4 لیکن آپ پیارے بچو، اللہ سے ہیں اور اُن پر
غالب آ گئے ہیں۔ کیونکہ جو آپ میں ہے وہ اُس سے بڑا

ہے جو دنیا میں ہے۔ 5 یہ لوگ دنیا سے ہیں اور اِس لئے
دنیا کی باتیں کرتے ہیں اور دنیا اُن کی سنتی ہے۔ 6 ہم تو
اللہ سے ہیں اور جو اللہ کو جانتا ہے وہ ہماری سنتا ہے۔
لیکن جو اللہ سے نہیں ہے وہ ہماری نہیں سنتا۔ یوں ہم
سچائی کی روح اور فریب دینے والی روح میں امتیاز کر
سکتے ہیں۔

اللہ محبت ہے

7 عزیزو، آئیں ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔
کیونکہ محبت اللہ کی طرف سے ہے، اور جو محبت رکھتا
ہے وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے اور
اللہ کو جانتا ہے۔ 8 جو محبت نہیں رکھتا وہ اللہ کو نہیں
جانتا، کیونکہ اللہ محبت ہے۔ 9 اِس میں اللہ کی محبت
ہمارے درمیان ظاہر ہوئی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند
کو دنیا میں بھیج دیا تاکہ ہم اُس کے ذریعے جئیں۔ 10 یہی
محبت ہے، یہ نہیں کہ ہم نے اللہ سے محبت کی بلکہ
یہ کہ اُس نے ہم سے محبت کر کے اپنے فرزند کو
بھیج دیا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے
کفارہ دے۔

11 عزیزو، چونکہ اللہ نے ہمیں اِتنا پیار کیا اِس لئے
لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے کو پیار کریں۔ 12 کسی
نے بھی اللہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن جب ہم ایک دوسرے
کو پیار کرتے ہیں تو اللہ ہمارے اندر بستا ہے اور اُس کی
محبت ہمارے اندر تکمیل پاتی ہے۔

13 ہم کس طرح جان لیتے ہیں کہ ہم اُس میں رہتے
ہیں اور وہ ہم میں؟ اِس طرح کہ اُس نے ہمیں اپنا روح
بخش دیا ہے۔ 14 اور ہم نے یہ بات دیکھ لی اور اِس
کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا باپ نے اپنے فرزند کو دنیا کا
نجات دہندہ بننے کے لئے بھیج دیا ہے۔ 15 اگر کوئی اقرار
کرے کہ عیسیٰ اللہ کا فرزند ہے تو اللہ اُس میں رہتا ہے
اور وہ اللہ میں۔ 16 اور خود ہم نے وہ محبت جان لی ہے
اور اُس پر ایمان لائے ہیں جو اللہ ہم سے رکھتا ہے۔
اللہ محبت ہی ہے۔ جو بھی محبت میں قائم رہتا ہے
وہ اللہ میں رہتا ہے اور اللہ اُس میں۔ 17 اِسی طرح
محبت ہمارے درمیان تکمیل تک پہنچتی ہے، اور یوں ہم
عدالت کے دن پورے اعتماد کے ساتھ کھڑے ہو سکیں
گے، کیونکہ جیسے وہ ہے ویسے ہی ہم بھی اِس دنیا میں
ہیں۔ 18 محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف
کو بھگا دیتی ہے، کیونکہ خوف کے پیچھے سزا کا ڈر ہے۔
جو ڈرتا ہے اُس کی محبت تکمیل تک نہیں پہنچی۔

19 ہم اِس لئے محبت رکھتے ہیں کہ اللہ نے پہلے ہم
سے محبت رکھی۔ 20 اگر کوئی کہے، ”مَیں اللہ سے محبت
رکھتا ہوں“ لیکن اپنے بھائی سے نفرت کرے تو وہ جھوٹا
ہے۔ کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے
محبت نہیں رکھتا وہ کس طرح اللہ سے محبت رکھ سکتا ہے
جسے اُس نے نہیں دیکھا؟ 21 جو حکم مسیح نے ہمیں دیا
ہے وہ یہ ہے، جو اللہ سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی
سے بھی محبت رکھے۔

دنیا پر ہماری فتح

5 جو بھی ایمان رکھتا ہے کہ عیسیٰ ہی مسیح ہے وہ
اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے۔ اور
جو باپ سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کے فرزند سے بھی
محبت رکھتا ہے۔ 2 ہم کس طرح جان لیتے ہیں کہ ہم

اللہ کے فرزند سے محبت رکھتے ہیں؟ اِس سے کہ ہم
اللہ سے محبت رکھتے اور اُس کے احکام پر عمل کرتے
ہیں۔ 3 کیونکہ اللہ سے محبت سے مراد یہ ہے کہ ہم اُس
کے احکام پر عمل کریں۔ اور اُس کے احکام ہمارے لئے
بوجھ کا باعث نہیں ہیں، 4 کیونکہ جو بھی اللہ سے پیدا ہو
کر اُس کا فرزند بن گیا ہے وہ دنیا پر غالب آ جاتا ہے۔
اور ہم یہ فتح اپنے ایمان کے ذریعے پاتے ہیں۔ 5 کون
دنیا پر غالب آ سکتا ہے؟ صرف وہ جو ایمان رکھتا ہے کہ
عیسیٰ اللہ کا فرزند ہے۔

عیسیٰ مسیح کے بارے میں گواہی

6 عیسیٰ مسیح وہ ہے جو اپنے بپتسمے کے پانی اور اپنی
موت کے خون کے ذریعے ظاہر ہوا، نہ صرف پانی کے
ذریعے بلکہ پانی اور خون دونوں ہی کے ذریعے۔ اور روح
القدس جو سچائی ہے اِس کی گواہی دیتا ہے۔ 7 کیونکہ
اِس کے تین گواہ ہیں، 8 روح القدس، پانی اور خون۔
اور تینوں ایک ہی بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ 9 ہم تو
انسان کی گواہی قبول کرتے ہیں، لیکن اللہ کی گواہی اِس
سے کہیں افضل ہے۔ اور اللہ کی گواہی یہ ہے کہ اُس
نے اپنے فرزند کی تصدیق کی ہے۔ 10 جو اللہ کے فرزند
پر ایمان رکھتا ہے اُس کے دل میں یہ گواہی ہے۔ اور جو
اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اُس نے اُسے جھوٹا قرار دیا ہے۔
کیونکہ اُس نے وہ گواہی نہ مانی جو اللہ نے اپنے فرزند کے
بارے میں دی۔ 11 اور گواہی یہ ہے، اللہ نے ہمیں
ابدی زندگی عطا کی ہے، اور یہ زندگی اُس کے فرزند میں
ہے۔ 12 جس کے پاس فرزند ہے اُس کے پاس زندگی
ہے، اور جس کے پاس اللہ کا فرزند نہیں ہے اُس کے
پاس زندگی بھی نہیں ہے۔

ابدی زندگی

13 مَیں آپ کو جو اللہ کے فرزند کے نام پر ایمان
رکھتے ہیں اِس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ جان لیں کہ
آپ کو ابدی زندگی حاصل ہے۔ 14 ہمارا اللہ پر یہ اعتماد
ہے کہ جب بھی ہم اُس کی مرضی کے مطابق کچھ مانگتے
ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔ 15 اور چونکہ ہم جانتے ہیں
کہ جب مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے اِس لئے ہم یہ
علم بھی رکھتے ہیں کہ ہمیں وہ کچھ حاصل بھی ہے جو ہم
نے اُس سے مانگا تھا۔

16 اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے دیکھے جس کا
انجام موت نہ ہو تو وہ دعا کرے، اور اللہ اُسے زندگی
عطا کرے گا۔ مَیں اُن گناہوں کی بات کر رہا ہوں جن
کا انجام موت نہیں۔ لیکن ایک ایسا گناہ بھی ہے جس کا
انجام موت ہے۔ مَیں نہیں کہہ رہا کہ ایسے شخص کے
لئے دعا کی جائے جس سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہو۔ 17 ہر
ناراست حرکت گناہ ہے، لیکن ہر گناہ کا انجام موت
نہیں ہوتا۔

18 ہم جانتے ہیں کہ جو اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا
فرزند بن گیا ہے وہ گناہ کرتا نہیں رہتا، کیونکہ اللہ کا فرزند
ایسے شخص کو محفوظ رکھتا ہے اور ابلیس اُسے نقصان نہیں
پہنچا سکتا۔

19 ہم جانتے ہیں کہ ہم اللہ کے فرزند ہیں اور کہ
تمام دنیا ابلیس کے قبضے میں ہے۔

20 ہم جانتے ہیں کہ اللہ کا فرزند آ گیا ہے اور
ہمیں سمجھ عطا کی ہے تاکہ ہم اُسے جان لیں جو حقیقی
ہے۔ اور ہم اُس میں ہیں جو حقیقی ہے یعنی اُس کے
فرزند عیسیٰ مسیح میں۔ وہی حقیقی خدا اور ابدی زندگی ہے۔

21 پیارے بچو، اپنے آپ کو بُتوں سے محفوظ رکھیں!

یوحنا کا دوسرا عام خط

1 یہ خط بزرگ یوحنا کی طرف سے ہے۔
مَیں چنیدہ خاتون اور اُس کے بچوں کو لکھ رہا ہوں
جنہیں مَیں سچائی سے پیار کرتا ہوں، اور نہ صرف مَیں
بلکہ سب جو سچائی کو جانتے ہیں۔ 2 کیونکہ سچائی ہم میں
رہتی ہے اور ابد تک ہمارے ساتھ رہے گی۔
3 خدا باپ اور باپ کا فرزند عیسیٰ مسیح ہمیں فضل،
رحم اور سلامتی عطا کرے۔ اور یہ چیزیں سچائی اور محبت
کی روح میں ہمیں حاصل ہوں۔

سچائی اور محبت

4 مَیں نہایت ہی خوش ہوا کہ مَیں نے آپ کے بچوں
میں سے بعض ایسے پائے جو اُسی طرح سچائی میں چلتے
ہیں جس طرح خدا باپ نے ہمیں حکم دیا تھا۔ 5 اور
اب عزیز خاتون، مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ
آئیں، ہم سب ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ یہ کوئی
نیا حکم نہیں ہے جو مَیں آپ کو لکھ رہا ہوں بلکہ وہی جو
ہمیں شروع ہی سے ملا ہے۔ 6 محبت کا مطلب یہ ہے
کہ ہم اُس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں۔ جس
طرح آپ نے شروع ہی سے سنا ہے، اُس کا حکم یہ ہے
کہ آپ محبت کی روح میں چلیں۔
7 کیونکہ بہت سے ایسے لوگ دنیا میں نکل کھڑے
ہوئے ہیں جو آپ کو صحیح راہ سے ہٹانے کی کوشش میں
لگے رہتے ہیں۔ یہ لوگ نہیں مانتے کہ عیسیٰ مسیح مجسم
ہو کر آیا ہے۔ ہر ایسا شخص فریب دینے والا اور
مخالفِ مسیح ہے۔ 8 چنانچہ خبردار رہیں۔ ایسا نہ ہو
کہ آپ نے جو کچھ محنت کر کے حاصل کیا ہے وہ
جاتا رہے بلکہ خدا کرے کہ آپ کو اِس کا پورا اجر
مل جائے۔
9 جو بھی مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا بلکہ اِس سے
آگے نکل جاتا ہے اُس کے پاس اللہ نہیں۔ جو مسیح کی
تعلیم پر قائم رہتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے اور
فرزند بھی۔ 10 چنانچہ اگر کوئی آپ کے پاس آ کر یہ تعلیم
پیش نہیں کرتا تو نہ اُسے اپنے گھروں میں آنے دیں،
نہ اُس کو سلام کریں۔ 11 کیونکہ جو اُس کے لئے سلامتی
کی دعا کرتا ہے وہ اُس کے شریر کاموں میں شریک ہو
جاتا ہے۔

آخری باتیں

12 مَیں آپ کو بہت کچھ بتانا چاہتا ہوں، لیکن کاغذ
اور سیاہی کے ذریعے نہیں۔ اِس کے بجائے مَیں آپ
سے ملنے اور آپ کے رُوبرُو بات کرنے کی اُمید رکھتا
ہوں۔ پھر ہماری خوشی مکمل ہو جائے گی۔
13 آپ کی چنیدہ بہن کے بچے آپ کو سلام
کہتے ہیں۔

یوحنا کا تیسرا عام خط

1 یہ خط بزرگ یوحنا کی طرف سے ہے۔
مَیں اپنے عزیز گیُس کو لکھ رہا ہوں جسے مَیں سچائی
سے پیار کرتا ہوں۔
2 میرے عزیز، میری دعا ہے کہ آپ کا حال ہر طرح
سے ٹھیک ہو اور آپ جسمانی طور پر اُتنے ہی تندرست
ہوں جتنے آپ روحانی لحاظ سے ہیں۔ 3 کیونکہ مَیں نہایت
خوش ہوا جب بھائیوں نے آ کر گواہی دی کہ آپ کس
طرح سچائی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ اور یقیناً
آپ ہمیشہ سچائی کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ 4 جب
مَیں سنتا ہوں کہ میرے بچے سچائی کے مطابق زندگی
گزار رہے ہیں تو یہ میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا
باعث ہوتا ہے۔

گیُس کی تعریف

5 میرے عزیز، جو کچھ آپ بھائیوں کے لئے کر
رہے ہیں اُس میں آپ وفاداری دکھا رہے ہیں، حالانکہ
وہ آپ کے جاننے والے نہیں ہیں۔ 6 اُنہوں نے خدا کی
جماعت کے سامنے ہی آپ کی محبت کی گواہی دی ہے۔
مہربانی کر کے اُن کی سفر کے لئے یوں مدد کریں کہ
اللہ خوش ہو۔ 7 کیونکہ وہ مسیح کے نام کی خاطر سفر کے
لئے نکلے ہیں اور غیرایمان داروں سے مدد نہیں لیتے۔
8 چنانچہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی مہمان
نوازی کریں، کیونکہ یوں ہم بھی سچائی کے ہم خدمت بن
جاتے ہیں۔

دیترفیس اور دیمیتریُس

9 مَیں نے تو جماعت کو کچھ لکھ دیا تھا، لیکن دیترفیس
جو اُن میں اوّل ہونے کی خواہش رکھتا ہے ہمیں قبول
نہیں کرتا۔ 10 چنانچہ مَیں جب آؤں گا تو اُسے اُن بُری
حرکتوں کی یاد دلاؤں گا جو وہ کر رہا ہے، کیونکہ وہ ہمارے
خلاف بُری باتیں بک رہا ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ وہ
بھائیوں کو خوش آمدید کہنے سے بھی انکار کرتا ہے۔ جب
دوسرے یہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اُنہیں روک کر جماعت
سے نکال دیتا ہے۔
11 میرے عزیز، جو بُرا ہے اُس کی نقل مت کرنا
بلکہ اُس کی کرنا جو اچھا ہے۔ جو اچھا کام کرتا ہے وہ
اللہ سے ہے۔ لیکن جو بُرا کام کرتا ہے اُس نے اللہ کو
نہیں دیکھا۔

12 سب لوگ دیمیتریُس کی اچھی گواہی دیتے ہیں بلکہ
سچائی خود بھی اُس کی اچھی گواہی دیتی ہے۔ ہم بھی اِس
کے گواہ ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ ہماری گواہی
سچی ہے۔

آخری سلام

13 مجھے آپ کو بہت کچھ لکھنا تھا، لیکن یہ ایسی باتیں
ہیں جو مَیں قلم اور سیاہی کے ذریعے آپ کو نہیں بتا
سکتا۔ 14 مَیں جلد ہی آپ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہوں۔
پھر ہم رُوبرُو بات کریں گے۔

15 سلامتی آپ کے ساتھ ہوتی رہے۔
یہاں کے دوست آپ کو سلام کہتے ہیں۔ وہاں کے
ہر دوست کو شخصی طور پر ہمارا سلام دیں۔

یہوداہ کا عام خط

1 یہ خط عیسیٰ مسیح کے خادم اور یعقوب کے بھائی
یہوداہ کی طرف سے ہے۔
مَیں اُنہیں لکھ رہا ہوں جنہیں بُلایا گیا ہے، جو خدا
باپ میں پیارے ہیں اور عیسیٰ مسیح کے لئے محفوظ رکھے
گئے ہیں۔
2 اللہ آپ کو رحم، سلامتی اور محبت کثرت سے
عطا کرے۔

جھوٹے اُستاد

3 عزیزو، گو مَیں آپ کو اُس نجات کے بارے میں
لکھنے کا بڑا شوق رکھتا ہوں جس میں ہم سب شریک
ہیں، لیکن اب مَیں آپ کو ایک اَور بات کے بارے
میں لکھنا چاہتا ہوں۔ مَیں اِس میں آپ کو نصیحت
کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ آپ اُس ایمان
کی خاطر جد و جہد کریں جو ایک ہی بار سدا کے لئے
مقدسین کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ 4 کیونکہ کچھ لوگ
آپ کے درمیان گھُس آئے ہیں جنہیں بہت عرصہ پہلے
مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ اُن کے بارے میں یہ لکھا گیا
ہے کہ وہ بے دین ہیں جو ہمارے خدا کے فضل کو توڑ
مروڑ کر عیاشی کا باعث بنا دیتے ہیں اور ہمارے واحد آقا
اور خداوند عیسیٰ مسیح کا انکار کرتے ہیں۔
5 گو آپ یہ سب کچھ جانتے ہیں، پھر بھی مَیں آپ
کو اِس کی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ خداوند نے اپنی
قوم کو مصر سے نکال کر بچا لیا تھا تو بھی اُس نے بعد
میں اُنہیں ہلاک کر دیا جو ایمان نہیں رکھتے تھے۔ 6 اُن
فرشتوں کو یاد کریں جو اُس دائرۂ اختیار کے اندر نہ رہے
جو اللہ نے اُن کے لئے مقرر کیا تھا بلکہ جنہوں نے
اپنی رہائش گاہ کو ترک کر دیا۔ اُنہیں اُس نے تاریکی
میں محفوظ رکھا ہے جہاں وہ ابدی زنجیروں میں جکڑے
ہوئے روزِ عظیم کی عدالت کا انتظار کر رہے ہیں۔
7 سدوم، عمورہ اور اُن کے اردگرد کے شہروں کو بھی
مت بھولنا، جن کے باشندے اِن فرشتوں کی طرح
زناکاری اور غیرفطری صحبت کے پیچھے پڑے رہے۔ یہ
لوگ ابدی آگ کی سزا بھگتتے ہوئے سب کے لئے ایک
عبرت ناک مثال ہیں۔
8 تو بھی اِن لوگوں نے اُن کا سا رویہ اپنا لیا ہے۔
اپنے خوابوں کی بنا پر وہ اپنے بدنوں کو آلودہ کر لیتے،
خداوند کا اختیار رد کرتے اور جلالی ہستیوں پر کفر بکتے

ہیں۔ 9 اِن کے مقابلے میں سردار فرشتے میکائیل کے
رویے پر غور کریں۔ جب وہ ابلیس سے جھگڑتے وقت
موسیٰ کی لاش کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہا تھا
تو اُس نے ابلیس پر کفر بکنے کا فیصلہ کرنے کی جرأت
نہ کی بلکہ صرف اِتنا ہی کہا، ”رب آپ کو ڈانٹے!“
10 لیکن یہ لوگ ہر ایسی بات کے بارے میں کفر بکتے
ہیں جو اُن کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اور جو کچھ وہ فطری
طور پر بےسمجھ جانوروں کی طرح سمجھتے ہیں وہی اُنہیں
تباہ کر دیتا ہے۔ 11 اُن پر افسوس! اُنہوں نے قابیل کی
راہ اختیار کی ہے۔ پیسوں کے لالچ میں اُنہوں نے اپنے
آپ کو پورے طور پر اُس غلطی کے حوالے کر دیا ہے جو
بلعام نے کی۔ وہ قورح کی طرح باغی ہو کر ہلاک ہوئے
ہیں۔ 12 جب یہ لوگ خداوند کی محبت کو یاد کرنے
والے رفاقتی کھانوں میں شریک ہوتے ہیں تو رفاقت
کے لئے دھبے بن جاتے ہیں۔ یہ ڈرے بغیر کھانا کھا
کھا کر اُس سے محظوظ ہوتے ہیں۔ یہ ایسے چرواہے ہیں
جو صرف اپنی گلہ بانی کرتے ہیں۔ یہ ایسے بادل ہیں
جو ہَواؤں کے زور سے چلتے تو ہیں لیکن برستے نہیں۔
یہ سردیوں کے موسم میں ایسے درختوں کی مانند ہیں جو
دو لحاظ سے مُردہ ہیں۔ وہ پھل نہیں لاتے اور جڑ سے
اُکھڑے ہوئے ہیں۔ 13 یہ سمندر کی بےقابو لہروں کی
مانند ہیں جو اپنی شرم ناک حرکتوں کی جھاگ اُچھالتی ہیں۔
یہ آوارہ ستارے ہیں جن کے لئے اللہ نے سب سے
گہری تاریکی میں ایک دائمی جگہ مخصوص کی ہے۔
14 آدم کے بعد ساتویں آدمی حنوک نے اِن لوگوں
کے بارے میں یہ پیش گوئی کی، ”دیکھو، خداوند اپنے
بےشمار مقدّس فرشتوں کے ساتھ 15 سب کی عدالت
کرنے آئے گا۔ وہ اُنہیں اُن تمام بےدین حرکتوں کے
سبب سے مجرم ٹھہرائے گا جو اُن سے سرزد ہوئی ہیں اور
اُن تمام سخت باتوں کی وجہ سے جو بےدین گناہ گاروں
نے اُس کے خلاف کی ہیں۔“
16 یہ لوگ بڑبڑاتے اور شکایت کرتے رہتے ہیں۔ یہ
صرف اپنی ذاتی خواہشات پوری کرنے کے لئے زندگی
گزارتے ہیں۔ یہ اپنے بارے میں شیخی مارتے اور اپنے
فائدے کے لئے دوسروں کی خوشامد کرتے ہیں۔

آگاہی اور ہدایات

17 لیکن آپ میرے عزیزو، وہ کچھ یاد رکھیں جس
کی پیش گوئی ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے رسولوں
نے کی تھی۔ 18 اُنہوں نے آپ سے کہا تھا، ”آخری
دنوں میں مذاق اُڑانے والے ہوں گے جو اپنی بےدین
خواہشات پوری کرنے کے لئے ہی زندگی گزاریں
گے۔“ 19 یہ وہ ہیں جو پارٹی بازی کرتے، جو دنیاوی
سوچ رکھتے ہیں اور جن کے پاس روح القدس نہیں
ہے۔ 20 لیکن آپ میرے عزیزو، اپنے آپ کو اپنے
مقدّس ترین ایمان کی بنیاد پر تعمیر کریں اور روح القدس
میں دعا کریں۔ 21 اپنے آپ کو اللہ کی محبت میں قائم
رکھیں اور اِس انتظار میں رہیں کہ ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کا رحم آپ کو ابدی زندگی تک پہنچائے۔
22 اُن پر رحم کریں جو شک میں پڑے ہیں۔ 23 بعض
کو آگ میں سے چھین کر بچائیں اور بعض پر رحم کریں،
لیکن خوف کے ساتھ۔ بلکہ اُس شخص کے لباس سے
بھی نفرت کریں جو اپنی حرکتوں سے گناہ سے آلودہ ہو
گیا ہے۔

ستائش کی دعا

24 اُس کی تمجید ہو جو آپ کو ٹھوکر کھانے سے محفوظ
رکھ سکتا ہے اور آپ کو اپنے جلال کے سامنے بےداغ
اور بڑی خوشی سے معمور کر کے کھڑا کر سکتا ہے۔ 25 اُس
واحد خدا یعنی ہمارے نجات دہندہ کا جلال ہو۔ ہاں،
ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے اُسے جلال،
عظمت، قدرت اور اختیار ازل سے اب بھی ہو اور ابد
تک رہے۔ آمین۔

یوحنا عارِف کا مکاشفہ

1 یہ عیسیٰ مسیح کی طرف سے مکاشفہ ہے جو اللہ
نے اُسے عطا کیا تاکہ وہ اپنے خادموں کو وہ کچھ
دکھائے جسے جلد ہی پیش آنا ہے۔ اُس نے اپنے فرشتے
کو بھیج کر یہ مکاشفہ اپنے خادم یوحنا تک پہنچا دیا۔ 2 اور
جو کچھ بھی یوحنا نے دیکھا ہے اُس کی گواہی اُس نے دی
ہے، خواہ اللہ کا کلام ہو یا عیسیٰ مسیح کی گواہی۔ 3 مبارک
ہے وہ جو اِس نبوّت کی تلاوت کرتا ہے۔ ہاں، مبارک
ہیں وہ جو سن کر اپنے دلوں میں اِس کتاب میں
درج باتیں محفوظ رکھتے ہیں، کیونکہ یہ جلد ہی پوری ہو
جائیں گی۔

سات جماعتوں کو سلام

4 یہ خط یوحنا کی طرف سے صوبہ آسیہ کی سات
جماعتوں کے لئے ہے۔
آپ کو اللہ کی طرف سے فضل اور سلامتی حاصل
رہے، اُس کی طرف سے جو ہے، جو تھا اور جو آنے والا
ہے، اُن سات روحوں کی طرف سے جو اُس کے تخت
کے سامنے ہوتی ہیں، 5 اور عیسیٰ مسیح کی طرف سے یعنی
اُس سے جو اِن باتوں کا وفادار گواہ، مُردوں میں سے پہلا
جی اُٹھنے والا اور دنیا کے بادشاہوں کا سردار ہے۔
اُس کی تمجید ہو جو ہمیں پیار کرتا ہے، جس نے اپنے
خون سے ہمیں ہمارے گناہوں سے خلاصی بخشی ہے
6 اور جس نے ہمیں شاہی اختیار دے کر اپنے خدا اور
باپ کے امام بنا دیا ہے۔ اُسے ازل سے ابد تک جلال
اور قدرت حاصل رہے! آمین۔
7 دیکھیں، وہ بادلوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ ہر ایک
اُسے دیکھے گا، وہ بھی جنہوں نے اُسے چھیدا تھا۔ اور دنیا
کی تمام قومیں اُسے دیکھ کر آہ و زاری کریں گی۔ ہاں، ایسا
ہی ہو! آمین۔
8 رب خدا فرماتا ہے، ”مَیں اوّل اور آخر ہوں، وہ جو
ہے، جو تھا اور جو آنے والا ہے، یعنی قادرِ مطلق خدا۔“

مسیح کی رویا

9 مَیں یوحنا آپ کا بھائی اور شریکِ حال ہوں۔
مجھ پر بھی آپ کی طرح ظلم کیا جا رہا ہے۔ مَیں آپ کے
ساتھ اللہ کی بادشاہی میں شریک ہوں اور عیسیٰ میں آپ
کے ساتھ ثابت قدم رہتا ہوں۔ مجھے اللہ کا کلام سنانے
اور عیسیٰ کے بارے میں گواہی دینے کی وجہ سے اِس

جزیرے میں جو پتمس کہلاتا ہے چھوڑ دیا گیا۔ 10 رب
کے دن یعنی اتوار کو مَیں روح القدس کی گرفت میں آ
گیا اور مَیں نے اپنے پیچھے تُرم کی سی ایک اونچی آواز
سنی۔ 11 اُس نے کہا، ”جو کچھ تُو دیکھ رہا ہے اُسے
ایک کتاب میں لکھ کر اُن سات جماعتوں کو بھیج دینا جو
اِفسس، سمرنہ، پرگمن، تھواتیرہ، سردیس، فلدلفیہ اور لودیکیہ
میں ہیں۔“

12 مَیں نے بولنے والے کو دیکھنے کے لئے اپنے پیچھے
نظر ڈالی تو سونے کے سات شمع دان دیکھے۔ 13 اِن
شمع دانوں کے درمیان کوئی کھڑا تھا جو ابنِ آدم کی مانند
تھا۔ اُس نے پاؤں تک کا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا اور
سینے پر سونے کا سینہ بند باندھا ہوا تھا۔ 14 اُس کا سر
اور بال اُون یا برف جیسے سفید تھے اور اُس کی آنکھیں
آگ کے شعلے کی مانند تھیں۔ 15 اُس کے پاؤں بھٹے
میں دہکتے پیتل کی مانند تھے اور اُس کی آواز آبشار کے
شور جیسی تھی۔ 16 اپنے دہنے ہاتھ میں اُس نے سات
ستارے تھام رکھے تھے اور اُس کے منہ سے ایک تیز
اور دو دھاری تلوار نکل رہی تھی۔ اُس کا چہرہ پورے زور
سے چمکنے والے سورج کی طرح چمک رہا تھا۔ 17 اُسے
دیکھتے ہی مَیں اُس کے پاؤں میں گر گیا۔ مَیں مُردہ سا
تھا۔ پھر اُس نے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھ کر کہا، ”مت
ڈر۔ مَیں اوّل اور آخر ہوں۔ 18 مَیں وہ ہوں جو زندہ
ہے۔ مَیں تو مر گیا تھا لیکن اب دیکھ، مَیں ابد تک زندہ
ہوں۔ اور موت اور پاتال کی کنجیاں میرے ہاتھ میں
ہیں۔ 19 چنانچہ جو کچھ تُو نے دیکھا ہے، جو ابھی ہے
اور جو آئندہ ہو گا اُسے لکھ دے۔ 20 میرے دہنے
ہاتھ میں سات ستاروں اور سات شمع دانوں کا پوشیدہ
مطلب یہ ہے: یہ سات ستارے آسیہ کی سات
جماعتوں کے فرشتے ہیں، اور یہ سات شمع دان یہ سات
جماعتیں ہیں۔

اِفسس کے لئے پیغام

2 اِفسس میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ
لکھ دینا:

یہ اُس کا فرمان ہے جو اپنے دہنے ہاتھ میں سات
ستارے تھامے رکھتا اور سونے کے سات شمع دانوں کے
درمیان چلتا پھرتا ہے۔ 2 مَیں تیرے کاموں کو جانتا
ہوں، تیری سخت محنت اور تیری ثابت قدمی کو۔ مَیں جانتا
ہوں کہ تُو بُرے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتا، کہ تُو
نے اُن کی پڑتال کی ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتے
ہیں، حالانکہ وہ رسول نہیں ہیں۔ تجھے تو پتا چل گیا ہے
کہ وہ جھوٹے تھے۔ 3 تُو میرے نام کی خاطر ثابت
قدم رہا اور برداشت کرتے کرتے تھکا نہیں۔ 4 لیکن
مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے، تُو مجھے اُس طرح پیار نہیں
کرتا جس طرح پہلے کرتا تھا۔ 5 اب خیال کر کہ تُو کہاں
سے گر گیا ہے۔ توبہ کر کے وہ کچھ کر جو تُو پہلے کرتا
تھا، ورنہ مَیں آ کر تیرے شمع دان کو اُس کی جگہ سے ہٹا
دوں گا۔ 6 لیکن یہ بات تیرے حق میں ہے، تُو میری
طرح نیکلیوں کے کاموں سے نفرت کرتا ہے۔

7 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

جو غالب آئے گا اُسے مَیں زندگی کے درخت کا پھل
کھانے کو دوں گا، اُس درخت کا پھل جو اللہ کے فردوس
میں ہے۔

سمرنہ کے لئے پیغام

8 سمرنہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جو اوّل اور آخر ہے، جو مر گیا
تھا اور دوبارہ زندہ ہوا۔ 9 مَیں تیری مصیبت اور غربت
کو جانتا ہوں۔ لیکن حقیقت میں تُو دولت مند ہے۔
مَیں اُن لوگوں کے بہتان سے واقف ہوں جو کہتے ہیں
کہ وہ یہودی ہیں حالانکہ ہیں نہیں۔ اصل میں وہ ابلیس
کی جماعت ہیں۔ 10 جو کچھ تجھے جھیلنا پڑے گا اُس سے
مت ڈرنا۔ دیکھ، ابلیس تجھے آزمانے کے لئے تم میں سے
بعض کو جیل میں ڈال دے گا، اور دس دن تک تجھے ایذا
پہنچائی جائے گی۔ موت تک وفادار رہ تو مَیں تجھے زندگی
کا تاج دوں گا۔

11 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

جو غالب آئے گا اُسے دوسری موت سے نقصان
نہیں پہنچے گا۔

پرگمن کے لئے پیغام

12 پرگمن میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جس کے پاس دو دھاری تیز
تلوار ہے۔ 13 مَیں جانتا ہوں کہ تُو کہاں رہتا ہے،
وہاں جہاں ابلیس کا تخت ہے۔ تاہم تُو میرے نام کا
وفادار رہا ہے۔ تُو نے اُن دنوں میں بھی مجھ پر ایمان
رکھنے کا انکار نہ کیا جب میرا وفادار گواہ انتپاس تمہارے
پاس شہید ہوا، وہاں جہاں ابلیس بستا ہے۔ 14 لیکن
مجھے تجھ سے کئی باتوں کی شکایت ہے۔ تیرے پاس
ایسے لوگ ہیں جو بلعام کی تعلیم کی پیروی کرتے ہیں۔
کیونکہ بلعام نے بلق کو سکھایا کہ وہ کس طرح اسرائیلیوں
کو گناہ کرنے پر اُکسا سکتا ہے یعنی بُتوں کو پیش کی گئی
قربانیاں کھانے اور زنا کرنے سے۔ 15 اِسی طرح تیرے
پاس بھی ایسے لوگ ہیں، جو نیکلیوں کی تعلیم کی پیروی
کرتے ہیں۔ 16 اب توبہ کر! ورنہ مَیں جلد ہی تیرے
پاس آ کر اپنے منہ کی تلوار سے اُن کے ساتھ لڑوں گا۔

17 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

جو غالب آئے گا اُسے مَیں پوشیدہ مَن میں سے دوں
گا۔ مَیں اُسے ایک سفید پتھر بھی دوں گا جس پر ایک
نیا نام لکھا ہو گا، ایسا نام جو صرف ملنے والے کو معلوم
ہو گا۔

تھواتیرہ کے لئے پیغام

18 تھواتیرہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ
لکھ دینا:
یہ اللہ کے فرزند کا فرمان ہے جس کی آنکھیں
آگ کے شعلوں اور پاؤں دمکتے پیتل کی مانند ہیں۔
19 مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں یعنی تیری محبت اور
ایمان، تیری خدمت اور ثابت قدمی، اور یہ کہ اِس وقت
تُو پہلے کی نسبت کہیں زیادہ کر رہا ہے۔ 20 لیکن مجھے
تجھ سے یہ شکایت ہے، تُو اُس عورت ایزبل کو جو
اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے کام کرنے دیتا ہے، حالانکہ یہ
اپنی تعلیم سے میرے خادموں کو صحیح راہ سے دُور کر
کے اُنہیں زنا کرنے اور بُتوں کو پیش کی گئی قربانیاں
کھانے پر اُکساتی ہے۔ 21 مَیں نے اُسے کافی دیر سے توبہ
کرنے کا موقع دیا ہے، لیکن وہ اِس کے لئے تیار نہیں
ہے۔ 22 چنانچہ مَیں اُسے یوں ماروں گا کہ وہ بستر پر پڑی
رہے گی۔ اور اگر وہ جو اُس کے ساتھ زنا کر رہے ہیں اپنی

غلط حرکتوں سے توبہ نہ کریں تو مَیں اُنہیں شدید مصیبت
میں پھنساؤں گا۔ 23 ہاں، مَیں اُس کے فرزندوں کو مار
ڈالوں گا۔ پھر تمام جماعتیں جان لیں گی کہ مَیں ہی
ذہنوں اور دلوں کو پرکھتا ہوں، اور مَیں ہی تم میں سے
ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دوں گا۔
24 لیکن تھواتیرہ کی جماعت کے ایسے لوگ بھی ہیں
جو اِس تعلیم کی پیروی نہیں کرتے، اور جنہوں نے
وہ کچھ نہیں جانا جسے اِن لوگوں نے ’ابلیس کے
گہرے بھید‘ کا نام دیا ہے۔ تمہیں مَیں بتاتا ہوں کہ
مَیں تم پر کوئی اَور بوجھ نہیں ڈالوں گا۔ 25 لیکن اِتنا
ضرور کرو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسے میرے
آنے تک مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ 26 جو غالب آئے
گا اور آخر تک میرے کاموں پر قائم رہے گا اُسے
مَیں قوموں پر اختیار دوں گا۔ 27 ہاں، وہ لوہے کے
شاہی عصا سے اُن پر حکومت کرے گا، اُنہیں مٹی کے
برتنوں کی طرح پھوڑ ڈالے گا۔ 28 یعنی اُسے وہی اختیار
ملے گا جو مجھے بھی اپنے باپ سے ملا ہے۔ ایسے شخص کو
مَیں صبح کا ستارہ بھی دوں گا۔
29 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

سردیس کے لئے پیغام

3 سردیس میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ
لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جو اللہ کی سات روحوں اور سات
ستاروں کو اپنے ہاتھ میں تھامے رکھتا ہے۔ مَیں تیرے
کاموں کو جانتا ہوں۔ تُو زندہ تو کہلاتا ہے لیکن ہے
مُردہ۔ 2 جاگ اُٹھ! جو باقی رہ گیا ہے اور مرنے والا
ہے اُسے مضبوط کر۔ کیونکہ مَیں نے تیرے کام اپنے
خدا کی نظر میں مکمل نہیں پائے۔ 3 چنانچہ جو کچھ تجھے
ملا ہے اور جو تُو نے سنا ہے اُسے یاد رکھنا۔ اُسے محفوظ
رکھ اور توبہ کر۔ اگر تُو بیدار نہ ہو تو مَیں چور کی طرح
آؤں گا اور تجھے معلوم نہیں ہو گا کہ مَیں کب تجھ پر آن
پڑوں گا۔ 4 لیکن سردیس میں تیرے کچھ ایسے لوگ
ہیں جنہوں نے اپنے لباس آلودہ نہیں کئے۔ وہ سفید
کپڑے پہنے ہوئے میرے ساتھ چلیں پھریں گے، کیونکہ
وہ اِس کے لائق ہیں۔ 5 جو غالب آئے گا وہ بھی اُن کی
طرح سفید کپڑے پہنے ہوئے پھرے گا۔ مَیں اُس کا نام
کتابِ حیات سے نہیں مٹاؤں گا بلکہ اپنے باپ اور اُس
کے فرشتوں کے سامنے اقرار کروں گا کہ یہ میرا ہے۔
6 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

فلدلفیہ کے لئے پیغام

7 فلدلفیہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جو قدوس اور سچا ہے، جس کے
ہاتھ میں داؤد کی چابی ہے۔ جو کچھ وہ کھولتا ہے اُسے کوئی
بند نہیں کر سکتا، اور جو کچھ وہ بند کر دیتا ہے اُسے کوئی
کھول نہیں سکتا۔ 8 مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ دیکھ،
مَیں نے تیرے سامنے ایک ایسا دروازہ کھول رکھا ہے
جسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تیری
طاقت کم ہے۔ لیکن تُو نے میرے کلام کو محفوظ رکھا ہے
اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ 9 دیکھ، جہاں تک اُن
کا تعلق ہے جو ابلیس کی جماعت سے ہیں، وہ جو یہودی
ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں،
مَیں اُنہیں تیرے پاس آنے دوں گا، اُنہیں تیرے پاؤں

میں جھک کر یہ تسلیم کرنے پر مجبور کروں گا کہ مَیں نے
تجھے پیار کیا ہے۔ 10 تُو نے میرا ثابت قدم رہنے کا حکم
پورا کیا، اِس لئے مَیں تجھے آزمائش کی اُس گھڑی سے
بچائے رکھوں گا جو پوری دنیا پر آ کر اُس میں بسنے والوں
کو آزمائے گی۔

11 مَیں جلد آ رہا ہوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے
اُسے مضبوطی سے تھامے رکھنا تاکہ کوئی تجھ سے تیرا تاج
چھین نہ لے۔ 12 جو غالب آئے گا اُسے مَیں اپنے خدا
کے گھر میں ستون بناؤں گا، ایسا ستون جو اُسے کبھی
نہیں چھوڑے گا۔ مَیں اُس پر اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا
کے شہر کا نام لکھ دوں گا، اُس نئے یروشلم کا نام جو میرے
خدا کے ہاں سے اُترنے والا ہے۔ ہاں، مَیں اُس پر اپنا
نیا نام بھی لکھ دوں گا۔

13 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔

لودیکیہ کے لئے پیغام

14 لودیکیہ میں موجود جماعت کے فرشتے کو یہ لکھ دینا:
یہ اُس کا فرمان ہے جو آمین ہے، وہ جو وفادار اور
سچا گواہ اور اللہ کی کائنات کا منبع ہے۔ 15 مَیں تیرے
کاموں کو جانتا ہوں۔ تُو نہ تو سرد ہے، نہ گرم۔ کاش
تُو اِن میں سے ایک ہوتا! 16 لیکن چونکہ تُو نیم گرم
ہے، نہ گرم، نہ سرد، اِس لئے مَیں تجھے قَے کر
کے اپنے منہ سے نکال پھینکوں گا۔ 17 تُو کہتا ہے،
’مَیں امیر ہوں، مَیں نے بہت دولت حاصل کر لی ہے
اور مجھے کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں۔‘ اور تُو نہیں
جانتا کہ تُو اصل میں بدبخت، قابلِ رحم، غریب، اندھا
اور ننگا ہے۔ 18 مَیں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ مجھ سے
آگ میں خالص کیا گیا سونا خرید لے۔ تب ہی تُو دولت
مند بنے گا۔ اور مجھ سے سفید لباس خرید لے جس کو
پہننے سے تیرے ننگے پن کی شرم ظاہر نہیں ہو گی۔ اِس
کے علاوہ مجھ سے آنکھوں میں لگانے کے لئے مرہم
خرید لے تاکہ تُو دیکھ سکے۔ 19 جن کو مَیں پیار کرتا ہوں
اُن کی مَیں سزا دے کر تربیت کرتا ہوں۔ اب سنجیدہ
ہو جا اور توبہ کر۔ 20 دیکھ، مَیں دروازے پر کھڑا کھٹکھٹا
رہا ہوں۔ اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے تو
مَیں اندر آ کر اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے
ساتھ۔ 21 جو غالب آئے اُسے مَیں اپنے ساتھ اپنے
تخت پر بیٹھنے کا حق دوں گا، بالکل اُسی طرح جس طرح
مَیں خود بھی غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے
تخت پر بیٹھ گیا۔

22 جو سن سکتا ہے وہ سن لے کہ روح القدس
جماعتوں کو کیا کچھ بتا رہا ہے۔“

آسمان پر اللہ کی پرستش

4 اِس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ آسمان میں ایک
دروازہ کھلا ہوا ہے اور ترُم کی سی آواز نے جو
مَیں نے پہلے سنی تھی کہا، ”اِدھر اوپر آ۔ پھر مَیں تجھے وہ
کچھ دکھاؤں گا جسے اِس کے بعد پیش آنا ہے۔“ 2 تب
روح القدس نے مجھے فوراً اپنی گرفت میں لے لیا۔
وہاں آسمان پر ایک تخت تھا جس پر کوئی بیٹھا تھا۔ 3 اور
بیٹھنے والا دیکھنے میں یشب اور عقیق سے مطابقت رکھتا
تھا۔ تخت کے اردگرد قوسِ قزح تھی جو دیکھنے میں زمرد
کی مانند تھی۔ 4 یہ تخت 24 تختوں سے گھرا ہوا تھا
جن پر 24 بزرگ بیٹھے تھے۔ بزرگوں کے لباس سفید
تھے اور ہر ایک کے سر پر سونے کا تاج تھا۔ 5 درمیانی

تخت سے بجلی کی چمکیں، آوازیں اور بادل کی گرجیں
نکل رہی تھیں۔ اور تخت کے سامنے سات مشعلیں جل
رہی تھیں۔ یہ اللہ کی سات روحیں ہیں۔ 6 تخت کے
سامنے شیشے کا سا سمندر بھی تھا جو بلور سے مطابقت
رکھتا تھا۔

بیچ میں تخت کے اردگرد چار جاندار تھے جن کے
جسموں پر ہر جگہ آنکھیں ہی آنکھیں تھیں، سامنے والے
حصے پر بھی اور پیچھے والے حصے پر بھی۔ 7 پہلا جاندار
شیر ببر جیسا تھا، دوسرا بَیل جیسا، تیسرے کا انسان جیسا
چہرہ تھا اور چوتھا اُڑتے ہوئے عقاب کی مانند تھا۔ 8 اِن
چار جانداروں میں سے ہر ایک کے چھ پَر تھے اور
جسم پر ہر جگہ آنکھیں ہی آنکھیں تھیں، باہر بھی اور
اندر بھی۔ دن رات وہ بلاناغہ کہتے رہتے ہیں،

”قدوس، قدوس، قدوس
ہے رب قادرِ مطلق خدا،
جو تھا، جو ہے اور جو آنے والا ہے۔“

9 یوں یہ جاندار اُس کی تمجید، عزت اور شکر کرتے
ہیں جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابد تک زندہ ہے۔ جب بھی
وہ یہ کرتے ہیں 10 تو 24 بزرگ تخت پر بیٹھنے والے کے
سامنے منہ کے بل ہو کر اُسے سجدہ کرتے ہیں جو ازل
سے ابد تک زندہ ہے۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے سونے کے
تاج تخت کے سامنے رکھ کر کہتے ہیں،

11 ”اے رب ہمارے خدا،
تُو جلال، عزت اور قدرت کے لائق ہے۔
کیونکہ تُو نے سب کچھ خلق کیا۔
تمام چیزیں تیری ہی مرضی سے تھیں
اور پیدا ہوئیں۔“

سات مُہروں والا طومار

5 پھر مَیں نے تخت پر بیٹھنے والے کے دہنے ہاتھ
میں ایک طومار دیکھا جس پر دونوں طرف لکھا
ہوا تھا اور جس پر سات مُہریں لگی تھیں۔ 2 اور مَیں نے
ایک طاقت ور فرشتہ دیکھا جس نے اونچی آواز سے اعلان
کیا، ”کون مُہروں کو توڑ کر طومار کو کھولنے کے لائق
ہے؟“ 3 لیکن نہ آسمان پر، نہ زمین پر اور نہ زمین کے
نیچے کوئی تھا جو طومار کو کھول کر اُس میں نظر ڈال سکتا۔
4 مَیں خوب رو پڑا، کیونکہ کوئی اِس لائق نہ پایا گیا کہ وہ
طومار کو کھول کر اُس میں نظر ڈال سکتا۔ 5 لیکن بزرگوں
میں سے ایک نے مجھ سے کہا، ”مت رو۔ دیکھ، یہوداہ
قبیلے کے شیر ببر اور داؤد کی جڑ نے فتح پائی ہے، اور وہی
طومار کی سات مُہروں کو کھول سکتا ہے۔“

6 پھر مَیں نے ایک لیلا دیکھا جو تخت کے درمیان
کھڑا تھا۔ وہ چار جانداروں اور بزرگوں سے گھرا ہوا تھا
اور یوں لگتا تھا کہ اُسے ذبح کیا گیا ہو۔ اُس کے سات
سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ اِن سے مراد اللہ کی وہ
سات روحیں ہیں جنہیں دنیا کی ہر جگہ بھیجا گیا ہے۔
7 لیلے نے آ کر تخت پر بیٹھنے والے کے دہنے ہاتھ
سے طومار کو لے لیا۔ 8 اور لیتے وقت چار جاندار اور
24 بزرگ لیلے کے سامنے منہ کے بل گر گئے۔ ہر
ایک کے پاس ایک سرود اور بخور سے بھرے سونے
کے پیالے تھے۔ اِن سے مراد مقدسین کی دعائیں ہیں۔
9 ساتھ ساتھ وہ ایک نیا گیت گانے لگے،

”تُو طومار کو لے کر
اُس کی مُہروں کو کھولنے کے لائق ہے۔
کیونکہ تجھے ذبح کیا گیا، اور اپنے خون سے
تُو نے لوگوں کو ہر قبیلے، ہر اہلِ زبان،

ہر ملت اور ہر قوم سے
اللہ کے لئے خرید لیا ہے۔
10 تُو نے اُنہیں شاہی اختیار دے کر
ہمارے خدا کے امام بنا دیا ہے۔
اور وہ دنیا میں حکومت کریں گے۔“
11 مَیں نے دوبارہ دیکھا تو بے شمار فرشتوں کی آواز
سنی۔ وہ تخت، چار جانداروں اور بزرگوں کے اردگرد
کھڑے 12 اونچی آواز سے کہہ رہے تھے،
”لائق ہے وہ لیلا جو ذبح کیا گیا ہے۔
وہ قدرت، دولت، حکمت اور طاقت،
عزت، جلال اور ستائش پانے کے لائق ہے۔“
13 پھر مَیں نے آسمان پر، زمین پر، زمین کے نیچے اور
سمندر کی ہر مخلوق کی آوازیں سنیں۔ ہاں، کائنات کی سب
مخلوقات یہ گا رہے تھے،
”تخت پر بیٹھنے والے اور لیلے
کی ستائش اور عزت،
جلال اور قدرت ازل سے ابد تک رہے۔“
14 چار جانداروں نے جواب میں ”آمین“ کہا، اور
بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔

مُہریں توڑی جاتی ہیں

6 پھر مَیں نے دیکھا، لیلے نے سات مُہروں میں
سے پہلی مُہر کو کھولا۔ اِس پر مَیں نے چار
جانداروں میں سے ایک کو جس کی آواز کڑکتے بادلوں
کی مانند تھی یہ کہتے ہوئے سنا، ”آ!“ 2 میرے دیکھتے
دیکھتے ایک سفید گھوڑا نظر آیا۔ اُس کے سوار کے ہاتھ
میں کمان تھی، اور اُسے ایک تاج دیا گیا۔ یوں وہ فاتح
کی حیثیت سے اور فتح پانے کے لئے وہاں سے نکلا۔

3 لیلے نے دوسری مُہر کھولی تو مَیں نے دوسرے جاندار
کو کہتے ہوئے سنا کہ ”آ!“ 4 اِس پر ایک اَور گھوڑا نکلا
جو آگ جیسا سرخ تھا۔ اُس کے سوار کو دنیا سے صلح
سلامتی چھیننے کا اختیار دیا گیا تاکہ لوگ ایک دوسرے کو
قتل کریں۔ اُسے ایک بڑی تلوار پکڑائی گئی۔
5 لیلے نے تیسری مُہر کھولی تو مَیں نے تیسرے جاندار
کو کہتے ہوئے سنا کہ ”آ!“ میرے دیکھتے دیکھتے ایک کالا
گھوڑا نظر آیا۔ اُس کے سوار کے ہاتھ میں ترازو تھا۔ 6 اور
مَیں نے چاروں جانداروں میں سے گویا ایک آواز سنی
جس نے کہا، ”ایک دن کی مزدوری کے لئے ایک کلو
گرام گندم، اور ایک دن کی مزدوری کے لئے تین کلو
گرام جَو۔ لیکن تیل اور مَے کو نقصان مت پہنچانا۔“
7 لیلے نے چوتھی مُہر کھولی تو مَیں نے چوتھے جاندار کو
کہتے سنا کہ ”آ!“ 8 میرے دیکھتے دیکھتے ایک گھوڑا نظر
آیا جس کا رنگ ہلکا پیلا سا تھا۔ اُس کے سوار کا نام موت
تھا، اور پاتال اُس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ اُنہیں
زمین کا چوتھا حصہ قتل کرنے کا اختیار دیا گیا، خواہ تلوار،
کال، مہلک وبا یا وحشی جانوروں کے ذریعے سے ہو۔
9 لیلے نے پانچویں مُہر کھولی تو مَیں نے قربان گاہ کے
نیچے اُن کی روحیں دیکھیں جو اللہ کے کلام اور اپنی گواہی
قائم رکھنے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ 10 اُنہوں
نے اونچی آواز سے چلّا کر کہا، ”اے قادرِ مطلق، قدوس
اور سچے رب، کتنی دیر اَور لگے گی؟ تُو کب تک زمین
کے باشندوں کی عدالت کر کے ہمارے شہید ہونے کا
انتقام نہ لے گا؟“ 11 تب اُن میں سے ہر ایک کو ایک
سفید لباس دیا گیا، اور اُنہیں سمجھایا گیا کہ ”مزید تھوڑی
دیر آرام کرو، کیونکہ پہلے تمہارے ہم خدمت بھائیوں
میں سے اُتنوں کو شہید ہو جانا ہے جتنوں کے لئے

یہ مقرر ہے۔"
12 لیلے نے چھٹی مُہر کھولی تو مَیں نے ایک شدید
زلزلہ دیکھا۔ سورج بکری کے بالوں سے بنے ٹاٹ کی
مانند کالا ہو گیا، پورا چاند خون جیسا نظر آنے لگا 13 اور
آسمان کے ستارے زمین پر یوں گر گئے جس طرح
انجیر کے درخت پر لگے آخری انجیر تیز ہَوا کے جھونکوں
سے گر جاتے ہیں۔ 14 آسمان طومار کی طرح جب اُسے
لپیٹ کر بند کیا جاتا ہے پیچھے ہٹ گیا۔ اور ہر پہاڑ
اور جزیرہ اپنی اپنی جگہ سے کھسک گیا۔ 15 پھر زمین
کے بادشاہ، شہزادے، جرنیل، امیر، اثر و رسوخ والے،
غلام اور آزاد سب کے سب غاروں میں اور پہاڑی
چٹانوں کے درمیان چھپ گئے۔ 16 اُنہوں نے چلّا کر
پہاڑوں اور چٹانوں سے منت کی، "ہم پر گر کر ہمیں
تخت پر بیٹھے ہوئے کے چہرے اور لیلے کے غضب سے
چھپا لو۔ 17 کیونکہ اُن کے غضب کا عظیم دن آ گیا ہے،
اور کون قائم رہ سکتا ہے؟"

اسرائیل کے 1,44,000 چنے ہوئے افراد

7 اِس کے بعد مَیں نے چار فرشتوں کو زمین کے
چار کونوں پر کھڑے دیکھا۔ وہ زمین کی چار
ہَواؤں کو چلنے سے روک رہے تھے تاکہ نہ زمین پر، نہ
سمندر یا کسی درخت پر کوئی ہَوا چلے۔ 2 پھر مَیں نے
ایک اَور فرشتہ مشرق سے چڑھتے ہوئے دیکھا جس
کے پاس زندہ خدا کی مُہر تھی۔ اُس نے اونچی آواز سے
اُن چار فرشتوں سے بات کی جنہیں زمین اور سمندر
کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اُس نے کہا،
3 "زمین، سمندر یا درختوں کو اُس وقت تک نقصان
مت پہنچانا جب تک ہم اپنے خدا کے خادموں کے
ماتھوں پر مُہر نہ لگا لیں۔" 4 اور مَیں نے سنا کہ جن پر
مُہر لگائی گئی تھی وہ 1,44,000 افراد تھے اور وہ
اسرائیل کے ہر ایک قبیلے سے تھے: 5 12,000
یہوداہ سے، 12,000 روبن سے، 12,000 جد
سے، 6 12,000 آشر سے، 12,000 نفتالی
سے، 12,000 منسّی سے، 7 12,000 شمعون
سے، 12,000 لاوی سے، 12,000 اِشکار سے،
8 12,000 زبولون سے، 12,000 یوسف سے اور
12,000 بن یمین سے۔

اللہ کے حضور ایک بڑا ہجوم

9 اِس کے بعد مَیں نے ایک ہجوم دیکھا جو اِتنا بڑا
تھا کہ اُسے گنا نہیں جا سکتا تھا۔ اُس میں ہر ملت، ہر
قبیلے، ہر قوم اور ہر زبان کے افراد سفید لباس پہنے ہوئے
تخت اور لیلے کے سامنے کھڑے تھے۔ اُن کے ہاتھوں
میں کھجور کی ڈالیاں تھیں۔ 10 اور وہ اونچی آواز سے
چلّا چلّا کر کہہ رہے تھے، "نجات تخت پر بیٹھے ہوئے
ہمارے خدا اور لیلے کی طرف سے ہے۔" 11 تمام
فرشتے تخت، بزرگوں اور چار جانداروں کے اردگرد کھڑے
تھے۔ اُنہوں نے تخت کے سامنے گر کر اللہ کو سجدہ کیا
12 اور کہا، "آمین! ہمارے خدا کی ازل سے ابد تک
ستائش، جلال، حکمت، شکرگزاری، عزت، قدرت اور
طاقت حاصل رہے۔ آمین!"
13 بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا، "سفید
لباس پہنے ہوئے یہ لوگ کون ہیں اور کہاں سے
آئے ہیں؟"

14 مَیں نے جواب دیا، ''میرے آقا، آپ ہی
جانتے ہیں۔''
اُس نے کہا، ''یہ وہی ہیں جو بڑی ایذارسانی سے نکل
کر آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لباس لیلے کے خون میں
دھو کر سفید کر لئے ہیں۔ 15 اِس لئے وہ اللہ کے تخت
کے سامنے کھڑے ہیں اور دن رات اُس کے گھر میں
اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ اور تخت پر بیٹھا ہوا اُن کو
پناہ دے گا۔ 16 اِس کے بعد نہ کبھی بھوک اُنہیں ستائے
گی نہ پیاس۔ نہ دھوپ، نہ کسی اَور قسم کی تپتی گرمی اُنہیں
جھُلسائے گی۔ 17 کیونکہ جو لیلا تخت کے درمیان بیٹھا
ہے وہ اُن کی گلہ بانی کرے گا اور اُنہیں زندگی کے
چشموں کے پاس لے جائے گا۔ اور اللہ اُن کی آنکھوں
سے تمام آنسو پونچھ ڈالے گا۔''

ساتویں مُہر

8 جب لیلے نے ساتویں مُہر کھولی تو آسمان پر
خاموشی چھا گئی۔ یہ خاموشی تقریباً آدھے گھنٹے
تک رہی۔ 2 پھر مَیں نے اللہ کے سامنے کھڑے سات
فرشتوں کو دیکھا۔ اُنہیں سات تُرم دیئے گئے۔
3 ایک اَور فرشتہ جس کے پاس سونے کا بخور دان
تھا آ کر قربان گاہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُسے بہت سا
بخور دیا گیا تاکہ وہ اُسے مقدسین کی دعاؤں کے ساتھ
تخت کے سامنے کی سونے کی قربان گاہ پر پیش کرے۔
4 بخور کا دھواں مقدسین کی دعاؤں کے ساتھ فرشتے کے
ہاتھ سے اُٹھتے اُٹھتے اللہ کے سامنے پہنچا۔ 5 پھر فرشتے
نے بخور دان کو لیا اور اُسے قربان گاہ کی آگ سے بھر
کر زمین پر پھینک دیا۔ تب کڑکتی اور گرجتی آوازیں سنائی
دیں، بجلی چمکنے لگی اور زلزلہ آ گیا۔

تُرموں کا اثر

6 پھر جن سات فرشتوں کے پاس سات تُرم تھے وہ
اُنہیں بجانے کے لئے تیار ہوئے۔
7 پہلے فرشتے نے اپنے تُرم کو بجا دیا۔ اِس پر اولے
اور خون کے ساتھ ملائی گئی آگ پیدا ہو کر زمین پر
برسائی گئی۔ اِس سے زمین کا تیسرا حصہ، درختوں کا تیسرا
حصہ اور تمام ہری گھاس بھسم ہو گئی۔
8 پھر دوسرے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک
ماری۔ اِس پر جلتی ہوئی ایک بڑی پہاڑ نما چیز کو سمندر
میں پھینکا گیا۔ سمندر کا تیسرا حصہ خون میں بدل گیا،
9 سمندر میں موجود زندہ مخلوقات کا تیسرا حصہ ہلاک اور
بحری جہازوں کا تیسرا حصہ تباہ ہو گیا۔
10 پھر تیسرے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک
ماری۔ اِس پر مشعل کی طرح بھڑکتا ہوا ایک بڑا ستارہ
آسمان سے دریاؤں کے تیسرے حصے اور پانی کے
چشموں پر گر گیا۔ 11 اِس ستارے کا نام افسنطین تھا
اور اِس سے پانی کا تیسرا حصہ افسنطین جیسا کڑوا ہو
گیا۔ بہت سے لوگ یہ کڑوا پانی پینے سے مر گئے۔
12 پھر چوتھے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک
ماری۔ اِس پر سورج کا تیسرا حصہ، چاند کا تیسرا حصہ
اور ستاروں کا تیسرا حصہ روشنی سے محروم ہو گیا۔ دن کا
تیسرا حصہ روشنی سے محروم ہوا اور اِسی طرح رات کا تیسرا
حصہ بھی۔
13 پھر دیکھتے دیکھتے مَیں نے ایک عقاب کو سنا جس
نے میرے سر کے اوپر ہی بلندیوں پر اُڑتے ہوئے
اونچی آواز سے پکارا، ''افسوس! افسوس! زمین کے
باشندوں پر افسوس! کیونکہ تین فرشتوں کے تُرموں کی
آوازیں ابھی باقی ہیں۔''

9 پھر پانچویں فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک
ماری۔ اِس پر مَیں نے ایک ستارہ دیکھا جو آسمان
سے زمین پر گر گیا تھا۔ اِس ستارے کو اتھاہ گڑھے کے
راستے کی چابی دی گئی۔ 2 اُس نے اتھاہ گڑھے کا راستہ
کھول دیا تو اُس سے دھواں نکل کر اوپر آیا، یوں جیسے
دھواں کسی بڑے بھٹے سے نکلتا ہے۔ سورج اور چاند اتھاہ
گڑھے کے اِس دھوئیں سے تاریک ہو گئے۔ 3 اور دھوئیں
میں سے ٹڈیاں نکل کر زمین پر اُتر آئیں۔ اُنہیں زمین
کے بچھوؤں جیسا اختیار دیا گیا۔ 4 اُنہیں بتایا گیا، ”نہ
زمین کی گھاس، نہ کسی پودے یا درخت کو نقصان پہنچاؤ
بلکہ صرف اُن لوگوں کو جن کے ماتھوں پر اللہ کی مُہر
نہیں لگی ہے۔“ 5 ٹڈیوں کو اِن لوگوں کو مار ڈالنے کا
اختیار نہ دیا گیا بلکہ اُنہیں بتایا گیا کہ وہ پانچ مہینوں تک
اُن کو اذیت دیں۔ اور یہ اذیت اُس تکلیف کی مانند ہے
جو تب پیدا ہوتی ہے جب بچھو کسی کو ڈنک مارتا ہے۔
6 اُن پانچ مہینوں کے دوران لوگ موت کی تلاش میں
رہیں گے، لیکن اُسے پائیں گے نہیں۔ وہ مر جانے کی
شدید آرزو کریں گے، لیکن موت اُن سے بھاگ کر دُور
رہے گی۔

7 ٹڈیوں کی شکل و صورت جنگ کے لئے تیار
گھوڑوں کی مانند تھی۔ اُن کے سروں پر سونے کے تاجوں
جیسی چیزیں تھیں اور اُن کے چہرے انسانوں کے چہروں
کی مانند تھے۔ 8 اُن کے بال خواتین کے بالوں کی مانند
اور اُن کے دانت شیر ببر کے دانتوں جیسے تھے۔ 9 یوں
لگا جیسے اُن کے سینوں پر لوہے کے سے زرہ بکتر لگے
ہوئے تھے، اور اُن کے پَروں کی آواز بے شمار رتھوں
اور گھوڑوں کے شور جیسی تھی جب وہ مخالف پر جھپٹ
رہے ہوتے ہوں۔ 10 اُن کی دُم پر بچھو کا سا ڈنک لگا تھا
اور اُنہیں اِن ہی دُموں سے لوگوں کو پانچ مہینوں تک
نقصان پہنچانے کا اختیار تھا۔ 11 اُن کا بادشاہ اتھاہ گڑھے
کا فرشتہ ہے جس کا عبرانی نام ابدون اور یونانی نام اپلیون
(ہلاکو) ہے۔

12 یوں پہلا افسوس گزر گیا، لیکن اِس کے بعد دو مزید
افسوس ہونے والے ہیں۔

13 چھٹے فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔
اِس پر مَیں نے ایک آواز سنی جو اللہ کے سامنے واقع
سونے کی قربان گاہ کے چار کونوں پر لگے سینگوں سے
آئی۔ 14 اِس آواز نے چھٹا تُرم پکڑے ہوئے فرشتے
سے کہا، ”اُن چار فرشتوں کو کھلا چھوڑ دینا جو بڑے
دریا بنام فرات کے پاس بندھے ہوئے ہیں۔“ 15 اِن
چار فرشتوں کو اِسی مہینے کے اِسی دن کے اِسی گھنٹے کے
لئے تیار کیا گیا تھا۔ اب اِنہیں کھلا چھوڑ دیا گیا تاکہ
وہ انسانوں کا تیسرا حصہ مار ڈالیں۔ 16 مجھے بتایا گیا
کہ گھوڑوں پر سوار فوجی بیس کروڑ تھے۔ 17 رویا میں
گھوڑے اور سوار یوں نظر آئے: سینوں پر لگے زرہ
بکتر آگ جیسے سرخ، نیلے اور گندھک جیسے پیلے تھے۔
گھوڑوں کے سر شیر ببر کے سروں سے مطابقت رکھتے
تھے اور اُن کے منہ سے آگ، دھواں اور گندھک
نکلتی تھی۔ 18 آگ، دھوئیں اور گندھک کی اِن تین
بلاؤں سے انسانوں کا تیسرا حصہ ہلاک ہوا۔ 19 ہر
گھوڑے کی طاقت اُس کے منہ اور دُم میں تھی، کیونکہ
اُن کی دُمیں سانپ کی مانند تھیں جن کے سر نقصان
پہنچاتے تھے۔

20 جو اِن بلاؤں سے ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ ابھی
باقی تھے اُنہوں نے پھر بھی اپنے ہاتھوں کے کاموں سے
توبہ نہ کی۔ وہ بدروحوں اور سونے، چاندی، پیتل، پتھر

اور لکڑی کے بُتوں کی پوجا سے باز نہ آئے حالانکہ ایسی
چیزیں نہ تو دیکھ سکتی ہیں، نہ سننے یا چلنے کے قابل ہوتی
ہیں۔ 21 وہ قتل و غارت، جادوگری، زناکاری اور چوریوں
سے بھی توبہ کر کے باز نہ آئے۔

فرشتہ اور چھوٹا طومار

10 پھر مَیں نے ایک اَور طاقت ور فرشتہ
دیکھا۔ وہ بادل اوڑھے ہوئے آسمان سے
اُتر رہا تھا اور اُس کے سر کے اوپر قوسِ قزح تھی۔ اُس
کا چہرہ سورج جیسا تھا اور اُس کے پاؤں آگ کے ستون
جیسے۔ 2 اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا طومار تھا جو کھلا
تھا۔ اپنے ایک پاؤں کو اُس نے سمندر پر رکھ دیا اور
دوسرے کو زمین پر۔ 3 پھر وہ اونچی آواز سے پکار اُٹھا۔
ایسے لگا جیسے شیر ببر گرج رہا ہے۔ اِس پر کڑک کی سات
آوازیں بولنے لگیں۔ 4 اُن کے بولنے پر مَیں اُن کی
باتیں لکھنے کو تھا کہ ایک آواز نے کہا، ”کڑک کی سات
آوازوں کی باتوں پر مُہر لگا اور اُنہیں مت لکھنا۔“
5 پھر اُس فرشتے نے جسے مَیں نے سمندر اور زمین
پر کھڑا دیکھا اپنے دہنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اُٹھا کر
6 اللہ کے نام کی قسم کھائی، اُس کے نام کی جو ازل
سے ابد تک زندہ ہے اور جس نے آسمانوں، زمین اور
سمندر کو اُن تمام چیزوں سمیت خلق کیا جو اُن میں
ہیں۔ فرشتے نے کہا، ”اب دیر نہیں ہو گی۔ 7 جب
ساتواں فرشتہ اپنے تُرم میں پھونک مارنے کو ہو گا تب
اللہ کا بھید جو اُس نے اپنے نبوّت کرنے والے خادموں
کو بتایا تھا تکمیل تک پہنچے گا۔“
8 پھر جو آواز آسمان سے سنائی دی تھی اُس نے ایک
بار پھر مجھ سے بات کی، ”جا، وہ طومار لے لینا جو سمندر
اور زمین پر کھڑے فرشتے کے ہاتھ میں کھلا پڑا ہے۔“
9 چنانچہ مَیں نے فرشتے کے پاس جا کر اُس سے
گزارش کی کہ وہ مجھے چھوٹا طومار دے۔ اُس نے مجھ
سے کہا، ”اِسے لے اور کھا لے۔ یہ تیرے منہ میں
شہد کی طرح میٹھا لگے گا، لیکن تیرے معدے میں
کڑواہٹ پیدا کرے گا۔“
10 مَیں نے چھوٹے طومار کو فرشتے کے ہاتھ سے لے
کر اُسے کھا لیا۔ میرے منہ میں تو وہ شہد کی طرح میٹھا
لگ رہا تھا، لیکن معدے میں جا کر اُس نے کڑواہٹ
پیدا کر دی۔ 11 پھر مجھے بتایا گیا، ”لازم ہے کہ تُو بہت
اُمّتوں، قوموں، زبانوں اور بادشاہوں کے بارے میں
مزید نبوّت کرے۔“

دو گواہ

11 مجھے گز کی طرح کا سرکنڈا دیا گیا اور بتایا گیا،
”جا، اللہ کے گھر اور قربان گاہ کی پیمائش
کر۔ اُس میں پرستاروں کی تعداد بھی گن۔ 2 لیکن بیرونی
صحن کو چھوڑ دے۔ اُسے مت ناپ، کیونکہ اُسے غیر
ایمان داروں کو دیا گیا ہے جو مقدّس شہر کو 42 مہینوں
تک کچلتے رہیں گے۔ 3 اور مَیں اپنے دو گواہوں کو اختیار
دوں گا، اور وہ ٹاٹ اوڑھ کر 1,260 دنوں کے دوران
نبوّت کریں گے۔“
4 یہ دو گواہ زیتون کے وہ دو درخت اور وہ دو شمع
دان ہیں جو دنیا کے آقا کے سامنے کھڑے ہیں۔ 5 اگر
کوئی اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے تو اُن کے منہ میں سے
آگ نکل کر اُن کے دشمنوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ جو بھی
اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے اُسے اِس طرح مرنا پڑتا ہے۔
6 اِن گواہوں کو آسمان کو بند رکھنے کا اختیار ہے تاکہ جتنا

وقت وہ نبوّت کریں بارش نہ ہو۔ اُنہیں پانی کو خون میں
بدلنے اور زمین کو ہر قسم کی اذیت پہنچانے کا اختیار بھی
ہے۔ اور وہ جتنی دفعہ جی چاہے یہ کر سکتے ہیں۔
7 اُن کی گواہی کا مقررہ وقت پورا ہونے پر اتھاہ
گڑھے میں سے نکلنے والا حیوان اُن سے جنگ کرنا شروع
کرے گا اور اُن پر غالب آ کر اُنہیں مار ڈالے گا۔ 8 اُن
کی لاشیں اُس بڑے شہر کی سڑک پر پڑی رہیں گی جس
کا علامتی نام سدوم اور مصر ہے۔ وہاں اُن کا آقا بھی
مصلوب ہوا تھا۔ 9 اور ساڑھے تین دنوں کے دوران ہر
اُمّت، قبیلے، زبان اور قوم کے لوگ اِن لاشوں کو گھور
کر دیکھیں گے اور اِنہیں دفن کرنے نہیں دیں گے۔
10 زمین کے باشندے اُن کی وجہ سے مسرور ہوں
گے اور خوشی منا کر ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے،
کیونکہ اِن دو نبیوں نے زمین پر رہنے والوں کو کافی ایذا
پہنچائی تھی۔ 11 لیکن اِن ساڑھے تین دنوں کے بعد
اللہ نے اُن میں زندگی کا دم پھونک دیا، اور وہ اپنے
پاؤں پر کھڑے ہوئے۔ جو اُنہیں دیکھ رہے تھے وہ سخت
دہشت زدہ ہوئے۔ 12 پھر اُنہوں نے آسمان سے ایک
اونچی آواز سنی جس نے اُن سے کہا، ”یہاں اوپر آؤ!“
اور اُن کے دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے دونوں ایک بادل
میں آسمان پر چلے گئے۔ 13 اُسی وقت ایک شدید زلزلہ
آیا اور شہر کا دسواں حصہ گر کر تباہ ہو گیا۔ 7,000
افراد اُس کی زد میں آ کر مر گئے۔ بچے ہوئے لوگوں
میں دہشت پھیل گئی اور وہ آسمان کے خدا کو جلال
دینے لگے۔

14 دوسرا افسوس گزر گیا، لیکن اب تیسرا افسوس جلد
ہونے والا ہے۔

ساتواں تُرم

15 ساتویں فرشتے نے اپنے تُرم میں پھونک ماری۔
اِس پر آسمان پر سے اونچی آوازیں سنائی دیں جو کہہ
رہی تھیں، ”زمین کی بادشاہی ہمارے آقا اور اُس کے
مسیح کی ہو گئی ہے۔ وہی ازل سے ابد تک حکومت
کرے گا۔“ 16 اور اللہ کے تخت کے سامنے بیٹھے 24
بزرگوں نے گر کر اللہ کو سجدہ کیا 17 اور کہا، ”اے
رب قادرِ مطلق خدا، ہم تیرا شکر کرتے ہیں، تُو جو ہے
اور جو تھا۔ کیونکہ تُو اپنی عظیم قدرت کو کام میں لا
کر حکومت کرنے لگا ہے۔ 18 قومیں غصے میں آئیں تو
تیرا غضب نازل ہوا۔ اب مُردوں کی عدالت کرنے اور
اپنے خادموں کو اجر دینے کا وقت آ گیا ہے۔ ہاں، تیرے
نبیوں، مقدّسین اور تیرا خوف ماننے والوں کو اجر ملے گا،
خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ اب وہ وقت بھی آ گیا
ہے کہ زمین کو تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔“
19 آسمان پر اللہ کے گھر کو کھولا گیا اور اُس میں اُس
کے عہد کا صندوق نظر آیا۔ بجلی چمکنے لگی، شور مچ گیا،
بادل گرجنے اور بڑے بڑے اولے پڑنے لگے۔

خاتون اور اژدہا

12 پھر آسمان پر ایک عظیم نشان ظاہر ہوا، ایک
خاتون جس کا لباس سورج تھا۔ اُس کے
پاؤں تلے چاند اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا۔ 2 اُس
کا پاؤں بھاری تھا، اور جنم دینے کے شدید درد میں مبتلا
ہونے کی وجہ سے وہ چلّا رہی تھی۔

3 پھر آسمان پر ایک اَور نشان نظر آیا، ایک بڑا اور
آگ جیسا سرخ اژدہا۔ اُس کے سات سر اور دس سینگ
تھے، اور ہر سر پر ایک تاج تھا۔ 4 اُس کی دُم نے ستاروں

کے تیسرے حصے کو آسمان پر سے اُتار کر زمین پر پھینک
دیا۔ پھر اژدہا جنم دینے والی خاتون کے سامنے کھڑا
ہوا تاکہ اُس بچے کو جنم لیتے ہی ہڑپ کر لے۔ 5 خاتون
کے بیٹا پیدا ہوا، وہ بچہ جو لوہے کے شاہی عصا سے
قوموں پر حکومت کرے گا۔ اور خاتون کے اِس بچے
کو چھین کر اللہ اور اُس کے تخت کے سامنے لایا گیا۔
6 خاتون خود ریگستان میں ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ
پہنچ گئی جو اللہ نے اُس کے لئے تیار کر رکھی تھی، تاکہ
وہاں 1,260 دن تک اُس کی پرورش کی جائے۔
7 پھر آسمان پر جنگ چھڑ گئی۔ میکائیل اور اُس کے
فرشتے اژدہے سے لڑے۔ اژدہا اور اُس کے فرشتے
اُن سے لڑتے رہے، 8 لیکن وہ غالب نہ آ سکے بلکہ
آسمان پر اپنے مقام سے محروم ہو گئے۔ 9 بڑے اژدہے
کو نکال دیا گیا، اُس قدیم اژدہے کو جو ابلیس یا شیطان
کہلاتا ہے اور جو پوری دنیا کو گم راہ کر دیتا ہے۔ اُسے اُس
کے فرشتوں سمیت زمین پر پھینکا گیا۔
10 پھر آسمان پر ایک اونچی آواز سنائی دی، ”اب
ہمارے خدا کی نجات، قدرت اور بادشاہی آ گئی ہے،
اب اُس کے مسیح کا اختیار آ گیا ہے۔ کیونکہ ہمارے
بھائیوں اور بہنوں پر الزام لگانے والا جو دن رات اللہ
کے حضور اُن پر الزام لگاتا رہتا تھا اُسے زمین پر پھینکا گیا
ہے۔ 11 ایمان دار لیلے کے خون اور اپنی گواہی سنانے
کے ذریعے ہی اُس پر غالب آئے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی
جان عزیز نہ رکھی بلکہ اُسے دینے تک تیار تھے۔ 12 چنانچہ
خوشی مناؤ، اے آسمانو! خوشی مناؤ، اُن میں بسنے والو!
لیکن زمین اور سمندر پر افسوس! کیونکہ ابلیس تم پر اُتر آیا
ہے۔ وہ بڑے غصے میں ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اب
اُس کے پاس وقت کم ہے۔“

13 جب اژدہے نے دیکھا کہ اُسے زمین پر گرا دیا
گیا ہے تو وہ اُس خاتون کے پیچھے پڑ گیا جس نے بچے
کو جنم دیا تھا۔ 14 لیکن خاتون کو بڑے عقاب کے سے
دو پَر دیئے گئے تاکہ وہ اُڑ کر ریگستان میں اُس جگہ پہنچے
جو اُس کے لئے تیار کی گئی تھی اور جہاں وہ ساڑھے
تین سال تک اژدہے کی پہنچ سے محفوظ رہ کر پرورش
پائے گی۔ 15 اِس پر اژدہے نے اپنے منہ سے پانی نکال
کر دریا کی صورت میں خاتون کے پیچھے پیچھے بہا دیا تاکہ
اُسے بہا لے جائے۔ 16 لیکن زمین نے خاتون کی مدد کر
کے اپنا منہ کھول دیا اور اُس دریا کو نگل لیا جو اژدہے
نے اپنے منہ سے نکال دیا تھا۔ 17 پھر اژدہے کو خاتون
پر غصہ آیا، اور وہ اُس کی باقی اولاد سے جنگ کرنے کے
لئے چلا گیا۔ (خاتون کی اولاد وہ ہیں جو اللہ کے احکام
پورے کر کے عیسیٰ کی گواہی کو قائم رکھتے ہیں)۔ 18 اور
اژدہا سمندر کے ساحل پر کھڑا ہو گیا۔

دو حیوان

13 پھر مَیں نے دیکھا کہ سمندر میں سے
ایک حیوان نکل رہا ہے۔ اُس کے دس
سینگ اور سات سر تھے۔ ہر سینگ پر ایک تاج اور ہر
سر پر کفر کا ایک نام تھا۔ 2 یہ حیوان چیتے کی مانند تھا۔
لیکن اُس کے ریچھ کے سے پاؤں اور شیر ببر کا سا منہ
تھا۔ اژدہے نے اِس حیوان کو اپنی قوت، اپنا تخت اور
بڑا اختیار دے دیا۔ 3 لگتا تھا کہ حیوان کے سروں میں
سے ایک پر لاعلاج زخم لگا ہے۔ لیکن اِس زخم کو شفا دی
گئی۔ پوری دنیا یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوئی اور حیوان کے
پیچھے لگ گئی۔ 4 لوگوں نے اژدہے کو سجدہ کیا، کیونکہ
اُسی نے حیوان کو اختیار دیا تھا۔ اور اُنہوں نے یہ کہہ کر

حیوان کو بھی سجدہ کیا، ”کون اِس حیوان کی مانند ہے؟ کون اِس سے لڑ سکتا ہے؟“

5 اِس حیوان کو بڑی بڑی باتیں اور کفر بکنے کا اختیار دیا گیا۔ اور اُسے یہ کرنے کا اختیار 42 مہینے کے لئے مل گیا۔ 6 یوں وہ اپنا منہ کھول کر اللہ، اُس کے نام، اُس کی سکونت گاہ اور آسمان کے باشندوں پر کفر بکنے لگا۔ 7 اُسے مقدّسین سے جنگ کر کے اُن پر فتح پانے کا اختیار بھی دیا گیا۔ اور اُسے ہر قبیلے، ہر اُمّت، ہر زبان اور ہر قوم پر اختیار دیا گیا۔ 8 زمین کے تمام باشندے اِس حیوان کو سجدہ کریں گے یعنی وہ سب جن کے نام دنیا کی ابتدا سے لیلے کی کتابِ حیات میں درج نہیں ہیں، اُس لیلے کی کتاب میں جو ذبح کیا گیا ہے۔

9 جو سن سکتا ہے وہ سن لے! 10 اگر کسی کو قیدی بننا ہے تو وہ قیدی ہی بنے گا۔ اگر کسی کو تلوار کی زد میں آ کر مرنا ہے تو وہ ایسے ہی مرے گا۔ اب مقدّسین کو ثابت قدمی اور وفادار ایمان کی خاص ضرورت ہے۔

11 پھر مَیں نے ایک اَور حیوان کو دیکھا۔ وہ زمین میں سے نکل رہا تھا۔ اُس کے لیلے کے سے دو سینگ تھے، لیکن اُس کے بولنے کا انداز اژدہے کا سا تھا۔ 12 اُس نے پہلے حیوان کا پورا اختیار اُس کی خاطر استعمال کر کے زمین اور اُس کے باشندوں کو پہلے حیوان کو سجدہ کرنے پر اُکسایا، یعنی اُس حیوان کو جس کا لاعلاج زخم بھر گیا تھا۔ 13 اور اُس نے بڑے معجزانہ نشان دکھائے، یہاں تک کہ اُس نے لوگوں کے دیکھتے دیکھتے آسمان سے زمین پر آگ نازل ہونے دی۔ 14 یوں اُسے پہلے حیوان کی خاطر معجزانہ نشان دکھانے کا اختیار دیا گیا، اور اِن کے ذریعے اُس نے زمین کے باشندوں کو صحیح راہ سے بہکایا۔ اُس نے اُنہیں کہا کہ وہ اُس حیوان کی تعظیم میں ایک مجسمہ بنا دیں جو تلوار سے زخمی ہونے کے باوجود دوبارہ زندہ ہوا تھا۔ 15 پھر اُسے پہلے حیوان کے مجسمے میں جان ڈالنے کا اختیار دیا گیا تاکہ مجسمہ بول سکے اور اُنہیں قتل کروا سکے جو اُسے سجدہ کرنے سے انکار کرتے تھے۔ 16 اُس نے یہ بھی کروایا کہ ہر ایک کے دہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک خاص نشان لگایا جائے، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، امیر ہو یا غریب، آزاد ہو یا غلام۔ 17 صرف وہ شخص کچھ خرید یا بیچ سکتا تھا جس پر یہ نشان لگا تھا۔ یہ نشان حیوان کا نام یا اُس کے نام کا نمبر تھا۔

18 یہاں حکمت کی ضرورت ہے۔ جو سمجھ دار ہے وہ حیوان کے نمبر کا حساب کرے، کیونکہ یہ ایک مرد کا نمبر ہے۔ اُس کا نمبر 666 ہے۔

لیلا اور اُس کی قوم

14 پھر مَیں نے دیکھا کہ لیلا میرے سامنے ہی صیون کے پہاڑ پر کھڑا ہے۔ اُس کے ساتھ 1,44,000 افراد کھڑے تھے جن کے ماتھوں پر اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ 2 اور مَیں نے آسمان سے ایک ایسی آواز سنی جو کسی بڑے آبشار اور گرجتے بادلوں کی اونچی کڑک کی مانند تھی۔ یہ اُس آواز کی مانند تھی جو سرود بجانے والے اپنے سازوں سے نکالتے ہیں۔ 3 یہ 1,44,000 افراد تخت، چار جانداروں اور بزرگوں کے سامنے کھڑے ایک نیا گیت گا رہے تھے، ایک ایسا گیت جو صرف وہی سیکھ سکے جنہیں لیلے نے زمین سے خرید لیا تھا۔ 4 یہ وہ مرد ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خواتین کے ساتھ آلودہ نہیں کیا، کیونکہ وہ کنوارے ہیں۔ جہاں بھی لیلا جاتا ہے وہاں وہ بھی جاتے ہیں۔ اُنہیں باقی انسانوں میں سے فصل کے

پہلے پھل کی حیثیت سے اللہ اور لیلے کے لئے خرید ا گیا
ہے۔ 5اُن کے منہ سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا بلکہ وہ
بے الزام ہیں۔

تین فرشتے

6پھر مَیں نے ایک اَور فرشتہ دیکھا۔ وہ میرے سر
کے اوپر ہی ہَوا میں اُڑ رہا تھا۔ اُس کے پاس اللہ کی ابدی
خوش خبری تھی تاکہ وہ اُسے زمین کے باشندوں یعنی ہر
قوم، قبیلے، اہلِ زبان اور اُمّت کو سنائے۔ 7اُس نے
اونچی آواز سے کہا، ”خدا کا خوف مان کر اُسے جلال دو،
کیونکہ اُس کی عدالت کا وقت آ گیا ہے۔ اُسے سجدہ کرو
جس نے آسمانوں، زمین، سمندر اور پانی کے چشموں کو
خلق کیا ہے۔“
8ایک دوسرے فرشتے نے پہلے کے پیچھے پیچھے چلتے
ہوئے کہا، ”وہ گر گیا ہے! ہاں، عظیم بابل گر گیا ہے،
جس نے تمام قوموں کو اپنی حرام کاری اور مستی کی مَے
پلائی ہے۔“
9اِن دو فرشتوں کے پیچھے ایک تیسرا فرشتہ چل رہا
تھا۔ اُس نے اونچی آواز سے کہا، ”جو بھی حیوان اور
اُس کے مجسمے کو سجدہ کرے اور جسے بھی اُس کا نشان
اپنے ماتھے یا ہاتھ پر مل جائے 10وہ اللہ کے غضب
کی مَے سے پیئے گا، ایسی مَے جو ملاوٹ کے بغیر ہی
اللہ کے غضب کے پیالے میں ڈالی گئی ہے۔ مقدّس
فرشتوں اور لیلے کے حضور اُسے آگ اور گندھک کا
عذاب سہنا پڑے گا۔ 11اور اِن لوگوں کو ستانے والی
یہ آگ جلتی رہے گی، اِس کا دھواں ابد تک چڑھتا
رہے گا۔ جو حیوان اور اُس کے مجسمے کو سجدہ کرتے ہیں
یا جنہوں نے اُس کے نام کا نشان لیا ہے وہ نہ دن،
نہ رات کو آرام پائیں گے۔“
12یہاں مقدسین کو ثابت قدم رہنے کی ضرورت
ہے، اُنہیں جو اللہ کے احکام پورے کرتے اور عیسیٰ کے
وفادار رہتے ہیں۔
13پھر مَیں نے آسمان سے ایک آواز یہ کہتی ہوئی سنی،
”لکھ، مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خداوند میں
وفات پاتے ہیں۔“
”جی ہاں،“ روح فرماتا ہے، ”وہ اپنی محنت مشقت
سے آرام پائیں گے، کیونکہ اُن کے نیک کام اُن کے
پیچھے ہو کر اُن کے ساتھ چلیں گے۔“

زمین پر فصل کی کٹائی

14پھر مَیں نے ایک سفید بادل دیکھا، اور اُس پر کوئی
بیٹھا تھا جو ابنِ آدم کی مانند تھا۔ اُس کے سر پر سونے
کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی تھی۔ 15ایک اَور فرشتہ
اللہ کے گھر سے نکل کر اونچی آواز سے پکار کر اُس سے
مخاطب ہوا جو بادل پر بیٹھا تھا، ”اپنی درانتی لے کر فصل
کی کٹائی کر! کیونکہ فصل کاٹنے کا وقت آ گیا ہے اور
زمین پر کی فصل پک گئی ہے۔“ 16چنانچہ بادل پر بیٹھنے
والے نے اپنی درانتی زمین پر چلائی اور زمین کی فصل کی
کٹائی ہوئی۔
17اِس کے بعد ایک اَور فرشتہ اللہ کے اُس گھر
سے نکل آیا جو آسمان پر ہے، اور اُس کے پاس بھی تیز
درانتی تھی۔
18پھر ایک تیسرا فرشتہ آیا۔ اُسے آگ پر اختیار تھا۔
وہ قربان گاہ سے آیا اور اونچی آواز سے پکار کر تیز درانتی
پکڑے ہوئے فرشتے سے مخاطب ہوا، ”اپنی تیز درانتی
لے کر زمین کی انگور کی بیل سے انگور کے گچھے جمع

کر، کیونکہ اُس کے انگور پک گئے ہیں۔'' 19 فرشتے نے زمین پر اپنی درانتی چلائی، اُس کے انگور جمع کئے اور اُنہیں اللہ کے غضب کے اُس بڑے حوض میں پھینک دیا جس میں انگور کا رس نکالا جاتا ہے۔ 20 یہ حوض شہر سے باہر واقع تھا۔ اُس میں پڑے انگوروں کو اِتنا روندا گیا کہ حوض میں سے خون بہہ نکلا۔ خون کا یہ سیلاب 300 کلو میٹر دُور تک پہنچ گیا اور وہ اِتنا زیادہ تھا کہ گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ گیا۔

آخری بلاؤں کے فرشتے

15 پھر مَیں نے آسمان پر ایک اَور الٰہی نشان دیکھا، جو عظیم اور حیرت انگیز تھا۔ سات فرشتے سات آخری بلائیں اپنے پاس رکھ کر کھڑے تھے۔ اِن سے اللہ کا غضب تکمیل تک پہنچ گیا۔

2 مَیں نے شیشے کا سا ایک سمندر بھی دیکھا جس میں آگ ملائی گئی تھی۔ اِس سمندر کے پاس وہ کھڑے تھے جو حیوان، اُس کے مجسمے اور اُس کے نام کے نمبر پر غالب آ گئے تھے۔ وہ اللہ کے دیئے ہوئے سرود پکڑے 3 اللہ کے خادم موسیٰ اور لیلے کا گیت گا رہے تھے،

''اے ربِ قادرِ مطلق خدا،
تیرے کام کتنے عظیم اور حیرت انگیز ہیں۔
اے زمانوں کے بادشاہ،
تیری راہیں کتنی راست اور سچی ہیں۔
4 اے رب، کون تیرا خوف نہیں مانے گا؟
کون تیرے نام کو جلال نہیں دے گا؟
کیونکہ تُو ہی قدوس ہے۔
تمام قومیں آ کر تیرے حضور سجدہ کریں گی،
کیونکہ تیرے راست کام ظاہر ہو گئے ہیں۔''

5 اِس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ اللہ کے گھر یعنی آسمان پر کے شریعت کے خیمے کو[a] کھول دیا گیا۔ 6 اللہ کے گھر سے وہ سات فرشتے نکل آئے جن کے پاس سات بلائیں تھیں۔ اُن کے کتان کے کپڑے صاف سُتھرے اور چمک رہے تھے۔ یہ کپڑے سینوں پر سونے کے کمربند سے بندھے ہوئے تھے۔ 7 پھر چار جانداروں میں سے ایک نے اِن سات فرشتوں کو سونے کے سات پیالے دیئے۔ یہ پیالے اُس خدا کے غضب سے بھرے ہوئے تھے جو ازل سے ابد تک زندہ ہے۔ 8 اُس وقت اللہ کا گھر اُس کے جلال اور قدرت سے پیدا ہونے والے دھوئیں سے بھر گیا۔ اور جب تک سات فرشتوں کی سات بلائیں تکمیل تک نہ پہنچیں اُس وقت تک کوئی بھی اللہ کے گھر میں داخل نہ ہو سکا۔

اللہ کے غضب کے پیالے

16 پھر مَیں نے ایک اونچی آواز سنی جس نے اللہ کے گھر میں سے سات فرشتوں سے کہا، ''جاؤ، اللہ کے غضب سے بھرے سات پیالوں کو زمین پر اُنڈیل دو۔''

2 پہلے فرشتے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر اُن لوگوں کے جسموں پر بھدے اور تکلیف دہ پھوڑے نکل آئے جن پر حیوان کا نشان تھا اور جو اُس کے مجسمے کو سجدہ کرتے تھے۔

3 دوسرے فرشتے نے اپنا پیالہ سمندر پر اُنڈیل دیا۔ اِس پر سمندر کا پانی لاش کے سے خون میں بدل گیا، اور

[a] یعنی ملاقات کے خیمے کو۔

اُس میں ہر زندہ مخلوق مر گئی۔
4 تیسرے فرشتے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے
چشموں پر اُنڈیل دیا تو اُن کا پانی خون بن گیا۔ 5 پھر
مَیں نے پانیوں پر مقرر فرشتے کو یہ کہتے سنا، ”تُو یہ
فیصلہ کرنے میں راست ہے، تُو جو ہے اور جو تھا، تُو
جو قدوس ہے۔ 6 چونکہ اُنہوں نے تیرے مقدسین اور
نبیوں کی خوں ریزی کی ہے، اِس لئے تُو نے اُنہیں وہ
کچھ دے دیا جس کے لائق وہ ہیں۔ تُو نے اُنہیں خون
پلا دیا۔“ 7 پھر مَیں نے قربان گاہ کو یہ جواب دیتے سنا،
”ہاں، اے رب قادرِ مطلق خدا، حقیقتاً تیرے فیصلے
سچے اور راست ہیں۔“
8 چوتھے فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر اُنڈیل دیا۔
اِس پر سورج کو لوگوں کو آگ سے جھلسانے کا اختیار دیا
گیا۔ 9 لوگ شدید تپش سے جھلس گئے، اور اُنہوں نے
اللہ کے نام پر کفر بکا جسے اِن بلاؤں پر اختیار تھا۔ اُنہوں
نے توبہ کرنے اور اُسے جلال دینے سے انکار کیا۔
10 پانچویں فرشتے نے اپنا پیالہ حیوان کے تخت پر
اُنڈیل دیا۔ اِس پر اُس کی بادشاہی میں اندھیرا چھا
گیا۔ لوگ اذیت کے مارے اپنی زبانیں کاٹتے رہے۔
11 اُنہوں نے اپنی تکلیفوں اور پھوڑوں کی وجہ سے
آسمان پر کفر بکا اور اپنے کاموں سے انکار نہ کیا۔
12 چھٹے فرشتے نے اپنا پیالہ بڑے دریا فرات پر اُنڈیل
دیا۔ اِس پر اُس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق کے
بادشاہوں کے لئے راستہ تیار ہو جائے۔ 13 پھر مَیں نے
تین بدروحیں دیکھیں جو مینڈکوں کی مانند تھیں۔ وہ
اژدہے کے منہ، حیوان کے منہ اور جھوٹے نبی کے منہ
میں سے نکل آئیں۔ 14 یہ مینڈک شیاطین کی روحیں ہیں
جو معجزے دکھاتی ہیں اور نکل کر پوری دنیا کے بادشاہوں
کے پاس جاتی ہیں تاکہ اُنہیں اللہ قادرِ مطلق کے عظیم
دن پر جنگ کے لئے اکٹھا کریں۔
15 ”دیکھو، مَیں چور کی طرح آؤں گا۔ مبارک ہے
وہ جو جاگتا رہتا اور اپنے کپڑے پہنے ہوئے رہتا ہے تاکہ
اُسے ننگی حالت میں چلنا نہ پڑے اور لوگ اُس کی شرم
گاہ نہ دیکھیں۔“
16 پھر اُنہوں نے بادشاہوں کو اُس جگہ پر اکٹھا کیا
جس کا نام عبرانی زبان میں ہرمجدون ہے۔
17 ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہَوا میں اُنڈیل دیا۔
اِس پر اللہ کے گھر میں تخت کی طرف سے ایک اونچی
آواز سنائی دی جس نے کہا، ”اب کام تکمیل تک پہنچ
گیا ہے!“ 18 بجلیاں چمکنے لگیں، شور مچ گیا، بادل
گرجنے لگے اور ایک شدید زلزلہ آیا۔ اِس قسم کا زلزلہ
زمین پر انسان کی تخلیق سے لے کر آج تک نہیں آیا، اِتنا
سخت زلزلہ کہ 19 عظیم شہر تین حصوں میں بٹ گیا اور
قوموں کے شہر تباہ ہو گئے۔ اللہ نے عظیم بابل کو یاد
کر کے اُسے اپنے سخت غضب کی مَے سے بھرا پیالہ پلا
دیا۔ 20 تمام جزیرے غائب ہو گئے اور پہاڑ کہیں نظر
نہ آئے۔ 21 لوگوں پر آسمان سے من من بھر کے بڑے
بڑے اولے گر گئے۔ اور لوگوں نے اولوں کی بلا کی وجہ
سے اللہ پر کفر بکا، کیونکہ یہ بلا نہایت سخت تھی۔

مشہور کسبی

17 پھر سات پیالے اپنے پاس رکھنے والے
اِن سات فرشتوں میں سے ایک میرے
پاس آیا۔ اُس نے کہا، ”آ، مَیں تجھے اُس بڑی کسبی
کی سزا دکھا دوں جو گہرے پانی کے پاس بیٹھی ہے۔
2 زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا کیا۔ ہاں،

اُس کی زناکاری کی مَے سے زمین کے باشندے مست
ہو گئے۔“
3 پھر فرشتہ مجھے روح میں ایک ریگستان میں لے
گیا۔ وہاں مَیں نے ایک عورت کو دیکھا۔ وہ ایک قرمزی
رنگ کے حیوان پر سوار تھی جس کے پورے جسم پر کفر
کے نام لکھے تھے اور جس کے سات سر اور دس سینگ
تھے۔ 4 یہ عورت ارغوانی اور قرمزی رنگ کے کپڑے
پہنے اور سونے، بیش قیمت جواہر اور موتیوں سے سجی
ہوئی تھی۔ اُس کے ہاتھ میں سونے کا ایک پیالہ تھا جو
گھنونی چیزوں اور اُس کی زناکاری کی گندگی سے بھرا ہوا
تھا۔ 5 اُس کے ماتھے پر یہ نام لکھا تھا، جو ایک بھید
ہے، ”عظیم بابل، کسبیوں اور زمین کی گھنونی چیزوں کی
ماں۔“ 6 اور مَیں نے دیکھا کہ یہ عورت اُن مقدسین
کے خون سے مست ہو گئی تھی جنہوں نے عیسیٰ کی
گواہی دی تھی۔

اُسے دیکھ کر مَیں نہایت حیران ہوا۔ 7 فرشتے نے
مجھ سے پوچھا، ”تُو کیوں حیران ہے؟ مَیں تجھ پر عورت
اور اُس حیوان کا بھید کھول دوں گا جس پر عورت سوار
ہے اور جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں۔ 8 جس
حیوان کو تُو نے دیکھا وہ پہلے تھا، اِس وقت نہیں ہے
اور دوبارہ اتھاہ گڑھے میں سے نکل کر ہلاکت کی طرف
بڑھے گا۔ زمین کے جن باشندوں کے نام دنیا کی تخلیق
سے ہی کتابِ حیات میں درج نہیں ہیں وہ حیوان کو
دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ پہلے تھا، اِس
وقت نہیں ہے لیکن دوبارہ آئے گا۔

9 یہاں سمجھ دار ذہن کی ضرورت ہے۔ سات سروں
سے مراد سات پہاڑ ہیں جن پر یہ عورت بیٹھی ہے۔ یہ
سات بادشاہوں کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ 10 اِن میں
سے پانچ گر گئے ہیں، چھٹا موجود ہے اور ساتواں ابھی
آنے والا ہے۔ لیکن جب وہ آئے گا تو اُسے تھوڑی دیر
کے لئے رہنا ہے۔ 11 جو حیوان پہلے تھا اور اِس وقت
نہیں ہے وہ آٹھواں بادشاہ ہے، گو وہ سات بادشاہوں
میں سے بھی ایک ہے۔ وہ ہلاکت کی طرف بڑھ
رہا ہے۔

12 جو دس سینگ تُو نے دیکھے وہ دس بادشاہ ہیں
جنہیں ابھی کوئی بادشاہی نہیں ملی۔ لیکن اُنہیں گھنٹے بھر
کے لئے حیوان کے ساتھ بادشاہ کا اختیار ملے گا۔ 13 یہ
ایک ہی سوچ رکھ کر اپنی طاقت اور اختیار حیوان کو
دے دیں گے اور لیلے سے جنگ کریں گے، 14 لیکن
لیلا اپنے بُلائے گئے، چنے ہوئے اور وفادار پیروکاروں
کے ساتھ اُن پر غالب آئے گا، کیونکہ وہ ربوں کا رب
اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔“

15 پھر فرشتے نے مجھ سے کہا، ”جس پانی کے پاس
تُو نے کسبی کو بیٹھی دیکھا وہ اُمّتیں، ہجوم، قومیں اور
زبانیں ہے۔ 16 جو حیوان اور دس سینگ تُو نے دیکھے
وہ کسبی سے نفرت کریں گے۔ وہ اُسے ویران کر کے
ننگا چھوڑ دیں گے اور اُس کا گوشت کھا کر اُسے بھسم
کریں گے۔ 17 کیونکہ اللہ نے اُن کے دلوں میں یہ ڈال
دیا ہے کہ وہ اُس کا مقصد پورا کریں اور اُس وقت تک
حکومت کرنے کا اپنا اختیار حیوان کے سپرد کر دیں جب
تک اللہ کے فرمان تکمیل تک نہ پہنچ جائیں۔

18 جس عورت کو تُو نے دیکھا وہ وہی بڑا شہر ہے جو
زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے۔“

بابل شہر کی شکست

18 اِس کے بعد مَیں نے ایک اَور فرشتہ دیکھا
جو آسمان پر سے اُتر رہا تھا۔ اُسے بہت
اختیار حاصل تھا اور زمین اُس کے جلال سے روشن
ہو گئی۔ 2 اُس نے اونچی آواز سے پکار کر کہا، ”وہ گر
گئی ہے! ہاں، عظیم کسبی بابل گر گئی ہے! اب وہ
شیاطین کا گھر اور ہر بدروح کا بسیرا بن گئی ہے، ہر ناپاک
اور گھنونے پرندے کا بسیرا۔ 3 کیونکہ تمام قوموں نے
اُس کی حرام کاری اور مستی کی مَے پی لی ہے۔ زمین کے
بادشاہوں نے اُس کے ساتھ زنا کیا اور زمین کے سوداگر
اُس کی بےلگام عیاشی سے امیر ہو گئے ہیں۔“ 4 پھر
مَیں نے ایک اَور آواز سنی۔ اُس نے آسمان کی طرف
سے کہا،

”اے میری قوم، اُس میں سے نکل آ،
تاکہ تم اُس کے گناہوں میں شریک نہ ہو جاؤ
اور اُس کی بلائیں تم پر نہ آئیں۔
5 کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں،
اور اللہ اُن کی بدیوں کو یاد کرتا ہے۔
6 اُس کے ساتھ وہی سلوک کرو
جو اُس نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔
جو کچھ اُس نے کیا ہے
اُس کا دُگنا بدلہ اُسے دینا۔
جو شراب اُس نے دوسروں کو
پلانے کے لئے تیار کی ہے
اُس کا دُگنا بدلہ اُسے دے دینا۔
7 اُسے اُتنی ہی اذیت اور غم پہنچا دو
جتنا اُس نے اپنے آپ کو شاندار بنایا
اور عیاشی کی۔
کیونکہ اپنے دل میں وہ کہتی ہے،
’مَیں یہاں اپنے تخت پر رانی ہوں۔
نہ مَیں بیوہ ہوں، نہ مَیں کبھی ماتم کروں گی۔‘
8 اِس وجہ سے ایک دن یہ بلائیں
یعنی موت، ماتم اور کال اُس پر آن پڑیں گی۔
وہ بھسم ہو جائے گی،
کیونکہ اُس کی عدالت کرنے والا
رب خدا قوی ہے۔“

9 اور زمین کے جن بادشاہوں نے اُس کے ساتھ
زنا اور عیاشی کی وہ اُس کے جلنے کا دھواں دیکھ کر رو
پڑیں گے اور آہ و زاری کریں گے۔ 10 وہ اُس کی اذیت
کو دیکھ کر خوف کھائیں گے اور دُور دُور کھڑے ہو کر
کہیں گے، ”افسوس! تجھ پر افسوس، اے عظیم اور طاقت
ور شہر بابل! ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر اللہ کی عدالت
تجھ پر آ گئی ہے۔“

11 زمین کے سوداگر بھی اُسے دیکھ کر رو پڑیں گے اور
آہ و زاری کریں گے، کیونکہ کوئی نہیں رہا ہو گا جو اُن کا
مال خریدے: 12 اُن کا سونا، چاندی، بیش قیمت جواہر،
موتی، باریک کتان، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا کپڑا، ریشم،
ہر قسم کی خوشبو دار لکڑی، ہاتھی دانت کی ہر چیز اور قیمتی
لکڑی، پیتل، لوہے اور سنگِ مرمر کی ہر چیز، 13 دارچینی،
مسالا، اگربتی، مُر، بخور، مَے، زیتون کا تیل، بہترین
میدہ، گندم، گائے بَیل، بھیڑیں، گھوڑے، رتھ اور غلام
یعنی انسان۔ 14 سوداگر اُس سے کہیں گے، ”جو پھل تُو
چاہتی تھی وہ تجھ سے دُور ہو گیا ہے۔ تیری تمام دولت
اور شان و شوکت غائب ہو گئی ہے اور آئندہ کبھی بھی
تیرے پاس پائی نہیں جائے گی۔“ 15 جو سوداگر اُسے
یہ چیزیں فروخت کرنے سے دولت مند ہوئے وہ اُس

کی اذیت دیکھ کر خوف کے مارے دُور دُور کھڑے ہو
جائیں گے۔ وہ رو رو کر ماتم کریں گے 16 اور کہیں گے،
''ہائے! تجھ پر افسوس، اے عظیم شہر، اے خاتون جو
پہلے باریک کتان، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے کپڑے پہنے
پھرتی تھی اور جو سونے، قیمتی جواہر اور موتیوں سے سجی
ہوئی تھی۔ 17 ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر ساری دولت
تباہ ہو گئی ہے!''

ہر بحری جہاز کا کپتان، ہر سمندری مسافر، ہر ملاح اور
وہ تمام لوگ جو سمندر پر سفر کرنے سے اپنی روزی
کماتے ہیں وہ سب دُور دُور کھڑے ہو جائیں گے۔
18 اُس کے جلنے کا دھواں دیکھ کر وہ کہیں گے، ''کیا کبھی
کوئی اِتنا عظیم شہر تھا؟'' 19 وہ اپنے سروں پر خاک ڈال
لیں گے اور چلّا چلّا کر روئیں گے اور آہ و زاری کریں
گے۔ وہ کہیں گے، ''ہائے! تجھ پر افسوس، اے عظیم
شہر، جس کی دولت سے تمام بحری جہازوں کے مالک
امیر ہوئے۔ ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر وہ ویران ہو
گیا ہے۔''

20 اے آسمان، اُسے دیکھ کر خوشی منا!
اے مقدّسو، رسولو اور نبیو، خوشی مناؤ!
کیونکہ اللہ نے تمہاری خاطر
اُس کی عدالت کی ہے۔

21 پھر ایک طاقت ور فرشتے نے بڑی چکّی کے پاٹ
کی مانند ایک بڑے پتھر کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک
دیا۔ اُس نے کہا، ''عظیم شہر بابل کو اِتنی ہی زبردستی
سے پٹک دیا جائے گا۔ بعد میں اُسے کہیں نہیں پایا
جائے گا۔ 22 اب سے نہ موسیقاروں کی آوازیں تجھ
میں کبھی سنائی دیں گی، نہ سرود، بانسری یا تُرم بجانے
والوں کی۔ اب سے کسی بھی کام کا کاری گر تجھ میں پایا
نہیں جائے گا۔ ہاں، چکّی کی آواز ہمیشہ کے لئے بند ہو
جائے گی۔ 23 اب سے چراغ تجھے روشن نہیں کرے
گا، دُلھن دُولھے کی آواز تجھ میں سنائی نہیں دے گی۔
ہائے، تیرے سوداگر دنیا کے بڑے بڑے افسر تھے،
اور تیری جادوگری سے تمام قوموں کو بہکایا گیا۔''

24 ہاں، بابل میں نبیوں، مقدّسین اور اُن تمام لوگوں
کا خون پایا گیا ہے جو زمین پر شہید ہو گئے ہیں۔

19 اِس کے بعد مَیں نے آسمان پر ایک بڑے
ہجوم کی سی آواز سنی جس نے کہا، ''اللہ
کی تمجید ہو! نجات، جلال اور قدرت ہمارے خدا کو
حاصل ہے۔ 2 کیونکہ اُس کی عدالتیں سچی اور راست
ہیں۔ اُس نے اُس بڑی کسبی کو مجرم ٹھہرایا ہے جس نے
زمین کو اپنی زناکاری سے بگاڑ دیا۔ اُس نے اُس سے
اپنے خادموں کی قتل و غارت کا بدلہ لے لیا ہے۔''
3 اور وہ دوبارہ بول اُٹھے، ''اللہ کی تمجید ہو! اِس شہر
کا دھواں ابد تک چڑھتا رہتا ہے۔'' 4 چوبیس بزرگوں اور
چار جانداروں نے گر کر تخت پر بیٹھے اللہ کو سجدہ کیا۔
اُنہوں نے کہا، ''آمین، اللہ کی تمجید ہو۔''

لیلے کی ضیافت

5 پھر تخت کی طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ اُس
نے کہا، ''اے اُس کے تمام خادمو، ہمارے خدا کی
تمجید کرو۔ اے اُس کا خوف ماننے والو، خواہ بڑے ہو یا
چھوٹے اُس کی ستائش کرو۔'' 6 پھر مَیں نے ایک بڑے
ہجوم کی سی آواز سنی، جو بڑی آبشار کے شور اور گرجتے
بادلوں کی کڑک کی مانند تھی۔ اِن لوگوں نے کہا، ''اللہ
کی تمجید ہو! کیونکہ ہمارا رب قادرِ مطلق خدا تخت نشین
ہو گیا ہے۔ 7 آؤ، ہم مسرور ہوں، خوشی منائیں اور اُسے

جلال دیں، کیونکہ لیلے کی شادی کا وقت آ گیا ہے۔ اُس
کی دُلھن نے اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے، 8 اور اُسے پہننے
کے لئے باریک کتان کا چمکتا اور پاک صاف لباس دے
دیا گیا۔” (باریک کتان سے مراد مقدسین کے راست
کام ہیں۔)
9 پھر فرشتے نے مجھ سے کہا، ”لکھ، مبارک ہیں
وہ جنہیں لیلے کی شادی کی ضیافت کے لئے دعوت
مل گئی ہے۔” اُس نے مزید کہا، ”یہ اللہ کے سچے
الفاظ ہیں۔”
10 اِس پر مَیں اُسے سجدہ کرنے کے لئے اُس کے
پاؤں میں گر گیا۔ لیکن اُس نے مجھ سے کہا، ”ایسا مت
کر! مَیں بھی تیرا اور تیرے اُن بھائیوں کا ہم خدمت
ہوں جو عیسیٰ کی گواہی دینے پر قائم ہیں۔ صرف اللہ کو
سجدہ کر۔ کیونکہ جو عیسیٰ کے بارے میں گواہی دیتا ہے
وہ یہ نبوّت کی روح میں کرتا ہے۔”

سفید گھوڑے کا سوار

11 پھر مَیں نے آسمان کو کھلا دیکھا۔ ایک سفید گھوڑا
نظر آیا جس کے سوار کا نام ”وفادار اور سچا” ہے، کیونکہ
وہ انصاف سے عدالت اور جنگ کرتا ہے۔ 12 اُس کی
آنکھیں بھڑکتے شعلے کی مانند ہیں اور اُس کے سر پر بہت
سے تاج ہیں۔ اُس پر ایک نام لکھا ہے جسے صرف وہی
جانتا ہے، کوئی اَور اُسے نہیں جانتا۔ 13 وہ ایک لباس
سے ملبّس تھا جسے خون میں ڈبویا گیا تھا۔ اُس کا نام
”اللہ کا کلام” ہے۔ 14 آسمان کی فوجیں اُس کے پیچھے
پیچھے چل رہی تھیں۔ سب سفید گھوڑوں پر سوار تھے اور
باریک کتان کے چمکتے اور پاک صاف کپڑے پہنے ہوئے
تھے۔ 15 اُس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے
جس سے وہ قوموں کو مار دے گا۔ وہ لوہے کے شاہی
عصا سے اُن پر حکومت کرے گا۔ ہاں، وہ انگور کا رس
نکالنے کے حوض میں اُنہیں کچل ڈالے گا۔ یہ حوض
کیا ہے؟ اللہ قادرِ مطلق کا سخت غضب۔ 16 اُس کے
لباس اور ران پر یہ نام لکھا ہے، ”بادشاہوں کا بادشاہ
اور ربوں کا رب۔”
17 پھر مَیں نے ایک فرشتہ سورج پر کھڑا دیکھا۔ اُس
نے اونچی آواز سے پکار کر اُن تمام پرندوں سے جو
میرے سر پر منڈلا رہے تھے کہا، ”آؤ، اللہ کی بڑی
ضیافت کے لئے جمع ہو جاؤ۔ 18 پھر تم بادشاہوں،
جرنیلوں، بڑے بڑے افسروں، گھوڑوں اور اُن کے
سواروں کا گوشت کھاؤ گے، ہاں تمام لوگوں کا گوشت،
خواہ آزاد ہوں یا غلام، چھوٹے ہوں یا بڑے۔”
19 پھر مَیں نے حیوان اور بادشاہوں کو اُن کی فوجوں
سمیت دیکھا۔ وہ گھوڑے پر ”اللہ کا کلام” نامی سوار
اور اُس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہوئے
تھے۔ 20 لیکن حیوان کو گرفتار کیا گیا۔ اُس کے ساتھ
اُس جھوٹے نبی کو بھی گرفتار کیا گیا جس نے حیوان کی
خاطر معجزانہ نشان دکھائے تھے۔ اِن معجزوں کے وسیلے
سے اُس نے اُن کو فریب دیا تھا جنہیں حیوان کا نشان
مل گیا تھا اور جو اُس کے مجسمے کو سجدہ کرتے تھے۔
دونوں کو جلتی ہوئی گندھک کی شعلہ خیز جھیل میں
پھینکا گیا۔ 21 باقی لوگوں کو اُس تلوار سے مار ڈالا گیا جو
گھوڑے پر سوار کے منہ سے نکلتی تھی۔ اور تمام پرندے
لاشوں کا گوشت کھا کر سیر ہو گئے۔

ہزار سال کا دور

20 پھر مَیں نے ایک فرشتہ دیکھا جو آسمان سے
اُتر رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے
کی چابی اور ایک بھاری زنجیر تھی۔ 2 اُس نے اژدہے یعنی
قدیم سانپ کو جو شیطان یا ابلیس کہلاتا ہے پکڑ کر ہزار
سال کے لئے باندھ لیا۔ 3 اُس نے اُسے اتھاہ گڑھے
میں پھینک کر تالا لگا دیا اور اُس پر مُہر لگا دی تاکہ وہ
ہزار سال تک قوموں کو گم راہ نہ کر سکے۔ اُس کے
بعد ضروری ہے کہ اُسے تھوڑی دیر کے لئے آزاد کر
دیا جائے۔

4 پھر مَیں نے تخت دیکھے جن پر وہ بیٹھے تھے جنہیں
عدالت کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اور مَیں نے اُن کی
روحیں دیکھیں جنہیں عیسیٰ کے بارے میں گواہی دینے
اور جن کا اللہ کا کلام پیش کرنے کی وجہ سے سر قلم
کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے حیوان یا اُس کے مجسمے کو سجدہ
نہیں کیا تھا، نہ اُس کا نشان اپنے ماتھوں یا ہاتھوں پر
لگوایا تھا۔ اب یہ لوگ زندہ ہوئے اور ہزار سال تک مسیح
کے ساتھ حکومت کرتے رہے۔ 5 (باقی مُردے ہزار
سال کے اختتام پر ہی زندہ ہوئے)۔ یہ پہلی قیامت ہے۔
6 مبارک اور مقدّس ہیں وہ جو اِس پہلی قیامت میں
شریک ہیں۔ اِن پر دوسری موت کا کوئی اختیار نہیں ہے
بلکہ یہ اللہ اور مسیح کے امام ہو کر ہزار سال تک اُس کے
ساتھ حکومت کریں گے۔

ابلیس کی شکست

7 ہزار سال گزر جانے کے بعد ابلیس کو اُس کی قید
سے آزاد کر دیا جائے گا۔ 8 تب وہ نکل کر زمین کے
چاروں کونوں میں موجود قوموں بنام جوج اور ماجوج کو
بہکائے گا اور اُنہیں جنگ کرنے کے لئے جمع کرے گا۔
لڑنے والوں کی تعداد ساحل پر کی ریت کے ذروں جیسی
بے شمار ہو گی۔ 9 اُنہوں نے زمین پر پھیل کر مقدسین
کی لشکرگاہ کو گھیر لیا، یعنی اُس شہر کو جسے اللہ پیار کرتا
ہے۔ لیکن آگ نے آسمان سے نازل ہو کر اُنہیں ہڑپ
کر لیا۔ 10 اور ابلیس کو جس نے اُن کو فریب دیا تھا جلتی
ہوئی گندھک کی جھیل میں پھینکا گیا، وہاں جہاں حیوان
اور جھوٹے نبی کو پہلے پھینکا گیا تھا۔ اُس جگہ پر اُنہیں دن
رات بلکہ ابد تک عذاب سہنا پڑے گا۔

آخری عدالت

11 پھر مَیں نے ایک بڑا سفید تخت دیکھا اور اُسے جو
اُس پر بیٹھا ہے۔ آسمان و زمین اُس کے حضور سے بھاگ
کر غائب ہو گئے۔ 12 اور مَیں نے تمام مُردوں کو تخت
کے سامنے کھڑے دیکھا، خواہ وہ چھوٹے تھے یا بڑے۔
کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اَور کتاب کو کھول دیا گیا
جو کتابِ حیات تھی۔ مُردوں کا اُس کے مطابق فیصلہ کیا
گیا جو کچھ اُنہوں نے کیا تھا اور جو کتابوں میں درج تھا۔
13 سمندر نے اُن تمام مُردوں کو پیش کر دیا جو اُس میں
تھے، اور موت اور پاتال نے بھی اُن مُردوں کو پیش کر دیا
جو اُن میں تھے۔ چنانچہ ہر شخص کا اُس کے مطابق فیصلہ
کیا گیا جو اُس نے کیا تھا۔ 14 پھر موت اور پاتال کو جلتی
ہوئی جھیل میں پھینکا گیا۔ یہ جھیل دوسری موت ہے۔
15 جس کسی کا نام کتابِ حیات میں درج نہیں تھا اُسے
جلتی ہوئی جھیل میں پھینکا گیا۔

نیا آسمان اور نئی زمین

21 پھر مَیں نے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین
دیکھی۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین ختم
ہو گئے تھے اور سمندر بھی نیست تھا۔ 2 مَیں نے نئے
یروشلم کو بھی دیکھا۔ یہ مقدّس شہر دُلھن کی صورت میں
اللہ کے پاس سے آسمان پر سے اُتر رہا تھا۔ اور یہ دُلھن
اپنے دُولھے کے لئے تیار اور سجی ہوئی تھی۔ 3 مَیں نے
ایک آواز سنی جس نے تخت پر سے کہا، ”اب اللہ کی
سکونت گاہ انسانوں کے درمیان ہے۔ وہ اُن کے ساتھ
سکونت کرے گا اور وہ اُس کی قوم ہوں گے۔ اللہ خود
اُن کا خدا ہو گا۔ 4 وہ اُن کی آنکھوں سے تمام آنسو پونچھ
ڈالے گا۔ اب سے نہ موت ہو گی نہ ماتم، نہ رونا ہو گا
نہ درد، کیونکہ جو بھی پہلے تھا وہ جاتا رہا ہے۔“
5 جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے کہا، ”مَیں سب کچھ
نئے سرے سے بنا رہا ہوں۔“ اُس نے یہ بھی کہا، ”یہ
لکھ دے، کیونکہ یہ الفاظ قابلِ اعتماد اور سچے ہیں۔“
6 پھر اُس نے کہا، ”کام مکمل ہو گیا ہے! مَیں الف
اور ے، اوّل اور آخر ہوں۔ جو پیاسا ہے اُسے مَیں
زندگی کے چشمے سے مفت پانی پلاؤں گا۔ 7 جو غالب آئے
گا وہ یہ سب کچھ وراثت میں پائے گا۔ مَیں اُس کا خدا
ہوں گا اور وہ میرا فرزند ہو گا۔ 8 لیکن بُزدلوں، غیر
ایمان داروں، گھنونوں، قاتلوں، زناکاروں، جادوگروں،
بُت پرستوں اور تمام جھوٹے لوگوں کا انجام جلتی ہوئی
گندھک کی شعلہ خیز جھیل ہے۔ یہ دوسری موت ہے۔“

نیا یروشلم

9 جن سات فرشتوں کے پاس سات آخری بلاؤں
سے بھرے پیالے تھے اُن میں سے ایک نے میرے
پاس آ کر کہا، ”آ، مَیں تجھے دُلھن یعنی لیلے کی بیوی
دکھاؤں۔“ 10 وہ مجھے روح میں اُٹھا کر ایک بڑے اور
اونچے پہاڑ پر لے گیا۔ وہاں سے اُس نے مجھے مقدّس
شہر یروشلم دکھایا جو اللہ کی طرف سے آسمان پر سے اُتر رہا
تھا۔ 11 اُسے اللہ کا جلال حاصل تھا اور وہ اَن مول جوہر
بلکہ بلور جیسے صاف شفاف یشب کی طرح چمک رہا تھا۔
12 اُس کی بڑی اور اونچی فصیل میں بارہ دروازے تھے،
اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا تھا۔ دروازوں پر
اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے تھے۔ 13 تین
دروازے مشرق کی طرف تھے، تین شمال کی طرف، تین
جنوب کی طرف اور تین مغرب کی طرف۔ 14 شہر کی
فصیل کی بارہ بنیادیں تھیں جن پر لیلے کے بارہ رسولوں
کے نام لکھے تھے۔ 15 جس فرشتے نے مجھ سے بات کی
تھی اُس کے پاس سونے کا گز تھا تاکہ شہر، اُس کے
دروازوں اور اُس کی فصیل کی پیمائش کرے۔ 16 شہر چوکور
تھا۔ اُس کی لمبائی اُتنی ہی تھی جتنی اُس کی چوڑائی۔ فرشتے
نے گز سے شہر کی پیمائش کی تو پتا چلا کہ اُس کی لمبائی،
چوڑائی اور اونچائی 2,400 کلو میٹر ہے۔ 17 جب اُس
نے فصیل کی پیمائش کی تو چوڑائی 60 میٹر تھی یعنی اُس
پیمانے کے حساب سے جو وہ استعمال کر رہا تھا۔ 18 فصیل
یشب کی تھی جبکہ شہر خالص سونے کا تھا، یعنی صاف

شفاف شیشے جیسے سونے کا۔ 19 شہر کی بنیادیں ہر قسم کے
قیمتی جواہر سے سجی ہوئی تھیں: پہلی یشب[a] سے، دوسری
سنگِ لاجورد[b] سے، تیسری سنگِ یمانی[c] سے، چوتھی زمرد
سے، 20 پانچویں سنگِ سلیمانی[d] سے، چھٹی عقیقِ احمر[e]
سے، ساتویں زبرجد[f] سے، آٹھویں آبِ بحر[g] سے، نویں
پکھراج[h] سے، دسویں عقیقِ سبز[i] سے، گیارھویں نیلے رنگ
کے زرقون[j] سے اور بارھویں یاقوتِ ارغوانی[k] سے۔ 21 بارہ
دروازے بارہ موتی تھے اور ہر دروازہ ایک موتی کا تھا۔
شہر کی بڑی سڑک خالص سونے کی تھی، یعنی صاف
شفاف شیشے جیسے سونے کی۔

22 مَیں نے شہر میں اللہ کا گھر نہ دیکھا، کیونکہ رب
قادرِ مطلق خدا اور لیلا ہی اُس کا مقدِس ہیں۔ 23 شہر
کو سورج یا چاند کی ضرورت نہیں جو اُسے روشن کرے،
کیونکہ اللہ کا جلال اُسے روشن کر دیتا ہے اور لیلا اُس کا
چراغ ہے۔ 24 قومیں اُس کی روشنی میں چلیں گی، اور زمین
کے بادشاہ اپنی شان و شوکت اُس میں لائیں گے۔ 25 اُس
کے دروازے کسی بھی دن بند نہیں ہوں گے کیونکہ
وہاں کبھی بھی رات کا وقت نہیں آئے گا۔ 26 قوموں کی
شان و شوکت اُس میں لائی جائے گی۔ 27 کوئی ناپاک چیز
اُس میں داخل نہیں ہو گی، نہ وہ جو گھنونی حرکتیں کرتا
اور جھوٹ بولتا ہے۔ صرف وہ داخل ہوں گے جن کے
نام لیلے کی کتابِ حیات میں درج ہیں۔

مکاشفہ

22 پھر فرشتے نے مجھے زندگی کے پانی کا دریا
دکھایا۔ وہ بلور جیسا صاف شفاف تھا اور
اللہ اور لیلے کے تخت سے نکل کر 2 شہر کی بڑی سڑک
کے بیچ میں سے بہہ رہا تھا۔ دریا کے دونوں کناروں پر
زندگی کا درخت تھا۔ یہ درخت سال میں بارہ دفعہ پھل
لاتا تھا، ہر مہینے میں ایک بار۔ اور درخت کے پتے
قوموں کی شفا کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ 3 وہاں
کوئی بھی ملعون چیز نہیں ہو گی۔

اللہ اور لیلے کا تخت شہر میں ہوں گے اور اُس کے خادم
اُس کی خدمت کریں گے۔ 4 وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے،
اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہو گا۔ 5 وہاں رات نہیں
ہو گی اور اُنہیں کسی چراغ یا سورج کی روشنی کی ضرورت
نہیں ہو گی، کیونکہ رب خدا اُنہیں روشنی دے گا۔ وہاں
وہ ابد تک حکومت کریں گے۔

عیسیٰ کی آمد

6 فرشتے نے مجھ سے کہا، ”یہ باتیں قابلِ اعتماد اور
سچی ہیں۔ رب نے جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے اپنے
فرشتے کو بھیج دیا تاکہ اپنے خادموں کو وہ کچھ دکھائے جو
جلد ہونے والا ہے۔“

7 عیسیٰ فرماتا ہے، ”دیکھو، مَیں جلد آؤں گا۔ مبارک
ہے وہ جو اِس کتاب کی پیش گوئیوں کے مطابق زندگی

---

[a] jasper
[b] lapis lazuli
[c] chalcedony
[d] sardonyx یعنی سنگِ سلیمانی کی ایک قسم جس میں نارنجی اور سفید عقیق کے پرت یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں۔
[e] carnelian
[f] peridot
[g] beryl
[h] topaz
[i] chrysoprase
[j] یونانی لفظ کچھ مبہم سا ہے۔
[k] amethyst

گزارتا ہے۔"
8 مَیں یوحنا نے خود یہ کچھ سنا اور دیکھا ہے۔ اور اُسے
سننے اور دیکھنے کے بعد مَیں اُس فرشتے کے پاؤں میں گر
گیا جس نے مجھے یہ دکھایا تھا اور اُسے سجدہ کرنا چاہتا
تھا۔ 9 لیکن اُس نے مجھ سے کہا، "ایسا مت کر! مَیں
بھی اُسی کا خادم ہوں جس کا تُو، تیرے بھائی نبی اور
کتاب کی پیروی کرنے والے ہیں۔ خدا ہی کو سجدہ کر!"
10 پھر اُس نے مجھے بتایا، "اِس کتاب کی پیش گوئیوں پر
مُہر مت لگانا، کیونکہ وقت قریب آ گیا ہے۔ 11 جو غلط
کام کر رہا ہے وہ غلط کام کرتا رہے۔ جو گھنونا ہے وہ
گھنونا ہوتا جائے۔ جو راست باز ہے وہ راست بازی
کرتا رہے۔ جو مقدّس ہے وہ مقدّس ہوتا جائے۔"
12 عیسیٰ فرماتا ہے، "دیکھو، مَیں جلد آنے کو ہوں۔
مَیں اجر لے کر آؤں گا اور مَیں ہر ایک کو اُس کے کاموں
کے موافق اجر دوں گا۔ 13 مَیں الف اور ے، اوّل اور
آخر، ابتدا اور انتہا ہوں۔"
14 مبارک ہیں وہ جو اپنے لباس کو دھوتے ہیں۔ کیونکہ
وہ زندگی کے درخت کے پھل سے کھانے اور دروازوں
کے ذریعے شہر میں داخل ہونے کا حق رکھتے ہیں۔
15 لیکن باقی سب شہر کے باہر رہیں گے۔ کُتّے، زناکار،
قاتل، بُت پرست اور تمام وہ لوگ جو جھوٹ کو پیار کرتے
اور اُس پر عمل کرتے ہیں سب کے سب باہر رہیں گے۔
16 "مَیں عیسیٰ نے اپنے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا
ہے تاکہ وہ جماعتوں کے لئے تمہیں اِن باتوں کی گواہی
دے۔ مَیں داؤد کی جڑ اور اولاد ہوں، مَیں ہی چمکتا ہوا
صبح کا ستارہ ہوں۔"
17 روح اور دُلھن کہتی ہیں، "آ!"
ہر سننے والا بھی یہی کہے، "آ!"
جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو چاہے وہ زندگی کا پانی مفت
لے لے۔

خلاصہ

18 مَیں، یوحنا ہر ایک کو جو اِس کتاب کی پیش گوئیاں
سنتا ہے آگاہ کرتا ہوں، اگر کوئی اِس کتاب میں کسی بھی
بات کا اضافہ کرے تو اللہ اُس کی زندگی میں اُن بلاؤں
کا اضافہ کرے گا جو اِس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔
19 اور اگر کوئی نبوّت کی اِس کتاب سے باتیں نکالے تو
اللہ اُس سے کتاب میں مذکور زندگی کے درخت کے پھل
سے کھانے اور مقدّس شہر میں رہنے کا حق چھین لے گا۔
20 جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ فرماتا ہے، "جی
ہاں! مَیں جلد ہی آنے کو ہوں۔"
"آمین! اے خداوند عیسیٰ آ!"
21 خداوند عیسیٰ کا فضل سب کے ساتھ رہے۔